فقہِ حنفی کی عالِم بنانے والی کتاب

جلد سوم (3)
حصّہ 14 تا 16
(الف)

صدر الشّریعہ بدر الطّریقہ
حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد امجد علی اعظمی
علیہ رحمۃ اللہ القوی

شعبہ تخریج

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی احسانہ۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی کاوشوں سے حنفی مذہب کی فقہی مسائل پر اردو زبان میں عظیم ترین کتاب بہارِ شریعت کی تکمیل ہوگئی اور اس کی تیسری اور آخری جلد بھی ۹ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ کو طبع ہو کر آگئی۔ میں مجلس المدینۃ العلمیۃ کے جملہ اراکین کو قلب کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس تیسری جلد کا پہلا نسخہ المدینۃ العلمیۃ کے ناظم محمد آصف خان مدنی سلمہ الغنی کی نذر کرتا ہوں۔

محمد الیاس عطار قادری

۱ ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ

عطّار کا پیغام عاشقانِ رسول کے نام

مُحسنِ اہلسنّت، پیرِ طریقت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، ولیِ کامل، عاشقِ رسول، مفتیِ اسلام، حضرتِ علّامہ مولانا ابوالعلیٰ **محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی پُر بہار تصنیف **بہارِ شریعت** کی تخریج و تسہیل اور حواشی کے تاریخی کام کی تکمیل کی خبرِ فرحت اثر نے دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنا دیا۔ **بہارِ شریعت** کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی میری محسن اور جانِ عزیز مجلس، **المدینۃُ العلمیۃ** کے جن جن مَدَنی علماء و عاشقانِ رسول نے سعی کی اُن کو میری طرف سے میرے آقا اعلیٰ حضرت **مولانا شاہ امام احمد رضا خان** علیہ رَحْمۃُ الرَّحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے 25 کروڑ مرتبہ سلام و مبارَک ہو۔ مگر یاد رہے کہ صِرف چھاپ لینا ہی ہماری منزل نہیں بلکہ تمام عاشقانِ رسول کو چاہئے کہ 3 جلدوں پر مشتمل **بہارِ شریعت** کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ جو پڑھنا نہیں جانتے وہ بھی ایک **ولیُّ اللّٰہ** کی اس عظیم الشان تصنیف کو حصولِ برکت کیلئے اپنے گھر میں احترام سے رکھیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے کسی نہ کسی فرد کو پڑھنے کی توفیق مل ہی جائے گی اور **اللّٰہ** نے چاہا تو وہ گھرانا **فیضانِ بہارِ شریعت** سے مالا مال و خوشحال ہوگا۔ اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے اپنی مسجد کے امام صاحب اور دیگر علمائے اہلسنّت کو تحفۃً پیش بھی کیجئے اور اِسی نیّت سے مدارسِ اہلسنّت کیلئے وقف بھی فرمائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثوابِ جاریہ کا انمول خزانہ ہاتھ آئیگا۔ **اللّٰہ** تعالیٰ **دعوتِ اسلامی** کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور جس جس نے اِس مَدَنی کام میں خُلوصِ دل سے حِصّہ لیا اُس کو دونوں جہاں کی بھلائیاں نصیب کرے اور اِس کا نفع عام فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

1 ...... اجمالی فہرست ۳
2 ...... بہارِ شریعت کو پڑھنے کی سترہ نیتیں ۶
3 ...... تعارفِ المدینۃ العلمیۃ ۷
4 ...... پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ) ۸
5 ...... ایک نظر اِدھر بھی (قدیم جدید الفاظ) ۱۱
6 ...... اِصطلاحات واَعلام ۱۳
7 ...... حل لغات ۵۱
8 ...... تفصیلی فہرست ۶۷
9 ...... مآخذ ومراجع ۱۱۸۴

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ چہاردہم (14)		ضمان اجیر کا بیان	155
مضاربت کا بیان اور اس کے شرائط	1	دوشرطوں میں سے ایک پر اجارہ	163
ودیعت کا بیان	30	خدمت کے لیے اجارہ اور نابالغ کو نوکر رکھنا	164
عاریت کا بیان	54	موجر اور مستاجر کے اختلافات	166
ہبہ کا بیان	65	اجارہ فسخ کرنے کا بیان	168
ہبہ واپس لینے کا بیان	83	وَلا کا بیان	184
اجارہ کا بیان	104	حصہ پانزدہم (15)	
دایہ کے اجارہ کا بیان	136	اکراہ کا بیان	187
اجارۂ فاسدہ کا بیان	140	حجر کا بیان	198

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بلوغ کا بیان	203
ماذون کا بیان	204
غصب کا بیان	206
مغصوب چیز میں تغییر	216
تلف کرنے سے کہاں ضمان واجب ہوتا ہے	221
شفعہ کا بیان	232
طلب شفعہ کا بیان	240
کس میں شفعہ ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں	254
شفعہ باطل ہونے کے وجوہ	256
تقسیم کا بیان	261
کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں	266
طریقۂ تقسیم	269
مہایاۃ کا بیان اس کے معنی اور احکام	280
مزارعت کا بیان	286
معاملہ یا مساقاۃ کا بیان اور اس کے شرائط	302
ذبح کا بیان	308
حلال وحرام جانوروں کا بیان	320
قربانی کا بیان	327
قربانی کے جانوروں کا بیان	339
عقیقہ کا بیان	353
حصہ شانزدہم (16)	
کھانے کا بیان	358
پانی پینے کا بیان	382
ولیمہ اور ضیافت کا بیان	388
ظروف کا بیان	395
خبر کہاں معتبر ہے	398
لباس کا بیان	400
عمامہ کا بیان	418
جوتا پہننے کا بیان	420
انگوٹھی اور زیور کا بیان	422
برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب	428
بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے آداب	430
دیکھنے اور چھونے کا بیان	437
مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا	449
سلام کا بیان	453
مصافحہ ومعانقہ وبوسہ وقیام کا بیان	465
چھینک اور جماہی کا بیان	474
خرید وفروخت کا بیان	478
قرآن مجید پڑھنے کے فضائل	483
قرآن مجید اور کتابوں کے آداب	494
آداب مسجد وقبلہ	497
عیادت وعلاج کا بیان	500

www.dawateislami.net

لہوولعب کا بیان	508	اللہ (عزوجل) کے لیے دوستی ودشمنی کا بیان	576
اشعار کا بیان	513	حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا	579
جھوٹ کا بیان	515	ختنہ کا بیان	589
زبان کوروکنا اور گالی گلوج، چغلی سے پرہیز کرنا	519	زینت کا بیان	591
بغض وحسد کا بیان	539	نام رکھنے کا بیان	597
ظلم کی مذمت	543	مسابقت کا بیان	605
غصہ اور تکبر کا بیان	544	کسب کا بیان	609
ہجران وقطع تعلق کا بیان	547	امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بیان	611
سلوک کرنے کا بیان	548	علم وتعلیم کا بیان	618
اولاد پر شفقت اور یتامیٰ پر رحمت	560	ریاوسمعہ کا بیان	629
پڑوسیوں کے حقوق	564	زیارت قبور کا بیان	639
مخلوق خدا پر مہربانی کرنا	568	ایصال ثواب	642
نرمی وحیاوخوبی اخلاق کا بیان	571	آداب سفر کا بیان	648

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''عالِم بنانے والی کتاب'' کے 17 حروف کی نسبت سے ''بہارِ شریعت'' کو پڑھنے کی 17 نیّتیں

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ. ترجمہ: ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''
(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- اِخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا حقدار بنوں گا۔
- حَتَّی الوسع اِس کا باوُضُو اور
- قبلہ رُو مطالَعہ کروں گا۔
- اِس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔
- اپنا وضو، غسل، نماز وغیرہ دُرُست کروں گا۔
- جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیتِ کریمہ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل: ٤٣) ترجمۂ کنزالایمان: ''تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں''، پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔
- (اپنے ذاتی نسخے پر) عندالضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔
- (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔
- جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔
- زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔
- جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔
- جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔
- یہ پڑھ کر عُلمائے حقّہ سے نہیں اُلجھوں گا۔
- دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔
- (کم از کم ۱۲ اعداد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔
- اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری امّت کو ایصال کروں گا۔
- کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس
محمد الیاس قادری رضوی
٦ ربیع الغوث ١٤٢٧ھ

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲) شعبۂ تراجمِ کتب (۳) شعبۂ درسی کُتُب

(۴) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے تاریخ ساز کارنامے اور فقہ حنفی کے عظیم علمی خزانے ''بہارِ شریعت'' کی تخریج جمیل و تسہیلِ قلیل اور حواشی کا آغاز ۱۴۲۵ھ میں دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے علمائے کرام نے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی خواہش پر کیا تھا۔ یہ کام عظیم ترین ہونے کے ساتھ ساتھ مشکل ترین بھی تھا مگر ''مُشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں'' کے مصداق بہارِ شریعت کے مکمل 20 حصے 3 جلدوں کی صورت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تقریباً 7 سال میں بحسن وخوبی مکمل ہوئے۔ 1360 صفحات پر مشتمل جلد اول اور 1304 صفحات پر مشتمل جلد دوم زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر اہلِ محبت کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کر چکی ہیں۔ پاک و ہند کے بہت سے مفتیانِ عظام وعلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السلام نے حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ بعض نے تو تحریری تأثرات سے بھی نوازا جن میں سے کچھ جلد اول اور جلد دوم کے پیش لفظ میں شائع بھی ہو چکے ہیں، مزید تأثرات کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ

﴿1﴾ **تلمیذ شارحِ بخاری، اُستاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت مولانا اِفتخار احمد قادری مصباحی** دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث دار العلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ ساؤتھ افریقہ) لکھتے ہیں: عظیم عالمی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے لیے یہ بڑا اشرف ہے کہ ذمہ دارانہ تصحیح کے بعد اس نے اس (یعنی بہارِ شریعت) کی اشاعت کا حق ادا کیا۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ **بہارِ شریعت** کے اب تک جتنے ایڈیشن طبع ہوئے ہیں ان میں سب سے عمدہ، وقیع اور ممتاز **دعوتِ اسلامی** کا شائع کردہ یہ ایڈیشن ہے۔ رب تعالیٰ دعوتِ اسلامی کو مزید فروغ واستحکام عطا فرمائے اور اس کی خدمات کو عام سے عام تر فرمائے، اِس کے بانی و امیر (یعنی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** مدظلہ العالی) اور دیگر ارکان اور دُعاۃ و مبلغین کو مزید جہاد کی توفیق ارزانی فرمائے اور ان کی مساعی وجہود کو مقبول فرمائے اور سعادتِ دارین سے بہرہ ور فرمائے۔ ﴿2﴾ **شہیدِ اہلسنّت حضرتِ علامہ ابو طفیل عبد العظیم خان قادری** قدس سرہ (جامعہ جُنید یہ غفوریہ پشاور خیبر پختون خواہ) لکھتے ہیں: بلا مبالغہ وتر دد مجھے بہارِ شریعت کے نسخوں کی ورق گردانی سے دلی سکون اور اطمینان حاصل ہو گیا، اراکینِ دعوتِ اسلامی بڑے ہی مخلص اور دیانتدار ہیں، مجلسِ المدینۃ العلمیۃ کا قیام ایک نہایت ہی مفید اقدام ہے جس سے علماءِ کرام کو بھی احسن طریقے سے اپنے ساتھ لے کر چلنا سہل ہو جائے گا۔ ﴿3﴾ **یادگارِ اسلاف مفتی فتح محمد باروزئی** دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم مدرسہ جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ سبی، بلوچستان) لکھتے ہیں: **بہارِ شریعت** کا حاشیہ انتہائی نفع بخش اور مفید ہے، بہر حال سب کچھ امیرِ دعوتِ اسلامی (حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری**) مدظلہ العالی کے مسلک حقہ اہلِ سنت سے صادق وابستگی اور دینِ متین کی ترقی کے جذبے کی بناء پر کیا جا رہا ہے۔ ﴿4﴾ **استاذ العلماء حضرت مولانا ابو البیان محمد صابر امجدی** دامت برکاتہم العالیہ (مدرس دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی) لکھتے ہیں: میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے (بہارِ شریعت کا) ضرور مطالعہ کیا، **ماشاء اللہ** بہت خوب پایا۔ ﴿5﴾ **تلمیذ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد رفیق قادری** دامت برکاتہم العالیہ (خطیب مرکزی جامع مسجد عالمگیری مٹھیاں، کھاریاں، ضلع گجرات) لکھتے ہیں: ''مجلس المدینۃ العلمیۃ'' کا **بہارِ شریعت** کی تخریج و تسہیل، جدالممتار علیٰ ردالمحتار کی از سرِ نو تدوین، تخریج، تحقیق وغیرہ کا کام قابلِ صد تحسین ہے۔ **دعوتِ اسلامی** نے بہت قلیل عرصے میں اتنا عظیم کام کر دکھایا ہے۔ یہ سب مجلس المدینۃ العلمیہ کے خلوص، انتھک محنت، دین سے لگن اور اتفاق و اتحاد کا نتیجہ اور امیرِ اہلسنّت حضرتِ **علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کا فیض ہے۔ ﴿6﴾ **استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد ولایت اقبال نقشبندی** دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم جامعہ حنفیہ، خطیب مرکزی جامع مسجد مدینہ ساہیوال، پنجاب) لکھتے ہیں: از حد خوشی ہوئی ہے کہ ہماری عالمگیر مذہبی تحریک **دعوتِ اسلامی** نے تبلیغ کے محاذ کے علاوہ تحقیق و تدقیق، تخریج واستنباط کا کام بھی بڑے منظم و مربوط انداز میں شروع کر رکھا ہے۔ ﴿7﴾ **مفتی محمد وزیر القادری** دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم اعلیٰ

www.dawateislami.net

مدرسہ عربیہ اسلامیہ غوثیہ سلطانیہ ڈھاڈر، سبی، بلوچستان) لکھتے ہیں: **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ اور تحقیقی وعلمی شعبے المدینۃ العلمیہ کی طرف سے **''بہارِ شریعت''** کی اشاعت بمع تخریج وتسہیل عظیم کارنامہ ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ دعوت اسلامی کے بانی حضرت علامہ **مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری** اور ان کے تحت چلنے والی عالمگیر تحریک **دعوت اسلامی** کو ہر لحہ ترقی عطا فرمائے اور اسکے اشاعتی ادارے **المدینۃ العلمیہ** کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ ﴿8﴾ **مؤلف کتب کثیرہ حضرت مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری** دامت برکاتہم العالیہ (ادارہ فروغ افکارِ رضا، امام اہل سنت لائبریری برہان شریف ضلع اٹک) لکھتے ہیں: **بہارِ شریعت** کی تخریج وقت کی اہم ضرورت تھی جس کو **المدینۃ العلمیہ** پورا کر رہی ہے۔ ﴿9﴾ شہزادہ خلیفۂ محدث اعظم پاکستان **حضرتِ مولانا مفتی محمد محمود احمد** دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ تھیلہ کھاریاں گجرات پاکستان) لکھتے ہیں: **دعوتِ اسلامی** کے ذیلی ادارہ مکتبہ المدینہ کی طرف سے دو جلدوں میں شائع شدہ، صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرتِ علامہ مولٰنا **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ الباری کی گرانقدر علمی تالیف، فقہ اسلامی کے انسائیکلوپیڈیا **''بہارِ شریعت''** کو دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔ مجلس **''المدینۃ العلمیہ''** کے باصلاحیت اور ذی استعداد قابلِ عزت وتکریم علمائے کرام شَکَرَ اللہُ سَعْیَھُم نے جس محنت وجانفشانی سے یہ علمی کارنامہ سرانجام دیا ہے اس پر وہ جملہ عوام وخواصِ اہلسنّت کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، کیونکہ بہارِ شریعت کی تسہیل وتخریج کر کے انہوں نے عوام اہلسنّت پر احسانِ عظیم فرمایا ہے، **جزاھم اللّٰہ تعالٰی احسن الجزاء فی الدین والدنیا والاخرۃ** ۔ **اللّٰہ تعالٰی** تمام اہلسنّت بالخصوص فخر ملت پیر طریقت حضرتِ مولانا **محمد الیاس قادری** رضوی حفظہ اللّٰہ اوران کے خدام کو مسلکِ اہلسنت کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ﴿10﴾ **شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ** دامت برکاتہم العالیہ (نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال پنجاب) لکھتے ہیں: **''بہارِ شریعت''** کی کامل تخریج **دعوتِ اسلامی** کا نمایاں کارنامہ ہے، تخریج کے بعد بہارِ شریعت کو حوالہ کے لیے بھی پیش کیا جاسکے گا۔ رب قدوس اس مؤقر تنظیم **دعوت اسلامی** کو مزید فروغ عطا فرمائے۔ ﴿11﴾ **محسنِ اہلسنّت مولانا حافظ محمد عطاء الرحمٰن قادری** رضوی دامت برکاتہم العالیہ (مرکز الاولیاء لاہور) لکھتے ہیں: **دعوتِ اسلامی** کی مجلس ''المدینۃ العلمیہ'' نے **بہارِ شریعت** کی تخریج وتسہیل کے ساتھ درست طباعت کا ذمہ لیا اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔ دُعا گو ہوں، احباب بھی دعا کریں مولائے کریم اراکینِ المدینۃ العلمیہ کے علم وعمل اور جذبۂ خدمتِ دین میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور مسلکِ اہلِ سنّت کی خوب اِشاعت کرنے کی توفیق دے۔ ﴿12﴾ **حضرت مولانا عبد الغفور نقشبندی** دامت برکاتہم العالیہ (مہتمم دار العلوم عربیہ اسلامیہ بمقام ڈیرہ الہیار بلوچستان) لکھتے ہیں: بہارِ شریعت جیسی ضخیم زریں کتاب کی تالیف وترتیب پر تمام حضرات زِیدَمَجدُھُم (شعبہ تخریج کتب والمدینۃ العلمیہ ومکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی) ہدیہ تبریک وتحسین کے مستحق ہیں۔

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب سات حصوں (14 تا 20) پر مشتمل تیسری جلد پیشِ خدمت ہے جس میں مضارَبت، ودیعت، ہبہ، اجارہ، اکراہ، قربانی، عقیقہ، حظر واباحت، قصاص، دیت، وصیت، میراث وغیرہ کے مسائل کا تفصیلی بیان ہے۔ اس جلد میں تقریباً **193** آیات، **1144** احادیث اور **3666** مسائل کا ذکر ہے، جبکہ مکمل بہارشریعت میں تقریباً **541** آیات قرانی، **2628** احادیث مبارکہ اور **11613** مسائل ہیں، جو مسائل ضمناً مذکور ہوئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ حسبِ سابق اس جلد پر بھی دعوتِ اسلامی کی مجلس **''المدینۃ العلمیۃ''** کے **''شعبہ تخریج''** کے مَدَنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ کام کی اس تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ ❁ احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔ ❁ آیاتِ قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿ ﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas " " سے واضح کیا گیا ہے۔ ❁ مصنف رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے رسم الخط کو حتَّی الِامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، صفحہ نمبر 13,14 پر بہارشریعت جلد سوم (3) میں آنے والے مختلف الفاظ کے قدیم وجدید رسم الخط کو آمنے سامنے لکھ دیا گیا ہے۔ ❁ جہاں جہاں نبی اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اسمِ گرامی

www.dawateislami.net

کے ساتھ "صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم " اور **اللہ** عزوجل کے نام کے ساتھ "عزوجل" لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ۞ ہر حدیث ومسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام وخواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ۞ پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اسی جلد کے شروع میں حروف تہجی کے اعتبار سے حلِ لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اِس بات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہِ راست قرآنِ پاک سے تھا تو اِس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہِ راست حدیثِ پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتَّی الامکان احادیث کی شروحات کو مدنظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بناپر حتَّی المقدور فقہ کی کتب سے اِستِفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذِہن نشین ہوجائے اور کسی قسم کی اُلجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو علماء کرام دامَت فُیُوضُہُم سے **رابطہ کیجئے**۔ ۞ جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو حروف تہجی کے اعتبار سے ایک جگہ اکٹھا بیان کردیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حتَّی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے خود اسی جگہ یا بہارِ شریعت کے کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہارِ شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات کی وضاحتیں ذکر کردی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اَعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کُتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان اَنداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کردیا گیا ہے۔ ۞ علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر:

599,590,583,563,543,528,504,471,438,359,356,349,341,311,310,308,241,65,47
912,908,831,777,775,771,752,750,747,746,686,685,679,678,671,666,654,651,603,
1082,1079,1078,1073,1069,1064,1062,1061,1060,1047,1044,1043,1030,971,928,
1145,1144,1114,108,1104,1103,1101,1099,1098,1096,1095,1093,1087,1086,

پر مسائل کی تصحیح، تَرجِیح، تَوضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے اور اس کے آخر میں **عِلْمِیہ** لکھ دیا گیا ہے۔ ۞ مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسبِ سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔ ۞ مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔ ۞ آخر میں مآخذ ومراجع کی فہرست، مصنفین ومؤلفین کے ناموں، ان کی سنِ وَفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کردی گئی ہے۔

اَلحمدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب پر شعبہ تخریج (المدینۃ العلمیہ) کے 6 اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی بالخصوص **محمد آصف خان عطاری مدنی**، ابوحنیف فضل الرحمٰن خان عطاری مدنی، ابنِ حبیب محمد عنایت اللّٰہ گولڑوی عطاری، ابن داؤد محمد گلفراز عطاری مدنی نے خوب کوشش کی۔

عرضِ حال

بہارِ شریعت پر اس طرز سے کام کرنے میں جہاں اِن **مَدَنی علماء** دامت برکاتہم العالیہ کی توانائیاں خرچ ہوئیں وہیں کُتُب، کمپیوٹرز اور تنخواہوں اور دیگر اخراجات کی مدّ میں **دعوتِ اسلامی** کا زرِ کثیر بھی خرچ ہوا۔ اِن تمام تر کوششوں کے باجود ہمیں **دعوٰیٔ کمال** نہیں لہٰذا ہمارے کام میں جو خوبی نظر آئے وہ **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عطا ہے اور جو خامیاں نظر آئیں وہاں ہماری غیر ارادی کوتاہی کو دخل ہے۔ مَدَنی التجا ہے کہ جہاں جہاں ضرورت محسوس کریں بذریعہ مکتوب یا ای میل ہماری رہنمائی فرمائیں۔ **اللہ** تعالٰی **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس "المدینۃ العلمیۃ"** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) شعبہ تخریج

25 صفر المظفر 1432ھ، بمطابق 30 جنوری 2011ء

www.dawateislami.net

قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ	قدیم الفاظ	مستعملہ جدید الفاظ
اِدہر	اِدھر	اودہر	اُدھر
اوتار	اُتار	اوتارا	اُتارا
اوتارنا	اُتارنا	اوترتا	اُترتا
اوترنا	اُترنا	اوتاریں	اُتاریں
اوتنا	اُتنا	اوتنی	اُتنی
اوتنے	اُتنے	اوٹھ	اُٹھ
اوٹھا	اُٹھا	اوٹھانا	اُٹھانا
اوٹھائی	اُٹھائی	اوٹھائے	اُٹھائے
اوٹھایا	اُٹھایا	اوچھلا	اُچھلا
اوچھلنے	اُچھلنے	اودھر	اُدھر
اوڑ	اُڑ	اوڑا	اُڑا
اوڑنا	اُڑنا	اوڑائیں	اُڑائیں
اوڑی	اُڑی	اوس	اُس
اوسکا	اُس کا	اوسکی	اُس کا
اوسی	اُسی	اوسے	اُسے
اوگ	اُگ	اوگا	اُگا
اوگنے	اُگنے	اوگی	اُگی
اوگے	اُگے	اولٹ	اُلٹ
اولٹی	اُلٹی	اون	اُن
اونتیس	اُنتیس	اونہی	اُنہی

www.dawateislami.net

اونہیں	اُنہیں	آدھ	آدھا
آگن	آنگن	بارہ	بارے
بَر	بھڑ	بڑہا	بڑھا
بڑہے	بڑھے	بندا	بند
بی بیاں	بیبیاں	پاپندی	پابندی
پان پانسو	پانچ پانچ سو	پانسو	پانچ سو
پرند	پرندہ	پروس	پڑوس
پروسی	پڑوسی	پودہ	پودا
تربز	تربوز	تُھنیاں	تُھونیاں
ٹھیرا	ٹھہرا	ٹھیرے	ٹھہرے
جدہر	جدھر	چھوڑانا	چھڑانا
چھوڑانے	چھڑانے	چورا	چُرا
چورانا	چرانا	خربزہ	خربوزہ
دہنی	داہنی	سپید	سفید
سمجھوال	سمجھدار	سونار	سُنار
طیار	تیار	طیاری	تیاری
کلپ	کلف	کھات	کھاد
کوآں	کنواں	کوآری	کنواری
کوئیں	کنویں	کوٹھری	کوٹھڑی
گالی گلوج	گالی گلوچ	گپھا	گچھا
لنبا	لمبا	لنبی	لمبی
منھ	منہ	مونھ	منہ
یوہیں	یونہی	مونھ نال	مُنہال
نوکرنی	نوکرانی		

www.dawateislami.net

جلد سوم (3) کی اصطلاحات باعتبار حروف تہجی

الف

1	اِبضاع	تجارتِ مضارَبت میں اگر کل نفع رب المال (مال دینے والے) ہی کے لیے دینا قرار پایا ہو تو اس کو ابضاع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۴، ص ۱)
2	اِجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۷)
3	اِجارۂ فاسد	عقد فاسد (اجارۂ فاسد) وہ ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے موافق شرع (شریعت کے مطابق) ہے مگر اس میں کوئی وصف ایسا ہے جس کی وجہ سے نامشروع ہے۔ (ایضاً ص ۱۴۰)
4	اِجارۂ باطل	وہ اجارہ جو اپنی اصل ہی کے لحاظ سے خلاف شرع ہو۔ (ایضاً)
5	اُجرتِ مثل	کسی شخص کو کسی کام کی وہ اُجرت (مزدوری) دینا جو اس کام کے کرنے والے کو عام طور پر دی جاتی ہے۔ (ردالمحتار، ج ۹، ص ۷۵)
6	اَجیر	اُجرت پر کام کرنے والے کو اجیر کہتے ہیں، ملازم، مزدور، نوکر۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۴، ص ۱۰۷)
7	اَجیرِ مُشتَرک	وہ اجیر جو ایک سے زائد لوگوں کا کام کرتا ہو، مثلاً دھوبی۔
8	اِحتِکار	کھانے کی چیز کو اس لیے روکنا (اسٹاک کرنا) کہ گراں (یعنی مہنگی) ہونے پر فروخت کرے گا۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۴۸۲)
9	اَخیافی	ماں شریک بہن بھائی یعنی جن کی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہوں۔
10	اَدِلّۂ اَربَعہ	وہ چار اصول جن پر علم فقہ کی بنیاد ہے یعنی کتاب اللّٰہ، سنت رسول، اجماع امت، قیاس۔
11	اَرش	وہ مال جو مادون النفس (قتل کے علاوہ) میں لازم ہوتا ہے اور کبھی اَرش اور دیت کو بطور مترادف بھی بولتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۸، ص ۸۳۰)
12	اِستِحسان	ایک دلیل کا نام ہے جو قیاس کے مخالف ہوتا ہے۔ جب یہ قیاس سے اقوی ہو تو اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس کو استحسان اسی لیے کہتے ہیں کہ عموماً یہ قیاس سے اقوی ہوتا ہے۔ (التعریفات، باب الالف، ص ۱۷)

www.dawateislami.net

13	اِستِدانہ	کوئی چیز اُدھار خریدی اور مال مضارَبت میں اس ثمن کی جنس سے (جو ربُّ المال نے دیا ہے) کچھ باقی نہیں ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۷)
14	اِستِصناع	کاریگر کو فرمائش دے کر چیز بنوانا، آرڈر پر چیز بنوانا۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۸۰۷)
15	اَصحاب فرائض	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا حصہ میراث میں قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی رو سے معین کر دیا گیا ہے۔ انھیں ذوی الفروض بھی کہتے ہیں۔ (الشريفية شرح السراجی، ص۸)
16	اُضحِیہ	مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب (ثواب کی نیت سے) ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۳۲۷)
17	اِعتِکاف	مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے (اعتکاف کی) نیت کے ساتھ ٹھہرنا۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۵، ص۱۰۲۰)
18	اِقالہ	دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا اس کے اُٹھا دینے (ختم کر دینے) کو اقالہ کہتے ہیں، اقالہ میں دوسرے کا قبول کرنا ضروری ہے تنہا ایک شخص اقالہ نہیں کر سکتا ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۳۴)
19	اِکراہ شرعی	کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا اور کبھی مکرِہ (مجبور کرنے والے) کی جانب سے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے مکرَہ (مجبور کیا ہوا) اپنی مرضی کے خلاف کرے مگر مکرَہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم ہے اگر میں نے نہ کیا تو جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا اس صورت میں بھی اکراہ ہے اسے لوگ جبر کرنا بھی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۱۸۸)
20	اِکراہ تام	مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید (جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو) کی دھمکی دی جائے مثلاً کوئی کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام کر، ورنہ تجھے مارتے مارتے بیکار کر دوں گا۔ اس کو اکراہ ملجی بھی کہتے ہیں۔ (ایضاً، ص۱۸۹)
21	اِکراہ ناقِص	جس میں اس (مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید) سے کم کی دھمکی ہو مثلاً پانچ جوتے ماروں گا یا پانچ کوڑے ماروں گا یا مکان میں بند کر دوں گا یا ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دوں گا اس کو اکراہ غیر ملجی بھی کہتے ہیں۔ (ایضاً)
22	اُمِّ وَلد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ (مالک) نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۹، ص۲۹۴)
23	امانت	(۱) دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کر دینے کو ایداع کہتے ہیں اور اُس مال کو ودیعت کہتے ہیں جس کو عام طور پر امانت کہا جاتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۳۱) (۲) امانت اُسے کہتے ہیں جس میں تلف پر (ضائع ہونے پر) ضمان نہیں ہوتا ہے عاریت اور کرایہ کی چیز کو بھی امانت کہتے ہیں مگر ودیعت خاص اُس کا نام ہے جو حفاظت کے لیے دی جاتی ہے۔ (حاشیہ ایضاً)

www.dawateislami.net

24	اَمرَد	(خوبصورت لڑکا) وہ جس کی داڑھی نہ اگی ہو اور نہ ہی اس عمر کو پہنچا ہو جس میں عموماً داڑھی اگتی ہے۔ (الموسوعة الفقهية، ج٦، ص٢٥٢) جن کی داڑھی نکل کر جب تک پورے چہرے پر خوب نمایاں نہیں ہوجاتی وہ (اکثر 22 سال کی عمر تک) عُموماً اَمرَد ہوتے ہیں، بعضوں کے پورے چہرے پر داڑھی نہیں آتی تو وہ 25 سال یا اس سے بھی زائد عمر تک اَمرَد رہتے ہیں۔ اَمرَد کے علاوہ ہر وہ مرد بھی امرد ہی کے حکم میں ہے جسے دیکھ کر شہوت آتی ہو اور لذّت کے ساتھ بار بار اُس کی طرف نظر اُٹھتی ہو، لہٰذا شہوت آنے کی صورت میں وہ مرد چاہے بڈھا ہو اُسے قصداً دیکھنا حرام ہے۔ (امرد پسندی کی تباہ کاریاں مع برباد جوانی، ص١٠، از امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)
25	اَیامِ تَشْرِیق	دس ذوالحجہ کے بعد کے تین دن (١١،١٢،١٣) کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔ (ردالمحتار، ج٣، ص٧١)
26	اَیامِ مَنہِیّہ	عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن کہ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اسی وجہ سے انھیں ایامِ منہیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج١، حصہ٥، ص٩٦٧)
27	اَیامِ نَحر	قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوعِ صبحِ صادق سے بارہویں کے غروبِ آفتاب تک ہے یعنی تین دن دو راتیں اور ان دنوں کو ایامِ نحر کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج٣، حصہ١٥، ص٣٣٦)
28	اِیجاب وقبول	نکاح (عقد) کرنے والوں میں سے پہلے کا کلام ایجاب اور دوسرے کا قبول کہلاتا ہے۔ (ردالمحتار، ج٤، ص٧٨)
29	اِیداع	دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کردینے کو ایداع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج٣ حصہ١٤، ص٣١)
30	اِیلا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ بیوی سے جماع نہ کرے گا یا چار مہینے جماع نہ کرے گا۔ (بہارِ شریعت، ج٢، حصہ٨، ص١٨٢)
31	اِیلائے مُؤبّد	ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید نہ ہو۔ (ایضاً، ص١٨٣، ماخوذاً)
32	اِیلائے مُؤقّت	ایسا اِیلا جس میں چار مہینے کی قید ہو۔ (ایضاً، ماخوذاً)

آ

33	آجِر	(عقدِ اجارہ میں) مالک کو آجر کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج٣، حصہ١٤، ص١٠٧)
34	آمّہ	وہ زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے۔ (بہارِ شریعت، ج٣، حصہ١٨، ص٨٤٢)

35	باضِعہ	وہ زخم جس میں سر کی جلد کٹ جائے۔ (ایضاً)

www.dawateislami.net

36	بائِع	چیز بیچنے والے کو بائع کہتے ہیں۔
37	بِدعت	وہ اِعْتِقَاد یا وہ اَعمال جو کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ حیات ظاہری میں نہ ہوں بعد میں ایجاد ہوئے۔ (جاء الحق، ص۲۲۱)
38	بدعت سیئہ	جو بدعت اسلام کے خلاف ہو یا کسی سنت کو مٹانے والی ہو وہ بدعت سیئہ ہے، اسے بدعت مذمومہ بھی کہتے ہیں۔ (ایضاً، ص۲۲۶)
39	بدعت مَکروھَہ	وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جاوے اگر سنت غیر مؤکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہے اور اگر سنت مؤکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی ہے۔ (ایضاً، ص۲۲۸)
40	بدعت حَرام	وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جاوے، یعنی واجب کو مٹانے والی ہو۔ (ایضاً)
41	بدعت مُسْتَحَبَّہ	وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور اس کو عام مسلمان کارِ ثواب جانتے ہوں یا کوئی شخص اس کو نیت خیر سے کرے، جیسے محفل میلاد وغیرہ۔ (ایضاً، ص ۲۲۶)
42	بدعت جائِز	ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اور بغیر کسی نیتِ خیر کے کیا جاوے جیسے مختلف قسم کے کھانے کھانا وغیرہ، اسے بدعت مباح بھی کہتے ہیں۔ (ایضاً)
43	بدعت واجِب	وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو، جیسے کہ قرآن کے اعراب اور دینی مدارس اور علمِ نحو وغیرہ پڑھنا۔ (ایضاً، ص۲۲۸)
44	بضاعت	وہ تجارتِ مضارَبت جس میں کل نفع رب المال (مال دینے والے) کے لیے ہو۔
45	بِکْر، باکِرہ	کنواری، بِکْر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگر چہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہوگئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ۷، ص۵۰)
46	بوھرا	معتوہ، جس کی عقل ٹھیک نہ ہو۔ دیکھئے مَعتوہ۔
47	بیت المال	اسلامی حکومت کا خزانہ جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود میں خرچ کیا جاتا ہے۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج۸، ص ۲٤۲)

www.dawateislami.net

48	بَیْع	دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۱۵)
49	بَیعِ باطل	جس صورت میں بیع کا کوئی رکن نہ پایا جائے یا وہ چیز خرید و فروخت کے قابل ہی نہ ہو وہ بیع باطل ہے۔ (ایضاً، ص۶۹۶)
50	بَیعِ سلم	وہ بیع جس میں ثمن (قیمت) فوراً ادا کرنا ضروری ہو اور مبیع (فروخت شدہ چیز) کو بعد میں خریدار کے حوالے کرنا بیچنے والے پر لازم ہو۔ (ایضاً، ص۷۹۵)
51	بیعِ صَرْف	ثمن کو ثمن کے عوض بیچنا، ثمن سے مراد عام ہے چاہے ثمن خلقی ہو جیسے سونا چاندی یا غیر خلقی جیسے پیسہ، نوٹ وغیرہ۔ (الدرالمختار، ج۷، ص۵۵۲) و (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۹۴،۸۲۰)

ت

52	تاوِیل	لفظ کو اپنے ظاہری معنی سے اُس کے احتمالی معنی کی طرف پھیرنا جبکہ یہ احتمال قرآن وسنت کے موافق ہو۔ (التعریفات، باب التاء، ص۳۸)
53	تَحرِّی	جب کسی موقع پر حقیقت معلوم کرنا دشوار ہو جائے تو سوچے اور جس جانب گمان غالب ہو عمل کرے اس سوچنے کا نام تحری ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۶۶۱)
54	تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد	کسی شخص کا مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو یا چار رکعت نماز پڑھنا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۱، حصہ۴، ص۶۷۴)
55	تحیّۃُ الْوضوء	وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔ (ایضاً، ص۶۷۵)
56	تخارُج	(1) ایک وارث بالمقطع (یعنی کل حصہ کے بدلے) اپنا کچھ حصہ لے کر ترکہ (میراث) سے نکل جاتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں لے گا اس کو تخارج کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۳، ص۱۱۵۰) (2) وارثوں میں کوئی یا قرض خواہوں میں سے کوئی تقسیم ترکہ سے پہلے میت کے مال میں سے کسی معین چیز کو لینا چاہے اور اس کے عوض اپنے حق سے دستبردار ہو جائے خواہ وہ حق اس چیز سے زائد ہو یا کم اور اس پر تمام ورثہ یا قرض خواہ متفق ہو جائیں تو اس کا نام فقہ کی اصطلاح میں ''تخارج'' یا ''تصالح'' ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۵۱)
57	ترکہ	وہ مال و جائداد جو مرنے والا دوسرے کے حق سے خالی چھوڑ کر مر جائے۔ (الموسوعۃ الفقھیۃ، ج۱۱، ص۲۰۶)
58	تَزْکِیَہ	گواہوں کا عادل اور معتبر ہونا۔ (المرجع السابق، ص۲۳۹)

www.dawateislami.net

59	تعریض	ایسا کلام جس کی مراد سننے والا بغیر صراحت کے نہ سمجھ سکے۔ (التعریفات،باب التاء،ص ٤٥)
60	تَعۡزِیر	وہ سزا جو کسی گناہ پر بغرض تادیب دی جاتی ہے۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۹،ص۴۰۳)
61	تکبیرات تشریق	عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز کے ساتھ ایک بار اَللّٰہُ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ولِلّٰہ الحَمۡد پڑھنا۔ (تنویرالأبصار والدرالمختار،ج٣،ص٧١ وتبیین الحقائق،ج١،ص٥٤٤)
62	توریہ	ایسا لفظ یا فعل جس کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر دوسرا معنی مراد لیا جائے جو صحیح ہے۔مثلاً کسی کو کھانے کے لیے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا۔اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۶،ص۵۱۸)
63	تولیہ	چیز جتنی قیمت میں پڑی اتنی ہی قیمت کی بیچ دینا نفع کچھ نہ لینا۔(ماخوذ از بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۱،ص۷۳۹)

64	ثمن	خریدار اور بیچنے والا آپس میں شے کی جو قیمت مقرر کریں اُسے ثمن کہتے ہیں۔ (ردالمحتار،ج٧،ص١١٧)و(ماخوذ از فتاوی رضویہ،ج۱۰،ص۱۸۴)

ج

65	جارِح	زخمی کرنے والا۔
66	جارِ ملاصق	وہ پڑوسی جس کے مکان کا پچھلا حصہ دوسرے کے مکان میں ہو۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۵،ص۲۳۵)
67	جانی	جنایت کرنے والا یعنی جان یا اعضاء کو نقصان پہنچانے والا۔
68	جائِفہ	وہ زخم جو جوف تک پہنچے اور یہ زخم پیٹھ، پیٹ اور سینے میں ہوتا ہے۔اور اگر گلے کا زخم غذائی نالی تک پہنچ جائے تو وہ بھی جائفہ ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۸،ص۸۴۲)
69	جَدِّ صحیح	اس دادا کو کہتے ہیں جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ بیچ میں نہ آئے۔جیسے باپ کا باپ اور دادا کا باپ۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۲۰،ص۱۱۱۵)

www.dawateislami.net

70	جد فاسِد	اس دادا کو کہتے ہیں جس کی میت کی طرف نسبت میں مونث کا واسطہ آئے جیسے ماں کا باپ۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۱۵)
71	جَدّۂِ صحیحہ	وہ دادی جس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں جد فاسد کا واسطہ نہ آئے جیسے باپ کی ماں اور ماں کی ماں۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۱۵)
72	جَدّۂِ فاسِدہ	وہ دادی یا نانی جس کی میت کی طرف نسبت میں جد فاسد آجائے۔ جیسے نانا کی ماں اور دادی کے باپ کی ماں۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۱۵)
73	جریب	جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۳۵ گز طول (لمبائی) اور ۳۵ گز عرض (چوڑائی) ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۳۹)
74	جِزْیَہ	وہ شرعی محصول جو اسلامی حکومت کفار سے ان کی جان ومال کے تحفظ کے بدلے میں وصول کرے۔ (ماخوذمن الموسوعة الفقهية، ج١٥، ص١٥٠)
75	جِنَایَت	(۱) اس سے مراد وہ فعل (کام کرنا) ہے جو حَرَم یا اِحْرام کی وجہ سے منع ہو۔ جیسے احرام کی حالت میں شکار کرنا، حرم میں کسی جانور کو قتل کرنا۔ (ماخوذمن الدرالمختار، ج٣، ص٦٥٠) (۲) اس سے مراد وہ فعل ہے جس سے جان یا اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۷۵۱)
76	جنون	عقل میں ایسے خلل کا ہونا جس کی وجہ سے آدمی کے اقوال وافعال معمول کے مطابق نہ رہیں، چاہے یہ خلل پیدائشی وفطری طور پر ہو یا بعد میں کسی مرض وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ (التعريفات، ص٥٨ وردالمحتار، ج٤، ص٤٣٧)
77	جنون مُطْبِق	وہ جنون (پاگل پن) جو کم از کم ایک ماہ تک مسلسل رہے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۹۶)
78	جنین	وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو۔ (الموسوعة الفقهية، ج١٦، ص١١٧)

ح

79	حاجِب	وہ شخص ہے جس کی موجودگی کی وجہ سے کسی وارث (میت کی میراث پانے والے) کا حصہ کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۳۳)

www.dawateislami.net

80	حارِصہ	جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں جلد پر خراش پڑ جائے مگر خون نہ چھلکے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۸، ص ۸۴۲)
81	حج	احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا نام حج ہے اور اس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۶، ص ۱۰۳۵)
82	حجِ بدل	نیابۃً (نائب بن کر) دوسرے کی طرف سے حج فرض ادا کرنا کہ اس پر سے فرض کو ساقط کرے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج ۱۰، ص ۶۵۹)
83	حَجْب	وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے یا تو کم ہو جائے یا بالکل ہی ختم ہو جائے۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۲۰، ص ۱۱۳۳)
84	حَجْبِ نقصان	وارث کے حصہ کا کسی دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہو جانا۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۲۰، ص ۱۱۳۳)
85	حَجْبِ حِرْمان	کسی وارث کا دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے میراث پانے سے محروم ہو جانا۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۲۰، ص ۱۱۳۴)
86	حَجْر	کسی شخص کے تصرفاتِ قولیہ (زبانی کلامی معاملات) روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۵، ص ۱۹۹)
87	حربی	وہ کافر جس نے مسلمانوں سے جزیہ کے عوض عقدِ ذمّہ (یعنی اپنی جان و مال کی حفاظت کا عہد) نہ کیا ہو۔ (الموسوعة الفقهية، ج ۷، ص ١٠٤)
88	حسد	کسی شخص میں خوبی دیکھی اس کو اچھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ آرزو ہے کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۵۴۲)
89	حکومتِ عدل	جنایات مادون النفس (یعنی قتل کے علاوہ) میں سے جن میں قصاص نہیں اور شارع نے کوئی اَرش بھی معین نہیں کیا ہے ان میں جو تاوان لازم آتا ہے اس کو حکومتِ عدل کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۸، ص ۸۳۰)
90	حَوالہ	دَین (قرض) کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینے کو حوالہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۸۷۴)

www.dawateislami.net

91	حیض	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۲، ص۳۷۱)

خ

92	خَراج	(غیر مسلم) پیداوار کا کوئی آدھا حصہ یا تہائی یا چوتھائی وغیرہا جو مقرر ہو (وہ اسلامی ملک کو ادا کریں)۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۰، ص۲۳۷)
93	خَمْر	خمر انگور کی شراب یعنی انگور کا کچا پانی جس میں جوش آجائے اور شدت پیدا ہوجائے، کبھی ہر شراب کو مجازاً خمر کہہ دیتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۶۷۱)
94	خُنثیٰ مشکل	جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۴)
95	خِیارِبلوغ	وہ اختیار جو نابالغ کو بالغ ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۸۷)
96	خیارِرؤیت	بغیر دیکھے کوئی چیز خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر چاہے تو خریدار بیع کو فسخ (ختم) کر دے اس اختیار کو خیارِ رؤیت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۶۱)
97	خیارِشرط	بائع اور مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ عقد میں یہ شرط کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیارِ شرط کہتے ہیں مگر یہ اختیار تین دن سے زیادہ کا نہیں ہوسکتا۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۴۷،۶۴۸)
98	خیارِعیب	بائع کا مبیع کو عیب بیان کئے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کردینے کے اختیار کو خیارِ عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۶۷۳)

د

99	دارُالْاِسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت باقی رکھے (تو بھی دارالاسلام ہے)۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۶۷)

www.dawateislami.net

100	دارُالحَرب	وہ دار (ملک) جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلُّط ہوگیا جس نے شعائرِ اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان واقامت وجماعت یک لَخت اٹھادیئے اور شعائرِ کُفر جاری کردیئے اور کوئی شخص اَمان اول پر باقی نہ رہا اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۳۶۷)
101	دامِعہ	سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون چھلک آئے مگر بہے نہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۸، ص۸۴۲)
102	دامِیہ	سر کی جلد کے اس زخم کو کہتے ہیں جس میں خون بہہ جائے۔ (ایضاً)
103	دائِن	وہ شخص جس کا کسی پر دَین ہو، قرض، ادھار دینے والا۔
104	دِیانات	اس سے مراد وہی چیزیں ہیں جن کا تعلّق بندہ اور رب کے مابین ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۶، ص۴۰۰)
105	دِیَت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) کے بدلے میں لازم ہوتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۸، ص۸۳۰)
106	دَیْن	جو چیز واجب فی الذمہ ہو کسی عقد مثلاً بیع یا اجارہ کی وجہ سے یا کسی چیز کے ہلاک کرنے سے اسکے ذمہ تاوان ہو یا قرض کی وجہ سے واجب ہو، ان سب کو دَین کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۵۲)
107	دَینِ مؤجَّل	وہ دین جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۷۵)
108	دَینِ میعادی	وہ دین جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (ایضاً)

109	ذِمی	ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان ومال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج۷، ص۱۰٤) و (فتاوی فیض الرسول، ج۱، ص۵۰۱)
110	ذَوِی الْاَرْحام	قریبی رشتہ دار، علمِ فرائض کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں انھیں ذی رحم محرم بھی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۶۰)

ر

111	راھن	جو شخص اپنی چیز کسی کے پاس گروی رکھتا ہے اسے راہن کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۶۹۶)
112	رافضی	تفصیل دیکھئے بہارشریعت، جلد اوّل، حصہ اوّل، صفحہ ۲۰۵۔

www.dawateislami.net

113	رَبُّ السَّلَم	بیع سلم میں خریدار کو رب السلم کہتے ہیں۔ (ردالمحتار،ج۷،ص۴۷۹)
114	رَبُّ الْمال	مضاربت (تجارت کی ایک خاص قسم) میں (تجارت کے لیے) مال دینے والے کو رب المال کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳حصہ۱۴،ص۱)
115	رَجْعت	جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۸،ص۱۷۰)
116	رَضاعت	وہ بچہ جس کی عمر ڈھائی سال سے کم ہو اس کا کسی عورت کا دودھ پینا رضاعت کہلاتا ہے۔ (ماخوذ من الدرالمختار،ج۴،ص۳۸۶)
117	رقبٰی	کسی کو اس شرط پر چیز دینا کہ اگر میں تجھ سے پہلے مرگیا تو یہ تیری۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۴،ص۹۹)
118	رُکن	وہ چیز جس کے ساتھ شے کا قائم ہونا درست ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ۔ (ماخوذ من التعریفات،ص۸۲)
119	رَھْن	دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اپنے پاس اس لیے روک رکھنا کہ اس کے ذریعے سے اپنے حق کو کلاً یا جزاً حاصل کرنا ممکن ہو، کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۷،ص۶۹۶)
120	ریا وسمعہ	ریا یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا اور سمعہ یعنی اس لیے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۶،ص۶۲۹)
121	رَأْسُ الْمال	وہ مال جو رب المال (سرمایہ دار) نے تجارت کے لیے دیا ہو۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۴،ص۱)

س

122	سجدۂ تحِیَّت	یعنی ملاقات کے وقت بطورِ اکرام کسی کو سجدہ کرنا، یہ حرام ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۶،ص۴۷۳)
123	سَدْل	کپڑے کو کندھے یا سر کے اوپر سے اس طرح لٹکانا کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے رہیں۔ (بحرالرائق،ج۲،ص۴۲،۴۳)
124	سِمْحاق	وہ زخم جو سر کی ہڈی کے اوپر کی جھلی (باریک کھال) تک پہنچ جائے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۸،ص۸۴۲)
125	سَوت	ایک خاوند کی دو یا دو سے زیادہ بیویاں آپس میں سوت (سوکن) کہلاتی ہیں۔
126	سوگ	عورت کا ایام عدت میں زیب وزینت کو ترک کردینا۔ (الدرالمختار وردالمحتار،ج۵،ص۲۲۰)

www.dawateislami.net

127	شِجَاج	سراور چہرے کے زخموں کوشجاج کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۸،ص۸۴۲)
128	شراب	لغت میں پینے کی چیزکوشراب کہتے ہیں اوراصطلاحِ فقہاء میں شراب اُسے کہتے ہیں جس سے نشہ ہوتا ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۷،ص۶۷۱)
129	شِرْب	کھیت کی آبپاشی یا جانوروں کو پانی پلانے کے لیے جو باری مقرر کر لی جاتی ہے اُس کوشرب کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳ حصہ۱۷،ص۶۶۶)
130	شَرْط	وہ شے جوحقیقت شے میں داخل نہ ہولیکن اس کے بغیر شے موجود نہ ہو، جیسے نماز کے لیے وضووغیرہ۔ (ماخوذازفتاوی رضویہ،ج۱۰،ص۷۸۶)
131	شِرک	اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کوشریک کرنا شرک کہلاتا ہے۔(وقارالفتاوی،ج۱،ص۲۷۰)
132	شکار	شکاراُس وحشی جانورکو کہتے ہیں جوآدمیوں سے بھاگتا ہواور بغیر حیلہ نہ پکڑا جاسکتا ہواورکبھی فعل یعنی اس جانورکے پکڑنے کوبھی شکار کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۷،ص۶۷۹)
133	شرکت	شرکت ایسے معاملہ کا نام ہے جس میں دوافرادسرمایہ اورنفع میں شریک رہنا طے کریں۔ (الدرالمختار،ج ٦ ،ص ٤٥٩)
134	شرکتِ عَقْد	دوشخص باہم کسی چیز میں شرکت کا عقدکریں مثلاً ایک کہے میں تیراشریک ہوں دوسراکہے مجھے منظور ہے۔ (ماخوذازبہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۸۹)
135	شرکتِ عِنان	دوشخص کسی خاص نوع کی تجارت، یاہرقسم کی تجارت میں شرکت کریں مگرہرایک،دوسرے کاضامن نہ ہو،صرف دونوں شریک آپس میں ایک دوسرے کے وکیل ہوں گے۔ (ماخوذازبہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۹۸)
136	شرکتِ مُفاوَضہ	جس شرکت میں ہرایک شخص دوسرے کا وکیل وکفیل ہویعنی ہرایک کا مطالبہ دوسراوصول کرسکتا ہے اور ہر ایک پرجومطالبہ ہوگا دوسرااُسکی طرف سے ضامن ہے اورشرکتِ مفاوضہ میں یہ ضرور ہے کہ دونوں کے مال برابرہوں اورنفع میں دونوں برابر کے شریک ہوں اورتصرف ودَین میں بھی مساوات ہو،لہٰذاآزادوغلام میں اورنابالغ وبالغ میں اورمسلمان وکافرمیں اورعاقل ومجنون میں اوردونابالغوں میں اوردوغلاموں میں شرکت مفاوضہ نہیں ہوسکتی۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۰،ص۴۹۱)

www.dawateislami.net

137	شُفعه	غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۵، ص ۲۳۳)
138	شَفِيع	وہ شخص (پڑوسی) جسے شفعہ کا حق حاصل ہو۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۵، ص ۲۳۳)
139	شَهادت	کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلس قاضی میں (یعنی قاضی کے سامنے) لفظ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۲، ص ۹۳۰)
140	شَيْخَيْن	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں شیخین سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہیں۔ محدثین کی اصطلاح میں شیخین سے مراد امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔ اصطلاح فقہا میں اس سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔

ص

141	صاحِبَيْن	اصطلاح فقہا میں اس سے مراد امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔
142	صِهْرِيج	بعض جگہ مکانوں میں حوض بنا رکھتے ہیں برساتی پانی اُس میں جمع کر لیتے ہیں اور اپنے استعمال میں لاتے ہیں عربی میں ایسے حوض کو صہریج کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۳، حصہ ۱۷، ص ۶۶۸)
143	صَحِيْحَيْن	حدیث کی دو مشہور کتابیں صحیح بخاری و صحیح مسلم۔
144	صُلْح	نزاع دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اُس کو صلح کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۳، ص ۱۱۳۲)

ط

145	طَرَفَيْن	(کسی بھی معاملے کے دو فریق) خرید و فروخت میں طرفین سے مراد بائع اور مشتری ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۱۱، ص ۶۱۶)
146	طَرَفَيْن	اصطلاح فقہا میں اس سے مراد امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھما ہیں۔
147	طلاق	نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)
148	طلاق بائن	وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت، مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج ۲، حصہ ۸، ص ۱۱۰)

www.dawateislami.net

149	طلاق رَجعی	وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۱۱۰)
150	طلاق مُغَلَّظه	مرد کا اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دینا۔ (ماخوذ من الموسوعة الفقهية، ج٢٩، ص٣٠)
151	طلبِ مُوَاثَبه	جو شخص شفعہ کرنا چاہتا ہے جیسے ہی اس کو اُس جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اُسی وقت یہ ظاہر کردے کہ میں طالبِ شفعہ ہوں۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۴۰)
152	طلبِ تقریر طلب اِشهاد	شفیع (شفعہ کرنے والا) بائع یا مشتری یا جائداد مبیعہ (فروخت شدہ جائیداد) کے پاس جا کر گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اور اس سے پہلے میں طلب شفعہ کرچکا ہوں اور اب پھر طلب کرتا ہوں تم لوگ اس کے گواہ رہو۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۴۲-۲۴۳)
153	طلبِ تمليک	شفعہ کرنے والا قاضی کے پاس جا کر یہ کہے کہ فلاں شخص نے فلاں جائداد خریدی ہے اور فلاں جائداد کے ذریعہ سے میں اُس کا شفیع ہوں وہ جائداد مجھے دلا دی جائے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۴۴)

ظ

154	ظِهار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جز وشائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تَشْبِیْـــہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۰۵)

ع

155	عاریت	دوسرے شخص کو کسی چیز کی مَنْفَعَت کا بغیر عوض مالک کردینا عاریت ہے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۵۴)
156	عَاقِد	عقد کرنے والا۔
157	عَاقِله	عاقلہ وہ لوگ کہلاتے ہیں جو قتل خطاء یا (قتلِ) شبہ عمد میں ایسے قاتل کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں جو ان کے متعلقین میں سے ہے اور یہ دیت اصالۃً واجب ہوئی ہو۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۸، ص۹۱۳)

www.dawateislami.net

نمبر	اصطلاح	وضاحت
158	عَبْدِ ماذون	وہ غلام جس کے آقا نے اسے خرید وفروخت کی اجازت دے دی ہو۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۱۱،ص۷۳۶)
159	عِدّت	نکاح زائل ہونے یاشبہ ٔ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہارشریعت،ج۲،حصہ۸،ص۲۳۴)
160	عُشْر	زرعی زمین کی پیداوار سے جو زکوۃ ادا کی جاتی ہے (یعنی پیداوار کا دسواں حصہ) اسے عشر کہتے ہیں (اگر بیسواں حصہ ادا کرنا لازم ہو تو اسے نصف عشر کہتے ہیں)۔ (الموسوعة الفقهية ،ج ۳۰،ص ۱۰۱)
161	عُشْری زمین	وہ زمین جس کی پیداوار سے عشر ادا کیا جاتا ہے۔
162	عَصبات	عصبہ کی جمع یعنی وہ لوگ جن کے حصے (میراث میں) مقرر شدہ نہیں البتہ اصحاب فرائض سے جو بچتا ہے انھیں ملتا ہے اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو تمام مال (ترکہ) انہی میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۲۰،ص۱۱۳۰)
163	عَصَبہ نسبی	وہ رشتہ دار ہیں جن کے مقررہ حصے نہیں ہیں بلکہ اصحاب فرائض سے اگر کچھ بچتا ہے تو انہیں ملتا ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۲۰،ص۱۱۳۰)
164	عَصَبہ سببی	اس سے مراد وہ شخص ہے جس نے کوئی غلام آزاد کیا ہو اور وہ غلام مرگیا ہو اور غلام کا کوئی رشتہ دار نہ ہو صرف اس کو آزاد کرنے والا شخص ہو اب اس کا آقا اس کو آزاد کرنے کے سبب اس کی میراث کا مستحق ہوگا۔ان کو مولی العتاقہ بھی کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۲۰،ص۱۱۳۲-۱۱۳۳)
165	عَصَبہ بنفسہٖ	اس سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، مثلاً بھتیجا وغیرہ۔ (بہارشریعت،ج۳ حصہ۲۰،ص۱۱۳۰)
166	عَصَبہ بغَیرِہٖ	عصبہ بغیرہ یہ وہ چار عورتیں ہیں جن کا مقررہ حصہ نصف یا دوتہائی ہے یہ عورتیں اپنے بھائیوں کی موجودگی میں عصبہ بن جائیں گی۔ (بہارشریعت،ج۳ حصہ۲۰،ص۱۱۳۱)
167	عَصَبہ معَ غَیرِہٖ	عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن، بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ بن جاتی ہے۔ (بہارشریعت،ج۳ حصہ۲۰،ص۱۱۳۲)

www.dawateislami.net

168	عَقد	عاقدین (نکاح اور خرید و فروخت وغیرہ کرنے والوں) میں سے ایک کا کلام دوسرے کے ساتھ ازروئے شرع کے اس طرح متعلق ہونا کہ اس کا اثر محل (معقود علیہ) میں ظاہر ہو۔ (الفقه الا سلامی وادلته، ج ٤، ص ۲۹۱۸)
169	عقیقه	بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص ۳۵۵)
170	عَلّاتی	باپ شریک بہن، بھائی یعنی جن کا باپ ایک ہو اور مائیں الگ الگ ہوں۔
171	علم الفرائض	وہ علم جس کے ذریعے میراث کے مسائل معلوم کیے جاتے ہیں۔
172	عُمریٰ	عمر بھر کے لیے کسی کو کوئی چیز دے دینا کہ وہ مر گیا تو واپس لے لوں گا۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص ۹۹)
173	عِنّین	عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضوِ مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے، نامرد۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص ۲۲۸)
174	عَول	عول سے مراد اصطلاحِ فرائض میں یہ ہے کہ مخرجِ مسئلہ جب ورثاء کے حصوں پر پورا نہ ہوتا ہو یعنی حصّے زائد ہوں اور مخرج کا عدد حصوں کے مجموعی اعداد سے کم ہو تو مخرج مسئلہ کے عدد میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص ۱۱۳۸)
175	عیب	عیب وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص ۶۷۳)

غ

176	غاصِب	غصب کرنے والا یعنی ناجائز قبضہ کرنے والا۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص ۲۰۹)
177	غِبطه	کسی شخص میں خوبی دیکھی اس کو اچھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ تمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں مجھے بھی وہ نعمت مل جائے یہ حسد نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں جس کو لوگ رشک کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۶، ص ۵۴۲)
178	غَبْن فاحِش	سخت قسم کی خیانت، مراد ایسی قیمت سے خرید و فروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی لیکن اس کی قیمت چھ، سات روپے لگائی جاتی ہے، کوئی شخص اس کی قیمت دس روپے نہیں لگاتا تو یہ غبن فاحش ہے۔ (ماخوذ من الدرالمختار و ردالمحتار، ج۷، ص ۳۷٦)

www.dawateislami.net

179	غَبْن یسیر	ایسی قیمت سے خرید وفروخت کرنا جو قیمت لگانے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہو مثلاً کوئی چیز دس روپے میں خریدی، کوئی شخص اس کی قیمت آٹھ بتاتا ہے کوئی نو تو کوئی دس تو یہ غبن یسیر ہے۔ (ماخوذ من الدرالمختار وردالمحتار، ج۷، ص ۳۷٦)
180	غُرّہ	حمل کی دیت کو غُرہ کہتے ہیں اور یہ پانچ سو درہم ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۳، حصہ ۱۸، ص ۸۴٦)
181	غَصْب	مال متقوم، مُحترم، منقول یعنی ایسا مال جو شرعی لحاظ سے قابل قیمت اور اس کا لینا حرام ہو نیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکے اس سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب کہلاتا ہے جبکہ یہ قبضہ خفیۃً نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۳، حصہ ۱۵، ص ۲۳)
182	غلام ماذون	وہ غلام جس کے آقا نے اسے خرید وفروخت کی اجازت دے دی ہو۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص ۷۳۷)
183	غنیمت	وہ مال جو جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے بزورِ قوّت (حربی) کافروں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ (التعریفات، ص ۱۱٦)
184	غِیْبَتْ	کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۳، حصہ ۱٦، ص ۵۳۲)
185	غیر مُستامِن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں (جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو) امان لیے بغیر گیا ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لیے بغیر گیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ ۹، ص ۴۴۳)

186	فرضِ کفایہ	فرض کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے (یعنی سب بریٔ الذمہ ہو جاتے ہیں) اور کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوتے ہیں۔ جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔ (ماخوذ از وقار الفتاوی، ج۲، ص ۵۷)
187	فقیر	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی مقدار ہو تو اس کی حاجت اصلیہ میں مستغرق ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۱، حصہ ۵، ص ۹۲۴)

188	قادیانی	مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار کو قادیانی کہتے ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے بہار شریعت، ج۱، حصہ ۱، ص ۱۹۰

www.dawateislami.net

189	قَتلِ عَمد	کسی دھاردار آلے سے قصداً قتل کرنا قتلِ عمد کہلاتا ہے مثلاً چھری، خنجر، تیر، نیزہ وغیرہ سے کسی کو قصداً قتل کرنا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۳، حصہ ۱۸، ص۷۷۶)
190	قَتل شِبہِ عَمَد	کسی کو قصداً قتل کرے مگر اسلحہ یا جو چیزیں اسلحہ کے قائم مقام ہیں ان سے قتل نہ کرے مثلاً لاٹھی سے مار ڈالے۔ (ایضاً، ص۷۷۸)
191	قَتلِ خطا	ایسا قتل جو خطاً سرزد ہو جائے، خطا چاہے فعل میں ہو یا گمان میں جیسے شکار کو گولی ماری اور کسی انسان کو جا لگی یا مرتد سمجھ کر قتل کیا لیکن وہ مسلمان تھا۔ (ایضاً، ماخوذاً)
192	قتل قائم مقام خطا (شِبہِ خطا)	(ایسا قتل جس میں قاتل کے فعل اختیاری کو دخل نہ ہو) جیسے کوئی شخص سوتے میں کسی پر گر پڑا اور وہ مر گیا یا چھت سے کسی انسان پر گرا اور وہ مر گیا۔ (ایضاً، ص۷۷۹)
193	قتل بِالسَّبب	(ایسا قتل جس کا سبب قاتل کا فعل ہو مثلاً) کسی شخص نے دوسرے کی مِلک میں کنواں کھودا یا پتھر رکھ دیا یا راستہ میں لکڑی رکھ دی اور کوئی شخص کنویں میں گر کر یا پتھر اور لکڑی سے ٹھوکر کھا کر مر گیا۔ (ایضاً، ص۷۷۹-۷۸۰)
194	قرض	دَین کی ایک خاص صورت کا نام قرض ہے، جس کو لوگ دستگرداں کہتے ہیں۔ (حاشیہ بہار شریعت، ج۲، حصہ ۱۱، ص۷۵۲)
195	قَسامَت	قسامت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ مقتول پایا جائے اور قاتل کا پتہ نہ ہو اور اولیائے مقتول اہل محلّہ پر قتل عمد یا قتل خطا کا دعویٰ کریں اور اہل محلّہ انکار کریں تو اس محلے کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ ۱۸، ص۸۹۹)
196	قِصاص	فاعل (یعنی ظالم) کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا جیسا اس نے (دوسرے کے ساتھ) کیا مثلاً ہاتھ کاٹا تو اس کا بھی ہاتھ ہی کاٹا جائے۔ (التعریفات، ص۱۲٤)
197	قِیراط	قیراط اصل میں نصف دانق (یعنی درہم کا بارھواں حصہ) ہے۔ (عمدۃ القاری، ج۱٤، ص٤٨٣)
198	قیمت	کسی چیز کے دام جو اس کے معیار کے مطابق ہوں اور ان میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ (ردالمحتار، ج۷، ص۱۱۷)
199	قِیمِی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں نہ پائی جائے۔ (الدرالمختار، ج۹، ص۳۱۱)

ک

200	کفَّارہ	وہ سزا جو کسی گناہ کی تلافی کے لیے شرعاً مقرر ہوتی ہے۔ جیسے روزوں کا کفارہ۔

www.dawateislami.net

201	كفّاره يمين	وہ سزا جو قسم توڑنے پر شرعاً مقرر ہوتی ہے۔
202	كفّاره قتل خطا	خطا سے کسی کو قتل کرنے سے جو کفارہ لازم ہوتا ہے اس کو کفارہ قتل خطا کہتے ہیں۔
203	كفالت	ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لے۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
204	كفيل	(ضامن) وہ شخص جو دوسرے کے مطالبے کی ذمہ داری اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
205	كَلالَه	وہ شخص جس کے مرنے کے وقت کوئی اولاد نہ ہو اور ماں باپ بھی نہ ہوں۔ (ماخوذ از تفسیر نعیمی، ج۶، ص۱۵۲)
206	كِنايه	ایسا کلام جس کا مرادی معنی چاہے حقیقی ہو یا مجازی ظاہر نہ ہوا گرچہ لغوی معنی ظاہر ہو۔ (التعریفات، ص ۱۳۱)

گ

207	گواهی	شہادت کو گواہی بھی کہتے ہیں۔

ل

208	لَحن	اصطلاح قرّاء میں لحن سے مراد تجوید کے خلاف پڑھنا ہے۔ (نصاب التجوید، ص۶۴)
209	لُقطَه	اُس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۴۷۳)
210	لَقيط	لقیط اُس بچے کو کہتے ہیں جس کو اُس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو۔ (بہارِ شریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۴۶۷)

م

211	مالِ مُتقَوَّم	وہ مال جو جمع کیا جا سکتا ہو اور شرعاً اس سے نفع اٹھانا مباح ہو۔ (ردالمحتار، ج۷، ص۸)
212	مباح	اصطلاحِ شرع میں مباح اس کو کہتے ہیں جس کے کرنے اور چھوڑنے دونوں کی اجازت ہو۔ (بہارِ شریعت، ج۳، حصہ۱۶، ص۳۵۸ و ج۱، حصہ۲، ص۲۸۳)

www.dawateislami.net

213	مَبِیعُ	فروخت شدہ چیز، وہ چیز جو بیچی جا رہی ہو۔
214	مُتَرَدِّيَه	وہ جانور جو کنویں میں یا پہاڑ سے گر کر مرا ہو۔ (ردالمحتار، ج١٠، ص٦٧)
215	مُتَلاحِمَه	وہ زخم جس میں سر کا گوشت بھی پھٹ جائے۔ (بہار شریعت، ج٣، حصہ١٨، ص٨٤٢)
216	مُثَلَّث	انگور کا شیرہ جو اس قدر پکایا جائے کہ دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ (الدرالمختار، ج١٠، ص٤٠)
217	مِثلی	ہر وہ چیز جس کی مثل بازار میں قابل شمار تفاوت کے بغیر پائی جائے۔ (الدرالمختار، ج٩، ص٣١٠)
218	مجنون	جس کی عقل زائل ہو گئی ہو بلا وجہ لوگوں کو مارے گالیاں دے شریعت نے اس میں کوئی اپنی اصطلاح جدید مقرر نہیں فرمائی (مجنوں) وہی ہے جسے فارسی میں دیوانہ، اردو میں پاگل کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج١٩، ص٦٣٥) و (ردالمحتار، ج٤، ٤٣٧)
219	مَحْجُوب	ایسا وارث جس کا حصہ کسی دوسرے وارث کی موجودگی کی وجہ سے کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے تو اسے محجوب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج٣، حصہ٢٠، ص١١٣٢)
220	مُحرِم	وہ شخص جس نے حج یا عمرے کی نیت سے احرام باندھا ہو۔
221	مَحرَم	وہ رشتہ دار جس سے قرابت، رضاعت، یا سسرالی رشتہ کی وجہ سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہو۔ (الموسوعة الفقهية، ج٣٦، ص٢٠٠)
222	محروم	اس سے مراد وہ وارث ہے جو میراث سے کسی سبب کی وجہ سے شرعاً محروم ہو جاتا ہے مثلاً غلام ہونے کی وجہ سے یا مورث کا قاتل ہونے کی وجہ سے۔ (بہار شریعت، ج٣، حصہ٢٠، ص١١١٢)
223	مَخرَج	اصطلاح فرائض میں مخرج سے مراد وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جس میں سے تمام ورثہ کو بلا کسر ان کے حصے تقسیم کیے جا سکیں۔ (بہار شریت، ج٣، حصہ٢٠، ص١١٣٥)
224	مُدبَّر	وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ (مالک) نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (بہار شریعت، ج٢، حصہ٩، ص٢٩٠)
225	مدبَّرہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے یہ کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج٢، حصہ٩، ص٢٩٠)

www.dawateislami.net

226	مُدَّعِی	دعوی کرنے والا۔
227	مُدَّعیٰ علیه	جس پر دعوی کیا جائے۔
228	مدیون	جس کے ذمے کسی کا واجب الاداحق (دَین) ہو، مقروض۔
229	مُرابَحه	کوئی چیز خریدی اور اس پر کچھ اخراجات کیے پھر قیمت اور اخراجات کو ظاہر کر کے اس پر نفع کی ایک مقدار بڑھا کر اس کو فروخت کر دینا اسے مرابحہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۲، حصہ۱۱، ص۷۳۹)
230	مُراهِق	وہ لڑکا کہ ہنوز بالغ نہ ہوا، مگر اس کے ہم عمر بالغ ہوگئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۷، ص۲۵)
231	مُرتد	وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال بھی ایسے ہیں جن کے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا، (نعوذ باللہ)۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۹، ص۴۵۵)
232	مُرتهِن	جس شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے وہ مرتہن کہلاتا ہے۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۶۹۶)
233	مَرَضُ الْموت	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک واندیشۂ موت قوت وغلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبۂ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۲۵، ص۴۵۷)
234	مرهون	اس چیز کو کہتے ہیں جو گروی رکھی گئی۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۷، ص۶۹۶)
235	مُزارَعت	کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۸۷)
236	مُسابَقت	چند شخص آپس میں یہ طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت، ج۳ حصہ۱۶، ص۶۰۷)

www.dawateislami.net

237	مُسَاقَاة	باغ یا درخت کسی کو اس لیے دینا کہ اس کی خدمت کرے اور جو کچھ اس سے پیداوار ہو گی اس کا ایک حصہ کام کرنے والے کو اور ایک حصہ مالک کو دیا جائے گا اس کا دوسرا نام معاملہ بھی ہے۔ (بہار شریعت، ج ۳ حصہ ۱۵، ص ۳۰۲)
238	مُستَاْجِر	کرایہ دار کو مستاجر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۴، ص ۱۰۷)
239	مُستَاْمِن	وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں (جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو) امان لیکر گیا یعنی حربی دار الاسلام میں یا مسلمان دار الکفر میں امان لیکر گیا تو مستامن ہے۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۹، ص ۴۴۳)
240	مُستَعار	(عاریت دی ہوئی) چیز کو مستعار کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج ۳ حصہ ۱۴، ص ۵۴)
241	مُستَعِیر	جس کو چیز دی گئی وہ مستعیر ہے۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۴، ص ۵۴)
242	مَستُور الْحال	وہ شخص جس کی عدالت اور فسق (یعنی نیک بد ہونا) لوگوں پر ظاہر نہ ہو۔ (التعریفات، ص ۱٤۸)
243	مِسکِین	وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۵، ص ۹۲۴)
244	مُسلَم اِلَیه	بیع سلم میں چیز بیچنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ من الدرالمختار، ج ۷، ص ٤۷۹)
245	مُسلَم فیه	جس چیز پر عقد سلم ہوا اس کو مسلم فیہ کہتے ہیں، مبیع۔ (ماخوذ من الدرالمختار، ج ۷، ص ٤۷۹)
246	مُشاع	اس چیز کو کہتے ہیں جس کے ایک جزو غیر معین کا یہ مالک ہو اور دوسرا بھی اس میں شریک ہو اور دونوں کے حصوں میں امتیاز نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۱۰، ص ۵۳۸)
247	مُشتَرِی	خریدار کو مشتری کہتے ہیں۔
248	مُشتَهاة	قابل شہوت لڑکی جو نو برس سے کم عمر کی نہ ہو۔ (بہار شریعت، ج ۲، حصہ ۷، ص ۲۴)
249	مُضارِب	مضاربت میں کام کرنے والا۔
250	مُضارَبت	یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۴، ص ۱)

www.dawateislami.net

251	مضاربَت مُطلَقه	ایسی مضاربت جس میں زمان ومکان اور قسمِ تجارت کی تعیین نہیں ہوتی۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۶)
252	مُطلَّقه رَجْعِيه	وہ عورت جسے رجعی طلاق دی گئی ہو۔
253	مَعتوه	(بوہرہ، بوہرا) جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل (یعنی ہوش وحواس میں خرابی) ہو کبھی عاقلوں کی سی بات کرے کبھی پاگلوں کی (سی) مگر مجنوں کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا گالیاں دیتا اینٹیں پھینکتا نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، ج۲، ص۵۲۹) و(ردالمحتار، ج٤، ص٤٣٨)
254	مُعِير	جس کی چیز ہے اسے معیر کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۵۴)
255	مَغصوب	جس چیز پر ناجائز قبضہ ہوا۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۰۹)
256	مَغصوب منه	(غصب شدہ چیز کا) مالک۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۵، ص۲۰۹)
257	مَفقُودُ الْخَبَر	وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۴۸۵)
258	مُفلِس	مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع (سامان وغیرہ)۔ (بہار شریعت، ج۳، حصہ۱۶، ص۵۴۴)
259	مکروه تحريمى	جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے۔ (رکن دین، ص۴، و بہار شریعت ج۱، حصہ۲، ص۲۸۳)
260	مکروه تنزيهى	وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر اس عمل پر شریعت کی طرف سے عذاب کی وعید نہ ہو، یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج۱، حصہ۲، ص۲۸۴)
261	مُكرِه	مجبور کرنے والا۔
262	مُكرَه	جسے مجبور کیا جائے۔
263	مَكْفُوْل بِهٖ	جس چیز کی کفالت کی، وہ مکفول بہ ہے۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
264	مكفول عَنْهُ	جس پر مطالبہ ہے (یعنی مقروض) وہ اصیل ومکفول عنہ ہے۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)
265	مكفول لَهٗ	جس کا مطالبہ ہے اس کو طالب ومکفول لہ (دائن) کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، ج۲، حصہ۱۲، ص۸۳۶)

www.dawateislami.net

266	مَکِیل	ناپ سے بکنے والی اشیاء۔
267	مُلْتَقِط	گری پڑی چیز یا لقیط کے اُٹھانے والے کو ملتقط کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۱۰،ص۴۶۹)
268	مُنَاسَخَہ	علمِ فرائض کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ میت کے ترکہ کی تقسیم سے قبل ہی اگر کسی وارث کا انتقال ہوجائے تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کی طرف منتقل کردیا جائے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۲۰،ص۱۱۵۷)
269	مندوب	ایسا فعل جس کا کرنا باعث ثواب ہو اور ترک کرنا (یعنی چھوڑنا) اساءت (برا) نہ ہو۔ (ردالمحتار،ج۱،ص۲۳۰)
270	مُنَقِّلَہ	وہ زخم جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ کر ہٹ جائے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۸،ص۸۴۲)
271	مَنِیْحَہ	اُس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لیے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اُس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کردے۔ (بہارشریعت، ج ۳ حصہ۱۵،ص۳۳۰)
272	مَوات	وہ زمین جو آبادی سے فاصلہ پر ہو، نہ کسی کی ملک ہو اور نہ کسی کی حق خاص ہو۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۷،ص۶۶۴)
273	موجِر	آجر کو موجر بھی کہتے ہیں۔
274	مودِع	جس شخص نے حفاظت کے لئے کوئی چیز کسی کے پاس رکھ دی جس کی چیز ہے اسے مُودِع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۴،ص۳۱)
275	مودَع	جس کی حفاظت میں (ودیعت شدہ چیز) دی گئی اسے مودَع کہتے ہیں۔ (بہارشریعت،ج۳ حصہ۱۴،ص۳۱)
276	موزون	وزن سے بکنے والی اشیاء۔
277	مُوصِی	وصیت کرنے والا یعنی جو کسی شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۹،ص۶۹۳)
278	موصٰی بِہٖ	جس چیز کی وصیّت کی جائے وہ موصٰی بہ کہلاتی ہے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۹،ص۶۹۳)
279	موصٰی لَہٗ	جس کے لئے مال وغیرہ دینے کی وصیت کی جائے اُس کو موصٰی لہ کہتے ہیں۔
280	مُوضِحہ	وہ زخم جس میں سر کی ہڈی نظر آجائے۔ (بہارشریعت،ج۳،حصہ۱۸،ص۸۴۲)
281	مَوْقُوْذَہ	وہ جانور جو چوٹ کھانے سے مرا ہو۔ (ردالمحتار،ج۱۰،ص۶۷)

www.dawateislami.net

282	مُؤَکِّل	وکیل کرنے والا۔
283	مَولٰی الْموالاۃ	ایک شخص عاقل بالغ کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اس نومسلم نے اُس سے یا کسی دوسرے سے موالاۃ کی یعنی یہ کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو میرا وارث تُو ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینی ہوگی اُس نے قبول کرلیا یہ موالاۃ صحیح ہے اسکا نام مولَی الموالاۃ ہے۔(بہارشریعت، ج۳،حصہ۱۴،ص۴۸۵)
284	مولَی الْعِتاقہ	اسے عصبہ سببی بھی کہتے ہیں۔
285	مَوھُوب	وہ چیز جو ہبہ (تحفہ) میں دی جائے۔ (بہارشریعت، ج۳،حصہ۱۴،ص۶۸)
286	موھوب لَہٗ	جس کو ہبہ دیا جائے اسے موہوب لہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳،حصہ۱۴،ص۶۸)

287	نَجَش	کوئی شخص مبیع (بیچی جانے والی چیز) کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خریدلے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دیناہے۔ (بہارشریعت، ج۲،حصہ۱۱،ص۷۲۳)
288	نَحْر	(اونٹ کے) حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر (داخل کر کے) رگیں کاٹ دینا۔ (بہارشریعت، ج۳،حصہ۱۵،ص۳۱۲)
289	نذر	نذر اصطلاح شرع میں وہ عبادت مقصودہ ہے جو جنس واجب سے ہو اور وہ خود بندہ پر واجب نہ ہو، مگر بندہ نے اپنے قول سے اسے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہو مثلاً یہ کہا کہ میرا یہ کام ہوجائے تو دس رکعت نفل ادا کروں گا اسے نذر شرعی کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی امجدیہ، حصہ۲،ص۳۱۲)
290	نذرِعرفی	اولیاء اللّٰہ کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اسے نذرِ (عرفی اور) لغوی کہتے ہیں اس کا معنی نذرانہ ہے جیسے کوئی شاگرد اپنے استاد سے کہے کہ یہ آپ کی نذر ہے یہ بالکل جائز ہے یہ بندوں کی ہوسکتی ہے مگر اس کا پورا کرنا شرعاً واجب نہیں مثلاً گیارہویں شریف کی نذر اور فاتحہ بزرگان دین وغیرہ۔ (ماخوذ از جاء الحق، ص۳۱۴)
291	نذر لغوی	نذر عرفی کو نذر لغوی بھی کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

292	نسبتِ تبایُن	اگر دو مختلف عدد اس قسم کے ہوں کہ نہ تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو کاٹیں (تقسیم کریں) اور نہ ہی کوئی تیسرا ان کو کاٹے تو ان میں نسبت تباین ہے جیسے ۹ اور ۱۰۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۴۰)
293	نسبتِ تداخُل	دو مختلف عددوں میں چھوٹا عدد اگر بڑے کو کاٹ دے یعنی بڑا چھوٹے پر پورا پورا تقسیم ہو جائے تو ان دونوں میں نسبت تداخل ہے جیسے ۱۶، اور ۴۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۴۰)
294	نسبتِ تماثُل	اگر دو عدد آپس میں برابر ہیں تو ان میں نسبتِ تماثل ہے جیسے ۴=۴۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۴۰)
295	نسبتِ توافُق	دو مختلف عددوں میں سے اگر چھوٹا بڑے کو نہ کاٹے بلکہ ایک تیسرا عدد دونوں کو کاٹے تو ان دونوں میں نسبت توافق ہوگی جیسے ۸، اور ۲۰ کہ انہیں ۴ کاٹتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۲۰، ص۱۱۴۰)
296	نَطِیْحَہ	وہ جانور جو کسی جانور کے سینگ مارنے کی وجہ سے مر گیا ہو۔ (ردالمحتار، ج۱۰، ص۶۷)
297	نِفاس	وہ خون جو بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۱، حصہ۲، ص۳۷۱)
298	نَفقَہ	نفقہ سے مراد کھانا، کپڑا اور رہنے کا مکان ہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۶۰)

و

299	ودیعت	جو مال کسی کے پاس حفاظت کے لیے رکھا جائے اس مال کو "ودیعت" اور "امانت" کہتے ہیں۔ (ماخوذ از حاشیہ بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۳۱)
300	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۹۳)
301	وصِیَّت	بطورِ احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنا دینا۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۶)
302	وصیّت واجِبہ	زکوٰۃ کی وصیّت اور کفارات واجبہ کی وصیّت اور صدقہ، صیام وصلوٰۃ کی وصیّت کو وصیت واجبہ کہتے ہیں۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۷)

www.dawateislami.net

نمبر	اصطلاح	تعریف
303	وصیّت مَکْروهَه	جیسے اہل فسق ومعصیت کے لیے وصیت جب یہ گمان غالب ہو کہ وہ مالِ وصیّت گناہ میں صرف کریں گے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۷)
304	وصیّت مباحه	جیسے اغنیاء یعنی مالداروں کے لیے وصیّت کرنا۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۷)
305	وصیّت مُسْتَحَبَّه	وصیت واجبہ، مکروہہ اور مباحہ کے علاوہ کوئی اور وصیّت کرنا وصیّت مستحبہ کہلاتا ہے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۹، ص۹۳۷)
306	وَطی بالشبهه	شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت سے وطی حلال نہ ہو مگر اسے کسی وجہ سے حلال سمجھ کر وطی کرنا جیسے عورت طلاق مغلظہ کی عدت میں ہو اور حلال سمجھ کر اس سے وطی کرلے یہ وطی بالشبہہ ہے۔ (ماخوذ از بہارشریعت، ج۲، حصہ۸، ص۲۳۷)
307	وَقْف	کسی شے (چیز) کو اپنی ملک سے خارج کر کے خالص اللہ عزوجل کی مِلک کر دینا اس طرح کہ اُس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۱۰، ص۵۲۳)
308	ولی	ولی وہ ہے جس کا حکم دوسرے پر چلتا ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہارشریعت، ج۲، حصہ۷، ص۴۲)

ہ

نمبر	اصطلاح	تعریف
309	هاشِمه	وہ زخم جس میں سر کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۸، ص۸۴۲)
310	هِبَّه	تحفہ دینا، کسی شخص کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (بہارشریعت، ج۳، حصہ۱۴، ص۶۴)

ی

نمبر	اصطلاح	تعریف
311	يَمين	قسم، ایسا عقد جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔ (الدر المختار، ج٥، ص٤٨٨)

www.dawateislami.net

الف

1	اَبری	کتاب کی جلد پر چڑھانے کا رنگین منقش کاغذ۔
2	اَچکن	ایک قسم کا مردانہ لباس، شیروانی۔
3	اَروی	ایک قسم کی ترکاری۔
4	اَسوج	بکرمی سال کا مہینہ جو 15 ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہوتا ہے۔
5	اَفْیُون	افیم، ایک نشہ آور چیز جو پوست کے رس کو منجمد کرکے بنائی جاتی ہے، خشخاش کے ڈوڈے کا جما ہوا رس۔
6	اَلسی	چھوٹی چھوٹی نازک پتیوں والا ایک پودا اور اس کے بیج جن سے تیل نکالا جاتا ہے۔
7	امرتی	ایک مٹھائی جو ماش کے آٹے کی بنائی جاتی ہے اور شکل میں جلیبی کی طرح ہوتی ہے۔
8	اندرائن	خربوزے کی شکل کا ایک پھل جو دیکھنے میں خوبصورت اور ذائقے میں بہت کڑوا ہوتا ہے۔
9	انگرکھا	ایک قسم کا لمبا مردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن۔
10	ایلوا	ایک درخت کا جما ہوا انتہائی کڑوا نچوڑ، مصَبَّر
11	ایلیاء	بیت المقدس۔

آ

12	آبنوس	ایک درخت کا نام جس کی لکڑی سخت، وزنی اور سیاہ ہوتی ہے۔
13	آتش کدہ	مجوسیوں کا عبادت خانہ جس میں وہ آگ کو پوجتے ہیں۔
14	آرسی	ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں اس میں نگینے کے بجائے شیشہ جڑا ہوتا ہے۔
15	آریا	ایک قدیم قوم جس کی نسل کے لوگ پاک و ہند، ایران اور یورپ میں آباد ہیں، ہندوؤں کا ایک مذہبی فرقہ۔
16	آکلہ	ایک قسم کی بیماری جو متاثرہ عضو (جسم کے حصے) کو کھاتی اور گلاتی ہے۔

ب

17	بافتہ	ایک قسم کا ریشمی کپڑا جس کا شمار اعلیٰ درجے کے کپڑوں میں ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

18	بِجُّو	بلی سے ذرا چھوٹا مردار کھانے والا ایک جانور جو عموماً قبرستانوں میں رہتا ہے۔
19	برج اسد	آسمانی دائرے کے بارہ حصوں میں سے وہ حصہ جس میں چند ستارے مل کر شیر کی شکل میں رہتے ہیں۔
20	بَرچھی	چھوٹا نیزہ۔
21	برص	ایک مرض کا نام جس میں فسادِ خون کی وجہ سے جسم پر سفید دھبے پڑ جاتے ہیں۔
22	بریلی	انڈیا کے صوبے اتر پردیش میں ایک ضلع کا صدر مقام ہے۔
23	بطحان	مدینہ منورہ کی ایک وادی۔
24	بلخ	خراسان کا ایک مشہور شہر۔
25	بُہری	ایک شکاری پرندہ۔
26	بید	ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں، اس کی لکڑی سے ٹوکریاں اور فرنیچر بنایا جاتا ہے
27	بیسن	چنے کا آٹا۔
28	بیل گاڑی	وہ گاڑی جس کے آگے بیل جوتے جاتے ہیں۔
29	بیلا	ایک قسم کا سفید خوشبودار پھول جو چنبیلی کے پھول سے بڑا اور موتیا کے پھول سے ملتا جلتا ہوتا ہے نیز اس کا پودا۔

بھ

30	بھاگلپور	ہندوستان (انڈیا) میں ایک علاقے کا نام ہے۔
31	بھنگ	ایک قسم کا نشہ آور پتوں والا پودا، نیز اس کے پتوں کو گھوٹ کر تیار کیا ہوا نشہ آور مشروب۔
32	بھینسا	بھینس کا نر۔

پ

33	پَچِّیسی	چوسر کے ایک کھیل کا نام جو پانسوں کی جگہ سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے۔
34	پرتلا	وہ پٹی یا چوڑا تسمہ جس میں تلوار لٹکی رہتی ہے۔
35	پن چکی	پانی سے چلنے والی چکی جو آٹا وغیرہ پیستی ہے۔
36	پوت	شیشے کا سوراخ دار چھوٹا دانہ جو موتی کی مانند ہوتا ہے۔
37	پوستین	کھال کا کوٹ، چمڑے کا چُغہ۔

www.dawateislami.net

پھ

38	پھندنا	تاگے یا ریشم کا پھول یا گچھا جو تسبیح، ٹوپی، کپڑے وغیرہ میں زینت کے لئے لگایا جاتا ہے، جھالر۔

ت

39	تانگہ، تانگا	گھوڑا گاڑی جس میں آگے پیچھے چھ سواریاں بیٹھ سکتی ہیں۔
40	تپِ دِق	ایک بیماری جو بدن میں سرایت کر کے بدن کی رطوبت کو سکھا دیتی ہے۔
41	تکلا	چرخے کی وہ آہنی سلاخ جس پر کاتتے وقت کُکڑی (کچے سُوت کی لچھی) بنتی جاتی ہے۔
42	تُونْبَا	اندر سے خالی اور خشک کیا ہوا کدو۔

تھ

43	تُھنیاں	تھونیاں، وہ لکڑی جو چھپر کے نیچے سہارا دینے کے لیے لگاتے ہیں۔

ٹ

44	ٹٹو	چھوٹے قد کا گھوڑا۔
45	ٹٹیاں	ٹٹی کی جمع، بانس یا سرکنڈوں کا بنا ہوا چھپر جو دروازوں یا کھڑکیوں پر لگاتے ہیں۔
46	ٹسر	ایک قسم کا ادنی درجے کا ریشم۔
47	ٹسری	ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔

ج

48	جب الحزن	یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے۔
49	جذام	کوڑھ، فسادِ خون کی ایک موذی بیماری۔
50	جرّاح	سرجن، زخموں کا Operation کرنے والا، زخم وغیرہ کا علاج کرنے والا۔
51	جَسْت	ایک مرکب دھات جو تانبے اور سیسے کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔
52	جواسا	ایک خاردار خودرو (خوداُگا ہوا) پودا جو خشک اور ریتلی زمین میں ہوتا ہے۔ لوگ موسم گرما میں لُو سے بچنے کے لیے اس کے سائبان، ٹٹیاں بناتے ہیں۔

www.dawateislami.net

53	جَوْزُ الطِّیب	ایک قسم کا خوشبودار پھل۔
54	جوہی	چنبیلی جیسے خوشبودار پھول جو اُس سے ذرا چھوٹے ہوتے ہیں نیز ان کا پودا۔
55	جَیْحُوْن	ایران میں ایک دریا کا نام جو ماوراء النہر اور خراسان کے درمیان اور بلخ کے نزدیک ہے، دریائے آمو۔

چ

56	چانڈو	افیون کا ایک نشہ جس میں افیون کو پانی میں پکا کر حقے کی طرح پیا جاتا ہے۔
57	چَرس	ایک نشہ جو بھنگ کے پتوں سے تیار کیا جاتا ہے اسے تمباکو کی طرح پیتے ہیں۔
58	چرسا	کنویں سے پانی نکالنے کا چمڑے کا بڑا ڈول۔
59	چقندر	ایک ترکاری جو شلجم سے مشابہ اور نہایت سرخ ہوتی ہے۔
60	چکن	وہ کپڑا جس پر کشیدہ کاری کے ساتھ بیل بوٹے کاڑھے ہوتے ہیں۔
61	چمیلی، چنبیلی	چنبیلی کا پودا، ایک مشہور خوشبودار پھول جو سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے
62	چوسر	ایک قسم کا کھیل جس کی بساط سولی کی طرح ہوتی ہے، اس کے ہر حصے میں مربع شکل کے ۲۴ خانے بنے ہوتے ہیں اور اس کا درمیانی حصہ ملا کر ۲۵ ہوجاتے ہیں، پچیسی۔ بساط سے مراد کپڑا یا تختہ ہے۔
63	چیناسلک	چین کا بنا ہوا ریشمی کپڑا۔

ح

64	حبرہ	ایک قسم کی دھاری دار یمنی چادر۔
65	حَضَرَمَوْت	ملکِ یمن میں ایک علاقے کا نام ہے۔
66	حفیا	یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔
67	حلقوم	وہ نلی جس میں سے سانس آتی جاتی ہے۔

www.dawateislami.net

خ

68	خس	ایک قسم کی خوشبودار گھاس کی جڑ جو گرمی کے موسم میں ٹٹیاں بنانے کے کام آتی ہے۔
69	خَلوق	ایک خوشبو جو عنبر، مشک اور کافور کی آمیزش (ملاوٹ) سے بنتی ہے۔

د

70	دَجلہ	عراق میں ایک دریا کا نام جو بغداد کے قریب ہے۔
71	دُریا	کانوں کی لو میں پہننے کا چھوٹا سا زیور جس میں عام طور پر صرف ایک موتی ہوتی ہے۔
72	دُمچی	وہ تسمہ جو زین کے پچھلے حصے سے جڑا ہوتا ہے، دُم کے نیچے سے گزرتا اور زین کو آگے کی طرف جانے سے روکتا ہے۔
73	دوتارا	ایک قسم کی چھوٹی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں۔

ر

74	رام بانس	ایک قیمتی کپڑا۔
75	رَامپور	یہ مسلمانوں کی ایک قدیم ریاست تھی جسے انگریزوں کی حکومت کے بعد انڈیا کے صوبے اتر پردیش میں ضم (شامل) کر دیا گیا جو بریلی سے مغرب کی سمت واقع ہے۔
76	رہٹ	وہ چرخ جس کے ذریعے کنویں سے پانی نکالتے ہیں۔

ز

77	زبرجد	ایک سبز رنگ کا زردی مائل قیمتی پتھر، زُمُرُّد کی ایک قسم۔
78	زرہ	فولاد کا جالی دار لباس جو جنگ کے دوران پہنتے تھے۔
79	زعفران	ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول، ایک پودا جس کے پھول زرد اور جڑ پیاز کی مانند ہوتی ہے۔
80	زُمُرُّد	سبز رنگ کا قیمتی پتھر جو زیورات میں استعمال ہوتا ہے۔
81	زنبیل	کھجوروں کے پتوں سے بنی ٹوکری۔

www.dawateislami.net

س

82	سارنگی	ایک قسم کا ساز جس میں تار لگے ہوتے ہیں اسے چھاتی سے لگا کر گز سے بجایا جاتا ہے۔
83	سانچا	اینٹیں بنانے کا آلہ، قالب۔
84	سانڈ	بیل یا گھوڑا جسے نسل کی افزائش کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔
85	سائبان	بارش اور دھوپ سے بچانے کے لئے آہنی چادروں کا چھجہ، چھپر۔
86	سِتار	ایک قسم کا ساز جسے گز سے بجایا جاتا ہے اس میں پہلے تین تار ہوتے تھے اب پانچ سے سات تک ہوتے ہیں۔
87	سقہ	پانی بھر کر لانے کا کام کرنے والا۔
88	سلع	مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے۔
89	سلیم شاہی	ایک قسم کی نازک خوبصورت انی دار جوتیاں جو دلی میں بنائی جاتی تھیں۔
90	سمُّور	ایک نہایت نرم اور باریک پشم (بالوں) والا برفانی جانور، نیز اس کی کھال۔
91	سَن	ایک مشہور پودا جس کے ریشوں سے رسی اور بوریاں وغیرہ بناتے ہیں۔
92	سَنجاب	ترکستان کا ایک جانور جو چوہے سے بڑا ہوتا ہے جس کی ملائم پشم دار کھال سے پوستین بناتے ہیں۔
93	سَنکھ	ایک قسم کا باجا جو قدیم زمانے سے مندروں میں پوجا پاٹ کے وقت یا اس کے اعلان کے لئے بجایا جاتا ہے۔
94	سویا	ایک خوشبودار ساگ۔
95	سَیحُوْن	وسطی ایشیا کا ایک بڑا دریا۔
96	سینٹھا	نرکل (ایک قسم کی گھاس) جس سے قلم وغیرہ بناتے ہیں، سرکنڈا۔

ش

97	شام	لکڑی یا چھڑی وغیرہ کے سروں پر چڑھایا جانے والا کسی دھات کا چھلے کی طرح کا خول۔

www.dawateislami.net

98	شاہجہانپور	ہندوستان (انڈیا) میں ایک علاقے کا نام ہے۔
99	شطرنج	ایک قسم کا کھیل جو ۶۴ چکور خانوں کی بساط پر دو رنگ کے ۳۲ مہروں (گوٹوں) سے کھیلا جاتا ہے۔
100	شفتالو	ایک قسم کا بڑا آڑو جسے چکیا آڑو بھی کہتے ہیں۔
101	شکرا	ایک شکاری پرندہ۔

ص

102	صدری	واسکٹ۔
103	صلیب	عیسائیوں کا ایک مقدس نشان جو کراس (+) کی شکل کا ہوتا ہے۔

ط

104	طاعون	ایک مہلک اور متعدی وبائی بیماری جس میں چھاتی، بغل یا خصیے کے نیچے گلٹیاں (رسولیاں) نکلتی ہیں اور تیز بخار ہوتا ہے۔
105	طنبورہ	ستار کی طرح کا ایک ساز جس میں تین یا چار تار لگے ہوتے ہیں۔

ع

106	عَرْج	ایک گاؤں کا نام جو مدینہ سے کئی منزل کے فاصلے پر ہے۔
107	عقرب	آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج کا نام، آٹھواں بُرج۔
108	عقیق	ایک سرخ رنگ کا قیمتی پتھر یہ سیاہ، زرد، نیلا اور سفید بھی ہوتا ہے۔
109	عقیق	ایک مشہور وادی جو مدینہ منورہ کے عین مغرب کی جانب واقع ہے۔
110	علَم	شہدائے کربلا کے نام کا جھنڈا جس پر پنجے کی شکل بنی ہوتی ہے۔
111	علوی	حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا کے بطن مبارک سے نہ ہو۔

www.dawateislami.net

غ

112	غابہ	مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

ف

113	فالج	ایک بیماری جو جسم کے جس حصے کو لگ جائے اسے بیکار کر دیتی ہے۔
114	فُرات	عراق میں ایک دریا ہے جو کوفے کے قریب بہتا ہے اسی کے کنارے کربلا واقع ہے۔
115	فیروزہ	ایک مشہور قیمتی پتھر جو سبز، آسمانی ،نیلگوں رنگ کا ہوتا ہے۔

ق

116	قلعی	سفید رنگ کی ملائم دھات جو چاندی سے مشابہت رکھتی ہے۔
117	قندیل	ایک قسم کا فانوس جس میں چراغ جلا کر لٹکاتے ہیں۔

ک

118	کَتم	ایک قسم کی گھاس جس کو مہندی میں ملا کر وسمہ اوراس کی جڑ پکا کر سیاہ روشنائی بناتے ہیں۔
119	کُسُم	ایک پھول جس کو بھگونے سے گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
120	کِلّی	چچڑی، چھوٹا سا خون پینے والا ایک کیڑا جو عموماً کتے بکری وغیرہ کی کھال سے چپٹا رہتا ہے۔
121	کمخواب	ایک قسم کا قیمتی ریشمی کپڑا۔
122	کنڈیا	پھل وغیرہ رکھنے کی ٹوکری۔
123	کنوتی	گھوڑے اور ہرن وغیرہ کے کان۔
124	کوبہ	ایک قسم کا مشہور باجا۔
125	کولو	تیل یا رس بیلنے (نکالنے) کا آلہ۔

www.dawateislami.net

126	کونڈا	مٹی وغیرہ کا بنا ہوا ایک برتن جو تھال نما ہوتا ہے، مٹی کی پرات۔

کھ

127	کَھپَچّی	بانس کا چِرا ہوا ٹکڑا۔
128	کھپَریل	مٹی کے ٹھیکروں سے بنی ہوئی چھت۔

گ

129	گانجا	بھنگ کی قسم کا ایک پودا جس کے پتے اور بیج نشہ آور ہوتے ہیں، چلم میں رکھ کر پیئے جاتے ہیں۔
130	گچ	چونا یا سیمنٹ کا مَسالا جو اینٹوں کو جوڑنے یا پلستر کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔
131	گرجا	عیسائیوں کا عبادت خانہ۔
132	گزی	ایک ادنیٰ (گھٹیا) قسم کا سوتی دیسی کپڑا۔
133	گَنْجِفَہ	ایک کھیل کا نام جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے، اس میں 96 پتے اور آٹھ رنگ ہوتے ہیں اور تین کھلاڑی کھیلتے ہیں، اس کا پتا گول گتے کی شکل کا ہوتا ہے۔
134	گنگا	ہندوستان (انڈیا) کا ایک مشہور دریا۔
135	گورخر	جنگلی گدھا جو عام گدھے سے بڑا اور گھوڑے سے چھوٹا ہوتا ہے۔
136	گوٹا	سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنا ہوا فیتا یا زری کی تیار کی ہوئی گوٹ، یا کناری جو عموماً عورتوں کے لباس پر زینت کے لیے ٹانکی جاتی ہے۔
137	گوہ	چھپکلی کی شکل کا ایک رینگنے والا جانور جو اس سے بہت بڑا ہوتا ہے اس کی دو زبانیں ہوتی ہیں۔

گھ

138	گھاگرا	ہندوستان (انڈیا) کا ایک دریا۔
139	گھنٹہ	کسی دھات کا بنا ہوا توا جسے موگری (لکڑی کی ہتھوڑی) سے بجاتے ہیں، بڑی گھنٹی۔

www.dawateislami.net

140	گھونس	چوہے کی طرح کا ایک جانور جو چوہے سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔
141	گھنگھرو	ایک قسم کا بجنے والا زیور۔
142	گھینسا	پتلا لمبا زمینی کیڑا۔

ل

143	لٹھا	ایک قسم کا سوتی کپڑا عموماً اس سے مردے کو کفن دیا جاتا ہے۔
144	لچکا	زری کی تیار کی ہوئی گوٹ جو دو انگل سے چار انگل تک چوڑی ہوتی ہے۔
145	لئی	گھلا ہوا آٹا جو لیس دار ہوتا ہے اور کاغذ وغیرہ جوڑنے کے کام آتا ہے۔

م

146	مارکین	امریکہ کا بنا ہوا ایسا موٹا کپڑا جس کا عرض بڑا ہوتا ہے۔
147	مارواڑ	جودھ پور (بھارت کا ایک علاقہ)
148	مخمل	ایک نہایت نرم، ملائم، روئیں دار ریشمی کپڑا۔
149	مرّالظھران	مکۂ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔
150	مُرّی	یہ وہ نلی ہے جس سے کھانا پانی اُترتا ہے۔
151	ململ	ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔
152	موچنا	بال اُکھیڑنے کا آلہ، اوزار۔
153	مَہُوا	ایک درخت جس کے پتے سرخ، زردی مائل اور پھول خوشبودار کھانے میں لذیذ ہوتے ہیں اس کا پھل گول چھوہارے کی مانند ہوتا ہے اور اس کے پھولوں سے شراب بھی بناتے ہیں۔
154	مَہوکا	کوے سے ملتا جلتا کتھئی رنگ کا ایک پرندہ۔

www.dawateislami.net

ن

155	ناقوس	سنکھ (ایک قسم کا باجا) جو ہندو یا دوسرے غیر مسلم پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔
156	نرد	شطرنج کے کھیل کا پیادہ جو صرف آگے چلتا ہے پیچھے نہیں چلتا۔
157	نقیع	مدینہ منورہ سے دور ایک علاقہ۔
158	نوبت	نقارہ، ڈھول۔
159	نوروز، نَیروز	ایرانی شمسی سال کا پہلا دن، یہ ایرانیوں کی عید کا دن ہے۔
160	نہائی	سندان، لوہار جس پر لوہا کوٹتے ہیں۔
161	نِیل	مصر میں ایک دریا کا نام، اللہ تعالٰی نے فرعون اور اس کی قوم کو اسی دریا میں غرق کیا تھا۔
162	نیم	ایک چھتاور (گھنا) درخت جس کے پتے، چھال اور پھل بہت کڑوے ہوتے ہیں اور طبی خواص رکھتے ہیں۔

و

163	وَدَجَین	حلقوم اور مُری کے آس پاس کی دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے۔

ہ

164	ہارمونیم	ایک قسم کا صندوق نما انگریزی باجا۔

ی، ے

165	یاقوت	ایک قیمتی پتھر جو سرخ، نیلا، زرد یا سفید ہوتا ہے۔
166	یشب	ایک قیمتی پتھر کا نام جو مائل بہ سبزی ہوتا ہے۔
167	یکتارا	ایک قسم کا ساز جس میں ایک تار لگا ہوتا ہے۔
168	یکہ	ایک قسم کی گھوڑا گاڑی۔

www.dawateislami.net

الف

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِنبساط	خوشی، کشادگی	اندرون مدت	مدت کے اندر
اَقرِبا، اقارِب	قریبی رشتے دار	اِحتِمال	شک، شبہ
اِذْن	اجازت	اِعَانَت	مدد
اَجِیر	اجرت پر کام کرنے والا، ملازم، مزدور	اِضَافَت	نسبت
اَحْباب	دوست	اِسْتِیفَا	پورا کرنا، پورا ہونا
اِحْتِراز	بچنا، پرہیز کرنا	اَغْنِیا	امیر لوگ، مالدار لوگ
اُخْرَوی	آخرت سے متعلق	اِنْسِداد	روک تھام
اَمْر	بات، حکم، معاملہ	اِسْتِھْزا	مذاق اڑانا
اولیاء	شرعی یا قانونی سرپرست	اِختیارِ فسخ	کسی معاملے کو ختم کرنے کا اختیار
اَصْطَبل	گھوڑے باندھنے کی جگہ	اَدْنٰی درجہ	کم درجہ، گھٹیا
اِجْتِناب	کنارہ کشی کرنا، پرہیز کرنا	اِنْتِفَاع	نفع حاصل کرنا، فائدہ اٹھانا
اِبرا	بری کردینا، اپنا حق چھوڑ دینا	اَصَح	زیادہ صحیح
امتیاز	فرق، شناخت	اِسْقَاط	ساقط کرنا، ساقط ہونا، حق معاف کردینا
اِجْتِماع	اکٹھا ہونا، جمع ہونا	اَشْرَفی	سونے کا سکہ
اِشْتِغال	مشغول ہونا، مصروف ہونا	اِلْحاح	منت سماجت کرنا
امین	امانت دار	اَٹْکَل پچو	بے جانے بوجھے، اوٹ پٹانگ
اَبْر	بادل	اِشْھاد	گواہ بنانا
اِجابت	قبول کرنا، رفعِ حاجت	اِسْتِحْقاق	قانونی یا اخلاقی حق حاصل ہونا مستحق ہونا

www.dawateislami.net

اناڑی	ناتجربہ کار، ان جان، ناواقف	اُچکّا	اُچک لینے والا، چور
اِستِعداد	قابلیت، قدرتی صلاحیت	اِسرَاف	فضول خرچی
اَبرا، اَبرہ	دوہرے کپڑے کی اوپری تہ	اَستر	دوہرے کپڑے کی نچلی تہ
اِفراط وتفریط	کمی بیشی، غیر معتدل حالت	اُدھیڑنا	کھولنا
اَفلاس	تنگ دستی	اِختِراع	من گھڑت، نوایجاد
اِزَالہ	زائل کرنا، دور کرنا، مٹانا	اَورام	ورم کی جمع، سوجن
اَعرَج	لنگڑا	اَعمٰی	اندھا
اَعمَش	کمزور نگاہ والا، جس کی آنکھوں سے پانی بہتا ہو	اِکرام	عزت واحترام
اَحوَل	بھینگا، ٹیڑھی آنکھ والا	اَعاجم	عجمی لوگ، غیر عربی لوگ
اُلفت	محبت	اِستِغَاثہ	فریاد
اِبہام	پوشیدہ معنی، وضاحت نہ ہونا	اکھاڑا	کُشتی کا میدان
اِنہدام	گرانا، مسمار کرنا	اِزدِھام	ہجوم، بھیڑ
اَندَیشہ	گمان، شک، خطرہ	اَپاہَج	لولا لنگڑا، ہاتھ پاؤں سے معذور
اِیصا	وصیت کرنا	اَبعَد	زیادہ دور، بعید تر
اَقرَب	قریبی رشتہ دار	اَن گِنَت	بے شمار
اِرتِداد	مرتد ہونا، اسلام چھوڑ دینا	اَکہری	یکطرفہ
اِستِقراء	تلاش، جستجو، غور وفکر		

آ

آفت	مصیبت	آڑھتی	کمیشن لیکر مال بیچنے والا
آلام	الم کی جمع، رنج، غم، دکھ	آب پاشی	زمین کو پانی دینا، سیراب کرنا
آفتاب	سورج	آفتِ سماویہ	قدرتی آفت
آمِیزش	ملاوٹ	آبرو	عصمت، عزت

www.dawateislami.net

آثارِ رُجُولِیَّت	مرد ہونے کی نشانیاں	آسودہ	جس کی بھوک مٹ چکی ہو،سیر شدہ

ب

بلا ضرورت	بغیر کسی ضرورت کے	بَیع و شِراء	خرید وفروخت
بشرط العوض	عوض (بدلے) کی شرط کے ساتھ	بائِع	فروخت کرنے والا
بُلُوغ	بالغ ہونا	بدخُلق	بُرے اخلاق والا
بلاقَصد	ارادہ کے بغیر،بلاارادہ	بلا مُعاوَضہ	معاوضے کے بغیر،بلااجرت
بدونِ دعوی	دعوی کے بغیر	بیت مُعَیَّن	مخصوص کمرہ
بداَثرات	بُرے اثرات	بَدِیہِی بات	واضح بات
باعِثِ ذِلَّت	رسوائی کا سبب	بُھنائی	اناج بھوننے کی اجرت
بے وقعتی	بے قدری	باعِثِ نزاع	جھگڑے کا سبب
باربرداری	بوجھ اٹھا کرلے جانا،بوجھ اٹھانے کی اجرت	باھَم	آپس میں
بلامِیعاد	مدت کے بغیر،مدت مقرر نہ کرنا	بے جا	بے موقع،فضول،نامناسب
بَٹوارا	تقسیم	بَیباک	بے پرواہ،آوارہ،بے خوف،اوباش
بھونکنا	گھونپنا	بَناوٹ	کاریگری،ساخت
بَیباق	ادا کردینا،چکا دینا	بے محل	بے موقع
بقدرِ حاجت	ضرورت کے مطابق	بَخُور کرنا	دھونی لینا،خوشبودار چیزیں سلگانا
بھَیس	وضع قطع،طورطریقہ،روپ	بھَید	راز،پوشیدہ بات
باوُلا	پاگل	بے دَست وپا	ہاتھ پاؤں سے معذور
بَیش قیمت	مہنگا،قیمتی	بلا تَقدیم وتاخیر	آگے پیچھے کیے بغیر،مقدم ومؤخر کیے بغیر

پ

پَیشتر	پہلے	پَچھیت	مکان کی پچھلی دیوار
پَہلُوتہی	کِنارہ کَشی،احتراز	پَیڑ	درخت

www.dawateislami.net

پارسائی	پاکدامنی	پَچھاڑنا	زمین پر پٹخ دینا، زمین پر دے مارنا
پَلاؤ	پالا ہوا، گھریلو جانور		

ت

تردید	کسی بات کو رد کرنا	تَملِیک	مالک بنانا
تَبعاً	تابع ہوکر، ضمناً	تَلَف	ضائع
تَصرُّف	عمل دخل، استعمال کرنا، خرچ کرنا	تکْذِیب	جھٹلانا
تَصَدُّق	صدقہ دینا	تُرش روئی	بدمزاجی، چڑ چڑاپن
تَمامِیَّت	مکمل ہونا، تمام ہونا	تعمیم	عام کرنا، ہر ایک کو شامل کرنا، عام ہونا
تَبَرُّع	احسان، بخشش، اپنے طور پر کام کرنا	تصریح	واضح کرنا، صاف طور پر بیان کرنا
تُجَّار	تاجر لوگ	تَغَیُّر	تبدیلی
تَعَدِّی	زیادتی، بے جا تصرف	تَراضی	باہمی رضامندی
تَرَدُّد	شک وشبہ	تہائی	تیسرا حصہ
تَعَفُّن	بدبو	تسلیم	سپرد کرنا، حوالے کرنا
تَفاوُت	فرق	تَغْیِیر	بدل دینا
تَقَرُّب	نزدیکی، قرب، بذریعہ عبادت اللہ کا قرب ڈھونڈنا	تقسیم کُنِنْدگان	تقسیم کرنے والے
تسکین	اطمینان، تسلی	تَکَلُّفات	نمائش، ظاہر داری
ترکیب	مختلف اجزاء کو جوڑ کر ایک کردینا، تدبیر	تَشَبُّہ	یعنی مشابہت اختیار کرنا
تَحرِّی	غور وفکر	تھِرَکنا	اعضا کو حرکت دینا
تَغافُل	بے توجہی، بے پرواہی	تادِیب	ادب سکھانا، اخلاقی تربیت
تَمَکُّن	قدرت، قبضہ، ممکن ہونا	تام	مکمل

ٹ

ٹھگنا	دھوکے سے کچھ لے لینا، دھوکا دینا		

www.dawateislami.net

ثُلث	تیسرا حصہ	ثانی	دوسرا
ثبوتِ مِلک	ملکیت کا ثبوت	ثالث	پنچ، فیصلہ کرنے والا

ج

جَہالَت	بے علمی	جملہ مَصارِف	تمام اخراجات
جنس	قِسم	جَبْراً	زبردستی، مجبور کرکے
جاڑا	سردی	جائدادِ مبیعہ	بیچی ہوئی جائداد
جار	پڑوسی	جَسارَت	جراٗت
جَبْر	زبردستی	جَوْتنا	ہل چلانا، زمین کو کاشت کے قابل بنانا
جارِح	زخمی کرنے والا	جُزْدان	وہ بستہ جس میں قرآن مجید رکھتے ہیں
جُسْتُجو	تلاش	جِنْسِ ارض	زمین کی قسم
جھلی	باریک کھال		

چ

چلن	رائج، رواج	چاند ماری	نشانہ بازی
چِت	پیٹھ کے بل	چھلّا	دھات کا بنا ہوا حلقہ، ایک قسم کی انگھوٹی
چھاتی	پستان	چٹکائیے	چٹخائیے
چُغَہ، چُغَا	جبہ، کھال کا کوٹ	چَرسا	چمڑے کا بڑا ڈول
چاہ	کنواں	چَندلا	گنجا، جس کے کہیں کہیں پیدائشی بال نہ ہوں
چھُٹپن	بچپن		

ح

حق تَلَفی	کسی کا حق مار لینا، ناانصافی	حَلْف	قسم
حُرمت	حرام ہونا، عزت	حَمَّال	بوجھ لادنے والا، بوجھ اٹھانے والا

www.dawateislami.net

حَمّام	غسل خانہ، نہانے کی جگہ	حِفْظ	حفاظت، محافظت، نگہبانی
حَبْس مدید	طویل قید، لمبی مدت کی قید	حقِ فسخ	منسوخ کرنے کا حق
حیات	زندگی	حِلَّت	حلال ہونا، مباح ہونا
حمولہ	بوجھ	حُسام	تیز تلوار
حقِ جِوار	ہمسائیگی کا حق	حقِ قرابت	رشتہ داری کا حق
حِلْم	بردباری	حائِل	آڑ، رکاوٹ
حَلْق	گلا، مونڈنا، مونڈوانا	حالِق	بال مونڈنے والا
حُر	آزاد	حِرْمان	محرومی

خِیار	اختیار	خسارہ	نقصان
خُروج	باہر نکلنا، برآمد ہونا	خُفْیۃً	چھپا کر، پوشیدہ طور پر
خیانت	امانت میں ناجائز تصرُّف	خُصُومت	جھگڑا، مقدمہ
خَلْط کرنا	آپس میں ملا دینا، مکس کر دینا	خائب و خاسر	محروم اور نقصان اُٹھانے والا
خریف	موسم خزاں	خودرَو	قدرتی پیدا ہونے والا، قدرتی اگنے والا
خِرْمن	اناج کا ڈھیر لگانے کی جگہ	خَلُوق	ایک خوشبو جو عنبر، مشک، کافور کی ملاوٹ سے بنتی ہے
خارِشتی	جسے خارش کی بیماری ہو	خارِشی	جسے خارش کی بیماری ہو
خودسِتائی	اپنی تعریف آپ کرنا	خِلْقت	بناوٹ، پیدائش
خِلْقَۃً	قدرتی طور پر، پیدائشی طور پر		

دانستہ	جان بوجھ کر	دام	روپے پیسے، نقدی، قیمت
دَین	قرض، ادھار	دَینِ میعادی	وہ دَین جس کی ادائیگی کا وقت معین ہو
دلاّل	کمیشن لیکر مال بیچنے والا، آڑھتی	دفینہ	دفن کیا ہوا مال، خزانہ

www.dawateislami.net

دست گرداں	ایسا قرض جو کم مدت کے لئے دیا جائے	دعویٰ	مطالبہ، درخواست، مقدمہ
دلّالی	کمیشن کے پیسے، اجرت	دواوین	دیوان کی جمع، شاعری کی کتابیں
دستاویز	کسی معاملہ کا تحریری ثبوت	دَیندار	مقروض
دائیں چلانا	کھلیان پر بیلوں کو چلانا	دقت	دشواری، مشکل
دوچند	دگنا	دعوات ماثورہ	قرآن وحدیث سے منقول دُعائیں
دِنائَت	کمینگی، کم ظرفی، کمینہ پن	دائِن	قرض دینے والا، قرض خواہ
دُونا	دُگنا	دَم ساز	رازدار، ہمدرد
دردِ زہ	بچہ پیدا ہونے کا درد	دوہری	دوطرفہ

ڈ

ڈھیلا	مٹی کا ٹکڑا، پتھر کا ٹکڑا، اینٹ کا ٹکڑا		

ذ

ذی عزت	معزز، محترم	ذِی الْیَد	قابض، قبضہ والا
ذی وَجاھت	صاحبِ مرتبہ، معزز، محترم	ذابِح	ذبح کرنے والا
ذَکَر	آلۂ تناسل	ذھابِ بَصَر	نظر کا ختم ہوجانا
ذَوق علمی	علم حاصل کرنے کا شوق		

ر

رَھن	گروی	رَاھِن	گروی رکھوانے والا
رِبَوی	سودی	رَبِیع	موسم بہار
رُشْد	ہوشمندی	ریا	دکھاوا
رائِج	لاگو، دستور کے مطابق، نافذ، جاری، چلتا	رُوحُ الْقُدُس	جبریل امین علیہ السلام
رائیگاں	ضائع	رُفَقا	رفیق کی جمع، دوست

www.dawateislami.net

ز

لفظ	معنی	لفظ	معنی
زائِل ھونا	ختم ہونا	زَوْجَین	میاں بیوی
زوالِ ملک	ملکیت کا ختم ہونا	زینت	بناؤ سنگار
زَوْج	خاوند	زَوْجہ	بیوی
زَنْخَنُوں	ہیجڑے، عورتوں کی چال ڈھال والے	زائِر	زیارت کرنے والا
زدو کوب	مار پیٹ	زَخم خُورْدَہ	زخمی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سَرایت	اثر کرنا، جذب ہونا	سَوْخْتَنی	جلانے کے قابل
سکونت	رہائش، اقامت گاہ	سِہام	حصے
سَفِیہ	احمق، بے وقوف	سِینْک	خلال، وہ تیلی جس سے خلال کرتے ہیں
سُکُوت	خاموشی	سزاوار	مناسب، مستحق، لائق
سُوت	روئی یا اون سے کاتا ہوا دھاگا	سدِّذرائع	ایسی باتوں کو روکنا جن کے ذریعے برائی کا خطرہ ہو
سونے کا پتّر	سونے کا چوڑا ٹکڑا	سِینْچ	آب پاشی
سابِق	آگے بڑھنے والا	سَہْل	آسان
سِن	عمر	سِقایَہ	پانی کی سبیل

ش

لفظ	معنی	لفظ	معنی
شُتَر	اونٹ	شِکَسْت ورَیْخت	ٹوٹ پھوٹ، نقصان
شِکَم	پیٹ	شَیْوَہ	طور طریقہ، عادت
شَوْرْزمین	کھاری زمین	شرم گاہ	انسان کے پیشاب و پاخانہ کا مقام
شارِعِ عام	عام راستہ	شِصّ	مچھلی پکڑنے کا کانٹا
شَغَف	دلچسپی، ذوق، لگاؤ	شَم	سونگھنے کی قوت
شَاهِدَیْن	دو گواہ	شَہْتِیر	بڑی کڑی
شِیرْخوار	دودھ پینے والا چھوٹا بچہ	شارِعِ خاص	خاص راستہ

www.dawateislami.net

ص

صراحۃً	صاف، واضح طور پر	صَرفہ	خرچہ
صُحبت	ہم بستری، جماع	صَرف	خرچ
صَرَّاف	سنار، سونے کا کاروبار کرنے والا	صبی	بچہ
صریح	واضح	صواب	درست
صارِف	خرچ کرنے والا	صُدُور	واقع ہونا، عمل میں لانا
صَوت	آواز	صادِر ہونا	وقوع پذیر ہونا، نافذ ہونا
صَحیحُ الْجِسْم	صحیح بدن والا		

ض

ضرر	نقصان، ایذا	ضامِن	ذمہ دار، ضمانت دینے والا
ضیافت	مہمانی، دعوت	ضارِب	مارنے والا
ضَرب	مارنا	ضُعف	کمزوری

ط

طبل	بڑا ڈھول	طَشت	بڑا برتن، بڑا تھال
طِیَرہ	بدفالی	طُغرائے امتیاز	بڑائی کی علامت
طُول	لمبائی		

ظ

ظنِ غالب	غالب گمان	ظرف	برتن

ع

عاقِد	عقد کرنے والا، معاملہ طے کرنے والا	عزیز	رشتہ دار
عاجِز	کمزور، بے بس	عُقُود	عقد کی جمع، قول وقرار
عَود	لوٹنا	عَلٰی ھٰذا القِیَاس	اسی پر قیاس کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

عدم موجودگی	غیر موجودگی	عُقوبات	سزائیں
عَمَداً	جان بوجھ کر	عُشر	دسواں حصہ
عَرض	چوڑائی	عبث	فضول، بے فائدہ
عارِيةً	عارضی طور پر	عَفوُ	معافی، درگزر
عُيُوب	عیب کی جمع، نقائص	عالَم	دنیا، جہان
عَفِيفه	پارسا عورت، پاکدامن عورت	عِتق	آزادی
عُلُوِّ هِمَّت	بلند ہمتی، بہادری	عداوت	دشمنی
عَقار	غیر منقولہ جائیداد	عَبدِماذُون	وہ
عُصُوبت	عصبہ ہونا	عَقد	قول وقرار کرنا، کوئی معاملہ طے کرنا

غ

غاصِب	ناجائز قبضہ کرنے والا	غیر قابلِ قسمت	جو تقسیم کے قابل نہ ہو
غرما	قرض خواہ	غیراموال ربویه	غیر سودی اموال
غليظ	ناپاک، گندہ	غیر منقوله	جو دوسری جگہ منتقل نہ ہوسکے

فَصد	پچھنے لگانا، رگ سے خون نکالنا	فَسخ	ختم
فُتُور	خرابی، نقص	فربه	موٹا، صحت مند
فلاح	کامیابی	فِسق	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی
فُسَّاق	فاسق لوگ۔ گناہ کرنے والے	فُجَّار	فاجر لوگ یعنی بدچلن لوگ
فَهم	سمجھ	فرس	گھوڑا

قضا	شرعی فیصلہ	قَبلَ القَبض	قبضہ سے پہلے
قُربت	وطی، ہم بستری، تقرب	قُفل	تالا

www.dawateislami.net

قاصِد	پیغام پہنچانے والا، ڈاکیا	قَصد	ارادہ
قابض	اپنے قبضہ میں لینے والا، قبضہ دار	قابل اِنتِفاع	نفع اُٹھانے کے قابل
قَصداً	ارادۃً، جان بوجھ کر	قضاءِ قاضی	قاضی کا شرعی فیصلہ
قابل قسمت	تقسیم کے قابل	قُصُور	کوتاہی، کمی، غلطی
قِبال	تسمے	قاطِع	کاٹنے والا، تعلق توڑنے والا
قَبضِ ثمن	ثمن پر قبضہ کر لینا، قیمت وصول کر لینا	قَریَہ	گاؤں، بستی
قدرِ کفایت	اتنی مقدار جو اس کے لیے کفایت کرے	قَساوَتِ قَلب	دل کی سختی
قوۃقرابت	رشتہ کی مضبوطی	قتِیل	مقتول
قَبِیح	بُرا	قوّت	طاقت
قُبَّہ	گنبد	قَیِّم	نگران، انتظام کرنے والا، متولی

کَالعَدم	گویا کہ ہے ہی نہیں، نہ ہونے کی مثل	کنیز مشتَرک	ایسی لونڈی جس کے مالک دو یا زیادہ ہوں
کاٹھی	لکڑی کی بنائی ہوئی نشست جو زین کے مشابہ لیکن اس سے قدرے بڑی ہوتی ہے	کاذِب	جھوٹا
کڑی	شہتیر، لوہے کا بنا ہوا چھوٹا حلقہ	کاتِب	لکھنے والا
کھانپ	ٹکڑا، قاش	کم فَہمی	سمجھ کی کمی، بیوقوفی
کَھگل	پلستر	کوچۂ سربستہ	بند گلی
کھپَچِّی	بانس کا چرا ہوا ٹکڑا	کوچۂ نافذہ	عام راستے والی گلی
کَفالَت	ضمانت	کفِیل	ضامن
کوچہ	گلی	کَنَف	پناہ، حفاظت
کَیری	آم کی شکل کے پھول، چھوٹا کچا آم	کَف	ہتھیلی، آستین
کَسرِ شان	خلافِ شان	کَسَل	سستی

www.dawateislami.net

کوتَل	سجا ہوا گھوڑا، بغیر سوار گھوڑا	کلاوہ، کلابہ	تکلے پر لگا ہوا کچا سوت
کُنڈا	مٹی کا برتن، پرات	کُشادہ	وسیع
کِیلے	جانوروں کے نوکیلے دانت	کَوسَج	چھدری داڑھی والا
کانا	ایک آنکھ والا، ایک آنکھ سے اندھا	کُوبہ	ایک قسم کا باجا

گُرسنگی	بھوک	گلانا	پگھلانا
گلّہ	چوپایوں کا ریوڑ	گیہوں	گندم
گوَیّا	گانے والا	گراں	مہنگا، مشکل، تکلیف دہ
گھرس دینا	گھسیڑنا، کسی چیز میں اٹکا دینا	گھنگھرو	ایک قسم کا بجنے والا زیور
گھمنڈ	غرور	گچ	چونا
گپھا	گُچھا	گابھن	حاملہ جانور
گھات	تاک، چال، موقع	گھائِل	زخمی
گھیر گھار کر	گھیرا ڈال کر، محاصرہ کرکے	گھونسہ	مکا
گھنڈی	پستان کا سر	گدِّی	گردن کا پچھلا حصہ
گلفام لب	گلابی ہونٹ	گِرجا	عیسائیوں کا عبادت خانہ

لُبس	پہننا	لگان	زمین کا خراج
لاغَر	کمزور، دبلا پتلا	لُنجھا	ہاتھ پاؤں سے معذور
لَغو	فضول، بے فائدہ	لَغوِیّات	بیکار اور فضول باتیں یا کام
لَئِیم	کمینہ، گھٹیا	لَغزِش	سہو، خطا، بھول چوک

مُتَبرِّع	بھلائی کرنیوالا، بلا معاوضہ کام کرنیوالا	منگنی	عاریۃً لی ہوئی چیز۔ عاریۃً چیز لینا

www.dawateislami.net

مُمانَعت	روک، منع	مولیٰ	مالک، آقا
مَزرُوعہ زمین	کاشت کی ہوئی زمین	مُجاھَدہ	ریاضت کرنا، نہایت لگن سے عبادت کرنا
مُظْھِر	ظاہر کرنے والا	مضمَر	پوشیدہ
مَوْلِد	جائے پیدائش، وطن	معیشت	روزگار، روزی
مُستَحْکم	مضبوط	مُشَرَّف بَاِسْلام ہونا	مسلمان ہونا
مُعالِج	ڈاکٹر، علاج کرنے والا	مَعْیُوب	عیب والا
مُتَمَیِّز	عیاں، ممتاز، الگ تھلگ	مابقٰی	جو باقی ہو، بچا ہوا
مِلک	ملکیت، قبضہ	مَدخُولہ	ایسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو
موکِّل	وکیل بنانے والا	مجلِس عَقْد	وہ مجلس جس میں عقد ہو
مُتعیَّن	معین کیا ہوا، مقرر کیا ہوا	مجھول	نامعلوم
مُنکِر	انکار کرنے والا	مُنکَر	خلافِ شرع چیز، بُرائی
میعاد	مدت	مَدْیونہ	وہ عورت جو مقروض ہو
مَحسُوب	شمار کیا ہوا، حساب میں لایا ہوا	مَنْفَعَت	فائدہ، نفع
مُعاوَضہ	بدلہ، عوض	معروف	مشہور، معلوم، ظاہر
مُتفَرِّق	جدا جدا، علیحدہ علیحدہ	مَسافَت	دوری، فاصلہ
مَصارِف	اخراجات، خرچ کرنے کی جگہیں	ماہ بماہ	ماہوار، ماہانہ، ہر مہینے
میکا	عورت کے والدین کا گھر	مُضِر	نقصان دہ، نقصان دینے والا
مُقِر	اقرار کرنے والا، تسلیم کرنے والا	مُشتَرِی	خریدار
مَبِیع	فروخت شدہ چیز	مُورِث	میراث چھوڑ کر مرنے والا شخص
مَوطُوئہ	جس عورت کے ساتھ وطی کی گئی ہو	مقدور	قدرت، طاقت
مَکتُوب اِلَیہ	جس کی طرف خط لکھا	مُجرا	کٹوتی
مُعَلِّمین	سکھانے والے، راہنمائی کرنے والے	مُضَرَّت	نقصان، جسمانی تکلیف

www.dawateislami.net

مَجھُولُ النَّسَب	جس کا باپ معلوم نہ ہو	مذاھبِ باطِلہ	اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب
معدوم	غیرموجود، ناپید	مانع صحت	صحیح ہونے میں رکاوٹ
مُزارِع	کاشتکار	مُھر کَن	انگوٹھی بنانے والا ،مہر بنانے والا
مُنکِرین	انکار کرنے والے	مانِع	منع کرنے والا ،رکاوٹ
مُتوسِّط	درمیانہ، درمیانی	مباشَرت	بیوی سے ہمبستری کرنا
مَعرُوفُ النَّسَب	جس کا باپ معلوم ہو	مؤاخذہ	گرفت ،پکڑ ،باز پرس
مُنقطَع	ختم	متاع	ساز وسامان ،مال اسباب
مُستَغرَق	ڈوبا ہوا، گھرا ہوا	موافِق	مطابق
منھدم ھو گیا	گر گیا	موضِح	وضاحت کرنے والا
مَصرَف	خرچ کرنے کی جگہ	مخلوط	ملا ہوا، ملایا ہوا
مَقدُورُالتَّسلِیم	چیز دوسرے کے سپرد کرنے پر قادر ہونا	مُبادَلہ	کسی چیز کا باہمی تبادلہ
مُصحَف شریف	قرآن مجید	مُقیَّد	قید کیا ہوا، مشروط
مُقرِض	قرض دینے والا	مُتوَلّی	انتظام کرنے والا
مُتنازَع فیھا	جس معاملہ میں جھگڑا ہو، اختلافی بات	مِلکِ غیر	دوسرے کی ملکیت
مکتوب	لکھا ہوا، خط	مَغصُوب	غصب کی ہوئی چیز
مَرھُون	گروی رکھی ہوئی چیز	مُفید	فائدہ مند
مَلّاح	کشتی چلانے والا	مُنازَعَت	جھگڑا
مَدیُون	مقروض	مُخبِر	خبر دینے والا
مذبُوح	ذبح شدہ	مَذبَح	ذبح کرنے کی جگہ
مُساوات	برابری	مرغوب فیہ	جو پسند ہو، جس میں دلچسپی ہو
مَشفُوعَہ	شفعہ کی ہوئی جائیداد	مختص	معین، مقرر، مخصوص
مِنھا	کٹوتی	مَطَب	کلینک، ہسپتال

www.dawateislami.net

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مینگ	سینگ کی جڑ	مَینڈھ	کھیت کی منڈیر
مُتَّهَم	جس پر تہمت لگائی گئی ہو	مُصَرَّح	صراحت کیا گیا، تصریح شدہ
مُفْلِس	دیوالیا، محتاج	مَملُوک	جو ملکیت میں ہو، لونڈی، غلام
منیحه	نَے، حقے کی نلی	مُغَرَّق	سونے چاندی میں لپاہوا، سونے چاندی سے لدا ہوا
مُزْنیَه	وہ عورت جس سے زنا کیا گیا ہو	مُضطَر	مجبور
مُتَکَبِّرِین	تکبر کرنے والے	مُتَجَبِّرِین	جبر کرنے والے
مُنْجِیه	عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی	موضعِ احتیاط	احتیاط کی جگہ، مقامِ احتیاط
مُعْتَکِف	اعتکاف بیٹھنے والا، اعتکاف کرنے والا	مُتَصَوِّفَه	بناوٹی صوفی
مَجْرُوح	زخمی	مَآل	انجام
مُبْهَم	ایسی بات جس کا مطلب واضح نہ ہو	موباف	کپڑے کی پٹی جو عورتیں بالوں کی چوٹی پر لگاتی ہیں، پونی
مُتَحارِبِین	باہم لڑنے والے، جنگ کرنیوالے		
مَفْرُوضَه	فرض کی ہوئی بات	مُنْتَفِع بِها	جس سے نفع حاصل کیا جائے، فائدہ مند چیز
مجذوم	کوڑھی، برص والا	مُمَاثَلت	برابری
مَقْطُوعُ الْاَنف	جس کی ناک کٹی ہو	مَضْرُوب	مارا ہوا، ضرب کھایا ہوا
مَقطُوعُ الْیَد	جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو	مَوضعِ زخم	زخم کی جگہ
مادونَ النَّفس	قتل سے کم	مُصالَحَت	صلح
مَحجُور	معاملات سے روکا ہوا	مُسقِط عَلَیْه	جس پر گرا ہے
سُکَّان	رہائشی، رہنے والے	مَحزون	غمگین و رنجیدہ
مغموم	رنجیدہ، غم زدہ	مُحیط	احاطہ کیے ہوئے
مَقابِرِ مُسلِمِین	مسلمانوں کا قبرستان	مُجِیز	اجازت دینے والا
مَنذُوربِهٖ	جس کی منت مانی گئی	مَحاصِل	آمدنی

لفظ	معنی	لفظ	معنی
نَسَب	نسل، سلسلۂ خاندان	نِچھاوَر	لٹانا، سر کے اوپر سے بکھیرنا
نَگ	نگینہ، انگوٹھی وغیرہ پر لگا ہوا پتھر	نادار	غریب، محتاج، کنگال

www.dawateislami.net

نامَسمُوع	نا قابلِ سماعت، نامقبول	نُکُول	قسم سے انکار
نَمود	نمائش، دکھاوا	نَفقۂ عِدَّت	عدت گزارنے کا نفقہ
نُقُود	نقدی، سونا، چاندی، روپے وغیرہ	نافِذ	لاگو، مؤثر
نَقِیه	کمزور، ضعیف	ناقِص	نامکمل
نَوبَت	نقّارہ	نِفاق	منافقت، ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ
ننگ	شرم، رسوائی، ذلت	نَفَر	چندآدمیوں کا گروہ
نَوع	قِسم	نُقَبا	قوم کے سردار
نَقْض	توڑنا	نَصْب کرنا	لگانا
نکیل	اونٹ کی مہار	نِب	نوکِ قلم

و

وِلایت	سرپرستی	ولی	سرپرست
وطی	ہم بستری، جماع، مباشرت	وُرَثه	وارثینِ میت
وَدیعَت	امانت	ویرانه	غیرآباد جگہ، جنگل
وَحْشی	جنگلی جانور	وَسْمَه	نیل کے پتے جن سے خضاب تیار کیا جاتا ہے
وُسعَت	کشادگی	واضِع	رکھنے والا
وُجُود وعَدَم	کسی چیز کا ہونا یا نہ ہونا		

ہ

هلاک کُنِندہ	ہلاک کرنے والا	هَدِیَّةً	بطورِتحفہ
هَنُوز	ابھی تک	هَزْل	مذاق
هیبت ناک	خوف ناک	هِبَه	تحفہ
هلچل	گھبراہٹ، بے قراری	هتک	بے عزّتی، توہین

ی

یَومِیَّه	روزانہ	یکساں	برابر، ایک جیسا
یَومُ الْقَبْض	قبضہ کے دن	یمین	قسم
یَومِ اَضْحٰی	قربانی کا دن	یوم	دن

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
چودھواں حصہ (14)		کسی کو دینا شرط ہو اس کی صورتیں	16
مضاربت کا بیان اور اس کے شرائط	1	موت یا جنون سے مضاربت باطل ہو جاتی ہے	16
مضاربت کا حکم	4	مضارب مرگیا اور مال مضاربت کا پتا نہیں ہے	16
نقصان جو کچھ ہوگا وہ رب المال کا ہوگا اور اس سے بچنے کی ایک صورت	4	مضارب یا رب المال مرتد ہو جائے تو کب مضاربت باطل ہوگی	17
مضاربت فاسد ہو جائے تو مضارب کو اجرت مثل ملے گی مگر وصی نے نابالغ کا مال مضاربت فاسدہ پر لیا تو اس کو کچھ نہیں ملے گا	4	مضارب کو معزول کر دیا تو کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں	17
مضاربت اور ابضاع میں کام کرنے والے کے پاس مال امانت ہے	5	مضاربت کو ختم کر دیں تو بقایا کون وصول کرے گا نفع ہوا ہو تو مالک بقایا وصول کرنے سے مضارب کو منع نہیں کر سکتا	18
رب المال یا عاقد کے کام کرنے کی شرط اور اس کی صورتیں	5	مال مضاربت سے جو خریدا اُس میں عیب نکلا تو مضارب ہی دعویٰ کرے گا اور اسی پر دعویٰ ہوگا	19
مضارب و رب المال میں صحت و فساد کے متعلق اختلاف	6	خیار رویت مضارب کو حاصل ہوتا ہے رب المال کو نہیں	19
مضاربت مطلقہ و مقیدہ کے فرق اور ان کے احکام	6	نفع کی تقسیم	19
مضارب کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں	7	راس المال مالک کو دے دینے کے بعد تقسیم صحیح ہوگی اس کے بغیر صحیح نہیں	20
مضارب نے بغیر اجازت مالک دوسرے شخص کو بطورِ مضاربت مال دے دیا اس کی صورتیں	13	نفع تقسیم کر لیا مگر مضاربت بدستور باقی رکھی یہ تقسیم نامعتبر ہے اور مضاربت توڑ دی پھر جدید مضاربت کی تو تقسیم صحیح ہے	20
اجازتِ مالک سے مضارب نے مضاربت کے طور پر مال دیا اس کی صورتیں	14		
مضارب یا رب المال کے غلام کی نفع میں ایک تہائی شرط کی	15	نفع کے متعلق جو طے ہو چکا ہے اُس میں کمی و بیشی کی جاسکتی ہے	21
غلام ماذون نے اپنے مولیٰ کے کام کرنے کی شرط کی	15		
نفع کی ایک مقدار مساکین کو دینا یا حج میں صرف کرنا یا		مالک نے کہا راس المال دے دو باقی جو کچھ ہے وہ تمہارا	21

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مالک نے مضارب سے بضاعت یا مضاربت پر مال لیا	21
مضارب کے مصارف کس کے ذمہ ہیں	22
مالک مرگیا اور اُس پر دَین ہے جو کل مال کو مستغرق ہے تو مضارب نفع کا حصہ پہلے لے گا اُس کے بعد کچھ بچے وہ قرض خواہوں پر تقسیم ہوگا	23
خریدنے اور بیچنے پر اجیر نہیں کرسکتا اور اُس کے جواز کا طریقہ	23
حاجت سے زیادہ خرچ کیا	23
ایک شہر کا رہنے والا دوسرے شہر میں مال لینے گیا	24
مضارب نے کسی کو مضارب کیا اس کے مصارف بھی مال مضاربت سے ملیں گے	24
مضارب اپنا مال یا دوسرے کا مال سفر میں لے گیا تو خرچہ دونوں پر ڈالا جائے	24
خرچ کے بعد جو چیزیں بچیں انہیں واپس کرے	25
مضارب نے اپنے پاس سے خرچ کیا اور قصد یہ ہے کہ وصول کرلے گا تو وصول کرسکتا ہے	25
نفع سے مصارف کو منہا کریں اس کے بعد کچھ بچے تو تقسیم کریں	25
مرابحہ وتولیہ میں کن مصارف کو ثمن پر اضافہ کیا جائے	25
مال مضاربت ضائع ہوجائے اس کے احکام	26
رب المال اور مضارب کے مابین اختلافات	27
مضاربت کے متفرق مسائل	29
روپے دیے کہ کپڑا خریدے اور سِلوا کر بیع کرے	
یا چمڑا خرید کر جوتے موزے بنوائے یہ جائز ہے	29
ایک ماہ کے لیے روپیہ دیا اور کہہ دیا کہ مہینہ گزر گیا اور ادا نہ کیا تو قرض ہے	29
مضارب کو پیسے دیے اور ان کا چلن بند ہوگیا	29
باپ نے بیٹے کے لیے مضاربت کی	29
رب المال نے مال مضاربت بیچ ڈالا اُس کے احکام	30
مضارب اپنے ہمراہی کے پاس مال چھوڑ کر چلا گیا اور ہمراہی بھی وہاں سے مال چھوڑ کر چلا گیا اور تلف ہوگیا اس صورت میں کون تاوان دے	30
مضارب سے کہا کہ فلاں صورت میں مضاربت ہے اور اس صورت میں قرض اور اس میں بضاعت	30
ودیعت کا بیان	**30**
ودیعت کی تعریف اور اس میں ایجاب وقبول کی صورتیں	31
جس کے پاس ودیعت رکھی اُس نے حفاظت کرنے سے انکار کردیا	32
ودیعت کی شرائط اور احکام	32
مودَع کس کی حفاظت میں چیز دے سکتا ہے اور کس کی حفاظت میں نہیں	33
عیال سے کون لوگ مراد ہیں؟	33
مکان میں آگ لگ گئی یا کشتی ڈوب رہی ہو تو ودیعت کو کیا کرے؟	34
طلب کرنے پر مودَع کو ودیعت روکنے کا اختیار نہیں	35

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بعض صورتوں میں ودیعت دینے سے انکار کرسکتا ہے	35
دھوبی کے پاس کپڑا بھیجا پھر کہلا بھیجا کہ اُس کو نہ دینا جو تجھے کپڑا دے گیا ہے	36
مالک نے چیز مانگی مودَع نے کہا اس وقت نہیں دے سکتا	36
ودیعت سے انکار کردیا اس کی صورتیں	37
ودیعت واپس کرنے کی صورتیں	37
مالک کا پتہ نہیں تو ودیعت کو کیا کرے	38
مالک مرگیا تو ودیعت کس کو دے	38
مودَع کہتا ہے میں نے ودیعت بھیج دی اور مالک انکار کرتا ہے	38
ودیعت کی تجہیل	39
بعض امانتوں میں تجہیل سے ضمان واجب نہیں	39
مودَع مجنون ہوگیا اور ودیعت کا پتہ نہیں چلتا	40
مودَع نے ودیعت اپنی عورت کو دے دی اور مرگیا	40
مضارب یہ کہہ کر مرگیا کہ مال مضاربت فلاں کے پاس میں نے ودیعت رکھ دیا ہے	41
کسی کے پاس ہزار روپے امانت کے ہیں اور اُن کے دعویدار دو شخص ہیں	41
ودیعت کو اپنے یا دوسرے کے مال میں مخلوط کرنا جائز نہیں	42
ایک ہی شخص کے جو اور گیہوں دونوں تھے اُس نے ملا دیے ضامن ہے	42
مالک کی اجازت سے خلط کیا یا بغیر ملائے دونوں چیزیں خود مل گئیں	42
دوسرے نے مخلوط کی تو وہ ضامن ہے	42
ودیعت میں سے کچھ خرچ کرڈالا پھر اتنا ہی مِلا دیا	42
ملا دینے والا غائب ہوگیا تو کیا کرنا چاہیے	43
ودیعت میں تعدّی کی تو ضامن ہے اور باز آ گیا تو بری ہوگیا	43
مستعیر ومستاجر نے تعدی کی تو ضامن ہیں اگرچہ باز آ جائیں	44
دس قسم کے اشخاص تعدی سے باز آ جائیں تو ضامن نہیں	44
ودیعت کو کب سفر میں لے جاسکتا ہے	44
دو شخصوں نے ودیعت رکھی تو تنہا ایک کو واپس نہ کرے	45
دو نے ودیعت رکھی ان میں ایک نے مودَع سے کہا کہ اتنا دوسرے کو دے دو	45
دو شخصوں نے ودیعت رکھی اور مودَع مرگیا ایک نے کہا کہ مودع کے لڑکے نے خرچ کرڈالی دوسرا کہتا ہے معلوم نہیں کیا ہوئی	45
مودَع نے ودیعت رکھنے سے انکار کردیا	45
مودَع کہتا ہے ودیعت واپس کردی چندروز کے بعد کہتا ہے ضائع ہوگئی	46

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مودَع کہتا ہے ودیعت ہلاک ہوگئی اور مالک تکذیب کرتا ہے	46	اسکے سوا دوسرے میں رکھی	48
		مالک نے بے کار شرطیں کیں یا ایسی شرط جس پر عمل ناممکن ہے	48
ودیعت رکھ کر پردیس چلا گیا آ کر مطالبہ کرتا ہے مودَع کہتا ہے تمہارے حکم کے مطابق میں نے تمہارے بچوں پر خرچ کردی یا مساکین پر صدقہ کردی یا فلاں کو ہبہ کردی مالک اس سے انکار کرتا ہے	46	مودع نے دوسرے کے پاس ودیعت رکھ دی ضامن ہے	49
		کسی کو روپے دیے کہ فلاں شخص کو دے دینا، اُس نے دوسرے کے ہاتھ اُس کے پاس بھیجے	49
مالک کہتا ہے میں نے فلاں کو دینے کے لیے کہا تھا اسے مت دینا مودَع نے کہا وہ لے گیا	46	دھوبی نے غلطی سے ایک کا کپڑا دوسرے کو دے دیا اور اُس نے قطع کرلیا	49
مودَع نے ودیعت سے یا مدیون نے دَین سے انکار کردیا پھر اسی جنس کی چیز اس کے پاس ودیعت رکھی یہ روک سکتا ہے	46	جانور ودیعت رکھا تھا وہ بیمار ہوا علاج کرایا علاج سے مرگیا	49
پچاس روپے مانگے اُس نے غلطی سے ساٹھ دے دیے دس واپس کرنے جارہا تھا راستہ میں ضائع ہوگئے	47	غاصب نے ودیعت رکھی اور ضائع ہوگئی	49
لُٹانے کے لیے روپے پیسے جس کو دیے یہ نہ اپنے لیے بچا سکتا ہے نہ لوٹ سکتا ہے	47	کسی کو روپے دیے کہ فلاں کو آج ہی دے دینا یا ودیعت تم خود پہنچا جانا	50
		یہ کہتا ہے میں نے فلاں کو دے دی وہ انکار کرتا ہے	50
مسافر کسی کے مکان پر مرگیا اور کچھ مال چھوڑا اور اس کے وارث کا پتہ نہیں	47	مودَع کہتا ہے معلوم نہیں ودیعت کیونکر ضائع ہوئی یا میں نے کہیں رکھ دی معلوم نہیں کہاں رکھی	50
دو شخصوں کے پاس امانت رکھی تو کس طرح حفاظت کریں	47	دلال کے پاس سے چیز ضائع ہوگئی	50
مودِع نے کہہ دیا تھا کہ ودیعت کو دکان میں نہ رکھنا اور اُس نے رکھ دی	48	مودَع ودیعت کو بھول کر چلا گیا	50
		جس مکان میں ودیعت ہے اُس مکان کو کسی کی حفاظت میں دے دیا	50
مالک نے کہہ دیا تھا کہ اپنے عیال کے پاس نہ رکھنا اور اُس نے رکھ دی یا جس کمرہ میں رکھنے کو کہا تھا		ودیعت زمین میں دفن کردی اور پتہ نہیں کہاں دفن کی	51

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مودَع یا وَصی سے کوئی زبردستی مال لینا چاہتا ہے اُس نے کچھ دے دیا	51
ودیعت کے متعلق اندیشہ ہے کہ خراب ہوجائے گی کیا کرے	51
ودیعت کے متعلق کچھ خرچ کیا متبرع ہے	52
مصحف شریف یا کتاب ودیعت رکھی	52
ایک شخص کو دس۱۰ روپے دیے کہ پانچ ودیعت ہیں اور پانچ ہبہ اس کا کیا حکم ہے	52
ودیعت میں کیڑے پڑ گئے تاوان واجب نہیں	53
ودیعت کو چوہوں نے کاٹ دیا	53
جانور ودیعت رکھا مودَع نے دودھ دوہا اُسے کیا کرے	53
انگوٹھی ودیعت رکھی مودَع نے اُنگلی میں ڈال لی	53
تھیلی میں روپے ودیعت رکھے مالک کہتا ہے کہ کم ہیں	53
کونڈا ودیعت رکھا تھا مودَع نے تنور پر رکھ دیا اینٹ گری وہ ٹوٹ گیا یوہیں طباق یا رکابی مٹکے پر رکھ دی	54
بکری ودیعت تھی چرنے کو بھیجی وہ چوری گئی	54
عاریت کا بیان	**54**
عاریت کی تعریف اور اُس کا حکم وشرائط	54
عاریت کے بعض الفاظ	55
دو شخصوں نے عاریت مانگی اُس نے دونوں سے ہاں کہہ دیا	55
عاریت ہلاک ہوگئی اگر تعدی نہیں کی ہے ضمان نہیں	55
دوسرے کی چیز عاریت پر دے دی مالک کو اختیار ہے جس سے چاہے ضمان لے	55
تعدّی کی بعض صورتیں	56
عاریت کو اُجرت پر نہیں دے سکتا نہ رہن رکھ سکتا ہے	
عاریت پر دے سکتا ہے ودیعت رکھ سکتا ہے	56
مُستاجر یا مرتہن کے پاس عاریت ہلاک ہوگئی تو مالک جس سے چاہے تاوان لے	56
عاریت لینے کے لیے جس کو بھیجا تھا وہ بغیر مانگے خود ہی اُٹھا لایا	57
نابالغ کا مال عاریت نہیں دیا جاسکتا	57
منفعت اور وقت کے متعلق کوئی قید ہے یا نہیں اس کی چار صورتیں ہیں اور ہر ایک کے احکام	57
مکیل وموزون وعددی متقارب میں عاریت بمعنی قرض ہے	58
پیوند مانگا یا اینٹ یا کڑی عاریت لی	59
ایک پیالہ سالن مانگا، یہ قرض ہے یا اباحت	59
عاریت دینے والا جب چاہے چیز واپس لے سکتا ہے مگر جب کہ مستعیر کا کھلا ہوا نقصان ہوتو مالک کو اُجرت دے دی جائے	59
مکان بنانے یا پیڑ لگانے کے لیے زمین عاریت لی، یہ عاریت صحیح ہے اور مالکِ زمین اپنی زمین واپس لے سکتا ہے	60

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
زمین زراعت کے لیے عاریت دی جب تک فصل طیار نہ ہو زمین واپس نہیں لے سکتا اتنے دنوں کی اجرت لے سکتا ہے	60
عاریت والے مکان میں مستعیر نے پکی دیوار بنائی نہ اس کا معاوضہ لے سکتا ہے نہ دیوار گرا سکتا ہے اور زمین یوں عاریت لی ہے کہ مکان بنائے گا اور جب چلا جائے گا تو یہ مکان مالک زمین کا ہوگا، یہ اجارۂ فاسدہ ہے	61
کسی سے کہا میری زمین میں مکان بناؤ کبھی خالی نہ کراؤں گا یا اتنے دنوں تک خالی نہیں کراؤں گا	61
عاریت کے مصارف مستعیر کے ذمہ ہیں	61
مستعیر سے کسی نے کہا فلاں کی چیز تمہارے پاس ہے اُس نے مجھ سے کہہ دیا ہے کہ لے لو مستعیر نے دے دی اور مالک انکار کرتا ہے	61
عاریت کی واپسی مستعیر کے ذمہ ہے	62
وصیت وغصب ورہن واجارہ وشرکت ومضاربت وہبہ میں مصارف کس کے ذمہ ہیں	62
مستعیر کس کے ہاتھ چیز واپس کرسکتا ہے	63
سونے کا ہار عاریت لایا اور بچہ کو پہنا دیا وہ ضائع ہوگیا	64
نابالغ کی چیز کو کوئی عاریت نہیں دے سکتا	64
بیل مانگا مالک نے کہا کل دوں گا یہ دوسرے دن بغیر مانگے لے گیا ضامن ہے	64
لڑکی کو جہیز دیا اور کہتا ہے کہ عاریت کے طور پر دیا ہے	64
کہیں جانے کے لیے جانور عاریت لیا تو آمد و رفت دونوں داخل ہیں اور وہاں نہیں گیا گھر میں باندھ رکھا تو ضامن ہے	64
کتاب عاریت لی اوس میں کتابت کی غلطیاں ہیں درست کرے یا نہ کرے	65
انگوٹھی رہن رکھی اور مرتہن سے کہا پہن لو تو عاریت ہے	65
ہبہ کا بیان	**65**
ہبہ کے فضائل	65
ہبہ کی تعریف وشرائط واحکام	68
ہبہ کی صورتیں	69
ہبہ کے الفاظ	70
ہبہ میں ایجاب وقبول	70
ہبہ کی تمامیت قبضہ سے ہوتی ہے	71
قبضہ میں شاغل ومشغول کا فرق	72
ہبہ میں یہ ضرور ہے کہ موہوب شے غیر سے جدا ہو اور مشاع کا ہبہ صحیح نہیں	72
مشاع کی بیع واجارہ وعاریت ورہن ووقف وغیرہا	73
شریک نے دوسرے شریک کو نفع کا حصہ ہبہ کیا	74
غیر منقسم میں مشاع کا ہبہ کیا، موہوب لہ مالک ہوگیا	74
غیر منقسم میں مشاع کا ہبہ اوس وقت صحیح ہے جبکہ	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اُس کی مقدار معلوم ہو	74
عقد کے بعد جو شیوع پیدا ہوگا وہ مانع صحت نہیں	75
بعض وہ چیزیں جو شیوع کے حکم میں ہیں	75
معدوم کا ہبہ باطل ہے	76
موہوب لہ نے قبضہ نہیں کیا اور واہب نے دوسرے کو ہبہ کردیا	76
چیز خرید کر بغیر قبضہ کیے ہبہ کردی	76
اِس ڈھیری میں سے اتنا غلہ تم کو ہبہ کیا	76
موہوب چیز پہلے ہی سے موہوب لہ کے قبضہ میں ہے تو تجدید قبضہ کی ضرورت نہیں	76
مرہون کو مرتہن کے لیے ہبہ کیا	77
نابالغ کو ہبہ کرنے کے مسائل	77
نابالغ کو کوئی چیز دی جائے تو اس میں سے والدین کھا سکتے ہیں یا نہیں	78
ختنہ یا دیگر تقریبات میں رشتہ داروں کے یہاں سے چیزیں آتی ہیں، یہ کس کی ملک ہیں	79
تقریبات میں نیوتا دیا جاتا ہے یہ ہبہ ہے یا قرض	79
ایک شخص نے تحائف دیے اور گھر والوں کو تقسیم کرنے کو کہا کیا چیز کس کو دی جائے	80
بعض اولاد کے ساتھ محبت زیادہ ہو، بعض سے کم اس میں حرج نہیں مگر ہبہ میں مساوات کرے اور بعض صورتوں میں مساوات نہ کرنے میں بھی حرج نہیں	80
لڑکا فاسق ہو تو ضرورت سے زیادہ اُسے نہ دے اور اگر اندیشہ ہو کہ میرے بعد بدکاری میں مال کو خرچ کرے گا تو نیک کام میں مال خرچ کر ڈالے	80
نابالغ کا مال نہ باپ ہبہ کرسکتا ہے اور نہ خود وہ بچہ ہبہ کرسکتا ہے	81
بچہ نے ہدیہ دیا اور یہ کہا کہ والد نے بھیجا ہے لینا جائز ہے	81
بچّہ کے لیے گدا وغیرہ بنایا گیا اس کا حکم	81
نابالغہ لڑکی رخصت ہوکر گئی اور اس کو ہبہ کیا گیا تو شوہر قبضہ کرسکتا ہے	82
دو کپڑے ہبہ کیے اور کہہ دیا ایک تمہارا ہے اور ایک تمہارے لڑکے کا	82
دو نے ایک کو ہبہ کیا یا ایک نے دو کو یا دو نے دو کو	82
دو فقیروں کو ہدیہ کیا یا صدقہ جائز ہے اور دو غنی کو کیا ناجائز ہے	82
دیوار مشترک پڑوسی کو ہبہ کردی	83
مریض صرف ثلث مال کو ہبہ کرسکتا ہے اور قبل قبضہ مرگیا تو ہبہ باطل ہے	83
ہبہ واپس لینے کا بیان	**83**
رجوع کے لیے موہوب لہ کی رضامندی یا قضاء قاضی کی ضرورت ہے	84
یہ کہہ دیا ہے کہ رجوع نہیں کروں گا جب بھی کرسکتا ہے	84
ایک نے دوسرے سے کہا کہ فلاں کو ہبہ کردو اُس	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نے کر دیا تو کون واپس لے سکتا ہے	84
صدقہ دے کر واپس نہیں لے سکتا	84
دَین ہبہ کرکے واپس نہیں لے سکتا	84
واپس لینے کے لیے الفاظ رجوع بولنے ہوں گے	85
واہب موہوب کو موہوب لہ سے نہ خریدے	85
موانع رجوع سات ہیں	85
زیادت متصلہ مانع رجوع ہے	85
زمین میں مکان بنایا یا درخت لگایا یا چرخ نصب کیا	85
مکان میں نئی تعمیر کی واپس نہیں لے سکتا	86
حمام کو مکان کرلیا یا مکان کو حمام کر دیا	86
موہوب میں نقصان مانع رجوع نہیں	86
زیادت منفصلہ مانع رجوع نہیں	86
زیادت سے کیا مراد ہے؟	86
زمین میں مکان بنایا یا درخت لگائے اگر یہ پوری زمین میں زیادتی شمار ہو تو پوری کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر ایک قطعہ میں زیادتی شمار ہو تو صرف اس کو واپس نہیں لے سکتا	87
زمین میں تنور گاڑا، درخت کو کاٹا، چیرا جانور کو ذبح کر دیا	87
کپڑے کو دو ٹکڑے کر دیا ایک کی اچکن سلوائی دوسرے کو واپس لے سکتا ہے	87
چھلے پر رنگ لگوایا کاغذ پر کتاب لکھی، سادی بیاض تھی اوس میں کچھ لکھا قرآن مجید میں اعراب لگائے لوہے کی کوئی چیز بنائی، سوت کا کپڑا بنوایا	87
واہب و موہوب لہ میں زیادت کے متعلق اختلافات	88
دونوں میں سے ایک کا مرجانا مانع رجوع ہے	88
واہب کا عوض لے لینا مانع رجوع ہے	89
اگر لفظوں میں عوض کا ذکر ہو تو مانع رجوع ہے ورنہ دونوں اپنی اپنی چیزیں واپس لے سکتے ہیں	89
ہبہ کا عوض بھی ہبہ ہے	89
ہبہ کا عوض کم یا زیادہ ہوسکتا ہے اوس جنس سے بھی ہوسکتا ہے اور دوسری جنس سے بھی	89
بچہ کو ہبہ کیا گیا، باپ اُس کے مال سے عوض نہیں دے سکتا	89
نصرانی یا کافر کو ہبہ کے عوض میں مسلمان خمر یا خنزیر نہیں دے سکتا	90
عوض کس چیز سے دے سکتا ہے	90
اجنبی نے واہب کو ہبہ کا عوض دیا	90
عوض دینے کے بعد ہبہ میں عیب پایا یا واہب نے عوض میں عیب پایا	91
مریض نے عوض لے لیا اور مرگیا	91
ہبہ یا عوض میں استحقاق	91
نصف ہبہ کا عوض دیا تو دوسرے نصف میں واپسی ہوسکتی ہے	92
پورے ہبہ یا پورے عوض کو کسی نے اپنا ثابت کر دیا	92
عوض میں استحقاق ہوا اور ہبہ میں زیادتی ہوگئی تو کیا کرے	92
ہبہ کا ملک موہوب لہ سے خارج ہونا مانع رجوع ہے	92
ہبہ ملک موہوب لہ سے خارج ہو کر پھر ملک میں واپس آیا	92

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جانور کو ذبح کر ڈالا تو واپسی ہوسکتی ہے	93	وصول کیا یہ واہب سے رجوع نہیں کر سکتا	97
آدھا ہبہ بیع کیا اور آدھا باقی ہے	93	ہبہ بشرط العوض کی صورتیں اور احکام	97
زوجیت مانع رجوع ہے	93	واہب نے بغیر اجازت موہوب لہ چیز کو ہلاک کیا	98
زوجیت سے مراد وہ ہے جو وقت ہبہ ہو	93	ہبہ میں شرط یا استثناء	98
قرابت مانع رجوع ہے اور اس سے کیا مراد ہے	94	معلِّمین کو عیدی دی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے	98
بھائی اور اجنبی دونوں کو ہبہ کیا اجنبی سے واپس لے سکتا ہے	94	عمرٰے جائز ہے اور رقبٰے ناجائز ہے	99
چیز کا ہلاک ہونا مانع رجوع ہے	94	دَین کی معافی کو شرط پر معلق کرنا	99
موہوب لہ کہتا ہے ہلاک ہوگئی اور واہب منکر ہے تو کس کا قول معتبر ہے	94	دَین معاف کرنے کی صورتیں	99
موہوب میں تغیُّر مانعِ رُجوع ہے	95	کسی سے کہا میری جو چیز کھا لو تمہارے لیے معاف ہے یہ کھا سکتا ہے	100
روپیہ ہبہ کیا تھا پھر وہی روپیہ قرض لیا یا موہوب لہ نے اسے تصدُّق کر دیا	95	مدیون کے مرنے کی خبر ملی اس نے دَین معاف کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ زندہ ہے	100
رجوع کے مسائل	95	کسی سے کہا جو کچھ حقوق میرے ذمہ ہیں معاف کر دو اوس نے معاف کر دیے	100
واپسی سے ملکِ سابق عود کرتی ہے یہ نہیں کہ ملکِ جدید حاصل ہو	95	میرے مال میں سے کھا لو یا لے لو یا دیدو حلال ہے اس کا کیا حکم ہے	100
موہوب لہ جب تندرست تھا اوس کو ہبہ کیا اور جب بیمار ہوا واپس لے لیا	96	اس وقت میں نے معاف کیا یا دنیا میں معاف کیا ہمیشہ کو معاف ہوگیا	101
چیز خرید کر ہبہ کر دی پھر واپس لی اور عیب کا پتہ چلا	96	عین کی معافی صحیح نہیں	101
رجوع کرنے سے زمانۂ مستقبل میں ہبہ کا اثر نہیں رہتا	96	دَین وصول ہونے کی امید نہ ہو تو معاف کر دینا بہتر ہے	101
زمانۂ ماضی میں اثر ہوسکتا ہے	96	بیمار جانور کو چھوڑ دیا یا پرند چھوڑ دیا	101
ہبہ کر کے واہب نے چیز کو ہلاک کر دیا تاوان واجب ہے	97	دَین کی تملیک غیر مدیون کو نہیں ہوسکتی مگر تین صورتوں میں	101
موہوب چیز ہلاک ہوگئی اور مستحق نے اس سے تاوان			

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دائن نے اقرار کیا کہ میرا نام فرضی ہے، یہ دَین فلاں کا ہے	102
جس کا نام درج رجسٹر ہو عطا اوسی کو ملے گی	102
واہب وموہوب لہ میں اختلاف کہ ہبہ ہے یا صدقہ	102
مرد کو عورت نے کچھ دیا قرض خواہ مرد سے لے سکتے ہیں یا نہیں	102
برتن میں کوئی چیز بھیجی تو اس برتن میں کھا سکتا ہے یا نہیں	103
دعوت میں ایک دسترخوان پر کھانے والے اس پر سے	103
کوئی چیز دوسروں کو نہیں دے سکتے نہ سائل کو دے سکتے ہیں نہ کسی جانور کو	103
بائع نے مشتری سے ثمن معاف کر دیا معاف ہوگیا اور کچھ لے چکا ہے تو اوسے واپس کر دے	103
خط لکھ کر بھیجا وہ کاتب کا ہے یا مکتوب الیہ کا	104
کفن کے لیے کپڑا دیا تو وارث اس کپڑے کو رکھ سکتا ہے یا نہیں	104
اجارہ کا بیان	**104**
اُجرت نہ دینے پر وعید	105
قرآن مجید پڑھ کر جھاڑنے کی اُجرت جائز ہے	105
حدیث غار	106
اجارہ کی تعریف اور ایجاب وقبول اور شرائط	107
اجارہ کبھی تعاطی سے بھی ہوتا ہے	109
اجارہ کی مدت قلیل بھی ہوسکتی ہے اور طویل بھی	109
عمل کی معرفت کبھی نام لینے سے ہوتی ہے	109
اُجرت کا کب مستحق ہوگا	109
اجارہ کا زمانہ کچھ گزر گیا جب بھی چیز کو دینا اور لینا ضروری ہے مگر جبکہ جو زمانہ گزر گیا وہی اصل مقصود ہو	110
پیشگی اُجرت شرط ہو تو مطالبہ اُس وقت ہوگا جبکہ اجارہ منجزہ ہو	111
منفعت پر قادر ہونے کا مطلب	111
غصب کی وجہ سے منفعت پر قدرت نہیں اس کا مطلب	111
منفعت پر قدرت نہ ہونے سے اُجرت واجب نہ ہوگی	111
پورا مکان کرایہ پر دیا مگر ایک کوٹھری میں اپنا سامان رکھا ہے تو اس کی اُجرت کم کی جائے گی	112
کپڑا پہننے کے لیے لیا اور زمانہ دراز تک نہیں پہنا	112
شامیانہ یا گیس کا ہنڈا کرایہ پر لایا اور اس کے یہاں کئی روز رہ گیا	112
جس روز سوار ہونے کے لیے جانور کرایہ پر لیا تھا اُس روز سوار نہ ہوا دوسرے دن سوار ہوا اُجرت واجب نہیں	112
اجارہ فاسدہ میں منفعت حاصل کرنے پر اُجرت واجب ہوتی ہے محض قدرت کافی نہیں	112
چیز کو کسی نے غصب کر لیا ہے مگر یہ اس سے لے سکتا ہے	113
موجر ومستاجر میں غصب کے بارے میں اختلاف	113
مالک مکان نے کنجی دے دی تو قبضہ ہوا یا نہیں	113
کرایہ اور مزدوری کا کب مستحق ہوگا	113

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
دھوبی نے کپڑے سے انکار کردیا پھر اقرار کیا تو دھلائی ملے گی یانہیں یوہیں رنگریز نے کپڑے سے انکار کیااور بننے والے نے سوت سے انکار کیا پھر اقرار کیا	114
درزی نے مالک کے مکان پر کپڑا سیا تو سیتے ہی اُجرت کا مستحق ہوگیا	115
مزدور نے کچھ دیوار بنائی وہ گرگئی یا درزی نے کپڑا سیا اور کسی نے سلائی توڑ دی	115
کپڑا قطع کرنے کی اُجرت ہے یانہیں	115
دھوبی سے اُجرت کا ذکر نہیں ہوا جب بھی دھلائی دینی ہوگی	115
نانبائی اُجرت کا مستحق کب ہوگا؟	115
باورچی نے کھانا خراب کردیا یا جلادیا یا اُس کے آگ جلانے سے مکان میں آگ لگ گئی	116
اینٹ تھاپنے والا اُجرت کا کب حقدار ہے	117
اینٹ تھاپنے کا سانچا تھپیرے کے ذمہ ہے مٹی اور ریتا مستاجر کے ذمہ	117
حمال اور ٹھیلے یا گاڑی والے سامان کہاں تک پہنچائیں گے	117
سیاہی وقلم کاتب کے ذمے ہے کاغذ اس کے ذمہ نہیں	118
مزدوری وصول کرنے کے لیے چیز کو روکنے کا حق کب ہے اور کب نہیں اور مزدور سے چیز میں نقصان پہنچے تو تاوان ہے یانہیں	118
کام کا اثر ہونے نہ ہونے کا مطلب	118
اجیر کے پاس چیز ہلاک ہوئی مگر اوس کے فعل سے نہیں ہوئی اور اوس نے روکی بھی نہیں تو اُجرت دی جائے گی یانہیں	119
کام کرنے والے سے شرط کردی کہ تم کو خود کرنا ہوگا یا شرط نہیں کی، دونوں کا حکم	119
کسی کو اپنے بچوں کے لانے کے لیے بھیجا وہ سب کو نہیں لایا یا پوری اُجرت کا مستحق ہوگا یانہیں	120
مزدور سے کہا خط لے جاؤ اور جواب لاؤ یہ گیا مگر خط نہیں لے گیا یا خط لے گیا مگر مکتوب الیہ مرگیا ہے یا کہیں چلا گیا اِن صورتوں کے احکام	120
وقف یا یتیم کی جائداد اُجرتِ مثل سے کم کرایہ پر دے دی، اُجرتِ مثل واجب ہوگی	121
مکان خریدا بعد میں معلوم ہوا کہ وقف ہے یا یتیم کا ہے اُجرتِ مثل واجب ہے	121
مکان کا کرایہ پیشگی دے دیا مالک مکان مرگیا مکان کو نہیں روک سکتا اور ادائے دین کے لیے یہ مکان بیچا گیا تو یہ دوسروں پر مقدم ہے	121
کرایہ دار نے کرایہ کی مقدار زیادہ کردی یا مالک نے چیز میں اضافہ کردیا جائز ہے	121
درخت خریدا اور کئی برس کے بعد کاٹا مالکِ زمین کرایہ نہیں لے سکتا	121
مالکِ مکان پر دَین ہے اس کے عوض میں مکان کرایہ کیا جائز ہے	122
اجارہ کی چیز میں کیا افعال جائز ہیں اور کیا ناجائز ہیں	122

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دکان یا مکان کے کرایہ لینے میں یہ ذکر کرنا ضرور نہیں کہ اس میں کیا کرے گا	122
دکان یا مکان میں کیا کیا کرسکتا ہے	122
مالک اور کرایہ دار میں اختلاف کہ یہ چیزیں اجارہ میں مشروط نہیں	122
مستاجر نے جو کام معین کیا تھا اس کی مثل یا اوس سے کم درجہ کا کام کرسکتا ہے	123
جس کام کی اجازت نہ تھی وہ کیا اور عمارت گر گئی تاوان واجب ہے	123
مستاجر نے دوسرے کو کرایہ پر دے دیا یہ ہوسکتا ہے	124
زمین اجارہ پر دی تو یہ بیان کرنا ہوگا کہ اس میں کون سی زراعت بوئے گا	124
کھیت اجارہ پر لیا تو راستہ اور پانی اور اس کا راستہ بغیر شرط داخل ہیں	124
ایک سال کے لیے کھیت لیا تو دونوں فصلیں داخل ہیں اور اس وقت نہ بوسکتا ہو تو کیا حکم ہے	124
زراعت کو آفت پہنچی تو لگان واجب ہے یا نہیں	125
بوئے ہوئے کھیت کو اجارہ پر دیا، اوس کی صورتیں	125
مکان کرایہ پر دیا، اس میں کا کچھ حصہ خالی ہے اور کچھ نہیں	125
جس مکان میں کوئی رہتا ہے اُس کو کرایہ پر دینا	126
زمین سے جو منافع حاصل کیے جاسکتے ہیں، سب کے لیے اجارہ پر دے سکتے ہیں	126
مکان بنانے یا درخت لگانے کے لیے زمین اجارہ پر دی اس کے احکام	126
زمین وقف کو اُجرت پر لے کر اُس میں مکان بنایا یا درخت لگائے	126
سبزی کے درختوں کا کیا حکم ہے	127
زراعت طیار ہونے سے قبل مواجر یا مستاجر مر گیا یا مدتِ اجارہ ختم ہوگئی اور فصل تیار نہیں ہوئی ان کے احکام	127
بطور غصب کھیت بویا ہے اُس کو فوراً خالی کرنے کا حکم دیا جائے گا	127
بعض وہ چیزیں جن کو کرایہ پر دینا جائز ہے یا ناجائز	128
سواری کرایہ پر دی یا کپڑا پہننے کو دیا تو استعمال کرنے والے کا تعین ہونا چاہیے یا تعمیم کی جائے	128
جس کا سوار ہونا قرار پایا اس کے سوا دوسرا سوار ہوا اس کا کیا حکم ہے	128
جن چیزوں میں استعمال کرنے والوں کے اختلاف سے اختلاف ہوتا ہے اُن کا حکم	128
خیمہ اور چھولداری کے اجارہ کے احکام	129
جو منفعت طے ہوئی وہ یا اُس کی مثل یا اوس سے کم درجہ کی جائز ہے اور زیادہ کا حاصل کرنا ناجائز	129
جانور پر خود سوار ہوا اور دوسرے کو بھی سوار کر لیا یا بوجھ لاد لیا اور وہ ہلاک ہوا تاوان واجب ہے	130
بوجھ لادنے کے لیے جانور لیا اور زیادہ لادا کہ ہلاک ہوا تاوان واجب ہے	131
سواری کے اونٹ پر اتنا ہی سامان لادا جائے جو	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
متعارف ہے، اوراس کو بھی جمال کو دکھا دینا بہتر ہے	131
مالکِ جانور مستاجر کے ساتھ اپنا سامان نہیں لاد سکتا اور لاددیا جب بھی پورا کرایہ لے گا	131
ہل جوتنے یا چکی چلانے کے لیے بیل کرایہ پر لیا اور زیادہ جوتا یا زیادہ پیسا کہ جانور ہلاک ہوگیا	131
جانور کو مارنے کی ممانعت	132
گھوڑے پر بغیر زین سوار ہوا یا اوس کی پیٹھ پر لیٹ گیا	132
راستہ معین کردیا ہے اور مستاجر یا اجیر نے اس کے خلاف کیا	132
زمین ایک چیز بونے کے لیے لی اور دوسری چیز بوئی	132
درزی سے اچکن سینے کو کہا تھا اوس نے کرتہ سی دیا	133
جتنا لمبا چوڑا کپڑا سینے کو کہا تھا اُس سے کم کردیا	133
کپڑا قطع کرایا اور کپڑا کم ہوگیا اس میں تاوان ہے یا نہیں	133
رنگریز نے دوسرا رنگ رنگ دیا	133
مُہر کن نے دوسرا نام کھود دیا	134
بڑھئی نے دروازہ میں دوسری قسم کا نقش کیا	134
سواری کا جانور بھاگ گیا اور اس نے نماز نہیں توڑی	134
اُس راستہ سے گیا جس کی نسبت خبر ہے کہ اس پر چور ڈاکو ہیں	134
جہاں تک جانا ٹھہرا ہے اس سے آگے سوار ہو کر گیا	134
جس کو کام کرنے کے لیے یا چیز بیچنے کے لیے مقرر کیا وہ مزدوری مانگتا ہے	134
لڑکے کو کام سیکھنے کے لیے اُستاد کے سپرد کیا اس کی صورتیں	134
خطرہ کی خبر سن کر مزدور راستہ سے واپس آیا	135
جانور بیمار ہوگیا اس نے کام کم لیا مزدوری پوری دے	135
کرایہ کا مکان کُل یا اوس کا کچھ حصہ گر گیا	135
اجارہ فسخ کرنے سے قبل مالک نے مکان کو بنوا دیا	135
کرایہ کی چیز کچھ دنوں بیکار رہے گی ان دنوں کی اُجرت نہ دینے کی شرط	135
دایہ کے اجارہ کا بیان	**136**
دایہ کو کھانے کپڑے پر رکھا	136
دودھ پینے کے لیے جانور کو یا پھل کھانے کے لیے درخت کو اجارہ پر لینا ناجائز ہے	136
دایہ بچہ کو کہاں دودھ پلائے	136
دایہ کا کھانا کپڑا بغیر شرط مستاجر کے ذمہ نہیں	136
زمانۂ رضاع میں اوس کا شوہر وطی کرسکتا ہے	136
دایہ کا شوہر اجارہ فسخ کرسکتا ہے	137
اس اجارہ کو کن وجوہ سے فسخ کیا جاسکتا ہے	137
دایہ کیا کیا کام کرے گی	137
دایہ نے بکری یا دوسری عورت کا دودھ پلوایا	138
دوجگہ دودھ پلانے کی نوکری کی	138
دو بچوں کو دودھ پلانے کے لیے نوکر رکھا اور ایک مر گیا	138
بچہ کے والدین کا کام کرنا اس کے ذمہ نہیں	138
دایہ کے عزیز ملنے کو آئیں تو صاحبِ خانہ اُنہیں ٹھہرنے سے منع کرسکتا ہے	138
وقت حاجت دایہ یہاں سے جاسکتی ہے	139

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بچہ کی ماں کو دودھ پلانے کے لیے نوکر رکھنا جائز ہے یا نہیں	139
محارم میں سے کسی کو مقرر کیا	139
یتیم اور لقیط کے مصارف کس کے ذمہ ہیں	139
یہ شرط کہ بچہ مر جائے جب بھی پوری اُجرت دی جائے گی یا کُل اُجرت پہلے مہینہ کی ہے باقی مفت یہ ناجائز ہے	139
بدکار اور کافرہ کو دودھ پلانے کے لیے نوکر رکھنا	140
بچہ کو دودھ پلانے کے لیے بکری اجارہ پر لی یہ ناجائز ہے	140
اجارۂ فاسدہ کا بیان	**140**
اجارۂ فاسدہ و باطلہ کا فرق	140
اجارۂ باطل میں اُجرت واجب نہیں	141
اجارۂ فاسدہ میں کیا اُجرت دی جائے گی	141
اجارۂ فاسدہ میں محض قبضہ سے منفعت کا مالک نہیں ہوتا	141
اجارہ فاسد ہونے کے وجوہ	141
اجارہ کے اوقات	142
ہر مہینہ کا ایک روپیہ کرایہ اور یہ بیان نہیں کیا گیا کتنے ماہ کے لیے ہے	143
ایک سال کے لیے کرایہ پر لیا تو پورے سال کا کرایہ بیان کیا یا ہر ماہ کا دونوں جائز ہیں	143
مزدور کب سے کب تک کام کرے گا	143
دو چار دن کے لیے مزدور کیا تو کون سے ایام مراد ہیں	143
جائز و ناجائز اجارے	144
حمام کی اُجرت جائز ہے	144
پچھنے کی اُجرت جائز ہے	144
جانور گابھن کرنے کی اُجرت ناجائز ہے	144
گناہ کے کام پر اجارہ ناجائز ہے	144
طبل غازی اور شادیوں میں جائز دف کی اُجرت جائز ہے	145
پیسہ دے کر تماشہ کرانا دو گناہ ہیں	145
کافر کو مسلمان نے کرایہ پر مکان دیا جائز ہے مگر اُسے سنکھ و ناقوس بجانے یا علانیہ شراب بیچنے سے روکا جائے گا	145
کسبی عورتوں کو اغراضِ فاسدہ کے لیے کرایہ پر مکان دینا ناجائز ہے	145
طاعت و عبادت کے کاموں پر اجارہ ناجائز ہے اور ان میں سے بعض چیزوں کا متاخرین نے استثنا کیا	145
تلاوت قرآن مجید کی اُجرت جیسا کہ بعض جگہ سوم میں لیتے ہیں ناجائز ہے	146
کلمہ طیبہ و آیہ کریمہ یا ختم خواجگان کی اُجرت ناجائز ہے	147
سانپ یا بچھو کے جھاڑنے کی اُجرت جائز ہے	147
تعویذ کا معاوضہ جائز ہے	147
تعلیم کی جو اُجرت مقرر ہوئی دینی ہوگی سورتوں کے ختم یا شروع پر مٹھائی دینے کا عرف ہو وہ بھی دینی ہوگی	148
صرف و نحو و لغت وغیرہا علوم جن کا تعلق زبان سے	

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
ہے اُن کی تعلیم پر اجارہ جائز ہے	148
علم طب، ریاضی، حساب، کتابت، خوشنویسی، منطق کی تعلیم پر اجارہ، فلسفہ اور کفارہ کے اُصول وفروع سیکھنا	148
معلّم کو یہ نہیں بتایا کہ کتنے بچے پڑھیں گے جائز ہے	148
مصحف شریف اور تفسیر وحدیث وفقہ کی کتابوں کا پڑھنے کے لیے اجرت پر لینا	149
جنازہ اُٹھانے اور میت نہلانے کی اُجرت	149
قفیز طحان کا مسئلہ یعنی جو کام کرایا گیا اُسی میں سے اُجرت دینا قرار پایا مثلاً کپڑے کی بُنوائی اُسی میں کا کپڑا، آٹا پسوایا اور اُسی میں کا آٹا اُجرت قرار پایا	149
کھیت کی کٹوائی، کپاس کی چنوائی اور تیل پیلنے کی اُجرت جانور کی ذبح کرائی	150
دوسرے کی زمین میں درخت لگائے اس کی اُجرت اوسی درخت میں کا ایک حصہ دینا قرار پایا	150
دوسرے کو اپنا جانور دیا کہ اسے اُجرت پر چلاؤ	150
گائے دوسرے کو دی اور یہ طے پایا کہ دودھ نصف نصف	150
مرغی یا بکری کو بٹائی پر دینا ناجائز ہے	151
وقت پر اجارہ ہوتا ہے یا کام پر، دونوں پر ناجائز ہے	151
کاشتکار سے کھات ڈالنے کی شرط کی یا یہ کہ زمین جوت کر واپس کرے	151
کھیت کے بدلے میں کھیت لیا	151
مشترک چیز میں کام کرنے کے لیے شریک کو اجیر کیا	
اُجرت نہیں پائے گا	152
راہن نے مرتہن سے مرہون کو اجرت پر لیا اس کی اُجرت نہیں ملے گی جس طرح آج کل بعض لوگ مکان رہن رکھ کر خود کرایہ پر لیتے ہیں	152
مالک حمام حمام میں نہایا، اس کی کچھ اجرت نہیں	152
زمین اجارہ پر دی تو بیان کرنا ہوگا کہ متاجر اس میں کیا بوئے گا یا کیا کام کرے گا	152
شکار کرنے یا جنگل کی لکڑیاں کاٹنے کے لیے اجیر کیا	153
بی بی کو گھر کے کام کے لیے اجیر نہیں کرسکتا	153
عورت نے اپنا مکان شوہر کو کرایہ پر دیا اور اس میں خود بھی رہی اُجرت کی مستحق ہے	153
اِستہلاکِ عین پر اجارہ ناجائز ہے، تالاب اور چراگاہ اور بازار وجنگل کا ٹھیکہ ناجائز ہے	153
مکان کے کرایہ میں یہ شرط کہ رمضان کا کرایہ نہیں لوں گا یا ہبہ کردوں گا ناجائز ہے	154
دکان جل گئی ہے متاجر نے شرط کی کہ میں بنواؤں گا اور کرایہ میں مجرا لوں گا	154
متاجر کے ذمہ واپسی کی شرط کرنا	154
جس چیز کے اجارہ کی مدت مقرر تھی مدت پوری ہونے پر مالک نہیں لے گیا تو بعد کی اجرت نہیں لے سکتا اور قبل مدت چیز خالی ہوئی جب بھی پورا کرایہ واجب ہے	154

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
اجارہ کو دوسرے اجارہ کے فسخ پر معلق کرنا ناجائز ہے	154
ضمان اجیر کا بیان	**155**
اجیر خاص واجیر مشترک کے فرق واحکام	155
جو کام اختلاف محل سے مختلف ہوتا ہے اوس میں اجیر مشترک کو خیار رویت ہے	155
اجیر مشترک امین ہے چیز ضائع ہونے سے اس پر تاوان نہیں اوس کے فعل سے جو نقصان ہوگا اس کا تاوان ہے	156
حمال گر پڑا اور سامان ضائع ہوگیا تاوان واجب ہے	156
کشتی ڈوب گئی تو ضمان ہے یا نہیں	156
چرواہے کے ہانکنے سے جانوروں نے آپس میں دھکا دیا اور کوئی جانور پل سے گرا یا پانی میں ڈوب کر مرا تاوان واجب ہے یوہیں اُس کے مارنے سے عضو ٹوٹ گیا	157
حمال سے چیز ضائع ہوئی تو کیا ضمان لیا جائے	157
آدمیوں کا دھکا لگا اور چیز ضائع ہوئی	157
مزدور کے سر سے چیز اوتروا رہا تھا دونوں کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی	157
باد مخالف کی وجہ سے کشتی جہاں سے آئی تھی وہیں یا کہیں اور چلی گئی	157
کشتی میں آگ لگ گئی	158
ملاّح نے دوسرے کا سامان کشتی میں رکھ دیا اور کشتی ڈوب گئی	158
دھوبی نے دوسرے کا کپڑا دے دیا اس کی صورتیں	158
چرواہے کے بال بچے یا اجیر جانور چرا سکتے ہیں	159
اجنبی کو سپرد کرے گا ضامن ہے	159
چرواہا کہاں جانوروں کو پہنچائے	159
جنگل میں سب جانور چرواہے کی پیش نظر نہ ہوں تو ضامن نہیں	159
جانور نے کھیت چرلیا تو چرواہا ضامن ہے یا نہیں	159
فصد کھچنے پھوڑا چیرنے میں کب ضامن ہے اور کب نہیں	160
اجیر خاص کے احکام کہ یہ اُجرت کا کب مستحق ہے اور اس پر تاوان واجب ہے یا نہیں	160
اجیر خاص اوقات مقررہ میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کر سکتا، فرائض اور سنتِ مؤکدہ پڑھے گا	161
چرواہا اجیر خاص ہو اور بکریوں میں کمی بیشی ہو تو اُجرت میں کمی بیشی نہیں ہوگی	161
گھوڑا راستہ سے بھاگ گیا یا ریوڑ سے کوئی بکری بھاگ گئی تو ضمان ہے یا نہیں	162
کرایہ دار نے مکان میں چولھا یا تنور جلایا یا وہ مکان یا پروسی کا مکان جل گیا تاوان واجب ہے	162
دکاندار کے نوکر یا شاگرد سے کسی کی چیز میں نقصان ہوا اس کا ذمہ دار دکاندار ہے	162
سرا میں یا اُس مکان میں جو کرایہ کے لیے ہے کوئی	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
شخص رہا وہ کہتا ہے میں بطورِ غصب اس میں رہا، کرایہ دینا ہوگا	162	مکان کا کتنا حصہ کرایہ پر لیا یا اُجرت کیا چیز ہے اُس کی جنس وصفت میں اختلاف	168
دو شرطوں میں سے ایک پر اجارہ	**163**	**اجارہ فسخ کرنے کا بیان**	**168**
اچکن سی تو ایک روپیہ، شیروانی سی تو دو روپے مزدوری ملے گی اسی طرح دوسرے کاموں میں دو چیزوں کا ذکر کرنا جائز ہے	163	اجارہ میں خیارِ شرط و خیارِ رویت ہوسکتا ہے	168
آج سیا تو یہ اُجرت ہے اور کل سیا تو یہ اور خود سیو گے تو یہ اور شاگرد سے سلواؤ گے تو یہ	163	روئی دھنکنے میں خیارِ رویت نہیں مگر وقت عقد اگر روئی موجود نہ ہو تو اجارہ منعقد نہ ہوا۔ یوہیں کپڑا موجود نہ ہو تو دھوبی سے اجارہ نہ ہوا	169
خدمت کے لیے اجارہ اور نابالغ کو نوکر رکھنا	**164**	مستاجر کو خیارِ عیب حاصل ہوتا ہے، اور تنہا مستاجر عقد فسخ کرسکتا ہے	169
مرد اپنی خدمت کے لیے اجنبیہ عورت کو نوکر رکھے منع ہے	164	مکان میں عیب ہے یا پیدا ہوگیا مستاجر عقد کو فسخ کرسکتا ہے مگر مستاجر نے نفع حاصل کیا تو پوری اُجرت واجب ہے	169
بال بچے والے گھر میں عورت نے ملازمت کی جائز ہے	164		
اپنی عورت کو خدمت کے لیے نوکر نہیں رکھ سکتا	164		
اپنے اُصول اور رشتہ داروں کو ملازم رکھنا	164	بیل جتنا کام کرنے کے لیے لیا وہ نہیں کرسکتا اجارہ فسخ کرسکتا ہے	170
کافر کی خدمتگاری کی نوکری مسلم کے لیے منع ہے	164		
نابالغ کو کون کون نوکر کراسکتا ہے اور اس کے احکام	164	چند قطعات زمین اجارہ پر لیے بعض کو دیکھ کر ناپسند کیا کل کا اجارہ فسخ کرسکتا ہے	170
موجر اور مستاجر کے اختلافات	**166**		
پن چکی میں پانی تھا یا نہ تھا اس کا کیا حکم ہے	166	جس اجارہ میں مستاجر کو اپنی چیز بغیر عوض ہلاک کرنی پڑے اس کو بغیر عذر بھی فسخ کرسکتا ہے	170
یہ اختلاف کہ قمیص سینے کو کہا تھا یا اچکن یا سُرخ رنگنے کو کہا تھا یا زرد	166		
یہ اختلاف کہ مفت سینے یا رنگنے کو کہا تھا یا اُجرت پر	166	جس غرض کے لیے اجارہ کیا وہی نہ رہی یا شرعاً اُس پر عمل نہ کرسکے تو بغیر فسخ کیے اجارہ فسخ ہوگیا	170
تصرُّف کرنے سے پہلے مالک و مستاجر میں اختلاف ہوگیا	167	جس اجارہ پر عمل کرنے سے کچھ نقصان پہنچے گا اس میں فسخ کی ضرورت ہے	171
مدت یا مسافت میں یا مدت واُجرت دونوں میں اختلاف	167		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
عیب کی وجہ سے اُس وقت فسخ کیا جاسکتا ہے کہ منفعت فوت ہو	171
کل کھیتوں کی آب پاشی نہیں ہوسکتی پانی کم ہے تو مزارع کیا کرے	171
پن چکی کا پانی بند ہے مگر وہ مکان قابل سکونت بھی ہے	171
مکان کی مرمت مالک کے ذمہ ہے نہ کرائے تو اجارہ فسخ ہوسکتا ہے	172
کرایہ کے مکان میں کوآں ہے اُس کی مٹی نکلوانی مالک کے ذمہ ہے	172
کرایہ دار نے مکان خالی کیا اور مکان میں خاک دھول راکھ پڑی ہے اس کی صفائی کرایہ دار کے ذمے ہے	172
دو مکان کرایہ پر لیے ایک گر گیا دوسرے کا اجارہ بھی فسخ کرسکتا ہے	172
مالک مکان کے ذمے دَین ہو یا وہ مفلس ہوگیا تو اجارہ فسخ کرکے مکان بیچا جاسکتا ہے	172
مکان کا کرایہ پیشگی لے چکا ہے جو مکان کی قیمت سے زائد ہے تو دوسروں کے دَین کے لیے مکان فروخت نہیں کیا جائے گا	173
دکاندار مفلس ہوگیا کہ تجارت نہیں کرسکتا، دکان کا اجارہ فسخ کرنے کے لیے یہ عذر ہے	173
بازار بند ہوگیا یا دکاندار تجارت چھوڑنا چاہتا ہے دکان چھوڑنے کے لیے یہ عذر ہے اور دوسری دکان میں منتقل ہونا چاہتا ہے یہ عذر ہے یا نہیں	173
کرایہ دار دوسرے شہر کو جانا چاہتا ہے یہ فسخ اجارہ کے لیے عذر ہے	174
دونوں میں سے ایک کی موت سے اجارہ فسخ ہوگیا	174
راستہ میں جانور کا مالک مرگیا تو مستاجر کیا کرے؟	174
عاقدین میں سے ایک کے مجنون یا مرتد ہونے سے اجارہ فسخ نہیں ہوگا	174
اجارہ کی چیز کا مستاجر مالک ہوگیا، اجارہ فسخ ہوگیا	174
مالک کے مرنے کے بعد نہ وارث نے مکان خالی کرنے کو کہا نہ دوسری اجرت کا مطالبہ کیا تو وہی پہلا کرایہ دینا ہوگا اور کہا تو اُجرتِ مثل	175
مالک زمین مرگیا اور فصل طیار نہیں ہوئی یا مدت اِجارہ ختم ہوگئی اور فصل طیار نہ ہو دونوں کے حکم	175
وارث و مستاجر اجارۂ سابقہ پر راضی ہوں تو وہی اُجرت واجب ہے	175
دو موجر یا دو مستاجر ہیں ایک مرگیا اس کے حصّہ کا اجارہ فسخ ہوگیا	175
دوامی اجارہ ناجائز ہے اور کاشتکاریِ زمین خلافِ شرع ہے	175
اجارہ کے بعد دوسرا شخص زیادہ اُجرت دینے کو کہتا ہے یا دوسرا مزدور کم اُجرت پر کام کرنے کو کہتا ہے یہ عذر نہیں	176

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
سواری کا جانور کرایہ کیا اسکے بعد جانور خرید لیا یہ عذر ہے	176
کام چھوڑنا چاہتا ہے، یہ عذر ہے یا نہیں؟	176
موچی کو جوتے یا موزے بنانے کے لیے چمڑا دیا اور یہ کہا کہ استرا اپنے پاس سے لگا دینا یا درزی کو ابرا دیا اور کہہ دیا استر وغیرہ اپنے پاس سے لگا دینا	176
مزدور سے کہا دوسرے لوگ جو اُجرت بتادیں گے یا فلاں جگہ جو ملی ہے میں دوں گا یہ اجارہ فاسد ہے	176
سینٹھے کی جڑوں میں آگ دیدی اس سے کسی کا نقصان ہوا تاوان واجب ہے یا نہیں	177
آتش بازی سے کسی کا مکان جل گیا ضمان دے	177
آگ اڑ کر دور پہنچی تو تاوان نہیں ہے	177
راستہ میں آگ رکھ دی یا ایسی جگہ جہاں اسے رکھنے کا حق نہ تھا	177
لوہار نے بھٹی سے لوہا نکال کر کوٹا، اور چنگاری اُڑی جس سے کسی کا کپڑا جلا یا آنکھ پھوٹ گئی	177
کھیت میں پانی زیادہ دیا وہ دوسرے کے کھیت میں پہنچا اور نقصان ہوا	178
دکاندار نے اپنی دکان پر کسی کو کام کے لیے بٹھالیا کہ یہاں جو کام آئے تم کرو اور اجرت نصف نصف یہ جائز ہے	178
شتربان سے محمل رکھنا طے ہوا تو ایسا محمل رکھا جائے جو متعارف ہو، اور شتربان کے ذمہ کیا کیا کام ہیں	178
سامان کے لیے اونٹ کیا تو جتنا سامان خرچ ہوا اُتنا ہی	
اس پر اور رکھ سکتا ہے	178
غاصب سے کہہ دیا کہ مکان خالی کر دو ورنہ اتنا کرایہ دینا ہوگا	178
کاشتکار سے کہا کہ زمین چھوڑ دو ورنہ اتنا لگان دینا ہوگا اس صورت میں یہ اضافہ جائز ہے	179
مزدور نے کہا میں اتنے سے کم میں کام نہیں کروں گا دوسرا خاموش رہا وہ اُجرت دینی ہوگی جو مزدور نے بتائی	179
مستاجر کرایہ کی چیز دوسرے کو کرایہ پر دے سکتا ہے	179
مستاجر نے مالک کو وہی چیز کرایہ پر دی یہ ناجائز ہے مگر اجارہ فسخ نہیں ہوا	179
وکیل نے عقد اجارہ کیا اور مالک نے وکیل کو مکان سپرد کر دیا۔ مگر وکیل نے موکل کو قبضہ نہیں دیا کرایہ وکیل سے وصول کرے، اور وکیل موکل سے لے سکتا ہے یا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں	179
فتویٰ دینے کی اجرت نہیں ہوسکتی تحریر کی اُجرت ہوسکتی ہے اور اس سے بھی بچنا بہتر	180
اُجرت پر خط لکھوانا جائز ہے	180
مستاجر پر اُس چیز کا دعویٰ نہیں ہوسکتا جو اس کے پاس اُجرت پر ہے	180
اجارہ یا فسخِ اجارہ کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف ہوسکتی ہے	180
کرایہ پیشگی دیا اور اجارہ فسخ کیا گیا مستاجر اپنی رقم	

www.dawateislami.net

وصول کرنے کے لیے چیز کو روک سکتا ہے	181
جس کی چیز گم ہوگئی اُس نے کہا جو مجھے بتادے اسے اتنا دوں گا اس کی صورتیں	181
مدت پوری ہونے پر چیز کا واپس لانا مالک کے ذمہ ہے اگرچہ مستاجر بیرون شہر چیز کو لے گیا ہو	181
گھوڑے کی واپسی مالک کے ذمہ ہے اور آمدورفت کے لیے لیا ہے تو مستاجر کے ذمہ	181
چیز کا واپس کر جانا اجیر مشترک کا کام ہے	182
جانور کا دانہ گھاس مالک کے ذمہ ہے، مستاجر نے کھلایا تو مُتَبَرِّع ہے کھیت کی مینڈھ درست کرنا مالک کے ذمہ ہے	182
کرایہ کا جانور دوسرے کو سپرد کر دیا اور کہہ دیا کہ اسے کھلاؤ پلاؤ اسکو معاوضہ ملے گا یا نہیں	182
کام کے توابع مثلاً کپڑا سینے میں سوئی تاگا کس کے ذمہ ہیں	182
یکہ تانگہ والے کو گھر تک پہنچانا ہوگا، موٹر لاری کو کہاں تک پہنچانا ہے	182
کلپ اور نیل دھوبی کے ذمہ ہے، چمڑا، پٹھا، ابری جلد ساز کے ذمہ	183
دو مزدور کیے ایک ہی نے کام کیا دوسرا مزدوری کا مستحق ہے یا نہیں	183
چند مزدور گڑھا کھودنے کے لیے مقرر کیے بعض نے کام کم کیا بعض نے زیادہ، اجُرت کس طرح تقسیم ہوگی	183
کرایہ دار کے ساتھ مالک بھی مکان میں رہا اس کے حصہ کی قدر کرایہ کم کر دیا جائے	184
مزدور سے کہا فلاں جگہ سے جا کر غلہ کی بوری اُٹھا لا مزدور گیا مگر غلہ وہاں تھا ہی نہیں کتنی مزدوری پائے گا	184
کسی کو بلانے کے لیے مزدور بھیجا یہ گیا وہ شخص نہیں ملا پوری مزدوری پائے گا	184
ولا کا بیان	**184**
موالاۃ کس طرح ہوتی ہے	185
نابالغ کا موالاۃ کرنا یا نابالغ سے موالاۃ	185
موالاۃ فسخ کرنے کی صورتیں	185
نابالغ بچے یا جو بچے بعد موالاۃ پیدا ہوئے یہ بھی اس میں داخل ہیں	186
مولی العتاقہ دوسرے سے موالاۃ نہیں کر سکتا	186
موالاۃ کا کیا حکم ہے	186
عورت نے موالاۃ کی اس کا مجہول النسب بچہ موالاۃ میں داخل ہے	186
مرد نے ایک سے موالاۃ کی عورت نے دوسرے سے ان سے جو بچہ پیدا ہوا اس کا تعلق باپ کے مولے سے ہوگا	186

www.dawateislami.net

پندرھواں حصہ (15)

عنوان	صفحہ
اکراہ کا بیان	187
اکراہ کی تعریف	188
اس کی شرائط اور قسمیں	189
اکراہ کے احکام	190
بیع شرا، اجارہ، اقرار، اکراہ کی وجہ سے کیے تو فسخ کا اختیار ہے	190
دوایک کوڑا مارنا ضربِ شدید نہیں، مگر بعض صورتوں میں	190
مال قلیل وکثیر کا اکراہ میں فرق	190
مکرَہ کی بیع نافذ ہے مگر لازم نہیں اور ہبہ میں اکراہ ہوا تو ہوا ہی نہیں	190
اکراہ کے ساتھ ثمن پر قبضہ کیا تو واپس کرسکتا ہے	190
جو بیع اکراہ سے ہوئی اس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں فرق	191
مبیع ہلاک ہوگئی ہے تو بائع قیمت لے گا	191
بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اسی طرح بعض شوہروں کا	191
شراب پینے یا خون یا مردار گوشت یا سوئر کا گوشت کھانے پر اِکراہ	191
کفر کرنے پر اکراہ	192
کفر نہیں کیا اور قتل کیا گیا ثواب پائے گا اسی طرح نماز نہ پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا	192
مسافر یا مریض روزہ نہ رکھنے یا توڑنے پر مجبور کیا گیا توڑ دے	192
اکراہ میں روزہ توڑنے سے قضا واجب ہے کفارہ نہیں	192
غیر ملجی میں کفر کی اجازت نہیں	193
مسلم یا ذمی کے مال تلف کرنے پر اکراہ	193
کسی کو قتل کرنے یا اوس کا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	193
اپنا عضو کاٹنے پر مجبور کیا گیا	193
اپنے کو تلوار سے قتل کرو ورنہ میں بُری طرح تجھے قتل کروں گا	193
زنا یا لواطت پر اکراہ	193
طلاق دینے پر زوجہ نے اکراہ کیا یا کسی اور نے	194
مرد مریض نے عورت کو طلب طلاق پر مجبور کیا	195
عورت کو مجبور کیا کہ ایک ہزار کے عوض طلاق قبول کرے	195
دس ہزار مہر کے عوض نکاح کرنے پر مجبور کیا گیا	195
ایک ہزار کے عوض خلع کرنے پر مجبور کیا گیا اور عورت کا مہر زائد ہے	195
اِکراہ کے ساتھ کیا چیزیں صحیح ہیں	195
ظہار یا قسم کے کفارہ پر مجبور کیا گیا	195
اِکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے اس کا مطلب	196
اِکراہ کے ساتھ دَین معاف کرایا، کفیل کو بری کرایا، شفعہ سے روکا	196
چوری یا قتل عمد کا زبردستی اقرار کرایا	196

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
شوہر نے عورت سے دھمکی دے کر مَہر معاف کرایا یا ہبہ کرایا	197
ایک شخص کے لیے ہبہ کرنے کی دھمکی دی اوس نے دو شخصوں کو ہبہ کیا	197
کھانا کھانے پر اکراہ	197
ہزار قیدی چھوڑنے کے لیے لونڈی زنا کے لیے مانگتا ہے دینا جائز نہیں	197
چوروں نے مال بتانے کو کہا اوس نے نہیں بتایا اور قتل ہوگیا	198
مردو عورت نے اتفاق کیا کہ بظاہر ایک ہزار پر طلاق دیں گے	198
حَجر کا بیان	**198**
حجر کی تعریف اور یہ کہ اس کے اسباب کیا کیا ہیں	199
طبیب جاہل جس کو علاج میں مہارت نہ ہو اُس کو علاج کرنے سے روک دیا جائے اسی طرح جاہل مفتی کو فتویٰ دینے سے روکا جائے	199
آج کل کے مولویوں کو خیر خواہانہ نصیحت	200
جنون حجر کے لیے سبب ہے اور معتوہ تمیز دار بچہ کے حکم میں ہے	200
مجنون اور نابالغ نہ طلاق دے سکتے ہیں نہ اقرار کرسکتے ہیں	200
غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کرسکتا ہے	200
نابالغ کا وہ عقد جس میں نفع وضرر دونوں ہوتے ہیں اجازتِ ولی پر موقوف ہے	200
فعل میں حجر نہیں ہوتا	201
نابالغ کو قرض دینا یا اوس کے پاس امانت رکھنا یا بیع کرنا اگر بغیر اجازت ولی ہو تو ہلاک ہونے پر تاوان نہیں	201
آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوتا ہے کہ نہیں	201
سفیہ کے کن تصرفات میں حجر ہوسکتا ہے	202
نابالغ جب بالغ ہو تو اوس کے اموال کب اوسے دیے جائیں	202
مال دینے کے بعد چال چلن خراب ہوگئے	202
جس پر بکثرت دَین ہیں، دائن کی درخواست پر قاضی اوسے مجبور کردے گا	202
مفلس نے چیز خریدی تو اس چیز کا حقدار تنہا بائع ہے یا نہیں	203
دَین کس مال سے ادا کیا جائے	203
بلوغ کا بیان	**203**
لڑکے اور لڑکی کے بلوغ کی کیا کیا صورت ہے	203
جب بالغ ہونا مسلّم ہوچکا تو اپنے کو نابالغ نہیں کہہ سکتے	204
لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہو اور اس کی عورت کو حمل ہوجائے تو بچہ ثابت النسب مانا جائے گا	204
ماذون کا بیان	**204**
نابالغ کے تصرفات تین قسم کے ہیں اور ان کے احکام	204
نابالغ کی بیع اجازت پر موقوف ہے مگر جبکہ ماذون ہو	204
نابالغ کا ولی کون ہے	205
ولی کا خاموش رہنا بھی اذن ہے	205
ولی نہ ہو یا اجازت نہ دے تو قاضی اجازت دے سکتا ہے	205

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نابالغ ومعتوہ کے بعض اقرار صحیح ہیں	206
مسلمان کا ولی کافر نہیں ہوسکتا	206
بچہ پر دعویٰ ہوا تو انکار کی صورت میں اوس پر حلف ہے	206
غصب کا بیان	**206**
غصب کے متعلق احادیث	206
غصب کی تعریف	209
بعض صورتوں میں اگرچہ غصب نہیں مگر اس کا حکم پایا جاتا ہے یعنی ضمان لازم ہے	209
مٹی کا ڈھیلا یا ایک قطرہ پانی بغیر اجازت لینا جائز نہیں	210
چوری کی صورت کو غصب نہیں کہیں گے	210
دوسرے کے جانوروں پر بوجھ لادنا ناجائز ہے	210
غصب کا حکم	210
غاصب سے ضمان لے یا غاصب الغاصب سے اختیار ہے	210
شے موقوف غصب کر لی اور اُس کی قیمت بڑھ گئی پھر کسی دوسرے نے غصب کر لی	210
پرائی دیوار گرادی اوس کا نقصان لینے کی صورتیں	211
جہاں سے غصب کیا ہے چیز کو وہیں واپس کرنا ہوگا	211
یہ ضرور نہیں کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہوجائے	211
گیہوں غصب کرکے مالک کو پیسنے کے لیے دے آیا	211
سوتے میں ٹوپی یا انگوٹھی وغیرہ اتار لی	212
مالک کی گود میں چیز رکھ دی مگر اوسے علم نہ ہوا	212
مغصوب چیز ہلاک ہوگئی تو کیا تاوان دے	212
ذوات القیم اور ذوات الامثال کی قدرے تفصیل	212
غاصب کہتا ہے کہ چیز ہلاک ہوگئی تو قید کریں جب تک اوس کا سچا ہونا ظاہر نہ ہو	213
غاصب کہتا ہے میں نے چیز واپس کردی مالک کے یہاں ہلاک ہوئی	213
جائداد غیر منقولہ چھین لی اس کا کیا حکم ہے؟	214
زمین غصب کرکے اس میں کاشت کی	214
جائداد موقوفہ اور نابالغ کی زمین غصب کی اس کا کیا حکم ہے	214
چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں	214
مغصوب چیز کی اُجرت حاصل کی	215
مغصوب یا ودیعت کو بیچ کر نفع حاصل کیا اس کے احکام	215
مغصوب چیز میں تغییر	**216**
ایسی تبدیل کی کہ دوسری چیز ہوگئی یا دوسری چیز میں ملادی کہ تمیز نہ ہوسکے یا دشوار ہو	216
روپیہ غصب کرکے گلا دیا	216
غاصب واپس کرنا چاہتا ہے مگر مالک پردیس چلا گیا ہے کیا کرے؟	216
بغیر تاوان دیے چیز کو کام میں لانا حرام ہے	216

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بکری کو ذبح کرکے گوشت پکالیا یا گیہوں کا آٹا پسوایا، لوہے کی تلوار چھری بنالی تانبے کے برتن بنالیے اس کا کیا حکم ہے؟	216
بکری ذبح کرڈالی بلکہ اس کا گوشت بنالیا اب بھی مالک ہی کی ہے	217
جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے یا آنکھ پھوڑ دی یا گدھے کو ذبح کردیا	217
مغصوب چیز موجود ہے مگر اس کے لینے میں غاصب کا نقصان ہوگا	217
بغیر قصد ایک کی چیز دوسرے کی چیز میں چلی گئی اور بغیر نقصان چیز کو نہ نکالا جاسکے	217
سونا چاندی غصب کرکے روپیہ اشرفی برتن بنالیا	217
غاصب نے کپڑا غصب کرکے پھاڑ ڈالا اس کی تین صورتیں ہیں	218
کپڑا غصب کرکے رنگ ڈالا	218
کپڑا کسی کے رنگ میں گر گیا اور اوس پر رنگ آگیا	218
رنگ غصب کرکے اپنا کپڑا رنگ لیا	218
ایک کا رنگ غصب کیا دوسرے کا کپڑا غصب کیا اور اُس میں رنگ دیا	218
کپڑے کو دھویا یا اوس میں پھٹنے بٹے	219
ستو غصب کرکے گھی میں مل دیا	219
زیور یا برتن غصب کرکے توڑ پھوڑ ڈالے	219
چاندی کی چیز پر سونے کا ملمع تھا، ملمع دور کردیا	219
تانبے لوہے پیتل کی چیزیں وزن سے بکیں یا حد وزن سے خارج ہوگئی ہوں دونوں کے احکام	219
جانور غصب کیا تھا وہ بڑھ گیا کھیت میں زراعت بڑھ گئی درخت میں پھل آگئے ان سب میں غاصب کو معاوضہ نہیں ملے گا	220
روئی کتوالی یا سوت کا کپڑا بنوایا	220
زمین میں عمارت بنوائی یا پیڑ لگائے	220
لکڑی چیر ڈالی، لکڑی کے لیے آرہ عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا	220
مردار کا چمڑا غصب کرکے پکالیا	221
دروازہ کا ایک بازو یا موزہ، جوتے میں کا ایک تلف کردیا	221
تلف کرنے سے کہاں ضمان واجب ہوتا ہے کہاں نہیں	**221**
دوسرے کا انڈا توڑ دیا گندہ نکلا یا اخروٹ توڑا وہ خالی نکلا	221
کسی چیز کی ترکیب اور بناوٹ بگاڑ دی	221
دیوار گرادی پھر ویسی ہی بنادی	221
دوسرے کی زمین میں سے مٹی اُٹھالایا	221
کسی کا گوشت پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا، مگر ایک صورت میں نہیں دینا ہوگا اور اسی طرح کی اور کئی صورتیں ہیں	222
کوئی اپنی دیوار گرانا ہی چاہتا تھا اُس نے بغیر اجازت	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
وہ دیوار گرادی اس میں تاوان نہیں	222
قصاب کی بکری بغیر اجازت ذبح کردی تاوان ہے یا نہیں	222
دوسرے کا مال بغیر اجازت چند جگہوں میں خرچ کرنا جائز ہے	222
جانور نے کھیت چرلیا یا بلی نے کبوتر کھالیا تاوان نہیں	223
مسلم کے پاس شراب تھی کسی نے تلف کردی تاوان نہیں	223
مسلم نے کافر سے شراب خرید کر کے پی ڈالی	223
مسلم کی شراب کا سرکہ بنالیا تو سرکہ کس کا ہے	223
دوسرے کی چیز تلف کردی مالک نے جائز کردیا ضمان سے بری نہ ہوا	223
غاصب سے دوسرے نے غصب کرلی یا غاصب نے ودیعت رکھی مالک جس سے چاہے ضمان لے	223
غاصب دوم نے غاصب اول کو چیز واپس کردی یا تاوان دے دیا بری ہوگیا	224
غاصب نے عاریت دے دی تو مالک اس غاصب یا مستعیر جس سے چاہے ضمان لے	224
غاصب نے چیز بیچ دی اگر مالک نے غاصب سے ضمان لیا تو بیع صحیح ہوگئی اور مشتری سے لیا تو باطل ہوگئی	224
چیز رہن رکھ دی یا اُجرت پر دی مالک نے مرتہن یا مستاجر سے ضمان لیا تو رجوع کریں گے	224
مالک کچھ ضمان غاصب سے اور کچھ غاصب الغاصب سے لے سکتا ہے	225
غاصب سے مغصوب کو مالک کو دینے کے لیے لیا ہے تو جب تک دے نہ دے بریٔ الذمہ نہ ہوگا	225
گھوڑا غصب کیا اوس سے دوسرا چھین لے گیا دوسرے کے یہاں سے مالک چورا لے گیا مالک سے دوسرا زبردستی چھین لایا	225
مالک نے غاصب کی بیع کو جائز کردیا بیع صحیح ہوگئی	225
بیع کرنے کے بعد غاصب خود ہی چیز کا مالک ہوگیا	225
آگ لگی تھی بجھانے کے لیے کسی کی دیوار پر چڑھنے سے دیوار گرگئی تاوان واجب نہیں	225
دوسرے کے مکان میں بلا اجازت داخل ہونا جائز نہیں مگر بضرورت	225
ایک نے قبر کھدوائی دوسرے نے اپنی میت اس میں دفن کردی	226
غاصب نے چیز غائب کردی پتا نہیں کہ کہاں ہے مالک کیا کرے	226
غاصب کہتا ہے مجھے چیز کی قیمت معلوم نہیں اس کا کیا حکم ہے	226
ضمان لینے کے بعد چیز ظاہر ہوگئی تو مالک کو اختیار ہے	227
زیادت منفصلہ غاصب کے پاس امانت ہے	227
لہو ولعب کی چیزیں توڑ ڈالیں تو تاوان نہیں	227
طبل غازی یا جودف شادیوں میں بجانا جائز ہے یا بچوں کے تاشے باجے توڑے تو تاوان ہے	228

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
بولنے والے کبوتر اوراڑنے والے کے تاوان میں فرق	228
سینگ والا مینڈھا جس کولڑاتے ہیں اوراصیل مرغ اور تیتر بٹیر کے تاوان	228
درخت کے چھوٹے چھوٹے پھل جوکارآمد نہیں ہیں توڑ ڈالے یاکلیاں توڑ ڈالیں ان کا بھی تاوان دینا ہوگا	228
خاص اورعام کوئیں میں نجاست ڈالنے کافرق	229
علی ابن عاصم رحمہ اللہ تعالٰی کی حکایت اورامام اعظم رحمہ اللہ تعالٰی کا زبردست استدلال	229
ایک نے دوسرے سے کہایہ بکری ذبح کردواور بکری اوس کی نہ تھی ذابح کوتاوان دینا ہوگااوسے معلوم ہویا نہ ہو	229
کسی نے کہامیرا کپڑا اپھاڑ کر پانی میں ڈالدواوس نے ایساہی کیااس میں تاوان نہیں مگر گنہگار ہے	230
زمین غصب کرکے اوس میں کچھ بویا مالک نے کھیت جوت کراور چیز بودی اس پرتاوان نہیں	230
کسی کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی مالک نے جب کہا تو اس نے کہا بیج مجھے دےدواور میں اُجرت پر کام کروں گا	230
درخت کی شاخ دوسرے کی دیوار پر آگئی مالکِ درخت سے کہہ دے شاخیں کاٹ دو ورنہ میں کاٹ ڈالوں گا	230
انڈے غصب کیے اوس سے بچے نکلے	230
تنور سے شعلہ نکلا اور یہ مکان جلا پھر کسی اور کا مکان جلا	230
کسی کا دامن دوسرے کے نیچے دبا اور اُٹھنے میں پھٹ گیا	231
دلال کو چیز دی تھی اسے معلوم ہوا کہ چوری کی ہے واپس کردی یہ بَری ہے	231
مدیون کی پگڑی دائن نے اُتارلی اور کہا کہ میرا روپیہ لاؤ تب دوں گا، پھر وہ پگڑی اس کے پاس ضائع ہوگئی	231
جانور کسی کے گھر میں گھس گیا یا پرند کنوئیں میں گر گیا تو کس کے ذمہ نکالنا ہے	231
کسی کے مکان میں بہت لوگ جمع تھے اورصاحب خانہ کا آئینہ دیکھنے لگے وہ ٹوٹ گیا تو تاوان نہیں	231
ایک نے دوسرے کی ٹوپی اُتار کر تیسرے کے سر پر رکھی اور اُس نے چوتھے کے سر پر وعلٰی ہذا القیاس پھر وہ ٹوپی ضائع ہوگئی	231
شفعہ کا بیان	**232**
شفعہ کی تعریف اور اُس کے شرائط	233
مکان موقوف کے ذریعہ سے شفعہ نہیں ہوسکتا	234
شفعہ کے مراتب	235
کوچہ سربستہ میں شفعہ کی صورتیں	236
شرکت کی دوصورتیں ہیں	236
جار ملاصق کب شفعہ کرسکتا ہے	237
دومنزلہ مکان کی ایک منزل فروخت ہوئی کون شفعہ کرے	237

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مکان بیچا اور راستہ نہیں بیچا	238
مکان کے دو دروازے دو گلیوں میں ہیں یا دو گلیوں کو ایک کر دیا یا کوچہ سربستہ کی دیوار توڑ کر راستہ عام کر دیا	238
چند شرکا ہوں تو سب حقدار ہیں	238
شفعہ کرنے والے بعض موجود ہیں بعض غائب	238
قاضی کے فیصلہ کے بعد شفیع نے لینے سے انکار کر دیا تو اس کے بعد والے شفعہ نہیں کر سکتے	239
شفیع جائداد کا صرف ایک جز لینا چاہتا ہے یہ نہیں ہوسکتا	239
ایک نے اپنا حقِ شفعہ دوسرے کو دے دیا	240
دو شخصوں نے مشترک مکان بیچا یا دو شخصوں نے ایک مکان خریدا یا ایک نے دو مکان خریدے	240
وکیل سے طلب شفعہ کب ہوسکتی ہے	240
طلبِ شفعہ کا بیان	**240**
طلبِ مواثبت	240
طلبِ مواثبت میں دیر کرنا شفعہ کو باطل کرتا ہے اور اس کی صورتیں	241
طلبِ اشہاد یا طلبِ تقریر اور اس کی صورتیں	242
طلبِ تملیک	244
شفیع کے دعویٰ کرنے پر قاضی چند سوالات کرے گا	245
ثمن کا حاضر کرنا دعوے کے لیے شرط ہے نہ فیصلہ کے لیے	245
شفعہ کا دعویٰ مشتری پر ہوگا اور کبھی بائع پر بھی ہوسکتا ہے	246
ذمہ داری کبھی مشتری پر ہوتی ہے اور کبھی بائع پر	246
شفعہ میں خیار	246
شفعہ میں اختلاف کی صورتیں	**247**
کتنے داموں میں شفیع کو جائداد ملے گی	**250**
بائع نے مشتری سے ثمن کم کر دیا تو یہ کمی شفیع سے بھی ہوگئی اور ثمن میں زیادتی ہوئی تو شفیع پر زیادتی نہیں ہوگی	250
ذوات الامثال یا ذوات القیم سے جائداد خریدی	251
ادائے ثمن کے لیے میعاد تھی تو شفیع کو اختیار ہے کہ ثمن اس وقت دے یا میعاد پر	251
مشتری نے زمین میں کاشت کی تو فصل طیار ہونے پر شفیع کو زمین ملے گی	252
مشتری نے جدید تعمیر کی یا درخت لگائے یا مکان میں روغن وغیرہ کرایا	252
عمارت منہدم کر دی یا منہدم ہوگئی تو کتنا ثمن دینا ہوگا	252
زمین خریدی جس میں درخت ہیں ان کے پھل کس کے ہیں	253
مشتری کے تمام تصرفات شفیع باطل کر دے گا	254
کس میں شفعہ ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں	**254**
صلح کے ذریعہ سے جو چیز حاصل ہوئی اوس میں شفعہ ہوسکتا ہے یا نہیں	255
بیع بالخیار اور بیع فاسد میں شفعہ ہوسکتا ہے یا نہیں	255
خیارِ عیب یا اقالہ سے جائداد واپس ہوئی تو شفعہ	

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
ہوسکتا ہے یا نہیں	256
شفعہ باطل ہونے کے وجوہ	**256**
مشتری نے شفیع کو کچھ دے کر مصالحت کر لی یا حقِ شفعہ کو خرید لیا شفعہ باطل ہوگیا	257
شفیع کی موت سے شفعہ باطل ہوتا ہے بائع یا مشتری کی موت سے نہیں	258
جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے وہ ملکِ مشتری سے خارج ہوگئی، شفعہ باطل ہوگیا	258
شفیع نے وہ جائداد خرید لی یا اوس سے ضمان درک کیا شفعہ باطل ہوگیا	258
بائع کا وکیل شفعہ نہیں کرسکتا ہے اور مشتری کا وکیل کر سکتا ہے یوہیں بائع یا مشتری نے جس کو خیار دیا ہے	259
شفیع کو غلط خبر ملی تھی اور اوس نے تسلیم کردی تو تسلیم صحیح ہے یا نہیں	259
شفیع نے مِلک کا دعویٰ کیا شفعہ باطل ہوگیا	260
شفعہ باطل کرنے کی صورتیں یا یہ کہ شفعہ کا حق ہی نہ پیدا ہو	260
نابالغ کے لیے بلکہ جو بچہ پیٹ میں ہے اس کے لیے بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے	261
نابالغ کے لیے کون شخص طلب شفعہ کرے	261
تقسیم کا بیان	**261**
تقسیم کی تعریف	262
درخواست کرنے پر قاضی کب تقسیم کرے گا	262
تقسیم میں حصہ جدا کرتا ہے اور مبادلہ کا پہلو بھی ہے	262
ایک شریک موجود ہے ایک غائب یا ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ	263
تقسیم کے لیے حکومت کی طرف سے آدمی مقرر کیا جائے یا اُس کی اُجرت شرکا دیں	263
اُجرتِ تقسیم سب شرکا برابر برابر دیں	263
تقسیم کنندہ کو کیسا ہونا چاہیے	264
ایک ہی شخص اس کے لیے مقرر نہ ہو نہ ان کو شرکت کا موقع دیا جائے	264
شرکاء خود بھی تقسیم کر سکتے ہیں	264
بعض صورتوں میں شرکاء سے گواہ مانگے جائیں گے اور بعض میں نہیں	265
تنہا ایک وارث موت مورث ثابت کرنا چاہتا ہے	265
جائداد مشترک غائب یا نابالغ کے قبضہ میں ہے	265
کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں	**266**
اگر ہر ایک کا حصہ قابلِ اِنتفاع ہے تو فقط ایک کے کہنے سے تقسیم ہوگی اور جس کا حصہ قابل انتفاع نہ ہو تو اس کے کہنے سے تقسیم نہ ہوگی	266
ایک چیز کی تقسیم کرنی ہو یا چند چیزیں تقسیم کی جائیں دونوں کا حکم	266
جو چیزیں تقسیم سے خراب ہوجائیں یا اون میں بہت تفاوت ہو	266

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دیوارِ مشترک کی تقسیم	267
دکان مشترک قابلِ تقسیم نہ ہو تو باری مقرر کر دی جائے اگرچہ ایک شریک راضی نہ ہو	268
زراعت اور تھان یا سلے ہوئے کپڑے کی تقسیم	268
برتن، زیور، سونے، چاندی کی تقسیم	268
چند مکانات یا قطعاتِ زمین کی تقسیم	269
نالی یا پرنالہ کی تقسیم	269
طریقۂ تقسیم	**269**
تقسیم میں قرعہ ڈالنا اچھا ہے	269
قاضی یا اُس کے نائب کی تقسیم میں انکار کی گنجائش نہیں	270
خود تقسیم کر رہے تھے اور سب کے نام نکل آئے یا صرف ایک باقی ہے تو انکار نہیں کر سکتے	270
زمین وعمارت کی تقسیم میں قیمت بھی لگائی جائے	270
ایک کا پرنالہ دوسرے کے حصہ میں پڑا تو تقسیم رکھی جائے یا توڑ دی جائے	270
بعض شرکا کہتے ہیں کہ راستہ مشترک ہی رہے	271
راستہ کتنا چوڑا کتنا اُونچا ہونا چاہیے	271
تقسیم میں شرط ہے کہ راستے کی مقداریں مختلف ہوں گی	271
دومنزلہ مکان کی تقسیم قیمت کے لحاظ سے ہوگی	271
زمین مشترک میں درخت یا زراعت ہے	271
بھوسے کی تقسیم	271
ایک کی دو روٹیاں ہیں دوسرے کی تین ان کو تین شخصوں نے کھایا	271
تقسیم میں غلطی کا دعویٰ یا یہ کہ میرا حصہ مجھے نہیں ملا	272
استحقاق کے مسائل	273
مکان یا زمین کی تقسیم ہوئی ایک نے دوسرے کے حصہ میں دعویٰ کیا کہ یہ کمرہ یا درخت میرا ہے	274
درخت یا عمارت کی تقسیم کے بعد ایک نے دوسرے پر زمین کا دعویٰ کیا	274
ایک کے درخت کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں لٹکتی ہیں یا ایک کی دیوار پر دوسرے کی کڑیاں ہیں	275
زمین مشترک میں درخت لگایا یا مکان بنوایا	275
ترکہ کی تقسیم کے بعد معلوم ہوا کہ میت پر دَین ہے	275
جن لوگوں نے تقسیم کی ان میں سے کسی نے میت پر اپنا دَین بتایا	275
وَصی سے وُرَثہ یہ کہتے ہیں کہ بقدرِ دَین جدا کر کے باقی کو تقسیم کر دے وصی کو اختیار ہے کہ تقسیم نہ کرے	276
وصی دو شخص ہوں تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا	276
ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمی	276
ایک وارث نے دَین کا اقرار کیا دوسرے انکار کرتے ہیں	276
دائن کے مطالبہ پر تقسیم توڑی جا سکتی ہے	276
ورثہ نے قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کی تو قاضی	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دریافت کرے کہ دَین یا وصیت ہے کہ نہیں	277
تقسیم کے بعد نیا وارث ظاہر ہوا یا وصیت کا پتا چلا	277
وارث نے دَین ادا کیا تو دوسرے ورثہ سے رجوع کرسکتا ہے یا نہیں	277
تقسیم کے بعد عورت نے دَینِ مَہر کا دعویٰ کیا	278
دَین وعین کی تقسیم باطل ہے	278
ایک شخص مرا جس کے تین لڑکے ہیں پھر ان میں سے کوئی مرا اوس نے لڑکا چھوڑا ان تینوں میں تقسیم ہوئی پھر یہ لڑکا کہتا ہے کہ دادا نے میرے لیے وصیت کی ہے یا میرے باپ پر میرا دَین ہے یہ تقسیم توڑی جائے گی یا نہیں	278
تقسیم کو توڑنا اور تقسیم میں قرعہ اندازی	279
تقسیم میں حصوں کا تعیُّن کیونکر ہوگا	279
بلاوجہ تقسیم ایک شخص توڑنا چاہتا ہے یہ نہیں ہوسکتا	279
سب نام نکل آئے یا صرف ایک باقی رہ گیا ہے تو رجوع نہیں کرسکتے	279
اونٹ بکریوں کی تقسیم	279
ہبہ یا صدقہ یا بیع کی شرط سے تقسیم فاسد ہے	280
مکان مشترک اس طرح تقسیم ہوا کہ ایک کو ساری زمین دی جائے دوسرے کو پوری عمارت	280
مہایاۃ کا بیان اس کے معنی اور احکام	**280**
مہایاۃ کی صورتیں	280
مہایاۃ ہوئی اور مکان کا کرایہ زیادہ ہوگیا یہ زیادتی کس کی ہے	281
دو مختلف چیزوں میں بھی مہایاۃ ہوسکتی ہے	281
مہایاۃ توڑی بھی جاسکتی ہے	281
غلام کو اُجرت پر دینے یا جانور پر سواری لینے یا جانور کے دودھ لینے میں مہایاۃ ناجائز ہے	282
درختوں کے پھل اور بکریوں میں مہایاۃ ناجائز ہے اور اسکے جواز کا حیلہ	282
کپڑے پہننے میں مہایاۃ ناجائز ہے	282
مہایاۃ کی صورت میں ابتداء کون کرے گا	283
طریق مہایاۃ میں اختلاف ہو تو قاضی کیا کرے	283
گاؤں کی حفاظت کے لیے سپاہی مقرر ہوئے تو مصارف کس کے ذمہ ہیں	283
تقسیم میں کیا چیز تبعاً داخل ہوگی	283
تقسیم میں خیار کے احکام	284
ولی بھی تقسیم کراسکتا ہے	285
وصی تقسیم کراسکتا ہے یا نہیں	285
مزارعت کا بیان	**286**
مزارعت کی تعریف اور اس کے شرائط	287
وہ شرائط جن سے مزارعت فاسد ہوجاتی ہے	289
بعض جائز وناجائز صورتیں	289

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
عقدِ مزارَعت لازم ہے یا نہیں	290
مزارِع کے ذمہ کھیت جوتنا پانی دینا ہے یا نہیں	290
پیداوار کی تقسیم میں طے شدہ سے گھٹانا بڑھانا چاہتے ہیں	291
ایک کی زمین اور بیج دونوں کے یا زمین دونوں کی اور بیج ایک کے یا دونوں کی دونوں چیزیں	291
مزارعت فاسدہ کے احکام	291
مزارعت فاسدہ میں جو حصہ ملا ہے اوسے طیّب ظاہر کرنے کا طریقہ	292
مالکِ زمین کو کاشت کرنے کے لیے بیج دے یا اس کی صورتیں	292
یہ کہہ کر زمین دی کہ گیہوں بوئے تو اتنا اور جَو بوئے تو یہ	293
زمین دی کہ اس میں زراعت کرو اور پیڑ بھی لگاؤ	293
یہ شرط کہ مزدور کی اُجرت مالکِ زمین دے گا یا کاشتکار	293
جس شرط سے مزارَعت فاسد ہوئی وہ جس کے لیے مفید تھی اوس نے ساقط کر دی اور دونوں کے لیے مفید ہو اور دونوں ساقط کر دیں تو مزارعت صحیح ہوگئی	293
کاشتکار نے کھیت جوت لیا اب مالکِ زمین کھیت بوانا نہیں چاہتا	293
مزارِع دوسرے کو مزارعت پر دینا چاہتا ہے اسکی صورتیں	294
مزارَعت فسخ ہونے کی صورتیں	295
مر جانے سے مزارعت فسخ ہوگئی اور ابھی فصل طیار نہ ہو تو انتظار کریں	295
کھیت جوتنے کے بعد ان میں سے کوئی مر گیا	296
کھیت اوگنے سے پہلے مر گیا	296
مدت پوری ہوگئی اور فصل کچی ہے	296
طیار ہونے سے پہلے مزارِع مر گیا اور اسکے ورثہ کام کرنے کو کہتے ہیں یا انکار کرتے ہیں دونوں کے احکام	296
کھیت بونے کے بعد مزارع غائب ہوگیا تو مالک کیا کرے	296
مالک زمین پر دَین ہے اور اُس زمین کے سوا کوئی چیز نہیں جس کو مزارعت پر دے چکا ہے تو زمین بیچی جائے گی یا نہیں	297
فصل طیار ہونے کے بعد زمین کی بیع ہوئی	297
اوگنے سے پہلے کھیت کو بیچ دیا	298
مزارع بہت زیادہ بیمار ہوگیا یا سفر میں جائے گا یا اس پیشہ کو چھوڑنا چاہتا ہے یا دوسرا کھیت بونا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارعت فسخ کی جا سکتی ہے	298
مدت پوری ہوگئی اور فصل طیار نہیں ہے تو مدت کے بعد مصارِف دونوں کے ذمہ ہیں	298
مدت پوری ہونے کے بعد مالک یا مزارع کچی کھیتی کاٹنا چاہتا ہے	298
زمین مشترک ہے ایک شریک غائب ہوگیا تو جو موجود ہے زراعت کرسکتا ہے یا نہیں	299
دوسرے کی زمین بلا اجازت بوئی	299
زمین غصب کرکے مزارعت پر دے دی	299
بیج غصب کرکے اپنی زمین میں بو دیے	299

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
راہن نے مرہون زمین مزارعت پر دی یہ صحیح ہے	300
مزارعت میں کس کے ذمہ کیا کام ہیں	300
مزارع کے پاس غلہ امانت ہے اگرچہ مزارعت فاسدہ ہو	301
پانی دینے یا کاٹنے میں دیری کی اور فصل ضائع ہوگئی	301
شرکت میں کھیت بویا ایک شریک پانی دینے سے انکار کرتا ہے	301
مزارعت میں بیج مزارع کے ذمے تھے مگر مالکِ زمین نے خود کھیت کو بویا	302
اجارہ پر کھیت لیا اور مالکِ زمین سے اُجرت پر کام کرایا جائز ہے	302
ایک شخص مرا اور اُس کی اولادیں ایک ساتھ رہتی ہیں بڑے لڑکوں نے کھیت بویا تو غلہ سب کا ہے یا فقط بونے والوں کا	302
معاملہ یا مساقاۃ کا بیان اور اس کے شرائط؟	**302**
درختوں کے سوا بکری وغیرہ کو معاملہ کے طور پر نہیں دے سکتا	303
نرکل، سینٹھا، بید کو معاملہ کے طور پر دے سکتا ہے یا نہیں	303
معاملہ اور مزارعت میں بعض باتوں کا فرق	303
مدت مذکور نہ ہو تو کب تک معاملہ باقی رہے گا	304
مدت ایسی ذکر کی جس میں پھل نہیں آئیں گے یا پھلنے کا احتمال ہو اس کے احکام	304
نئے پودے جو ابھی پھلنے کے قابل نہیں ان کا معاملہ	304
ترکاریوں کے درخت یا باغ کو معاملہ پر دیا کہ جب تک پھلیں کام کرو، یہ معاملہ فاسد ہے	304
ترکاریوں کا وقت ختم ہوگیا بیج لینے کا وقت باقی ہے معاملہ صحیح ہے	305
پھل آنے کے بعد معاملہ پر دینے کی دو صورتیں ہیں	305
خالی زمین معاملہ پر دی کہ عامل درخت لگائے یہ جائز ہے	305
دوسرے کے باغ سے گٹھلی آکر اس کی زمین میں جم گئی یا پھل آکر گرا اور جما، یہ مالک زمین کا ہے	305
معاملۂ صحیحہ کے احکام	305
معاملۂ فاسدہ کے احکام	306
معاملہ فسخ ہونے کی صورتیں	306
ایک شریک نے دوسرے کو معاملہ پر دیا	307
دو شخصوں کو معاملہ پر دیا یہ جائز ہے	307
دو شخصوں نے مشترک باغ کو معاملہ پر دیا	307
بغیر اجازت زمیندار کاشتکار نے پیڑ لگایا یہ زمیندار کا ہے	307
معلّم کے لیے غلہ جمع کرکے بویا گیا اُس کا مالک معلّم نہیں جب تک اوسے دے نہ دیں	307
کھیت میں کچھ پھل یا بالیں یا دانے چھوڑ دیے جو	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
چاہے لے سکتا ہے	308
عامل کو چند باتوں سے بچنا لازم ہے	308
ذبح کا بیان	**308**
ذبح کے متعلق حدیثیں	309
ذبح کی تعریف اور اس کے اقسام	312
ذبح فوق العقدہ میں جانور حلال ہے یا حرام	313
ذبح سے جانور حلال ہونے کے شرائط	313
بکری ذبح کی اوس سے خون نکلا یا حرکت پیدا ہوئی حلال ہے یا حرام	314
کس چیز سے ذبح کر سکتے ہیں	314
ذبح کے بعض مستحبات ومکروہات	315
احرام میں شکار ذبح کرنے یا حرم کے جانور کو ذبح کرنے میں جانور حرام ہے	315
جنگلی جانور مانوس ہو جائے تو ذبح اختیاری ہے اور گھریلو جانور وحشی ہو جائے تو ذبح اضطراری ہوسکتا ہے	315
عورت اور گونگے اور اقلف اور جن کا ذبیحہ	316
معبودان باطل کے لیے مشرک نے مسلم سے ذبح کرایا اور مسلمان نے بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا	316
ذبح کے بعد چھری پھیرنے کا اعتبار نہیں	316
قصداً یا بھول کر بسم اللہ نہ کہنے کا حکم	316
بسم اللہ کے ساتھ دوسرا نام بھی لیا اس کی تین صورتیں ہیں	317
ما اهل لغير الله به کا مطلب اور وہابیہ کارد	317
بسم اللہ کی ''ہ'' کو ظاہر کرنا چاہیے	317
بسم اللہ اکبر بغیر واو کہے	317
زبان سے بسم اللہ کہی اور دل میں نیت حاضر نہیں	318
ذبح اختیاری میں جانور پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے اور شکار میں آلہ پر	318
خود ذابح بسم اللہ پڑھے اور معین ذابح کس کو کہتے ہیں	318
بسم اللہ پڑھنے اور ذبح کے درمیان فاصلہ نہ ہو	318
پلاؤ جانور بھاگ جائے تو ذبح اضطراری ہوسکتا ہے	319
آبادی اور جنگل میں بھاگنے کا فرق ہے یا نہیں	319
مرغی اُڑ کر درخت پر چلی گئی یا کبوتر اُڑ گیا یا ہرن بھاگ گیا	319
ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ نکلا زندہ ہو تو ذبح کر دیا جائے	320
ذبح کے بعض مستحبات	320
حلال وحرام جانوروں کا بیان	**320**
اس کے متعلق چند حدیثیں	320
جیش الخبط کا مختصر اور نتیجہ خیز واقعہ	322
بعض جانوروں کے حرام ہونے میں کیا حکمت ہے	323
حلال وحرام جانوروں کی کچھ تفصیل اور چند کلیات	324
مچھلی کے پیٹ سے موتی یا اشرفی یا زیور نکلا ان کا کیا حکم ہے	325
جلالہ اور بکرے کا حکم	325
بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلایا	325

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا	326
ذبح کیا ہوا جانور پانی میں گر کر یا لڑھک کر گرا اور مرگیا کھایا جائے	326
زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا گیا حرام ہے	326
ذبح کے بعد ابھی جانور زندہ تھا اس کا ٹکڑا کاٹ لیا حلال ہے	326
شکار پر تیر چلایا اور کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہوگیا وہ حلال ہے یا حرام	326
دوسرے سے جانور ذبح کرنے کو کہا اور اوس وقت ذبح نہیں کیا بیچنے کے بعد ذبح کیا تاوان دے	327
سوئر اور انسان کے سوا ہر جانور ذبح سے پاک ہوجاتا ہے	327
قربانی کا بیان	**327**
اس کے فضائل میں چند احادیث	327
قربانی کے اقسام اور وجوب کے شرائط	331
شرائط کا ایک جزو وقت میں پایا جانا وجوب کے لیے کافی ہے	332
سبب وجوب اور قربانی کا رکن	333
کتنا مال پائے جانے میں قربانی واجب ہوگی	333
بی بی یا بالغ لڑکوں کی طرف سے قربانی کرنے میں اجازت لینی ہوگی	334
قربانی کا حکم	334
دسویں ہی کو قربانی کرنا ضرور نہیں وقت میں جب چاہے کرسکتا ہے	334
قربانی کرنے کے بعد فقیر مالدار ہوگیا دوبارہ قربانی کرے یا نہیں وقت گزرنے کے بعد فقیر ہوگیا تو ساقط نہیں اور وقت کے اندر مرگیا تو ساقط ہے	335
بکری یا گائے، اونٹ کا ساتواں حصہ واجب ہے زائد ہوسکتا ہے کم نہیں ہوسکتا	335
شرکت میں قربانی کے مسائل	335
گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم ناجائز ہے	335
قربانی کا وقت اور اس میں افضل کون سا ہے	336
تاریخوں میں شبہہ ہو تو کیا کرے	336
قربانی کرنا اوس کی قیمت صدقہ کرنے سے افضل ہے	336
شہر میں بعدِ نماز وقتِ قربانی ہوتا ہے اور دیہات میں طلوعِ فجر سے	337
پہلی جگہ نماز ہوگئی وقت ہوگیا اگرچہ عیدگاہ میں نہیں ہوئی	337
نماز کے بعد قربانی ہوئی اور معلوم ہوا کہ نماز نہیں ہوئی تو نماز کا اعادہ ہے قربانی کا نہیں	337
یہ گمان تھا کہ عرفہ کا دن ہے اور قربانی کرلی پھر معلوم ہوا کہ دسویں ہے یا اسی صورت میں دسویں کو نماز سے قبل قربانی کی	338
نویں کے متعلق دسویں کی گواہی گزری اور قربانی ونماز	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
ہوگئی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی دونوں ہوگئیں	338
ایامِ نحر گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو کیا کرے	338
قربانی کی وصیت کی مگر نہ قیمت بتائی نہ جانور کا تعین کیا	339
قربانی کی منت مانی اور یہ نہیں معین کیا کہ بکری یا گائے اور بکری کی منت ہے تو گائے کی قربانی ہوسکتی ہے	339

قربانی کے جانوروں کا بیان 339

عنوان	صفحہ
جانوروں کی عمر کیا ہو اور کون سا جانور افضل ہے	340
قربانی کے جانوروں میں عیب نہ ہو اور عیبوں کی تفصیل	340
خریدنے کے وقت عیب نہ تھا بعد میں عیب ہوگیا یا خریدنے کے وقت عیب تھا پھر جاتا رہا	342
قربانی کے وقت جانور کودا اور عیب پیدا ہوگیا	342
قربانی کا جانور مر گیا یا گم ہوگیا تو کیا کرے	342
قربانی کے جانور میں شرکت کے مسائل	343
شرکا کی نیتیں مختلف قسم کے تقرّب کی ہوں قربانی جائز ہے	343
لوگوں کے جانور مل گئے پتا نہیں چلتا کون کس کا ہے تو کیا کرے	343
قربانی کے مستحبات	344
اگر خود ذبح نہ کرے تو مسلمان سے ذبح کرائے	344
قربانی کے گوشت و پوست وغیرہ کے مسائل	345
ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے نفع حاصل کرنا منع ہے اور اسکی صورتیں	347
قربانی کے لیے جانور خریدا یا اوس کے بچہ پیدا ہوا اس کو کیا کرے	347
قربانی کرنے کے بعد اوسکے پیٹ میں بچہ نکلا	348
دوسرے کے جانور کو بلا اجازت بھول کر ذبح کیا	348
دوسرے کے جانور کو بلا اجازت قصداً ذبح کردیا	348
مالک نے جانور کو معین نہ کیا ہو اور بلا اجازت کسی نے ذبح کردیا	348
جانور کو غصب کرکے قربان کردیا	349
اپنی بکری دوسرے کی طرف سے قربانی کی نہیں ہوئی	349
امانت یا عاریت یا رہن کی قربانی	349
مویشی خانہ سے نیلام لے کر قربانی کی نہیں ہوئی	349
دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے اس کی قربانی کوئی نہیں کرسکتا	349
ایک شخص کے اہل وعیال نو ہیں اوس نے دس بکریوں کی قربانی کی اور یہ معین نہیں کیا کہ کس کی طرف سے کون ہے	349
اپنی طرف سے اور بچوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی	350
بیع فاسد سے خرید کر قربانی کی ہوگئی	350
موہوب کی قربانی کی اور واہب نے واپس لے لیا	350

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دوسرے سے قربانی کرائی اوس نے قصداً بسم اللہ چھوڑ دی تاوان دے	350	**سولھواں حصہ (16)**	
		کھانے کا بیان	**358**
تین شخصوں کی بکریاں مل گئیں ان کو کیا کرنا چاہیے	350	کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے فضائل	359
دوسرے سے ذبح کرایا اور خود بھی چھری پر ہاتھ رکھا دونوں بسم اللہ کہیں	351	کھانے سے پہلے کی دعا	362
		دہنے ہاتھ سے کھائے پیئے	362
قربانی کے لیے گائے خریدی اب اس میں دوسرے کو شریک کرسکتا ہے یا نہیں	351	تین انگلیوں سے کھائے	362
		کھانے کے بعد ہاتھ اور برتن کو چاٹ لے	363
پانچ شخصوں نے گائے خریدی چھٹا شخص شرکت چاہتا ہے چار نے منظور کیا ایک انکار کرتا ہے	351	کھانے اور پانی میں پھونکنا منع ہے	363
		لقمہ گر جائے تو صاف کر کے کھالے	364
قربانی کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ جانور میں عیب تھا	351	روٹی کا احترام کرنا چاہیے	364
قربانی شدہ بکری کسی نے غصب کر لی تاوان لے کر صدقہ کرے	351	کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھائے	364
		کھانے کے بعد الحمد لِلّٰہ کہے اور یہ دعا پڑھے	364
غنی نے منت مانی تو اس کے ذمہ دو قربانیاں واجب	352	کھانے اور دودھ پینے کے بعد کی دعا	366
ایک سے زیادہ قربانیاں بھی جائز ہیں	352	جب تک کھانا اٹھایا نہ جائے دسترخوان سے نہ اٹھے	366
قربانی کا طریقہ	352	جب تک ساتھ والے فارغ نہ ہوں کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے	366
سرکارِ رسالت (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے قربانی	353		
عقیقہ کا بیان	**353**	کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا	367
اس کے متعلق احادیث	353	اکٹھا ہو کر کھانے میں برکت ہے	367
عقیقہ کرنا مستحب ہے	355	ایک قسم کا کھانا ہو تو ایک جگہ سے اور اپنے آگے سے کھائے	367
بچہ پیدا ہوا تو کیا کرنا چاہیے	355	کھانے کے بعد ہاتھ سے چکنائی چھوڑا لے	368
بچہ کا اچھا نام رکھا جائے اور عقیقہ کیا جائے	356	کھانے کے وقت جوتے اُتار لے	368
عقیقہ کے مسائل	356	گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانا عجمیوں کا طریقہ ہے	368

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
تکیہ لگا کر نہ کھائے	368
حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کے کھانے کا طریقہ	368
کھانے کو عیب نہ لگائے	369
ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے	369
ناپ کر کھانا پکانے میں برکت ہوتی ہے	369
کنارہ سے کھائے برتن کے بیچ سے نہ کھائے	369
تہائی پیٹ بلکہ اس سے بھی کم کھائے	370
کھانے کے لیے کس طرح بیٹھے	370
جب تک ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے دو کھجوریں ملا کر نہ کھائے	370
جن کے یہاں کھجوریں ہیں وہ لوگ بھوکے نہیں	370
کچا لہسن نہ کھائے اور پکا ہو تو حرج نہیں	371
سرکہ اچھا سالن ہے	371
بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرے	372
حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شیخین کے ساتھ ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے انھوں نے ضیافت کی	372
چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا منع ہے	372
کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو غوطہ دے کر پھینک دے	373
بعض صورتوں میں کھانا کھانا فرض ہے	373
اضطرار کی حالت میں حرام کھا کر یا پی کر جان بچائے	373
انسان کا گوشت کھانا اضطرار میں بھی ناجائز ہے	374
دوا کے طور پر حرام چیز کو کھانا پینا ناجائز ہے	374
کتنا کھانا چاہیے	374
ریاضت کے طور پر تقلیل غذا	375
کھانا کھا کر قے کر ڈالنا	375
طرح طرح کے میوے اور کھانے کھانا	375
سیر ہو کر کھانے میں غلبۂ شہوت ہو تو غذا میں کمی کرے	375
کھانے کے آداب وسنن	376
دسترخوان پر جو ٹکڑے ریزے جمع ہوئے اُنھیں کیا کرے	378
کھانے کے لیے دوسروں کو پوچھنا	379
بیٹے کی چیز حاجت کے وقت باپ لے سکتا ہے	379
بھوک سے جو شخص اتنا کمزور ہو گیا کہ گھر سے نکل نہیں سکتا، تو جسے معلوم ہے کھانے کو دے اور سوال کب کر سکتا ہے کب نہیں	380
کھانے یا پانی میں پاک چیز گر گئی جس سے نفرت ہوتی ہے تو وہ حرام نہیں ہوا	380
روٹی میں اُپلے کا ٹکڑا ملا، یا ناپاک جگہ میں روٹی کا ٹکڑا ملا	380
سڑا ہوا گوشت حرام ہے	380
دوسرے کے باغ میں پھل کب کھا سکتا ہے	380
باغ سے گرے ہوئے پتے لے سکتا ہے	381
دوست کے گھر سے کوئی چیز کھا سکتا ہے جبکہ اُسے ناگوار نہ ہو	381
چھری سے روٹی نہ کاٹے مگر خاص صورتوں میں	381
مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ	381

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نان بائی خمیر دیتا ہے پھر اتنا ہی آٹا نکال لیتا ہے یہ جائز ہے	381
چندہ کرکے کھانا پکوایا یا اپنی اپنی چیزیں ملا کر کھائیں	381
کھانے کے بعد خلال کرنا	381
پانی پینے کا بیان	**382**
تین سانس میں پانی پیے	383
برتن میں سانس لینا اور پھونکنا منع ہے	383
برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پانی نہ پیے	383
مشک کے دہانہ کو موڑ کر پانی نہ پیے	383
کھڑا ہو کر پانی نہ پیے	383
آبِ زمزم اور وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہو کر پینا بہتر ہے	384
پُرانی مشک کا باسی پانی	384
دودھ کی لسی پینی	385
دہنے والے کو مقدم کرو	385
حریر و دیباج پہننے اور سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے کی ممانعت	385
پینے کی چیز شیریں ٹھنڈی پسند ہے	385
پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونھ ڈال کر پینا منع ہے اور رات میں برتن کو ہلا کر پیے جبکہ ڈھکا نہ ہو	386
ہاتھ سے پانی پینا	386
ساقی سب کے بعد پیے	386
پانی چوس کر پیے زیادہ مفید ہے	386
پانی اور نمک اور آگ کوئی مانگے تو دینا ہی چاہیے اور ان کے دینے کا ثواب	386
پانی پینے کے آداب	387
لوٹے کی ٹونٹی اور صراحی میں مونھ لگا کر پانی نہ پیے	387
سبیل کا پانی اور مسجد کے سقایہ کے پانی کا حکم	387
مسجد کے لوٹے گھر نہ لے جائے	387
وضو کا بچا ہوا پانی پھینکنا ناجائز ہے	387
ولیمہ و ضیافت کا بیان	**388**
ولیمہ کے فضائل اور وہ کتنا ہو	388
دعوت کو قبول کرنا چاہیے اور ولیمہ میں اگر مالدار بلائے جائیں، غریبوں کو نہ پوچھا جائے یہ بُرا ہے	389
پہلے دن کا کھانا حق ہے، دوسرے دن کا سنت، تیسرے دن کا سمعہ	389
جو تفاخر کے طور پر دعوت کرے اس کے یہاں نہ کھائے	389
دو شخص دعوت دیں تو کس کی دعوت قبول کرے	390
جب کسی کے ساتھ دوسرا شخص بغیر بلائے دعوت میں چلا جائے تو ظاہر کردے	390
فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرے	390
مومن کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے، پڑوسی کو ایذا نہ دے صلہ رحمی کرے، مہمان کو حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ ٹھہرے	390
سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے	391

www.dawateislami.net

ولیمہ کی تعریف اور احکام اور دوسری دعوتوں کے احکام	391
جہاں دعوت ہے وہاں لہو ولعب ہے تو جائے یا نہ جائے کیا کرے	392
جو لوگ ایک دسترخوان پر کھاتے ہوں اُن میں ایک شخص کوئی چیز دوسرے کو دے سکتا ہے یا نہیں	393
دوسرے کے یہاں جو کھانا کھا رہا ہے وہ سائل کو نہ دے	393
ایک دسترخوان سے دوسرے پر کوئی چیز دے سکتا ہے یا نہیں	393
صاحبِ خانہ کے بچہ یا خادم کو اُس کھانے میں سے نہ دے	393
کھانا ناپاک ہوگیا تو پاگل یا بچہ یا حلال جانور کو نہ کھلائے	393
مہمان ومیز بان کو کیا کرنا چاہیے	394
ایسے کی دعوت یا ہدیہ قبول کرنا جس کے پاس حلال و حرام دونوں قسم کا مال ہو	394
مدیون کی دعوت قبول کرے یا نہ کرے	394
ظروف کا بیان	**395**
سونے چاندی کے ہر قسم کے برتن کو استعمال کرنا مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز	395
ان کی سُرمہ دانی، سلائی، قلم، دوات، گھڑی کے کیس، آئینہ کا حلقہ، میز، کرسی، چائے کے برتن یہ سب چیزیں ناجائز ہیں	395
سونے چاندی کے ظروف وغیرہ سے مکان کو سجا سکتا ہے	396
بچوں کی بسم اللہ کے موقع پر سونے چاندی کی تختی قلم دوات لاتے ہیں چونکہ یہ چیزیں استعمال میں نہیں آتیں، جائز ہیں	396
سونے چاندی کے سوا دوسری دھاتوں کے برتن جائز ہیں مگر مٹی کے برتن افضل ہیں اور تانبے پیتل کے برتن پر قلعی ہو	396
جس چیز میں سونے چاندی کا کام ہو، اوس کا استعمال جائز ہے یا نہیں	396
حقہ کی فرشی اور نَیچہ کی مونھ نال اور چھڑی کی موٹھ ناجائز ہے	396
کرسی اور تخت میں اور رکاب ولگام اور دُمچی میں سونے چاندی کا کام	397
سونے چاندی کا ملمع برتن پر جائز ہے	397
تلوار کے قبضہ اور چھری کے دستہ پر کام	397
کپڑے پر سونے چاندی کے حروف	398
ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی یا سونے کے تار سے جوڑ سکتے ہیں	398
خبر کہاں معتبر ہے	**398**
نوکر یا غلام جو ہندو یا مشرک ہے اوس سے گوشت منگایا	398
دیانات میں کافر کی خبر نامعتبر ہے	398
معاملات میں کافر کی خبر اوس وقت معتبر ہے کہ اُسکی سچائی کا غالب گمان ہے	399
کافر نے خبر دی کہ یہ جانور مسلم نے ذبح کیا ہے یہ نامعتبر ہے	399
لونڈی، غلام اور بچہ کی ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے	399
خریدنے اور بیچنے کے متعلق ان کی خبر معتبر ہے یا نہیں	399

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کافر یا فاسق کی یہ خبر کہ میں فلاں شخص کا بیع میں وکیل ہوں معتبر ہے	399
دیانات میں مُخبِر کا عادل ہونا ضروری ہے اور اگر اس کے ساتھ زوالِ مِلک بھی ہو تو عدد بھی ضروری ہے	400
پانی کے متعلق کافر یا فاسق یا مستور یا عادل کی خبر	400

لباس کا بیان 400

عنوان	صفحہ
حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا لباس مبارک	401
کپڑا گھسیٹنے اور ٹخنے سے نیچا کرنے کی مذمت	401
سپید کپڑے پسند ہیں اور سُرخ اچھے نہیں	403
عورت باریک کپڑے نہ پہنے	403
عمامہ کی فضیلت اور عمامہ ٹوپی پر باندھا جائے	404
کپڑے میں پیوند لگانا اور ردی حال میں ہونا	404
لباس شہرت کی مذمت	404
پراگندہ سر نہ ہونا چاہیے اور کپڑے صاف رکھنا چاہیے	405
خدا نے جب دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اثر ظاہر ہونا چاہیے	405
ریشم اور سونے کی مردوں کے لیے ممانعت	405
چار اُنگل تک ریشم کی گوٹ لگائی جاسکتی ہے	405
حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا ملبوس دھوکر بیمار کو پلانا	406
کُسم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لیے ناجائز ہے	406
درندہ کی کھال بچھانا منع ہے	406
کپڑے پہننے میں دہنے سے شروع کرے	406
نیا کپڑا پہنتے وقت کی دعائیں	406
جو کسی سے تشبہ کرے اُنھیں میں سے ہے	407
مردوں کو عورتوں سے اور عورتوں کو مردوں سے تشبہ ناجائز ہے	408
مرد اور عورت کی خوشبو میں فرق	408
حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے سبز کپڑے پہنے ہیں	408
حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا بستر اور تکیہ کیسا تھا	408
حاجت سے زیادہ بچھونے نہ رکھے	409
لباس کتنا ضروری ہے اور کتنا مستحب اور کون سی صورت ناجائز ہے	409
اونی سوتی کتان کے کپڑے سنت کے مطابق ہوں، نہ بہت بڑھیا ہوں نہ بہت گھٹیا	409
فتح مکہ کے دن حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے	409
دامن کی لمبائی اور آستین کی لمبائی چوڑائی کتنی ہو	409
جانگھیا اور آدھی آستین کے کرتے کا حکم	409
ریشم کے کپڑوں کے متعلق احکام	410
ریشم کا بچھونا اور تکیہ	410
ٹسر اور کاشی سلک چینا سلک سن اور رام بانس اور کیلے کے کپڑے کے احکام	410
ریشم کا لحاف اوڑھنا یا اس کا پردہ دروازہ پر لٹکانا	411
ریشم کا کپڑا بیچنے والا اگر کندھے پر ڈال لے جائز ہے	411
عورتوں کے لیے خالص ریشم بھی جائز ہے	411

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
مردوں کے لیے ریشم کی گوٹ یا عمامہ اور تہبند کے کنارے اور پلو ریشم کے ہوں تو کیا حکم ہے	411
ریشم کا ساز یا گھنڈیاں یا ٹوپی کا طرہ یا پاجامہ کا نیفہ یا اچکن وغیرہ میں پھول یا کیریاں جائز ہیں	411
ریشم کے کپڑے کا پیوند اور ریشم کو بجائے روئی بھر دیا جائے اس کا کیا حکم ہے	411
ٹوپی میں لیس، عمامہ میں گوٹہ لچکا لگانا	412
متفرق کاموں کو جمع نہیں کیا جائے گا	412
بانے میں ایک تاگا ریشم ہے اور ایک سوت مگر سوت نظر نہیں آتا تو ناجائز ہے	412
سونے چاندی سے کپڑا بُنا گیا ہو تو کیا حکم ہے	412
کمخواب پوت، بنارسی عمامے، زری کی ٹوپی کامدانی ریشم اور زری کی پیٹی کا کیا حکم ہے	412
ریشم کی مچھردانی جائز ہے، ریشم کے کپڑے میں یا چاندی سونے کے خول میں تعویذ رکھ کر پہننا یا ان کے پتّر پر کندہ کیا ہوا تعویذ مرد کے لیے ناجائز ہے	413
ریشم یا زری کی ناجائز ٹوپی اگرچہ عمامہ کے نیچے ہوناجائز ہے	413
ریشم کا کمربند، تسبیح کا ڈورا، گھڑی کا ڈورا یا چین سونے چاندی یا کسی دھات کی زنجیر گھڑی میں لگانا، ان سب کا کیا حکم ہے	413
قرآن مجید کا جزدان ریشمی یا زری کا ہوسکتا ہے	414
ریشم کی تھیلی میں روپیہ رکھنا جائز ہے	414
ریشم یا زری کے بٹوے کا کیا حکم ہے	414
فصد کے وقت ریشم کی پٹی باندھنا ناجائز ہے	414
ریشم کے مصلّے پر نماز پڑھنا منع نہیں	414
ریشم یا چاندی سونے سے مکان آراستہ کرنا	414
فقہا وعلما کیسے کپڑے پہنیں	415
کھانے کے وقت گھٹنوں پر کپڑا ڈالنا، ناک مونھ پونچھنے کے لیے ریشمی رومال	415
چاندی سونے کے بٹن بغیر زنجیر کے جائز ہیں	415
آشوبِ چشم کی وجہ سے سیاہ ریشمی نقاب ڈالنا جائز ہے	415
نابالغ لڑکوں کو ریشم پہنانا منع ہے	415
کُسم اور زعفران اور دوسرے رنگ کے احکام	415
سوگ میں سیاہ کپڑے پہننا یا بلّے لگانا منع ہے	416
محرم کے زمانہ میں تین قسم کے رنگ نہ پہنے	416
اون اور بالوں کے کپڑے پہننا سنت انبیا ہے	416
پاجامہ پہننا سنت ہے اور پاجامہ کیسا ہو	416
ٹخنے سے نیچے پاجامہ یا تہبند منع ہے	417
نیکر اور چوڑی دار پاجامہ	417
باریک کپڑے خصوصاً تہبند نہ پہنے	417
دھوتی سے پورا ستر نہیں ہوتا	417
سدل یعنی کپڑا لٹکانا	417
پوستین پہننا جائز ہے	418

www.dawateislami.net

ہاتھ مونھ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے	418	بہت بننا سنورنا نہ چاہیے	422
عمامہ کا بیان	**418**	بال والے چمڑے کے جوتے یا کیلوں سے سلے ہوئے جائز ہیں	422
شملہ پیٹھ پر ہو اور اُسکی مقدار کتنی ہے	418		
عمامہ پھر سے باندھنا ہو تو اُدھیڑ کر باندھے	419	**انگوٹھی اور زیور کا بیان**	**422**
ٹوپی پہننا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) سے ثابت ہے	419	انگوٹھی کس اُنگلی میں پہنی جائے	423
عمامہ کم سے کم کتنا ہو اور زیادہ سے زیادہ کتنا	419	ریشم اور سونا مردوں پر حرام ہیں	424
علما و مشائخ کی قبور پر غلاف ڈالنا جائز ہے	419	پیتل اور لوہے کی انگوٹھی پہننا منع ہے	424
یادداشت کے لیے کپڑے میں گرہ لگانا یا انگلی میں ڈورا باندھنا جائز ہے	419	دس چیزیں بُری ہیں	425
		لڑکیوں کو گھنگرو پہنانا منع ہے	425
گلے میں تعویذ لٹکانا یا مریض کو شفا کے لیے آیات وغیرہ رکابی میں لکھ کر پلانا جائز ہے	419	مرد صرف چاندی کی ایک مثقال سے کم کی انگوٹھی پہن سکتا ہے	426
بچھونے یا دسترخوان پر لکھا ہو تو استعمال نہ کرے	420	چاندی سونے کے سوا عورت بھی دوسری دھات کا زیور نہیں پہن سکتی	426
نظر بد سے بچانے کے لیے کپڑا لکڑی پر لپیٹ کر کھیت میں لٹکانا جائز ہے	420	یشب وغیرہ پتھر کی انگوٹھی بھی نہ پہنے	426
نظر بد سے بچنے کی دعا	420	جو چیزیں مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں ان کا بنانا بھی منع ہے	427
جوتا پہننے کا بیان	**420**		
حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم) کی نعلین مبارک	420	انگوٹھی یا زیور کے اندر لوہے کی سلاخ ڈالنا جائز ہے	427
جوتا پہلے دہنے پاؤں میں پہنے اور دہنے کا بعد میں اوتارے	421	نگینہ میں سوراخ کرکے سونے کی کیل ڈلوا سکتا ہے	427
		انگوٹھی کس کے لیے مسنون ہے	427
ایک جوتا یا موزہ نہ پہنے دونوں پہنے یا دونوں اُتار دے	421	انگوٹھی کس طرح اور کس اُنگلی میں پہنے	427
بعض قسم کے جوتے بیٹھ کر پہنے	421	انگوٹھی پر کیا چیز کندہ کرا سکتا ہے	427
عورتوں کو مردانہ جوتے پہننے کی ممانعت	422	کئی نگ کی انگوٹھی اور چھلا مرد کو ناجائز ہے	427

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
سونے کے تار سے دانت بندھوا سکتا ہے اور ناک کٹ گئی ہو تو سونے کی ناک لگوا سکتا ہے	428
اپنا دانت گر گیا تو بندھوا سکتا ہے دوسرے کا دانت اپنے مونھ میں نہیں لگا سکتا	428
لڑکوں کو زیور پہنانا یا ان کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا منع ہے	428
برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب	**428**
بسم اللہ کہہ کر دروازہ بند کرے اور برتن چھپا دے اور مشک کا مونھ باندھ دے اور چراغ بجھا دے اور بچوں کو گھر سے باہر نہ جانے دے	428
سوتے وقت آگ بجھا دیا کریں	429
رات میں کتوں اور گدھے کی آواز سنے تو اعوذ باللہ پڑھے	429
بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے آداب	**430**
بات کرنے میں رخسارہ ٹیڑھا نہ کرے اور اترا کر نہ چلے	430
اللہ (عزوجل) کے خاص بندوں کی پہچان	430
جب کوئی شخص مجلس میں آئے تو اُس کے لیے جگہ دیدی جائے	430
دوسرے کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر بیٹھنا منع ہے	431
جو اٹھ کر گیا اور پھر آیا تو اُس جگہ کا وہی حقدار ہے	431
جب آنے کا ارادہ ہو تو اپنی کوئی چیز وہاں چھوڑ دے	431
دو شخصوں کے درمیان میں بغیر اجازت نہ بیٹھے	432
اپنے بھائی کے لیے جگہ دے اور سرک جائے	432
احتبا کرنا اور چار زانو بیٹھنا	432
دھوپ میں تھا دھوپ ہٹ گئی کچھ سایہ کچھ دھوپ میں ہوگیا تو وہاں سے ہٹ جائے	432
بائیں ہاتھ کو پیٹھ پر رکھ کر دہنے ہاتھ کی گدی پر ٹیک دے کر بیٹھنا منع ہے	432
جب کسی مجلس میں جائے تو جہاں مجلس ختم ہو وہاں بیٹھے	433
مجلس سے اٹھنے کے وقت کی دعا	433
جس مجلس میں نہ اللہ (عزوجل) کا ذکر ہو، نہ درود پڑھیں تو نقصان ہے	433
جوتا اوتار کر بیٹھے	433
چت لیٹ کر پاؤں پر پاؤں رکھے یا نہ رکھے	433
حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کس طرح لیٹتے تھے	434
پیٹ کے بل لیٹنا اللہ تعالٰی کو ناپسند ہے	434
جس چھت پر روک نہ ہو اُس پر نہ لیٹے	435
عصر کے بعد نہ سوئے اور تنہا مکان میں نہ سوئے	435
اِترا کر چلنے والا زمین میں دھنسا دیا گیا	435
دو عورتوں کے بیچ میں مرد کو نہ چلنا چاہیے	435
قیلولہ مستحب ہے	435
سونے کے آداب و مکروہات	436
عشا کے بعد بات کرنے کے احکام	436

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
دومرد یا دوعورتوں کو ایک کپڑا اوڑھ کر برہنہ سونا منع ہے	436
لڑکا اور لڑکی جب دس برس کے ہوں تو اُن کو علیحدہ سلایا جائے	436
میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچہ کو اُس پر نہ سلائیں	437
راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین پر چل سکتا ہے یا نہیں	437
دیکھنے اور چھونے کا بیان	**437**
عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی اور جاتی ہے	438
جب کسی عورت کو دیکھ کر میلان پیدا ہو تو کیا کرے	438
اچانک نظر پڑ جائے یہ معاف ہے، مگر فوراً ہٹالے	439
مواضع ستر کی حفاظت	439
اجنبیہ کے ساتھ تنہائی جائز نہیں	440
جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں اُن کے پاس تنہائی میں نہ جائے	440
دیور موت ہے یعنی اس سے بھی پردہ کرے	440
برہنہ ہونے سے بچو اور ران کو چھپاؤ	440
نہ مرد مرد کے ستر کی جگہ کو دیکھے اور نہ عورت عورت کے ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت عورت کے ساتھ	441
ازواج مطہرات کے لیے حکم تھا کہ وہ مردوں کی طرف نظر نہ کریں	441
کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے دوسری کے حسن و جمال وغیرہ بیان نہ کرے	441
جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو اُسے دیکھ سکتا ہے	442
کوئی شخص موضع ستر کو کھولے ہوئے ہو اُسے کس طرح منع کیا جائے	442
بہت چھوٹے بچہ کے کسی حصۂ جسم کو چھپانا فرض نہیں	442
لڑکا جب مراہق ہو اُس کو دیکھنے اور چھونے کا کیا حکم ہے	442
عورت دوسری عورت کے کس حصۂ جسم کو دیکھ سکتی ہے	443
عورت صالحہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے اور مسلمہ کافرہ سے بچائے	443
عورت مرد کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں	443
عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے	443
مرد اپنی عورت اور باندی کے تمام اعضا کو دیکھ سکتا ہے اور چُھو سکتا ہے	444
میاں بی بی جب بچھونے پر ہوں تو محارم اجازت لے کر آسکتے ہیں	444
اس طرح جماع نہ کرے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو جائے	444
محارم کے کون سے اعضا کی طرف نظر کر سکتا ہے	444
اپنی ماں کے پاؤں دبا سکتا ہے، قدم کو بوسہ دے سکتا ہے، یہ ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا	445
محارم کے ساتھ سفر و خلوت جائز ہے	445

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
کنیز کو خریدنا ہو تو اُس کے بعض اعضا کو دیکھنا اور چھونا جائز ہے	446
اجنبیہ کے چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھ سکتا ہے چھونے کی اجازت نہیں	446
چھوٹی لڑکی جو مشتہاۃ نہ ہو اُس کو دیکھنا چھونا جائز ہے	446
نوکرنی کی کلائی اور دانتوں کی طرف نظر جائز ہے	446
اجنبیہ کے چہرہ کی طرف نظر نہ کرے مگر بضرورت شرعیہ	446
جس عورت سے نکاح کرنا ہے اُسے دیکھ لے یا دیکھوا لے اور عورت بھی مرد کو دیکھ لے	447
جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہے اُسکی لڑکی ماں کی ہمشکل ہے اور مشتہاۃ ہے اس کو دیکھنا جائز نہیں	447
علاج کی غرض سے عورت کے جسم کو دیکھ سکتا ہے اور چھو بھی سکتا ہے اور چاہیے یہ کہ علاج کرنا عورتوں کو بھی سکھا دیا جائے	447
عمل دینے کی ضرورت ہو تو موضع حقنہ کی طرف نظر کر سکتا ہے	448
عورت کو فصد کرانی ہو تو مرد سے کرا سکتی ہے جبکہ کوئی عورت فصد کرنا نہ جانتی ہو	448
عورت نے خوب موٹے اور ڈھیلے کپڑے پہنے ہوں تو ان کپڑوں کی طرف نظر جائز ہے اور چست کپڑے ہوں تو نظر نہ کرے، یوہیں باریک کپڑے ہوں تو نظر جائز نہیں	448
جس کے عضو تناسل وغیرہ کٹے ہوں یہ اور زنخے مرد کے حکم میں ہیں	448
جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن سے جُدا ہو جائے تو اب بھی اُس کو دیکھنا ناجائز ہے	448
عورت کے داڑھی مونچھ نکل آئے تو بالوں کو نوچ ڈالے	449
اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت ناجائز ہے اور محارم کے ساتھ جائز	449
مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا	**449**
اجازت حاصل کرنے کے لیے تین مرتبہ سلام کرے	450
جب آدمی بھیج کر بلایا گیا تو بعض صورتوں میں اجازت لینے کی ضرورت نہیں	451
اپنی ماں کے پاس جائے جب بھی اجازت مانگے	451
اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرے	452
دروازہ پر سامنے نہ کھڑا ہو بلکہ دہنے بائیں ہٹ کر کھڑا ہو	452
کسی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت	452
کسی کے یہاں جائے تو کیا کرے	452
آواز دی اور مکان والے نے کہا کون تو جواب میں اپنا نام بتائے، اگر اجازت نہ ملے تو ناراض نہ ہونا چاہیے	453
جس مکان میں کوئی نہ ہو وہاں جائے تو کیا کہے	453
آنے والے نے بغیر سلام کیے بات چیت شروع کر دی تو اختیار ہے کہ اُس کی بات کا جواب نہ دے	453

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
آتے وقت اور جاتے وقت دونوں دفعہ سلام کرے	453
سلام کا بیان	453
آدم علیہ السلام جب پیدا ہوئے اور اُنھوں نے فرشتوں کوسلام کیا تو فرشتوں نے کیا جواب دیا	454
سلام کرنے کی فضیلت	454
ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر کیا حق ہیں	454
پہلے سلام کرنے کی فضیلت	455
جماعت میں سے ایک نے سلام کرلیا یا جواب دیدیا یہ کافی ہے	457
کون کس کوسلام کرے	457
یہود ونصاریٰ کے سلام کے جواب میں صرف وعلیکم کہے	457
راستہ پر بیٹھے تو اُس کے حقوق ادا کرے	458
سلام کے الفاظ، رحمت وغیرہ کا ذکر	458
یہود ونصاریٰ کے ساتھ سلام میں تشبہ نہ کرے	459
علیک السلام کہنے کی ممانعت	459
سلام کرنے میں کیا نیت ہونی چاہیے	459
ہر مسلمان کوسلام کرے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو	459
سلام وجواب سلام میں افضل کیا ہے	459
سلام میں جمع کا صیغہ بولے ایک کو کرے یا زیادہ کو	459
جواب میں وعلیکم السلام واؤ کے ساتھ کہے	460
جواب میں تاخیر نہ کرے کہ یہ گناہ ہے	460
ایک جماعت دوسری کے پاس آئی تو بہتر یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں اور جواب دیں	460
مجلس کوسلام کیا اور نابالغ یا عورت نے جواب دیا	460
کون شخص کس کوسلام کرے اور کہاں کہاں جواب دینا واجب نہیں	461
کافر کوسلام نہ کرے	461
سلام ملاقات کرنے کی تحیت ہے، جہاں ملاقات مقصود نہ ہو وہاں جواب واجب نہیں	462
کن لوگوں کوسلام نہ کرے	462
کسی کوسلام کہلا بھیجا تو وہ کیوں کر جواب دے	463
خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا جواب بھی واجب ہے	463
سلام کی میم کو نہ ساکن پڑھے نہ اس کو پیش سے کہے	464
ابتداءً علیک السلام نہ کہے	464
سلام اور اُس کا جواب اتنی آواز سے ہو کہ وہ سن سکے اسی طرح چھینک کا جواب	464
اُنگلی یا ہتھیلی کے اشارہ سے سلام نہ کرے، ہاتھ یا سر کے اشارہ سے جواب دینا نا کافی ہے	464
سلام کرتے وقت جھکنا نہ چاہیے	464
اس زمانہ میں نئے نئے سلام ایجاد ہوئے ہیں ان سے بچے	464
کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یا لکھنا یہ انبیاء و ملٰئکہ کے ساتھ خاص ہے	465

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
چھوٹا سلام کرے تو اُس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ جیتے رہو	465
مصافحہ ومعانقہ و بوسہ و قیام کا بیان	**465**
مصافحہ کے فضائل	465
معانقہ کی حدیثیں	467
کھڑا ہونا اور بوسہ دینا	468
مصافحہ کے مسائل اور نمازوں کے بعد مصافحہ کا جواز	470
مصافحہ کا طریقہ	471
معانقہ جائز ہے جبکہ محلِ فتنہ نہ ہو اور عیدین کے دن معانقہ	471
بوسہ دینا کہاں جائز ہے اور کہاں نہیں	472
مصافحہ کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے	472
عالمِ دین یا بادشاہ عادل کے ہاتھ یا قدم کا چومنا جائز ہے	472
کسی کے سامنے زمین کو چومنا ناجائز ہے	472
بوسہ کی چھ قسمیں ہیں	472
قرآن مجید کو بوسہ دینا جائز ہے	473
سجدۂ تحیت حرام ہے اور غیر خدا کے لیے سجدۂ عبادت کفر	473
ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے	473
آنے والے کی تعظیم کو کھڑا ہونا جبکہ وہ مستحق تعظیم ہو اور قیام ممنوع کی صورت	473
چھینک اور جماھی کا بیان	**474**
چھینک اللّٰہ (عزوجل) کو پسند ہے اور جماہی ناپسند	474
چھینک پر الحمدللّٰہ کہنا اور اس کا جواب	474
چھینک کے وقت مونھ کو چھپالے اور آواز کو پست کرے	476
جماہی کے وقت مونھ چھپائے	476
کسی بات کے موقع پر چھینک آجانا اُس کے سچے ہونے کی دلیل ہے	476
چھینک پر الحمدللّٰہ کہنے والے کا جواب دینا واجب ہے	476
چھینک کے وقت سر جھکالے اور آواز پست کرے	478
چھینک کو بدفالی تصور کرنا جہالت ہے	478
خرید و فروخت کا بیان	**478**
گوبر اور پاخانہ کی بیع کا کیا حکم ہے	478
ایک شخص دوسرے کی چیز کو بیع کرتا ہے تو خرید سکتا ہے یا نہیں	478
مشترک چیز بیچنی ہو تو شریک کو مطلع کردے	479
بازار والے ایسوں سے مال خریدتے ہوں جن کا غالب مال حرام ہے تو اُن سے خریدنے میں تین صورتیں ہیں	479
تجارت میں مشغولی کے سبب فرائض ترک نہ کرے	480
نجس کپڑے کی بیع	480
بائع کو ثمن سے کچھ زیادہ دیا اور رکھ لینے کا حکم	480
ایسی چیز جو جلد خراب ہوجاتی ہے خریدی اور مشتری غائب ہوگیا تو بائع اسکو دوسرے کے ہاتھ بیع کرسکتا ہے	480
بیمار کی دوا وغیرہ اُس کی بغیر اجازت خرید سکتا ہے	480
گیہوں میں دھول ملانا یا دودھ میں پانی ملانا ناجائز ہے	480
روٹی گوشت کا نرخ مقرر ہے اور بائع نے کم دیا، خریدار	

www.dawateislami.net

کو بعد میں معلوم ہوا کہ کم ہے تو کمی پوری کرا سکتا ہے	481	قرآن پڑھ کر آدمیوں سے سوال کرنا ناجائز ہے	494
لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی یا زیور کو بیچنا منع ہے، اسی طرح افیون کو کھانے والے کے ہاتھ بیچنا	481	مصحف شریف کی کتابت پر اُجرت لینا جائز ہے	494
		قرآن مجید اور کتابوں کے آداب	**494**
کافر نے شراب بیچ کر مسلم کا دَین ادا کیا تو لینا جائز ہے اور مسلم نے شراب کے ثمن سے دَین ادا کیا تو لینا ناجائز	481	قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا، اُس میں اعراب لگانا، وقف وغیرہ کی علامتیں لکھنا، سورتوں کے نام اور آیتوں کی تعداد لکھنا اور اُس کے ساتھ ترجمہ چھاپنا جائز ہے	494
رنڈیوں کے پاس جو حرام مال آیا اوس کو دین یا کسی مطالبہ میں نہیں لے سکتا، یوہیں مورث کا حرام مال ورثہ نہ لیں	481		
پنساری کے پاس روپیہ رکھ دیا کہ سودے میں کٹتا رہے گا، یہ منع ہے	481	تاریخ کے اوراق کا قرآن مجید و تفسیر و فقہ کی کتابوں پر غلاف لگا سکتے ہیں	494
احتکار کی ممانعت اور اُس کی صورتیں اور احکام	482	قرآن مجید کی کتابت، طباعت کا غذ سب اچھا ہونا چاہیے	494
چیزوں کا نرخ مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں	483	قرآن مجید کا حجم چھوٹا کرنا مکروہ ہے	495
قرآن مجید پڑھنے کے فضائل	**483**	قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہو جائے تو دفن کر دیا جائے	495
سورۂ فاتحہ کے فضائل	488	کون کتاب اوپر ہو اور کون نیچے	495
سورۂ بقرہ و آل عمران و آیۃ الکرسی کے فضائل	489	قرآن مجید برکت کے لیے گھر میں رکھنا بہتر ہے	495
سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کے فضائل	490	مصحف شریف کی توہین کفر ہے	495
سورۂ کھف کے فضائل	490	جس گھر میں قرآن مجید ہو اُس میں بی بی سے جماع کر سکتا ہے یا نہیں	496
سورۂ طٰہٰ و یٰسٓ کے فضائل	491		
حٰمٓ اَلْمُؤْمِن و حٰمٓ الدُّخَان اور الٓمّٓ تَنْزِیْل و تَبٰرَکَ کے فضائل	491	تلاوت و اذان میں آواز اچھی ہونی چاہیے اور قواعد تجوید کی مراعات کرے موسیقی سے بچے	496
سورۂ واقعہ و اِذَا زُلْزِلَت و سورۂ تکاثر و قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ و قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے فضائل	492	قرآن مجید کو معروف قراءت سے پڑھا جائے	496
سورۂ حشر کے فضائل	493	قرآن مجید کو بند کر دے کھلا ہوا نہ چھوڑ دے، اُس کی طرف نہ پیٹھ کرے، نہ پاؤں اور جزدان و غلاف میں رکھے	496

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
قلم کا تراشہ اور مسجد کے گھاس، کوڑے کو کہاں ڈالے	496
جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو اُس کی پڑیا نہ بنائے	497
آداب مسجد و قبلہ	**497**
مسجد کو منقش کرنا اوس پر چاندی سونے کا پانی چڑھانا، جائز ہے	497
مسجد کی دیواروں میں گچ یا پلاستر کرانا جائز ہے	497
مسجد میں درس دینا جائز ہے، اگر چہ بوقت درس چٹائیاں اور جانماز استعمال میں آئیں	497
مسجد میں سونا اور کھانا مکروہ ہے مگر معتکف کے لیے	497
مسجد کو راستہ نہ بنائے	497
مسجد میں تعویذ بیچنا ناجائز ہے اور نکاح پڑھوانا جائز	498
مسجد کے آداب و مکروہات	498
عیادت و علاج کا بیان	**500**
علاج کے متعلق حدیثیں	500
جھاڑ پھونک کرانے میں حرج نہیں خصوصاً نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے میں مگر جبکہ اُس میں ناجائز الفاظ ہوں	501
مرض کا متعدی ہونا اور صفر کو منحوس جاننا اور بدفالی لینا یہ سب غلط ہیں اور فالِ حسن اچھی چیز ہے	502
بدشگون سے بچنے کی دعا	504
جہاں طاعون ہو، وہاں نہ جائے اور جہاں یہ ہے، وہاں ہو جائے تو نہ بھاگے	504
عیادت کے مسائل	505
علاج کے مسائل	505
حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال کرنا ناجائز ہے	505
علاج نہیں کرایا اور مر گیا تو گنہگار نہیں	506
حمل کی حالت میں عورت نہ فصد کھلوائے اور نہ پچھنے لگوائے	506
پچھنا کن تاریخوں میں ہونا چاہیے	506
شراب کا استعمال خارجی علاج میں بھی ناجائز ہے	506
انگلی میں پتا باندھنا یا ورم پر لئی یا روٹی باندھنا جائز ہے	507
عمل دینا جائز ہے اور اگر نظر کرنے یا چھونے کی ضرورت ہو تو یہ بھی جائز ہے	507
دوا سے بیہوش کرنا جائز ہے	507
لھو و لعب کا بیان	**508**
سب کھیل باطل ہیں سوا تین کے	508
لڑکیوں کے لیے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت ہے	509
نوبت بجانا ایک خاص صورت میں جائز ہے	510
عید کے دن اور شادی میں دف بجانا جائز ہے	510
حمام کا بگل اور رمضان میں سحری کا نقارہ اور کارخانہ یا ریل گاڑی کی سیٹی جائز ہے	511
گنجفہ، چوسر، شطرنج وغیرہ سب کھیل باطل ہیں	511
ناچنا، تالی بجانا، ستار ہارمونیم وغیرہ باجا بجانا حرام، مزامیر کے ساتھ قوالی ناجائز ہے	511
کبوتر بازی اور جانوروں کو لڑانا حرام ہے	512

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آم کے زمانہ میں نوروز کو جانا جائز ہے	512	جو سب کو بُرا کہے، وہ خود سب سے بُرا ہے	525
کُشتی لڑنا جائز ہے اگر ستر پوشی کے ساتھ ہو	512	دورخا آدمی بہت بُرا ہے	525
ہنسی مذاق بعض صورتوں میں جائز ہے	512	چغلی کی قباحت	525
اشعار کا بیان	**513**	غیبت کی مذمت میں حدیثیں	526
اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی	514	غیبت سے روکنے کی فضیلت	529
اشعار پڑھنا جائز بھی ہے اور ناجائز بھی	514	کسی کو عار دلانا اور شماتت	530
جھوٹ کا بیان	**515**	بعض لوگوں کی بُرائی کرنا غیبت نہیں ہے	530
جھوٹ کی بُرائی میں چند حدیثیں	515	تعریف میں مبالغہ کرنے اور مونھ پر تعریف کرنے کی ممانعت	531
تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے	517	فاسق کی مدح سے ممانعت	531
توریہ بلا حاجت جائز نہیں	518	غیبت کی تعریف اور اس میں اور بہتان میں فرق	532
احیاءِ حق کے لیے توریہ جائز ہے	518	جس سے ضرر کا اندیشہ ہے اُس کی یہ بات ظاہر کرنی جائز ہے	532
جھوٹ بولنے کے مواقع	518		
جس قسم کا مبالغہ عادت میں جاری ہے وہ جھوٹ نہیں	518	بدمذہب کی بُرائی کرنا غیبت نہیں	532
تعریض کی بھی بعض صورتیں جائز ہیں	519	بیٹے کی بُری بات اُس کے باپ سے کہنا اور عورت کی شوہر سے اور رعایا کی بادشاہ سے تاکہ یہ لوگ انسداد کردیں یہ جائز ہے	532
زبان کو روکنا اور گالی گلوچ، چغلی سے پرہیز کرنا	**519**		
زبان اور شرم گاہ کی حفاظت	519	کسی کی بُرائی افسوس کے طور پر بیان کرنا غیبت نہیں	533
لعن وطعن کی ممانعت وقباحت	522	کسی بستی یا شہر والوں کی بُرائی کرنا غیبت نہیں	533
جو کافر وفاسق نہ ہو اُسے کافر وفاسق کہنے کی حرمت	524	غیبت چار قسم ہے	534
جھگڑا اور گالی گلوچ کرنا	524	فاسق معلن کی بُرائی کرنا غیبت نہیں	534
فحش گوئی سے بچو	524	جس سے مشورہ لیا جائے وہ اُس کی بُرائی بیان کرسکتا ہے، جس کے متعلق مشورہ ہے	534
دہر اور زمانہ کو بُرا نہ کہو	525		

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بد مذہب اپنی بد مذہبی چھپائے یا ظاہر کرے دونوں صورتوں میں اُس کا اظہار کیا جا سکتا ہے	534
ظلم کی شکایت حاکم یا مفتی کے پاس کرنا غیبت نہیں	535
مبیع کا عیب بیان کرنا غیبت نہیں	535
اگر برائی سے مقصود معرفت ہو برائی نہ ہو تو غیبت نہیں	535
حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مصنفین پر جرح کرنا غیبت نہیں	535
صراحت اور تعریض دونوں طرح غیبت ہوتی ہے	536
زبان سے اور ہاتھ پاؤں اور سر، ابرو کے اشارہ سے بھی غیبت ہوتی ہے	536
نقل کرنا بھی غیبت ہے	536
جس کی بُرائی کی اُس کا نام نہیں لیا مگر قرائن سے مخاطب کو معلوم ہو گیا کہ فلاں شخص مراد ہے یہ بھی غیبت ہے	536
کافر ذمی کی بُرائی کرنا غیبت ہے، حربی کی بُرائی کرنے میں غیبت نہیں	537
مونھ پر بُرائی کرنا بھی حرام ہے	537
وہ عیوب جن کے بیان کرنے میں غیبت ہوتی ہے	537
جس کے سامنے غیبت کی جائے اُس پر لازم ہے کہ منع کردے یا وہاں سے چلا جائے	537
جس کی غیبت کی اُس سے معافی مانگے اور توبہ کرے	538
بہتان میں بھی معافی مانگے اور توبہ کرے اور جن کے سامنے بہتان باندھا اُن کے سامنے اپنی تکذیب کرے	538
معافی مانگنے میں یہ بھی ضرور ہے کہ ایسا کام کرے کہ اُس کے دل سے بُرائی دور ہو جائے	538
ظاہری اور نمائشی معافی کوئی چیز نہیں	538
جس کی غیبت کی وہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو کیا کرے	539
مبہم طور پر معافی مانگنا کافی ہے یا نہیں	539
معذرت کے ساتھ مصافحہ بھی معافی مانگنے کے حکم میں ہے	539
مونھ پر یا پیٹھ پیچھے تعریف کی صورتیں	539
بغض و حسد کا بیان	**539**
حسد کی بُرائی میں حدیثیں	540
بغض و عداوت کے متعلق حدیثیں	541
حسد کے معنی اور حدیث بخاری کا مطلب	541
ظلم کی مذمت	**543**
غصہ اور تکبر کا بیان	**544**
ھجران و قطع تعلق کا بیان	**547**
سلوک کرنے کا بیان	**548**
ماں باپ کے ساتھ سلوک اور ان کی خدمت کرنا	551
بڑے بھائی کا حق	555
رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرنا	556
صلۂ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام، رشتہ والوں سے مراد کون لوگ ہیں	558
صلۂ رحم کی صورتیں	559
صلۂ رحم سے عمر زیادہ ہونے کا مطلب	560

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اولاد پر شفقت اور یتامٰی پر رحمت	**560**
لڑکیوں پر مہربانی کرنا	560
یتیموں پر مہربانی	561
اولاد کو ادب سکھانا	562
اولاد کے ساتھ عطیہ میں برابری کرے	562
پڑوسیوں کے حقوق	**564**
چھت پر چڑھنے سے دوسروں کی بے پردگی ہوگی تو نہ چڑھے	568
پچھیت میں مٹی لگانے کے لیے دوسرے کے مکان میں اجازت سے جائے	568
مخلوق خدا پر مہربانی کرنا	**568**
نرمی و حیا و خوبی اخلاق کا بیان	**571**
نرمی میں خوبیاں	572
حیا کے متعلق حدیثیں	572
حسن خلق کی حدیثیں	573
نیکوں کی صحبت اختیار کرنا اور صحبت بد سے بچنا	574
اللہ کے لیے دوستی و دُشمنی کا بیان	**576**
حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا	**579**
پانچ چیزیں فطرت سے ہیں	579
مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ	579
حجامت و ناخن وغیرہ کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے	580
سفید بال نہ اُکھاڑو	580
بغیر حجامت گردن کے بال نہ مونڈائے	581
قزع یعنی متعدد جگہ سے سر مونڈنا اور جگہ جگہ چھوڑ دینا منع ہے	581
سر کے بال بڑے نہ ہوں اور نہ تہبند نیچا ہو	582
عورت کو سر مونڈانا منع ہے	582
بالوں میں مانگ نکالے، سیدھے بال نہ رکھے	582
ناخن ترشوانا اور اُس کا طریقہ	583
دانتوں سے ناخن نہ کھٹکے	584
مجاہد دارالحرب میں مونچھیں اور ناخن بڑے رکھے	584
ہر جمعہ کو ناخن وغیرہ تراشے یا پندرہ دن پر اور چالیس روز سے تجاوز نہ کرے	584
نہانا صاف ستھرا رہنا، موئے زیر ناف مونڈنا	584
بغل کے بال اُکھاڑنا سنت ہے	585
ناک کے بال نہ اُکھاڑے	585
جنابت کی حالت میں نہ حجامت بنوائے، نہ ناخن تراشے	585
بھوں کے بال ترشوا سکتا ہے	585
بچی کے اغل بغل کے بال مونڈنا بدعت ہے	585
مونچھیں کم کرے اور دونوں کنارے کے بال بڑے ہو سکتے ہیں	585
داڑھی چڑھانا یا اُس میں گرہ لگانا، ناجائز ہے	585
داڑھی مونچھوں میں طرح طرح کی تراش خراش	586
داڑھی کا مذاق اُڑانا بہت سخت حکم رکھتا ہے	586

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے یا بڑھائے مگر شانہ سے نیچے نہ ہوں	586
سفید بال اُکھاڑنا یا چنوانا مکروہ ہے مگر مجاہد کے لیے	587
سر پر پان بنوانا جائز ہے مگر خلاف سنت ہے	587
پیشانی کو خط کی طرح بنوانا خلاف سنت ہے	587
گردن کے بال سر کے ساتھ مونڈائے بغیر اس کے نہیں	587
سر پر بالوں کا گُپھا رکھنا تقلید نصاریٰ ہے	587
قینچی یا مشین سے سر کے بال ترشوانا	588
عورت سر کے بال ترشوائے ناجائز ہے	588
بال اور ناخن کو دفن کردے	588
سر میں جوئیں پڑگئیں بال مونڈائے انھیں بھی دفن کردے	588
ختنہ کا بیان	**589**
ختنہ کی مدت	589
ختنہ میں پوری کھال نہیں کٹی تو کیا کرے	589
پیدائشی ختنہ کی کھال نہ ہو تو ختنہ نہ کرائی جائے	589
کافر اسلام لایا تو ختنہ کس طرح ہو	590
بچہ کی ختنہ کون کرائے	590
عورتوں اور لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا	590
انسان کو خصی یا ہیجڑا کرنا حرام ہے، جانوروں کو خصی کرنا جائز ہے جبکہ مقصد صحیح ہو	590
خصی غلام سے خدمت لینا منع ہے	591
گھوڑی کو گدھے سے گابھن کرانا جائز ہے	591

عنوان	صفحہ
زینت کا بیان	**591**
تیل اور خوشبو لگانا، دھونی لینا	591
کنگھا کرنا، سرمہ لگانا	592
عورتیں مہندی لگائیں۔	593
مخنث کو حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) نے شہر بدر کردیا	593
اللہ تعالٰی نظافت کو پسند کرتا ہے	593
اللہ (عزوجل) کو جمال پسند ہے، جمال اور تکبر میں فرق	594
خضاب کرنا چاہیے مگر سیاہ خضاب ہرگز نہ لگائے	594
بال ملانے والی اور ملوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی اور بالوں کو نوچ کر ابرو خوبصورت کرنے والی اور دانتوں کو ریت کر خوبصورت کرنے والی پر لعنت آئی ہے	595
اون یا سیاہ کپڑے یا سیاہ تاگے کا موباف بنانا جائز ہے کلاوہ کا بدرجۂ اولیٰ جائز	596
لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے اور لڑکوں کے ناجائز	596
عورتوں اور لڑکیوں کو مہندی لگانا جائز ہے اور لڑکوں کو ناجائز	596
عورتیں اپنی چوٹیوں میں پوت اور چاندی سونے کے دانے لگا سکتی ہیں	597
سیاہ سرمہ یا کاجل بقصد زینت مرد کو مکروہ ہے	597
مکان کو غیر ذی روح کی تصویر سے آراستہ کرسکتے ہیں	597
گرمیوں میں خس اور جواسے کی ٹٹیاں جائز ہیں	597
ایک شخص سواری پر ہے اور ساتھ والے پیدل، اگر اس	

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
سے تکبر مقصود نہ ہو تو جائز ہے	597
نام رکھنے کا بیان	**597**
اچھے نام رکھنا اور اچھے ناموں سے لوگوں کو پکارنا	598
انبیا علیہم السلام اور صالحین کے ناموں پر نام رکھنا	598
اگر کسی کا نام محمد ہو تو اُس کی کنیت ابوالقاسم ہوسکتی ہے یا نہیں	599
محمد واحمد نام کے فضائل	599
جس کے یہ نام ہوں اُس کی عزت کی جائے	600
نام بدلنے کی صورتیں	600
سب سے اچھے کون سے نام ہیں	601
ابوالقاسم کنیت ہوسکتی ہے	601
بعض اسمائے الٰہیہ جن کا اطلاق غیر پر جائز ہے وہ نام ہوسکتے ہیں	602
نام وہ ہو جو قرآن وحدیث میں ہو یا مسلمانوں میں رائج ہو	603
مرا ہوا بچہ پیدا ہوا یا پیدا ہو کر مرگیا اُس کا نام رکھنا	603
بچہ کی کنیت رکھنا اور ابوبکر وابوتراب کنیت کرنا جائز ہے	603
بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھنا چاہیے	603
بعض جائز و ناجائز ناموں کی تفصیل	604
مسابقت کا بیان	**605**
مسابقت کی تعریف اور اُس کے جائز و ناجائز ہونے کی صورتیں	607
محلل کے داخل کرنے کی صورتیں	608
آگے ہونے کا کیا مطلب ہے	608
طلبہ نے یہ شرط کی کہ جس کی بات صحیح ہو اُس کو یہ دیا جائے گا	609
طلبہ میں یہ ٹھہرا کہ درسگاہ میں جو پہلے آئے گا اُس کا سبق پہلے ہوگا	609
کسب کا بیان	**609**
مال حاصل کرنا بعض صورتوں میں فرض ہے اور بعض میں مستحب ہے	609
مسجدوں میں متوکلانہ بیٹھنا اور پیری مریدی کو پیشہ بنانا	610
افضل کسب کیا ہے	610
چرخہ کاتنا۔ سوال کرنا	610
علم دین پڑھ کر کسب چھوڑ دینا	610
حرام مال کو ورثہ کیا کریں	611
مال مشتبہ قریبی رشتہ دار کو دے سکتا ہے	611
امر بِالْمعروف ونھی عنِ الْمُنکَر کا بیان	**611**
اِن کے متعلق احادیث	612
گناہ کا ارادہ کیا مگر کیا نہیں تو اس میں ثواب ملنے کی اُمید ہے	614
امر بالمعروف کا کیا طریقہ ہونا چاہیے اور اس کی صورتیں	615
امر بالمعروف میں پانچ چیز کی ضرورت ہے	616
عامی شخص کو یہ نہ چاہیے کہ کسی عالم متبع شریعت کو امر بالمعروف کرے	616

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
جو شخص خود بُرا کام کرتا ہے وہ بھی امر کرے	617
بیٹے کی شکایت باپ کے پاس لکھ بھیجنا یا عورت کی شوہر کے پاس یا رعایا کی بادشاہ اور ملازم کی آقا کے پاس	617
باپ کس انداز سے نصیحت کرے	617
مسلمان فساق کو امر کرے تو قتل کر دیا جائے گا اور اُن کا کچھ نہ کر سکے گا، جب بھی عزیمت امر کرنا ہے	617
علم و تعلیم کا بیان	**618**
قرآن وحدیث سے علم کے فضائل	618
بچوں کو پڑھانا اور اُن کو تنبیہ کرنا	625
عالم کی عزت کرنی چاہیے	626
دین حق کی حمایت کے لیے مناظرہ کرنا اور مناظر کے ساتھ کید کرنا یا اُس کے کید سے بچنے کی ترکیب کرنا	626
واعظ کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے	626
معلم نے بچوں سے چٹائی کے لیے پیسے منگائے اور کچھ بچ گئے تو معلم کے ہیں	627
عالم اپنا عالم ہونا ظاہر کر سکتا ہے	627
اچھی نیت سے تحصیل علم ہر عمل سے بہتر ہے	627
علم میں بخل نہ کرے اور اس کے نقصانات	628
عالم ومُتَعَلِّم علم کی توقیر کریں اور ان کو کس طرح رہنا چاہیے	628
اُستاد کے حقوق کی محافظت اور اُس کا ادب	628
نااہل کو نہ پڑھائے اور اہل سے انکار نہ کرے	628
معلم ثواب چاہتا ہے تو پانچ باتیں کرے	629
ایک شخص نے اس لیے پڑھا کہ پڑھائے گا اور دوسرے نے عمل کرنے کے لیے	629
علمی مذاکرہ عبادت سے افضل ہے	629
قرآن مجید حفظ کرنے سے علم فقہ حاصل کرنا افضل ہے	629
ریا و سمعہ کا بیان	**629**
قرآن وحدیث سے ریا وسمعہ کی مذمت	630
عبادت میں اخلاص ضروری ہے بغیر اس کے ثواب نہیں	636
ریا کی دو صورتیں ہیں اصلِ عبادت میں ہو یا وصف میں	637
اثنائے عمل میں ریا کی مداخلت قسم دوم سے ہے	637
روزہ میں بھی ریا ہوسکتا ہے	637
اُجرت لے کر قرآن پڑھنے پر ثواب نہیں اور اس صورت میں ایصال ثواب نہیں ہوسکتا، اسی طرح مٹھائی کی وجہ سے پڑھنا	637
پنج آیت پڑھنے والا اور میلاد خواں یا واعظ اپنا دوہرا حصہ لیتا ہے، اس کا کیا حکم ہے	638
حج کو گیا اور تجارت کا بھی خیال ہے یا جمعہ کو گیا اور راستہ میں دوسرے کام کرنے کا بھی خیال ہے، تو جانے کا ثواب ہے یا نہیں	638
فرائض میں ریا کو دخل نہیں، اس کا کیا مطلب ہے	638
زیارت قبور کا بیان	**639**

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
زیارت قبور کے آداب	641
قبرستان کے درخت کا کیا حکم ہے	641
بزرگانِ دین کے مزارات پر غلاف ڈالنا جائز ہے	642
ایصال ثواب	**642**
تیجہ، چالیسواں، شش ماہی، برسی، تبارک، ماہ رجب کے کونڈے، محرم کی سبیلیں، شربت، کھچڑا، گیارہویں اور چھٹی کی فاتحہ، اصحاب کہف وغوث پاک کا توشہ یہ سب ایصالِ ثواب میں داخل ہیں	643
عرسِ بزرگانِ دین جائز ہے	644
مجالس خیر، میلاد شریف	644
رجبی شریف نعلین پاک پہن کر عرش پر جانا ثابت نہیں	645
خلفائے راشدین کی تاریخ وفات میں مجلس منعقد کرنا	645
لکھی اور ہزاری روزے	645
عشرۂ محرم میں مجالس منعقد کرنا	646
تعزیہ داری	646
آداب سفر کا بیان	**648**
اس کے متعلق حدیثیں	648
عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے سفر نا جائز ہے	651
سفر کے لیے والدین سے اجازت لے	651
یادداشت کے لیے گرہ لگانا یا ڈورا باندھنا جائز ہے	651
گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے۔ رکابی میں دعائیں لکھ کر مریض کو پلانا جائز ہے	652
بچھونے یا کپڑے پر کچھ لکھا ہو تو استعمال نہ کرے، دسترخوان اور تکیہ کا بھی یہی حکم ہے	652
وعدہ پورا کرنے میں کوئی مانع شرعی ہو تو نہ پورا کرنے میں وعدہ خلافی نہیں	652
نظر سے بچنے کے لیے لکڑی میں کپڑا لپیٹ کر کھیت میں لگانا جائز ہے	652
مشرکین کے برتنوں میں بغیر دھوئے کھانا مکروہ ہے	653
تفریح یا نصیحت کے لیے عجیب وغریب قصے کہنا اور سننا	653
عربی زبان سب زبانوں سے افضل ہے	653
عورت رخصت ہو کر آئی، دوسری عورتوں نے کہا یہ تمھاری بیوی ہے یا دلہن بنا کر اسکے کمرہ میں بھیج دی	653
جس کے ذمہ اپنا حق ہو، بقدر حق اُس کی چیز لے سکتا ہے	654
مدارات کرنا، کشادہ روئی اور نرمی سے بات کرنا	654
مالک مکان کرایہ دار سے اجازت لے کر مکان میں جاسکتا ہے	654
حمام میں برہنہ نہ نہائے	654
امام مسجد کے لیے چندہ کر کے کچھ دینا جائز ہے	654
اہل باطل سے میل جول منع ہے	655
کٹکھنے کتے کو مار ڈالنا چاہیے اور بلی ایذا دے تو ذبح کردے	655
ٹڈی کو مار سکتے ہیں، چیونٹی اور جُوں کو مارنے کا حکم	655
کس صورت میں وصیت کرنا افضل ہے اور کس صورت میں نہیں	655
اجنبی مرد یا عورت کا جھوٹا	655

www.dawateislami.net

مضمون	صفحہ
زوجہ نماز نہ پڑھے یا زینت نہ کرے یا باہر نکل جائے تو مار سکتا ہے	655
بی بی بیہودہ ہو تو طلاق دینا واجب نہیں	656
قرض لینا جائز ہے جبکہ ادا کی نیت ہو	656
صاحبِ حق غائب ہو گیا تو تلاش کرنا واجب نہیں	656
دائن مر گیا اور ورثہ مدیون سے وصول نہ کر سکے تو ثواب دائن کو ملے گا	656
مدیون مر گیا اور ورثہ کو دَین کا علم نہ تھا یا بھول گیا اور ترکہ خرچ کر ڈالا تو مؤاخذہ نہیں۔ ودیعت کا بھی یہی حکم ہے	656
ڈاکوؤں نے گھیرا ہے، اس وقت مدیون دَین ادا کرنا چاہے اسے لینے سے انکار کر سکتا ہے	656
کسی سے کہا فلاں کی میں نے چیزیں کھالی ہیں اوسے پانچ روپیہ دے دینا وہ نہ ہو تو اوس کے ورثہ کو دینا اور صرف اُس کی بی بی ہے	657
جان و مال آبرو بچانے کے لیے یا حق وصول کرنے کے لیے رشوت دینا	657
بھیڑ بکریوں کو کھیت میں ٹھہرانے پر چرواہے کو کچھ دینا	657
اولاد باپ کو نام لے کر نہ پکارے اور نہ عورت شوہر کو	657
موت کی آرزو یا دعا کرنا مکروہ ہے	658
زلزلہ کے وقت مکان سے باہر ہو جانا یا جھکی ہوئی دیوار کے نیچے سے ہٹ جانا جائز ہے	658
جہاں طاعون ہو وہاں نہ جائے اور وہاں سے نہ بھاگے	658
کافر کی مغفرت کی دعا نہیں کر سکتا، ہدایت کی کر سکتا ہے	658
مردہ کے اسلام کی ایک شخص نے شہادت دی، نماز پڑھی جائے اور مسلمان مرا اُس کے مرتد ہونے کی ایک شخص نے شہادت دی اس کا اعتبار نہیں	658
پرندے نے مکان میں گھونسلا لگایا، انڈے بچے دیے	658
جماع کے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سوا خیر کے کچھ نہ بولے	659
ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، خصوصاً تیرہ تیزی یہ غلط ہے، اسی طرح ماہ ذیقعدہ اور ہر مہینہ کی کچھ تاریخیں	659
قمر درعقرب اور نجومیوں کی سب باتیں اور پچھتر کو ماننا ناجائز ہے	659
آخری چہار شنبہ	659
کسی سے معافی مانگنا	660
کپڑے کے متعلق بعض باتیں	660
بیل پر سوار ہونا، گدھے سے ہل جوتنا	660
جانوروں سے کتنا کام لیا جائے اور اُس پر ظلم نہ کیا جائے	660

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ط

مضارَبت کا بیان

یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام، مال دینے والے کو رب المال اور کام کرنے والے کو مضارب اور مالک نے جو دیا اُسے راس المال کہتے ہیں اور اگر تمام نفع رب المال ہی کے لیے دینا قرار پایا تو اُس کو اِبضاع کہتے ہیں اور اگر کل کام کرنے والے کے لیے طے پایا تو قرض ہے، اس عقد کی لوگوں کو حاجت ہے کیونکہ انسان مختلف قسم کے ہیں بعض مالدار ہیں اور بعض تہی دست۔ [1] بعض مال والوں کو کام کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا تجارت کے اُصول وفروع [2] سے ناواقف ہوتے ہیں اور بعض غریب کام کرنا جانتے ہیں مگر ان کے پاس روپیہ نہیں لہٰذا تجارت کیونکر کریں اس عقد کی مشروعیت میں یہ مصلحت ہے کہ امیر وغریب دونوں کو فائدہ پہنچے مال والے کو روپیہ دیکر اور غریب آدمی کو اُس کے روپیہ سے کام کرکے۔

شرائط مضارَبت

مسئلہ ۱: مضاربت کے لیے چند شرائط ہیں:

(۱) راس المال از قبیل ثمن ہو۔ عروض [3] کے قسم سے ہو تو مضاربت صحیح نہیں پیسوں کو راس المال قرار دیا اور وہ چلتے ہوں تو مضاربت صحیح ہے۔ یوہیں نکل [4] کی اِکنیاں [5] دوانیاں [6] راس المال ہوسکتی ہیں جب تک ان کا چلن ہے۔ اگر اپنی کوئی چیز دیدی کہ اسے بیچو اور ثمن پر قبضہ کرو اور اُس سے بطور مضاربت کام کرو اُس نے اُس کو روپیہ یا اشرفی سے بیچ کر کام کرنا شروع کردیا یہ مضاربت صحیح۔

(۲) راس المال معلوم ہو۔ اگرچہ اس طرح معلوم کیا گیا ہو کہ اُس کی طرف اشارہ کردیا۔ پھر اگر نفع کی تقسیم کرتے وقت راس المال کی مقدار میں اختلاف ہوا تو گواہوں سے جو ثابت کردے اُس کی بات معتبر ہے اور دونوں کے گواہ ہوں تو رب المال کے گواہ معتبر ہیں اور اگر کسی کے پاس گواہ نہ ہوں تو قسم کے ساتھ مضارب کی بات معتبر ہوگی۔

---

1 ……غریب، نادار۔
2 ……قواعد وضوابط، طور طریقے۔
3 ……نقود (سونا، چاندی اور کرنسی) کے علاوہ دوسری چیزیں۔
4 ……ایک قسم کی سفید دھات۔
5 ……اکنی کی جمع، کانسی کا بنا ہوا سکہ جو قیمت میں روپے کا سولھواں حصہ ہوتا ہے۔
6 ……دوانی کی جمع، جو آنے کی قدر کا چاندی یا کانسی کا سکہ۔

www.dawateislami.net

(۳) راس المال عین ہو یعنی معیّن ہو دَین نہ ہو جو غیر معیّن واجب فی الذمہ[1] ہوتا ہے۔ مضاربت اگر دَین کے ساتھ ہوئی اور وہ دَین مضارب پر ہے یعنی اُس سے کہہ دیا کہ تمھارے ذمہ جو میرا روپیہ ہے اُس سے کام کرو یہ مضاربت صحیح نہیں جو کچھ خریدے گا اُس کا مالک مضارِب ہوگا اور جو کچھ دَین ہوگا اُس کے ذمہ ہوگا اور اگر دوسرے پر دَین ہو مثلاً کہہ دیا کہ فلاں کے ذمہ میرا اتنا روپیہ ہے اُس کو وصول کرو اور اُس سے بطورِ مضاربت تجارت کرو یہ مضاربت جائز ہے اگرچہ اِس طرح کرنا مکروہ ہے اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں پر میرا دَین ہے وصول کر کے پھر اُس سے کام کرو اُس نے کل روپیہ قبضہ کرنے سے پہلے ہی کام کرنا شروع کر دیا ضامن ہے یعنی اگر تلف ہوگا ضمان دینا ہوگا اور اگر یہ کہا تھا کہ اُس سے روپیہ وصول کرو اور کام کرو اور اس نے کل روپیہ وصول کرنے سے پہلے کام شروع کر دیا ضامن نہیں ہے اور اگر یہ کہا کہ مضاربت پر کام کرنے کے لیے اُس سے روپیہ وصول کرو تو کل وصول کرنے سے پہلے کام کرنے کی اجازت نہیں یعنی ضمان دینا ہوگا۔[2] (بحر، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲ یہ کہا کہ میرے لیے اُدھار غلام خریدو پھر بیچو اور اُس کے ثمن سے بطور مضاربت کام کرو اس نے خریدا پھر بیچا اور کام کیا یہ صورت جائز ہے۔ غاصب یا امین یا جس کے پاس اِس نے اِبضاع[3] کے طور پر روپیہ دیا تھا اِن سے کہا جو کچھ میرا مال تمھارے پاس ہے اُس سے بطور مضاربت کام کرو نفع آدھا آدھا یہ جائز ہے۔[4] (بحر)

(۴) راس المال مضارِب کو دیدیا جائے یعنی اُس کا پورے طور پر قبضہ ہو جائے رب المال کا بالکل قبضہ نہ رہے۔

(۵) نفع دونوں کے مابین شائع ہو یعنی مثلاً نصف نصف یا دو تہائی ایک تہائی یا تین چوتھائی ایک چوتھائی، نفع میں اِس طرح حصہ معیّن نہ کیا جائے جس میں شرکت قطع ہو جانے کا احتمال ہو مثلاً یہ کہہ دیا کہ میں سو۱۰۰ روپیہ نفع لوں گا اِس میں ہوسکتا ہے کہ کل نفع سو ہی ہو یا اس سے بھی کم تو دوسرے کی نفع میں کیوں کر شرکت ہوگی یا کہہ دیا کہ نصف نفع لوں گا اور اُس کے ساتھ دس۱۰ روپیہ اور لوں گا اِس میں بھی ہوسکتا ہے کہ کل نفع دس۱۰ ہی روپے ہو تو دوسرا شخص کیا پائے گا۔

(٦) ہر ایک کا حصہ معلوم ہو لہٰذا ایسی شرط جس کی وجہ سے نفع میں جہالت پیدا ہو مضاربت کو فاسد کر دیتی ہے مثلاً یہ

---

1 ...... کسی کے ذمہ لازم۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب المضاربة، ج۷، ص٤٤٨.
و"الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص٥٠٠، وغیرهما.

3 ...... یعنی کسی کو کام کرنے کے لیے مال دیا اس طور پر کہ جو نفع ہوگا وہ تمام مالک کا ہوگا۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب المضاربة، ج۷، ص٤٤٨.

www.dawateislami.net

شرط کہ تم کو آدھا یا تہائی نفع دیا جائے گا یعنی دونوں میں سے کسی ایک کو معین نہیں کیا بلکہ تردید کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اگر اُس شرط سے نفع میں جہالت نہ ہو تو وہ شرط ہی فاسد ہے اور مضاربت صحیح ہے مثلاً یہ کہ نقصان جو کچھ ہوگا وہ مضارِب کے ذمہ ہوگا یا دونوں کے ذمہ ڈالا جائے گا۔

(۷) مضارِب کے لیے نفع دینا شرط ہو۔ اگر راس المال میں سے کچھ دینا شرط کیا گیا یا راس المال اور نفع دونوں سے دینا شرط کیا گیا مضاربت فاسد ہوجائے گی۔[1] (بحر، درر)

مسئلہ ۳ رب المال نے یہ کہا کہ جو کچھ خدا نفع دے گا وہ ہم دونوں کا ہوگا یا نفع میں ہم دونوں شریک ہوں گے یہ جائز ہے اور نفع دونوں کو برابر برابر ملے گا اور اگر مضارِب کو روپیہ دیتے وقت یہ کہا کہ ہمارے مابین اُس طرح تقسیم ہوگا جو فلاں وفلاں کے مابین ٹھہرا ہے اگر دونوں کو معلوم ہے جو اُن کے مابین ٹھہرا ہے تو مضاربت جائز ہے اور اگر دونوں کو یا ایک کو معلوم نہ ہو کہ اُن کے مابین کیا ٹھہرا ہے تو ناجائز ہے اور مضاربت فاسد۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ روپیہ دیا اور مضارِب سے کہہ دیا کہ تمھارا جو جی چاہے نفع میں سے مجھے دے دینا یہ مضاربت فاسد ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ ایک ہزار روپے مضارِب کو اِس طور پر دیے کہ نفع کی دو تہائیاں مضارب کی ہوں گی[4] بشرطیکہ ایک ہزار روپے اپنے بھی اس میں شامل کرلے اور دو ہزار سے کام کرے اُس نے ایسا ہی کیا اور نفع ہوا تو ایک ہزار کا کل نفع مضارب کو ملے گا اور ایک ہزار جو رب المال کے ہیں اُن کے نفع میں دو تہائیاں مضارِب کی اور ایک تہائی رب المال کی ہوگی۔ اور اگر رب المال نے کہہ دیا کہ کل نفع کی دو تہائیاں میری اور ایک تہائی مضارِب کی تو نفع کو برابر تقسیم کریں اور اس صورت میں مضاربت نہیں ہوئی بلکہ اِبضاع ہے کہ اپنے مال کا سارا نفع خود لینا قرار دیدیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ روپے دیے اور کہہ دیا کہ گیہوں خریدو گے تو آدھا نفع تمھارا اور آٹا خریدو گے تو چوتھائی نفع تمھارا اور جو

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب المضاربة، ج۷، ص۴۴۹.

و"دررالحکام"، کتاب المضاربة، الجزء الثانی، ص۳۱۱.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب المضاربة، الباب الثانی فیما یجوز من المضاربة ...إلخ، ج۴، ص۲۸۸.

3 ......المرجع السابق.

4 ......یعنی نفع کے کل تین حصوں میں سے دو حصے مضارب کے ہونگے۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب المضاربة، الباب الثانی فیما یجوز من المضاربة ...إلخ، ج۴، ص۲۸۹.

www.dawateislami.net

خریدو گے تو ایک تہائی تمہاری، اِس صورت میں جیسا کہا اُسی کے موافق نفع تقسیم کیا جائے گا، مگر گیہوں خرید چکا تو اب جَو یا آٹا نہیں خرید سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مالک نے یہ کہا کہ اگر اس شہر میں کام کرو گے تو تمھیں ایک تہائی نفع ملے گا اور باہر کام کرو گے تو نصف، اس میں خریدنے کا اعتبار ہے بیچنے کا اعتبار نہیں اگر اس شہر میں خریدا تو ایک تہائی دی جائے گی بیچنا یہاں ہو یا باہر۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مضاربت کا حکم یہ ہے کہ جب مضارِب کو مال دیا گیا اُس وقت وہ امین ہے اور جب اُس نے کام شروع کیا اب وہ وکیل ہے اور جب کچھ نفع ہوا تو اب شریک[3] ہے اور رب المال کے حکم کے خلاف کیا تو غاصب ہے اور مضارَبت فاسد ہوگئی تو وہ اَجیر[4] ہے اور اِجارہ بھی فاسد۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹ مضاربت میں جو کچھ خسارہ ہوتا ہے وہ رب المال کا ہوتا ہے اگر یہ چاہے کہ خسارہ مضارِب کو ہو مال والے کو نہ ہو اُس کی صورت یہ ہے کہ کل روپیہ مضارِب کو بطور قرض دیدے اور ایک روپیہ بطور شرکت عنان دے یعنی اُس کی طرف سے وہ کل روپے جو اس نے قرض میں دیے اور اس کا ایک روپیہ اور شرکت اس طرح کی کہ کام دونوں کریں گے اور نفع میں برابر کے شریک رہیں گے اور کام کرنے کے وقت تنہا وہی مُستَقرِض[6] کام کرتا رہا اس نے کچھ نہیں کیا اِس میں حرج نہیں کیونکہ اگر رب المال کام نہ کرے تو شرکت باطل نہیں ہوتی اب اگر تجارت میں نقصان ہوا تو ظاہر ہے کہ اِس کا ایک ہی روپیہ ہے سارا مال تو مستقرض کا ہے اُس کا خسارہ ہوا رب المال کا کیا ایسا خسارہ ہوا کیونکہ جو کچھ مستقرض کو دیا ہے وہ قرض ہے اُس سے وصول کرے گا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ مضاربت اگر فاسد ہوجاتی ہے تو اجارہ کی طرف منقلب ہوجاتی ہے یعنی اب مضارِب کو نفع جو مقرر ہوا ہے وہ نہیں ملے گا بلکہ اُجرتِ مثل ملے گی چاہے نفع اس کام میں ہوا ہو یا نہ ہو مگر یہ ضرور ہے کہ یہ اُجرت اُس سے زیادہ نہ ہو جو مضارَبت کی صورت میں نفع ملتا۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المضاربة، الباب الثاني فيما يجوز من المضاربة...إلخ، ج٤، ص٢٩٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... حصہ دار۔

4 ...... اُجرت پر کام کرنے والا، ملازم، نوکر۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب المضاربة، ج٨، ص٤٩٧.

6 ...... قرض لینے والا۔

7 ...... "الدرالمختار"، كتاب المضاربة، ج٨، ص٤٩٧۔٤٩٨.

8 ...... المرجع السابق، ص٤٩٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ وصی نے یتیم کا مال بطورِ مضاربت فاسدہ لیا مثلاً یہ شرط کہ دس۱۰ روپے نفع کے میں لوں گا اور اُس نے کام کیا اور نفع بھی ہوا مگر وصی کو کچھ نہیں ملے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مضاربت فاسدہ میں بھی مضارِب کے پاس جو مال رہتا ہے وہ بطور امانت ہے اگر کچھ نقصان ہو جائے تاوان اسکے ذمہ نہیں جس طرح مضاربت صحیحہ میں تاوان نہیں۔ دوسرے کو مال دیا اور کل نفع اپنے لیے مشروط کرلیا جس کو اِبضاع کہتے ہیں اِس میں بھی اُس کے پاس جو مال ہے بطور امانت ہے ہلاک ہو جائے تو ضمان نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ رب المال نے مضارِب کو مال دیا اور شرط یہ کی ہے کہ مضارِب کے ساتھ میں بھی کام کروں گا اس سے مضاربت فاسد ہوگئی اِس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ رب المال ہی نے عقدِ مضارَبت کیا اور اپنے ہی کام کرنے کی شرط کی۔ دوسری یہ کہ عاقد دوسرا ہے اور رب المال دوسرا مثلاً نابالغ بچہ یا معتوہ کا مال ہے اُس کے ولی نے کسی سے عقدِ مضارَبت کیا اور شرط یہ ہے کہ یہ بچہ بھی (جس کا مال ہے) تمہارے ساتھ کام کرے گا دونوں صورتوں میں مضاربت فاسد ہے یا مثلاً دو شخصوں میں شرکت[3] ہے ایک شریک نے عقد مضارَبت کیا اور مال دیدیا اور شرط یہ ہے کہ مضارِب کے ساتھ میرا شریک بھی کام کرے گا مضاربت فاسد ہو جائے گی جبکہ راس المال دونوں کی شرکت کا ہو اور اگر راس المال مال مشترک نہ ہو اور شرکت عنان ہو تو مضارَبت صحیح ہے اور اگر شرکت مفاوضہ ہو تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر عاقد (جو رب المال نہیں ہے) اس نے اپنے کام کرنے کی شرط کی ہے اِس میں دو صورتیں ہیں وہ عاقد خود اس مال کو بطور مضاربت لے سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں لے سکتا تو مضاربت فاسد ہے مثلاً غلام ماذون[4] نے بطور مضارَبت مال دیا اور اپنے عمل کی شرط کر لی یہ فاسد ہے۔ اور اگر وہ خود مضاربت کے طور پر مال کو لے سکتا ہے تو فاسد نہیں جیسے باپ یا وصی کہ انہوں نے بچہ کا مال مضاربۃً دیا اور خود اپنے عمل کی شرط کرلی کہ کام کریں گے اور نفع میں سے اتنا لیں گے اس سے مضاربت فاسد نہیں۔ غلام ماذون نے عقد کیا اور اپنے مولیٰ[5] کے کام کرنے کی شرط کی اسکی بھی دو صورتیں ہیں اُس پر دَین ہے یا نہیں اگر دَین نہیں ہے عقد فاسد ہے ورنہ صحیح ہے جس طرح مکاتب نے عقد کیا اور مولیٰ کا کام کرنا شرط کیا یہ مطلقاً صحیح ہے۔[6] (ہدایہ، بحر، درر وغیرہا)

---

1 ...... ''الدرالمختار''، کتاب المضاربۃ، ج۸، ص۴۹۹.

2 ...... المرجع السابق، ص۵۰۰.

3 ...... حصہ داری۔ 4 ...... وہ غلام جسے آقا کی طرف سے تجارت کی اجازت ہو۔ 5 ...... آقا، مالک۔

6 ...... ''الهداية''، کتاب المضاربۃ، ج۲، ص۲۰۱.

و''البحرالرائق''، کتاب المضاربۃ، ج۷، ص۴۴۹.

و''دررالحکام''، کتاب المضاربۃ، الجزء الثانی، ص۳۱۱، وغیرها.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ مضارِب نے رب المال کو مضاربۃً مال دے دیا یہ دوسری مضارَبت صحیح نہیں اور پہلی مضاربت بدستور صحیح ہے اور نفع اُسی طور پر تقسیم ہوگا جو باہم ٹھہرا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مضارِب و رب المال میں مضاربت کی صحت و فساد[2] میں اختلاف ہے اس کی دوصورتیں ہیں اگر مضارِب فساد کا مدّعی[3] ہے تو رب المال کا قول معتبر اور رب المال نے فساد کا دعویٰ کیا تو مضارب کا قول معتبر، اس کا قاعدہ یہ ہے کہ عقود[4] میں جو مدعی صحت ہے اُس کا قول معتبر ہوتا ہے ہاں اگر رب المال یہ کہتا ہے کہ تمھارے لیے دس۱۰ کم تہائی نفع شرط تھا مضارِب کہتا ہے تہائی نفع میرے لیے تھا یہاں رب المال کا قول معتبر ہے حالانکہ اُس کے طور پر مضاربت فاسد ہے اور مضارب کے طور پر صحیح ہے کیونکہ یہاں مضارِب زیادت کا مدعی ہے اور رب المال اِس سے منکر۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ مضاربت کبھی مطلق ہوتی ہے جس میں زمان ومکان[6] اور قسم تجارت کی تعیین نہیں ہوتی روپیہ دے دیا ہے کہ تجارت کرو نفع میں دونوں کی اِس طرح شرکت ہوگی اور کبھی مضاربت میں طرح طرح کی قیدیں ہوتی ہیں۔ مضارَبت مُطلَقہ[7] میں مضارِب کو ہر قسم کی بیع کا اختیار ہے نقد بھی بیچ سکتا ہے اودھار بھی، مگر ایسا ہی اودھار کرسکتا ہے جو تاجروں میں رائج ہے اسی طرح ہر قسم کی چیز خرید سکتا ہے خرید و فروخت میں دوسرے کو وکیل کرسکتا ہے۔ دریا اور خشکی کا سفر بھی کرسکتا ہے اگرچہ رب المال نے شہر کے اندر اس کو مال دیا ہو۔ ابضاع بھی کرسکتا ہے یعنی دوسرے کو تجارت کے لیے مال دے دے اور نفع اپنے لیے شرط کرے یہ ہوسکتا ہے بلکہ خود رب المال کو بھی بضاعت کے طور پر مال دے سکتا ہے اور اس سے مضارَبت فاسد نہیں ہوگی۔ مضارب مال کو کسی کے پاس امانت رکھ سکتا ہے۔ اپنی چیز کسی کے پاس رہن رکھ سکتا ہے دوسرے کی چیز اپنے پاس رہن لے سکتا ہے کسی چیز کو اجارہ پر دے سکتا ہے کرایہ پر لے سکتا ہے۔ مشتری[8] نے ثمن کا کسی پر حوالہ کردیا مضارب اِس حوالہ کو قبول کرسکتا ہے کیونکہ یہ ساری باتیں تجار[9] کی عادت میں داخل ہیں کبھی یہاں مال بیچتے ہیں کبھی باہر لے جاتے ہیں اور اس کے لیے گاڑی کشتی جانور وغیرہ کو کرایہ پر لینا ہوتا ہے ورنہ مال کس طرح لے جائے گا۔ دوکان پر کام کرنے کے لیے نوکر رکھنے کی ضرورت ہوتی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المضاربة،الباب الرابع فيما يملك المضارب ... إلخ، ج٤،ص٢٩٢.

2 ...... صحیح اور فاسد ہونے۔ 3 ...... دعویٰ کرنے والا۔

4 ...... عقد کی جمع، جس کے معنی ہیں ایجاب وقبول کا ایسے مشروع طریقہ پر مربوط ہونا جس کا اثر اس کے محل میں ظاہر ہو۔

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب المضاربة، ج٨، ص٥٠٢.

6 ...... یعنی وقت اور جگہ۔ 7 ...... ایسی مضاربت جس میں کسی قسم کی قید نہ ہو۔

8 ...... خریدار۔ 9 ...... تاجر کی جمع، تاجر لوگ۔

www.dawateislami.net

ہے دکان کرایہ پر لینی ہوتی ہے۔ مال رکھنے کے لیے مکان کرایہ پر لینا ہوتا ہے اور اسکی حفاظت کے لیے نوکر رکھنا ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں بالکل ظاہر ہیں۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۷ مضارَبت مطلقہ میں بھی مال لے کر سفر اُس وقت کرسکتا ہے جب بظاہر خطرہ نہ ہو اور اگر راستہ خطرناک ہو لوگ اُس راستہ سے ڈر کی وجہ سے نہیں جاتے تو مضارِب بھی مال لے کر اُس راستہ سے نہیں جاسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مضارِب نے مال بیع کرنے[3] کے بعد ثمن کے لیے کوئی میعاد مقرر کردی یہ جائز ہے اور اگر مبیع[4] میں عیب تھا اُسکے ثمن سے کچھ کم کردیا جتنا تجار ایسی صورت میں کم کیا کرتے ہیں یہ بھی جائز ہے، اور اگر بہت زیادہ ثمن کم کردیا کہ عادت تجار کے خلاف ہے تو یہ کمی مضارِب کے ذمہ ہوگی۔ رب المال سے اس کو تعلّق نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ مضارِب یہ نہیں کرسکتا کہ دوسرے کو بطور مضارَبت یہ مال دیدے یا اِس مال کے ساتھ کسی سے شرکت کرے یا اِس مال کو اپنے مال میں خلط کرے[6] مگر جبکہ رب المال نے اُس کو ان کاموں کی اجازت دیدی ہو یا یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو۔ مضارب کو قرض دینے کا اختیار نہیں اور اِستدانہ کا بھی اختیار نہیں اگر چہ رب المال نے کہہ دیا ہو کہ اپنی رائے سے کام کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں تجار کی عادت میں نہیں اِستدانہ کے یہ معنے ہیں کہ کوئی چیز اودھار خریدی اور مال مضارَبت میں اس ثمن کی جنس سے کچھ باقی نہیں ہے مثلاً جو کچھ روپیہ تھا سب کی چیزیں خریدی جاچکیں اب کچھ روپیہ باقی نہیں ہے اسکے باوجود مضارِب نے دس ۱۰ بیس ۲۰، سو، پچاس کی کوئی اور چیز خرید لی یہ مضاربت میں داخل نہ ہوگی مضارب کی اپنی ہوگی اپنے پاس سے دام[7] دینے ہوں گے۔ اگر رب المال نے صاف اور صریح لفظوں میں قرض دینے اور اِستدانہ کی اجازت دیدی ہو تو اب مضارِب ان دونوں کو کرسکتا ہے اور استدانہ کے طور پر جو کچھ خریدے گا وہ رب المال و مضارب کے مابین بطور شرکتِ وجوہ مشترک ہوگی۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ مضارَبت کے طور پر ایک ہزار روپے دیے تھے مضارِب کو ایک ہزار سے زیادہ کی چیزیں خریدنے کا اختیار

---

[1] ...... "الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص۵۰۲، وغیرہ.

[2] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المضاربة، الباب الرابع فيما يملك المضارب ...إلخ، ج٤، ص٢٩٣.

[3] ...... بیچنے۔　[4] ...... بیچی گئی چیز۔

[5] ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المضاربة، الباب الرابع فيما يملك المضارب ...إلخ، ج٤، ص٢٩٢.

[6] ...... یعنی مِلائے۔　[7] ...... روپیہ، رقم۔

[8] ...... "الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص۵۰۳-۵۰۵.

www.dawateislami.net

نہیں اور اگر اس نے خریدلیں تو ایک ہزار کی چیزیں مضارَبت کی ہیں باقی چیزیں خاص مضارِب کی ہیں نقصان ہوگا تو ان چیزوں کے مقابلہ میں جو کچھ نقصان ہے وہ تنہا مضارِب کے ذمہ ہے اور ان کا نفع بھی تنہا مضارِب ہی کو ملے گا اور ان چیزوں کو مال مضارَبت میں خلط کرنے[1] سے مضارِب پر ضمان لازم نہ ہوگا۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۲۱ رب المال نے روپے دیے تھے اور مضارِب نے اشرفی[3] سے چیزیں خریدیں یا اشرفیاں دی تھیں اور مضارِب نے روپے سے چیزیں خریدیں تو یہ چیزیں مضاربت ہی کی قرار پائیں گی کہ روپیہ اور اشرفی اس باب میں ایک ہی جنس ہیں اور اگر رب المال نے روپیہ یا اشرفی دی تھی اور مضارِب نے غیر نقود[4] سے چیزیں خریدیں تو یہ چیزیں مضاربت کی نہیں بلکہ خاص مضارِب کی ہوں گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ رب المال نے اشرفیاں دی تھیں مضارِب نے روپے سے چیزیں خریدیں مگر یہ روپے اشرفیوں کی قیمت سے زیادہ ہیں تو جتنے زیادہ ہیں ان کی چیزیں خاص مضارِب کی ملک ہیں اور مضارِب اس صورت میں مضاربت میں شریک ہو جائے گا اور اگر وہ روپے اشرفیوں کی قیمت کے تھے مگر خریدنے کے بعد ثمن ادا کرنے سے پہلے اشرفیوں کا نرخ اوتر گیا[6] تو یہ نقصان مال مضاربت میں قرار پائے گا اشرفیاں بھنا کر[7] ثمن ادا کرے اور جو کمی پڑے مال بیچ کر بائع[8] کا بقیہ ثمن ادا کرے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مضارِب نے پورے مال مضاربت سے کپڑا خریدا اور اُس کو اپنے پاس سے دھلوایا یا مال مضاربت کو لاد کر دوسری جگہ لے گیا اور کرایہ اپنے پاس سے خرچ کیا اگر مضارِب سے رب المال نے کہا تھا کہ تم اپنی رائے سے کام کرو یہ مضارِب مُتَبَرِّع ہے یعنی ان چیزوں کا اُسے کوئی معاوَضہ نہیں ملے گا کیونکہ استدانہ[10] کا اُسے اختیار نہ تھا اور اگر کپڑے کو سُرخ رنگ دیا یا دھلوا کر اُس میں کلپ چڑھایا[11] تو اس رنگ یا کلپ کی وجہ سے جو کچھ اُس کی قیمت میں اضافہ ہوگا اُتنے کا یہ شریک

---

1 ......مِلا دینے۔

2 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب المضاربة، ج۲، ص۲۱۷.

3 ......سونے کے سکے۔　4 ......سونا، چاندی اور کرنسی کے علاوہ دیگر سامان۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب التاسع فی الاستدانة علی المضاربة، ج٤، ص۳۰۵.

6 ......یعنی کم ہوگیا۔　7 ......کسی سکے کی ریزگاری لے کر، تڑا کر۔　8 ...... بیچنے والے۔

9 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب التاسع فی الاستدانة علی المضاربة، ج٤، ص۳۰۵.

10 ......یعنی ادھار خریدنے۔　11 ......کلف لگایا، یعنی پکا ہوا لیس دار مادہ جسے پانی میں ملا کر کپڑے کو اس میں ڈبوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ہے یعنی مضارِب نے اپنے مال کو مالِ مضارَبت میں مِلا دیا مگر چونکہ رب المال نے کہہ دیا تھا کہ اپنی رائے سے کام کرو لہٰذا اس کو ملا دینے کا اختیار تھا۔ اب یہ کپڑا فروخت ہوا اس میں رنگ کی قیمت کا جو حصہ ہے وہ تنہا مضارِب کا ہے اور خالی سفید کپڑے کا جو ثمن ہوگا وہ مضارَبت کے طور پر ہوگا مثلاً وہ تھان اس وقت دس۱۰ روپے میں فروخت ہوا اور رنگا ہوا نہ ہوتا تو آٹھ روپے میں بکتا، دو روپے مضارِب کے ہیں اور آٹھ روپے مضارَبت کے طور پر اور اگر رب المال نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اپنی رائے سے کام کرو تو مضارِب شریک نہیں بلکہ غاصب ہوگا۔[1] (درمختار) اور اس پچھلی صورت میں مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے کر زیادتی کا معاوضہ دیدے یا سفید کپڑے کی قیمت مضارب سے تاوان لے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: کل روپے کا کپڑا خرید لیا بار برداری[3] یا دھلائی وغیرہ اپنے پاس سے خرچ کی تو مُتَبَرِّع[4] ہے کہ نہ اس کا معاوضہ ملے گا نہ اسکی وجہ سے تاوان دینا پڑے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مضارِب کو یہ اختیار نہیں کہ کسی سے قرض لے اگرچہ رب المال نے صاف لفظوں میں قرض لینے کی اجازت دیدی ہو کیونکہ قرض لینے کے لیے وکیل کرنا بھی درست نہیں اگر قرض لے گا تو اس کا ذمہ دار یہ خود ہوگا رب المال سے اس کا تعلق نہیں ہوگا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مضارِب ایسا کام نہیں کرسکتا جس میں ضرر ہو، نہ وہ کام کرسکتا ہے جو تجار نہ کرتے ہوں، نہ ایسی میعاد پر بیع کرسکتا ہے جس میعاد پر تاجر نہیں بیچتے ہوں اور دو شخصوں کو مضارِب کیا ہے تو تنہا ایک بیع و شرا[7] نہیں کرسکتا، جب تک اپنے ساتھی سے اِجازت نہ لے لے۔[8] (بحر)

مسئلہ ۲۷: اگر بیع فاسد کے ساتھ کوئی چیز خریدی جس میں قبضہ کرنے سے مِلک ہو جاتی ہے یہ مخالفت نہیں ہے اور وہ چیز مضارَبت ہی کی کہلائے گی اور غبن فاحش کے ساتھ خریدی تو مخالفت ہے اور یہ چیز صرف مضارِب کی مِلک ہوگی اگرچہ مالک

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص۵۰۵.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب المضاربة، الباب التاسع في الاستدانة...إلخ، ج٤، ص٣٠٦.

3 ...... مزدوری۔

4 ...... احسان کرنے والا۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المضاربة، الباب التاسع في الاستدانة...إلخ، ج٤، ص٣٠٦.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص٥٠٦.

7 ...... یعنی خرید و فروخت۔

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب المضاربة، ج۷، ص٤٥٠.

www.dawateislami.net

نے کہہ دیا ہو کہ اپنی رائے سے کام کرو اور اگر غبن فاحش کے ساتھ بیچ دی تو مخالفت نہیں ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۸ رب المال نے شہر یا وقت یا قسم تجارت کی تعیین کردی ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اس شہر میں یا اس زمانہ میں خرید و فروخت کرنا یا فلاں قسم کی تجارت کرنا تو مضارِب پر اِسکی پابندی لازم ہے اِسکے خلاف نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر بائع[2] یا مشتری[3] کی تقیید کردی ہو کہہ دیا ہو کہ فلاں دکان سے خریدنا یا فلاں فلاں کے ہاتھ بیچنا اس کے خلاف بھی نہیں کرسکتا اگرچہ یہ پابندیاں اُس نے عقدِ مضارَبت کرتے وقت یا روپے دیتے وقت نہ کی ہوں بعد میں یہ قیود بڑھادی ہوں، ہاں اگر مضارِب نے سودا خرید لیا اب کسی قسم کی پابندی اُسکے ذمہ کرے مثلاً یہ کہ اودھار نہ بیچنا یا دوسری جگہ نہ لے جانا وغیرہ وغیرہ، مضارِب اِن قیود کی پابندی پر مجبور نہیں مگر جبکہ سودا فروخت ہوجائے اور راس المال نقد کی صورت میں ہوجائے تو رب المال اس وقت قیود لگاسکتا ہے اور مضارِب پر اُن کی پابندی لازم ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ مضارِب سے کہہ دیا کہ فلاں شہر والوں سے بیع کرنا اُس نے اُسی شہر میں بیع کی مگر جس سے بیع کی وہ اُس شہر کا باشندہ نہیں ہے یہ جائز ہے کہ اِس شرط سے مقصود اُس شہر میں بیع کرنا ہے۔ یوہیں اگر کہہ دیا کہ صراف[5] سے خرید و فروخت کرنا اس نے صراف کے غیر سے عقدِ صرف کیا یہ بھی مخالفت نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ اِس سے مقصود عقدِ صرف ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ رب المال نے کپڑا خریدنے کے لیے کہہ دیا ہے تو اونی، سوتی، ریشمی، ٹسری[7] جو چاہے خرید سکتا ہے، ٹاٹ[8] دری قالین پردے وغیرہ جو ازقبیل ملبوس نہیں ہیں[9]، نہیں خرید سکتا۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ رب المال نے بے فائدہ قیدیں ذکر کیں مثلاً یہ کہ نقد نہ بیچنا اسکی پابندی مضارب پر لازم نہیں اور ایسی قید جس میں فی الجملہ فائدہ ہو مثلاً اِس شہر کے فلاں بازار میں تجارت کرنا فلاں میں نہ کرنا اس کی پابندی کرنی ہوگی۔[11] (درمختار)

---

1 ...."البحرالرائق"، کتاب المضاربۃ، ج۷، ص۴۵۰.

2 ....بیچنے والا۔ 3 ....خریدار۔

4 ...."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب المضاربۃ، ج۸، ص۵۰۶.

5 ....سونے چاندی کا کام کرنے والا۔

6 ...."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المضاربۃ، الباب السادس فیما یشترط...إلخ، ج۴، ص۲۹۸.

7 ....مصنوعی ریشم سے تیار کیا ہوا کپڑا۔ 8 ....بوری کا کپڑا۔ 9 ....یعنی جو لباس کی قسم سے نہیں ہیں۔

10 ...."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المضاربۃ، الباب السادس فیما یشترط...إلخ، ج۴، ص۲۹۹.

11 ...."الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ، ج۸، ص۵۰۶.

www.dawateislami.net

اُدھار کی قید بیکار اُس وقت ہے جب مضارِب نے واجبی قیمت [1] پر یا اُس ثمن پر بیع کی [2] تو رب المال نے بتایا تھا اور اگر کم داموں میں بیع کردی تو مخالفت قرار پائے گی۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ رب المال نے معین کردیا تھا کہ فلاں شہر میں یا اِس شہر سے مال خریدنا، مضارِب نے اس کے خلاف کیا دوسرے شہر کو مال خریدنے کے لیے چلا گیا ضامن ہوگیا یعنی اگر مال ضائع ہوگا تاوان دینا پڑے گا اور جو کچھ خریدے گا وہ مضارِب کا ہوگا مال مضارَبت نہیں ہوگا اور اگر وہاں سے کچھ خریدا نہیں بغیر خریدے واپس آگیا تو مضارَبت عود کر آئی یعنی اب ضامن نہ رہا اور اگر کچھ خریدا کچھ روپیہ واپس لایا تو جو کچھ خریدلیا ہے اس میں ضامن ہے اور جو روپیہ واپس لایا ہے یہ مضارَبت پر ہوگیا۔ [4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۳۳ مال مضارَبت سے جو لونڈی، غلام خریدے گا اس کا نکاح نہیں کرسکتا ہے کہ یہ بات تجار کی عادت سے نہیں۔ ایسے غلام کو نہیں خرید سکتا جو خریدنے سے رب المال کی جانب سے آزاد ہو جائے مثلاً رب المال کا ذی رحم محرم [5] ہے کہ اگر اُس کی مِلک میں آجائے گا آزاد ہو جائے گا یا رب المال نے کسی غلام کی نسبت کہا ہے کہ اگر میں اس کا مالک ہو جاؤں تو آزاد ہے کہ ان سب کی خریداری مقصد تجارت کے خلاف ہے اگر خریدے گا تو مضارِب ان کا مالک ہوگا اور اُس کو اپنے پاس سے ثمن دینا ہوگا راس المال سے ثمن نہیں دے سکتا بخلاف وکیل بالشراء [6] کے کہ اگر قرینہ نہ ہو تو یہ ایسے غلاموں کو خرید سکتا ہے اور وہ مؤکل کی ملک ہوں گے اور آزاد ہو جائیں گے قرینہ کی صورت یہ ہے کہ مؤکل نے کہا ہے ایک غلام میرے لیے خریدو میں اُسے بیچوں گا یا اُس سے خدمت لوں گا یا کنیز [7] خریدو جس کو فراش بناؤں گا [8] ان صورتوں میں وکیل بھی ایسے غلام و کنیز کو نہیں خرید سکتا جو موکل پر آزاد ہو جائیں۔ [9] (بحر، درمختار، ہدایہ)

---

1 ...... رائج قیمت، بازاری قیمت۔
2 ...... یعنی کم قیمت پر بیچی۔
3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المضاربة، الباب السادس فيما يشترط... إلخ، ج٤، ص٢٩٨، ٢٩٩.
4 ...... "البحرالرائق"، كتاب المضاربة، ج٧، ص٤٥٠.
و"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، ج٨، ص٥٠٦.
5 ...... یعنی نسب کی رو سے ان میں باہم وہ رشتہ ہے جو ہمیشہ ہمیشہ حرمت نکاح کا موجب ہوتا ہے۔
6 ...... خریدنے کا وکیل۔
7 ...... لونڈی۔
8 ...... یعنی اس سے صحبت، مجامعت کروں گا۔
9 ...... "البحرالرائق"، كتاب المضاربة، ج٧، ص٤٥١.
و"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، ج٨، ص٥٠٧.
و"الهداية"، كتاب المضاربة، ج٢، ص٢٠٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ اگر مال میں نفع ہو تو مضارِب ایسے غلام کو بھی نہیں خرید سکتا جو خود اُسکی جانب سے آزاد ہو جائے کیونکہ اس وقت بقدر اپنے حصہ کے خود مضارِب بھی اوس کا مالک ہو جائے گا اور وہ آزاد ہو جائے گا، یہاں نفع کا صرف اتنا مطلب ہے کہ اس غلام کی واجبی قیمت راس المال سے زیادہ ہو مثلاً ایک ہزار میں خریدا ہے اور یہی راس المال تھا مگر یہ غلام ایسا ہے کہ بازار میں اس کے بارہ سو ملیں گے معلوم ہوا کہ دوسو کا نفع ہے جس میں ایک سو مضارِب کے ہیں لہٰذا بارہ حصہ میں سے ایک حصہ کا مضارِب مالک ہے اور یہ آزاد ہے پس اس صورت میں یہ غلام مضاربت کا نہیں ہے بلکہ تنہا مضارِب کا قرار پائے گا اور پورا آزاد ہو جائے گا۔ اور اگر نفع نہ ہو تو یہ غلام مضاربت کا ہوگا اور آزاد نہیں ہوگا۔[1] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۳۵ مال میں نفع نہیں تھا اور مضارِب نے ایسا غلام خریدا کہ اگر مضارِب اُس کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے اس کی خریداری از جانبِ مضاربت صحیح ہوگئی مگر خریدنے کے بعد بازار کا نرخ تیز ہوگیا اب اس میں نفع ظاہر ہوگیا یعنی جب خریدا تھا اُس وقت ہزار ہی کا تھا اور ہزار میں خریدا مگر اب اس کی قیمت بارہ سو ہوگئی تو مضارِب کا حصہ آزاد ہوگیا مگر مضارِب کو تاوان نہیں دینا ہوگا اس لیے کہ اُس نے قصداً[2] مالک کو نقصان نہیں پہنچایا ہے بلکہ غلام سے سعی[3] کرا کر رب المال کا حصہ پورا کرایا جائے گا۔ اور اگر شریک[4] نے ایسا غلام خریدا ہوتا جو دوسرے شریک کی طرف سے آزاد ہوتا یا باپ یا وصی[5] نے نابالغ کے لیے ایسا غلام خریدا ہوتا جو نابالغ کی طرف سے آزاد ہوتا تو یہ غلام اُسی خریدنے والے کا قرار پاتا شریک یا نابالغ سے اس کو تعلق نہ ہوتا۔[6] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳۶ مضارِب نے ایسے شخص سے بیع و شراء کی[7] جس کے حق میں اس کی گواہی مقبول نہیں مثلاً اپنے باپ یا بیٹے یا زوجہ سے، اگر یہ بیع واجبی قیمت پر ہوئی تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص۵۰۶.

و"الهداية"، کتاب المضاربة، ج۲، ص۲۰۳.

2 ...... جان بوجھ کر۔ 3 ...... محنت مزدوری۔

4 ...... حصہ دار۔ 5 ...... جس کو میت نے اپنی وصیت پوری کرنے کے لیے مقرر کیا ہو۔

6 ...... "الهداية"، کتاب المضاربة، ج۲، ص۲۰۳.

و"الدرالمختار"، کتاب المضاربة، ج۸، ص۵۰۷.

7 ...... خرید و فروخت۔

8 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب المضاربة، الباب الرابع فيما يملك المضارب...إلخ، ج۴، ص۲۹۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷: مضارِب نے مالِ مضاربت سے کوئی چیز خریدی اس کے بعد گواہوں کے سامنے اُسی چیز کو اپنے لیے خریدتا ہے یہ ناجائز ہے اگرچہ رب المال نے کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرنا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مضارِب نے بلا اجازتِ رب المال دوسرے شخص کو بطور مضاربت مال دیدیا، محض دینے سے مضارِب ضامن نہیں ہوگا جب تک دوسرا شخص کام کرنا شروع نہ کردے اور دوسرے نے کام کرنا شروع کردیا تو مضاربِ اول ضامن ہوگیا ہاں اگر دوسری مضاربت (جو مضارِب نے کی ہے) فاسد ہو تو باوجود مضارِبِ ثانی کے عمل کرنے کے بھی مضاربِ اوّل ضامن نہیں ہے اگرچہ اُس دوسرے نے جو کچھ کام کیا ہے اُس میں نفع ہو بلکہ اس صورتِ مضاربت فاسدہ میں مضاربِ ثانی کو اُجرت مثل ملے گی جو مضارب دے گا اور رب المال نے جو نفع مضاربِ اول سے ٹھہرایا ہے وہ لے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: صورت مذکورہ میں مضارِب ثانی کے پاس سے عمل کرنے کے پہلے مال ضائع ہوگیا تو ضمان کسی پر نہیں، نہ مضارِب اول پر،[3] نہ مضارِب ثانی پر[4] اور اگر مضارِب ثانی سے کسی نے مال غصب کرلیا جب بھی اِن دونوں پر ضمان نہیں بلکہ غاصب سے تاوان لیا جائے گا اور اگر مضارِب ثانی نے خود ہلاک کردیا یا کسی کو ہبہ کردیا تو خاص اس ثانی سے ضمان لیا جائے گا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: اگر مضارِب ثانی نے کام شروع کردیا تو رب المال کو اختیار ہے جس سے چاہے راس المال کا ضمان لے اول سے یا ثانی سے، اگر اول سے ضمان لیا تو ان دونوں کے مابین جو مضاربت ہوئی ہے وہ صحیح ہوجائے گی اور نفع دونوں کے لیے حلال ہوگا اور اگر دوسرے سے ضمان لیا تو وہ اوّل سے واپس لے گا اور مضاربت دونوں کے مابین صحیح ہوجائے گی مگر نفع پہلے کے لیے حلال نہیں ہے دوسرے کے لیے حلال ہے۔ اور اگر مضارِب ثانی نے کسی تیسرے کو مضاربت کے طور پر مال دیدیا اور مضارِب اوّل نے ثانی سے کہہ دیا تھا کہ تم اپنی رائے سے کام کرو تو رب المال کو اختیار ہے، اِن تینوں میں سے جس سے چاہے ضمان لے اگر اُس نے تیسرے سے لیا تو یہ دوسرے سے لے گا اور دوسرا پہلے سے اور پہلا کسی سے نہیں۔[6] (بحر، درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المضاربۃ، الباب الرابع فیما یملك المضارب... إلخ، ج٤، ص٢٩٤.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ، باب المضارب یضارب، ج٨، ص٥٠٩.

3 ......یعنی نہ پہلے مضارِب پر۔ 4 ......نہ دوسرے مضارِب پر۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ، باب المضارب یضارب، ج٨، ص٥٠٩.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب المضاربۃ، باب المضاربۃ یضارب، ج٧، ص٤٥٣.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب المضاربۃ، باب المضارب یضارب، ج٨، ص٥٠٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۱ صورت مذکورہ میں کہ بغیر اجازت مضارِب نے دوسرے کو مال دے دیا ہے مالک تاوان لینا نہیں چاہتا بلکہ نفع لینا چاہتا ہے اس کا اُسے اختیار نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ بغیر اجازت مالک مضارِب نے بطور مضاربت کسی کو مال دے دیا اور پہلی مضاربت فاسد تھی دوسری صحیح ہے تو کسی پر ضمان نہیں اور پورا نفع رب المال کو ملے گا اور مضارِب اوّل کو اُجرت مثل دی جائے گی اور مضارِب دوم مضارِب اوّل سے وہ لے گا جو دونوں میں طے پایا ہے اور اگر پہلی صحیح ہے دوسری فاسد تو مضارِب اوّل وہ لے گا جو طے پایا ہے اور مضارِب دوم کو اُجرت مثل ملے گی جو مضارِب اوّل سے لے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ مضارِب دوم نے مال ہلاک کردیا یا ہبہ کردیا تو تاوان صرف اُسی سے لیا جائے گا اوّل سے نہیں لیا جائے گا اور اگر مضارِب دوم سے کسی نے مال غصب کرلیا تو تاوان غاصب سے لیا جائے گا نہ اوّل سے لیا جائے گا نہ دوم سے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ مضارِب اول کو مضاربت کے طور پر مال دینے کی اجازت تھی اور اُس نے دے دیا اور ان دونوں کے مابین یہ طے پایا ہے کہ مضارِب ثانی کو نفع کی تہائی ملے گی اور اس کی تجارت میں نفع بھی ہوا اگر مضارِب اوّل اور مالک کے درمیان نصف نصف نفع کی شرط تھی یا مالک نے یہ کہا تھا کہ خدا جو کچھ نفع دے گا وہ میرے تمھارے درمیان نصف نصف ہے یا اتنا ہی کہا تھا کہ نفع میرے اور تمھارے مابین ہوگا تو نفع میں سے آدھا مالک لے گا اور ایک تہائی مضارِب ثانی لے گا اور چھٹا حصہ مضارِب اوّل کا ہے اور اگر مالک نے یہ کہا تھا کہ خدا تمھیں جو کچھ نفع دے گا یا یہ کہا تھا کہ تمھیں جو کچھ نفع ہو وہ میرے اور تمھارے مابین نصف نصف یا اسی قسم کے دیگر الفاظ، اِس صورت میں ایک تہائی مضارِب ثانی کی اور بقیہ میں مالک اور مضارِب اول دونوں برابر کے شریک یعنی ہر ایک کو ایک ایک تہائی ملے گی، یوہیں اگر مضارِب ثانی کے لیے تہائی سے زیادہ یا کم کی شرط تھی تو جو اس کے لیے ٹھہرا تھا یہ لے لے اور باقی ان دونوں میں نصف نصف تقسیم ہو، یوہیں اگر مالک نے کہہ دیا تھا کہ جو کچھ تمھیں نفع ہو وہ ہم دونوں کے مابین نصف نصف اور اس نے دوسرے کو نصف نفع پر دے دیا تو جو کچھ نفع ہوگا مضارِب ثانی اس میں سے نصف لے لے گا اور مابقی[4] ان دونوں کے مابین نصف نصف اور اگر مالک نے کہا تھا کہ خدا اس میں جو

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٨، ص٥١٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة، الباب السابع في المضارب... إلخ، ج٤، ص٢٩٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی جو کچھ بچے۔

www.dawateislami.net

نفع دے گا یا خدا کا جو کچھ فضل ہوگا وہ دونوں کے مابین نصف نصف اور مضارب اوّل نے دوسرے کو نصف نفع پر دے دیا تو جو کچھ نفع ہوگا اُس میں سے آدھا مضارِب ثانی لے گا اور آدھا مالک لے گا اور مضارِب اوّل کے لیے کچھ نہیں بچا اور اگر اس صورت میں مضارِب اوّل نے دوسرے سے دو تہائی نفع کے لیے کہہ دیا تھا تو آدھا نفع مالک لے گا اور دو تہائی مضارِب ثانی کی ہوگی یعنی جو کچھ نفع ہوا ہے اُس کا چھٹا حصہ مضارِب اوّل دوسرے کو اپنے گھر سے دے گا تاکہ دو تہائیاں پوری ہوں۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۴۵ مضارِب اوّل نے مضارِب دوم کو یہ کہہ کر دیا کہ تم اپنی رائے سے کام کرو اور مضارِب اوّل کو مالک نے بھی یہی کہہ کر دیا تھا تو مضارِب دوم تیسرے شخص کو مضاربت پر دے سکتا ہے اور اگر مضارِب اوّل نے یہ کہہ کر نہیں دیا تھا کہ اپنی رائے سے کام کرو تو مضارِب دوم سوم کو نہیں دے سکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ مضارِب نے یہ شرط کی تھی کہ ایک تہائی مالک کی اور ایک تہائی مالک کے غلام کی وہ بھی میرے ساتھ کام کرے گا اور ایک تہائی میری، یہ بھی صحیح ہے اور نفع اسی طرح تقسیم ہوگا اس کا مُحصّل[3] یہ ہوا کہ دو تہائیاں مالک کی اور ایک مضارِب کی۔ اور اگر مضارِب نے اپنے غلام کے لیے ایک تہائی رکھی ہے اور ایک تہائی مالک کی اور ایک اپنی اور غلام کے عمل کی شرط نہیں کی ہے تو یہ ناجائز ہے اور اس کا حصہ رب المال کو ملے گا یہ[4] جبکہ غلام پر دَین ہو، ورنہ صحیح ہے اُس کے عمل کی شرط ہو یا نہ ہو اور اُس کے حصہ کا نفع مضارِب کے لیے ہوگا۔[5] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۴۷ غلام ماذون نے اجنبی کے ساتھ عقدِ مضاربت کیا اور اپنے مولیٰ کے کام کرنے کی شرط کردی اگر ماذون پر دَین نہیں ہے یہ مضارَبت صحیح نہیں ورنہ صحیح ہے اسی طرح یہ شرط کہ مضارِب اپنے مضارِب کے ساتھ یعنی مضارِب اوّل مضارِب ثانی کے ساتھ کام کرے گا یا مضارِب ثانی کے ساتھ مالک کام کرے گا جائز نہیں ہے اس سے مضارَبت فاسد ہوجاتی ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ……"الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٢، ص٢٠٥.

و"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٨، ص٥١٠.

2 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة، الباب السابع في المضارب... إلخ، ج٤، ص٣٠٠.

3 ……حاصل۔ 4 ……یعنی یہ اُس وقت ہے۔

5 ……"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٨، ص٥١٠.

و"البحرالرائق"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٧، ص٤٥٤.

6 ……"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، ج٨، ص٥١١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۸ یہ شرط کی کہ اتنا نفع مسکینوں کو دیا جائے گا یا حج میں دیا جائے گا یا گردن چھڑانے میں یعنی مکاتب کی آزادی میں اس سے مدد دی جائے گی یا مضارِب کی عورت کو یا اُس کے مکاتب کو دیا جائے گا یہ شرط صحیح نہیں ہے مگر مضارَبت صحیح ہے اور یہ حصہ جو شرط کیا گیا ہے رب المال کو ملے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۹ یہ شرط کی کہ نفع کا اتنا حصہ مضارِب جس کو چاہے دے دے اگر اُس نے اپنے لیے یا مالک کے لیے چاہا تو یہ شرط صحیح ہے اور کسی اجنبی کے لیے چاہا تو صحیح نہیں۔ اجنبی کے لیے نفع کا حصہ دینا شرط کیا اگر اُس کا عمل بھی مشروط ہے یعنی وہ بھی کام کرے گا اور اتنا اُسے دیا جائے گا تو شرط صحیح ہے اور اُس کا کام کرنا شرط نہ ہو تو صحیح نہیں اور اس کے لیے جو کچھ دینا قرار پایا ہے مالک کو دیا جائے گا۔ یہ شرط ہے کہ نفع کا اتنا حصہ دَین کے ادا کرنے میں صرف کیا جائے گا یعنی مالک کا دَین اُس سے ادا کیا جائے گا یا مضارِب کا دَین ادا کیا جائے گا یہ شرط صحیح ہے اور یہ حصہ اُس کا ہے جس کا دَین ادا کرنا شرط ہے اور اُس کو اِس بات پر مجبور نہیں کر سکتے کہ قرض خواہوں کو دے دے۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۰ دونوں میں سے ایک کے مر جانے سے مضارَبت باطل ہو جاتی ہے، دونوں میں سے ایک مجنون ہو جائے اور جنون بھی مطبق[3] ہو تو مضاربت باطل ہو جائے گی مگر مالِ مضاربت اگر سامانِ تجارت کی شکل میں ہے اور مضارِب مر گیا تو اُس کا وصی ان سب کو بیچ ڈالے اور اگر مالک مر گیا اور مالِ تجارت نقد کی صورت میں ہے تو مضارِب اس میں تصرّف نہیں کر سکتا[4] ہے اور سامان کی شکل میں ہے تو اُس کو سفر میں نہیں لے جا سکتا، بیع کر سکتا ہے۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۵۱ مضارِب مر گیا اور مال مضاربت کا پتہ نہیں چلتا کہ کہاں ہے یہ مضارِب کے ذمّہ دَین ہے جو اُس کے ترکہ سے وصول کیا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵۲ مضارِب مر گیا اُس کے ذمّہ دَین ہے مگر مالِ مضارَبت معروف و مشہور ہے لوگ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربة،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۱ .

2 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربة،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۲ .

و"البحرالرائق"، کتاب المضاربة،باب المضاربةیضارب،ج۷،ص۴۵۵ .

3 ......ایسا جنون جو ایک ماہ مسلسل رہے۔　4 ......یعنی اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا۔

5 ......"الهدایة"، کتاب المضاربة،باب المضارب یضارب،فصل فی العزل والقسمة،ج۲،ص۲۰۶ .

و"الدرالمختار"، کتاب المضاربة،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۲ .

6 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربة،فصل فی المتفرقات،ج۸،ص۵۲۴ .

www.dawateislami.net

مضارَبت کی ہیں دَین والے اس مال سے دَین وصول نہیں کرسکتے بلکہ راس المال اور نفع کا حصہ رب المال لے گا نفع میں جو مضارِب کا حصہ ہے وہ دَین والے اپنے دَین میں لے سکتے ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۳ رب المال معاذاللہ مرتد ہوکر دارالحرب کو چلا گیا تو مضاربت باطل ہوگئی اور مضارِب مرتد ہوگیا تو مضاربت بدستور باقی ہے پھر اگر مرجائے یا قتل کیا جائے یا دارالحرب کو چلا جائے اور قاضی نے یہ اعلان بھی کردیا کہ وہ چلا گیا تو اس صورت میں مضاربت باطل ہوگئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴ مضارِب کو رب المال معزول کرسکتا ہے بشرطیکہ اُس کو معزولی کا علم ہوجائے یہ خبر دو مردوں کے ذریعہ سے اُسے ملی یا ایک عادل نے اُسے خبر دی یا مالک کے قاصد نے خبر دی اگرچہ یہ قاصد بالغ بھی نہ ہو، سمجھ وال ہونا کافی ہے اور اگر مالک نے معزول کردیا مگر مضارِب کو خبر نہ ہوئی تو معزول نہیں جو کچھ تصرّف[3] کرے گا صحیح ہوگا۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۵ مضارِب معزول ہوا اور مال نقد کی صورت میں ہے یعنی روپیہ اشرفی ہے تو اس میں تصرّف کرنے کی اجازت نہیں ہاں اگر راس المال روپیہ تھا اور اس وقت اشرفی ہے تو ان کو بھنا کر[5] روپیہ کرلے اسی طرح اگر راس المال اشرفی تھا اور اس وقت روپیہ ہے تو ان کی اشرفیاں کرلے تاکہ نفع کا راس المال سے اچھی طرح امتیاز ہوسکے۔[6] (ہدایہ) یہی حکم رب المال کے مرنے کی صورت میں ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ مضارِب معزول ہوا یا مالک مرگیا اور مال سامان (یعنی غیر نقد) کی شکل میں ہے تو مضارِب ان چیزوں کو بیچ کر نقد جمع کرے اُدھار بیچنے کی بھی اجازت ہے اور جو روپیہ آتا جائے ان سے پھر چیز خریدنی جائز نہیں۔ مالک کو یہ اختیار نہیں کہ مضارِب کو اس صورت میں سامان بیچنے سے روک دے بلکہ یہ بھی نہیں کرسکتا ہے کہ کسی قسم کی قید اس کے ذمّہ لگائے۔[8] (درمختار)

---

1 ...."ردالمحتار"، کتاب المضاربۃ،فصل فی المتفرقات،ج۸،ص۵۲۵.

2 ...."الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۲.

3 ...خرید وفروخت،کام کاج۔

4 ...."الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۳،وغیرہ.

5 ...سکے کی ریزگاری لے کر،سکہ تڑا کر۔

6 ...."الھدایۃ"، کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،فصل فی العزل والقسمۃ،ج۲،ص۲۰۷.

7 ...."الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المضاربۃ،الباب الثامن عشرفی عزل المضارب ...الخ،ج۴،ص۳۲۹.

8 ...."الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،ج۸،ص۵۱۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۷ پیسے راس المال تھے مگر اس وقت مضارِب کے پاس روپے ہیں اور مالک نے مضارِب کو خرید و فروخت سے منع کر دیا تو مضارِب سامان نہیں خرید سکتا مگر روپے کو بھنا کر پیسے کر سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸ رب المال و مضارِب دونوں جدا ہوتے ہیں مضارَبت کو ختم کرتے ہیں اور مال بہت لوگوں کے ذمّہ باقی ہے اور نفع بھی ہے دَین وصول کرنے پر مضارِب مجبور کیا جائے گا اور اگر نفع کچھ نہیں ہے صرف راس المال ہی بھر ہے یا شاید یہ بھی نہ ہو اس صورت میں مضارِب کو دَین وصول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نفع نہ ہونے کی صورت میں یہ متبرّع ہے[2] اور متبرّع کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہاں اُس سے کہا جائے گا کہ رب المال کو دَین وصول کرنے کے لیے وکیل کر دے کیونکہ بیع کی ہوئی مضارب کی ہے اور اُس کے حقوق اُسی کے لیے ہیں، وکیل بالبیع[3] اور مستبضع[4] کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کو وصول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا مگر اس پر مجبور کیے جائیں گے کہ موکل[5] و مالک کو وکیل کر دیں بخلاف دلال اور آڑھتی[6] کے کہ یہ ثمن وصول کرنے پر مجبور ہیں۔[7] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ مضارَبت کا مال لوگوں کے ذمّہ باقی ہے مالک نے مضارِب کو وصول کرنے سے منع کر دیا اُس کو اندیشہ ہے کہ مضارِب وصول کر کے کھا نہ جائے مالک کہتا ہے کہ میں خود وصول کروں گا تو اگر مال میں نفع ہے تو مضارِب ہی کو وصول کرنے کا حق ہے اور نفع نہیں ہے تو مضارِب کو روک سکتا ہے پھر نفع کی صورت میں جن لوگوں پر دَین ہے اُسی شہر میں ہیں تو وصولی کے زمانہ کا نفقہ[8] مضارِب کو نہیں ملے گا اور دوسرے شہر میں ہیں تو مضارِب کے سفر کے اخراجات مالِ مضاربت سے دیے جائیں گے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰ مال مضاربت سے جو کچھ خریدا ہے اس کے عیب پر مضارِب کو اطلاع ہوئی تو مضارِب ہی کو دعویٰ کرنا ہوگا

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب الثامن عشرفی عزل المضارب...الخ، ج٤، ص٣٢٩.

2 ......یعنی احسان کرنے والا۔ 3 ......بیچنے کا وکیل۔

4 ......جس کو کام کرنے کے لیے اس طور پر مال دیا گیا ہو کہ تمام نفع مال والے کو ملے گا۔

5 ......وکیل کرنے والا۔ 6 ......ایجنٹ۔

7 ......"الھدایة"، کتاب المضاربة، باب المضارب یضارب، فصل فی العزل و القسمة، ج٢، ص٢٠٧.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب الثامن عشرفی عزل المضارب...إلخ، ج٤، ص٣٢٩، ٣٣٠.

8 ......کھانے، پینے وغیرہ کے اخراجات۔

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب الثامن عشرفی عزل المضارب...إلخ، ج٤، ص٣٣٠.

www.dawateislami.net

رب المال کو اِس سے تعلّق نہیں اور اگر بائع یہ کہتا ہے کہ عیب پر یہ راضی ہوگیا تھا یا میں نے عیب سے براءت کرلی تھی یا عیب پر مطلع ہونے کے بعد یہ خود بیع کر رہا تھا تو مضارِب پر حلف[1] دیا جائے گا پھر اگر مضارِب ان اُمور کا اقرار کرلے یا حلف سے نکول[2] کرے تو بائع پر[3] واپس نہیں کیا جائے گا اور یہ مضاربت کا مال قرار پائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۱ مضارِب نے مال بیچا مشتری[5] کہتا ہے اس میں عیب ہے اور یہ عیب اِس مدت میں مشتری کے یہاں پیدا ہوسکتا ہے اور مضارِب نے اقرار کرلیا کہ یہ عیب میرے یہاں تھا اس کے اقرار کی وجہ سے قاضی نے واپس کر دیا یا اس نے بغیر قضائے قاضی[6] خود واپس لے لیا یا مشتری نے اِقالہ چاہا اس نے اقالہ کرلیا یہ سب جائز ہے یعنی اب بھی یہ مضاربت کا مال ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲ جس چیز کو مضارِب نے خریدا اُسے دیکھا نہیں تو مضارِب کو خیار رویت حاصل ہے اگرچہ رب المال دیکھ چکا ہے۔ دیکھنے کے بعد مضارِب کو ناپسند ہے واپس کرسکتا ہے اور اگر مضارِب دیکھ چکا ہے تو خیار رویت حاصل نہیں اگرچہ رب المال نے نہ دیکھی ہو۔[8] (عالمگیری)

نفع کی تقسیم

مسئلہ ۶۳ مال مضاربت سے جو کچھ ہلاک اور ضائع ہوگا وہ نفع کی طرف شمار ہوگا راس المال میں نقصانات کو نہیں شمار کیا جاسکتا مثلاً سو روپے تھے تجارت میں بیس۲۰ روپے کا نفع ہوا اور دس۱۰ روپے ضائع ہوگئے تو یہ نفع میں منہا کیے جائیں گے یعنی اب دس۱۰ ہی روپے نفع کے باقی ہیں اگر نقصان اتنا ہوا کہ نفع اُس کو پورا نہیں کرسکتا مثلاً بیس۲۰ نفع کے ہیں اور پچاس۵۰ کا نقصان ہوا تو یہ نقصان راس المال میں ہوگا مضارِب سے کل یا نصف نہیں لے سکتا کیونکہ وہ امین ہے اور امین پر ضمان نہیں اگرچہ وہ نقصان مضارِب کے ہی فعل سے ہوا ہو ہاں اگر جان بوجھ کر قصداً اُس نے نقصان پہنچایا مثلاً شیشہ کی چیز قصداً[9] اُس نے پٹک دی

---

1 ......قسم۔ 2 ......انکار۔ 3 ......بیچنے والے پر۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المضاربة،الباب العاشر فی خیار العیب، ج٤، ص٣٠٨، ٣٠٩.

5 ......خریدار۔ 6 ......قاضی کے فیصلے کے بغیر۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب المضاربة،الباب العاشر فی خیار العیب، ج٤، ص٣٠٩.

8 ......المرجع السابق.

9 ......ارادۃً، جان بوجھ کر۔

www.dawateislami.net

اس صورت میں تاوان دینا ہوگا کہ اس کی اُسے اجازت نہ تھی۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶۴ مضاربت میں نفع کی تقسیم اُس وقت صحیح ہوگی کہ راس المال رب المال کو دے دیا جائے راس المال دینے سے قبل تقسیم باطل ہے یعنی فرض کرو کہ راس المال ہلاک ہوگیا تو نفع واپس کرکے راس المال پورا کریں اس کے بعد اگر کچھ بچے تو حسبِ قرارداد تقسیم کرلیں مثلاً ایک ہزار راس المال ہے اور ایک ہزار نفع۔ پان پانسو دونوں نے نفع کے لے لیے اور راس المال مضارب ہی کے پاس رہا کہ اس سے وہ پھر تجارت کرے گا یہ ہزار ہلاک ہوگئے کام کرنے سے پہلے ہلاک ہوئے یا بعد میں، بہرحال مضارب پانسو کی رقم رب المال کو واپس کردے اور خرچ کرچکا ہے تو اپنے پاس سے پانسو دے، کہ یہ رقم اور رب المال جو لے چکا ہے وہ راس المال میں محسوب[2] ہے اور نفع کا ہلاک ہونا تصور ہوگا اور دو ہزار نفع کے تھے ایک ایک ہزار دونوں نے لیے تھے اسکے بعد راس المال ہلاک ہوا تو ایک ہزار جو مالک کو ملے ہیں ان کو راس المال تصور کیا جائے اور مضارب کے پاس جو ایک ہزار ہیں وہ نفع کے ہیں اِن میں سے رب المال پانسو وصول کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵ راس المال لے لینے کے بعد تقسیم صحیح ہے یعنی اب کوئی خرابی پڑے تو تقسیم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا مثلاً راس المال لے لینے کے بعد نفع تقسیم کیا گیا پھر وہی راس المال مضارب کو بطور مضاربت دے دیا تو یہ جدید مضاربت ہے کہ مضارب کے پاس راس المال ہلاک ہوتو پہلی تقسیم نہیں توڑی جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶ رب المال و مضارِب دونوں سال پر یا ششماہی یا ماہوار حساب کرکے نفع تقسیم کرلیتے ہیں اور مضاربت کو حسبِ دستور باقی رکھتے ہیں اس کے بعد کُل مال یا بعض مال ہلاک ہوجائے تو دونوں نفع کی اتنی اتنی مقدار واپس کریں کہ راس المال پورا ہوجائے اور اگر سارا نفع واپس کرنے پر بھی راس المال پورا نہیں ہوتا تو سارا نفع واپس کرکے مالک کو دے دیں اس کے بعد جو اور کمی رہ گئی ہے اُس کا تاوان نہیں اور اگر نفع کی رقم تقسیم کرنے کے بعد مضاربت کو توڑ دیتے ہیں اگرچہ یہ تقسیم راس المال ادا کرنے سے قبل ہوئی ہو اس کے بعد پھر جدید عقد کرکے کام کرتے ہیں تو جو نفع تقسیم ہوچکا ہے وہ واپس نہیں لیا جاسکتا بلکہ جتنا نقصان ہوگا وہ نفع کے بعد راس المال ہی پر ڈالا جائے گا کیوں کہ اِس جدید

---

1 ......"الھدایة"، کتاب المضاربة، باب المضارب یضارب، فصل فی العزل والقسمة، ج۲، ص۲۰۷.

و"الدرالمختار"، کتاب المضاربة، باب المضارب یضارب، ج۸، ص۵۱۴.

2 ......شمار۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب السادس عشر فی قسمة الربح، ج۴، ص۳۲۱.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مضاربت کو پہلی مضارَبت سے کوئی تعلّق نہیں ہے مضارِب کونقصان سے بچنے کی یہ اچھی ترکیب ہے۔[1] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۶۷ راس المال دینے کے بعد نفع کی تقسیم ہوئی مگر مالک کا حصہ بھی مضارِب ہی کے پاس رہا اُس نے ابھی قبضہ نہیں کیا تھا کہ یہ رقم ضائع ہوگئی تو تنہا مالک کا حصہ ضائع ہونا نہیں تصوّر کیا جائے گا بلکہ دونوں کا نقصان قرار پائے گا لہٰذا مضارِب کے پاس نفع کی جو رقم ہے اُسے دونوں تقسیم کرلیں اور اگر مضارِب کا حصہ ضائع ہوا تو یہ خاص اسی کا نقصان ہے کیونکہ یہ اپنے حصہ پر قبضہ کرچکا تھا اس کی وجہ سے تقسیم نہ توڑی جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸ نفع کے متعلق جو قرارداد ہوچکی ہے مثلاً نصف نصف یا کم وبیش اس میں کمی زیادتی کرنا جائز ہے مثلاً رب المال نے نصف نفع لینے کو کہا تھا اب کہتا ہے میں ایک تہائی ہی لوں گا یعنی مضارِب کا حصہ بڑھا دیا یو ہیں مضارِب اپنا حصہ کم کردے یہ بھی جائز ہے اِسی جدید قرارداد پر نفع کی تقسیم ہوگی اگرچہ نفع اس قرارداد سے پہلے حاصل ہوچکا ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ وقتاً فوقتاً مضارِب سے سو، پچاس، دس، بیس روپے لیتا رہا اور دیتے وقت مضارِب یہ کہتا تھا کہ یہ نفع ہے اب تقسیم کے وقت کہتا ہے نفع ہوا ہی نہیں وہ جو میں نے دیا تھا راس المال میں سے دیا تھا مضارِب کی بات قابل قبول نہیں۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۷۰ مالک نے مضارِب سے کہا میرا راس المال مجھے دےدو جو باقی بچے تمھارا ہے اگر مال موجود ہے اِس طرح کہنا ناجائز ہے یعنی مضارِب مابقی[5] کا مالک نہ ہوگا کہ یہ ہبۂ مجہولہ[6] ہے اور ایسا ہبہ جائز نہیں اور مضارِب صرف[7] کرچکا ہے تو یہ کہنا جائز ہے کہ اپنا مطالبہ معاف کرنا ہے اور اسکے لیے جہالت مضر نہیں۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ مضارِب نے رب المال کو کچھ مال یا کل مال بضاعت کے طور پر دےدیا ہے کہ وہ کام کرے گا مگر اس کام کا اُسے بدلہ نہیں دیا جائے گا اور رب المال نے خرید وفروخت کرنا شروع کردیا اس سے مضاربت پر کچھ اثر نہیں پڑتا وہ

---

1 ……"الهداية"، كتاب المضاربة،باب المضارب يضارب،فصل في العزل والقسمة،ج۲،ص۲۰۷.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة،الباب السادس عشر في قسمة الربح،ج٤،ص۳۲۱،۳۲۲.

2 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة،الباب السادس عشر في قسمة الربح،ج٤،ص۳۲۲.

3 ……المرجع السابق.

4 ……"الفتاوى الخانية"، كتاب المضاربة،ج۲،ص۲۱۹.

5 ……یعنی جو باقی بچے۔ 6 ……نامعلوم چیز کا ہبہ کرنا۔ 7 ……خرچ۔

8 ……"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة،الباب السادس عشر في قسمة الربح،ج٤،ص۳۲۲.

www.dawateislami.net

بدستور سابق باقی ہے اور اگر مالک نے مضارِب کی بغیر اجازت مال لے کر خرید و فروخت کی تو مضاربت باطل ہوگئی اگر راس المال نقد ہو اور اگر راس المال سامان ہو اُس کو بغیر اجازت لے گیا اور اس کو سامان کے عوض میں بیع کیا تو مضاربت باطل نہیں ہوئی اور اگر روپے اشرفی کے بدلے میں بیچ دیا تو باطل ہوگئی۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۷۲: مضارِب نے رب المال کو مضاربت کے طور پر مال دیا یہ جائز نہیں یعنی یہ دوسری مضاربت صحیح نہیں ہے اور وہ پہلی مضارَبت حسب دستور باقی ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۷۳: مضارِب جب تک اپنے شہر میں کام کرتا ہے کھانے پینے اور دیگر مصارِف[3] مال مضاربت میں نہیں ہوں گے بلکہ تمام اخراجات کا تعلق مضارِب کی ذات سے ہوگا اور اگر پردیس جائے گا تو کھانا پینا کپڑا سواری اور عادۃً جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جن کے متعلق تاجروں کا عرف ہو یہ سب مصارِف مالِ مضارَبت میں سے ہوں گے دوا وعلاج میں جو کچھ صرف ہوگا وہ مضاربت سے نہیں ملے گا یہ اُس صورت میں ہے کہ مضاربت صحیح ہو اور اگر مضاربت فاسد ہو تو پردیس جانے کے بعد بھی مصارِف اُس کی ذات پر ہوں گے مال مضاربت سے نہیں لے سکتا اور بضاعت[4] کے طور پر جو شخص کام کرتا ہو اُس کے مصارف بھی نہیں ملیں گے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۷۴: مصارف میں سے کپڑے کی دُھلائی اور اگر خود دھونا پڑے تو صابن بھی ہے، اگر روٹی پکانے یا دوسرے کام کرنے کے لیے آدمی نوکر رکھنے کی ضرورت ہو تو اس کا صرفہ[6] بھی مضاربت سے وصول کیا جائے گا جانور کا دانہ چارہ بھی اسی میں سے ہوگا اور سواری کرایہ کی ملے کرایہ پر لی جائے اور خریدنے کی ضرورت پڑے مثلاً روز روز کا کام ہے کہاں تک کرایہ پر لے گا یا کرایہ پر ملتی نہیں ہے خریدلے دریائی سفر میں کشتی کی ضرورت ہے کرایہ پر یا مول لے بعض جگہ بدن میں تیل کی مالش کرانی ہوتی ہے اس کا صرفہ بھی ملے گا۔[7] (ہدایہ)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل فيمايفعله المضارب، ج۲، ص۲۰۹.
و"الدرالمختار"، كتاب المضاربة، فصل فی المتفرقات، ج۸، ص۵۱۵.

2 ...... "الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل فيمايفعله المضارب، ج۲، ص۲۰۹.

3 ...... اخراجات۔

4 ...... کسی سے مال لیکر اس طور پر کام کرنا کہ سارا نفع مال والے کو ملے گا۔

5 ...... "الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل فيمايفعله المضارب، ج۲، ص۲۰۹.

6 ...... خرچہ۔

7 ...... "الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل فيمايفعله المضارب، ج۲، ص۲۰۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۵: مالک نے اپنے غلام اوراپنے جانور مضارِب کوبطور اِعانت سفر میں لے جانے کے لیے دے دیے اس سے مضاربت فاسد نہیں ہوگی اور غلاموں اور جانوروں کے مصارِف مضارِب کے ذمّہ ہیں مضارَبت سے ان کے اخراجات نہیں دیے جائیں گے اورمضارِب نے مال مضاربت سے ان پرصرف کیا[1] تو ضامن ہے مضارِب کونفع میں سے جوحصہ ملے گا اُس میں سے یہ مصارف منہا ہوں گے[2] اورکمی پڑے گی تو اُس سے لی جائے گی اور مصارف سے کچھ بچ رہا تو اُسے دے دیا جائے گا ہاں اگررب المال نے کہہ دیا کہ میرے مال سے ان پرصرف کیا جائے تو مصارف اُسی کے مال سے محسوب[3] ہوں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۶: ہزارروپے مضارِب کودیے تھے اُس نے کام کیا اورنفع بھی ہوا اور مالک مرگیا اوراُس پراتنا دَین ہے جوکُل مال کومستغرق[5] ہے تو مضارِب اپنا حصہ پہلے لے لے گا اس کے بعدقرض خواہ اپنے دَین وصول کریں گے اوراگر یہ مضاربت فاسد ہوتو مضارِب کواُجرتِ مثل ملے گی اوروہ رب المال کے ذمّہ ہوگی جس طرح دیگرقرض خواہ اپنے دَین لیں گے یہ بھی حصہ رسد کے موافق[6] پائے گا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۷: خریدنے یا بیچنے پرکسی کواجیرکیایعنی نوکررکھا یہ اجارہ درست نہیں کیونکہ جس کام پراُس کواجیرکرتا ہے اُس کے اختیار میں نہیں اگرخریدارنہ لے توکس کے ہاتھ بیچے اور بائع نہ بیچے توکیوں کرخریدے لہٰذا اسکے جواز کا طریقہ یہ ہے کہ مدّتِ معین کے لیے کام کرنے پرنوکررکھے اوراس کام پرلگادے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۷۸: مضارِب نے حاجت سے زیادہ صرفہ کیا ایسے مصارف کے لیے جوتجار کی عادت میں نہیں ہیں ان تمام مصارف کا تاوان دینا ہوگا۔[9] (ہدایہ)

مسئلہ ۷۹: اگروہ شہرمضارِب کا مولدنہیں ہے مگروہیں کی سکونت[10] اُس نے اختیار کرلی ہے تو مال مضاربت

---

1 ……خرچ کیا۔ 2 ……کٹوتی کرلیے جائیں گے۔ 3 ……شمار۔

4 ……"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب المضاربۃ، الباب الثانی عشر فی نفقۃ المضارب،ج٤،ص٣١٣.

5 ……گھیرے ہوئے۔ 6 ……جتنااس کے حصہ میں آئے گااس کے موافق۔

7 ……"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب المضاربۃ، الباب الثالث والعشرون فی المتفرقات،ج٤،ص٣٣٤.

8 ……"الدرالمختار"،کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،ج٨،ص٥١٤ .

9 ……"الھدایۃ"،کتاب المضاربۃ،باب المضارب یضارب،فصل فیما یفعلہ المضارب،ج٢،ص٢٠٩.

10 ……رہائش۔

www.dawateislami.net

سے مصارف نہیں لے سکتا اور اگر وہاں نیت اقامت کرکے مقیم ہوگیا مگر وہاں کی سکونت نہیں اختیار کی ہے تو مال مضاربت سے وصول کرے گا۔ یہاں پر دیس جانے یا سفر سے مراد سفرِ شرعی نہیں ہے بلکہ اتنی دور چلا جانا مراد ہے کہ رات تک گھر لوٹ کر نہ آئے اور اگر رات تک گھر لوٹ کر آجائے تو سفر نہیں مثلاً دیہات کے بازار کہ دوکاندار وہاں جاتے ہیں مگر رات میں ہی گھر واپس آجاتے ہیں۔[1] (بحر)

مسئلہ ۸۰ ایک شخص دوسرے شہر کا رہنے والا ہے اور مال مضاربت دوسرے شہر میں لیا مثلاً مراد آباد کا رہنے والا ہے اور بریلی میں آکر مال لیا تو جب تک بریلی میں ہے اُس کو مصارف نہیں ملیں گے اور جب بریلی سے چلا اب مصارف ملیں گے جب تک مراد آباد پہنچ نہ جائے۔ اور جب مراد آباد میں ہے یہ اُس کا وطنِ اصلی ہے یہاں نہیں ملیں گے اب اگر یہاں سے بغرض تجارت چلے گا تو ملیں گے بلکہ پھر بریلی پہنچ گیا اور کاروبار کے لیے جب تک ٹھہرے گا مصارف ملتے رہیں گے کیونکہ یہاں تجارت کے لیے ٹھہرنا ہے ہاں اگر بریلی بھی اُس کا وطن ہو مثلاً اُس کے بال بچے یہاں بھی رہتے ہیں، یہاں اُس نے شادی کر لی ہے تو جب تک یہاں رہے گا خرچ نہیں ملے گا کہ یہ بھی وطن ہے۔[2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۸۱ کسی شہر کو مال خریدنے گیا اور وہاں پہنچ بھی گیا مگر کچھ خریدا نہیں ویسے ہی واپس آیا تو اس صورت میں بھی مصارف مال مضاربت سے ملیں گے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲ مالک نے مضارِب سے کہہ دیا تھا کہ تم اپنی رائے سے کام کرو اور مضارِب نے کسی دوسرے کو مضاربت کے طور پر مال دے دیا یہ مضارِبِ دوم اگر سفر کرے گا تو مصارف مال مضاربت سے ملیں گے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳ مضارِب کچھ اپنا مال اور کچھ مال مضاربت دونوں کو لے کر سفر میں گیا یا اس کے پاس دو شخصوں کے مال ہیں ان صورتوں میں بقدر حصہ دونوں پر خرچہ ڈالا جائے گا۔[5] (درمختار)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب المضاربۃ، باب المضارب یضارب، ج۷، ص۴۵۸.

2 ......"البحرالرائق"، کتاب المضاربۃ، باب المضارب یضارب، ج۷، ص۴۵۸.
و"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ، فصل فی المتفرقات، ج۸، ص۵۱۶.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المضاربۃ، الباب الثانی عشر فی نفقۃ المضارب، ج۴، ص۳۱۳.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ، فصل فی المتفرقات، ج۸، ص۵۱۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۴ مضارِب نے سفر میں ضرورت کی چیزیں خریدیں اور خرچ کرتا رہا یہاں تک کہ اپنے وطن میں پہنچ گیا اور کچھ چیزیں باقی رہ گئی ہیں تو حکم یہ ہے کہ جو کچھ بچے سب مال مضاربت میں واپس کرے کیوں کہ اُن چیزوں کا صرف کرنا اب جائز نہیں۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۸۵ مضارِب نے اپنے مال سے تمام مصارف کیے اور قصد[2] یہ ہے کہ مالِ مضاربت سے وصول کرے گا ایسا کرسکتا ہے یعنی وصول کرسکتا ہے اور اگر مال مضاربت ہی ہلاک ہوگیا تو رب المال سے ان مصارف کو نہیں لے سکتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۶ جو کچھ نفع ہوا پہلے اس سے وہ اخراجات پورے کیے جائیں گے جو مضارِب نے راس المال سے کیے ہیں جب راس المال کی مقدار پوری ہوگئی اُس کے بعد کچھ نفع بچا تو اُسے دونوں حسبِ شرائط تقسیم کرلیں اور نفع کچھ نہیں ہے تو کچھ نہیں مثلاً ہزار روپے دیے تھے سو روپے مضارب نے اپنے اوپر خرچ کرڈالے اور سو ہی روپے بالکل نفع کے ہیں کہ یہ پورے خرچ میں نکل گئے اور کچھ نہیں بچا اور اگر نفع کے سو سے زیادہ ہوتے تو وہ تقسیم ہوتے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸۷ جو کچھ مصارف ہوئے نفع کی مقدار اُس سے کم ہے تو مصارف کی بقیہ رقم راس المال سے پوری کی جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۸ مضارب مرابحہ کرنا چاہتا ہے تو جو کچھ مال پر خرچ ہوا ہے، بار برداری،[6] دلالی،[7] اُن تھانوں کی دُھلائی، رنگائی اور ان کے علاوہ وہ تمام چیزیں جن کو راس المال میں شامل کرنے کی عادت ہے اِن سب کو ملا کر مرابحہ کرے اور یہ کہے اتنے میں یہ چیز پڑی ہے یہ نہ کہے کہ میں نے اتنے میں خریدی ہے کہ یہ غلط ہے اور جو کچھ مصارف مضارِب نے اپنے متعلق کیے ہیں وہ بیع مرابحہ میں شامل نہیں کیے جائیں گے۔[8] (درمختار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب المضاربة،باب المضارب يضارب،فصل فيما يفعله المضارب،ج٢،ص٢٠٩.

2 ......ارادہ۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب المضاربة،فصل في المتفرقات،ج٨،ص٥١٧.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة،الباب الثاني عشر في نفقة المضارب،ج٤،ص٣١٣.

6 ......مزدوری۔ 7 ......یعنی دلال کی اُجرت۔

8 ......"الدرالمختار"، كتاب المضاربة،فصل في المتفرقات،ج٨،ص٥١٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۹: مضارِب نے ایک چیز رب المال سے ہزار روپے میں خریدی جس کو رب المال نے پانسو میں خریدا تھا اس کا مرابحہ پانسو پر ہوگا نہ کہ ہزار پر یعنی مرابحہ میں یہ بیع کالعدم سمجھی جائے گی۔ اسی طرح اس کا عکس یعنی رب المال نے مضارِب سے ایک چیز ہزار میں خریدی جس کو مضارِب نے پانسو میں خریدا تھا تو مرابحہ پانسو پر ہوگا۔[1] (ہدایہ) بیع مرابحہ وتولیہ کے مسائل کتاب البیوع[2] میں مفصل مذکور ہوچکے ہیں وہاں سے معلوم کیے جائیں۔

مسئلہ ۹۰: مضارِب کے پاس ہزار روپے آدھے نفع پر ہیں اس نے ہزار روپے کا کپڑا خریدا اور دو ہزار میں بیچ ڈالا پھر دو ہزار کی کوئی چیز خریدی اور ثمن ادا کرنے سے پہلے کل روپے یعنی دونوں ہزار ضائع ہوگئے پندرہ سو روپے مالک بائع کو دے اور پانسو مضارِب دے کیونکہ دو ہزار میں مالک کے پندرہ سو تھے اور مضارِب کے پانسو لہٰذا ہر ایک اپنے اپنے حصہ کی قدر بائع کو ادا کرے اس مبیع میں ایک چوتھائی مضارِب کی مِلک ہے کیونکہ ایک چوتھائی اس نے قیمت دی ہے اور یہ چوتھائی مضاربت سے خارج ہے اور باقی تین چوتھائیاں مضاربت کی ہیں اور راس المال کل وہ رقم ہے جو مالک نے دی ہے یعنی دو ہزار پانسو مگر مضارِب اس چیز کا مرابحہ کرے گا تو دو ہی ہزار پر کرے گا زیادہ پر نہیں کیوں کہ یہ چیز دو ہی ہزار میں خریدی ہے لیکن فرض کرو اس چیز کو دو چند قیمت پر اگر فروخت کیا یعنی چار ہزار میں تو ایک ہزار صرف مضارِب لے گا کہ چوتھائی کا یہ مالک تھا اور پچیس سو ۲۵۰۰ راس المال کے نکالے جائیں اور باقی پانسو دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں یعنی ڈھائی ڈھائی سو۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۹۱: مضارب نے راس المال سے ابھی چیز خریدی بھی نہیں کہ راس المال تلف[4] ہوگیا تو مضاربت باطل ہوگئی اور چیز خرید لی ہے اور ابھی ثمن ادا نہیں کیا ہے کہ مضارب کے پاس سے روپیہ ضائع ہوگیا رب المال سے پھر لے گا پھر ضائع ہوجائے تو پھر لے گا وعلیٰ ہذا القیاس[5] اور راس المال تمام وہ رقم ہوگی جو مالک نے یکے بعد دیگرے دی ہے بخلاف وکیل بالشراء[6] کہ اگر اس کو روپیہ پہلے دے دیا تھا اور خریدنے کے بعد روپیہ ضائع ہوگیا تو ایک مرتبہ موکل سے لے سکتا ہے اب اگر ضائع ہوجائے تو موکل سے نہیں لے سکتا اور اگر پہلے وکیل کو نہیں دیا تھا خریدنے کے بعد دیا اور ضائع ہوگیا تو اب بالکل موکل سے نہیں لے سکتا۔[7] (ہدایہ، عالمگیری)

---

1 ……"الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل آخر، ج۲، ص۲۱۰.

2 ……بہارِ شریعت، جلد۲، حصہ ۱۱، بیع کا بیان۔

3 ……"الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل آخر، ج۲، ص۲۱۰.

4 ……ضائع۔ 5 ……یعنی روپیہ ضائع ہوتا رہے تو پھر لیتا رہے گا۔ 6 ……خریدنے کا وکیل۔

7 ……"الهداية"، كتاب المضاربة، باب المضارب يضارب، فصل آخر، ج۲، ص۲۱۱.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المضاربة، الباب الرابع عشر في هلاك مال المضاربة...إلخ، ج٤، ص۳۱۸، ۳۱۹.

www.dawateislami.net

دونوں میں اختلاف کے مسائل

مسئلہ ۹۲ مضارِب کے پاس دو ہزار روپے ہیں اور کہتا یہ ہے کہ ایک ہزار تم نے دیے تھے اور ایک ہزار نفع کے ہیں اور رب المال یہ کہتا ہے کہ میں نے دو ہزار دیے ہیں اگر کسی کے پاس گواہ نہ ہوں تو مضارِب کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اور اگر اس کے ساتھ ساتھ نفع کی مقدار میں بھی اختلاف ہو مضارِب کہتا ہے کہ میرے لیے آدھے نفع کی شرط تھی اور رب المال کہتا ہے ایک تہائی نفع تمھارے لیے تھا تو اس میں رب المال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اور اگر دونوں میں سے کسی نے اپنی بات کو گواہوں سے ثابت کیا تو اُسی کی بات مانی جائے گی اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو راس المال کی زیادتی میں رب المال کے گواہ معتبر ہیں اور نفع کی زیادتی میں مضارِب کے گواہ معتبر۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۹۳ مضارِب کہتا ہے راس المال میں نے تمھیں دے دیا اور یہ جو کچھ میرے پاس ہے نفع کی رقم ہے اس کے بعد پھر کہنے لگا میں نے تمھیں نہیں دیا بلکہ ضائع ہوگیا تو مضارِب کو تاوان دینا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۴ ایک ہزار روپے اُس کے پاس کسی کے ہیں مالک کہتا ہے یہ بطور بضاعت دیے تھے[3] اس میں ایک ہزار نفع ہوا ہے یہ خاص میرا ہے اور وہ کہتا ہے مضاربت بالنصف کے طور پر مجھے دیے تھے[4] لہٰذا آدھا نفع میرا ہے اِس صورت میں مالک کا قول معتبر ہے کہ یہی منکر ہے۔ یوہیں اگر مضارِب کہتا ہے کہ یہ روپے تم نے مجھے قرض دیے تھے لہٰذا کل نفع میرا ہے اور مالک کہتا ہے میں نے امانت یا بضاعت یا مضاربت کے طور پر دیے تھے اس میں بھی رب المال ہی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو مضارِب کے گواہ معتبر ہیں اور اگر مالک کہتا ہے میں نے قرض دیے تھے اور مضارِب کہتا ہے بطور مضاربت دیے تھے تو مضارب کا قول معتبر ہے اور جو گواہ قائم کردے اُس کے گواہ معتبر ہیں اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو مالک کے گواہ معتبر ہوں گے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۵ مضارِب کہتا ہے تم نے ہر قسم کی تجارت کی مجھے اجازت دی تھی یا مضاربت مطلق تھی یعنی عام یا خاص

---

1 ......"الھدایة"، کتاب المضاربة، باب المضارب یضارب، فصل فی الإختلاف، ج۲، ص۲۱۱.
و"الدرالمختار"، کتاب المضاربة، فصل فی المتفرقات، ج۸، ص۵۲۲.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المضاربة، الباب السابع عشر فی الإختلاف...إلخ، النوع الرابع، ج۴، ص۳۲۵.

3 ......یعنی سارا نفع میرے لئے مقرر تھا۔

4 ......یعنی آدھا آدھا نفع مقرر تھا۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربة، فصل فی المتفرقات، ج۸، ص۵۲۳.

www.dawateislami.net

کسی کا ذکر نہ تھا اور مالک کہتا ہے میں نے خاص فلاں چیز کی تجارت کے لیے کہہ دیا تھا اس میں مضارِب کا قول معتبر ہے۔ اور اگر دونوں ایک ایک چیز کو خاص کرتے ہوں مضارِب کہتا ہے مجھے کپڑے کی تجارت کے لیے کہہ دیا تھا مالک کہتا ہے میں نے غلّہ کے لیے کہا تھا تو قول مالک کا معتبر ہے اور گواہ مضارِب کے۔ اور اگر دونوں کے گواہوں نے وقت بھی بیان کیا مثلاً مضارِب کے گواہ کہتے ہیں کہ کپڑے کی تجارت کے لیے رمضان میں کہا تھا اور مالک کے گواہ کہتے ہیں غلّہ کی تجارت کے لیے دیے تھے اور شوال کا مہینہ مقرر کر دیا تھا تو جس کے گواہ آخر وقت بیان کریں وہ معتبر۔[1] (درمختار) یہ اُس وقت ہے کہ عمل کے بعد اختلاف ہوا اور اگر عمل کرنے سے قبل باہم اختلاف ہوا مضارِب عموم یا مطلق کا دعویٰ کرتا ہے اور رب المال کہتا ہے میں نے فلاں خاص چیز کی تجارت کے لیے کہا ہے تو رب المال کا قول معتبر ہے اِس انکار کے معنی یہ ہیں کہ مضارِب کو ہر قسم کی تجارت سے منع کرتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶ مضارِب کہتا ہے میرے لیے آدھا یا تہائی نفع ٹھہرا تھا اور مالک کہتا ہے تمھارے لیے سو روپے ٹھہرے تھے یا کچھ شرط نہ تھی لہٰذا مضاربت فاسد ہوگئی اور تم اُجرت مثل کے مستحق ہو اس میں رب المال کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۷ وصی[4] نے نابالغ کے مال کو بطور مضارَبت خود لیا یہ جائز ہے بعض علماء اس میں یہ قید اضافہ کرتے ہیں کہ اپنے لیے اُتنا ہی نفع لینا قرار دیا ہو جو دوسرے کو دیتا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۸ مضارِب نے راس المال سے کوئی چیز خریدی ہے اور کہتا ہے اسے ابھی نہیں بیچوں گا جب زیادہ ملے گا اُس وقت بیع کروں گا اور مالک یہ کہتا ہے کچھ نفع مل رہا ہے اسے بیع کر ڈالو مضارِب بیچنے پر مجبور کیا جائے گا ہاں اگر مضارِب یہ کہتا ہے میں تمھارا راس المال بھی دوں گا اور نفع کا حصہ بھی دوں گا اس وقت مالک کو اِس کے قبول پر مجبور کیا جائے گا۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ،فصل فی المتفرقات،ج۸،ص۵۲۴.

2 ......"الفتاوی الهندیۃ"، کتاب المضاربۃ،الباب السابع عشرفی الإختلاف...إلخ،النوع الثانی،ج٤،ص۳۲۳.

3 ......المرجع السابق،النوع الثالث،ص۳۲٤.

4 ......وہ شخص جسے مرنے والا اپنی وصیت پوری کرنے کے لیے مقرر کرے۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب المضاربۃ،فصل فی المتفرقات،ج۸،ص۵۲٤.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

متفرق مسائل

مسئلہ ۱ مضارِب کو روپے دیے کہ کپڑے خرید کر اُسے قطع کرکے سی کر فروخت کرے اور جو کچھ نفع ہوگا وہ دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوجائے گا یہ مضارَبت جائز ہے یوہیں مضارِب سے یہ کہا کہ یہ روپے لو اور چمڑا خرید کر موزے یا جوتے طیار کرو اور فروخت کرو یہ مضاربت بھی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ایک ہزار روپے مضاربت پر ایک ماہ کے لیے دیے اور کہہ دیا کہ مہینہ گزر جائے گا تو یہ قرض ہوگا تو جیسا اُس نے کہا ہے وہی سمجھا جائے گا مہینہ گزر گیا اور روپے بدستور باقی ہیں تو قرض ہیں اور سامان خرید لیا تو جب تک انھیں بیچ کر روپے نہ کرلے قرض نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مضارِب کو مالک نے پیسے دیے تھے کہ ان سے تجارت کرے ابھی سامان خریدا نہ تھا کہ اُن کا چلن بند ہوگیا مضاربت فاسد ہوگئی پھر اگر مضارِب نے ان سے سودا خرید کر نفع یا نقصان اُٹھایا وہ رب المال کا ہوگا اور مضارِب کو اُجرتِ مثل ملے گی اور اگر مضارِب کے سامان خرید لینے کے بعد وہ پیسے بند ہوئے تو مضاربت بدستور باقی ہے پھر سامان بیچنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی اس سے پیسوں کی قیمت رب المال کو ادا کرے اس کے بعد جو بچے اُسے حسبِ قرارداد تقسیم کیا جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ باپ نے بیٹے کے لیے کسی شخص سے مضاربت پر مال لیا یوں کہ اِس مال سے بیٹے کے لیے باپ کام کرے گا چنانچہ اُس نے کام کیا اور نفع بھی ہوا تو یہ نفع رب المال اور باپ میں حسبِ قرارداد تقسیم ہوگا بیٹے کو کچھ نہیں ملے گا اگر بیٹا اتنا بڑا ہے کہ اس کے ہم جولی[4] خرید و فروخت کرتے ہیں اور باپ نے اس طور پر مال لیا ہے کہ لڑکا خرید و فروخت کرے گا اور نفع آدھا آدھا دونوں کو ملے گا یہ مضاربت جائز ہے اور جو کچھ نفع ہوگا وہ رب المال اور لڑکے میں آدھا آدھا تقسیم ہوجائے گا۔ یوہیں اگر اس صورت میں لڑکے کے کہنے سے باپ نے کام کیا ہے تو آدھا نفع لڑکے کو ملے گا اور اُس کے بغیر کہے اس نے کام کیا تو مال کا ضامن ہے اور نفع اسی کو ملے گا مگر اسے صدقہ کردے۔ وصی کے لیے بھی یہی احکام ہیں۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المضاربة، الباب الثالث والعشرون في المتفرقات، ج٤، ص٣٣٤.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص٣٣٥.

4 ......ہم عمر۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المضاربة، الباب الثالث والعشرون في المتفرقات، ج٤، ص٣٣٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ رب المال نے مال مضاربت کو واجبی قیمت[1] یا زائد پر بیع کرڈالا تو جائز ہے اور واجبی سے کم پر بیچا تو ناجائز ہے جب تک مضارِب بیع کی اجازت نہ دے دے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ مضارِب اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ کسی سرا میں ٹھہرا اُن میں سے ایک یہیں حجرہ میں رہا باقی ساتھیوں کے ساتھ مضارِب باہر چلا گیا کچھ دیر بعد یہ ایک بھی دروازہ کھلا چھوڑ کر چلا گیا اور مالِ مضاربت ضائع ہوگیا اگر مضارِب کو اس پر اعتماد تھا تو مضارِب ضامن نہیں یہ ضامن ہے اور اگر مضارِب کو اس پر اعتماد نہ تھا تو خود مضارِب ضامن ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۷ مضارِب کو ہزار روپے دیے کہ اگر خاص فلاں قسم کا مال خریدو گے تو نفع جو کچھ ہوگا نصف نصف تقسیم ہوگا اور فلاں قسم کا مال خریدو گے تو کل نفع رب المال کا ہوگا اور فلاں قسم کا خریدو گے تو سارا نفع مضارِب کا ہوگا تو جیسا کہا ہے ویسا ہی کیا جائے گا یعنی قسم اول میں مضاربت ہے اور نفع نصف نصف ہوگا اور قسمِ دوم کا مال خریدا تو بضاعت ہے نفع رب المال کا اور نقصان ہو تو وہ بھی اُسی کا اور قسمِ سوم کا مال خریدا تو روپے مضارِب پر قرض ہیں نفع بھی اسی کا نقصان بھی اسی کا۔[4] (عالمگیری)

ودیعت کا بیان

ودیعت رکھنا جائز ہے قرآن وحدیث سے اس کا جواز ثابت۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَاۙ﴾[5]

''اللہ (عزوجل) حکم فرماتا ہے کہ امانت جس کی ہو اُسے دے دو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَۙ۝۸﴾[6]

''اور فلاح پانے والے وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہد کی رعایت رکھتے ہیں۔''

---

1 ...... رائج قیمت جو بازار میں متعین ہوتی ہے۔

2 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب المضاربة، الباب الثالث والعشرون فی المتفرقات، ج٤، ص٣٣٧.

3 ...... ''الفتاوی الخانیة''، کتاب المضاربة، فصل فیما یجوز للمضارب... إلخ، ج٢، ص٢٢٢.

4 ...... ''الفتاوی الھندیة''، کتاب المضاربة، الباب الثالث والعشرون فی المتفرقات، ج٤، ص٣٣٧، ٣٣٨.

5 ...... پ٥، النساء: ٥٨. 6 ...... پ١٨، المؤمنون: ٨.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۲۷) ﴾ [1]

''اے ایمان والو اللہ و رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت کرو۔''

حدیث صحیح میں ہے کہ منافق کی علامت میں یہ ہے کہ جب اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ [2]

مسئلہ ۱: دوسرے شخص کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کر دینے کو ایداع کہتے ہیں اور اُس مال کو ودیعت کہتے ہیں جس کو عام طور پر امانت [3] کہا جاتا ہے جس کی چیز ہے اُسے مودِع اور جس کی حفاظت میں دی گئی اُسے مودَع کہتے ہیں ایداع کی دو صورتیں ہیں کبھی صراحۃً کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے یہ چیز تمھاری حفاظت میں دی اور کبھی دلالۃً بھی ایداع ہوتا ہے مثلاً کسی کی کوئی چیز گر گئی اور مالک کی غیر موجودگی میں لے لی یہ چیز لینے والے کی حفاظت میں آ گئی اگر لینے کے بعد اُس نے چھوڑ دی ضامن ہے اور اگر مالک کی موجودگی میں لی ہے ضامن نہیں۔ [4]

مسئلہ ۲: ودیعت کے لیے ایجاب و قبول ضروری ہیں خواہ یہ دونوں چیزیں صراحۃً ہوں یا دلالۃً۔ صراحۃً ایجاب مثلاً یہ کہے کہ میں یہ چیز تمھارے پاس ودیعت رکھتا ہوں امانت رکھتا ہوں۔ ایجاب دلالۃً یہ کہ مثلاً ایک شخص نے دوسرے سے کہا مجھے ہزار روپے دے دو، یہ کپڑا مجھے دے دو اُس نے کہا میں تم کو دیتا ہوں کہ اگرچہ دینے کا لفظ ہبہ کے واسطے بھی بولا جاتا ہے مگر ودیعت اُس سے کم مرتبہ کی چیز ہے اسی پر حمل کریں گے۔ اور کبھی فعل بھی ایجاب ہوتا ہے مثلاً کسی کے پاس اپنی چیز رکھ کر چلا گیا اور کچھ نہ کہا۔ صراحۃً قبول مثلاً وہ کہے میں نے قبول کیا اور دلالۃً یہ کہ اُس کے پاس کسی نے چیز رکھ دی اور کچھ نہ کہا یا کہہ دیا کہ تمھارے پاس یہ چیز امانت رکھتا ہوں اور وہ خاموش رہا مثلاً حمام میں جاتے ہیں اور کپڑے حمامی کے پاس رکھ کر اندر نہانے کے لیے چلے جاتے ہیں اور سرائے [5] میں جاتے ہیں بھٹیارے [6] سے پوچھتے ہیں گھوڑا کہاں باندھوں اُس نے کہا یہاں یہ ودیعت ہوگئی اُس کے ذمہ حفاظت لازم ہوگئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے حفاظت کا ذمہ نہیں لیا تھا۔ [7] (درمختار)

---

1 ......پ۹، الأنفال: ۲۷.

2 ......"صحیح البخاری"، کتاب الإیمان، باب علامة المنافق، الحدیث: ۳۳، ج۱، ص۲٤.

3 ......امانت اُسے کہتے ہیں جس میں تلف پر ضمان نہیں ہوتا ہے عاریت اور کرایہ کی چیز کو بھی امانت کہتے ہیں مگر ودیعت خاص اُس کا نام ہے جو حفاظت کے لیے دی جاتی ہے۔ ہم نے بیانات سابقہ میں ودیعت کو امانت اس لیے لکھا ہے کہ لوگ آسانی سے سمجھ لیں۔ ۱۲ منہ

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۲٦.

5 ......مسافر خانہ۔

6 ......مسافر خانے کا مالک۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۲٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳: حمامی کے سامنے[1] کپڑے رکھ کر نہانے کو اندر گیا دوسرا شخص اندر سے نکلا اور اُس کے کپڑے پہن کر چلا گیا حمامی سے جب اُس نے کہا تو کہنے لگا میں نے سمجھا تھا کہ اُسی کے کپڑے ہیں اِس صورت میں حمامی کے ذمہ تاوان ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے اُن کے پاس کتاب رکھ کر چلا گیا اور وہ سب وہاں سے کتاب چھوڑ کر چلے گئے اور کتاب جاتی رہی اُن لوگوں کے ذمہ تاوان واجب ہے اور اگر ایک ایک کرکے وہاں سے اُٹھے تو پچھلا شخص ضامن ہے کہ حفاظت کے لیے یہ متعین ہوگیا تھا۔[3] (بحر)

مسئلہ ۵: کسی مکان میں چیز بغیر اُس کے کہے رکھ دی اُس نے حفاظت نہیں کی چیز ضائع ہوگئی ضمان نہیں۔ یو ہیں اس نے ودیعت کہہ کر دی اُس نے بلند آواز سے کہہ دیا میں حفاظت نہیں کروں گا وہ چیز ضائع ہوگئی اُس پر تاوان نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: ودیعت کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ مال اِس قابل ہو جو قبضہ میں آسکے لہٰذا بھاگے ہوئے غلام کے متعلق کہہ دیا میں نے اُس کو ودیعت رکھایا ہوا میں پرند اُڑ رہا ہے اوس کو ودیعت رکھا ان کا ضمان واجب نہیں۔ یہ بھی شرط ہے کہ جس کے پاس امانت رکھی جائے وہ مکلّف ہو تب حفاظت واجب ہوگی اگر بچہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھ دی اُس نے ہلاک کردی ضمان واجب نہیں اور غلام مجحور[5] کے پاس رکھ دی اس نے ہلاک کردی تو آزاد ہونے کے بعد اُس سے ضمان لیا جاسکتا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷: ودیعت کا حکم یہ ہے کہ وہ چیز مودَع کے پاس امانت ہوتی ہے اُس کی حفاظت مودَع پر واجب ہوتی ہے اور مالک کے طلب کرنے پر دینا واجب ہوتا ہے۔ ودیعت کا قبول کرنا مستحب ہے۔ ودیعت ہلاک ہوجائے تو اس کا ضمان واجب نہیں۔[7] (بحر)

---

1. ......حمام والے کے سامنے۔
2. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الودیعۃ،الباب الاول فی تفسیر الإیداع...إلخ،ج٤،ص٣٣٩.
3. ......"البحرالرائق"، کتاب الودیعۃ،ج٧،ص٤٦٤.
4. ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الودیعۃ،الباب الاول فی تفسیر الإیداع...إلخ،ج٤،ص٣٣٨.
5. ......وہ غلام جسے مالک نے تصرفات ومعاملات سے روک دیا ہو۔
6. ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع،ج٨،ص٥٢٨.
7. ......"البحرالرائق"، کتاب الودیعۃ،ج٧،ص٤٦٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ ودیعت کو نہ دوسرے کے پاس امانت رکھ سکتا ہے نہ عاریت یا اجارہ پر دے سکتا ہے نہ اس کو رہن رکھ سکتا ہے اس میں سے کوئی کام کرے گا تاوان دینا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مودَع کس کی حفاظت میں ودیعت دے سکتا ہے

مسئلہ ۹ امین پر ضمان کی شرط کر دینا کہ اگر یہ چیز ہلاک ہوئی تو تاوان لوں گا یہ باطل ہے۔ مودَع کو اختیار ہے کہ خود حفاظت کرے یا اپنی عیال سے حفاظت کرائے جیسے وہ خود اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے کہ ہر وقت اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھتا اہل وعیال کے پاس چھوڑ کر باہر جایا کرتا ہے۔ عیال سے مُراد وہ ہیں جو اُس کے ساتھ رہتے ہوں حقیقۃً اُس کے ساتھ ہوں یا حکماً لہٰذا اگر سمجھ والے بچہ کو دے دی جو حفاظت پر قادر ہے یا بی بی کو دے دی اور یہ دونوں اُس کے ساتھ نہ ہوں جب بھی ضمان واجب نہیں یو ہیں عورت نے خاوند کی حفاظت میں چیز چھوڑ دی ضامن نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ بی بی اور نابالغ بچہ یا غلام یہ اگرچہ اُس کے ساتھ نہ رہتے ہوں مگر عیال میں شمار ہوں گے فرض کرو یہ شخص ایک محلّہ میں رہتا ہے اور اس کی زوجہ دوسرے محلّہ میں رہتی ہے اور اُس کو نفقہ[3] بھی نہیں دیتا ہے پھر بھی اگر ودیعت ایسی زوجہ کو سپرد کر دی اور تلف ہوگئی تاوان لازم نہیں ہوگا اور بالغ لڑکا یا ماں باپ جو اس کے ساتھ رہتے ہوں اِن کو ودیعت سپرد کر سکتا ہے اور ساتھ نہ رہتے ہوں تو نہیں سپرد کر سکتا کہ تلف ہونے پر ضمان لازم ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ زوجہ کا لڑکا دوسرے شوہر سے ہے جبکہ اس کے ساتھ رہتا ہے تو عیال میں ہے اُس کے پاس ودیعت کو چھوڑ سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جو شخص اس کی عیال میں ہے اُس کی حفاظت میں امانت کو اُس وقت رکھ سکتا ہے جب یہ امین ہو اور اگر اس کی خیانت معلوم ہو اور اس کے پاس چھوڑ دی تو تاوان دینا ہوگا۔ اس نے اپنی عیال کی حفاظت میں چھوڑ دی اور وہ اپنے بال بچوں کی حفاظت میں چھوڑے یہ بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الاول فی تفسیر الإیداع...إلخ، ج٤، ص٣٣٨.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج٨، ص٥٢٩.

3 ......کھانے پینے اور کپڑے کے اخراجات۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثانی فی حفظ الودیعة...إلخ، ج٤، ص٣٣٩.

5 ......المرجع السابق، ص٣٤٠.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج٨، ص٥٢٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳: مالک نے منع کردیا تھا کہ اپنی عیال میں سے فلاں کے پاس مت چھوڑنا باوجود ممانعت اس نے اُس کے پاس امانت کی چیز رکھی اگر اس سے بچنا ممکن تھا کہ اُس کے علاوہ دوسرے ایسے تھے کہ اُن کی حفاظت میں رکھ سکتا تھا تو ضمان واجب ہے ورنہ نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: دکان میں لوگوں کی ودیعتیں تھیں دکاندار نماز کو چلا گیا اور ودیعت ضائع ہوگئی تاوان واجب نہیں کہ دکان میں ہونا ہی حفاظت ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اہل وعیال کے علاوہ دوسروں کی حفاظت میں چیز کو چھوڑنے سے یا اُن کے پاس ودیعت رکھنے سے ضمان واجب ہے ہاں اگر اُن کے علاوہ ایسوں کی حفاظت میں دی ہے جو خود اس کے مال کی حفاظت کرتے ہیں جیسے اس کا وکیل اور ماذون اور شریک جس کے ساتھ شرکت مفاوضہ یا شرکت عنان ہے ان سب کی حفاظت میں دینا جائز ہے۔[3] (درمختار، درر)

مسئلہ ۱۶: نوکر کی حفاظت میں ودیعت کو دے سکتا ہے کیونکہ خود اپنا مال بھی اس کی حفاظت میں دیتا ہے۔[4] (درر)

مسئلہ ۱۷: مودَع[5] کے مکان میں آگ لگ گئی اگر ودیعت دوسرے لوگوں کو نہیں دیتا ہے جل جاتی ہے یا کشتی میں ودیعت ہے اور کشتی ڈوب رہی ہے اگر دوسری کشتی میں نہیں پھینکتا ہے ڈوب جاتی ہے اِس صورت میں دوسرے کو دینا یا دوسری کشتی میں پھینکنا جائز ہے بشرطیکہ اپنی عیال کی حفاظت میں دینا اِس وقت ممکن نہ ہو اور اگر آگ لگنے کی صورت میں اسکے گھر کے لوگ قریب ہی میں ہیں کہ اُن کو دے سکتا ہے یا کشتی ڈوبنے کی صورت میں اسکے گھر والوں کی کشتی پاس میں ہے کہ اُن کو دے سکتا ہے تو دوسروں کو دینا جائز نہیں ہے دے گا تو ضمان واجب ہوگا۔[6] (درمختار، درر)

مسئلہ ۱۸: کشتی ڈوب رہی تھی اس نے دوسری کشتی میں ودیعت پھینکی مگر کشتی میں نہیں پہنچی بلکہ دریا میں گری یا کشتی

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۲۹.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعاً...إلخ، ج٤، ص٣٤٦.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۰.

و"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الودیعة، الجزء الثانی، ص٢٤٧.

4 ......"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الودیعة، الجزء الثانی، ص٢٤٧.

5 ......امین، جس کے پاس امانت رکھی گئی۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۰.

و"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الودیعة، الجزء الثانی، ص٢٤٥.

www.dawateislami.net

میں پہنچ گئی تھی مگر لڑھک کر دریا میں چلی گئی مودَع ضامن ہے۔ یوہیں اگر قصداً اس نے ودیعت کو ڈوبنے سے نہیں بچایا اتنا موقع تھا کہ دوسری کشتی میں دے دیتا مگر ایسا نہیں کیا یا مکان میں آگ لگی تھی موقع تھا کہ ودیعت کو نکال لیتا اور نہیں نکالی ان صورتوں میں ضامن ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ یہ کہتا ہے کہ میرے مکان میں آگ لگی تھی یا میری کشتی ڈوب گئی اور پروسی کو دیدی یا دوسری کشتی میں ڈال دی اگر آگ لگنا یا کشتی ڈوبنا معلوم ہو تو اسکی بات مقبول ہے اور اگر معلوم نہ ہو تو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ آگ لگنے کی وجہ سے ودیعت پروسی کو دیدی تھی آگ بجھنے کے بعد اُس سے واپس لینی ضروری ہے اگر واپس نہ لی اور اُسکے پاس ہلاک ہوگئی تو تاوان دینا ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ مودَع کا انتقال ہو رہا ہے اور اسکے پاس اِس کی عیال میں سے کوئی موجود نہیں ہے جس کی حفاظت میں ودیعت کو دیتا اس حالت میں اس نے پڑوسی کی حفاظت میں دیدی تو ضمان واجب نہیں۔[4] (عالمگیری)

جس کی چیز ہے وہ طلب کرتا ہے تو روکنے کا اختیار نہیں

مسئلہ ۲۲ جس کی چیز تھی اُس نے طلب کی مودَع کو منع کرنا جائز نہیں بشرطیکہ اُسکے دینے پر قادر ہو خود مالک نے چیز مانگی یا اُس کے وکیل نے، قاصد کے مانگنے پر نہ دے اگرچہ کوئی نشانی پیش کرتا ہو۔ اور اگر اس وقت دینے سے عاجز ہے مثلاً ودیعت یہاں موجود نہیں ہے اور جہاں ہے وہ جگہ دور ہے یا دینے میں اُس کو اپنی جان یا مال کا اندیشہ ہے مثلاً ودیعت کو دفن کر رکھا ہے اس وقت کھود نہیں سکتا ہے یا ودیعت کے ساتھ اپنا مال بھی مدفون ہے اندیشہ ہے کہ میرے مال کا لوگوں کو پتہ چل جائے گا ان صورتوں میں روکنا جائز ہے۔ اور اگر مالک واپسی نہیں چاہتا ہے ویسے ہی کہتا ہے ودیعت اُٹھا لاؤ یعنی دیکھنا مقصود ہے تو مودَع اس سے انکار کرسکتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ ایک شخص نے تلوار امانت رکھی وہ اپنی تلوار مانگتا ہے اور اِس مودَع کو معلوم ہوگیا کہ اس تلوار سے ناحق طور

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص۵۳۰.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوديعة، الباب الثاني في حفظ الوديعة...إلخ، ج٤، ص٣٤٠.

4 ......المرجع السابق، ص٣٤١.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص۵۳۰.

www.dawateislami.net

پر کسی کو مارے گا تو تلوار نہ دے جب تک یہ نہ معلوم ہوجائے کہ اُس نے اپنی رائے بدل دی اب اس تلوار کو مباح کام کے لیے مانگتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ ایک دستاویز[2] ودیعت رکھی اور مودَع کو معلوم ہے کہ اس کے کچھ مطالبے وصول ہوچکے ہیں اور مودِع[3] مرگیا اُس کے ورثہ مطالبہ وصول پانے سے انکار کرتے ہیں ان ورثہ کو یہ دستاویز کبھی نہ دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ عورت نے ایک دستاویز ودیعت رکھی ہے جس میں اس نے شوہر کے لیے کسی مال کا اقرار کیا ہے یا اُس میں مَہر وصول پانے کا عورت نے اقرار کیا ہے اس کو روکنا جائز ہے کیونکہ اسکے دینے میں شوہر کا حق ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ ایک دستاویز دوسرے کے نام کی کسی نے ودیعت رکھی جس کے نام کی دستاویز ہے اُس نے دعویٰ کیا ہے اور دستاویز پر جن لوگوں کی شہادت ہے وہ کہتے ہیں جب تک ہم دستاویز دیکھ نہ لیں گواہی نہیں دیں گے قاضی مودَع کو حُکم دے گا کہ گواہوں کو دستاویز دکھادو کہ وہ اپنے دستخط دیکھ لیں مدعی کو یعنی جس کے نام کی دستاویز ہے نہیں دے سکتا کہ مودِع کے سِوا دوسرے کو ودیعت کیوں کردے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ کسی نے دھوبی کے پاس دوسرے کے ہاتھ دھونے کو کپڑا بھیجا پھر دھوبی کے پاس کہلا بھیجا کہ جو کپڑا دے گیا تھا اُسے مت دینا اگر لانے والے نے دھوبی کو کپڑا دیتے وقت یہ نہیں کہا تھا کہ فلاں کا کپڑا ہے اور دھوبی نے اُسے دے دیا ضامن نہیں اور اگر کہہ دیا کہ فلاں کا ہے اور یہی شخص اُسکے تمام کام کرتا ہے اور دھوبی نے اسے دیدیا تو بھی ضامن نہیں اور اُس کے کام یہ شخص نہیں کرتا اور باوجود ممانعت دھوبی نے اسے دیدیا تو ضامن ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ مالک نے مودَع سے ودیعت طلب کی اس نے کہا اِس وقت نہیں حاضر کرسکتا ہوں مالک چلا گیا اور اگر مالک کا چلا جانا رضامندی اور خوشی سے ہے اور ودیعت ہلاک ہوگئی تو تاوان نہیں کہ یہ دوبارہ امانت رکھنا ہے اور اگر ناراض

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۱.

2 ......وہ تحریری ثبوت جس سے اپنا حق ثابت کرسکیں۔

3 ......امانت رکھوانے والا، دستاویز کا مالک۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب العاشر فی المتفرقات، ج۴، ص۳۶۱.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۱.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب العاشر فی المتفرقات، ج۴، ص۳۶۲.

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب السادس فی طلب الودیعة...إلخ، ج۴، ص۳۵۳.

www.dawateislami.net

ہوکر گیا تو ہلاک ہونے پر مودَع کو تاوان دینا ہوگا کہ طلب کے بعد روکنے کی اجازت نہ تھی اور اگر مالک کے وکیل نے مانگا اور مودَع نے وہی جواب دیا تو یہ راضی ہوکر جائے یا ناراض ہوکر دونوں صورتوں میں ضمان واجب ہے کہ اس کو جدید ایداع کا[1] اختیار نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۲۹: مالک نے ودیعت مانگی مودَع نے کہا کل لینا دوسرے دن یہ کہتا ہے کہ وہ جو تم میرے پاس آئے تھے اور میں نے اقرار کیا تھا اُس کے بعد وہ ودیعت ضائع ہوگئی اس صورت میں تاوان نہیں اور اگر یہ کہتا ہے کہ اُس سے پہلے ودیعت ضائع ہوچکی تھی تو تاوان واجب ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۳۰: مالک نے مودَع سے کہا ودیعت واپس کردو اُس نے انکار کردیا کہتا ہے میرے پاس ودیعت رکھی ہی نہیں اور اُس چیز کو جہاں تھی وہاں سے دوسری جگہ منتقل کردیا حالانکہ وہاں کوئی ایسا بھی نہ تھا جس کی جانب سے یہ اندیشہ ہو کہ اسے پتہ چل جائے گا تو ودیعت کو چھین لے گا اور انکار کے بعد ودیعت کو حاضر بھی نہیں کیا اور اُس کا یہ انکار خود مالک سے ہوا سکے بعد ودیعت کا اقرار کیا تو اب بھی ضامن ہے اور اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ چیز تم نے مجھے ہبہ کردی تھی یا میں نے خرید لی تھی اس کے بعد ودیعت کا اقرار کیا تو ضامن نہیں رہا اور اگر مالک نے ودیعت واپس نہیں مانگی صرف اُس کا حال پوچھا ہے کہ کس حالت میں ہے اس نے انکار کردیا کہ میرے پاس ودیعت نہیں رکھی ہے پھر اقرار کیا تو ضمان نہیں۔ اور اگر اُس کو وہاں سے منتقل نہیں کیا جب بھی ضامن نہیں اور اگر وہاں کوئی ایسا تھا جس سے اندیشہ تھا اس وجہ سے انکار کردیا تو ضامن نہیں اور اگر انکار کے بعد چیز کو حاضر کردیا کہ مالک لے سکتا تھا مگر نہیں لی کہہ دیا کہ اسے تم اپنے ہی پاس رکھو تو یہ جدید ایداع ہے اور ضامن نہیں اور مالک کے سوا دوسرے لوگوں سے انکار کیا ہے جب بھی ضامن نہیں۔[4] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۳۱: ودیعت سے مودَع نے انکار کردیا یعنی یہ کہا کہ میرے پاس تمھاری ودیعت نہیں ہے اسکے بعد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے تمھاری ودیعت واپس کردی تھی اور اس پر گواہ قائم کیے یہ گواہ مقبول ہیں۔[5] (درمختار)

---

1 ......دوبارہ امانت رکھنے کا۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الودیعۃ، ج۷، ص۴۶۸.

3 ......المرجع السابق، ص۴۶۹.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۸.

و"البحرالرائق"، کتاب الودیعۃ، ج۷، ص۴۷۱، ۴۷۲.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ ودیعت رکھ کر غائب ہوگیا اُس کی عورت مودَع سے کہتی ہے میرا نفقہ[1] ودیعت میں سے دے دو اُس نے ودیعت ہی سے انکار کر دیا اس کے بعد اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے ودیعت ضائع ہوگئی تو اس کے ذمہ تاوان ہے۔ یوہیں یتیموں کے ولی اور پروسیوں نے وصی سے کہا کہ ان بچوں کا جو کچھ مال تمھارے پاس ہے اِن پر خرچ کرو وصی نے کہا میرے پاس ان کا کوئی مال نہیں ہے پھر مال کا اقرار کیا اور کہتا ہے کہ تمھارے کہنے کے بعد ضائع ہوگیا تو وصی پر تاوان لازم ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۳ ودیعت رکھنے والے کے مکان پر ودیعت لا کر رکھ گیا یا اُس کے بال بچوں کو دے گیا اور ودیعت ضائع ہوگئی تو مودَع پر تاوان لازم ہے اور اپنی عیال کے ہاتھ اُس کے پاس بھیج دی اور ضائع ہوگئی تو ضمان نہیں اور اگر اپنے بالغ لڑکے کے ہاتھ بھیجی جو اُس کی عیال میں نہیں ہے تو ضامن ہے اور نابالغ لڑکے کے ہاتھ بھیجی تو اگرچہ اُس کی عیال میں نہ ہو ضامن نہیں جبکہ یہ نابالغ بچہ ایسا ہو کہ حفاظت کرنا جانتا ہو اور چیزوں کی حفاظت کرتا ہو ورنہ تاوان لازم ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ ودیعت رکھنے والا غائب ہوگیا معلوم نہیں زندہ ہے یا مر گیا تو ودیعت کو محفوظ ہی رکھنا ہوگا جب موت کا علم ہو جائے اور ورثہ بھی معلوم ہیں ورثہ کو دیدے۔ معلوم نہ ہونے کی صورت میں ودیعت کو صدقہ نہیں کرسکتا اور لقطہ میں مالک کا پتہ نہ چلے تو صدقہ کرنے کا حکم ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ ودیعت رکھنے والا مر گیا اور اُس پر دَین مستغرق نہ ہو[5] تو ودیعت ورثہ کو دیدے اور دَین مستغرق ہو تو یہ ودیعت حق غرما ہے اس صورت میں ورثہ کو نہیں دے سکتا دے گا تو غرما[6] اس مودَع سے تاوان لیں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ جس کے پاس ودیعت تھی کہتا ہے کہ میں نے تمھارے پاس ودیعت بھیج دی اور جس کے ہاتھ بھیجنا بتاتا ہے وہ اس کی عیال میں ہے تو اس کا قول معتبر ہے اور اجنبی کے ہاتھ بھیجنا کہتا ہے اور مالک انکار کرتا ہے کہتا ہے مجھ کو چیز نہیں ملی تو مودَع ضامن ہے ہاں اگر مالک اقرار کرلے یا مودَع گواہوں سے اُسکے پاس پہنچنا ثابت کر دے تو ضامن نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......کھانے پینے، کپڑے وغیرہ کے اخراجات۔

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الودیعة، فصل فیما یعد...إلخ، ج۲، ص۳۴۹.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب السابع فی رد الودیعة، ج۴، ص۳۵۴.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی اتنا قرض نہ ہو جو اس کے تمام ترکہ کو گھیر لے۔

6 ......قرض خواہ یعنی جن کا قرضہ ہے وہ۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب السابع فی رد الودیعة، ج۴، ص۳۵۴.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ غاصب نے مغصوب کو ودیعت رکھ دیا تھا مودَع نے غاصب کے پاس چیز واپس کردی یہ مودَع ضمان سے بَری ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

ودیعت کی تجھیل

مسئلہ ۳۸ مودَع کا انتقال ہوگیا اور اس نے ودیعت کے متعلق تجہیل کی ہے (صاف بیان نہیں کیا ہے جس سے معلوم ہوسکے کہ فلاں فلاں چیز امانت ہے اور وہ فلاں جگہ ہے) یہ بھی منع کرنے کے معنی میں ہے اس صورت میں ودیعت کا تاوان لیا جائے گا اور اُس کے ترکہ سے[2] بطور دَین وصول کیا جائے گا ہاں اگر اُس کا بیان نہ کرنا اس وجہ سے ہو کہ ورثہ کو معلوم ہے کہ فلاں چیز ودیعت ہے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے تو تاوان واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ مودَع مرگیا اور امانت ہلاک ہوگئی مودِع کہتا ہے کہ مودَع نے تجہیل کی ہے لہٰذا ضمان واجب ہے وارث کہتا ہے مجھے معلوم تھا اگر وارث نے اُن چیزوں کو بیان کردیا کہ فلاں فلاں چیز مورث کے پاس[4] ودیعت تھی وارث کا قول معتبر ہے یعنی مودَع کے مرنے کے بعد وارث اُس کے قائم مقام ہے اُس سے ضمان نہیں لیا جائے گا صرف ایک بات میں فرق ہے وارث نے چور کو ودیعت بتادی ضامن نہیں ہے اور مودَع نے بتائی تو ضامن ہے مگر جبکہ اُسے لینے سے بقدر طاقت منع کرے۔[5] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۴۰ ورثہ کہتے ہیں ودیعت اُس نے اپنی زندگی میں واپس کردی تھی ان کا قول مقبول نہیں بلکہ گواہوں سے واپسی کو ثابت کرنا ہوگا ثابت نہ کرنے پر میّت کے مال سے تاوان وصول کیا جائے اور اگر ورثہ نے گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ مودَع نے اپنی زندگی میں یہ کہا تھا کہ ودیعت واپس کرچکا ہوں تو یہ گواہ بھی مقبول ہوں گے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ ودیعت کے علاوہ دیگر امانتوں کا بھی یہی حکم ہے کہ تجہیل کرکے مرجائے گا تو اُس کا تاوان واجب

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب السابع في رد الوديعة، ج٤، ص٣٥٤.

2 ......چھوڑے ہوئے مال و جائداد سے۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج٨، ص٥٣٢.

4 ......یعنی مرنے والے کے پاس۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج٨، ص٥٣٢.

و"البحرالرائق"، كتاب الوديعة، ج٧، ص٤٦٨.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب التاسع في الإختلاف...إلخ، ج٤، ص٣٥٧.

www.dawateislami.net

ہو جائے گا امانت باقی نہیں رہے گی صرف بعض امانتوں کا اِس حکم سے استثنا ہے۔

① متولی مسجد جس کے پاس وقف کی آمدنی تھی اور بغیر بیان کیے مر گیا۔

② قاضی نے یتامیٰ[1] اموال امانت رکھے اور بغیر بیان مر گیا یہ نہیں بتایا کہ کس کے پاس امانت ہے اور قاضی نے خود اپنے ہی یہاں رکھا تھا اور بغیر بیان مر گیا تو ضامن ہے اُس کے ترکہ سے وصول کریں مگر قاضی نے اگر کہہ دیا تھا کہ مال میرے پاس سے ضائع ہو گیا یا میں نے یتیم پر خرچ کر ڈالا تو اُس پر ضمان نہیں۔

③ سُلطان نے اموالِ غنیمت بعض غازیوں کے پاس امانت رکھے اور مر گیا اور یہ بیان نہیں کیا کہ کس کے پاس ہیں۔

④ دو شخصوں میں شرکت مفاوضہ تھی ان میں سے ایک مر گیا اور جو کچھ اموال اس کے قبضہ میں تھے ان کو بیان نہیں کیا۔[2] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ مودَع مجنون ہو گیا اور جنون بھی مطبق ہے اور اس کے پاس بہت کچھ اموال ہیں ودیعت تلاش کی گئی مگر نہیں ملی اور اس کی امید بھی نہیں ہے کہ اُس کی عقل ٹھیک ہو جائے گی تو قاضی کسی کو مجنون کا ولی مقرر کرے گا وہ مجنون کے مال سے ودیعت ادا کرے گا مگر جس کو دے گا اُس سے ضامن لے لے گا پھر اگر وہ مجنون اچھا ہو گیا اور کہتا ہے میں نے ودیعت واپس کر دی تھی یا ضائع ہو گئی یا کہتا ہے مجھے معلوم نہیں کیا ہوئی اُس پر حلف[3] دیا جائے گا بعد حلف جو کچھ اُس کا مال دیا گیا ہے واپس لیا جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ مودَع نے ودیعت اپنی عورت کو دیدی اور مر گیا تو عورت سے مطالبہ ہوگا اگر عورت کہتی ہے چوری ہو گئی یا ضائع ہو گئی تو قسم کے ساتھ عورت کی بات معتبر ہے اور اس کا مطالبہ اب کسی سے نہ ہوگا اور اگر عورت کہتی ہے میں نے مرنے سے پہلے شوہر کو واپس دیدی تھی تو اس کی بات معتبر ہے اور عورت کو شوہر سے جو کچھ ترکہ ملا ہے اِس میں سے ودیعت کا تاوان لیا جائے گا۔[5] (عالمگیری)

---

1 ...... یتیم کی جمع۔

2 ...... "البحر الرائق"، کتاب الودیعة، ج۷، ص٤٦٨.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الخامس فی تجهیل الودیعة، ج٤، ص٣٥٠.

3 ...... قسم۔

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الخامس فی تجهیل الودیعة، ج٤، ص٣٥٠.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ خود مریض سے پوچھا گیا کہ تمھارے پاس فلاں کی ودیعت تھی وہ کیا ہوئی اُس نے کہا میں نے اپنی عورت کو دیدی ہے اُس کے مرنے کے بعد عورت سے پوچھا گیا عورت کہتی ہے مجھے اُس نے نہیں دی ہے اس صورت میں عورت پر حلف دیا جائے گا[1] اور حلف کرلے تو اُس سے مطالبہ نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ مضارب نے یہ کہا کہ میں نے مال مضاربت فلاں کے پاس ودیعت رکھ دیا ہے یہ کہہ کر مرگیا تو نہ مضارب کے مال سے لیا جاسکتا ہے نہ اُس کے ورثہ سے اور جس کا اُس نے نام لیا ہے وہ انکار کرتا ہے تو قسم کے ساتھ اُس کی بات مان لی جائے گی اور اگر یہ شخص بھی مرگیا اور اس نے ودیعت کے متعلق کچھ بیان نہیں کیا اور اِس کے پاس ودیعت رکھنا صرف مضارب کے کہنے ہی سے معلوم ہوا اور کوئی ثبوت نہیں ہے تو اس کے ترکہ سے وصول نہیں کی جاسکتی اور اگر گواہوں سے اُس کے پاس ودیعت رکھنا ثابت ہے یا اُس نے خود اقرار کیا ہے کہ میرے پاس مضارِب نے ودیعت رکھی ہے اور مضارِب مرگیا پھر وہ شخص بھی مرگیا تو اُس شخص کے مال سے ودیعت وصول کی جائے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ ایک شخص کے پاس ایک ہزار روپے ودیعت کے ہیں ان روپوں کے دو شخص دعویدار ہیں ہر ایک کہتا ہے میں نے اس کے پاس ودیعت رکھے ہیں اور مودَع کہتا ہے تم دونوں میں سے ایک نے ودیعت رکھے ہیں میں یہ نہیں معین کر کے بتا سکتا کہ کس نے رکھے ہیں تو اگر وہ دونوں مُدّعی[4] اس بات پر صلح و اتفاق کرلیں کہ ہم دونوں یہ روپے برابر برابر بانٹ لیں تو ایسا کرسکتے ہیں اور مودَع دینے سے انکار نہیں کرسکتا اسکے بعد نہ مودَع سے مطالبہ ہوسکتا ہے نہ اُس پر حلف دیا جاسکتا اور اگر دونوں صلح نہیں کرتے بلکہ ہر ایک پورے ہزار کو لینا چاہتا ہے تو مودَع سے دونوں حلف لے سکتے ہیں پھر اگر دونوں کے مقابل میں اُس نے حلف کرلیا تو دونوں کا دعویٰ ختم ہوگیا اور اگر دونوں کے مقابل میں قسم سے انکار کردیا تو اِس ہزار کو دونوں بانٹ لیں اور ایک دوسرے ہزار کا اُس پر تاوان ہوگا جو دونوں برابر لے لیں گے اور اگر ایک کے مقابل میں حلف کرلیا دوسرے کے مقابل میں قسم سے انکار کردیا تو جس کے مقابل میں قسم سے انکار کیا ہے وہ ہزار لے لے اور جس کے مقابل میں حلف کرلیا ہے اُس کا دعویٰ ساقط۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......قسم دی جائے گی۔

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة،الباب الخامس فی تجھیل الودیعة، ج٤، ص٣٥٠.

3 ......المرجع السابق.

4 ......دعویٰ کرنے والے۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة،الباب الخامس فی تجھیل الودیعة، ج٤، ص٣٥٠، ٣٥١.

www.dawateislami.net

ودیعت کو دوسرے مال میں ملادینا یا اس میں تصرف کرنا

مسئلہ ۴۷ ودیعت کو اپنے مال یا دوسرے کے مال میں بدون اجازتِ مالک[1] اِس طرح ملا دینا کہ امتیاز باقی نہ رہے یا بہت دشواری سے جدا کیے جاسکیں یہ بھی موجب ضمان[2] ہے دونوں مال ایک قسم کے ہوں جیسے روپے کو روپے میں ملا دیا گیہوں[3] کو گیہوں میں جَو کو جَو میں یا دونوں مختلف جنس کے ہوں مثلاً گیہوں کو جَو میں ملا دیا اس میں اگر چہ امتیاز اور جدا کرنا ممکن ہے مگر بہت دشوار ہے، اِس طرح پر مِلا دینا چیز کو ہلاک کر دینا ہے مگر جب تک ضمان ادا نہ کرے اُس کا کھانا جائز نہیں یعنی پہلے ضمان ادا کر دے اُس کے بعد یہ مخلوط چیز[4] خرچ کرے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸ ایک ہی شخص نے گیہوں اور جَو دونوں کو ودیعت رکھا جب بھی مِلا دینا جائز نہیں مِلا دے گا تو تاوان لازم ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ مالک کی اِجازت سے اس نے دوسری چیز کے ساتھ خلط کیا[7] یا اس نے خود نہیں ملایا بلکہ بغیر اس کے فعل کے دونوں چیزیں مل گئیں مثلاً دو بوریوں میں غلہ تھا بوریاں پھٹ گئیں غلہ مل گیا یا صندوق میں دو تھیلیوں میں روپے رکھے تھے تھیلیاں پھٹ گئیں اور روپے مل گئے ان دونوں صورتوں میں دونوں باہم شریک ہوگئے اگر اس میں سے کچھ ضائع ہوگا تو دونوں کا ضائع ہوگا جو باقی ہے اُسے مطابق حصہ کے تقسیم کرلیں مثلاً ایک کے ہزار روپے تھے دوسرے کے دو ہزار تو جو کچھ باقی ہے اُس کے تین حصے کر کے پہلا شخص ایک حصہ لے لے اور دوسرا شخص دو حصے۔[8] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ مودَع کے سوا کسی دوسرے شخص نے خلط کر دیا اگر چہ وہ نابالغ ہو اگر چہ وہ شخص ہو جو مودَع کی عیال میں ہے وہ خلط کرنے والا ضامن ہے مودَع ضامن نہیں۔[9] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... مالک کی اِجازت کے بغیر۔
2 ...... تاوان کو لازم کرنے والا۔
3 ...... گندم۔
4 ...... ملائی ہوئی چیز۔
5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳٦، وغیرہ۔
6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص۳٤۹.
7 ...... یعنی مِلا دیا۔
8 ......"البحرالرائق"، کتاب الودیعة، ج۷، ص٤۷۰.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص۳٤۹.
9 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۷.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص۳٤۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۱ ودیعت روپیہ یا اشرفی ہے یا مکیل [1] وموزون [2] ہے مودَع نے اس میں سے کچھ خرچ کر ڈالا تو جتنا خرچ کیا ہے اُتنے ہی کا ضامن ہے جو باقی ہے اُس کا ضامن نہیں یعنی مابقی [3] اگر ضائع ہوجائے تو اس کا تاوان لازم نہیں اور اگر خرچ کرنے کے لیے نکالا تھا مگر خرچ نہیں کیا پھر اُسی میں شامل کر دیا تو تاوان لازم نہیں اور اگر جتنا ودیعت میں سے خرچ کر ڈالا تھا اوتنا ہی باقی میں ملا دیا کہ امتیاز جاتا رہا مثلاً سو روپے میں سے دس خرچ کر ڈالے تھے پھر دس روپے باقی میں ملا دیے تو کُل کا ضامن ہوگیا کیوں کہ اپنے مال کو ملا کر ودیعت کو ہلاک کر دیا اور اگر اس طرح ملایا ہے کہ امتیاز باقی ہے مثلاً کچھ روپے تھے اور کچھ نوٹ یا اشرفیاں [4] روپے خرچ کر ڈالے پھر اُتنے ہی روپے اُس میں شامل کر دیے یا جو کچھ ملایا اُس میں نشان بنا دیا ہے کہ جدا کیا جاسکتا ہے یا خرچ کیا اور اُس میں شامل نہیں کیا یا دو ودیعتیں تھیں مثلاً ایک مرتبہ اُس نے دس روپے دیے دوسری مرتبہ دس پھر دیے اور اُن میں سے ایک ودیعت کو خرچ کر ڈالا ان سب صورتوں میں صرف اُس کا ضامن ہے جو خرچ کیا ہے۔ یہ اُس چیز میں ہے جس کے ٹکڑے کرنا مضر نہ ہو مثلاً دس سیر گیہوں تھے اُن میں سے پانچ سیر خرچ کیے اور اگر وہ ایسی چیز ہو جس کے ٹکڑے کرنا مضر ہو مثلاً ایک اچکن کا کپڑا تھا یا کوئی زیور تھا اُس میں سے ایک ٹکڑا خرچ کر ڈالا تو کل کا ضامن ہے۔ [5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ جس شخص نے ملایا ہے وہ غائب ہوگیا اُس کا پتہ نہیں کہ کہاں ہے تو اگر دونوں مالک اس پر راضی ہوجائیں کہ ان میں کا ایک شخص اُس مخلوط چیز [6] کو لے لے اور دوسرے کو اس کی چیز کی قیمت دیدے یہ ہوسکتا ہے اور اس پر بھی راضی نہ ہوں تو مخلوط شے کو بیچ کر ہر ایک اپنی اپنی چیز کی قیمت پر ثمن کو تقسیم کر کے لے لے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ ودیعت پر تعدّی کی یعنی اُس میں بیجا تصرّف کیا مثلاً کپڑا تھا اُسے پہن لیا گھوڑا تھا اُس پر سوار ہوگیا غلام تھا اُس سے خدمت لی یا اُسے کسی دوسرے کے پاس ودیعت رکھ دیا ان سب صورتوں میں اُس پر ضمان لازم ہے مگر پھر اس حرکت سے باز آیا یعنی اُس کو حفاظت میں لے آیا اور یہ نیت ہے کہ اب ایسا نہیں کرے گا تو تعدّی کرنے سے جو ضمان کا حکم آگیا تھا زائل ہوگیا یعنی اب اگر چیز ضائع ہوجائے تو تاوان نہیں مگر استعمال سے چیز میں نقصان پیدا ہوجائے تو تاوان دینا ہوگا اور اگر اب بھی

---

1 ......ماپ کر بیچی جانے والی چیز۔
2 ......وزن سے بیچی جانے والی چیز۔
3 ......یعنی جو باقی ہے۔
4 ......سونے کے سکے۔
5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۷.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص٣٤٨.
6 ......اُس ملی ہوئی چیز۔
7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص٣٤٩.

www.dawateislami.net

نیت یہ ہو کہ پھر ایسا کرے گا مثلاً رات میں کپڑا اُتار دیا اور یہ نیت ہے کہ صبح کو پھر پہنے گا ضمان کا حکم بدستور باقی ہے یعنی مثلاً رات ہی میں وہ کپڑا چوری ہو گیا تاوان دینا ہوگا۔[1] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ مستعیر اور مستاجر نے تعدّی کی[2] پھر اِس سے باز آئے تو ضمان سے[3] بری نہیں جب تک مالک کے پاس چیز پہنچا نہ دیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۵ مودَع[۱]، بیع[۲] کا وکیل اور حفظ[۳] کا وکیل اور اُجرت[۴] پر دینے یا اُجرت[۵] پر لینے کا وکیل یعنی اس کو وکیل کیا تھا کہ اس چیز کو کرایہ پر دے یا کرایہ پر لے اور اس نے خود اُس چیز کو استعمال کیا پھر استعمال چھوڑ دیا اور مضارب[۶] و مُستبضِع[۷] یعنی مضارِب نے چیز کو استعمال کیا یا جس کو بضاعت کے طور پر دیا تھا اُس نے استعمال کیا پھر استعمال ترک کیا اور شریک[۸] عنان اور شریک مفاوضہ[۹] اور رہن[۱۰] کے لیے عاریت لینے والا کہ ایک چیز عاریت لی تھی کہ اُسے رہن رکھے گا اور خود استعمال کی پھر رہن رکھ دی یہ دس قسم کے اشخاص تعدّی کرنے والے اگر تعدّی سے باز آجائیں تو ضمان سے بری ہو جاتے ہیں اور ان کے علاوہ جو امین تعدّی کرے گا وہ ضامن ہوگا اگرچہ تعدّی سے باز آجائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۶ مودَع کو یہ اختیار ہے کہ ودیعت کو اپنے ہمراہ سفر میں لیجائے اگرچہ اس میں بار برداری[6] صرف[7] کرنی پڑے بشرطیکہ مالک نے سفر میں لے جانے سے منع نہ کیا ہو اور لیجانے میں اُس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو اور اگر مالک نے منع کر دیا ہو یا لیجانے میں اندیشہ ہو اور سفر میں جانا اس کے لیے ضروری نہ ہو اور سفر کیا اور ودیعت ضائع ہوگئی تو تاوان لازم ہے اور اگر سفر میں جانا ضروری ہے اور تنہا سفر کیا اور ودیعت کو بھی لے گیا ضامن ہے اور بال بچوں کے ساتھ سفر کیا ہے تو ضامن نہیں، دریائی سفر بھی خوفناک ہے کہ اس میں غالب ہلاک ہے۔[8] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۷ دو شخصوں نے مل کر ودیعت رکھی ہے اُن میں سے ایک اپنا حصہ مانگتا ہے دوسرے کی عدم موجودگی میں

---

1. "البحرالرائق"، کتاب الودیعة، ج۷، ص۴۸۰.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون تضییعًا...إلخ، ج٤، ص۳٤۷، ۳٤۸.
2. بیجا تصرف کیا۔
3. تاوان سے۔
4. "الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵۳۷، ۵۳۸.
5. المرجع السابق.
6. مزدوری۔
7. خرچ۔
8. "الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤۱.
و"البحرالرائق"، کتاب الودیعة، ج۷، ص٤۷۲.

www.dawateislami.net

امین کو دینا جائز نہیں اور اگر دیدے گا تو ضامن نہیں اور ایک نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا کہ میرا حصہ دلا دیا جائے تو قاضی دینے کا حکم نہیں دے گا۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۸ دو شخصوں نے ودیعت رکھی تھی ایک نے مودَع سے کہا کہ میرے شریک کو سو روپے دے دو اُس نے دیدیے اس کے بعد بقیہ رقم ضائع ہوگئی تو جو شخص سو روپے لے چکا ہے یہ تنہا اسی کے ہیں اس کا ساتھی اِن میں سے نصف نہیں لے سکتا اور اگر یہ کہا تھا کہ اُس میں سے آدھی رقم اُس کو دے دو اُس نے دیدی اور بقیہ رقم ضائع ہوگئی تو ساتھی جو نصف لے چکا ہے اُس میں سے نصف یہ لے سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ دو شخصوں نے ایک شخص کے پاس ہزار روپے ودیعت رکھے مودَع مر گیا اور ایک بیٹا چھوڑا اُن دونوں میں ایک یہ کہتا ہے کہ باپ کے مرنے کے بعد اس لڑکے نے ودیعت ہلاک کردی دوسرے نے کہا معلوم نہیں ودیعت کیا ہوئی تو جس نے بیٹے کا ہلاک کرنا بتایا اُس نے مودَع کو بری کردیا یعنی اس کے قول کا مطلب یہ ہوا کہ مرنے والے نے ودیعت کو بعینہٖ[3] قائم رکھا اور بیٹے سے ضمان لینا چاہتا ہے تو بغیر ثبوت اس کی یہ بات کیوں کر مانی جاسکتی ہے لہٰذا بیٹے پر تاوان کا حکم نہیں ہوسکتا اور دوسرا شخص جس نے کہا معلوم نہیں ودیعت کیا ہوئی اُس کو میت کے مال سے پانسو دلائے جائیں گے کیونکہ وہ میت پر تجہیلِ ودیعت کا الزام[4] رکھتا ہے اور اس صورت میں مالِ میت سے تاوان دلانے کا حکم ہوتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰ مودَع نے ودیعت رکھنے ہی سے انکار کردیا مالک نے گواہوں سے ودیعت رکھنا ثابت کردیا اس کے بعد مودَع گواہ پیش کرتا ہے کہ ودیعت ضائع ہوگئی مودَع کے گواہ نامقبول ہیں اور اس کے ذمہ تاوان لازم، چاہے اس کے گواہوں سے انکار کے بعد ضائع ہونا ثابت ہو یا انکار سے قبل، بہرصورت تاوان دینا ہوگا اور اگر ودیعت رکھنے سے مودَع نے انکار نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ میرے پاس تیری ودیعت نہیں ہے اور گواہوں سے ضائع ہونا ثابت کیا، اگر گواہوں سے یہ ثابت ہو کہ اس کہنے سے پہلے ضائع ہوئی تو تاوان نہیں اور اگر اس کہنے کے بعد ضائع ہونا گواہوں نے بیان کیا تو تاوان لازم ہے اور اگر گواہوں سے مطلقاً ضائع ہونا ثابت ہوا قبل یا بعد نہیں ثابت ہے جب بھی ضامن ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص ۵٤١.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثامن فیما اذا کان... إلخ، ج٤، ص ٣٥٤.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثامن فیما اذا کان... إلخ، ج٤، ص ٣٥٥.

3 ...... ویسے ہی، اسی طرح۔

4 ...... یعنی ودیعت کے بارے میں نہ بتانے کا الزام۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثامن فیما اذا کان... إلخ، ج٤، ص ٣٥٥.

6 ...... المرجع السابق، ص ٣٥٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۱: ودیعت سے مودَع نے انکار کردیا اس کے بعد ودیعت واپس کردی اور اس کو گواہوں سے ثابت کردیا تو گواہ مقبول ہیں اور یہ بَری اور گواہوں سے یہ ثابت کیا کہ انکار سے پہلے ہی ودیعت دیدی تھی اور یہ کہتا ہے کہ میں نے انکار کرنے میں غلطی کی میں بھول گیا تھا تو یہ گواہ بھی مقبول ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: مودَع کہتا ہے میں نے ودیعت واپس کردی چند روز کے بعد کہتا ہے ضائع ہوگئی اس پر تاوان لازم ہے اور اگر کہا کہ ضائع ہوگئی پھر چند روز کے بعد کہتا ہے میں نے واپس کردی میں نے غلطی سے ضائع ہونا کہہ دیا اِس صورت میں بھی تاوان ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: مودَع کہتا ہے ودیعت ہلاک ہوگئی اور مالک اس کی تکذیب کرتا ہے[3] مالک کہتا ہے اس پر حلف دیا جائے[4] حلف دیا گیا اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا اس سے ثابت ہوا کہ چیز اس کے یہاں موجود ہے لہٰذا اس کو قید کیا جائے گا اُس وقت تک کہ چیز دیدے یا ثابت کردے کہ چیز نہیں باقی رہی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: کسی کے پاس ودیعت رکھ کر پردیس چلا گیا واپس آنے کے بعد اپنی چیز مانگتا ہے مودَع کہتا ہے تم نے اپنے بال بچوں پر خرچ کردینے کے لیے کہا تھا میں نے خرچ کردی مالک کہتا ہے میں نے خرچ کرنے کو نہیں کہا تھا مالک کا قول معتبر ہے۔ یوہیں اگر مودَع یہ کہتا ہے کہ تم نے مساکین پر خیرات کرنے کو کہا تھا میں نے خیرات کردی یا فلاں شخص کو ہبہ کرنے کو کہا تھا میں نے ہبہ کردیا مالک کہتا ہے میں نے نہیں کہا تھا اس میں بھی مالک ہی کا قول معتبر ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۵: کسی کے پاس روپے ودیعت رکھے مالک اُس سے کہتا ہے میں نے فلاں شخص کو حکم دیدیا تھا کہ وہ تمھارے پاس سے وہ روپے لے لے پھر میں نے اُسے منع کردیا مودَع کہتا ہے وہ تو لے بھی گیا اُس شخص سے پوچھا گیا تو کہنے لگا میں نہ مودَع کے پاس گیا نہ میں نے روپے لیے مودَع کی بات معتبر ہے اس پر ضمان لازم نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: مودَع نے ودیعت سے انکار کردیا پھر اُس مودَع نے اس کے پاس اسی جنس کی چیز ودیعت رکھی یہ شخص اپنے مطالبہ میں اس ودیعت کو روک سکتا ہے اور اگر اس پر قسم دی جائے تو یوں قسم کھائے کہ اُس کی فلاں چیز میرے ذمہ نہیں ہے یہ قسم نہ کھائے کہ اُس نے ودیعت نہیں رکھی ہے کہ یہ قسم جھوٹی ہوگی۔ یوہیں اگر اس کا کسی کے ذمہ دَین تھا مدیون نے دَین سے انکار

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة،الباب التاسع في الاختلاف...إلخ، ج٤، ص٣٥٦.

2 ......المرجع السابق.

3 ......جھوٹا بتاتا ہے یعنی اس سے انکار کرتا ہے۔

4 ......قسم دی جائے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة،الباب التاسع في الإختلاف...إلخ، ج٤، ص٣٥٧.

6 ......المرجع السابق، ص٣٥٨.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کر دیا پھر مدیون نے اُسی جنس کی چیز ودیعت رکھی اپنے دَین میں اسے روک سکتا ہے اور اگر ودیعت اُس جنس کی چیز نہ ہو تو نہیں روک سکتا[1]۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷ ایک شخص سے پچاس روپے قرض مانگے اُس نے غلطی سے پچاس کی جگہ ساٹھ دیدیے اس نے مکان پر آکر دیکھا کہ دس زائد ہیں واپس کرنے کو دس روپے لے گیا راستہ میں یہ ضائع ہوگئے اس پر پانچ سدس کا ضمان ہے اور ایک سدس یعنی دس روپے میں سے چھٹے حصہ کا ضمان نہیں کیونکہ جو روپے اُس نے غلطی سے دیے وہ اس کے پاس ودیعت ہیں اور وہ کل کا چھٹا حصہ ہے لہٰذا ان دس کا چھٹا حصہ بھی ودیعت ہے صرف اس چھٹے حصے کا ضمان واجب نہیں اور اگر کل روپے ضائع ہوئے تو پچاس ہی روپے اس کے ذمہ واجب ہیں کیونکہ دس ودیعت ہیں ان کا تاوان نہیں۔ یوہیں اگر کسی کے ذمہ پچاس روپے باقی تھے اُس نے غلطی سے ساٹھ لے لیے دس روپے واپس کرنے جارہا تھا راستہ میں ضائع ہوگئے تو پانچ سدس کا ضمان اس پر واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۸ شادی میں روپے پیسے نچھاور کرنے کے لیے کسی کو دیے تو یہ شخص اپنے لیے اُن میں سے بچا نہیں سکتا اور نہ خود گرے ہوئے کو لوٹ سکتا ہے اور یہ بھی نہیں کرسکتا کہ دوسرے کو لٹانے کے لیے دیدے۔ شکر اور چھوہارے جو لٹانے کے لیے دیے جاتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹ مسافر کسی کے مکان پر مرگیا اُس نے کچھ تھوڑا سا مال دو تین روپے کا چھوڑا اور اُس کا کوئی وارث معلوم نہیں اور جس کے مکان پر مرا ہے یہ فقیر ہے اُس مال کو اپنے لیے یہ شخص رکھ سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ ایک شخص نے دو شخصوں کے پاس ودیعت رکھی اگر وہ چیز قابلِ قسمت ہے دونوں اُس چیز کو تقسیم کرلیں

---

1 ......جبکہ فی زمانہ دائن اگر اپنے دَین کی جنس کے علاوہ کسی اور مال کے حصول پر قادر ہو تو وہ اسے لے سکتا ہے، جس کی صراحت اعلیٰ حضرت مجدد دِین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے **فتاویٰ رضویہ** میں کچھ یوں فرمائی ہے: "في الشامي والطحطاوي عن شرح الكنز للعلامة الحموي عن الامام العلامة علي المقدسي عن جده الاشقر عن شرح القدوري للإمام الأخصب ان عدم جواز الأخذ من خلاف الجنس كان في زمانهم لمطاوعتهم في الحقوق والفتوى اليوم على جواز الأخذ عند القدرة من اي مال كان"۔
ترجمہ:۔ شامی اور طحطاوی میں علامہ حموی کی شرح کنز سے بحوالہ امام علامہ علی مقدسی منقول ہے، انہوں نے اپنے دادا اشقر سے بحوالہ شرح قدوری از امام اخصب ذکر کیا کہ خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشائخ کے زمانے میں تھا کیونکہ وہ لوگ حقوق میں باہم متفق تھے، آج کل فتویٰ اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو چاہے کسی بھی مال سے ہو تو وصول کرلینا جائز ہے۔ **(فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۵۶۲)**

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب العاشر في المتفرقات، ج٤، ص٣٥٩.

3 ......المرجع السابق، ص٣٦٠. 4 ......المرجع السابق، ص٣٦٢. 5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ہر ایک اپنے حصہ کی حفاظت کرے اگر ایسا نہیں کیا بلکہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو سپرد کردی تو یہ دینے والا ضامن ہے اور اگر وہ چیز تقسیم کے قابل نہیں تو ان میں سے ایک دوسرے کو سپرد کرسکتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷۱ مودِع نے کہہ دیا تھا کہ ودیعت کو دکان میں نہ رکھنا کیونکہ اُس میں سے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اگر مودَع کے لیے کوئی دوسری جگہ اس سے زیادہ محفوظ ہے اور یہ اس پر قادر بھی تھا کہ اُٹھا کر وہاں لے جاتا اور نہ لے گیا اور دکان سے وہ چیز رات میں چوری گئی تو ضمان دینا ہوگا اور کوئی دوسری جگہ حفاظت کی اس کے پاس نہیں یا اُس وقت چیز کو لے جانے پر قادر نہ تھا تو ضامن نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ مالک نے یہ کہہ دیا ہے کہ اس چیز کو اپنی عیال کے پاس نہ چھوڑنا یا اس کمرے میں رکھنا اور مودَع نے ایسے کو دیا جس کے دینے سے چارہ نہ تھا مثلاً زیور تھا بی بی کو دینے سے منع کیا تھا اُس نے بی بی کو دیدیا، گھوڑا تھا غلام کو دینے سے منع کیا تھا اس نے غلام کو دیدیا اور اُس کمرے کے سوا دوسرے کمرے میں رکھی اور دونوں کمرے حفاظت کے لحاظ سے یکساں ہیں یا یہ اُس سے بھی زیادہ محفوظ ہے اور ودیعت ضائع ہوگئی تاوان لازم نہیں اور اگر یہ باتیں نہ ہوں مثلاً زیور غلام کو دیدیا یا گھوڑا بی بی کی حفاظت میں دیا یا وہ کمرہ اُتنا محفوظ نہیں ہے تو تاوان دینا ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۷۳ مودِع نے کہا اِس تھیلی میں نہ رکھنا اُس میں رکھنا یا تھیلی میں رکھنا صندوق میں نہ رکھنا یا صندوق میں رکھنا اس گھر میں نہ رکھنا اور اُس نے وہ کیا جس سے مودِع نے منع کیا تھا اِن صورتوں میں ضمان واجب نہیں۔[4] (عالمگیری)

قاعدۂ کلیہ اس باب میں[5] یہ ہے کہ امانت رکھنے والے نے اگر ایسی شرط لگائی جس کی رعایت ممکن ہے اور مفید بھی ہو تو اُس کا اعتبار ہے اور ایسی نہ ہو تو اُس کا اعتبار نہیں مثلاً یہ شرط کہ اسے اپنے ہاتھ ہی میں لیے رہنا کسی جگہ نہ رکھنا یا دہنے ہاتھ میں رکھنا بائیں میں نہ رکھنا یا اس چیز کو دہنی آنکھ سے دیکھتے رہنا بائیں آنکھ سے نہ دیکھنا اس قسم کی شرطیں بیکار ہیں ان پر عمل کرنا کچھ ضرور نہیں۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤۲.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثالث فی شروط...إلخ، ج٤، ص۳٤۲.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤۲.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثالث فی شروط...إلخ، ج٤، ص۳٤۱.

5 ......یعنی اس مسئلہ میں کہ مالک اگر منع کرے اور امین وہی کردے۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الودیعة، الباب الثالث فی شروط...إلخ، ج٤، ص۳٤۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷۴: ایک شخص کے پاس ودیعت رکھی اُس نے دوسرے کے پاس رکھ دی اور ضائع ہوگئی تو فقط مودَع سے ضمان لے گا دوسرے سے نہیں لے سکتا اور اگر دوسرے کو دی اور وہاں سے ابھی مودَع جدا نہیں ہوا ہے کہ ہلاک ہوگئی تو مودَع سے بھی ضمان نہیں لے سکتا۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۷۵: مالک کہتا ہے کہ دوسرے کے یہاں سے ہلاک ہوگئی اور مودَع کہتا ہے اُس نے مجھے واپس کردی تھی میرے یہاں سے ضائع ہوئی مودَع کی بات نہیں مانی جائے گی اور اگر مودَع سے کسی نے غصب کی ہوتی اور مالک کہتا غاصب کے یہاں ہلاک ہوئی اور مودع کہتا اُس نے واپس کردی تھی میرے یہاں ہلاک ہوئی تو مودَع کی بات مانی جاتی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷۶: ایک شخص کو ہزار روپے دیے کہ فلاں شخص کو جو فلاں شہر میں ہے دیدینا اس نے دوسرے کو دیدیے کہ تم اُس شخص کو دیدینا اور راستہ میں روپے ضائع ہوگئے اگر دینے والا مرگیا ہے تو مودَع پر تاوان نہیں ہے کہ یہ وصی ہے اور اگر زندہ ہے تو تاوان ہے کہ وکیل ہے ہاں اگر وہ شخص جس کو دیے ہیں اُسکی عیال میں ہے تو ضامن نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: دھوبی نے غلطی سے ایک کا کپڑا دوسرے کو دیدیا اُس نے قطع کرڈالا دونوں ضامن ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷۸: جانور کو ودیعت رکھا تھا وہ بیمار ہوا علاج کرایا اور علاج سے ہلاک ہوگیا مالک کو اختیار ہے جس سے چاہے تاوان لے مودَع سے بھی تاوان لے سکتا ہے اور معالج سے بھی اگر معالج سے تاوان لیا اور بوقت علاج اس کو معلوم نہ تھا کہ یہ دوسرے کا ہے معالج مودَع سے واپس لے سکتا ہے اور اگر معلوم تھا تو نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷۹: غاصب نے کسی کے پاس مغصوب چیز ودیعت رکھ دی[6] اور ہلاک ہوگئی مالک کو اختیار ہے دونوں میں سے جس سے چاہے ضمان لے اگر مودَع سے تاوان لیا وہ غاصب سے رجوع کرسکتا ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الوديعة، ج۲، ص۲۱٦.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص٥٤٢.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص٥٤٢.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص٥٤٣.

5 ......المرجع السابق.

6 ......ناجائز زبردستی قبضہ کی ہوئی چیز امانت کے طور پر رکھ دی۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الإيداع، ج۸، ص٥٤٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸۰ ایک شخص کو روپے دیے کہ ان کو فلاں شخص کو آج ہی دیدینا اس نے نہیں دیے اور ضائع ہوگئے تاوان لازم نہیں اس لیے کہ اس پر اُسی روز دینا لازم نہ تھا، یوہیں مالک نے یہ کہا کہ ودیعت میرے پاس پہنچا جانا اس نے کہا پہنچادوں گا اور نہیں پہنچائی اس کے پاس سے ضائع ہوگئی تاوان واجب نہیں کیونکہ مودَع کے ذمہ یہاں لاکر دینا نہیں ہے کہ تاوان لازم آئے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸۱ مالک نے کہا یہ چیز فلاں شخص کو دیدینا یہ کہتا ہے میں نے دیدی مگر وہ کہتا ہے نہیں دی ہے مودَع کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸۲ مودَع نے کہا معلوم نہیں ودیعت کیوں کر جاتی رہی ابتداءً اُس نے یہی جملہ کہا یا یوں کہا کہ چیز جاتی رہی اور معلوم نہیں کیوں کر گئی اس صورت میں ضمان نہیں، اور اگر یوں کہا معلوم نہیں ضائع ہوئی یا نہیں ہوئی یا یوں کہا معلوم نہیں میں نے اُسے رکھ دیا ہے یا مکان کے اندر کہیں دفن کردیا ہے یا کسی دوسری جگہ دفن کیا ہے ان صورتوں میں ضامن ہے، اور اگر یوں کہتا کہ میں نے ایک جگہ دفن کردیا تھا وہاں سے کوئی چورا لے گیا اگرچہ اُس جگہ کو نہیں بتایا جہاں دفن کیا تھا اس میں ضمان واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۸۳ دلال کو[4] بیچنے کے لیے کپڑا دیا تھا دلال کہتا ہے کپڑا میرے ہاتھ سے گر گیا اور ضائع ہوگیا معلوم نہیں کیوں کر ضائع ہوا تو اُس پر تاوان نہیں اور دلال یہ کہتا ہے کہ میں بھول گیا معلوم نہیں کس دکان میں رکھ دیا تھا تو تاوان دینا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۴ مودَع کہتا ہے ودیعت میں نے اپنے سامنے رکھی تھی بھول کر چلا گیا ضائع ہوگئی اِس صورت میں تاوان دینا ہوگا اور اگر کہتا ہے مکان کے اندر چھوڑ کر چلا گیا اور ضائع ہوگئی اگر وہ جگہ حفاظت کی ہے کہ اِس قسم کی چیز وہاں بطورِ حفاظت رکھی جاتی ہے تو تاوان نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۵ مکان کسی کی حفاظت میں دے دیا اور اسی مکان کے ایک کمرہ یا کوٹھری میں ودیعت رکھی ہے اگر اس کو

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤٤.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق، ص٥٤٥.

4 ......کمیشن لے کر مال فروخت کرنے والے کو۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب الرابع فيما يكون... إلخ، ج٤، ص٣٤٢.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مقفل کر دیا[1] ہے کہ آسانی سے نہ کُھل سکتا ہو تو تاوان نہیں ورنہ ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۶ اسکے مکان میں لوگ بکثرت آتے جاتے ہیں مگر اس کے باوجود چیز کی حفاظت رہتی ہے اور اس نے حفاظت کی جگہ میں ودیعت رکھ دی ہے ضمان واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۷ مالِ ودیعت کو زمین میں دفن کر دیا ہے اور کوئی نشان بھی کر رکھا ہے تو ضائع ہونے پر تاوان نہیں اور نشان نہیں کیا تو تاوان ہے اور جنگل میں دفن کر دیا ہے تو بہر صورت تاوان ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۸ مودَع کے پیچھے چور لگ گئے اس نے ودیعت کو دفن کر دیا کہ چور اسکے ہاتھ سے کہیں لے نہ لیں اور دفن کرکے اُن کے خوف کی وجہ سے بھاگ گیا پھر آکر تلاش کرتا ہے تو پتا نہیں چلتا کہ کہاں دفن کی تھی اگر دفن کرتے وقت اتنا موقع تھا کہ نشانی کر دیتا اور نہیں کی تو ضامن ہے اور اگر نشانی کا موقع نہ ملا تو دو صورتیں ہیں اگر جلد آجاتا تو پتہ چل جاتا اور جلد آنا ممکن تھا مگر نہ آیا جب بھی ضامن ہے اور جلد آنا ممکن ہی نہ تھا اِس وجہ سے نہیں آیا تو ضامن نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸۹ زمانۂ فتنہ میں ودیعت کو ویرانہ میں رکھ آیا اگر زمین کے اوپر رکھ دی تو ضامن ہے اور دفن کر دی تو ضامن نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰ مودَع یا وصی سے زبردستی مال لینا کوئی چاہتا ہے اگر جان مارنے یا قطع عضو کی[7] دھمکی دی اس نے ڈر کر کچھ مال دیدیا ضمان نہیں اور اگر اس کی دھمکی دی کہ اُسے بند کر دے گا یا قید کر دے گا اور مال دیدیا تو تاوان واجب ہے اور اگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر کچھ تھوڑا مال اسے نہ دیا جائے تو کُل ہی چھین لے گا یہ دینے کے لیے عذر ہے یعنی ضمان لازم نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۹۱ ودیعت کے متعلق یہ اندیشہ ہے کہ خراب ہوجائے گی مالک موجود نہیں ہے یا وہ لے نہیں جاتا مودَع کو چاہیے یہ معاملہ حاکم کے پاس پیش کرے تاکہ وہ بیچ ڈالے اور اگر مودَع نے پیش نہ کیا یہاں تک کہ ودیعت خراب ہوگئی تو اس

---

1 ……تالا لگا دیا۔

2 ……"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون...إلخ، ج٤، ص٣٤٣.

3 ……المرجع السابق. 4 ……المرجع السابق.

5 ……المرجع السابق. 6 ……المرجع السابق.

7 ……جسم کے کسی حصے کو کاٹ دینے کی۔

8 ……"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج٨، ص٥٤٥.

www.dawateislami.net

پر ضمان نہیں اور اگر وہاں قاضی ہی نہ ہو تو چیز کو بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۲ ودیعت کے متعلق مودَع نے کچھ خرچ کیا اگر یہ قاضی کے حکم سے نہیں ہے مُتبرِّع ہے[2] کچھ معاوضہ نہیں پائے گا اور اگر قاضی کے پاس معاملہ پیش کیا قاضی اس پر گواہ طلب کرے گا کہ یہ ودیعت ہے اور اس کا مالک غائب ہے پھر اگر وہ چیز ایسی ہے جو کرایہ پر دی جاسکتی ہے تو قاضی حکم دے گا کہ کرایہ پر دی جائے اور آمدنی اس پر صرف کی جائے اور اگر کرایہ پر دینے کی چیز نہ ہو تو قاضی یہ حکم دے گا کہ دو تین دن تم اپنے پاس سے اس پر خرچ کرو شاید مالک آجائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دے گا بلکہ حکم دے گا کہ چیز بیچ کر اس کا ثمن محفوظ رکھا جائے۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۳ مُصحف شریف[4] کو ودیعت یا رہن رکھا تھا۔ مودَع یا مرتہن اُس میں دیکھ کر تلاوت کررہا تھا اسی حالت میں ضائع ہوگیا تاوان واجب نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹۴ کتاب ودیعت ہے اس میں غلطی نظر آئی اگر معلوم ہے کہ درست کرنے سے مالک کو ناگواری ہوگی درست نہ کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۵ ایک شخص کو دس روپے دیے اور یہ کہا کہ ان میں سے پانچ تمھارے لیے ہبہ ہیں اور پانچ ودیعت اُس نے پانچ خرچ کرڈالے اور پانچ ضائع ہوگئے ساڑھے سات روپے اُس پر تاوان کے واجب ہیں کیونکہ مشاع کا ہبہ[7] صحیح نہیں ہے اور ہبۂ فاسد کے طور پر جس چیز پر قبضہ ہوتا ہے اُس کا ضمان لازم ہوتا ہے اور پانچ روپے جو ضائع ہوئے ان میں ودیعت اور ہبہ دونوں ہیں لہٰذا ان کے نصف کا ضمان ہوگا کہ وہ ڈھائی روپے ہیں اور جو خرچ کیے ہیں اُن کے کل کا ضمان[8] ہے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤٦.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون...إلخ، ج٤، ص۳٤٤.

2 ......احسان کرنے والا ہے۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤٦.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب العاشر فی المتفرقات، ج٤، ص۳٦۰.

4 ......قرآن پاک۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإیداع، ج۸، ص۵٤٦.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب العاشر فی المتفرقات، ج٤، ص۳٦۲.

7 ......ایسی چیز کا ہبہ کرنا جس میں دو یا دو سے زیادہ افراد شریک ہوں اور دونوں کے حصوں میں فرق نہ کیا جاسکتا ہو۔ مثلاً چکی وغیرہ۔

8 ......کہ اگرچہ ان میں ڈھائی ہبہ کے ہیں اور ڈھائی ودیعت کے، مگر ضمان دونوں کا واجب ہے کہ ودیعت کی چیز خرچ کرنے سے ضمان واجب ہوتا ہے۔۱۲حفظ ربہ

www.dawateislami.net

یوں ساڑھے ساتھ روپے کا تاوان واجب۔ اور اگر دیتے وقت یہ کہا کہ ان میں تین تمھیں ہبہ کرتا ہوں اور سات فلاں شخص کو دے آؤ وہ دینے گیا راستہ میں کل روپے ضائع ہوگئے تو صرف تین روپے کا تاوان واجب ہے کہ یہ ہبۂ فاسد ہے اور پانچ پانچ روپے کرکے دیے اور یہ کہہ دیا کہ پانچ ہبہ ہیں اور پانچ امانت اور یہ نہیں بتایا کہ کون سے پانچ ہبہ کے ہیں اس نے سب کو خلط کردیا[1] اور ضائع ہوگئے تو پانچ روپے تاوان واجب۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶ ودیعت ایسی چیز ہے جس میں گرمیوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں اس نے اُس چیز کو ہوا میں نہیں رکھا اور کیڑے پڑ گئے تو اس پر تاوان واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۷ ودیعت کو چوہوں نے خراب کردیا اگر اس نے پہلے ہی مودِع سے کہہ دیا تھا کہ یہاں چوہے ہیں تو تاوان نہیں اور اسے معلوم ہوگیا کہ یہاں چوہے کے بل ہیں اور نہ بند کیے نہ مالک کو خبر دی تو تاوان واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸ جانور کو ودیعت رکھا اور غائب ہوگیا مودَع نے اُس کا دودھ دوہا اور یہ اندیشہ ہے کہ اُس کے آنے تک دودھ خراب ہوجائے گا اُس کو بیچ ڈالا اگر قاضی کے حکم سے بیچا تو ضامن نہیں اور بغیر حکم قاضی بیچا تو ضامن ہے یعنی اگر یہ ثمن ضائع ہوگا تو تاوان دینا ہوگا مگر جبکہ ایسی جگہ ہو جہاں قاضی نہ ہو تو ضامن نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹۹ انگوٹھی ودیعت رکھی مودَع نے چھنگلیا[6] یا اس کے پاس والی اُنگلی میں ڈال لی اور اسی میں پہنے ہوئے تھا کہ ہلاک ہوگئی تو تاوان لازم ہے اور انگوٹھے یا کلمہ کی اُنگلی یا بیچ کی اُنگلی میں ڈال لی اور اسی حالت میں ہلاک ہوئی تو تاوان نہیں اور عورت کے پاس ودیعت رکھی تو کسی اُنگلی میں ڈالے گی ضامن ہوگی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۰ تھیلی میں روپے کسی کے پاس ودیعت رکھے مودَع کے سامنے گن کر سپرد نہیں کیے جب واپس لیے تو کہتا ہے کہ روپے کم ہیں تو مودَع پر نہ ضمان ہے نہ اُس پر حلف[8] دیا جائے ہاں اگر اُس کے ذمہ خیانت یا ضائع کرنے کا الزام لگاتا ہے تو حلف ہوگا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... ملادیا۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب الرابع فيما يكون ... إلخ، ج٤، ص٣٤٣.

3 ...... المرجع السابق، ص٣٤٤. 4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

6 ...... سب سے چھوٹی انگلی۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب الرابع فيما يكون ... إلخ، ج٤، ص٣٤٥.

8 ...... قسم۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الوديعة، الباب الرابع فيما يكون ... إلخ، ج٤، ص٣٤٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰۱ کونڈا ودیعت رکھا مودَع کے مکان میں تنور تھا اس نے کونڈا تنور پر رکھ دیا اینٹ گری اور کونڈا ٹوٹ گیا اگر تنور پر رکھنے سے تنور چھپانا مقصود تھا تو تاوان دے اور یہ مقصد نہ تھا بلکہ محض اُس کو رکھنا مقصود تھا تو تاوان نہیں۔ یوہیں رکابی یا طباق[1] کو ودیعت رکھا مودَع نے اُس کو مٹکے یا گولی[2] پر رکھدیا اگر محض رکھنا مقصود ہے تو تاوان نہیں اور چھپانا مقصود ہے تو تاوان ہے اور یہ کیسے معلوم ہوگا کہ چھپانا مقصود تھا یا نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ اگر مٹکے یا گولی میں پانی یا آٹا یا کوئی ایسی چیز ہے جو ڈھانکی جاتی ہو تو چھپانا مقصود ہے اور خالی ہے یا اُس میں کوئی ایسی چیز ہے جو چھپا کر نہ رکھی جاتی ہو تو محض رکھنا مقصود ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲ بکری ودیعت رکھی مودَع نے اپنی بکریوں کے ساتھ اسے چرنے کو بھیج دیا اور بکری چوری گئی اگر یہ چرواہا خاص مودَع کا چرواہا ہے تو تاوان نہیں اور اگر خاص نہیں تو تاوان ہے۔[4] (عالمگیری)

عاریت کا بیان

دوسرے شخص کو چیز کی منفعت کا بغیرعوض مالک کر دینا عاریت ہے جس کی چیز ہے اُسے معیر کہتے ہیں اور جس کو دی گئی مستعیر ہے اور چیز کو مستعار کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ عاریت کے لیے ایجاب وقبول ہونا ضروری ہے اگر کوئی ایسا فعل کیا جس سے قبول معلوم ہوتا ہو تو یہ فعل ہی قبول ہے مثلاً کسی سے کوئی چیز مانگی اُس نے لاکر دیدی اور کچھ نہ کہا عاریت ہوگئی اور اگر وہ شخص خاموش رہا کچھ نہیں بولا تو عاریت نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۲ عاریت کا حکم یہ ہے کہ چیز مستعیر کے پاس امانت ہوتی ہے اگر مستعیر نے تعدّی نہیں کی ہے[6] اور چیز ہلاک ہوگئی تو ضمان[7] واجب نہیں اور اسکے لیے شرط یہ ہے کہ شے مستعار اِنتفاع کے قابل ہو[8] اور عوض لینے کی اس میں شرط نہ ہو اگر معاوَضہ شرط ہو تو اجارہ ہوجائے گا اگرچہ عاریت ہی کا لفظ بولا ہو۔ منافع کی جہالت اس کو فاسد نہیں کرتی اور عین مستعار کی

---

1 ......تھالی۔ 2 ......مٹی کا بنا ہوا برتن جس میں پانی یا غلہ رکھتے ہیں۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الودیعة، الباب الرابع فیما یکون ... إلخ، ج٤، ص٣٤٧.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"البحر الرائق"، کتاب العاریة، ج٧، ص٤٧٦.

6 ......بے جا تصرّف نہیں کیا ہے۔ 7 ......تاوان۔ 8 ......یعنی اُدھار لی ہوئی چیز کام میں لانے کے قابل ہو۔

www.dawateislami.net

جہالت سے عاریت فاسد ہے مثلاً ایک شخص سے سواری کے لیے گھوڑا مانگا اُس نے کہا اصطبل[1] میں دو گھوڑے بندھے ہیں اُن میں سے ایک لے لو مستعیر ایک لیکر چلا گیا اگر ہلاک ہوگا ضمان دینا ہوگا اور اگر مالک نے یہ کہا اُن میں سے جو تو چاہے ایک لے لے تو ضمان نہیں بغیر مانگے کسی نے کہہ دیا یہ میرا گھوڑا ہے اس پر سواری لو یا غلام ہے اِس سے خدمت لو یہ عاریت نہیں یعنی خرچہ مالک کو دینا ہوگا اس کے ذمہ نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳ عاریت کے بعض الفاظ یہ ہیں میں نے یہ چیز عاریت دی، میں نے یہ زمین تمھیں کھانے کو دی، یہ کپڑا پہننے کو دیا، یہ جانور سواری کو دیا، یہ مکان تمھیں رہنے کو دیا، یا ایک مہینے کے لیے رہنے کو دیا، یا عمر بھر کے لیے دیا، یہ جانور تمہیں دیتا ہوں اِس سے کام لینا اور کھانے کو دینا۔[3]

مسئلہ ۴ ایک شخص نے کہا اپنا جانور کل شام تک کے لیے مجھے عاریت دے دو اُس نے کہا ہاں دوسرے نے بھی کہا کہ کل شام تک کے لیے اپنا جانور مجھے عاریت دے دو اس سے بھی کہا ہاں تو جس نے پہلے مانگا وہ حقدار ہے اور اگر دونوں کے مونھ سے ایک ساتھ بات نکلی تو دونوں کے لیے عاریت ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ عاریت ہلاک ہوگئی اگر مستعیر نے تعدّی نہیں کی ہے یعنی اُس سے اُسی طرح کام لیا جو کام کا طریقہ ہے اور چیز کی حفاظت کی اور اُس پر جو کچھ خرچ کرنا مناسب تھا خرچ کیا تو ہلاک ہونے پر تاوان نہیں اگرچہ عاریت دیتے وقت یہ شرط کرلی ہو کہ ہلاک ہونے پر تاوان دینا ہوگا کہ یہ باطل شرط ہے جس طرح رہن میں ضمان نہ ہونے کی شرط باطل ہے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۶ دوسرے کی چیز عاریت کے طور پر دیدی مستعیر کے یہاں ہلاک ہوگئی تو مالک کو اختیار ہے پہلے سے تاوان لے یا دوسرے سے اگر دوسرے سے تاوان لیا تو یہ پہلے سے رجوع کرسکتا یہ اُس وقت ہے کہ مستعیر کو یہ نہ معلوم ہو کہ یہ چیز دوسرے کی ہے اور اگر معلوم ہے کہ دوسرے کی چیز ہے تو مستعیر کو ضمان دینا ہوگا اور مالک نے اس سے ضمان لیا تو یہ معیر سے رجوع نہیں کرسکتا اور مالک کو یہ بھی اختیار ہے کہ مُعیر سے ضمان وصول کرے اس سے لیا تو یہ مستعیر سے رجوع نہیں کرسکتا۔[6] (بحر)

---

1 ...... گھوڑا باندھنے کی جگہ۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۷۶، ۴۷۷ .

3 ...... المرجع السابق، ص۴۷٦ .

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب الثانی فی الألفاظ... إلخ، ج٤، ص٣٦٤ .

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص٤٧٨ .

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ تعدّی کی بعض صورتیں یہ ہیں بہت زور سے لگام کھینچی یا ایسا مارا کہ آنکھ پھوٹ گئی یا جانور پر اتنا بوجھ لاد دیا کہ معلوم ہے ایسے جانور پر اتنا بوجھ نہیں لادا جاتا یا اتنا کام لیا کہ اُتنا کام نہیں لیا جاتا۔ گھوڑے سے اُتر کر مسجد میں چلا گیا گھوڑا وہیں راستہ میں چھوڑ دیا وہ جاتا رہا، جانور اس لیے لیا کہ فلاں جگہ مجھے سوار ہوکر جانا ہے اور دوسری طرف نہر پر پانی پلانے لے گیا۔ بیل لیا تھا ایک کھیت جوتنے کے لیے اُس سے دوسرا کھیت جوتا، اس بیل کے ساتھ دوسرا اعلیٰ درجہ کا بیل ایک ہل میں جوت دیا اور ویسے بیل کے ساتھ چلنے کی اس کی عادت نہ تھی اور یہ ہلاک ہوگیا۔ جنگل میں گھوڑا لیے ہوئے چت سوگیا اور باگ ہاتھ میں ہے اور کوئی شخص چرا لے گیا اور بیٹھا ہوا سویا تو ضمان نہیں اور اگر سفر میں ہوتا تو چاہے لیٹ کر سوتا یا بیٹھ کر اس پر ضمان نہیں ہوتا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۸ مستعار چیز سر یا کروٹ کے نیچے رکھ کر چت سوگیا ضمان نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ گھوڑا یا تلوار اس لیے عاریت لیتا ہے کہ قتال[3] کرے گا تو گھوڑا مارا جائے یا تلوار ٹوٹ جائے اس کا ضمان نہیں[4] اور اگر پتھر پر تلوار ماری اور ٹوٹ گئی تو تاوان ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ عاریت کو نہ اُجرت پر دے سکتا ہے اور نہ رہن رکھ سکتا ہے مثلاً مکان یا گھوڑا عاریت پر لیا اور اس کو کرایہ پر چلایا یا روپیہ قرض لیا اور عاریت کو رہن رکھ دیا یہ ناجائز ہے ہاں عاریت کو عاریت پر دے سکتا ہے بشرطیکہ وہ چیز ایسی ہو کہ استعمال کرنے والوں کے اختلاف سے اُس میں نقصان نہ پیدا ہو جیسے مکان کی سکونت، جانور پر بوجھ لادنا۔ عاریت کو ودیعت رکھ سکتا ہے مثلاً عاریت کی چیز کا خود پہنچانا ضروری نہیں ہے دوسرے کے ہاتھ بھی مالک کے پاس بھیج سکتا ہے۔[6] (بحر، درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ مستعیر نے عاریت کو کرایہ پر دیدیا یا رہن رکھ دیا اور چیز ہلاک ہوگئی مالک مستعیر سے تاوان وصول کرسکتا

1 ......"البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۷۸.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب العاریة، الباب الخامس فی تضییع العاریة...إلخ، ج۴، ص۳۶۸.

3 ......جہاد۔ 4 ......تاوان نہیں۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب العاریة، الباب الخامس فی تضییع العاریة...إلخ، ج۴، ص۳۶۹.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۷۹.

و"الدرالمختار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۲.

و"الھدایة"، کتاب العاریة، ج۲، ص۲۱۹.

www.dawateislami.net

ہے اور یہ کسی سے رجوع نہیں کرسکتا[1] اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مستاجر یا مرتہن سے تاوان وصول کرے پھر یہ مستعیر سے واپس لیں کیونکہ اُسی کی وجہ سے یہ تاوان اِن پر لازم آیا یہ اُس وقت ہے کہ مستاجر کو یہ معلوم نہ تھا کہ پرائی چیز کرایہ پر چلا رہا ہے اور اگر معلوم تھا تو تاوان کی واپسی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس کو کسی نے دھوکا نہیں دیا ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۲ مُستعیر نے عاریت کی چیز کرایہ پر دیدی اور چیز ہلاک ہوگئی اس کو تاوان دینا پڑا تو جو کچھ کرایہ میں وصول ہوا ہے اُس کا مالک یہی ہے مگر اسے صدقہ کردے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ گھوڑا عاریت لیا اور یہ نہیں بتایا کہ کہاں تک اِس پر سوار ہوکر جائے گا تو شہر کے باہر نہیں لے جاسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ چیز عاریت پر لینے کے لیے کسی کو بھیجا قاصد کو مالک نہیں ملا اور چیز گھر میں تھی یہ اوٹھا لایا اور مستعیر کو دیدی مگر اُس سے یہ نہیں کہا کہ بے اجازت لایا ہوں اگر چیز ضائع ہوجائے تو مالک تاوان لے سکتا ہے اختیار ہے مستعیر سے لے یا قاصد سے اور جس سے بھی لے گا وہ دوسرے سے رجوع نہیں کرسکتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ نابالغ بچہ کا مال اُس کا باپ کسی کو عاریت کے طور پر نہیں دے سکتا۔ غلام ماذون مولےٰ کا مال[6] عاریت دے سکتا ہے۔ عورت نے شوہر کی چیز عاریت پر دیدی اگر یہ چیز اس قسم کی ہے جو مکان کے اندر ہوتی ہے اور عادۃً عورتوں کے قبضہ بلکہ تصرّف[7] میں رہتی ہے اس کے ہلاک ہونے پر تاوان کسی پر نہیں نہ مستعیر پر نہ عورت پر۔ گھوڑا یا بیل عورت نے منگنی[8] دیدیا مستعیر اور عورت دونوں ضامن ہیں کہ یہ چیزیں عورتوں کے قبضہ کی نہیں ہوتیں۔[9] (بحر)

مسئلہ ۱۶ مالک نے مستعیر سے منفعت کے متعلق کہہ دیا ہے کہ اس چیز سے یہ کام لیا جائے یا وقت کی پابندی کردی ہے کہ اتنے وقت تک یا دونوں باتیں ذکر کردی ہیں یہ تین صورتیں ہوئیں عاریت میں چوتھی صورت یہ ہے کہ وقت و منفعت

---

1 ...... یعنی مستعیر کسی سے تاوان نہیں لے سکتا۔

2 ......"الهداية"، كتاب العارية، ج ٢، ص ٢١٩.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب العارية، الباب الثالث فى التصرفات...إلخ، ج ٤، ص ٣٦٤.

4 ......المرجع السابق، ص ٣٦٤، ٣٦٥.

5 ......المرجع السابق، الباب الخامس فى تضييع العارية...إلخ، ج ٤، ص ٣٦٩.

6 ...... آقا (مالک) کا مال۔　7 ...... استعمال۔　8 ...... عاریتاً۔

9 ......"البحرالرائق"، كتاب العارية، ج ٧، ص ٤٧٨.

www.dawateislami.net

دونوں میں کسی بات کی قید نہ ہو اِس میں مستعیر کو اختیار ہے کہ جس قسم کا نفع چاہے اور جس وقت میں چاہے لے سکتا ہے کہ یہاں کوئی پابندی نہیں۔ تیسری صورت میں کہ دونوں باتوں میں تقیید ہو[1] یہاں مخالفت نہیں کرسکتا مگر ایسی مخالفت کرسکتا ہے کہ جو کام لیتا ہے اُسی کے مثل ہے جو اُس نے کہہ دیا یا اُس چیز کے حق میں اُس سے بہتر ہے۔ مثلاً جانور لیا ہے کہ اس پر یہ دو من گیہوں لاد کر فلاں جگہ پہنچائے گا اور بجائے اُس گیہوں کے دوسرے دو من گیہوں لاد کر اُسی جگہ لے گیا کہ گیہوں، گیہوں دونوں یکساں ہیں یا اُس سے کم مسافت پر لے گیا کہ یہ اُس سے آسان ہے یا گیہوں کی دو بوریاں لادنے کو کہا تھا جَو کی دو بوریاں لادیں کہ یہ اُن سے ہلکے ہوتے ہیں۔ پہلی اور دوسری صورت میں مخالفت نہیں کرسکتا مگر ایسی مخالفت کرسکتا ہے کہ جو کہہ دیا ہے اُسی کی مثل ہو یا اُس سے بہتر اور چوتھی صورت میں اُس پر خود سوار ہوسکتا ہے دوسرے کو سوار کرسکتا ہے خود بوجھ لاد سکتا ہے دوسرے کو لادنے کے لیے دے سکتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خود سوار ہوا تو دوسرے کو اب نہیں سوار کرسکتا اور دوسرے کو سوار کیا تو خود سوار نہیں ہوسکتا کہ اگرچہ مالک کی طرف سے قید نہ تھی مگر ایک کے کرنے کے بعد وہی متعین ہوگیا دوسرا نہیں کرسکتا۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۷ اجارہ میں بھی یہی صورتیں اور یہی احکام ہیں اور مخالفت کرنے کی صورت میں اگر وہ مخالفت جائز نہ ہو اور چیز ہلاک ہوجائے تو عاریت و اجارہ دونوں میں ضمان دینا ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ مکیل[4] و موزون[5] و عددی متقارب[6] کو عاریت لیا اور عاریت میں کوئی قید نہیں تو عاریت نہیں بلکہ قرض ہے مثلاً کسی سے روپے، پیسے، گیہوں، جَو وغیرہا عاریت لیے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اِن چیزوں کو خرچ کرے گا اور اسی قسم کی چیز دے گا یعنی روپیہ لیا ہے تو روپیہ دے گا پیسہ لیا ہے تو پیسہ دے گا اور جتنا لیا اُتنا ہی دے گا یہ عاریت نہیں بلکہ قرض ہے کیونکہ عاریت میں چیز کو باقی رکھتے ہوئے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے اور یہاں ہلاک و خرچ کرکے فائدہ اُٹھانا ہے لہٰذا فرض کرو کہ قبلِ اِنتفاع[7] یہ چیزیں ضائع ہوجائیں جب بھی تاوان دینا ہوگا کہ قرض کا یہی حکم ہے کہ لینے والا مالک ہوجاتا ہے نقصان ہوگا تو اس کا ہوگا دینے والے کا نہیں ہوگا ہاں اگر ان چیزوں کے عاریت لینے میں کوئی ایسی بات ذکر کردی جائے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہو کہ حقیقۃً عاریت ہی ہے قرض نہیں تو اُسے عاریت ہی قرار دیں گے مثلاً روپے یا پیسے مانگتا ہے کہ اس

---

1 ......یعنی وقت کی پابندی ہو اور چیز سے جو کام لینا ہے وہ بھی بتادیا ہو۔

2 ......"الهداية"، كتاب العارية، ج٢، ص٢١٩.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب العارية، ج٨، ص٥٥٥، ٥٥٦.

4 ......جو چیزیں ماپ کر بیچی جاتی ہیں۔

5 ......جو چیزیں وزن کرکے بیچی جاتی ہیں۔

6 ......گن کر بیچی جانے والی وہ اشیا جن کے افراد میں زیادہ فرق نہ ہو۔

7 ......فائدہ حاصل کرنے سے پہلے۔

www.dawateislami.net

سے کوئی چیز وزن کرے گا یا اس سے تول کر باٹ بنائے گا[1] یا اپنی دوکان کو سجائے گا تو عاریت ہے۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۹ پہننے کے کپڑے قرض مانگے یہ عرفاً عاریت ہے پیوند مانگا کہ کرتے میں لگائے گا یا اینٹ یا کڑی[3] مکان میں لگانے کے لیے عاریت مانگی اور ان سب میں یہ کہہ دیا ہے کہ واپس دیدوں گا تو عاریت ہے اور یہ نہیں کہا ہے تو قرض ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کسی سے ایک پیالہ سالن مانگا یہ قرض ہے اور اگر دونوں میں انبساط و بے تکلفی ہو تو اباحت ہے۔ گولی، چھرے عاریت لیے یہ قرض ہے اور اگر نشانہ پر مارنے کے لیے یعنی چاند ماری کے لیے گولی لی ہے تو عاریت ہے کیونکہ اُسے واپس دے سکتا ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ عاریت دینے والا جب چاہے اپنی چیز واپس لے سکتا ہے جب یہ واپس مانگے گا عاریت باطل ہو جائے گی عاریت کی ایک مدت مقرر کر دی تھی مثلاً ایک ماہ کے لیے یہ چیز دی اور مالک نے مدت پوری ہونے سے قبل مطالبہ کر لیا عاریت باطل ہوگئی اگرچہ مالک کو ایسا کرنا مکروہ و ممنوع ہے کہ وعدہ خلافی ہے مگر واپس لینے میں اگر مستعیر کا ظاہر نقصان ہو تو چیز اُس کے قبضہ سے نہیں نکال سکتا بلکہ چیز اُس مدت تک مستعیر کے پاس بطورِ اجارہ رہے گی مالک کو اُجرت مثل ملے گی مثلاً ایک شخص کی لونڈی کو بچہ کے دودھ پلانے کے لیے عاریت پر لیا اور اندرونِ مدتِ رضاعت[6] مالک لونڈی کو مانگتا ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا جب تک مدت پوری نہ ہو لونڈی نہیں لے سکتا ہاں اس زمانہ کی واجبی اُجرت[7] وصول کر سکتا ہے کیوں کہ عاریت باطل ہوگئی۔ جہاد کے لیے گھوڑا عاریت لیا تھا اور چار ماہ اس کی مدت تھی دو مہینے کے بعد مالک اپنے گھوڑے کو واپس لینا چاہتا ہے اگر اسلامی علاقہ میں ہے مالک کو واپس دے دیا جائے گا اور اگر بلادِ شرک میں مطالبہ کرتا ہے ایسی جگہ کہ نہ وہاں کرایہ پر گھوڑا مل سکتا ہے نہ خرید سکتا ہے تو مستعیر واپس دینے سے انکار کر سکتا ہے اور ایسی جگہ تک آنے کا کرایہ دے گا

---

1 ......یعنی ترازو کا پتھر بنائے گا۔

2 ......"الھدایۃ"، کتاب العاریۃ، ج۲، ص۲۲۰.

و"الدرالمختار"، کتاب العاریۃ، ج۸، ص۵۵۶.

3 ......شہتیر۔

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب العاریۃ، الباب الاول فی تفسیرھا شرعاً...إلخ، ج٤، ص٣٦٣.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب العاریۃ، ج۸، ص۵۵٦.

6 ......دودھ پلانے کی مدت کے دوران۔ 7 ......رائج اُجرت، رائج معاوضہ۔

www.dawateislami.net

جہاں کرایہ پرگھوڑا ملتا ہو یا خریدا جاسکتا ہو۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۲: پیپا[2] وغیرہ کوئی ظرف[3] مستعار لیا[4] اُس میں گھی تیل وغیرہ بھر کر لے جارہا تھا جب جنگل میں پہنچا تو مالک واپس مانگنے لگا جب تک آبادی میں نہ آجائے دینے سے انکار کرسکتا ہے مالک فقط یہ کرسکتا ہے کہ اتنی دیر کی اُجرت لے لے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: زمین عاریت لی کہ اس میں مکان بنائے گا یا درخت نصب کرے گا یہ عاریت صحیح ہے اور مالک زمین کو یہ اختیار ہے کہ جب چاہے اپنی زمین خالی کرالے کیونکہ عاریت میں کوئی پابندی مالک پر لازم نہیں اور اگر مکان یا درخت کھود کر نکالنے میں زمین خراب ہوجانے کا اندیشہ ہو تو اِس ملبہ کی جو مکان کھودنے کے بعد قیمت ہوگی یا درخت کے کاٹنے کے بعد جو قیمت ہوگی مالکِ زمین سے دلادی جائے اور مالکِ مکان ودرخت اپنے مکان ودرخت کو بجنسہٖ چھوڑ دے[6]۔ مالکِ زمین نے مستعیر کے لیے کوئی مدت مقرر کردی تھی مثلاً دس سال کے لیے یہ زمین مکان بنانے کو یا درخت لگانے کو عاریت دی اور مدت پوری ہونے سے پہلے زمین واپس لینا چاہتا ہے اگرچہ یہ مکروہ و وعدہ خلافی ہے مگر واپس لے سکتا ہے، کیونکہ یہ عقد اُس کے ذمہ قضاءً[7] لازم نہیں مگر اس عمارت اور درخت کی وجہ سے مستعیر کا جو کچھ نقصان ہوگا مالک زمین اُس کو ادا کرے یعنی کھڑی عمارت کی قیمت لگائی جائے اور ملبہ جدا کردینے کے بعد جو قیمت ہو اس میں عمارت کی قیمت سے جو کمی ہو مالکِ زمین یہ رقم مستعیر کو دے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: زمین زراعت کے لیے عاریت دی اور واپس لینا چاہتا ہے جب تک فصل طیار نہ ہو اور کھیت کاٹنے کا وقت نہ آئے واپس نہیں لے سکتا وقت مقرر کرکے دی ہو یا مقرر نہ کیا ہو دونوں کا ایک حکم ہے یہ البتہ ہے کہ فصل طیار ہونے تک زمین کی جو اُجرت ہو مالک زمین کو دلادی جائے گی۔ اگر کھیت بولیا ہے مگر ابھی تک جما نہیں ہے[9] مالک زمین یہ کہتا ہے کہ بیج لے لو اور جو کچھ صرفہ ہوا[10] ہے وہ لے لو اور کھیت چھوڑ دو یہ نہیں کرسکتا اگرچہ کاشتکار اس پر راضی بھی ہو کیونکہ جمنے سے

1 ......"البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۷۷.
و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۱.
2 ......کنستر۔　3 ......برتن۔　4 ......عاریتاً لیا، مانگا۔
5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب السابع فی استرداد العاریة...إلخ، ج۴، ص۳۷۱.
6 ......یعنی نہ درخت کاٹے نہ مکان گرائے بلکہ ویسے ہی رہنے دے۔　7 ......شرعی فیصلے کی رو سے۔
8 ......"الدرالمختار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۶.
9 ......یعنی اُگا نہیں ہے۔　10 ......خرچہ ہوا۔

www.dawateislami.net

پہلے زراعت کی بیع نہیں ہوسکتی اور کھیت جم گیا ہے تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔[1] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: مکان عاریت پر لیا اور مستعیر نے مٹی کی اُس میں کوئی دیوار بنوائی مکان والے نے مکان واپس لیا مستعیر اُس دیوار کی قیمت یا صرفہ لینا چاہتا ہے نہیں لے سکتا اور اگر چاہتا ہے کہ دیوار گرادے تو گرا بھی نہیں سکتا اگر دیوار مالکِ مکان کی مٹی سے بنوائی ہے۔ زمین عاریت پر لی کہ اس میں مکان بنائے گا اور رہے گا اور جب یہاں سے چلا جائے گا تو مکان مالک زمین کا ہوجائے گا یہ عاریت نہیں ہے بلکہ اجارۂ فاسدہ ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مستعیر وہاں رہے زمین کا واجبی کرایہ اُسکے ذمہ ہے اور جب چھوڑ دے تو مکان کا مالک مستعیر ہے مالکِ زمین نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۲۶: کسی سے کہا کہ میری اس زمین میں مکان بنالو میں تمھارے پاس اس زمین کو ہمیشہ رہنے دوں گا یا فلاں وقت تک تمھیں نہیں نکالوں گا اور اگر میں نکالوں تو جو کچھ تم خرچ کروگے میں اُس کا ضامن ہوں اور عمارت میری ہوگی اس صورت میں اگر مستعیر کو نکالے گا عمارت کی قیمت دینی ہوگی اور عمارت مالکِ زمین کی ہوگی۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷: جانور عاریت پر لیا ہے تو اُس کا چارہ دانہ گھاس سب مستعیر کے ذمہ ہے یہی حکم لونڈی غلام کا ہے کہ اُنکی خوراک مستعیر کے ذمہ ہے۔[4] (ردالمحتار) اور اگر بے مانگے خود مالک نے کہا کہ تم اسے لے جاؤ اور اس سے کام لو تو اس صورت میں خوراک مالک کے ذمہ ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مستعیر کے پاس ایک شخص آکر یہ کہتا ہے کہ فلاں شخص سے فلاں چیز میں نے عاریت لی ہے اور وہ تمھارے یہاں ہے اُس نے کہہ دیا ہے کہ تم وہاں سے لے لو مستعیر نے اُس کو وکیل سمجھ کر چیز دیدی مالک نے انکار کیا کہتا ہے میں نے اُس سے یہ نہیں کہا تھا تو مستعیر کو تاوان دینا ہوگا اور اوس شخص سے واپس بھی نہیں لے سکتا جبکہ اُس کی تصدیق کی تھی ہاں اگر اُس کی تصدیق نہیں کی تھی یا تکذیب کی تھی[6] یا شرط کردی تھی کہ ہلاک ہوئی تو تاوان دینا ہوگا اس صورت میں جو کچھ مستعیر نے تاوان دیا ہے اِس سے وصول کرسکتا ہے۔ اس کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ جب مستعیر ایسا تصرف کرے جو موجبِ ضمان[7]

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۸۱.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب السابع فی استرداد العاریة...إلخ، ج٤، ص٣٧٠.

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۸۱.

3 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب العاریة، فصل فیما یضمن المستعیر، ج٤، ص٣٥٢.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۸.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب التاسع فی المتفرقات، ج٤، ص٣٧٢.

6 ...... جھٹلایا تھا۔

7 ...... تاوان کو لازم کرنے والا۔

www.dawateislami.net

ہواور دعویٰ یہ کرے کہ مالک کی اجازت سے میں نے کیا ہے اور مالک اسکی تکذیب کرے تو مستعیر[1] کوضمان دینا ہوگا، ہاں اگر گواہوں سے مالک کی اجازت ثابت کردے تو ضمان سے بری ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عاریت کی واپسی مستعیر کے ذمہ ہے جو کچھ واپس کرنے میں صرفہ[3] ہوگا یہ اپنے پاس سے دے گا۔ عاریت کے لیے کوئی وقت معین کردیا تھا کہ اتنے دنوں کے لیے یا اتنی دیر کے لیے چیز دیتا ہوں وہ وقت گزر گیا اور چیز نہیں پہنچائی اور ہلاک ہوگئی مستعیر کے ذمہ تاوان ہے کہ اِس نے وقت پورا ہونے کے بعد کیوں نہیں پہنچائی جبکہ پہنچانا اِس کے ذمہ تھا۔ اگر مستعیر نے عاریت اس لیے لی ہے کہ اُسے رہن رکھے گا اور فرض کرو وہ چیز ایسی ہے کہ اُسکی واپسی میں کچھ صرفہ ہوگا تو یہ صرفہ مستعیر کے ذمہ نہیں ہے بلکہ مالک کے ذمہ ہے پہلے جو بیان کیا گیا ہے کہ واپسی کا خرچہ مستعیر کے ذمہ ہے اِس حکم سے صورت مذکورہ کا استثنا ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۳۰: ایک شخص نے یہ وصیت کی ہے کہ میرا غلام فلاں شخص کی خدمت کرے یعنی وہ وارث کی ملک ہے[5] اور موصیٰ لہ کی اتنے دنوں خدمت کرے اس میں بھی واپسی کا صرفہ موصیٰ لہ کے ذمہ ہے۔ غصب و رہن میں واپسی کی ذمہ داری ومصارف[6] غاصب و مرتہن پر ہیں۔ مالک نے اپنی چیز اُجرت پر دی تو واپسی کی ذمہ داری ومصارف مالک پر ہیں۔ یہ اُس وقت ہے کہ وہاں سے لے جانا مالک کی اجازت سے ہو مثلاً کہیں جانے کے لیے ٹٹو[7] کرایہ پر لیا وہاں تک گیا ٹٹو واپس کرنا اس کا کام نہیں بلکہ مالک کا کام ہے اور اگر اُس کے حکم سے نہیں لے گیا ہے تو پہنچانا اس کے ذمہ ہے۔ مثلاً کرسی کرایہ پر لی اور شہر سے باہر لے گیا تو واپس کرنا اس کا کام ہوگا۔ شرکت ومضاربت اور موہوب شے[8] جس کو مالک نے واپس کرلیا اِن سب کی واپسی مالک کے ذمہ ہے۔ اجیر مشترک جیسے درزی دھوبی کپڑے کی واپسی ان کے ذمہ ہے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... عاریت لینے والا۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۸.

3 ...... خرچہ۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۸۱.

5 ...... یعنی وارث ہی اس کا مالک ہے۔

6 ...... اخراجات۔

7 ...... چھوٹے قد کا گھوڑا۔

8 ...... ہبہ کی گئی چیز۔

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ مستعیر نے جانور کو اپنے غلام یا نوکر کے ہاتھ یا مالک کے غلام کے ہاتھ یا نوکر کے ہاتھ واپس کر دیا اور مالک کے قبضہ کرنے سے پہلے ہلاک ہو گیا مستعیر تاوان سے بَری ہو گیا کہ جس طرح واپس کرنے کا دستور تھا بجالایا اگر مزدور کے ہاتھ واپس کیا ہو جو روز پر کام کرتا ہے وہ مستعیر کا مزدور ہو یا مالک کا یا اجنبی کے ہاتھ واپس کیا اور قبضہ سے پہلے ہلاک ہو جائے تو ضمان دینا ہوگا یہ اوس صورت میں ہے کہ عاریت کے لیے مدت تھی اور مدت گزرنے کے بعد مزدور یا اجنبی کے ہاتھ بھیجا ہو اور مدت نہ ہو یا مدت کے اندر بھیجا ہو تو اس میں تاوان نہیں کیونکہ مستعیر کو ودیعت رکھنا جائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ عمدہ و نفیس اشیاء جیسے زیور موتیوں کا ہار ان کو غلام اور نوکر کے ہاتھ واپس کرنے سے تاوان سے بری نہیں ہوگا کیونکہ یہ چیزیں اس طرح واپس نہیں کی جاتیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ مستعیر گھوڑے کو مالک کے اصطبل[3] میں باندھ گیا یا غلام کو مکان پر پہنچا گیا بری ہو گیا اور اگر گھوڑا غصب کیا ہوتا یا ودیعت کے طور پر ہوتا تو اِس طرح پہنچا جانا کافی نہ ہوتا بلکہ مالک کو قبضہ دلانا ہوتا۔[4] (بحر) اور اگر اصطبل مکان سے باہر ہے وہاں باندھ گیا تو عاریت کی صورت میں بھی بری نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ چیز واپس کرنے لایا مالک نے کہا اُس جگہ رکھ دو رکھنے میں وہ چیز ٹوٹ گئی مگر اُس نے قصداً[6] نہیں توڑی ضمان واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ دو شخص ایک کمرہ میں رہتے ہیں ایک جانب ایک دوسری جانب دوسرا ایک نے دوسرے سے کوئی چیز عاریت لی جب معیر نے واپس مانگی تو مستعیر نے کہا کہ تمھاری جانب جو طاق[8] ہے اُس پر میں نے چیز رکھ دی تھی تو مستعیر پر ضمان[9] واجب نہیں جبکہ یہ مکان انھیں دونوں کے قبضے میں ہے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب العاریة، ج۸، ص۵۵۹.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... گھوڑا باندھنے کی جگہ۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب العاریة، ج۷، ص۴۸۲.

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب السادس فی ردالعاریة، ج۴، ص۳۶۹.

6 ...... ارادۃً، جان بوجھ کر۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب السادس فی ردالعاریة، ج۴، ص۳۶۹.

8 ...... دیوار کے آثار میں خانہ داری کی معمولی چیزیں رکھنے کی محراب دار یا چوکور جگہ۔

9 ...... تاوان۔

10 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب العاریة، الباب الثامن فی الاختلاف...إلخ، ج۴، ص۳۷۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶: سونے کا ہار عاریت مانگ لایا اور بچہ کو پہنا دیا اُس کے پاس سے چوری ہوگیا اگر بچہ ایسا ہے کہ ایسی چیزوں کی حفاظت کرسکتا ہے تو تاوان نہیں، ورنہ تاوان دینا ہوگا۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: باپ کو اختیار نہیں ہے کہ نابالغ کی چیز عاریت دے دے قاضی اور وصی بھی نہیں دے سکتے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۳۸: ایک شخص سے بیل عاریت مانگا اُس نے کہا کل دوں گا دوسرے دن مانگنے والا آیا اور بغیر اجازت بیل کھول لے گیا اُسے کام میں لایا اور بیل مرگیا تاوان دینا ہوگا کہ بغیر اجازت لے گیا ہے اور اگر صورت یہ ہے کہ مالک سے یہ کہا کہ مجھ کو کل بیل دے دو مالک نے کہا ہاں اور بغیر اجازت لے گیا اور مرگیا تو تاوان نہیں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں دوسرے دن بیل دینے کا وعدہ کیا ہے ابھی عاریت دیا نہیں اور دوسری صورت میں عاریت ابھی دیدی اور مستعیر کل لے جائے گا اور کل قبضہ کرے گا۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: لڑکی رخصت کی اور جہیز بھی ویسا دیا جیسا ایسے لوگوں کے یہاں دیا جاتا ہے اب یہ کہتا ہے کہ سامان جہیز میں نے عاریت کے طور پر دیا تھا اگر وہاں کا عرف [4] یہ ہے کہ باپ بیٹی کو جو کچھ جہیز دیتا ہے وہ لڑکی کی ملک ہوتا ہے عاریت کے طور پر نہیں ہوتا تو اس شخص کی بات کہ عاریت ہے مقبول نہیں اور اگر عرف عاریت ہی کا ہے یا اکثر عاریت کے طور پر دیتے ہیں یا دونوں طرح یکساں چلن ہے تو اُسکی بات مقبول ہے لڑکی کی ماں یا نابالغہ کے ولی نے وہی بات کہی جو باپ نے کہی تھی تو ان کا بھی وہی حکم ہے۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: عاریت کی وصیت کی ہے ورثہ اس سے رجوع نہیں کرسکتے۔ عاریت کا حکم اجارہ کی طرح ہے کہ دونوں میں سے ایک مرجائے عاریت فسخ ہوجائے گی۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: جانور کو کسی مقام تک کے لیے کرایہ پر لیا تو صرف وہاں تک جانا ہی کرایہ پر ہے آنا داخل نہیں اور اگر اُس مقام تک کے لیے عاریت پر لیا ہے تو آمدورفت دونوں شامل ہیں۔ کہیں جانے کے لیے جانور کو عاریت پر لیا تھا

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب العاریة، ج۸، ص ٥٦١.

2 ……المرجع السابق، ص ٥٦٢.

3 ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب العاریة، ج۸، ص ٥٦٢.

4 ……رواج، دستور۔

5 ……"الدرالمختار"، کتاب العاریة، ج۸، ص ٥٦٢.

6 ……المرجع السابق، ص ٥٦٥.

www.dawateislami.net

وہاں گیا نہیں بلکہ جانور کو گھر میں باندھ رکھا اور ہلاک ہوگیا تو تاوان دینا ہوگا کہ جانور جانے کے لیے لیا تھا نہ کہ باندھنے کے لیے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ کتاب عاریت لی دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس میں کتابت کی غلطیاں ہیں اگر معلوم ہو کہ غلطی درست کردینے پر مالک راضی ہے تو غلطیوں کی اصلاح کردے[2] اور اگر غلطی کی اصلاح نہ کرے بدستور چھوڑ دے تو اِس میں گنہگار نہیں اور قرآن شریف کی کتابت کی غلطیاں درست کرنا ضروری ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۳ ایک شخص نے انگوٹھی رہن رکھی اور مرتہن سے کہہ دیا اسے پہن لو اُس نے پہن لی تو رہن نہیں بلکہ عاریت ہے کہ اگر ضائع ہوگئی دَین ساقط نہیں ہوگا اور اگر مرتہن نے اوتار لی تو رہن ہوگئی کہ ضائع ہونے سے دَین ساقط ہوگا اور اگر راہن نے کلمہ کی اُنگلی میں پہننے کو کہا تو عاریت نہیں بلکہ رہن ہے کہ عادۃً[4] اس اُنگلی میں انگوٹھی نہیں پہنی جاتی۔[5] (عالمگیری)

ھبہ کا بیان

ہبہ کے فضائل میں بکثرت احادیث آئی ہیں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ امام بخاری نے ادب مفرد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''باہم ہدیہ کرو، اس سے آپس میں محبت ہوگی۔''[6]

حدیث ۲ ترمذی نے اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہدیہ کرو کہ اس سے حسد دور ہوجاتا ہے۔''[7][8]

---

1. ......''الدرالمختار''، کتاب العاریة، ج۸، ص۵٦٥.
2. ......درست کردے۔
3. ......''الدرالمختار''، کتاب العاریة، ج۸، ص۵٦٥.
4. ......عام طور پر۔
5. ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب العاریة، الباب التاسع فی التفرقات، ج٤، ص۳۷۳.
6. ......''الأدب المفرد''، للبخاري، باب قبول الھدیة، الحدیث: ٦۰۷، ص۱٦۸.
7. ......''مشکاة المصابیح''، کتاب البیوع، باب فی الھبة والھدیة، الحدیث: ۳۰۲۷، ج۲، ص۱۸۷.
8. ...... لم نجدہ فی سنن الترمذی و لکن فی المشکاة بھذااللفظ فلذا خرّجنامنھا...علمیة

www.dawateislami.net

حدیث ۳ ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہدیہ کرو کہ اس سے سینہ کا کھوٹ [1] دور ہوجاتا ہے اور پروس والی عورت پروسن کے لیے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہو۔'' [2] اسی کے مثل بخاری شریف میں بھی اُنھیں سے مروی۔ [3] مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر تھوڑی چیز میسر آئے تو وہی ہدیہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ذراسی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا یہ کہ کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اُسے نظرِ حقارت سے نہ دیکھے یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا ذراسی چیز بھیجی ہے۔ اس حکم میں خاص عورتوں کو ممانعت فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یہ مادہ بہت پایا جاتا ہے بات بات پر اِس قسم کی نکتہ چینی کیا کرتی ہیں اور عموماً جو چیزیں ہدیہ بھیجی جاتی ہیں وہ عورتوں ہی کے قبضے میں ہوتی ہیں لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ پروس والی کو چیز بھیجنے میں یہ خیال نہ کرے کہ کم ہے۔

حدیث ۴ صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اگر مجھے دست یا پایہ کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کروں گا اور اگر یہ چیزیں میرے پاس ہدیہ کی جائیں تو انھیں قبول کروں گا۔'' [4]

حدیث ۵ صحیح بخاری شریف میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نے ایک کنیز [5] آزاد کردی تھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کو اس کی اطلاع دی، فرمایا: ''اگر تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمھیں زیادہ ثواب ملتا۔'' [6]

حدیث ۶ ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مدینہ میں تشریف لائے مہاجرین نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جن کے یہاں ہم ٹھہرے ہیں (یعنی انصار) ان سے بڑھ کر ہم نے کسی کو زیادہ خرچ کرنے والا نہیں دیکھا اور تھوڑا ہو تو اُسی سے مواساۃ [7]

---

1 ......کینہ، میل۔

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب الولاء والهبة، باب في حث النبی صلى اللّٰه عليه وسلّم على الهدية، الحديث: ۲۱۳۷، ج۴، ص۴۹.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الهبة... إلخ، باب الهبة وفضلها... إلخ، الحديث: ۲۵۶۶، ج۲، ص۱۶۵.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب الهبة... إلخ، باب القليل من الهبة، الحديث: ۲۵۶۸، ج۲، ص۱۶۶.

5 ......لونڈی۔

6 ......"صحيح البخاري"، كتاب الهبة... إلخ، باب هبة المرأة لغير زوجها... إلخ، الحديث: ۲۵۹۲، ج۲، ص۱۷۳.

7 ......دل جوئی، خیرخواہی۔

www.dawateislami.net

کرتے ہیں، اُنھوں نے کام کی ہم سے کفایت کی اور منافع میں ہمیں شریک کرلیا یعنی باغات کے کام یہ کرتے ہیں اور جو کچھ پیداوار ہوتی ہے اُس میں ہمیں شریک کر لیتے ہیں ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا ثواب یہی لوگ لے لیں گے۔ ارشاد فرمایا: ''نہیں جب تک تم اُن کے لیے دُعا کرتے رہوگے اور اُن کی ثنا کرتے رہوگے (تم بھی اجر کے مستحق بنوگے)۔''[1]

حدیث ۷ ترمذی و ابوداود نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جس کو کوئی چیز دی گئی اگر اُس کے پاس کچھ ہے تو اُس کا بدلہ دے اور بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اُس کی ثنا کرے۔''[2]

حدیث ۸ ترمذی میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اُس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا تو پوری ثنا کردی۔''[3]

حدیث ۹ صحیح بخاری شریف میں ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس جب کسی قسم کا کھانا کہیں سے آتا تو دریافت فرماتے صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو۔ (فقراے) صحابہ سے فرماتے: ''تم لوگ اسے کھالو'' اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرماتے۔[4]

حدیث ۱۰ انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے امام بخاری نے روایت کی، کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خوشبو کو واپس نہیں فرماتے[5] اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس پھول پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اُٹھانے میں ہلکا ہے اور بُو اچھی ہے۔''[6] ہلکا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دینے والے کا احسان زیادہ نہیں ہے۔

حدیث ۱۱ ترمذی نے عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''تین چیزیں واپس نہ کی جائیں، تکیہ اور تیل اور دودھ۔''[7] بعض نے کہا تیل سے مراد خوشبو ہے۔

---

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب صفة القيامة... إلخ، باب: ٤٤، الحديث: ٢٤٩٥، ج٤، ص ٢٢٠.

2 ......"جامع الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في المتشبع بما لم يعطه، الحديث: ٢٠٤١، ج٣، ص٤١٧.

3 ......المرجع السابق، باب ما جاء في الثناء بالمعروف، الحديث: ٢٠٤٢، ج٣، ص٤١٧.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب الهبة... إلخ، باب قبول الهدية، الحديث: ٢٥٧٦، ج٢، ص١٦٨.

5 ......المرجع السابق، باب ما لا يرد من الهدية، الحديث: ٢٥٨٢، ج٢، ص١٧٠.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الالفاظ من الأدب وغيرها، باب إستعمال المسك... إلخ، الحديث: ٢٢٥٣، ص١٢٣٧.

7 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأدب، باب ما جاء في كراهية رد الطيب، الحديث: ٢٧٩٩، ج٤، ص٣٦٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۲ ترمذی نے ابوعثمان نہدی سے مرسلاً روایت کی، کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو پھول دیا جائے تو واپس نہ کرے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔''(1)

حدیث ۱۳ بیہقی نے دعوات کبیر میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو دیکھا کہ جب نیا پھل حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) کی خدمت میں پیش کیا جاتا اُسے آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا آخِرَهٗ.

(اے اللہ! (عزوجل) جس طرح تو نے ہمیں اس کا اوّل دکھایا ہے، اس کا آخر دِکھا۔) اس کے بعد جو چھوٹا بچہ حاضر ہوتا اُسے دے دیتے۔(2)

حدیث ۱۴ صحیح بخاری میں ہے اُمّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) میرے دو پروسی ہیں ان میں کس کو ہدیہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ''جس کا دروازہ تم سے زیادہ نزدیک ہو۔''(3)

حدیث ۱۵ صحیح بخاری میں ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں، کہ رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں ہدیہ، ہدیہ تھا اور اس زمانہ میں رشوت ہے۔ یعنی حکام کو جو ہدیہ دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔(4)

مسائل فقہیّہ

مسئلہ ۱ کسی چیز کا دوسرے کو بلاعوض مالک کر دینا ہبہ ہے یعنی اِس میں عوض ہونا شرط وضروری نہیں۔(5) (درر) دینے والے کو واہب کہتے ہیں اور جس کو دی گئی اُسے موہوب لہ اور چیز کو موہوب اور کبھی چیز کو ہبہ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲ ہبہ میں واہب کے لیے کبھی دنیا کا نفع ہے کبھی نفع اُخروی(6)۔ نفع دُنیوی مثلاً ہبہ کر کے کچھ عوض لینا یا اس واسطے ہبہ کیا کہ لوگوں میں اس کا ذکر خیر ہوگا۔ امام ابومنصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں مومن پر اپنی اولاد کو جُود واحسان(7) کی

---

1 ......''جامع الترمذي''، كتاب الأدب، باب ما جاء في كراهية رد الطيب، الحديث: ٢٨٠٠، ج٤، ص٣٦٢.

2 ......''مشكاة المصابيح''، كتاب البيوع، باب في الهبة والهدية، الحديث: ٣٠٣٢، ج٢، ص١٨٨.

3 ......''صحيح البخاري''، كتاب الهبة...إلخ، باب بمن يبدا بالهدية، الحديث: ٢٥٩٥، ج٢، ص١٧٤.

4 ......''صحيح البخاري''، كتاب الهبة...إلخ، باب من لم يقبل الهدية لعلة، ج٢، ص١٧٤.

5 ......''دررالحكام'' شرح ''غررالأحكام''، كتاب الهبة، الجزء الثاني، ص٢١٧.

6 ......آخرت کا نفع۔ 7 ......سخاوت وبھلائی۔

www.dawateislami.net

تعلیم ویسی ہی واجب ہے جس طرح توحید وایمان کی تعلیم واجب ہے کیونکہ جود واحسان سے دُنیا کی محبت دور ہوتی ہے اور محبت دنیا ہی ہر گناہ کی جڑ ہے۔ ہبہ کا قبول کرنا سنت ہے ہدیہ کرنے سے آپس میں محبت زیادہ ہوتی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳ ہبہ صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں:

واہب کا عاقل[۱] ہونا، بالغ[۲] ہونا، مالک[۳] ہونا، نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں اسی طرح غلام کا ہبہ کرنا بھی کہ یہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں، جو چیز ہبہ کی جائے وہ موجود[۴] ہو اور، قبضہ[۵] میں ہو، مشاع[۶] [2] نہ ہو، متمیز[۷] ہو،[3] مشغول[۸] نہ ہو۔ اس کے ارکان ایجاب وقبول ہیں اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہبہ کرنے سے چیز موہوب لہ کی مِلک ہوجاتی ہے اگرچہ یہ مِلک لازم نہیں ہے۔ اس میں خیارِ شرط صحیح نہیں مثلاً ہبہ کیا اور موہوب لہ کے لیے تین دن کا اختیار دیا ہاں اگر جدائی سے پہلے اُس نے ہبہ کو اختیار کرلیا ہبہ صحیح ہوگیا ورنہ نہیں۔ اور اگر واہب نے اپنے لیے تین دن کا خیار رکھا ہے تو ہبہ صحیح ہے اور خیار باطل، شروط فاسدہ[4] سے ہبہ باطل نہیں ہوتا بلکہ خود شرطیں ہی باطل ہو جاتی ہیں مثلاً ایک شخص کو اپنا غلام اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ غلام کو آزاد کردے ہبہ صحیح ہے اور شرط باطل۔[5] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۴ ہبہ دو قسم ہے ایک تملیک دوسرا اِسقاط مثلاً جس پر مطالبہ تھا مطالبہ اُسے ہبہ کرنا اُس کو ساقط کرنا ہے۔ مدیون[6] کے سوا دوسرے کو دَین[7] ہبہ کرنا اُس وقت صحیح ہے کہ قبضہ کا بھی اُس کو حکم دیدیا ہو اور قبضہ کا حکم نہ دیا ہو تو صحیح نہیں۔[8] (بحر)

مسئلہ ۵ ایک شخص نے ہنسی مذاق کے طور پر دوسرے سے چیز ہبہ کرنے کو کہا مثلاً یار دوستوں میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مذاق میں کہتے ہیں مٹھائی کھلاؤ یا یہ چیز دےدو مگر اُس نے سچ مچ کو ہبہ کردیا یہ ہبہ صحیح ہے۔ کبھی اِس طرح بھی ہبہ ہوتا ہے کہ بہت سے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ میں نے یہ چیز تم میں سے ایک کے لیے ہبہ کردی جس کا جی چاہے لے لے اُن میں سے ایک نے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الھبة، ج۸، ص۵٦٨ .

2 ...... وہ مشترک چیز جس میں شریکوں کے حصے ممتاز نہ ہوں۔

3 ...... جدا ہو، نمایاں ہو۔

4 ...... ایسی شرطیں جو کسی عقد کے تقاضے کے خلاف ہوں۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٨٣ .

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب الاول فی تفسیر الھبة...إلخ، ج٤، ص٣٧٤ .

6 ...... مقروض۔

7 ...... قرض۔

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٨٣ .

www.dawateislami.net

لے لی ہبہ درست ہوگیا وہ مالک ہوگیا یا کہہ دیا میں نے اپنے باغ کے پھل کی اجازت دیدی ہے جو چاہے لے لے جو لے گا مالک ہوجائے گا اور اگر ایسے شخص نے لیا جس کو واہب کے اس ہبہ کی خبر نہیں پہنچی ہے اُس کو لینا جائز نہیں۔[1] (بحر) اور علم سے پہلے کھایا تو حرام کھایا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ ہبہ کے بہت سے الفاظ ہیں۔ میں نے تجھے ہبہ کیا، یہ چیز تمھیں کھانے کو دی۔ یہ چیز میں نے فلاں کے لیے یا تیرے لیے کردی، میں نے یہ چیز تیرے نام کردی، میں نے اس چیز کا تجھے مالک کردیا، اگر قرینہ ہو[3] تو ہبہ ہے ورنہ نہیں کیونکہ مالک کرنا بیع وغیرہ بہت چیزوں کو شامل ہے۔ عمر بھر کے لیے یہ چیز دیدی، اس گھوڑے پر سوار کردیا، یہ کپڑا پہننے کو دیا، میرا یہ مکان تمھارے لیے عمر بھر رہنے کو ہے، یہ درخت میں نے اپنے بیٹے کے نام لگایا ہے۔[4] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۷ ہبہ کے بعض الفاظ ذکر کردیے اور اس کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ اگر لفظ ایسا بولا جس سے ملک رقبہ سمجھی جاتی ہو یعنی خود اُس شے کی ملک تو ہبہ ہے اور اگر منافع کی تملیک معلوم ہوتی ہو[5] تو عاریت ہے اور دونوں کا احتمال ہے تو نیت دیکھی جائے گی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸ مرد نے عورت کو کپڑے بنوانے کے لیے روپے دیے کہ بنا کر پہنے یہ ہبہ ہے چھوٹے بچے کے لیے کپڑے بنوائے تو بنواتے ہی بلکہ قطع کراتے ہی اُس کی ملک ہوگئے بچہ کو دے یا نہ دے اور بالغ لڑکے کے لیے بنوائے تو جب تک اُس کو قبضہ نہ دے مالک نہیں ہوگا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ ہبہ کے لیے قبول ضروری ہے یعنی موہوب لہ جب تک قبول نہ کرے اُس کے حق میں ہبہ نہیں ہوگا اگرچہ واہب کے حق میں فقط ایجاب سے ہبہ ہو جائے گا بخلاف بیع کہ اس میں جب تک ایجاب وقبول دونوں نہ ہوں نہ بائع[8] ومشتری[9] کسی کے حق میں بیع نہیں اس کا حاصل یہ ہوا کہ مثلاً قسم کھائی تھی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کردوں گا اس نے ایجاب کیا مگر

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص٤٨٤.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الثالث فيما...إلخ، ج٤، ص٣٨٢.

3 ......ایسی بات جو ہبہ ہونے پر دلالت کردے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص٥٧٠.
و"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص٤٨٣.

5 ......یعنی نفع حاصل کرنے کا اختیار معلوم ہوتا ہو۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص٥٧١.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الهبة، ج۸، ص٥٧١.

8 ......بیچنے والا۔ 9 ......خریدار۔

www.dawateislami.net

اُس نے قبول نہ کیا قسم میں سچّا ہوگیا اور اگر قسم کھاتا کہ اسے فلاں کے ہاتھ بیع کروں گا اور ایجاب کیا مگر اُس نے قبول نہیں کیا حانث ہوگیا قسم ٹوٹ گئی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۱۰ ہبہ کا قبول کرنا کبھی الفاظ سے ہوتا ہے اور کبھی فعل سے مثلاً اس نے ایجاب کیا یعنی کہا میں نے یہ چیز تمھیں ہبہ کردی اُس نے لے لی ہبہ تمام ہوگیا۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۱ ہبہ تمام ہونے کے لیے قبضہ کی بھی ضرورت ہے بغیر اس کے ہبہ تمام نہیں ہوتا پھر اگر اُسی مجلس میں قبضہ کرے تو واہب کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں اور مجلس بدل جانے کے بعد قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اجازت درکار ہے ہاں اگر جس مجلس میں ہبہ کیا ہے اُس نے کہہ دیا ہے کہ تم قبضہ کرلو تو اب اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں وہی پہلی اجازت کافی ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۲ قبضہ پر قادر ہونا بھی قبضہ ہی کے حکم میں ہے مثلاً صندوق میں کپڑے ہیں اور کپڑے ہبہ کرکے صندوق اُسے دیدیا اگر صندوق مقفل ہے[4] قبضہ نہیں ہوا اور قفل کھلا ہوا ہے قبضہ ہوگیا یعنی ہبہ تمام ہوگیا کہ قبضہ پر قادر ہوگیا۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۳ واہب نے موہوب لہٗ کو قبضہ سے منع کردیا تو اگرچہ قبضہ کرلے یہ قبضہ صحیح نہیں مجلس میں قبضہ کرے یا بعد میں اس صورت میں ہبہ تمام نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۴ ہبہ کے لیے قبضۂ کامل[7] کی ضرورت ہے اگر موہوب شے (یعنی جو چیز ہبہ کی گئی ہے) واہب کی ملک کو شاغل ہو تو قبضۂ کامل ہوگیا اور ہبہ تمام ہوگیا اور اُس کی ملک میں مشغول ہے تو قبضۂ کامل نہیں ہوا مثلاً بوری میں واہب کا غلّہ ہے بوری ہبہ کردی اور مع غلہ کے قبضہ دیدیا یا مکان میں واہب کے سامان ہیں مکان ہبہ کردیا اور سامان کے ساتھ قبضہ دیا ہبہ تمام نہیں

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج۷، ص۴۸۵.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الھدایۃ"، کتاب الھبۃ، ج۲، ص۲۲۲.

و"الدرالمختار"، کتاب الھبۃ، ج۸، ص۵۷۲.

4 ......یعنی تالا لگا ہوا ہے۔

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج۷، ص۴۸۶.

6 ......المرجع السابق.

7 ......مکمل طور پر قبضہ۔

www.dawateislami.net

ہوا اور اگر غلّہ ہبہ کیا یا مکان میں جو چیزیں تھیں اُن کو ہبہ کیا اور بوری سمیت قبضہ دیدیا یا مکان اور سامان سب پر قبضہ دیدیا ہبہ تمام ہوگیا۔ یوہیں گھوڑے پر کاٹھی[1] کسی ہوئی اور لگام لگی ہوئی تھی کاٹھی اور لگام کو ہبہ کیا اور گھوڑے پر مع کاٹھی اور لگام کے قبضہ کیا ہبہ تمام نہیں ہوا اور گھوڑے کو ہبہ کیا اور قبضہ دے دیا اگرچہ کاٹھی اور لگام کے ساتھ ہے قبضہ تمام ہوگیا۔ یوہیں کنیز زیور پہنے ہوئے ہے کنیز کو ہبہ کیا اور قبضہ دیدیا ہبہ تمام ہوگیا۔ اور زیور کو ہبہ کیا تو جب تک زیور اوتار کر قبضہ نہ دے گا ہبہ تمام نہیں ہوگا۔[2] (بحر، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ موہوب چیز ملکِ غیرِ واہب[3] میں مشغول ہو اور قبضہ کرلیا ہبہ تمام ہوگیا مثلاً مکان ہبہ کیا جس میں مستحق کی چیزیں ہیں یا اُن چیزوں کو واہب یا موہوب لہ نے غصب کیا ہے اور موہوب لہ نے مع اُن چیزوں کے مکان پر قبضہ کرلیا ہبہ تمام ہوگیا۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۶ اگر اپنے نابالغ بچہ کو ہبہ کیا اور موہوب شے ملک واہب میں مشغول ہے مثلاً نابالغ لڑکے کو مکان ہبہ کیا جس میں باپ کا سامان موجود ہے یہ مشغولیت مانع تمامیت نہیں یعنی ہبہ تمام ہوگیا۔ یوہیں مکان ہبہ کیا جس میں کچھ لوگ بطور عاریت رہتے ہیں ہبہ تمام ہوگیا اور اگر کرایہ پر رہتے ہوں تو نہیں۔ یوہیں عورت نے اپنا مکان شوہر کو ہبہ کیا اور مکان پر شوہر کو قبضہ دیدیا اگرچہ اُس میں عورت کا اثاثہ موجود ہو قبضہ کامل ہوگیا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ مشغول کو ہبہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ شاغل کو موہوب لہ کے پاس پہلے ودیعت رکھ دے پھر مشغول کو ہبہ کرکے قبضہ دیدے اب ہبہ صحیح ہوجائے گا مثلاً مکان میں جو سامان ہے اِسے ودیعت رکھ کر مکان پر قبضہ دلا دے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ ہبہ میں یہ ضروری ہے کہ موہوب شے غیر موہوب سے جدا ہو اگر غیر کے ساتھ متصل ہو ہبہ صحیح نہیں مثلاً درخت میں جو پھل لگے ہوں اُن کو ہبہ کرنا درست نہیں۔ جو چیز ہبہ کی گئی اگر وہ قابل تقسیم ہو تو ضرور ہے کہ اُس کی تقسیم ہوگئی

---

1. ......زین۔
2. ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۸.
و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۳.
3. ......ہبہ کرنے والے کے علاوہ کی ملکیت۔
4. ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۹.
5. ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۵.
6. ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ہو بغیر تقسیم کیے ہوئے ہبہ درست نہیں اور اگر تقسیم کے قابل ہی نہ ہو یعنی تقسیم کے بعد وہ شے قابلِ انتفاع نہ رہے مثلاً چھوٹی سی کوٹھری یا حمام ان میں ہبہ صحیح ہونے کے لیے تقسیم ضرور نہیں۔[1] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۹ جو چیز تقسیم کے قابل ہے اُس کو اجنبی کے لیے ہبہ کرے یا شریک کے لیے دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ ہاں اگر ہبہ کرنے کے بعد واہب نے اُسے خود یا اُس کے حکم سے کسی دوسرے نے تقسیم کر کے قبضہ دیدیا یا موہوب لہ کو حکم دیدیا کہ تقسیم کر کے قبضہ کرلو اور اُس نے ایسا کرلیا ان صورتوں میں ہبہ جائز ہوگیا کیونکہ مانع زائل ہوگیا۔ اگر بغیر تقسیم موہوب لہ کو قبضہ دے دیا موہوب لہ اُس چیز کا مالک نہیں ہوگا اور جو کچھ اُس میں تصرف کرے گا نافذ نہیں ہوگا بلکہ اس کے تصرّف سے جو نقصان ہوگا اُس کا ضامن ہوگا اور خود واہب اُس میں تصرف کرے مثلاً بیع کردے اُس کا تصرف نافذ ہو جائے گا۔[2] (بحر، درمختار) اس کا حاصل یہ ہے کہ مشاع کا ہبہ صحیح نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قبضہ کے وقت شیوع پایا جائے اور اگر ہبہ کے وقت شیوع ہے مگر قبضہ کے وقت شیوع نہ ہو تو ہبہ صحیح ہے مثلاً مکان کا نصف حصہ ہبہ کیا اور قبضہ نہیں دیا پھر دوسرا نصف ہبہ کیا اور پورے مکان پر قبضہ دیدیا ہبہ صحیح ہوگیا اور اگر نصف ہبہ کر کے قبضہ دیدیا پھر دوسرا نصف ہبہ کیا اور اُس پر بھی قبضہ دیدیا یہ دونوں ہبہ صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ مشاع یعنی بغیر تقسیم چیز کو بیع[4] کردیا جائے تو بیع صحیح ہے اور اس کا اجارہ اگر شریک کے ساتھ ہو تو جائز ہے اجنبی کے ساتھ ہو تو جائز نہیں بلکہ یہ اجارۂ فاسدہ ہوگا اس میں اُجرتِ مثل لازم ہوگی۔ اور مشاع[5] کا عاریت دینا اگر شریک کو ہے تو جائز ہے اور اجنبی کو عاریت کے طور پر دیا اور کل پر قبضہ دیدیا تو یہ قبضہ دینا ہی عاریت دینا ہے اور کل پر قبضہ نہ دیا تو کچھ نہیں۔ اور اس کو رہن رکھنا ناجائز ہے وہ چیز قابل قسمت[6] ہو یا نہ ہو شریک کے پاس رہن[7] رکھے یا اجنبی کے پاس ہاں اگر دو شخصوں کی چیز ہے دونوں نے رہن رکھ دی تو جائز ہے۔ مشاع کا وقف صحیح ہے۔ مشاع کی ودیعت شریک کے پاس ہو تو جائز ہے۔ مشاع کو قرض دے سکتا ہے مثلاً ہزار روپے دیے اور کہہ دیا ان میں سے پانسو قرض ہیں اور پانسو شرکت کے طور پر یہ جائز

---

1 ....."الهداية"، كتاب الهبة، ج٢، ص٢٢٣، وغيرها.

2 ....."البحر الرائق"، كتاب الهبة، ج٧، ص٤٨٧.
و"الدر المختار"، كتاب الهبة، ج٨، ص٥٧٦.

3 ....."الفتاوى الهندية"، كتاب الهبة، الباب الثاني فيما يجوز... إلخ، ج٤، ص٣٧٦، ٣٧٧.

4 .....فروخت۔　5 .....شے مشترک۔

6 .....تقسیم کے قابل　7 .....گروی۔

www.dawateislami.net

ہے۔مشاع کا غصب ہوسکتا ہے یعنی غاصب پر غصب کے احکام جاری ہوں گے۔مشاع کے صدقہ کا وہی حکم ہے جو ہبہ کا ہے۔ ہاں اگر کل دو شخصوں پر تصدق کردیا یہ جائز ہے۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱ ایک شریک نے دوسرے سے کہا کہ جو کچھ نفع میں میرا حصہ ہے میں نے تم کو ہبہ کیا اگر مال موجود ہے یہ ہبہ صحیح نہیں کہ مشاع کا ہبہ ہے اور ہلاک ہوچکا ہے تو صحیح ہے کہ یہ اسقاط[2] ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ غیر منقسم[4] چیز میں مشاع کا ہبہ کیا موہوب لہ اُس جز کا مالک ہوگیا مگر تقسیم کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ دونوں اُس چیز سے نوبت بنوبت نفع حاصل کریں مثلاً ایک مہینہ ایک اُس سے کام لے اور دوسرے مہینہ میں دوسرا یہ ہوسکتا ہے مگر اِس پر بھی جبر نہیں ہوسکتا کہ یہ ایک قسم کی عاریت ہے اور عاریت پر جبر نہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۲۳ جو مشاع غیر قابلِ قسمت[6] ہے اُس کا ہبہ صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اُس کی مقدار معلوم ہو یعنی اس چیز میں اس کا حصہ اتنا ہے جس کو ہبہ کرتا ہے اگر معلوم نہ ہو تو ہبہ صحیح نہیں مثلاً غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اس کو معلوم نہیں کہ میرا حصہ کتنا ہے اور ہبہ کردیا۔ ایک روپیہ دو شخصوں کو ہبہ کیا یہ صحیح ہے کیونکہ نصف نصف دونوں کا حصہ ہوا اور یہ معلوم ہے اور اگر واہب کے پاس دو روپے ہیں اُس نے یہ کہا کہ ان میں سے میں نے ایک روپیہ ہبہ کیا اور اُسے جدا نہ کیا یہ ہبہ صحیح نہیں ہوا۔ ایک غلام دو شخصوں میں مشترک ہے ان میں سے ایک نے اُس غلام کو کوئی چیز ہبہ کردی اگر وہ چیز قابل تقسیم ہے ہبہ بالکل صحیح نہیں اور قابل تقسیم نہیں تو شریک کے حصے میں صحیح ہے یعنی اُس غلام میں جتنا حصہ اُس کے شریک کا ہے شے موہوب کے اُتنے ہی حصہ کا ہبہ صحیح ہے اور جتنا حصہ اُس غلام میں واہب کا ہے اُس کے مقابل میں موہوب کے حصہ کا ہبہ صحیح نہیں۔ مجہول[7] حصہ کا ہبہ صحیح نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جہالت باعث نزاع[8] ہوسکے اور اگر باعث نزاع نہ ہو مثلاً یہ کہہ دیا کہ اِس گھر میں جو کچھ میرا حصہ ہے ہبہ کردیا یہ جائز ہے اگرچہ موہوب لہ[9] کو معلوم نہ ہو کہ کیا حصہ ہے کیونکہ یہ جہالت دور ہوسکتی ہے اور اگر بہت زیادہ

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٨٦ .

2 ...... یعنی اپنا حق چھوڑنا ہے۔

3 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب الثانی فیما یجوز... إلخ، ج٤، ص٣٨١ .

4 ...... تقسیم نہ ہونے والی۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٨٧ .

6 ...... نا قابل تقسیم۔

7 ...... نامعلوم۔

8 ...... جھگڑے کا باعث۔

9 ...... جس کے لیے ہبہ کیا۔

www.dawateislami.net

جہالت ہو تو ناجائز ہے مثلاً میں نے تم کو کچھ ہبہ کر دیا۔[1] (بحر، منحہ)

مسئلہ ۲۴ شیوع جو تمامیت قبضہ کو[2] روکتا ہے وہ شیوع ہے جو عقد کے ساتھ مقارِن[3] ہو عقد کے بعد جو شیوع طاری ہوگا وہ مانع نہیں مثلاً پوری چیز ہبہ کر دی اور قبضہ دے دیا اس کے بعد اُس میں سے جز وشائع نصف ربع واپس لے لیا یہاں شیوع پیدا ہو گیا جو پہلے سے نہ تھا یہ مانع نہیں۔ شیوع طاری کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ مرض الموت میں اپنا مکان ہبہ کر دیا اور اِس مکان کے سوا اُس کے پاس کوئی دوسرا ترکہ نہیں ہے واہب مر گیا ورثہ نے اس کو جائز نہیں کیا اس کا حاصل یہ ہوا کہ ایک تہائی ہبہ ہوا اور دو تہائیاں ورثہ کی ہیں یہاں ہبہ میں شیوع ہے مگر وقت عقد میں نہیں ہے بعد عقد ہوا جبکہ ورثہ نے جائز نہ کیا۔ جس چیز کو ہبہ کیا اُس میں کسی نے استحقاق کا دعویٰ کیا کہ اِس چیز میں اتنے کا میں مالک ہوں اگر چہ یہ دعویٰ بعد میں ہوا مگر شیوع اب نہیں پیدا ہوا بلکہ پہلے ہی سے ہے کہ یہ شخص اُس کے ایک جز کا پہلے سے مالک تھا اور اب ظاہر ہوا لہٰذا ایک شخص نے کھیت اور زراعت دونوں چیزیں ایک شخص کو ہبہ کر دیں اور قبضہ بھی دیدیا اس کے بعد زراعت میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میری ہے اور ثابت کر دیا قاضی نے حکم بھی دیدیا زراعت تو مستحق نے لے لی زمین کا ہبہ بھی باطل ہو گیا کیونکہ محتمل قسمت[4] میں شیوع[5] ہے۔[6] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۲۵ تھن میں دودھ، بھیڑ کی پیٹھ پر اون، زمین میں درخت، درخت میں پھل، یہ چیزیں مشاع کے حکم میں ہیں کہ ان کا ہبہ صحیح نہیں مگر دودھ دوہ کر، اون کاٹ کر، پھل توڑ کر، موہوب لہ کو تسلیم کر دیے تو ہبہ جائز ہو گیا کہ مانع زائل ہو گیا۔[7] زراعت جو کھیت میں ہے، تلوار کا حلیہ، اشرفی جو پہنے ہوئے ہے، ڈھیری میں سے دس پانچ سیر غلّہ کا ہبہ کرنا بھی وہی حکم رکھتا ہے کہ جدا کر کے موہوب پر قبضہ دیدیا درست ہے ورنہ نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۷.
و"منحة الخالق" هامش على "البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۷.

2 ......قبضہ کے مکمل ہونے کو۔ 3 ......ملا ہوا۔ 4 ......جس میں تقسیم کا احتمال ہو۔

5 ......یعنی زراعت چونکہ زمین کے ساتھ متصل ہے لہٰذا زمین وزراعت دونوں مل کر ایک چیز ہیں ان میں سے زراعت کا استحقاق حکماً جز وموہوب کا استحقاق ہے اس لیے زمین کا ہبہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۷.
و"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۷.

7 ......رکاوٹ ختم ہو گئی۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ معدوم شے[1] کا ہبہ باطل ہے قبضہ دینے کے بعد بھی موہوب لہ کی ملک نہیں ہوگی مثلاً کہا ان گیہوں[2] کا آٹا ہبہ کردیا تِلوں میں جو تیل ہے ہبہ کیا۔ دودھ میں جو گھی ہے ہبہ کیا۔ لونڈی کے پیٹ میں جو حمل ہے وہ ہبہ کیا ان صورتوں میں اگر آٹا پسوا کر، تِلوں کو پلوا کر، دودھ میں سے گھی نکال کر موہوب لہ کو دے بھی دے جب بھی اُسکی ملک نہیں ہوگی ہاں اب جدید ہبہ کرے تو ہوسکتا ہے۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۷ ایک شخص کو ایک چیز ہبہ کی موہوب لہ نے قبضہ نہیں کیا پھر اُس شخص نے دوسرے کو وہی چیز ہبہ کردی اور دونوں سے قبضہ کرنے کو کہہ دیا دونوں نے قبضہ کرلیا تو چیز دوسرے موہوب لہ کی ہوگی پہلے کی نہیں ہوگی اور اگر واہب نے پہلے موہوب لہ کو قبضہ کرنے کے لیے کہہ دیا اُس نے قبضہ کرلیا تو یہ قبضہ باطل ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ ایک چیز خریدی اور قبضہ کرنے سے پہلے کسی کو ہبہ کردی اور موہوب لہ سے کہہ دیا کہ تم قبضہ کرلو اس نے کرلیا ہبہ تمام ہوگیا۔ رہن کا بھی یہی حکم ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ یہ کہا کہ اس ڈھیری میں سے تم کو اتنا غلہ دیا تم ناپ کرلے لو اُس نے ناپ لیا جائز ہے اور اگر فقط اتنا ہی کہا کہ اتنا غلہ دیا یہ نہ کہا کہ ناپ لو اور اُس نے ناپ کرلے لیا تو ناجائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ جو چیز ہبہ کی ہے وہ پہلے ہی سے موہوب لہ کے قبضہ میں ہے تو ایجاب وقبول کرتے ہی اُسکی ملک ہوگئی جدید قبضہ کی ضرورت نہیں موہوب لہ کا وہ قبضہ قبضۂ امانت ہو یا قبضۂ ضمان مثلاً اُس کے پاس عاریت یا ودیعت کے طور پر ہے یا کرایہ پر ہے یا اُس نے غصب کررکھی ہے اس کا قاعدہ کتاب البیوع میں بیان کیا گیا ہے کہ دو قبضے اگر ایک جنس کے ہوں یعنی دونوں قبضۂ امانت ہوں یا دونوں قبضۂ ضمان ہوں اِن میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہوجائے گا اور اگر دونوں دو جنس کے ہوں تو قبضۂ ضمان قبضۂ امانت کے قائم مقام ہوجائے گا اور قبضۂ امانت قبضۂ ضمان کے قائم مقام نہیں ہوگا۔[7] (بحر، درمختار)

---

1 ......وہ چیز جو موجود نہیں۔　2 ......گندم۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۸.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الثانی فيما يجوز...إلخ، ج۴، ص۳۷۷.

5 ......المرجع السابق.　6 ......المرجع السابق.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۸۹.
و"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۷۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ مرہون[1] کو مرتہن[2] کے لیے ہبہ کیا ہبہ تمام ہوگیا کیونکہ مرتہن کا قبضہ پہلے ہی سے ہے اور رہن باطل ہوگیا یعنی مرتہن اپنا دَین راہن[3] سے وصول کرے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ جو شخص نابالغ کا ولی[5] ہے اگرچہ اس کو نابالغ کے مال میں تصرف کرنے کا اختیار نہ ہو یہ جب کبھی نابالغ کو ہبہ کردے تو محض عقد کرنے سے یعنی فقط ایجاب سے ہبہ تمام ہوجائے گا بشرطیکہ شے موہوب واہب یا اُس کے مودَع کے قبضہ میں ہو۔ معلوم ہوا کہ باپ کے ہبہ کا جو حکم ہے باپ نہ ہونے کی صورت میں چچا یا بھائی وغیرہما کا بھی وہی حکم ہے بشرطیکہ نابالغ ان کی عیال میں ہو[6] اس ہبہ میں بعض ائمہ کا ارشاد ہے کہ گواہ مقرر کرلے یہ اشہاد[7] ہبہ کی صحت کے لیے شرط نہیں بلکہ اس لیے ہے تا کہ وہ آئندہ انکار نہ کرسکے یا اُس کے مرنے کے بعد دوسرے ورثا اس ہبہ سے انکار نہ کردیں۔[8] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۳۳ نابالغ لڑکے کو جو مال ہبہ کیا وہ نہ واہب کے قبضہ میں ہے نہ اُس کے مودَع کے قبضہ میں ہے بلکہ غاصب یا مرتہن یا مستاجر کے قبضہ میں ہے تو ہبہ تمام نہیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ مزروعہ زمین اپنے نابالغ لڑکے کو ہبہ کی اگر زراعت خود اسی کی ہے ہبہ صحیح ہوگیا اور کاشتکار نے کھیت بویا ہے تو ہبہ صحیح نہ ہوا کہ واہب کے قبضہ میں نہیں ہے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ صدقہ کا بھی یہی حکم ہے کہ نابالغ کو اُس کے ولی نے صدقہ کیا تو قبضہ کی ضرورت نہیں، اگر نابالغ کا ولی نہ ہو تو اُس کی ماں بھی یہی حکم رکھتی ہے کہ محض ہبہ کردینے سے موہوب لہ مالک ہوجائے گا بالغ لڑکا اگرچہ اس کی عیال میں ہو اس کا یہ حکم نہیں ہے وہ جب تک قبضہ نہ کرے مالک نہ ہوگا۔ ماں نے اپنا مَہر لڑکے کو ہبہ کردیا یہ ہبہ تمام نہ ہوگا جب تک خود ماں نے اس پر قبضہ نہ کیا ہو اور لڑکے کا قبضہ نہ کرادے۔[11] (بحر)

---

1 ...... گروی رکھی ہوئی چیز۔ 2 ...... جس کے پاس گروی رکھی ہے۔ 3 ...... گروی رکھوانے والا۔

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة،الباب الثانی فیما یجوز...إلخ، ج٤، ص٣٧٧، ٣٧٨.

5 ...... نابالغ کا سرپرست۔ 6 ...... یعنی پرورش۔ 7 ...... گواہ بنانا۔

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج٧، ص٤٨٩، ٤٩٠.
و"الدرالمختار"، کتاب الھبة، ج٨، ص٥٧٩.

9 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة،الباب السادس فی الھبة للصغیر، ج٤، ص٣٩١.

10 ...... المرجع السابق، ص٣٩٢.

11 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج٧، ص٤٩٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶: بیٹے کو تصرف کرنے کے لیے اموال دے رکھے ہیں بیٹا کام کرتا ہے اور مال میں اضافہ ہو۔ اگر یہ ثابت ہو کہ باپ نے اسے ہبہ کردیا ہے جب تو اس کا ہے ورنہ سب کچھ باپ کا ہے اس کے مرنے کے بعد میراث جاری ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: نابالغ کو کسی اجنبی نے کوئی چیز ہبہ کی یہ اُس وقت تمام ہوگا کہ ولی اُس پر قبضہ کرلے اس مقام پر ولی سے مراد یہ چار شخص ہیں: ① باپ پھر ② اُس کا وصی پھر ③ دادا پھر ④ اُس کا وصی، اس صورت میں یہ ضرورت نہیں کہ نابالغ ولی کی پرورش میں ہوان چار کی موجودگی میں کوئی شخص اُس پر قبضہ نہیں کرسکتا چاہے اس قابض کی عیال میں وہ نابالغ ہو یا نہ ہو[2] وہ قابض ذورحم محرم ہو یا اجنبی ہو موجودگی سے مُراد یہ ہے کہ وہ حاضر ہوں اور اگر غائب ہوں اور غیبت بھی منقطعہ ہو تو اُس کے بعد جس کا مرتبہ ہے وہ قبضہ کرے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۳۸: ان چاروں میں سے کوئی نہ ہو تو چچا وغیرہ جس کی عیال میں نابالغ ہو وہ قبضہ کرے، ماں یا اجنبی کی پرورش میں ہو تو یہ قبضہ کریں گے، اگر وہ بچہ لقیط ہے یعنی کہیں پڑا ہوا ملا ہے اس کے لیے کوئی چیز ہبہ کی گئی تو ملتقط[4] قبضہ کرے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۹: نابالغ اگر سمجھ وال ہو مال لینا جانتا ہو تو وہ خود بھی موہوب[6] پر قبضہ کرسکتا ہے اگرچہ اُس کا باپ موجود ہو اور جس طرح یہ نابالغ قبضہ کرسکتا ہے ہبہ کو رد بھی کرسکتا ہے یعنی چھوٹے بچے کو کسی نے کوئی چیز دی تو وہ لے بھی سکتا ہے اور انکار بھی کرسکتا ہے جس نے نابالغ کو ہبہ کیا ہے وہ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے، قاضی کو چاہیے کہ نابالغ کو جو چیز ہبہ کی گئی ہے اُسے بیع کردے تا کہ واہب[7] رجوع نہ کرسکے۔[8] (بحر)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة،الباب السادس فی الھبة للصغیر، ج٤، ص٣٩٢.

2 ......ان چار کی موجودَگی میں کوئی شخص اُس (تحفے) پر قبضہ نہیں کرسکتا، چاہے اُس قابِض (یعنی قبضہ حاصل کرنے والے) کی عِیال میں (یعنی زیرِ سرپرستی) وہ نابالغ ہو یا نہ ہو۔ان چاروں کی موجودَگی کی صورت میں کسی اور کا قبضہ کرنا دُرُست نہ ہونا ایک قول کے مطابق ہے جو بہارِ شریعت میں مذکور ہے البتّہ علّامہ شامی قدس سرُّہُ السَّامی نے "فتاوٰی شامی" اور "تنقیح الفتاوٰی" میں ان چاروں کی موجودَگی میں بچّے کی پرورش کرنے والے (خواہ ماں ہو یا بھائی، چچا وغیرہ) کے قبضے کو بھی دُرُست قرار دیا ہے دوسرے قول کے مطابق اور اس کا مُفتٰی بہٖ ہونا مختار ہونا بھی ذِکر فرمایا ہے۔(تنقیح الحامدیہ ج۲ص۹۸،شامی ج۸ص۵۸۱) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی فتاوٰی رضویہ جلد19 صفحہ 339 پر اِسی کو راجح قرار دیا ہے۔(اور) وہ قابض ذُورِحْم مَحْرم (یعنی ایسا رشتے دار جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ہو یا اجنبی (یعنی نامحرم) ہو، موجودَگی سے مُراد یہ ہے کہ وہ حاضِر ہوں اور اگر غائب ہوں اور غَیبَت (یعنی غیر موجودَگی) بھی مُنْقَطِعَہ (یعنی رابِطہ میں دشواری) ہو تو اُس کے بعد جس کا مرتبہ ہے وہ قبضہ کرے۔ (البحرالرّائق ج۷،ص۴۹۱)

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٩١.

4 ......یعنی اس بچے کو اٹھانے والا۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الھبة، ج۸، ص٥٨١.

6 ......ہبہ کی ہوئی چیز۔

7 ......ہبہ کرنے والا۔

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبة، ج۷، ص٤٩٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۰ نابالغ کو مٹھائی اور پھل وغیرہ کھانے کی چیزیں ہبہ کی جائیں ان میں سے والدین کھا سکتے ہیں یہ اُس وقت ہے کہ قرینہ سے معلوم ہو کہ خاص اِس بچہ کو ہی دینا نہیں بلکہ والدین کو دینا مقصود ہے مگر اُن کی عزت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ چیز حقیر معلوم ہوتی ہے اُن کو دیتے ہوئے لحاظ معلوم ہوتا ہے بچہ کا نام لے دیتے ہیں اور اگر قرینہ سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ خاص اسی بچہ کو دینا مقصود ہے تو والدین نہیں کھا سکتے مثلاً کوئی چیز کھا رہا ہے کسی کا بچہ وہاں پہنچ گیا ذرا سی اُٹھا کر بچہ کو دیدی یہاں معلوم ہو رہا ہے کہ والدین کو دینا مقصود نہیں ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کھانے کی نہ ہو وہ نابالغ کو دی جائے تو والدین کو بغیر حاجت استعمال درست نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ ختنہ کی تقریب میں رشتہ داروں کے یہاں سے جوڑے وغیرہ آتے ہیں سہرے پر روپے دیے جاتے ہیں اور جوڑے بھی طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں سے جن چیزوں کی نسبت معلوم ہو کہ بچہ کے لیے ہیں۔ مثلاً چھوٹے کپڑے جو بچہ کے مناسب ہیں یہ اُسی بچہ کے لیے ہیں ورنہ والدین کے لیے ہیں اگر باپ کے اقربا[2] نے ہدیہ کیا ہے تو باپ کے لیے ہیں ماں کے رشتہ داروں نے ہدیہ کیا ہے تو ماں کے لیے ہیں۔[3] (درمختار) مگر یہاں ہندوستان کا یہ عرف[4] ہے کہ باپ کے کُنبہ کے لوگ بھی زنانہ جوڑا بھیجتے ہیں جو ماں کے لیے ہوتا ہے اور ننہال[5] سے بھی مردانہ جوڑا بھیجا جاتا ہے جس کا صاف یہی مقصد ہے کہ مرد کے لیے مردانہ جوڑا ہے اور عورت کے لیے زنانہ اگرچہ کہیں سے آیا ہو، دیگر تقریبات مثلاً بسم اللہ کے موقع پر اور شادی کے موقع پر طرح طرح کے ہدایا[6] آتے ہیں اور وہ چیزیں کس کے لیے ہیں اس کے متعلق جو عرف ہو اُس پر عمل کیا جائے اور اگر بھیجنے والے نے تصریح کردی ہے تو یہ سب سے بڑھ کر ہے چنانچہ تقریبات میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ نام بنام سارے گھر کے لیے جوڑے بھیجے جاتے ہیں بلکہ ملازمین کے لیے بھی جوڑے آتے ہیں اس صورت میں جس کے لیے جو آیا ہے وہی لے سکتا ہے دوسرا نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۴۲ شادی وغیرہ تمام تقریبات میں طرح طرح کی چیزیں بھیجی جاتی ہیں اس کے متعلق ہندوستان میں مختلف قسم کی رسمیں ہیں ہر شہر میں ہر قوم میں جدا جدا رسوم ہیں ان کے متعلق ہدیہ اور ہبہ کا حکم ہے یا قرض کا عموماً رواج سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ دینے والے یہ چیزیں بطور قرض دیتے ہیں اِسی وجہ سے شادیوں میں اور ہر تقریب میں جب روپے دیے جاتے ہیں تو ہر ایک شخص کا نام اور رقم تحریر کرلیتے ہیں جب اُس دینے والے کے یہاں تقریب ہوتی ہے تو یہ شخص جس کے یہاں دیا جاچکا ہے فہرست نکالتا ہے اور اُتنے روپے ضرور دیتا ہے جو اُس نے دیے تھے اور اس کے خلاف کرنے میں سخت بدنامی ہوتی

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الھبة، ج۸، ص۵۸۲.

2 ……قرابت دار، قریب کے رشتہ دار۔

3 ……"الدرالمختار"، کتاب الھبة، ج۸، ص۵۸۲.

4 ……رواج۔ 5 ……ماں کا خاندان۔ 6 ……تحفے، تحائف۔

www.dawateislami.net

ہے اور موقع پا کر کہتے بھی ہیں کہ نیوتے [1] کا روپیہ نہیں دیا اگر یہ قرض نہ سمجھتے ہوتے تو ایسا عرف نہ ہوتا جو عموماً ہندوستان میں ہے۔

مسئلہ ۴۳ ایک شخص پردیس سے آیا اور جس کے یہاں اوترا اُس کو کچھ تحائف دیے اور یہ کہا کہ اس کو اپنے گھر والوں میں تقسیم کردو اور خود بھی لے لو اُس سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا چیز کسے دی جائے اور اگر وہ موجود نہ ہو چلا گیا ہو تو جو چیز عورتوں کے لائق ہو عورت کو دے اور جو لڑکیوں کے مناسب ہو لڑکیوں کو دے اور جو لڑکوں کے مناسب ہو لڑکوں کو دے اور جو چیز خود اُس کے مناسب ہو وہ خود لے اور جو چیز ایسی ہو کہ مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں ہو تو دیکھا جائے گا کہ وہ دینے والا مرد کا رشتہ دار ہے تو مرد لے اور عورت کا رشتہ دار ہے تو عورت لے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ بعض اولاد کے ساتھ محبت زیادہ ہو بعض کے ساتھ کم یہ کوئی ملامت کی چیز نہیں کیونکہ یہ فعل غیر اختیاری ہے اور عطیہ [3] میں اگر یہ ارادہ ہو کہ بعض کو ضرر پہنچاوے تو سب میں برابری کرے کم و بیش نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے ہاں اگر اولاد میں ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت و ترجیح ہے مثلاً ایک عالم ہے جو خدمت علم دین میں مصروف ہے یا عبادت و مجاہدہ میں اشتغال رکھتا ہے ایسے کو اگر زیادہ دے اور جو لڑکے دنیا کے کاموں میں زیادہ اشتغال رکھتے ہیں انھیں کم دے یہ جائز ہے اِس میں کسی قسم کی کراہت نہیں یہ حکم دیانت کا ہے اور قضا کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنے مال کا مالک ہے حالت صحت میں اپنا سارا مال ایک ہی لڑکے کو دیدے اور دوسروں کو کچھ نہ دے یہ کرسکتا ہے دوسرے لڑکے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کرسکتے مگر ایسا کرنے میں گنہگار ہے۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۴۵ اولاد کو ہبہ کرنے میں لڑکی اور لڑکا دونوں کو برابر دے یہ نہیں کہ لڑکے کو لڑکی سے دوچند [5] دے دے جس طرح میراث میں ہوتا ہے کہ لڑکے کو لڑکی سے دونا ملتا ہے ہبہ میں ایسا نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ لڑکا اگر فاسق ہے تو اُس کو صرف بقدر ضرورت دے زیادہ دینے کا یہ مطلب ہوگا کہ یہ گناہ کے کام میں اُس کا معین [7] ہے، لڑکا فاسق ہے یہ گمان ہے کہ اُس کے بعد یہ اموال بدکاری اور گناہ میں خرچ کر ڈالے گا۔ تو اُس کے لیے چھوڑ

---

1 ......شادی، بیاہ اور دیگر تقریبات میں جو تحفہ یا نقدی دی جاتی ہے اسے نیوتا کہتے ہیں۔

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب الثالث فیما یتعلق بالتحلیل، ج ٤، ص ٣٨٣.

3 ......تحفہ۔

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج ٧، ص ٤٩٠.

5 ......دُگنا، ڈبل۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب السادس فی الهبة للصغیر، ج ٤، ص ٣٩١.

7 ......مددگار۔

www.dawateislami.net

جانے سے یہ بہتر ہے کہ نیک کاموں میں یہ اموال صَرف[1] کرڈالے اِس صورت میں اُسے میراث سے محروم کرنے میں گناہ نہیں کہ یہ حقیقۃً میراث سے محروم کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے اموال اوراپنی کمائی کوحرام میں خرچ کرنے سے بچانا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ باپ کو یہ جائز نہیں کہ نابالغ لڑکے کا مال دوسرے لوگوں کو ہبہ کردے اگرچہ معاوضہ لے کر ہبہ کرے کہ یہ بھی ناجائز ہے اورخود بچہ بھی اپنا مال ہبہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا یعنی اُس نے ہبہ کردیا اور موہوب لہ کو دیدیا اُس سے واپس لیا جائے گا کہ ہبہ جائز ہی نہیں۔[3] (درمختار، بحر) یہی حکم صدقہ کا ہے کہ نابالغ اپنا مال نہ خودصدقہ کرسکتا ہے نہ اُس کا باپ۔ یہ بات نہایت یادرکھنے کی ہے اکثر لوگ نابالغ سے چیز لے کر استعمال کرلیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اُس نے دے دی حالانکہ یہ دینا نہ دینے کے حکم میں ہے بعض لوگ دوسرے کے بچہ سے پانی بھروا کر پیتے یا وضوکرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اُس پانی کا وہ بچہ مالک ہوجاتا ہے اور ہبہ نہیں کرسکتا پھر دوسرے کواُس کا استعمال کیوں کر جائز ہوگا۔ اگروالدین بچہ کواس لیے چیز دیں کہ یہ لوگوں کو ہبہ کردے یا فقیروں کوصدقہ کردے تاکہ دینے اورصدقہ کرنے کی عادت ہو اور مال و دنیا کی محبت کم ہوتو یہ ہبہ وصدقہ جائز ہے کہ یہاں نابالغ کے مال کا ہبہ وصدقہ نہیں بلکہ باپ کا مال ہے اور بچہ دینے کے لیے وکیل ہے جس طرح عموماً دروازوں پر سائل جب سوال کرتے ہیں تو بچوں ہی سے بھیک دلواتے ہیں۔

مسئلہ ۴۸ بچہ نے ہدیہ پیش کیا اور یہ کہا کہ میرے والد نے یہ ہدیہ آپ کے پاس بھیجا ہے اُس کو لینا اور کھانا جائز ہے مگر جب یہ گمان ہو کہ اُس کے باپ نے نہیں بھیجا ہے یہ خود لایا ہے اور یہ غلط ہے کہ اُس کے باپ نے بھیجا ہے تو نہ لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی کپڑے اِس لیے بنائے کہ جب پیدا ہوگا تو اُن پر رکھا جائے گا مثلاً تکیہ، گدا، وہ پیدا ہوا اوراُسی پر رکھا گیا پھر مرگیا یہ کپڑے میراث نہیں قرار پائیں گے جب تک اُس نے یہ اقرار نہ کیا ہو کہ یہ کپڑے لڑکے کی ملک ہیں اور بدن کے کپڑے جو پہننے کے ہیں جب انھیں بچہ نے پہن لیا مالک ہوگیا اور میراث ہیں۔[5] (بحر)

---

1 ......خرچ۔

2 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الھبۃ، الباب السادس فی الھبۃ للصغیر، ج٤، ص٣٩١.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الھبۃ، ج٨، ص٥٨٣.

و"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج٧، ص٤٨٣۔٤٩٢.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الھبۃ، الباب الثالث فیما یتعلق بالتحلیل، ج٤، ص٣٨٣.

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج٧، ص٤٩٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۰ نابالغہ لڑکی شوہر کے یہاں رخصت ہو کر چلی گئی اُس کو اگر کوئی چیز ہبہ کردی جائے اور شوہر قبضہ کر لے ہبہ تمام ہو جائے گا اُس کا باپ زندہ ہو یا مر گیا ہو دونوں صورتوں میں شوہر قبضہ کرسکتا ہے وہ نابالغہ قابلِ جماع[1] ہو یا نہ ہو دونوں کا ایک حکم ہے اور نابالغہ کے باپ نے یا خود اوس نے جبکہ سمجھ وال ہو قبضہ کیا یہ بھی ہوسکتا ہے یعنی شوہر ہی کا قبضہ کرنا ضروری نہیں اور اگر زوجہ بالغہ ہے تو اُس کے خود قبضہ کی ضرورت ہے شوہر کا قبضہ کافی نہیں اور اگر نابالغہ ہے اور ابھی رخصت بھی نہیں ہوئی ہے تو شوہر کا قبضہ اس صورت میں بھی کافی نہیں بلکہ اُسکے باپ وغیرہ جن کے قبضہ کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ قبضہ کر سکتے ہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵۱ ایک شخص نے دو کپڑے ایک شخص کو دیے اور یہ کہا کہ ایک تمھارا ہے اور ایک تمھارے لڑکے کا اور جدا ہونے سے قبل یہ نہیں متعین کیا کہ کون کس کا ہے یہ ہبہ جائز نہیں اور بیان کردیا ہے تو جائز ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲ دو شخصوں نے ایک شخص کو مکان جو قابلِ قسمت[4] ہے ہبہ کردیا اور قبضہ دیدیا ہبہ صحیح ہے کہ یہاں شیوع نہیں ہے اور اگر ایک نے دو شخصوں کو ہبہ کیا اور یہ دونوں بالغ ہیں یا ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ اور یہ نابالغ اُسی بالغ کی پرورش میں ہے اور فقیر بھی نہیں ہیں اور مکان قابلِ تقسیم ہے تو ہبہ صحیح نہیں کہ مشاع کا ہبہ ہے اور اگر ایک نے ایک ہی کو ہبہ کیا ہے مگر موہوب لہ نے دو شخصوں کو قبضہ کے لیے وکیل کیا ہے تو یہ ہبہ جائز ہے۔ اور اگر دو شخصوں نے ایک مکان دو شخصوں کو ہبہ کیا یوں کہ ایک نے اپنا حصہ ایک کو ہبہ کیا اور دوسرے نے اپنا حصہ دوسرے کو تو یہ ہبہ ناجائز ہے اور اگر باپ نے اپنے دو بیٹوں کو ہبہ کیا اور دونوں بالغ ہیں یا ایک بالغ دوسرا نابالغ تو ہبہ صحیح نہیں اور اگر دونوں نابالغ ہیں تو صحیح ہے۔[5] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۳ دس روپے دو فقیروں پر تصدق کیے یا ہبہ کیے یہ جائز ہے یعنی صدقہ میں شیوع مانعِ صحت نہیں[6] کہ صدقہ میں اللہ (عزوجل) کی رضا مقصود ہے وہ ایک ہے فقیر کا ایک ہونا یا متعدد ہونا اس کا لحاظ نہیں اور فقیر کو صدقہ کرنا یا ہبہ کرنا دونوں کا ایک مطلب ہے یعنی بہر صورت صدقہ ہے اور دو شخص غنی ہیں اُن کو دس روپے ہبہ کیے یا صدقہ کیے یہ دونوں ناجائز کہ یہاں

---

1. ……ہمبستری کے قابل۔
2. ……"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج۷، ص۴۹۲.
3. ……"ردالمحتار"، کتاب الھبۃ، ج۷، ص۵۸۴.
4. ……تقسیم کے قابل۔
5. ……"البحرالرائق"، کتاب الھبۃ، ج۷، ص۴۹۲.
و"الدرالمختار"، کتاب الھبۃ، ج۸، ص۵۸۴.
6. ……صحیح ہونے میں رکاوٹ نہیں۔

www.dawateislami.net

دونوں لفظوں سے ہبہ ہی مراد ہے اور ہبہ میں شیوع مانع ہے [1] کیونکہ یہاں اغنیا کی رضامندی مقصود ہے اور وہ متعدد ہیں اور صحیح نہ ہونے کا اِس مقام پر مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں مالک نہیں ہوں گے اگر دونوں کو تقسیم کرکے قبضہ دیدیا دونوں مالک ہوجائیں گے۔ [2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۴ دیوار اس کے مکان میں اور پڑوسی کے مکان میں مشترک ہے اس نے وہ دیوار پڑوسی کو ہبہ کردی یہ جائز ہے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۵۵ مریض صرف ثلث مال [4] سے ہبہ کرسکتا ہے اور یہ ہبہ بھی اُس وقت صحیح ہے کہ اُس کی زندگی میں موہوب لہ [5] قبضہ کرلے۔ قبضہ سے پہلے مریض مرگیا تو ہبہ باطل ہوگیا۔ [6] (عالمگیری)

ہبہ واپس لینے کا بیان

کسی کو چیز دے کر واپس لینا بہت بُری بات ہے حدیث میں ارشاد ہوا اسکی مثال ایسی ہے جس طرح کتا قے کرکے پھر چاٹ جاتا [7] لہٰذا مسلمان کو اس سے بچنا ہی چاہیے مگر چونکہ ہبہ ایسا تصرف ہے کہ واہب پر لازم نہیں اگر دے کر واپس ہی لینا چاہے تو قاضی واپس کردے گا اُسے نہ واپس لینے پر مجبور نہیں کرے گا اور یہ واپس لینے کا حکم بھی حدیث سے ثابت ہے مگر سب جگہ واپس نہیں کرسکتا بعض صورتیں ایسی ہیں کہ اُن میں واپس لے سکتا ہے اور بعض میں نہیں یہاں اسی کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۱ ہبہ میں اگر موہوب لہ کا قبضہ ہی نہیں ہوا ہے تو ابھی ہبہ کی تمامیت ہی نہیں ہوئی ہے اگر واہب نے رجوع کرلیا تو ہبہ بھی ختم ہوگیا اس کو رجوع نہیں کہتے رجوع یہ ہے کہ تمام ہوچکا ہے موہوب لہ نے قبضہ کرلیا ہے اس کے بعد واپس لے۔ [8] (درمختار)

---

1 ...... یعنی اشتراک ہبہ کے صحیح ہونے میں رکاوٹ ہے۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الهبة، ج۷، ص۴۹۳، ۴۹۴.

و"الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۸۵.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، ج۸، ص۵۸۶.

4 ...... تہائی مال۔ 5 ...... جس کے لئے ہبہ کیا گیا۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب العاشر فی هبة المریض، ج۴، ص۴۰۰.

7 ...... "سنن أبی داؤد"، کتاب الإجارة، باب الرجوع فی الهبة، الحدیث: ۳۵۳۹، ج۳، ص۴۰۶.

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۸، ص۵۸۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جب موہوب لہ کو قبضہ دیدیا تو اب رجوع کرنے کے لیے قاضی کا حکم دینا یا موہوب لہ کا راضی ہونا ضروری ہے اور قبضہ نہ کیا ہو تو اس کی ضرورت نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ واہب نے کہہ دیا ہے کہ میں اس ہبہ کو واپس نہیں لوں گا جب بھی واپس لے سکتا ہے اُس کا یہ کہہ دینا مانعِ رجوع[2] نہیں۔[3] (بحر) اور اگر حقِ رجوع سے[4] مصالحت کرلی ہے تو رجوع نہیں کرسکتا کہ صلح میں جو چیز دی ہے ہبہ کا عوض ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ ایک شخص نے دوسرے سے کہا فلاں کو ایک ہزار روپیہ میری طرف سے ہبہ کردو اُس نے کردیے اور موہوب لہ نے قبضہ بھی کرلیا ہبہ تمام ہوگیا دوسرا شخص واپس نہیں لے سکتا نہ پہلے سے لے سکتا ہے نہ موہوب لہ سے اور وہ پہلا چاہے تو موہوب لہ سے واپس لے سکتا ہے کہ واہب یہی ہے وہ دینے والا متبرع[6] ہے اور اگر پہلے نے یہ کہا ہے کہ فلاں کو ایک ہزار ہبہ کردو میں اس کا ضامن ہوں اور اُس نے دیدیے تو پہلا شخص ضامن ہے دوسرا اس سے لے سکتا ہے موہوب لہ سے نہیں لے سکتا اور پہلا شخص موہوب لہ سے واپس لے سکتا ہے۔[7] (بحر)

مسئلہ ۵ صدقہ دیکر واپس لینا جائز نہیں لہٰذا جس کو صدقہ دیا تھا اُس نے عاریت یا ودیعت سمجھ کر کچھ دنوں کے بعد واپس دیا اس کو لینا جائز نہیں اور لے لیا ہو تو واپس کردے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ دَین[9] کے ہبہ میں رجوع نہیں کرسکتا مثلاً دائن[10] نے مدیون[11] کو دَین ہبہ کردیا اور مدیون نے قبول کرلیا دائن واپس نہیں لے سکتا کہ یہ اسقاط ہے مگر قبول کرنے سے پہلے واپس لے سکتا ہے۔[12] (بحر)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الخامس فی الرجوع...إلخ،ج٤،ص٣٨٥.

2 ......واپس لینے میں رکاوٹ۔

3 ......"البحرالرائق"، كتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٧،ص٤٩٥.

4 ......واپسی کے حق سے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الخامس فی الرجوع...إلخ،ج٤،ص٣٩١.

6 ......احسان کرنے والا۔

7 ......"البحرالرائق"، كتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٧،ص٤٩٥.

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الثانی عشر فی الصدقة،ج٤،ص٤٠٦.

9 ......قرض۔　10 ......قرض خواہ۔　11 ......مقروض۔

12 ......"البحرالرائق"، كتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٧،ص٤٩٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ رجوع کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ رجوع کے الفاظ بولے مثلاً رجوع کیا، واپس لیا، ہبہ کو توڑ دیا، باطل کر دیا اور اگر الفاظ نہیں بولے بلکہ اُس چیز کو بیع کر دیا یا اپنی چیز میں خلط کر دیا[1] یا کپڑا تھا رنگ دیا یا غلام تھا آزاد کر دیا یہ رجوع نہیں بلکہ یہ تصرفات[2] بیکار ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ واہب کو موہوب لہ سے ہبہ کو خریدنا نہ چاہیے کہ یہ بھی رجوع کے معنے میں ہے کیونکہ موہوب لہ یہ خیال کرے گا کہ یہ چیز اسی کی دی ہوئی ہے پورے دام[4] لینے سے اُسے شرم آئے گی مگر باپ نے بیٹے کو کوئی چیز دی ہے پھر خریدنا چاہتا ہے تو خرید سکتا ہے کہ شفقت پدری کم دام دینے سے مانع ہوگی۔[5] (بحر)

مسئلہ ۹ ہبہ میں رجوع کرنے سے سات چیزیں مانع ہیں اُن سات کو اِن الفاظ میں جمع کیا گیا ہے۔ ''دمع خزقہ'' دال سے مُراد زیادت متصلہ ہے۔ میم سے مراد موت یعنی واہب و موہوب لہ دونوں میں سے کسی کا مرجانا۔ عین سے مراد عوض۔ خا سے مراد خروج یعنی ہبہ کا ملک موہوب لہ سے خارج ہوجانا۔ زا سے مراد زوجیت۔ قاف سے مراد قرابت۔ ہا سے ہلاک۔ ان سب کے احکام کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(ا) زیادت متصلہ:

مسئلہ ۱۰ جس چیز کو ہبہ کیا اُس میں کچھ زیادت ہوئی اگر یہ موہوب کے ساتھ متصل ہے واہب رجوع نہیں کرسکتا مثلاً ایک نابالغ غلام کسی کو ہبہ کیا اب وہ جوان ہوگیا رجوع نہیں کرسکتا زیادت متصلہ متولدہ ہو یا غیر متولدہ موہوب لہ کے فعل سے ہوئی ہو یا اس کے فعل سے نہ ہو سب کا ایک حکم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ زمین ہبہ کی موہوب لہ نے اس میں مکان بنایا یا درخت لگائے یہ زیادت متصلہ ہے یا پانی نکالنے کا چرخ نصب کیا[7] اس طرح کہ توابعِ زمین میں[8] شمار ہو اور بیع میں بغیر ذکر کیے تبعاً داخل ہوجائے یہ بھی زیادت متصلہ ہے۔ یوہیں

---

1 ...... ملادیا۔
2 ...... بےکام کاج۔
3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الخامس فی الرجوع... إلخ، ج٤، ص٣٨٦.
4 ...... پوری قیمت۔
5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج٧، ص٤٩٥.
6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الخامس فی الرجوع... إلخ، ج٤، ص٤٠٦.
7 ...... کنویں سے پانی کھینچنے کا چرخ لگایا یا موٹر وغیرہ لگائی۔
8 ...... زمین سے متعلقہ چیزوں میں۔

www.dawateislami.net

اگر مکان ہبہ کیا تھا موہوب لہ نے اُس میں کچھ نئی تعمیر کی یہ زیادت متصلہ ہے۔ اب واپس نہیں لے سکتا۔[1] (بحر، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ حمام ہبہ کیا تھا موہوب لہ نے اُسے رہنے کا مکان بنایا یا مکان ہبہ کیا تھا اُسے حمام بنایا اگر عمارت میں تغییر نہیں کی ہے رجوع کرسکتا ہے اور اگر تغییر کی ہے مثلاً دروازہ لگایا یا گچ کرائی[2] یا کہگل کرائی[3] تو رجوع نہیں کرسکتا اور اگر عمارت منہدم کردی[4] صرف زمین باقی ہے تو رجوع کرسکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ موہوب میں کچھ نقصان پیدا ہوگیا یہ رجوع کو منع نہیں کرتا خواہ وہ نقصان موہوب لہ کے فعل سے ہو یا اس کے فعل سے نہ ہو مثلاً کپڑا ہبہ کیا تھا اُس کو قطع کرالیا۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۴ زیادت منفصلہ رجوع سے مانع نہیں مثلاً بکری ہبہ کی تھی اُس کے بچہ پیدا ہوا یہ زیادت منفصلہ ہے واہب اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے اور وہ زیادت موہوب لہ کی ہوگی اُس کو واپس نہیں لے سکتا مگر جانور کو اُس وقت واپس لے سکتا ہے جب بچہ اس قابل ہوجائے کہ اُسے اپنی ماں کی حاجت نہ رہے۔[7] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۵ زیادت سے یہ مراد ہے کہ موہوب میں کوئی ایسی بات پیدا ہوجائے جس سے قیمت میں اضافہ ہوجائے لہٰذا اُس چیز کا پہلے سے زیادہ فربہ ہوجانا یا خوبصورت ہوجانا بھی زیادت ہے۔ کپڑا تھا سی دیا یا رنگ دیا یہ بھی زیادت ہے۔ چیز کو ایک جگہ سے منتقل کرکے دوسری جگہ لے گیا جبکہ اِس انتقال مکانی[8] سے قیمت میں اضافہ ہوجائے یہ بھی زیادت میں داخل ہے غلام کافر تھا مسلمان ہوگیا یا اُس نے کوئی جنایت کی تھی[9] ولی جنایت نے معاف کردی۔ بہرا تھا سننے لگا۔ اندھا تھا دیکھنے لگا یہ سب زیادت متصلہ میں داخل ہیں۔ اور اگر قیمت کی زیادتی نرخ تیز ہوجانے کے سبب سے ہے تو زیادت میں اس کا شمار نہیں۔

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۵.
و"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۸۸.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب الخامس فی الرجوع فی الھبة...إلخ، ج۴، ص۳۸۶.

2 ......سفیدی اور دریا کی ریت سے تیار کئے ہوئے چونے کا پلستر کروایا۔

3 ......بھوسا ملی ہوئی مٹی کا پلستر کروایا۔　4 ......گرادی۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب الخامس فی الرجوع فی الھبة...إلخ، ج۴، ص۳۸۷.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۶.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۸۹.
و"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۶.

8 ......نقل مکانی۔　9 ......ایسا جرم کیا تھا جس سے عقوبت دنیوی (دنیوی سزا) لازم آتی ہے۔

www.dawateislami.net

تعلیم و کتابت اور کوئی صنعت سکھا دینا بھی زیادت میں داخل ہے۔ کپڑا ہبہ کیا تھا اُسے موہوب لہ نے دھلوایا۔ جانور یا غلام جب ہبہ کیا تھا بیمار تھا موہوب لہ نے اُس کا علاج کرایا اب اچھا ہوگیا یہ بھی زیادت میں داخل ہے اور اگر موہوب لہ کے یہاں بیمار ہوا اور اُس نے علاج کرایا اور اچھا ہوگیا یہ رجوع سے مانع نہیں ہے۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۶ زمین میں مکان بنوایا یا درخت لگائے اگر یہ زیادتی اُس پوری زمین میں شمار ہو تو پوری کا رجوع ممتنع ہوجائے گا اور اگر فقط اُس قطعہ میں زیادت شمار ہو باقی میں نہیں تو اس قطعہ کی واپسی ممتنع ہوجائے گی باقی کی نہیں یعنی اگر بہت زیادہ زمین ہے کہ ایک دو مکان کے بننے سے پوری زمین میں اضافہ نہیں متصور ہوتا تو فقط اس حصہ کی واپسی ممتنع ہوجائے گی جس میں مکان بنا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ زمین میں بے موقع روٹی پکانے کا تنور گڑوایا یہ زیادت میں داخل نہیں ہے بلکہ نقصان ہے۔ درخت کاٹ ڈالنا یا اُسے چیر پھاڑ کر جلانے کا ایندھن بنالینا مانع رجوع نہیں اور اُس کو کاٹ کر چوکھٹ، بازو[3]، کیواڑ[4]، کڑیاں[5]، وغیرہ کوئی چیز بنائی تو رجوع نہیں کرسکتا۔ جانور کو قُربانی کرڈالنا یا اور طرح ذبح کرنا بھی واپس کرنے کو منع نہیں کرتا۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۸ کپڑا ہبہ کیا تھا موہوب لہ نے اُسے دو ٹکڑے کرڈالا ایک ٹکڑے کی اچکن[7] سلوائی واہب دوسرے ٹکڑے کو واپس لے سکتا ہے۔ چھلا ہبہ کیا موہوب لہ نے اُس پر نگ لگایا اگر نگ جدا کرنے میں نقصان ہوگا تو واپس نہیں لے سکتا ورنہ لے سکتا ہے۔[8] (بحر)

مسئلہ ۱۹ کاغذ ہبہ کیا اُس پر لکھ کر کتاب بنائی واپس نہیں لے سکتا۔ سادی بیاض[9] ہبہ کی تھی موہوب لہ نے اُس

---

1. ……"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹٦.
و"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۸۸.
2. ……"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۸۸.
3. ……دروازے وغیرہ کی کھڑی لکڑیوں میں سے ہر ایک کو بازو کہتے ہیں۔
4. ……دروازے یا کھڑکی وغیرہ کا پٹ۔
5. ……کڑی کی جمع، شہتیر۔
6. ……"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹٦۔۴۹۷.
7. ……ایک قسم کا مردانہ لباس۔
8. ……"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۷.
9. ……یعنی سادہ اوراق کی مجلد یا غیر مجلد کتاب۔

www.dawateislami.net

میں کتاب لکھی جس سے اُس کی قیمت بڑھ گئی واپس نہیں لے سکتا اور اگر حساب وغیرہ ایسی چیزیں لکھی جس کی وجہ سے اس کا ردی میں شمار ہے تو واپس لے سکتا ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۰ قرآن مجید ہبہ کیا تھا اُس میں اعراب (زیر زبر) لگائے واپس نہیں لے سکتا۔ لوہا ہبہ کیا تھا اُس کی تلوار یا چھری وغیرہ کوئی چیز بنالی رجوع نہیں کرسکتا سوت ہبہ کیا اُس کا کپڑا بُنوالیا رجوع نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ واہب[3] اور موہوب لہ[4] میں اختلاف ہوا کہ موہوب لہ کے پاس زیادت ہوئی ہے یا نہیں اگر وہ زیادت متولدہ ہے مثلاً چھوٹی چیز ہبہ کی تھی اب وہ بڑی ہوگئی واہب کہتا ہے کہ اتنی ہی بڑی میں نے ہبہ کی تھی اور موہوب لہ کہتا ہے چھوٹی تھی اب بڑی ہوگئی اس میں واہب کا قول معتبر ہے اور اگر وہ زیادت غیر متولدہ ہے جیسے کپڑے کا سل جانا اُس کو رنگ دینا اس میں موہوب لہ کا قول معتبر ہے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۲۲ موہوب لہ کہتا ہے کہ مکان میں جدید تعمیر ہوئی ہے واہب اِس سے منکر ہے اگر اتنی تعمیر اتنے دنوں میں عموماً نہ ہوتی ہو تو واہب کا قول معتبر اگرچہ یہ زیادت غیر متولدہ ہے۔ واہب کہتا ہے میں نے یہ رنگا ہوا کپڑا ہبہ کیا ہے یا ستو میں گھی ملا کر ہبہ کیا ہے موہوب لہ کہتا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا نہ تھا میں نے رنگا ہے میں نے گھی ستو میں ملایا ہے چونکہ موہوب لہ منکر ہے اسی کا قول معتبر ہے۔[6] (بحر)

(۲) موت احد المتعاقدین:

مسئلہ ۲۳ ہبہ کرکے قبضہ دیدیا اس کے بعد واہب یا موہوب لہ دونوں میں سے کوئی بھی مرجائے ہبہ واپس نہیں ہوسکتا موہوب لہ مرگیا تو اُس کی ملک ورثہ کی طرف منتقل ہوگئی واہب مرگیا تو اس کا وارث اس چیز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اجنبی ہے لہٰذا واپس نہیں لے سکتا۔[7] (بحر، درمختار)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۷.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الخامس فی الرجوع... إلخ، ج٤، ص٣٨٩.

3 ...... ہبہ کرنے والا۔ 4 ...... جس کو ہبہ کیا گیا۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص٤٩٦.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص٤٩٧.

و "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۸، ص٥٩٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴: اگر قبضہ سے پہلے متعاقدین میں سے کسی کا انتقال ہوگیا تو یہ رجوع کو نہیں منع کرتا بلکہ وہ ہبہ ہی باطل ہوگیا وارث کہتا ہے میرے مورِث نے [1] یہ چیز تمھیں ہبہ کی تھی تم نے قبضہ نہیں کیا یہاں تک کہ اُس کا انتقال ہوگیا موہوب لہ کہتا ہے میں نے اُس کے مرنے سے پہلے ہی چیز پر قبضہ کرلیا تھا اگر وہ چیز وارث کے قبضہ میں ہو تو اُسی کا قول معتبر ہے۔ [2] (درمختار، بحر)

(۳) واہب کا عوض لے لینا مانع رجوع ہے:

مسئلہ ۲۵: موہوب لہ نے عوض دیا تو واہب کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ہبہ کا عوض ہے موہوب لہ نے کہا اپنے ہبہ کا عوض لو یا اُس کا بدلہ لو یا اُس کے مقابلہ میں یہ چیز لو واہب نے لے لیا رجوع کرنے کا حق ساقط ہوگیا اور اگر عوض ہونا لفظوں سے ظاہر نہیں کیا تو ہر ایک اپنے اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے یعنی واہب ہبہ کو اور موہوب لہ عوض کو۔ [3] (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۲۶: ہبہ کا عوض بھی ہبہ ہے اس میں وہ تمام باتیں لحاظ رکھی جائیں گی جو ہبہ کے لیے ضروری ہیں جن کا ذکر ہو چکا مثلاً اس کا جدا کر دینا، مشاع نہ ہونا، اس پر قبضہ دلا دینا۔ [4] (درمختار، بحر) صرف اتنا فرق ہے کہ ہبہ میں حق رجوع ہوتا ہے جب تک موانع نہ پائے جائیں اور اس میں یہ حق نہیں۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ہبہ کا عوض اوتنا ہی ہونا ضروری نہیں اُس سے کم اور زیادہ بھی ہوسکتا ہے اُس جنس کا بھی ہوسکتا ہے اور دوسری جنس کا بھی ہوسکتا ہے۔ مثلاً اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑے سے پھل وغیرہ کی ڈالی لگاتے ہیں اور جتنے کی چیزیں ہوتی ہیں اُس سے بہت زیادہ پاتے ہیں۔ [6] (بحر)

مسئلہ ۲۸: بچہ کو کوئی چیز ہبہ کی گئی اس کے باپ کو یہ اختیار نہیں کہ اس کے مال سے اُس ہبہ کا معاوضہ دے اگر عوض

1......یعنی مرنے والے نے۔

2......"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۱.

و"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۷.

3......"الھدایة"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۲، ص۲۲٦.

و"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۷.

4......"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۱.

و"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۷.

5......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب السابع فی حکم العوض فی الھبة، ج۴، ص۳۹۴.

6......"البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۷.

www.dawateislami.net

دیدیا جب بھی واہب ہبہ کو واپس لے سکتا ہے کہ وہ عوض دینا صحیح ہی نہیں ہوا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۹ نصرانی یا کسی کافر نے مسلمان کو کوئی چیز ہبہ کی مسلمان اس کے عوض میں اُسے سوئر یا شراب دے یہ عوض دینا صحیح نہیں کیونکہ مسلمان اپنی طرف سے کسی کو بھی اِن چیزوں کا مالک نہیں کرسکتا اور جب یہ دینا صحیح نہ ہوا تو واہب اب بھی رجوع کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ عوض دینے کا یہ مطلب ہے کہ موہوب کے سوا دوسری چیز واہب کو دے اگر موہوب کا ایک حصہ باقی کے عوض میں دیدیا یہ صحیح نہیں واہب رجوع کرسکتا ہے۔ دو چیزیں ہبہ کی ہیں اگر دو عقد کے ذریعہ سے ہبہ ہوئی ہیں تو ایک کو دوسرے کے عوض میں دے سکتا ہے اور اگر ایک ہی عقد میں دونوں چیزیں واہب نے دی تھیں تو ایک کو دوسری کا عوض نہیں کہہ سکتے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ گیہوں[4] ہبہ کیے تھے موہوب لہ نے انھیں میں سے تھوڑا آٹا پسوا کر باقی کے عوض میں واہب کو دے دیا یہ عوض دینا صحیح ہے یعنی اب واہب بقیہ گیہوں کو واپس نہیں لے سکتا کہ عوض لے چکا ہے۔ یوہیں کپڑا ہبہ کیا تھا اُس میں کا ایک حصہ رنگ کر یا سی کر باقی کے عوض میں دیا یا ستو ہبہ کیا تھا تھوڑا سا اُسی میں سے گھی میں ملا کر واہب کو دیدیا یہ تعویض[5] صحیح ہے۔ ایک شخص نے دو کنیزیں ہبہ کی تھیں موہوب لہ کے پاس ان میں سے ایک کے بچہ پیدا ہوا یہ بچہ عوض میں دیدیا یہ صحیح ہے اور واپس لینا ممتنع ہوگیا۔ جانور کے ہبہ کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۳۲ اجنبی شخص نے موہوب لہ کی طرف سے بطور تبرع و احسان واہب کو عوض دیا یہ بھی صحیح ہے اگر واہب نے قبول کرلیا رجوع ممتنع ہوگیا اجنبی کا عوض دینا موہوب لہ کے حکم سے ہو یا بغیر حکم دونوں کا ایک حکم ہے۔[7] (ہدایہ، بحر)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۷.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۸، ص۵۹۳.

3 ......المرجع السابق.

4 ......گندم۔ 5 ......عوض دینا۔

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۸، ص۵۹۳.

7 ......"الهداية"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۲، ص۲۲۶.

و"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۳ موہوب لہ کی طرف سے دوسرے نے عوض دیدیا یہ موہوب لہ سے رجوع نہیں کرسکتا اگرچہ یہ موہوب لہ کا شریک ہی ہوا گرچہ اس نے اُس کے حکم سے عوض دیا ہو کیونکہ موہوب لہ کے ذمہ عوض دینا واجب نہ تھا لہٰذا اُس کا حکم کرنا ایسا ہی ہے جس طرح تبرع کرنے کا حکم ہوتا کہ اس میں رجوع نہیں کرسکتا ہاں اگر اس نے یہ کہہ دیا ہے کہ تم عوض دے دو میں اس کا ضامن ہوں تو اس صورت میں وہ اجنبی موہوب لہ سے لے سکتا ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۳۴ ہبہ کا عوض دے دیا اب دیکھتا ہے کہ موہوب[2] میں عیب ہے تو اسے یہ اختیار نہیں کہ موہوب کو واپس دے کر عوض واپس لے۔ یوہیں واہب[3] نے عوض پر قبضہ کرلیا تو اُسے بھی یہ اختیار نہیں کہ عوض واپس دے کر موہوب کو واپس لے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ مریض نے ہبہ کیا موہوب لہ نے ہبہ کا عوض دیا اور مریض نے اُس پر قبضہ کرلیا پھر مرگیا اور اُس مریض کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ تھا جسے ہبہ کردیا تو اگر وہ عوض اُس مال کی دو تہائی قیمت کی قدر ہو یا زیادہ ہو تو ہبہ نافذ ہے اور اگر نصف قیمت کی قدر ہو تو ایک سدس[5] اُس کے ورثہ موہوب لہ سے واپس لے سکتے ہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ عوض دینے کے بعد ہبہ میں کسی نے اپنا حق ثابت کیا اور نصف موہوب کو لے لیا تو موہوب لہ واہب سے نصف عوض واپس لے سکتا ہے اور اگر اس کا عکس ہو یعنی نصف عوض میں مستحق نے حق ثابت کر کے لے لیا تو واہب کو یہ حق نہیں کہ نصف ہبہ کو واپس لے لے ہاں اگر اس باقی کو یعنی جو کچھ عوض اس کے پاس رہ گیا ہے اس کو واپس کر کے ہبہ کا کل یا جز لینا چاہتا ہے تو لے سکتا ہے۔

فائدہ: اس مقام پر عوض سے مُراد وہ ہے کہ ہبہ میں مشروط نہ ہو اگر ہبہ میں عوض مشروط ہو تو وہ مبادلہ کے حکم میں ہے اُس کے اجزا پر اس کی تقسیم ہوگی یعنی نصف عوض کے استحقاق پر نصف ہبہ کو واپس لے سکتا ہے۔[7] (بحر، درمختار، ہدایہ)

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۸.

2 ......ہبہ کی گئی چیز۔ 3 ......ہبہ کرنے والا۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب السابع فی حکم العوض...إلخ، ج۴، ص۳۹۴.

5 ......چھٹا حصہ۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب السابع فی حکم العوض...إلخ، ج۴، ص۳۹۵.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۴۹۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۸، ص۵۹۴.

و"الهدایة"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۲، ص۲۲۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ موہوب لہ نے نصف ہبہ کا عوض دیا ہے یعنی کہہ دیا کہ یہ نصف کے عوض میں ہے تو جس کا عوض نہیں دیا ہے واہب اُسے واپس لے سکتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۸ پورے عوض کو کسی نے اپنا ثابت کیا اگر موہوب شے موجود ہے تو پوری واپس لے سکتا ہے اور ہلاک ہوگئی ہے تو کچھ نہیں اور اگر عوض دینے کے بعد کسی نے پورے ہبہ کو اپنا ثابت کرکے لے لیا تو موہوب لہ عوض کو واپس لے سکتا ہے اگر موجود ہو اور ہلاک ہوگیا ہے تو دو صورتیں ہیں مثلی ہے[2] تو اُس کی مثل لے اور قیمی ہے[3] تو قیمت۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ ہبہ کا عوض دیا تھا مگر اُس کا کوئی حقدار نکل آیا جس نے اس کو لے لیا اور ادھر موہوب چیز میں زیادت ہوگئی تو واہب واپس نہیں لے سکتا ہے۔[5] (درمختار)

(۴) ہبہ کا ملک موہوب لہ سے خارج ہوجانا مانع رجوع ہے:

اُس کی ملک سے نکل جانے کی بہت صورتیں ہیں بیع کردے، صدقہ کردے، ہبہ کردے، جو کچھ کردے واہب واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۴۰ موہوب لہ نے موہوب شے کو ہبہ کردیا تھا اور واہب کا رجوع ممتنع ہوگیا تھا مگر موہوب لہ نے جس کو دیا تھا اُس سے واپس لیا تو واہب اول اس سے لے سکتا ہے کہ مانع زائل ہوگیا۔ موہوب لہ ثانی سے[6] واپسی جو ہوئی وہ قاضی کے حکم سے ہوئی ہو یا خود اُس کی رضامندی سے کہ اس کے رجوع کرنے کے معنی ہبہ کو فسخ کرنا ہے لہٰذا مانع زائل ہوگیا۔ اور اگر اُس چیز کا اس کی ملک میں آنا نئے سبب سے ہو مثلاً اس نے موہوب لہ ثانی سے خرید لی یا اُس نے اس پر صدقہ کردیا اِس صورت میں واہب اوّل اس سے واپس نہیں لے سکتا۔[7] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۴۱ موہوب شے موہوب لہ کی ملک سے خارج ہونے کے بعد اگر پھر اُس کی ملک میں آجائے تو یہ دیکھا

---

[1]...... "الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹٤.

[2]...... جس کی مثل بازار میں ملتی ہو۔ [3]...... جس کی مثل بازار میں نہ ملتی ہو۔

[4]...... "الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹٤ .

[5]...... المرجع السابق.

[6]...... دوسرے موہوب لہ سے۔

[7]...... "الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۵ .

و "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص٤۹۹ .

www.dawateislami.net

جائے گا کہ یہ ملک میں آجانا کس سبب سے ہے اگر فسخ کی وجہ سے ہے تو واہب کو واپس لینے کا حق لوٹ آئے گا مثلاً بیع کر دی تھی پھر وہ بیع قاضی نے فسخ کر دی اور اگر ملک میں واپس آنا سبب جدید سے ہے تو واہب کو واپسی کا حق واپس نہیں آئے گا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴۲ مِلک سے نکلنے کے یہ معنے ہیں کہ پوری طرح اس کی مِلک سے خارج ہو جائے لہٰذا اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ کچھ لگاؤ باقی ہو مثلاً موہوب لہ نے ہبہ کا جانور قربانی کر دیا یا بکری کے گوشت کو صدقہ کرنے کی منت مانی اور ذبح ہو چکی ہے گوشت طیار ہے واہب واپس لے سکتا ہے۔ تمتع[2] یا قران[3] یا نذر[4] کا جانور ہبہ کیا ہوا ہے واہب واپس لے سکتا ہے اگرچہ ذبح کر دیا ہو اور گوشت ہو گیا ہو۔[5] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۴۳ موہوب لہ نے آدھی چیز بیع کر دی ہے آدھی اُس کے پاس باقی ہے جو باقی ہے اس میں رجوع کر سکتا ہے۔[6] (بحر)

(۵) زوجیت مانع رجوع ہے:

مسئلہ ۴۴ زوجیت سے مراد وہ ہے جو وقت ہبہ موجود ہو اور بعد میں پائی گئی تو مانع نہیں مثلاً ایک عورت اجنبیہ کو ہبہ کیا تھا ہبہ کے بعد اس سے نکاح کیا واپس لے سکتا ہے اور اگر اپنی عورت کو ہبہ کیا تھا اس کے بعد فرقت ہو گئی تو واپس نہیں لے سکتا غرض یہ کہ واپس لینے اور نہ لینے دونوں میں وقت ہبہ ہی کا لحاظ ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ مرد نے عورت کے یہاں چیزیں بھیجی تھیں اور عورت نے مرد کے یہاں جس طرح یہاں بھی رواج ہے کہ طرفین سے چیزیں آتی جاتی رہتی ہیں پھر زِفاف کے بعد[8] دونوں میں فرقت ہو گئی[9] شوہر نے دعویٰ کیا کہ جو کچھ میں نے سامان بھیجا تھا بطور عاریت تھا لہٰذا واپس ملنا چاہیے اور عورت بھی کہتی ہے میری چیزیں مجھے واپس مل جائیں ہر ایک دوسرے سے واپس لے لے کیونکہ عورت کا یہ گمان ہے کہ جو کچھ اس نے دیا تھا ہبہ کے عوض میں دیا تھا اور ہبہ ثابت نہیں

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۹.

2 ...... حج تمتع۔ 3 ...... حج قران۔ 4 ...... منت۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۹.

و"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۵.

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۹.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۶.

8 ...... رخصتی کے بعد۔ 9 ...... جدائی ہو گئی۔

www.dawateislami.net

لہٰذا عوض بھی واپس۔[1] (بحر)

(۶) قرابت مانع رجوع ہے:

قرابت سے مراد اس مقام پر ذی رحم مَحرم ہے یعنی یہ دونوں باتیں ہوں اور حرمت بھی نسب کی وجہ سے ہو تو واپس نہیں لے سکتا اگرچہ وہ ذی رحم مَحرم ذمی یا مستامن ہو کہ اس سے بھی واپس نہیں لے سکتا۔ مثلاً باپ، دادا، ماں، دادی اصول[2] اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی فروع[3] اور بھائی، بہن اور چچا، پھوپی کہ یہ سب ذی رحم محرم ہیں۔ اگر موہوب لہ محرم ہے یعنی نکاح حرام ہے مگر ذی رحم نہ ہو جیسے رضاعی بھائی[4] یا مصاہَرت[5] کی وجہ سے حرمت ہو جیسے ساس اور بی بی کی دوسرے خاوند سے اولادیں اور داماد اور بیٹے کی بی بی یا موہوب لہ ذی رحم ہے مگر محرم نہیں جیسے چچازاد بھائی اگرچہ یہ رضاعی بھائی ہو کہ یہاں نسب کی وجہ سے حرمت نہیں ان سب کو چیز ہبہ کرکے واپس لے سکتا ہے۔[6] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ ایک شے غیر منقسم[7] اپنے بھائی اور اجنبی دونوں کو ہبہ کی اور دونوں نے قبضہ کرلیا اجنبی کا حصہ واپس لے سکتا ہے کہ اس میں رجوع سے مانع نہیں ہے اور بھائی کا حصہ واپس نہیں لے سکتا کہ یہاں مانع پایا جاتا ہے۔[8] (درر)

(۷) عین موہوب کا ہلاک ہوجانا مانع رجوع ہے: کہ جب وہ چیز ہی نہیں ہے رجوع کیا کرے گا۔

مسئلہ ۴۷ موہوب لہ کہتا ہے کہ چیز ہلاک ہوگئی اور واہب کہتا ہے کہ نہیں ہلاک ہوئی موہوب لہ کی بات بغیر حلف مان لی جائے گی کہ وہی منکر ہے کیونکہ وجوب رد کا وہ منکر ہے اور اگر واہب کہتا ہے کہ جو چیز میں نے ہبہ کی تھی وہ یہ ہے اور موہوب لہ منکر ہے تو موہوب لہ کی بات حلف کے ساتھ معتبر ہوگی اور اگر موہوب لہ کہتا ہے میں واہب کا بھائی ہوں اور واہب منکر ہے تو واہب کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[9] (بحر)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۴۹۹، ۵۰۰.

2 ...... باپ، دادا، پڑدادا، پڑدادی وغیرہ اس طرح کے رشتے اصول کہلاتے ہیں۔

3 ...... بیٹا، پوتی، پڑپوتا وغیرہ اس طرح کے رشتے فروع کہلاتے ہیں۔

4 ...... دودھ شریک بھائی۔ 5 ...... سسرالی رشتہ۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۵۰۰.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب الخامس فی الرجوع... إلخ، ج٤، ص۳۸٦، ۳۸۷.

7 ...... تقسیم کیے بغیر۔

8 ...... "دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الھبة، باب الرجوع فیھا، الجزء الثانی، ص۲۲۳.

9 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۵۰۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۸ موہوب چیز میں تغیر پیدا ہوگیا یعنی اب دوسری چیز ہوگئی یہ بھی مانع رجوع ہے مثلاً گیہوں کا آٹا پسوا لیا یا آٹا تھا اس کی روٹی پکالی دودھ تھا اُسکو پنیر بنالیا یا گھی کرلیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ کڑیاں[2] ہبہ کی تھیں اُس نے چیر پھاڑ کر ایندھن بنالیا یا کچی اینٹیں ہبہ کی تھیں توڑ کر مٹی بنالی رجوع کرسکتا ہے اور اس مٹی کی پھر اینٹیں بنالیں تو رجوع نہیں کرسکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ روپیہ ہبہ کیا تھا پھر موہوب لہ سے وہی روپیہ قرض لے لیا اب اس کو کسی طرح رجوع نہیں کرسکتا اور اگر موہوب لہ نے اُس روپیہ کو صدقہ کردیا مگر ابھی فقیر نے قبضہ نہیں کیا ہے تو واہب[4] واپس لے سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

رجوع کے مسائل

مسئلہ ۵۱ ہبہ میں رجوع کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ دونوں کی رضامندی سے چیز واپس ہو یا حاکم نے واپسی کا حکم دیدیا ہو لہٰذا قاضی کے حکم کرنے کے بعد اگر واہب نے چیز کو طلب کیا اور موہوب لہ نے انکار کردیا اور اُس کے بعد وہ شے ضائع ہوگئی تو موہوب لہ کو تاوان دینا ہوگا کہ اب اُسے روکنے کا حق نہ تھا اور اگر قاضی کے حکم سے قبل یہ بات ہوئی تو اُس پر تاوان واجب نہیں کہ اوسے روکنے کا حق تھا۔ یوہیں اگر موہوب لہ نے بعد حکم قاضی اُسے روکا نہیں بلکہ ابھی تک واہب نے مانگا نہیں اور موہوب لہ کے پاس ہلاک ہوگئی تو تاوان واجب نہیں۔[6] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۲ قضائے قاضی یا طرفین کی[7] رضامندی سے جب اُس نے رجوع کرلیا تو عقد ہبہ بالکل فسخ ہوگیا اور واہب کی پہلی مِلک عود کرآئی[8] یہ نہیں کہا جائے گا کہ جدید مِلک حاصل ہوئی لہٰذا مالک ہونے کے لیے واہب کے قبضہ کی ضرورت نہیں اور مشاع میں بھی رجوع صحیح ہے مثلاً موہوب لہ نے نصف کو بیع کردیا ہے نصف باقی ہے اس نصف کو واہب نے

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب الخامس فی الرجوع...إلخ، ج٤، ص٣٨٦.

2 ...... کڑی کی جمع، شہتیر۔

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب الخامس فی الرجوع...إلخ، ج٤، ص٣٨٦.

4 ...... ہبہ کرنے والا۔

5 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الهبة، الباب الخامس فی الرجوع...إلخ، ج٤، ص٣٩٠.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج٨، ص٥٩٧.

و"البحرالرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج٧، ص٥٠١.

7 ...... دونوں کی یعنی واہب اور موہوب لہ کی۔

8 ...... یعنی واہب پھر اسی طرح مالک ہوگیا جیسے پہلے مالک تھا۔

www.dawateislami.net

واپس لیا اگرچہ یہ شائع ہے مگر رجوع صحیح ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۵۳ موہوب لہ جب تندرست تھا اُس وقت اُسے کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اور جب وہ بیمار ہوا واہب نے چیز واپس کرلی اگر یہ واپسی حکم قاضی سے ہے تو صحیح ہے ورثہ یا قرض خواہ کو موہوب لہ کے مرنے کے بعد اُس چیز کے مطالبہ کا حق نہیں اور اگر بغیر حکم قاضی محض واہب کے مانگنے پر موہوب لہ نے چیز دیدی تو اس واپسی کو ہبۂ جدید قرار دیا جائے گا کہ ایک ثلث[2] میں واپسی صحیح ہوگی وہ بھی جب کہ اُس پر دَین مستغرق نہ ہو[3] اور اگر اُس پر دَین مستغرق ہو تو واہب سے چیز واپس لے کر قرض والوں کو دی جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ ایک چیز خرید کر ہبہ کردی پھر موہوب لہ سے واپس لے لی اب اس میں عیب کا پتہ چلا تو بائع کو مطلقاً واپس دے سکتا ہے خواہ قاضی کے حکم سے واپس لیا ہو یا موہوب لہ کی رضامندی سے بخلاف بیع یعنی اگر مشتری[5] نے چیز بیع کردی اور مشتری دوم نے بوجہ عیب واپس کردی اور اُس نے رضامندی سے واپس لے لی تو اپنے بائع پر واپس نہیں کرسکتا کہ یہ حق ثالث میں[6] فسخ نہیں۔[7] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۵ رجوع کرنے سے ہبہ بالکل اصل ہی سے فسخ ہوجاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ہبہ کا زمانۂ مستقبل میں کچھ اثر نہ رہے گا یہ مطلب نہیں کہ زمانۂ گزشتہ میں بھی اس کا کوئی اثر نہیں رہا ایسا ہوتا تو شے موہوب[8] سے جو زیادت[9] بعد ہبہ کے پیدا ہوگئی ہے وہ بھی ملک واہب[10] کی طرف منتقل ہوجاتی حالانکہ ایسا نہیں مثلاً بکری ہبہ کی تھی اور اُس کے بچہ پیدا ہوا اسکے بعد واہب نے بکری واپس کرلی مگر یہ بچہ موہوب لہ ہی کا ہے[11] واہب کا نہیں ہے یا مثلاً مبیع[12] میں عیب ظاہر ہوا اور قاضی کے حکم سے مشتری نے بائع کو[13] واپس کردی یہ اصل سے فسخ ہے اور زمانۂ گزشتہ میں اس کا اعتبار کیا جائے تو لازم آئے

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۵۰۱.

2 ...... ایک تہائی۔ 3 ...... اتنا قرض نہ ہو جو اس کے چھوڑے ہوئے مال کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الھبة، الباب العاشر فی ھبة المریض، ج٤، ص٤٠١.

5 ...... خریدار۔ 6 ...... تیسرے کے حق میں۔

7 ...... "البحرالرائق"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۷، ص۵۰۱.

و"الدرالمختار"، کتاب الھبة، باب الرجوع فی الھبة، ج۸، ص۵۹۷.

8 ...... ہبہ کی گئی چیز۔ 9 ...... اضافہ، بڑھوتری۔ 10 ...... ہبہ کرنے والے کی ملکیت۔

11 ...... جس کے لئے ہبہ کیا گیا اسی کا ہے۔ 12 ...... بیچی گئی چیز۔ 13 ...... بیچنے والے کو۔

www.dawateislami.net

کہ مشتری نے مبیع سے جو نفع حاصل کیا ہے حرام ہو حالانکہ ایسا نہیں۔[1] (بحر)

مسئلہ ۵۶ ہبہ کرنے کے بعد واہب نے اُس چیز کو ہلاک کر دیا تاوان دے گا اور اگر غلام تھا اُسے واہب نے آزاد کر دیا آزاد نہ ہوگا کیونکہ جب تک واپس نہ کرے گا اس کی ملک نہیں ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵۷ جو چیز ہبہ کی تھی وہ ہلاک ہوگئی اُس کے بعد مستحق[3] نے دعویٰ کیا کہ چیز میری تھی اور موہوب لہ سے اُس کا تاوان وصول کر لیا موہوب لہ واہب سے اُس تاوان میں سے کچھ وصول نہیں کر سکتا۔ یہی حکم عاریت کا ہے کہ مستعیر کے پاس ہلاک ہو جائے اور مستحق اس سے ضمان[4] وصول کرے تو یہ معیر سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر عقد معاوضہ کے ذریعہ سے[5] چیز اس کے پاس آتی اور ہلاک ہو جاتی اور مستحق ضمان لیتا تو یہ دینے والے سے وصول کر سکتا۔ مثلاً مشتری کے پاس مبیع ہلاک ہوگئی اور مستحق نے اس سے ضمان لیا یہ بائع سے وصول کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اس کے پاس چیز کا ہونا دینے والے کے نفع کی خاطر ہو تو یہ دینے والے سے ضمان وصول کر سکتا ہے مثلاً مودَع[6] یا مستاجر[7] کے پاس چیز تھی اور ہلاک ہوگئی اور مستحق نے تاوان لیا تو یہ مالک سے وصول کر سکتے ہیں۔[8] (بحر)

مسئلہ ۵۸ جن سات مواضع میں رجوع نہیں ہو سکتا جن کا بیان ابھی گزرا اگر واہب و موہوب لہ رجوع پر اتفاق کر لیں تو یہ اُن کا اتفاق جائز ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۵۹ ہبہ بشرط العوض کہ میں یہ چیز تم کو ہبہ کرتا ہوں اس شرط پر کہ فلاں چیز تم مجھ کو دو یہ ابتدا کے لحاظ سے ہبہ ہے لہٰذا دونوں عوض پر قبضہ ضروری ہے اگر دونوں نے یا ایک نے قبضہ نہیں کیا تو ہر ایک رجوع کر سکتا ہے اور دونوں میں سے کسی میں شیوع[10] ہو تو باطل ہوگا مگر انتہا کے لحاظ سے یہ بیع ہے لہٰذا اس میں بیع کے احکام بھی ثابت ہونگے کہ اگر اس میں عیب ہے تو واپس کر سکتا ہے خیار رویت بھی حاصل ہوگا اس میں شفعہ بھی جاری ہوگا۔[11] (درمختار)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٧،ص٥٠١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......حق دار۔

4 ......تاوان۔

5 ......یعنی تبادلہ کے طور پر۔

6 ......جس کے پاس ودیعت (امانت) رکھی جائے۔

7 ......کرایہ دار۔

8 ......"البحرالرائق"، کتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٧،ص٥٠١.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٨،ص٥٩٧،٥٩٨.

10 ......ایسی شرکت جس میں شریکوں کے حصے ممتاز نہ ہوں۔

11 ......"الدرالمختار"، کتاب الهبة،باب الرجوع فی الهبة،ج٨،ص٥٩٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۰ اگر ہبہ کے یہ الفاظ ہوں کہ میں نے یہ چیز فلاں چیز کے مقابل میں تم کو ہبہ کی یعنی عوض کا لفظ نہیں کہا تو یہ ابتدا و انتہا دونوں کے لحاظ سے بیع ہی ہے ہبہ نہیں ہے اور اگر عوض کو معین نہ کیا ہو بلکہ مجہول رکھا مثلاً یہ چیز تم کو ہبہ کرتا ہوں بشرطیکہ تم اس کے بدلے میں مجھے کوئی چیز دو تو یہ ابتدا و انتہا دونوں کے لحاظ سے ہبہ ہی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶۱ موہوب لہ نے موہوب پر قبضہ کرلیا اس کے بعد واہب نے بلا اجازتِ موہوب لہ اُس چیز کولیکر ہلاک کرڈالا تو بقدرِ قیمت[2] تاوان دے اور اگر بکری ہبہ کی تھی واہب نے بغیر اجازتِ موہوب لہ اُسے ذبح کرڈالا تو ذبح کی ہوئی بکری موہوب لہ لے لے گا اور تاوان نہیں اور کپڑا ہبہ کیا تھا واہب نے اُسے قطع کرڈالا[3] تو یہ کپڑا دینا ہوگا اور قطع کرنے سے جو کمی ہوئی وہ دے۔[4] (عالمگیری)

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۱ کنیز کو ہبہ کیا اور اوس کے حمل کا استثنا کیا یا یہ شرط کی کہ تم اسے واپس کردینا یا آزاد کردینا یا مدبر کردینا یا ام ولد بنانا یا مکان ہبہ کیا اور یہ شرط کی کہ اس میں سے کچھ جز و معین مثلاً یہ کمرہ یا غیر معین مثلاً اس کی تہائی چوتھائی واپس کردینا یا ہبہ میں یہ شرط کی کہ اس کے عوض میں کوئی شے (غیر معین) مجھے دینا ان سب صورتوں میں ہبہ صحیح ہے اور استثنا یا شرط باطل۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲ کنیز کے شکم میں جو بچہ ہے اُسے آزاد کرکے کنیز کو ہبہ کیا ہبہ صحیح ہے اور اگر حمل کو مدبر کرکے جاریہ کو ہبہ کیا صحیح نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳ بچوں کے معلّمین کو عیدی دی جاتی ہے اگر معلّم نے سوال والحاح[7] نہ کیا ہو تو جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الھبة،باب الرجوع فی الھبة،ج۸،ص۵۹۹.

2 ......یعنی قیمت کے برابر۔ 3 ......یعنی کاٹ دیا۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الھبة،الباب الحادی عشر فی المتفرقات،ج٤،ص٤٠٢.

5 ......"الھدایة"،کتاب الھبة،باب الرجوع فی الھبة،ج۲،ص۲۲۷.

و"الدرالمختار"،کتاب الھبة،باب الرجوع فی الھبة،ج۸،ص۵۹۹.

6 ......"الدرالمختار"،کتاب الھبة،باب الرجوع فی الھبة،ج۸،ص۶۰۰.

7 ......اصرار۔

8 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الھبة،الباب الحادی عشر فی المتفرقات،ج٤،ص٤٠٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ عمریٰ جائز ہے۔ عمریٰ کے معنی یہ ہیں کہ مثلاً مکان عمر بھر کے لیے کسی کو دیدیا کہ جب وہ مرجائے تو واپس لے لے گا یہ واپسی کی شرط باطل ہے اب وہ مکان اُسی کا ہوگیا جس کو دیا جب تک وہ زندہ ہے اُس کا ہے اور مرجائے گا تو اُسی کے ورثہ لیں گے جس کو دیا گیا ہے نہ دینے والا لے سکتا ہے نہ اس کے ورثہ۔ رقبٰی جائز نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی کو اس شرط پر دیا کہ اگر میں تجھ سے پہلے مرگیا تو مکان تیرا ہے مرنے کے بعد مالک کے ورثہ کا ہوگا، جس کو دیا ہے اُس کا نہیں ہوگا۔[1] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۵ دَین[2] کی معافی کو شرط محض پر معلق کرنا مثلاً مدیون[3] سے کہا جب کل آئے گا تو دَین سے بری ہے یا وہ دَین تیرے لیے ہے یا اگر تو نے نصف دَین ادا کردیا تو باقی نصف تیرا ہے یا وہ معاف ہے یا اگر تو مرجائے تیرا دَین معاف ہے یا اگر تو اس مرض سے مرجائے تو دَین معاف ہے یا میں اس مرض سے مرجاؤں تو دَین مہر سے تو معافی میں ہے، یہ سب صورتیں باطل ہیں دَین معاف نہیں ہوگا اور اگر وہ شرط ایسی ہے کہ ہوچکی ہے تو ابرا صحیح ہے مثلاً اگر تیرے ذمہ میرا دَین ہے تو میں نے معاف کیا معاف ہوگیا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو دَین سے تو بری ہے یہ جائز ہے اور وصیت ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۶ مدیون کو دین ہبہ کردینا ایک وجہ سے تملیک[5] ہے اور ایک وجہ سے اسقاط[6] لہٰذا رد کرنے سے رد ہوجائے گا اور چونکہ اسقاط بھی ہے لہٰذا قبول پر موقوف نہ ہوگا۔ کفیل[7] کو دین ہبہ کردینا یہ بالکل تملیک ہے یہاں تک کہ وہ مکفول عنہ[8] سے دَین وصول کرسکتا ہے اور بغیر قبول کے تمام نہیں ہوگا اور کفیل سے دین معاف کردینا بالکل اسقاط ہے کہ رد کرنے سے رد نہیں ہوگا۔[9] (بحر)

مسئلہ ۷ ابرا یعنی معاف کرنے میں قبول کی ضرورت نہیں ہوتی مگر بدلِ صرف[10] و بدلِ سلم[11] سے بری کردیایا

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الهبة، باب الرجوع في الهبة، ج۲، ص۲۲۸، وغيرها.

2 ...... قرض۔ 3 ...... مقروض۔

4 ...... "البحرالرائق"، كتاب الهبة، باب الرجوع في الهبة، ج۷، ص۵۰۳، ۵۰۴.

5 ...... مالک بنانا، ملکیت میں دینا۔ 6 ...... اپنا مطالبہ چھوڑ دینا۔

7 ...... ضامن۔ 8 ...... جس پر مطالبہ ہے۔

9 ...... "البحرالرائق"، كتاب الهبة، باب الرجوع في الهبة، ج۷، ص۵۰۳، ۵۰۴.

10 ...... بیع صرف کا عوض۔ 11 ...... بیع سلم کا عوض۔

www.dawateislami.net

ہبہ کردیا اس میں قبول کی ضرورت ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۸: ایک شخص پر دَین تھا وہ بغیر ادا کیے مرگیا دائن[2] نے وارث کو وہ دَین ہبہ کردیا یہ ہبہ صحیح ہے یہ دین پورے ترکہ کو مستغرق ہو[3] یا نہ ہو دونوں کا ایک حکم ہے، اور اگر وارث نے ہبہ کو رد کردیا تو رد ہوگیا اور بعض ورثہ کو ہبہ کیا جب بھی کُل ورثہ کے لیے ہبہ ہے۔ یوہیں وارث سے ابرا کیا یعنی معاف کردیا یہ بھی صحیح ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دائن کے ایک وارث نے مدیون کو تقسیم سے قبل اپنے حصہ کا دین ہبہ کردیا یہ صحیح ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: دائن نے مدیون کو دین ہبہ کردیا اور اُس وقت نہ اُس نے قبول کیا نہ رد کیا دو۲ تین۳ دن کے بعد آکر اُسے رد کرتا ہے صحیح یہ ہے کہ اب رد نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ میری چیز کھالو تمھارے لیے معافی ہے یہ کھا سکتا ہے جبکہ قرینہ سے یہ نہ معلوم ہوتا ہو کہ اس نے نفاق سے کہا ہے یعنی محض ظاہری طور پر کہہ دیا ہے دل سے نہیں چاہتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: دائن کو خبر ملی کہ مدیون مرگیا اس نے کہا میں نے اپنا دَین معاف کردیا ہبہ کردیا بعد میں پھر پتا چلا کہ وہ زندہ ہے اُس سے دین کا مطالبہ نہیں کرسکتا کہ معافی بلا شرط تھی۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳: کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ تمھارے حقوق میرے ذمہ ہیں معاف کردو اُس نے معاف کردیا صاحب حق کو اپنے جتنے حقوق کا علم ہے وہ تو معاف ہو ہی گئے اور جن کا علم نہیں قضاءً[9] وہ بھی معاف ہوگئے اور فتویٰ اس پر ہے کہ دیانۃً بھی معاف ہوگئے۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کسی سے یہ کہا کہ جو کچھ میرے مال میں سے کھالو یا لے لو یا دے دو تمھارے لیے حلال ہے اُس کو کھانا

---

1. ....."البحر الرائق"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، ج۷، ص۵۰٤.
2. .....قرض خواہ۔
3. .....یعنی گھیرے ہوئے ہو۔
4. ....."الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الرابع فی هبة الدين...إلخ، ج٤، ص٣٨٤.
5. .....المرجع السابق.
6. .....المرجع السابق.
7. ....."الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الثالث فيما يتعلق بالتحليل، ج٤، ص٣٨١.
8. ....."الفتاوی الخانية"، کتاب الهبة، فصل فی الرجوع فی الهبة، ج٢، ص٢٨٨.
9. .....شرعی فیصلے کی رو سے۔
10. ....."الفتاوی الهندية"، کتاب الهبة، الباب الثالث فيما يتعلق بالتحليل، ج٤، ص٣٨١.

www.dawateislami.net

حلال ہے مگر لینا یا کسی کو دینا حلال نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ یہ کہا میں نے تمھیں اس وقت معاف کردیا یا دنیا میں معاف کردیا تو ہر وقت کے لیے معاف ہوگئی اور دُنیا و آخرت دونوں میں معاف ہوگئی کہیں بھی اس کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کسی کی چیز غصب کرلی ہے مالک سے معاف کرالی تو ضمان سے بَری ہوگیا مگر چیز اب بھی مالک ہی کی ہے غاصب کو اس میں تصرف کرنا جائز نہیں یعنی جو چیز ذمہ میں واجب ہے اُس کی معافی ہوتی ہے عین کی معافی نہیں ہوتی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ مدیون[4] سے دَین[5] وصول ہونے کی اُمید نہ ہو تو اُس پر دعویٰ کرنے سے یہ بہتر ہے کہ معاف کردے کہ وہ عذاب سے بچ جائے گا اور اس کو ثواب ملے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ جانور بیمار تھا اُس نے چھوڑ دیا کسی نے اُسے پکڑا اور علاج کیا وہ اچھا ہوگیا اگر مالک نے چھوڑتے وقت یہ کہہ دیا ہے کہ فلاں قوم میں سے جو اسے لے لے اُسی کا ہے تو اگر وہ پکڑنے والا اسی قوم سے ہے تو اُس کا ہوگیا اور اگر کچھ نہ کہا یا یہ کہا کہ جو لے لے اُس کا ہے اور قوم یا جماعت کو معین نہیں کیا ہے تو وہ جانور مالک ہی کا ہے اُس شخص سے لے سکتا ہے پرند چھوڑ دیا اس کا بھی یہی حکم ہے اور جنگلی پرند کو پکڑنے کے بعد چھوڑنا نہ چاہیے جب تک یہ نہ کہے کہ جو پکڑ لے اُس کا ہے۔[7] (عالمگیری) کیونکہ پکڑنے سے اُس کی ملک ہوگیا اور جب چھوڑ دیا تو شکار کرنے والوں کو کسی کی ملک ہونا معلوم نہ ہوگا لہٰذا اجازت کی ضرورت ہے تاکہ شکار کرنے والوں کو اُس کا لینا ناجائز نہ ہو مگر ظاہر یہ ہے کہ اِس میں قوم یا جماعت کی تخصیص کی جائے۔

مسئلہ ۱۹ دَین کا اُسے مالک کردینا جس پر دَین نہیں ہے یعنی مدیون کے سوا کسی دوسرے کو مالک کردینا باطل ہے مگر تین صورتوں میں اول حوالہ کہ اپنے دائن کو اپنے مدیون پر حوالہ کردے دوسری وصیت کہ کسی کو وصیت کردی کہ فلاں کے ذمہ جو میرا دَین ہے میرے مرنے کے بعد وہ دَین فلاں کے لیے ہے تیسری صورت یہ ہے کہ جس کو مالک بنائے اُسے قبضہ پر مسلّط

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الثالث فيمايتعلق بالتحليل، ج ٤، ص ٣٨٢.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق.

4 ......مقروض۔　5 ......قرض۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب،الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج ٥، ص ١٥٧.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الهبة،الباب الثالث فيمايتعلق بالتحليل، ج ٤، ص ٣٨٢.

www.dawateislami.net

کردے[1]۔ یوہیں عورت کا شوہر کے ذمہ جو دَین تھا اُسے اپنے بیٹے کو جو اُسی شوہر سے ہے ہبہ کردیا یہ بھی صحیح ہے جبکہ اسے قبضہ پر مسلط کردیا ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ دائن نے یہ اقرار کیا کہ یہ دَین فلاں کا ہے میرا نہیں ہے میرا نام فرضی طور پر کاغذ میں لکھ دیا گیا ہے اس کا اقرار صحیح ہے لہٰذا مقرلہ[3] اُس دین پر قبضہ کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر یوں کہا کہ فلاں پر جو میرا دین ہے وہ فلاں کا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ دو شخصوں نے اِس بات پر صلح کی کہ رجسٹر میں ایک کا نام لکھا جائے تو جس کا نام لکھا گیا ہے عطا اُسی کے لیے ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ واہب و موہوب لہ میں اختلاف ہوا واہب کہتا ہے ہبہ تھا دوسرا کہتا ہے صدقہ تھا واہب کا قول معتبر ہے۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۲۳ مرد نے عورت سے کچھ مانگا اس لیے کہ خرچ کی تنگی ہے اگر کچھ دیدے گی وسعت ہوجائے گی عورت نے شوہر کو دیا مگر قرض خواہوں کو پتہ چل گیا کہ اس کے پاس مال ہے اُنھوں نے لے لیا اگر عورت نے ہبہ کیا تھا یا قرض دیا تھا تو لینے والے سے واپس نہیں لے سکتی کیونکہ ان دونوں صورتوں میں شوہر کی ملک ہوگیا اور قرض خواہ اُسے لے سکتے ہیں اور اگر عورت نے شوہر کو اس طرح دیا تھا کہ ملک عورت ہی کی رہے گی اور شوہر اس میں تصرف کرے گا تو مال عورت کا ہے قرض خواہ سے واپس لے سکتی ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ کسی کے پاس برتن میں کھانا بھیجا یہ شخص اُس برتن میں کھا سکتا ہے یا نہیں اگر وہ کھانا ایسا ہے کہ دوسرے برتن میں لوٹنے سے لذت جاتی رہے گی جیسے ثرید[8] تو اُس برتن میں کھا سکتا ہے، اسی طرح ہمارے یہاں شِیر برنج[9] ہے کہ

---

1 ...... یعنی اسے قبضے کا مکمل اختیار دیدے۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، فصل فی مسائل متفرقة، ج٨، ص٦٠٣.

3 ...... جس کے لئے اقرار کیا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، فصل فی مسائل متفرقة، ج٨، ص٦٠٤.

5 ...... المرجع السابق، ص٦٠٥.

6 ...... "الفتاوی الخانية"، کتاب الهبة، فصل فی الرجوع فی الهبة، ج٢، ص٢٨٨.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الهبة، باب الرجوع فی الهبة، فصل فی مسائل متفرقة، ج٨، ص٦٠٦.

8 ...... ایک قسم کا کھانا جو شوربے وغیرہ میں روٹی کا مالیدہ بھگو کر تیار کیا جاتا ہے۔ 9 ...... چاولوں کی کھیر۔

www.dawateislami.net

دوسرے برتن میں لوٹنے سے اس کا ذائقہ خراب ہوجاتا ہے اور اگر دوسرے برتن میں کرنے سے کھانا بدمزہ نہ ہو تو اگر دونوں میں انبساط (میل) ہو تو اُس میں کھا سکتا ہے، ورنہ نہیں۔[1] (درمختار) اور اگر عرف یہ ہو کہ وہ ظرف بھی واپس نہ لیا جاتا ہو تو ظرف بھی ہدیہ ہے مثلاً میوے یا مٹھائیاں ٹوکریوں میں بھیجتے ہیں یہ ٹوکریاں واپس نہیں لی جاتیں یہ بھی ہدیہ ہیں اور جن ظروف کے واپس دینے کا رواج ہو اگر اُن کو واپس نہیں کیا ہے تو اس کے پاس امانت کے طور پر ہیں یعنی اُن کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں صرف اتنا کرسکتا ہے کہ ہدیہ کی چیز اُس میں کھا سکتا ہے جبکہ دونوں کے مابین انبساط ہو یا اُس ہدیہ کو دوسرے برتن میں لوٹنے سے چیز بدمزہ ہوجاتی ہو۔[2] (عالمگیری) آج کل دیکھا جاتا ہے کہ بہت لوگ دوسرے کے برتنوں کو جن میں کوئی چیز آئی اور اُس وقت برتن کسی وجہ سے واپس نہ گئے اپنے گھر کے کام میں لاتے ہیں اُن کو اس سے احتراز چاہیے۔

مسئلہ ۲۵ ہمارے ملک میں یہ بھی رواج ہے کہ مٹی کے پیالے میں کھیر بھیجا کرتے ہیں اور میلاد شریف اور فاتحہ یا کسی تقریب میں مٹھائی کے حصے مٹی کی طشتریوں[3] میں بھیجتے ہیں اِس میں تمام ملک کا یہی رواج ہے کہ وہ پیالے اور طشتریاں بھی دینا مقصود ہوتا ہے واپس نہیں لیتے لہٰذا موہوب لہ مالک ہے بلکہ بعض لوگ چینی یا تانبے کی طشتریوں میں حصے بانٹتے ہیں یعنی حصہ مع برتن کے دیدیتے ہیں مگر اس کا رواج نہیں ہے جب تک موہوب لہ سے کہا نہ جائے اس برتن کو نہیں لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۶ بہت سے لوگوں کی دعوت کی اور ان کو متعدد دسترخوانوں پر بٹھایا ایک دسترخوان والے کسی چیز کو دوسرے دسترخوان والوں کو نہیں دے سکتے مثلاً بعض مرتبہ ایک پر روٹی ختم ہوگئی اور دوسرے پر موجود ہے یہ لوگ اس پر سے روٹی اُٹھا کر اُن کو نہیں دے سکتے ان لوگوں کو یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ سائل وفقیر کو اس میں سے ٹکڑا دیدیں مثلاً بعض ناواقف ایسا کرتے ہیں کہ دوسرے کے مکان پر کھانا کھارہے ہیں اور فقیر نے سوال کیا اُس کھانے میں سے سائل کو دے دیتے ہیں یہ ناجائز ہے کتے اور بلی کو بھی نہیں دے سکتے ہاں اگر بلی خود صاحبِ خانہ کی ہے تو اُسے دے سکتے ہیں اور کتا اگرچہ صاحب خانہ ہی کا ہو نہیں دے سکتے۔[4] (درمختار) بلی کتے کا فرق وہاں کے عرف کے لحاظ سے ہے ہمارے یہاں نہ کتے کے دینے کا رواج ہے نہ بلی کے، ہاں دسترخوان پر جو ہڈیاں جمع ہوجاتی ہیں یا روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے یا گرے ہوئے چاول ان کی نسبت دیکھا ہے کہ کتے کو ڈال دیتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷ بائع نے چیز بیع کردی اور اُس کا ثمن بھی وصول کرلیا اس کے بعد بائع نے مشتری سے ثمن معاف کردیا یہ

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الهبة،باب الرجوع في الهبة،فصل في مسائل متفرقة،ج٨،ص٦٠٦.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الهبة،الباب الثالث فيمايتعلق بالتحليل،ج٤،ص٣٨٣.

3 ......رکابیوں، پلیٹوں۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الهبة،باب الرجوع في الهبة،فصل في مسائل متفرقة،ج٨،ص٦٠٧.

www.dawateislami.net

معافی صحیح ہے اور مشتری نے جو کچھ ثمن دیا ہے بائع سے واپس لے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ ایک شخص نے دوسرے کے پاس خط لکھا اور اُس میں یہ بھی لکھا کہ اس کا جواب پشت پر لکھ دو اُس کا واپس کرنا لازم ہوگا اور اگر یہ نہیں لکھا تو وہ خط مکتوب الیہ کا ہے جو چاہے کرے۔[2] (جوہرہ) بلکہ اس زمانہ میں یہ عرف ہے کہ خط دو ورقہ کاغذ پر لکھتے ہیں ایک ورق پر لکھنا عیب جانتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ خط میں چند سطریں ہوتی ہیں باقی کاغذ سادہ رہتا ہے یہ کاغذ مکتوب الیہ کا ہے وہ جو چاہے کرے۔

مسئلہ ۲۹ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اُس کے بیٹے کے پاس کسی نے کفن بھیجا، اس کفن کا مالک بیٹا ہوسکتا ہے یا نہیں یعنی بیٹے کو یہ اختیار ہے یا نہیں کہ اس کپڑے کو خود رکھ لے اور دوسرے کا کفن دیدے اگر میت اُن لوگوں میں سے ہے کہ اُس کو کفن دینا اپنے لیے باعث برکت جانتے ہیں مثلاً وہ عالم فقیہ ہے یا پیر ہے تو بیٹے کو وہ کفن رکھ لینا اور دوسرا کفن دینا جائز نہیں ورنہ جائز ہے اور پہلی صورت میں کہ اس کو دوسرے کپڑے میں کفن دینا جائز نہ تھا اس نے وہ کپڑا رکھ لیا اور دوسرا کفن دیا تو اس کپڑے کو واپس کرنا واجب ہوگا۔[3] (جوہرہ)

اجارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ(۲۶) قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۲۷)﴾[4]

''شعیب (علیہ السلام) کی دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے کہا اے والد انھیں (موسیٰ علیہ السلام کو) نوکر رکھ لیجئے کہ بہتر نوکر وہ ہے جو قوی وامین ہو (شعیب علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک سے تمھارا نکاح کردوں اس پر کہ آٹھ برس تک تم میرا کام اُجرت پر کرو اور اگر دس برس پورے کردو تو یہ تمھاری طرف سے ہوگا میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا ان شاء اللہ (عزوجل) تم مجھے نیکوں میں سے پاؤ گے۔''

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الھبۃ،باب الرجوع فی الھبۃ،فصل فی مسائل متفرقۃ،ج۸،ص۶۰۸.
2 ......"الجوھرۃ النیرۃ"، کتاب الھبۃ،الجزء الاول،ص۴۲۹.
3 ......المرجع السابق،ص۴۳۰.
4 ......پ۲۰،القصص:۲۶،۲۷.

www.dawateislami.net

حدیث ۱ صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''تین شخص وہ ہیں جن کا قیامت کے دن میں خصم ہوں (اُن سے مطالبہ کروں گا) ایک وہ جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اُس عہد کو توڑ دیا اور دوسرا وہ جس نے آزاد کو بیچا اور اُس کا ثمن کھایا اور تیسرا وہ جس نے مزدور رکھا اور اس سے کام پورا لیا اور اُس کی مزدوری نہیں دی۔''[1]

حدیث ۲ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''مزدور کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دے دو۔''[2]

حدیث ۳ صحیح بخاری شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں صحابہ میں کچھ لوگ سفر میں تھے ان کا گزر قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ پر ہوا، انھوں نے ضیافت[3] کا مطالبہ کیا اُنھوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کردیا، اُس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اُس کے علاج میں اُنھوں نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی پھر اُنھیں میں سے کسی نے کہا یہ جماعت جو یہاں آئی ہے (صحابہ) ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا کچھ علاج ہو، وہ لوگ صحابہ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور ہم نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کچھ نفع نہ ہوا کیا تمھارے پاس اس کا کچھ علاج ہے؟ ایک صاحب بولے، ہاں میں جھاڑتا ہوں مگر ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی تو اب اُس وقت میں جھاڑوں گا کہ تم اس کی اُجرت دو، اُجرت میں بکریوں کا ریوڑ دینا طے پایا (ایک روایت میں ہے تیس بکریاں دینا طے ہوا) اُنھوں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یعنی سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا، وہ شخص بالکل اچھا ہوگیا اور وہاں سے ایسا ہو کر گیا کہ اُس پر زہر کا کچھ اثر نہ تھا، اُجرت جو مقرر ہوئی تھی اُنھوں نے پوری دے دی۔ ان میں بعض نے کہا کہ اس کو آپس میں تقسیم کرلیا جائے مگر جنھوں نے جھاڑا تھا یہ کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ جب ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہولیں گے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) سے تمام واقعات عرض کرلیں گے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اس کے متعلق جو کچھ حکم دیں گے وہ کیا جائے گا یعنی اُنھوں نے خیال کیا کہ قرآن پڑھ کر دم کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی اُجرت حرام ہو۔ جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا، ارشاد

---

1 ......''صحیح البخاري''، کتاب البیوع، باب إثم من باع حرًّا، الحدیث: ۲۲۲۷، ج۲، ص۵۲.

2 ......''سنن ابن ماجة''، کتاب الرھون، باب أجر الأجراء، الحدیث: ۲۴۴۳، ج۳، ص۱۶۲.

3 ......ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ جب کسی قوم پر گزر رو اور وہ تمھاری مہمانی کریں فبہا ورنہ تم ان سے وصول کرلو لہٰذا جب حکم شرع یہ تھا تو اپنے حق کا یہ مطالبہ تھا اور اس میں کوئی عیب نہیں۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

www.dawateislami.net

فرمایا کہ ''تمھیں اس کا رقیہ (جھاڑ) ہونا کیسے معلوم ہوا؟ اور یہ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا آپس میں اسے تقسیم کرلو اور (اس لیے کہ اس کے جواز کے متعلق اُن کے دل میں کوئی خدشہ نہ رہے یہ فرمایا کہ) میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔''[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھاڑ پھونک کی اُجرت لینا جائز ہے جبکہ کہ قرآن سے ہو یا ایسی دُعاؤں سے ہو جن میں ناجائز و باطل الفاظ نہ ہوں۔

حدیث ۴ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنهما سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلّم سے سنا کہ فرماتے ہیں: ''اگلے زمانہ کے تین شخص کہیں جا رہے تھے، سونے کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اُس میں یہ تینوں شخص داخل ہوگئے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر سے گری جس نے غار کو بند کر دیا اُنھوں نے کہا: اب اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ تم نے جو کچھ نیک کام کیا ہو اُس کے ذریعہ سے اللہ (عزوجل) سے دُعا کرو۔ ایک نے کہا اے اللہ! (عزوجل) میرے والدین بہت بوڑھے تھے جب میں جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا تو دودھ دوہ کر سب سے پہلے اُن کو پلاتا اُن سے پہلے نہ اپنے بال بچوں کو پلاتا، نہ لونڈی نہ غلام کو دیتا، ایک دن میں جنگل میں دور چلا گیا رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت آیا کہ والدین سو گئے تھے میں دودھ لیکر اُن کے پاس پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے بچے بھوک سے چلا رہے تھے، مگر میں نے والدین سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ انھیں سوتے سے جگادوں دودھ کا پیالہ ہاتھ پر رکھے ہوئے ان کے جاگنے کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ صبح چمک گئی اب وہ جاگے اور دودھ پیا، اے اللہ! (عزوجل) اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے، اس کا کہنا تھا کہ چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ یہ لوگ غار سے نکل سکیں۔

دوسرے نے کہا: اے اللہ! (عزوجل) میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس کو میں بہت محبوب رکھتا تھا، میں نے اُس کے ساتھ بُرے کام کا ارادہ کیا اُس نے انکار کر دیا، وہ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئی میرے پاس کچھ مانگنے کو آئی میں نے اُسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں کہ میرے ساتھ خلوت کرے[2] وہ راضی ہوگئی، جب مجھے اُس پر قابو ملا[3] تو بولی کہ ناجائز طور پر اس مُہر کا توڑنا[4] تیرے لیے حلال نہیں کرتی، اس کام کو گناہ سمجھ کر میں ہٹ گیا اور اشرفیاں جو دے چکا تھا وہ بھی چھوڑ دیں، الٰہی! اگر یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے میں نے کیا ہے تو اس کو ہٹا دے، اس کے کہتے ہی چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ نکل سکیں۔

تیسرے نے کہا، اے اللہ! (عزوجل) میں نے چند شخصوں کو مزدوری پر رکھا تھا، اُن سب کو مزدوریاں دیدیں ایک شخص

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الإجارة، باب ما يُعطَى في الرُّقية ...إلخ، الحديث: ٢٢٧٦، ج٢، ص٦٩.

وكتاب فضائل القرآن، باب فاتحة الكتاب، الحديث: ٥٠٠٧، ج٣، ص٤٠٤، ٤٠٥.

2 ...... یعنی مجھے ہمبستری کرنے دے۔ 3 ...... یعنی اُس پر غالب ہوا۔ 4 ...... پردہ بکارت کو زائل کرنا۔

www.dawateislami.net

اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اُس کی مزدوری کو میں نے بڑھایا یعنی اُس سے تجارت وغیرہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اُس میں اضافہ ہوا اُس کو بڑھا کر میں نے بہت کچھ کرلیا وہ ایک زمانہ کے بعد آیا اور کہنے لگا: اے خدا کے بندہ! میری مزدوری مجھے دیدے۔ میں نے کہا: یہ جو کچھ اونٹ، گائے، بیل، بکریاں، غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری ہی مزدوری کا ہے سب لے لے۔ بولا: اے بندۂ خدا! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: مذاق نہیں کرتا ہوں یہ سب تیرا ہی ہے، لے جا، وہ سب کچھ لے کر چلا گیا، الٰہی! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اسے ہٹا دے وہ پتھر ہٹ گیا، یہ تینوں اُس غار سے نکل کر چلے گئے۔''[1]

حدیث ۵ ابوداود وابن ماجہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) ایک شخص کو میں قرآن پڑھاتا تھا اُس نے کمان ہدیۃً دی ہے یہ کوئی مال نہیں ہے یعنی ایسی چیز نہیں ہے جسے اُجرت کہا جائے، جہاد میں اس سے تیراندازی کروں گا۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تمھیں یہ پسند ہو کہ تمھارے گلے میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے قبول کرلو۔''[2]

مسائل فقہیّہ

کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کردینا اجارہ ہے۔[3] مزدوری پر کام کرنا اور ٹھیکہ اور کرایہ اور نوکری یہ سب اجارہ ہی کے اقسام ہیں۔ مالک کو آجر، موجر اور مواجر اور کرایہ دار کو مستاجر اور اُجرت پر کام کرنے والے کو اجیر کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ جس نفع پر عقدِ اجارہ ہو وہ ایسا ہونا چاہیے کہ اُس چیز سے وہ نفع مقصود ہو اور اگر چیز سے یہ منفعت مقصود نہ ہو جس کے لیے اجارہ ہوا تو یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً کسی سے کپڑے اور ظروف[4] کرایہ پر لیے مگر اس لیے نہیں کہ کپڑے پہنے جائیں گے ظروف استعمال کیے جائیں گے بلکہ اپنا مکان سجانا مقصود ہے یا گھوڑا کرایہ پر لیا مگر اس لیے نہیں کہ اس پر سوار ہوگا بلکہ کوتل چلنے کے لیے[5] یا مکان کرایہ پر لیا اس لیے نہیں کہ اس میں رہے گا بلکہ لوگوں کے کہنے کو ہوگا کہ یہ مکان فلاں کا ہے ان سب صورتوں میں اجارہ فاسد ہے اور مالک کو اُجرت بھی نہیں ملے گی اگرچہ مستاجر نے[6] چیز سے وہ کام لیے جس کے لیے اجارہ کیا تھا۔[7] (درمختار)

1 ''صحیح البخاري''، کتاب الإجارۃ، باب من استاجر اجیراً... إلخ، الحدیث: ۲۲۷۲، ج۲، ص۶۶،۶۷ وغیرہ.

2 ''سنن أبي داود''، کتاب الإجارۃ، باب في کسب المعلم، الحدیث: ۳۴۱۶، ج۳، ص۳۶۲.
و''سنن ابن ماجۃ''، کتاب التجارات، باب الأجر علی تعلیم القرآن، الحدیث: ۲۱۵۷، ص۱۶،۱۷.

3 ''الدر المختار''، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۶،۷.

4 برتن وغیرہ۔　5 یعنی اپنے آگے بطور نمود ونمائش چلانے کیلئے۔　6 کرایہ پر لینے والے نے۔

7 ''الدرالمختار''، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ اجارہ کے ارکان ایجاب وقبول ہیں خواہ لفظ اجارہ ہی سے ہوں یا دوسرے لفظ سے۔ لفظ عاریت سے بھی اجارہ منعقد ہوسکتا ہے مثلاً یہ کہا میں نے یہ مکان ایک مہینے کو دس۱۰ روپے کے عوض میں عاریت پر دیا دوسرے نے قبول کرلیا اجارہ ہوگیا۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ میں نے اس مکان کے نفع اتنے کے بدلے میں تم کو ہبہ کیے اجارہ ہوجائے گا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۳ جو چیز بیع کا ثمن ہوسکتی ہے وہ اُجرت بھی ہوسکتی ہے مگر یہ ضرور نہیں کہ جو اُجرت ہوسکے وہ ثمن بھی ہوجائے مثلاً ایک منفعت دوسری منفعت کی اُجرت ہوسکتی ہے جبکہ دونوں دوجنس کی ہوں اور منفعت ثمن نہیں ہوسکتی۔[2] (درمختار)

اجارہ کے شرائط

مسئلہ ۴ اجارہ کے شرائط یہ ہیں: (۱) عاقل ہونا یعنی مجنون اور ناسمجھ بچہ نے اجارہ کیا وہ منعقد ہی نہ ہوگا۔ بلوغ اس کے لیے شرط نہیں یعنی نابالغ عاقل نے اپنے نفس کے متعلق اجارہ کیا یا مال کے متعلق کیا اگر وہ ماذون ہے یعنی اُس کے ولی نے اُسے اجازت دیدی ہے تو اجارہ منعقد ہے اور اگر ماذون نہیں ہے تو ولی کی اجازت پر موقوف ہے جائز کردے گا جائز ہوجائے گا۔ اور اگر نابالغ نے بغیر اجازت ولی کام کرنے پر اجارہ کیا اور اُس کام کو کرلیا مثلاً کسی کی مزدوری چار آنے روز پر کی تو اب ولی کی اجازت درکار نہیں بلکہ اُجرت کا یہ مستحق ہوگیا۔ (۲) مِلک وولایت یعنی اجارہ کرنے والا مالک یا ولی ہو اجارہ کرنے کا اسے اختیار حاصل ہو فضولی نے[3] جو اجارہ کیا وہ مالک یا ولی کی اجازت پر موقوف ہوگا اور وکیل نے عقدِ اجارہ کیا یہ جائز ہے۔ (۳) مستاجر کو وہ چیز سپرد کردینا جبکہ اُس چیز کے منافع پر اجارہ ہوا ہو۔ (۴) اُجرت کا معلوم ہونا۔ (۵) منفعت کا معلوم ہونا اور ان دونوں کو اس طرح بیان کردیا ہو کہ نزاع کا[4] احتمال نہ رہے، اگر یہ کہہ دیا کہ ان دومکانوں میں سے ایک کو کرایہ پر دیا یا دوغلاموں میں سے ایک کو مزدوری پر دیا یہ اجارہ صحیح نہیں۔ (۶) جہاں اجارہ کا تعلق وقت سے ہو وہاں مدت بیان کرنا مثلاً مکان کرایہ پر لیا تو یہ بتانا ضرور ہے کہ اتنے دنوں کے لیے لیا یہ بیان کرنا ضروری نہیں ہے کہ اس میں کیا کام کرے گا۔ (۷) جانور کرایہ پر لیا اس میں وقت بیان کرنا ہوگا یا جگہ مثلاً گھنٹہ بھر سواری لے گا یا فلاں جگہ تک جائے گا اور کام بھی بیان کرنا ہوگا کہ اس سے کون سا کام لیا جائے گا مثلاً بوجھ لادنے کے لیے یا سواری کے لیے۔ (۸) وہ کام ایسا ہو کہ اُس کا استیفا[5] قدرت میں ہو اگر حقیقۃً مقدور نہ ہو مثلاً غلام کو اجارہ پر دیا اور وہ بھاگا ہوا ہے یا شرعاً غیر مقدور ہو مثلاً گناہ کی

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۰٦.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۷.

3 ...... بلا اجازت تصرف کرنے والے نے۔ 4 ...... جھگڑے کا۔ 5 ...... پورا کرنا۔

www.dawateislami.net

باتوں پر اجارہ یہ دونوں اجارے صحیح نہیں۔(۹)وہ عمل جس کے لیے اجارہ ہوا اُس شخص پر فرض و واجب نہ ہو۔(۱۰)منفعت مقصود ہو۔(۱۱)اُسی جنس کی منفعت اُجرت نہ ہو۔(۱۲)اجارہ میں ایسی شرط نہ ہو جو مقتضائے عقد[1] کے خلاف ہو۔

مسئلہ ۵: اجارہ کا حکم یہ ہے کہ طرفین[2] بدلین کے[3] مالک ہوجاتے ہیں مگر یہ مِلک ایک دم نہیں ہوتی بلکہ وقتاً فوقتاً ہوتی ہے۔[4] (درمختار) مگر جبکہ تعجیل یعنی پیشگی لینا شرط ہو تو عقد کرتے ہی اُجرت کا مالک ہوجائے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: اجارہ کبھی تعاطی سے بھی منعقد ہوجاتا ہے اگر مدت معلوم ہو مثلاً مکان کرایہ پر دیا اُس نے کرایہ دیدیا اور معلوم ہے کہ ایک ماہ کے لیے ہے صحیح ہے طویل مدت کا اجارہ تعاطی سے منعقد نہیں ہوتا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷: منفعت کی مقدار کا علم مدت بیان کرنے سے ہوتا ہے مثلاً پانچ روپے میں ایک مہینہ کے لیے مکان کرایہ لیا یا ایک سال کے لیے کھیت اجارہ پر لیا۔ یہ اختیار ہے کہ جس مدت کے لیے اجارہ ہو وہ قلیل مدت ہو مثلاً ایک گھنٹہ یا ایک دن یا طویل دس برس، بیس برس، پچاس برس۔ اگر اتنی مدت کے لیے اجارہ ہو کہ عادۃً اُتنے دنوں تک زندگی متوقع نہ ہو جب بھی اجارہ درست ہے۔ وقف کے اجارہ کی مدت تین سال سے زیادہ نہ ہونی چاہیے مگر جبکہ اتنے دنوں کے لیے کوئی کرایہ دار نہ ملتا ہو یا مدت بڑھانے میں زیادہ فائدہ ہے تو بڑھا سکتے ہیں۔[7] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۸: کبھی عمل کا بیان خود اُس کا نام لینے سے ہوتا ہے مثلاً اِس کپڑے کی رنگائی یا اس کی سلائی یا اس زیور کی بنوائی مگر کام کو اس طرح بیان کرنا ہوگا کہ جہالت باقی نہ رہے کہ جھگڑا ہو لہٰذا جانور کو سواری کے لیے لیا اس میں فقط فعل بیان کرنا کافی نہیں جب تک جگہ یا وقت کا بیان نہ ہو۔ کبھی اشارہ کرنے سے منفعت کا پتہ چلتا ہے مثلاً کہہ دیا یہ غلہ فلاں جگہ لیجانا ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۹: اجارہ میں اُجرت محض عقد سے[9] مِلک میں داخل نہیں ہوتی یعنی عقد کرتے ہی اُجرت کا مطالبہ درست

---

1 ......تقاضۂ عقد۔ 2 ......یعنی مالک مکان اور کرایہ دار۔ 3 ......یعنی مالک مکان کرایہ کا اور کرایہ دار منفعت کا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۹.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارۃ، الباب الاول فی تفسیر الإجارۃ...إلخ، ج٤، ص٤١١.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۹، ۱۰.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص٥٠٨، وغیرہ.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص١٦، ١٧.

9 ......یعنی صرف عقد سے۔

www.dawateislami.net

نہیں یعنی فوراً اُجرت دینا واجب نہیں اُجرت ملک میں آنے کی چند صورتیں ہیں: ① اُس نے پہلے ہی سے عقد کرتے ہی اُجرت دیدی دوسرا اس کا مالک ہوگیا یعنی واپس لینے کا اُس کو حق نہیں ہے، ② یا پیشگی لینا شرط کرلیا ہو اب اُجرت کا مطالبہ پہلے ہی سے درست ہے، ③ یا منفعت کو حاصل کرلیا مثلاً مکان تھا اُس میں مدتِ مقررہ تک رہ لیا یا کپڑا درزی کو سینے کے لیے دیا تھا اُس نے سی دیا، ④ وہ چیز مستاجر کو سپرد کردی کہ اگر وہ منفعت حاصل کرنا چاہے کرسکتا ہے نہ کرے یہ اُس کا فعل ہے مثلاً مکان پر قبضہ دے دیا یا اجیر[1] نے اپنے نفس کو تسلیم کردیا کہ میں حاضر ہوں کام کے لیے طیار ہوں کام نہ لیا جائے جب بھی اُجرت کا مستحق ہے۔[2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۰ اجارہ کا جو کچھ زمانہ مقرر ہوا ہے اس میں سے تھوڑا زمانہ گزر گیا اور باقی، باقی ہے اس باقی زمانہ میں بھی مالک کو چیز دینا اور مستاجر کو لینا ضروری ہے یعنی کچھ زمانہ گزر جانا باز رہنے کا سبب نہیں ہوسکتا ہاں جو زمانہ گزر گیا اگر اجارہ سے اصلی مقصود وہی زمانہ ہو یعنی وہی زمانہ زیادہ کارآمد ہو تو مستاجر کو اختیار ہے کہ باقی زمانہ میں لینے سے انکار کردے جیسے مکۂ معظّمہ میں مکانات کا اجارہ ایک سال کے لیے ہوتا ہے مگر موسم حج ہی ایک بہتر زمانہ ہے کہ معلّمین[3] حجاج کو ان مکانات میں ٹھہراتے ہیں اور اسی کی خاطر پورے سال کا کرایہ دیتے ہیں اگر موسم حج نکل گیا اور مکان تسلیم نہیں کیا[4] تو کرایہ دار یعنی معلّمین کو اختیار ہے کہ مکانات لینے سے انکار کردیں۔[5] (بحرالرائق) اسی طرح نینی تال[6] وغیرہ پہاڑوں پر موسم گرما زیادہ مقصود ہوتا ہے اسی کے لیے ایک سال کا کرایہ دیتے ہیں بلکہ جاڑوں میں[7] مکانات اور دکانیں چھوڑ کر لوگ عموماً وہاں سے چلے آتے ہیں اگر یہ موسم گرما ختم ہوگیا اور مکان یا دُکان پر مالک نے قبضہ نہ دیا تو جاڑوں میں جبکہ وہاں رہنا نہیں ہے لیکر کیا کرے گا لہٰذا کرایہ دار کو اختیار ہے اگر لینا چاہے لے سکتا ہے نہ لینا چاہے انکار کرسکتا ہے۔ اسی طرح بعض جگہ بعض موسم میں بازار کا حال اچھا ہوتا ہے اُسی کے لیے سال بھر تک دکانیں کرایہ پر رکھتے ہیں وہ زمانہ نہ ملے تو باقی میں اختیار ہے مثلاً اجمیر شریف میں دوکانداری کا پورا نفع زمانۂ عُرس میں ہوتا ہے بلکہ اس زمانہ میں مکانات کے کرایے بھی بہ نسبت دیگر زمانہ کے بہت زیادہ ہوتے ہیں اس زمانہ میں

1 ...... ملازم، نوکر۔

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۱۷، ۱۸.

3 ...... وہ لوگ جو حجاج کو زیارتیں ودعائیں اور دیگر ارکان بتاتے ہیں۔

4 ...... یعنی مکان پر قبضہ نہیں دیا۔

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۱.

6 ...... ہند کے ایک پہاڑی علاقے کا نام۔

7 ...... سردیوں میں۔

www.dawateislami.net

مکان یا دکان پر قبضہ نہ ملنا کرایہ دار کے لیے نقصان کا سبب ہے لہٰذا اسے اختیار ہے۔

مسئلہ ۱۱ پیشگی اُجرت شرط کرنے سے مستاجر سے اُس وقت مطالبہ ہوگا کہ جب وہ اجارہ منجزہ ہو مثلاً یہ مکان ہم نے تم کو اتنے کرایہ پر دے دیا اور اگر اجارہ مضافہ ہو کہ فلاں مہینہ کے لیے مثلاً کرایہ پر دیا اس میں ابھی سے کرایہ کا مطالبہ نہیں ہوسکتا اگرچہ پیشگی کی شرط ہو۔[1] (بحر)

مسئلہ ۱۲ منفعت حاصل کرنے پر قادر ہونے سے اُجرت واجب ہوجاتی ہے اگرچہ منفعت حاصل نہ کی ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً مکان کرایہ دار کو سپرد کردیا جائے اس طرح کہ مالک مکان کے متاع و سامان سے خالی ہو اور اُس میں رہنے سے کوئی مانع[2] نہ ہو نہ اُس کی جانب سے نہ اجنبی کی جانب سے اس صورت میں اگر وہ نہ رہے اور بیکار مکان کو خالی چھوڑ دے تو اُجرت واجب ہوگی لہٰذا اگر مکان سپرد ہی نہ کیا یا سپرد کیا مگر اُس میں خود مالک مکان کا سامان و اسباب ہے یا مدت کے گزر جانے کے بعد سپرد کیا یا مدت ہی میں سپرد کیا مگر اُسے کوئی عذر ہے یا اُس کو عذر بھی نہیں مگر حکومت کی جانب سے رہنے سے ممانعت ہے یا غاصب نے اُسے غصب کرلیا یا وہ اجارہ ہی فاسد ہے ان سب صورتوں میں مالک مکان اُجرت کا مستحق نہیں۔ جانور کو کرایہ پر لیا اس میں بھی یہ صورتیں ہیں بلکہ اس میں ایک صورت یہ زائد ہے کہ مالک نے اسے جانور دیدیا مگر جہاں سوار ہونے کے لیے لیا تھا وہاں نہیں گیا بلکہ کسی دوسری جگہ جانور کو باندھ رکھا مثلاً لیا تھا اس لیے کہ شہر سے باہر فلاں جگہ سوار ہو کر جائے گا اور جانور کو مکان ہی میں باندھ رکھا وہاں گیا ہی نہیں کہ سوار ہوتا اس صورت میں بھی اُجرت واجب نہیں اور اگر شہر میں سوار ہونے کے لیے لیا تھا اور مکان میں باندھ رکھا سوار نہیں ہوا تو اُجرت واجب ہے۔[3] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۳ غصب سے مراد اس جگہ یہ ہے کہ اُس سے منفعت حاصل کرنے سے روک دے حقیقۃً غصب ہو یا نہ ہو غصب عام ہے کہ پوری مدت میں ہو یا بعض مدت میں اگر پوری مدت میں ہو تو پورا کرایہ جاتا رہا اور بعض مدت میں ہو تو حساب سے اُتنے دنوں کا جو کرایہ ہوتا ہے وہ نہیں ملے گا۔[4] (بحر) اسی طرح اگر کوئی دوسرا مانع اندرونِ مدت پیدا ہوگیا کہ اُس چیز سے انتفاع نہ ہوسکے[5] تو بقیہ مدت کی اُجرت ساقط ہے مثلاً زمین کاشت کے لیے لی تھی وہ پانی سے ڈوب گئی یا پانی نہ ہونے کی وجہ

---

1. ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۲.
2. ......رکاوٹ۔
3. ......"حاشیۃ الطحطاوی"علی"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج٤، ص٧.
4. ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۲.
5. ......یعنی نفع نہ اٹھایا جاسکے۔

www.dawateislami.net

سے کاشت نہ ہوسکی یا جانور سواری کے لیے کرایہ پرلیا تھا وہ بیمار ہوگیا یا بھاگ گیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مکان کرایہ پر دیا اور قبضہ بھی دیدیا مگر ایک کوٹھری میں مالک نے اپنا سامان رکھا یا ایک کوٹھری مالک نے مستاجر سے خالی کرائی تو کرایہ میں سے اس کے کرایہ کی مقدار کم کردی جائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مستاجر نے کرایہ دے دیا ہے اور اندرونِ مدت اجارہ توڑ دیا گیا تو باقی زمانہ کا کرایہ واپس کرنا ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کپڑا کرایہ پر پہننے کے لیے لیا کہ ہر روز ایک پیسہ کرایہ دے گا اور زمانۂ دراز تک اپنے مکان پر رکھ چھوڑا پہنا ہی نہیں تو دیکھا جائے گا کہ روزانہ پہنتا تو کتنے روز میں پھٹ جاتا اُتنے زمانہ تک کا کرایہ ایک پیسہ یومیہ اس کے ذمہ واجب ہے اُس کے بعد کا کرایہ واجب نہیں مثلاً سال بھر تک اس کے یہاں رہ گیا اور پہنتا تو تین ماہ میں پھٹ جاتا صرف تین ماہ کا کرایہ دینا ہوگا۔[4] (طحطاوی) اسی طرح یومیہ یا ماہوار پر بہت سی چیزیں کرایہ پر دی جاتی ہیں مثلاً شامیانہ کا کرایہ یومیہ ہوتا ہے کہ فی یوم اتنا کرایہ جتنے دنوں اس کے یہاں رہے گا کرایہ دینا ہوگا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے یہاں تو ایک ہی دن کا کام تھا اُسکے بعد بیکار پڑا رہا۔ ایسا ہی گیس کے ہنڈے[5] کرایہ پر لایا اس کا کرایہ ہر رات اتنا ہوگا جتنی راتیں اس کے یہاں ہنڈے رہے اُن کا کرایہ دے یعنی جبکہ اجارہ کی کوئی مدت مقرر نہ ہوئی ہو۔

مسئلہ ۱۷ جانور کو کرایہ پر لیا کہ فلاں روز مجھے سوار ہو کر فلاں جگہ جانا ہے مالک نے اسے جانور دیدیا مگر جو دن جانے کا مقرر کیا تھا اُس روز نہیں گیا دوسرے روز گیا اُجرت واجب نہیں مگر اگر جانور اسکے مکان پر ہلاک ہوگیا تاوان دینا ہوگا کہ اس نے ناحق اُس کو روک رکھا ہے۔[6] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۸ اجارۂ فاسدہ میں منفعت حاصل کرنے پر اُجرت واجب ہوتی ہے اگر منفعت حاصل کرنے پر قادر تھا اور حاصل نہیں کی اُجرت واجب نہیں پھر اجارۂ فاسد میں اگر اُجرت مقرر ہے تو اُجرتِ مثل واجب ہوگی جو مقرر سے زائد نہ ہو یعنی اگر اُجرتِ مثل مقرر سے کم ہے تو اُجرتِ مثل دیں گے اور اگر مقرر کے برابر یا اُس سے زائد ہے تو جو مقرر ہے وہی دیں گے زیادہ

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الثاني في بيان أنه متى تجب الأجرة ... إلخ، ج٤، ص٤١٣.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......"حاشية الطحطاوي" على "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، ج٤، ص٧.

5 ......ہانڈی کی شکل کا بڑا فانوس۔

6 ......"حاشية الطحطاوي" على "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، ج٤، ص٧.

www.dawateislami.net

نہیں دیں گے اور اگر اُجرت کا تقرر نہیں ہوا ہے تو اُجرت مثل واجب ہے اُس کی مقدار جو کچھ ہو۔[1] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۹ زمینِ وقف اور زمینِ یتیم اور جو جائداد کرایہ پر چلانے کے لیے ہے ان کا بھی یہی حکم ہے کہ محض اِنتفاع پر قادر ہونے سے اجارہ فاسدہ میں اُجرت واجب نہیں ہوگی بلکہ حقیقۃً اِنتفاع ضروری ہے یعنی وقف کی زمین زراعت کے لیے بطور اجارۂ فاسدہ لی اگر زراعت کرے گا اُجرت واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ یوہیں یتیم کی زمین زراعت کے لیے لی یا مکان کرایہ پر رہنے کے لیے بطور اجارۂ فاسدہ لیا یا جائداد کرایہ پر چلانے کے لیے ہے اس کو اجارۂ فاسدہ کے طور پر لیا ان سب میں بھی جب تک منفعت حاصل نہ کرے اُجرت واجب نہیں محض قادر ہونا اُجرت کو واجب نہیں کرتا۔[2] (طحطاوی)

مسئلہ ۲۰ جس چیز کو کرایہ پر لیا تھا اُس کو کسی نے غصب کر لیا کہ یہ انتفاع پر قادر نہیں ہے مگر سفارش کے ذریعہ سے وہ چیز غاصب سے نکال سکتا ہے یا لوگوں کی حمایت سے غاصب کو جدا کر سکتا ہے اور اس نے ایسا نہیں کیا اُجرت ساقط نہیں ہوگی اور اگر غاصب کو اس وجہ سے نہیں نکالا کہ علیحدہ کرنے میں کچھ خرچ کرنا پڑے گا تو اُجرت ساقط ہے۔[3] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۲۱ موجر[4] اور مستاجر[5] میں اختلاف ہوا موجر کہتا ہے کسی نے غصب نہیں کیا اور مستاجر کہتا ہے غصب کیا اگر مستاجر کے پاس گواہ نہیں ہیں تو یہ دیکھا جائے گا کہ فی الحال کیا ہے اگر فی الحال مکان میں مستاجر سکونت پذیر ہے تو موجر کی بات مانی جائے گی اور اُجرت دلائی جائے گی اور اگر مستاجر کے سوا کوئی دوسرا ساکن ہے تو مستاجر کی بات مقبول ہے اُجرت واجب نہیں۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۲ مالک مکان نے مکان کی کنجی مستاجر کو دیدی مگر کنجی اس کے پاس سے جاتی رہی اگر مکان کو بلا تکلّف کھول سکتا ہے اور نہیں کھولا اُجرت واجب ہے ورنہ نہیں اور اگر مستاجر اس کنجی سے قفل[7] نہیں کھول سکتا ہے مکان کا تسلیم کر دینا اور قبضہ دینا نہیں پایا گیا اور اُجرت واجب نہیں۔[8] (درمختار)

---

1 ......"حاشية الطحطاوی"علی"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٤، ص٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدر المختار"، کتاب الإجارة، ج٩، ص٢٠، ٢١.

و"حاشية الطحطاوی"علی"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٤، ص٨.

4 ......کرایہ پر دینے والا، مالک۔ 5 ......کرایہ پر لینے والا۔

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، ج٧، ص٥١٢.

7 ......تالا۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٩، ص٢٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳: اِجارہ اگر مطلق ہے اُس میں یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ اُجرت کب دی جائے گی تو مکان اور زمین کا کرایہ روزانہ وصول کرسکتا ہے اور سواری کا ہر منزل پر مثلاً یہ ٹھہرا ہے کہ ہم کو یہاں سے فلاں جگہ جانا ہے اُس کا یہ کرایہ ہے مگر یہ نہیں طے ہوا ہے کہ کرایہ پہنچ کر دیا جائے گا یا کب تو ہر منزل پر حساب سے جو کرایہ ہوتا ہے وصول کرسکتا ہے مگر سواری والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں آگے نہیں جاؤں گا جہاں تک ٹھہرا ہے وہاں تک پہنچانا اُس پر لازم ہے اور اگر بیان کردیا گیا ہے کہ اتنے دنوں میں کرایہ لیا جائے گا مثلاً عموماً مکان کے کرایہ میں یہ ہوتا ہے کہ طے ہوجاتا ہے کہ ماہ بماہ کرایہ دینا ہوگا تو ہر روز یا ہر ہفتہ میں مطالبہ نہیں کرسکتا۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: درزی دھوبی سونار وغیرہم ان کاریگروں نے جب کام کرلیا اور مالک کو چیز سپرد کردی اُجرت لینے کے مستحق ہوگئے یہی حکم ہر اُس کام کرنے والے کا ہے جس کے کام کا اُس شے میں کوئی اثر ہو جیسے رنگریز[2] کہ اُس نے کپڑا رنگ کر مالک کو دیدیا اُجرت کا مستحق ہوگیا اور اگر ان لوگوں نے کام تو کیا مگر ابھی تک چیز مالک کو سپرد نہیں کی، اُجرت کے مستحق نہیں ہوئے لہٰذا اگر ان کے یہاں چیز ضائع ہوگئی اُجرت نہیں پائیں گے اگرچہ چیز کا ان کو تاوان بھی دینا نہیں پڑے گا۔ اور اگر کام کا کوئی اثر اُس چیز میں نہیں ہوتا جیسے حمال[3] کہ چیز کو یہاں سے اُٹھا کر وہاں لے گیا یہ اُجرت کے اُس وقت مستحق ہوں گے جب اُنھوں نے کام کرلیا اس کی ضرورت نہیں کہ مالک کو سپرد کردیں جب استحقاق ہو لہٰذا وہاں پہنچا دینے کے بعد اگر چیز ضائع ہوگئی اُجرت واجب ہے۔[4] (درمختار) بلکہ اگر حمال نے پہنچایا نہ ہو راستہ ہی میں اُجرت مانگتا ہے تو یہاں تک کی جتنی اُجرت حساب سے ہو لے سکتا ہے مگر جہاں تک ٹھہرا ہے اُس پر وہاں تک پہنچانا لازم ہے اور پہنچانے پر باقی اُجرت کا مستحق ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: دھوبی نے کہا تمھارا کپڑا میں نے دھونے کے لیے لیا ہی نہیں ہے اس کے بعد کپڑے کا اقرار کرلیا اگر انکار سے پہلے دھو چکا ہے دھلائی کا مستحق ہے اور انکار کے بعد دھویا تو دھلائی کا مستحق نہیں اور رنگریز نے کپڑے سے انکار کردیا پھر اقرار کیا اگر انکار سے پہلے رنگ چکا ہے اُجرت کا مستحق ہے اور انکار کے بعد رنگا تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے لے اور رنگ کی وجہ سے جو کچھ کپڑے کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے وہ دیدے اور چاہے تو سفید کپڑے کی قیمت تاوان لے۔ اور کپڑا بننے والے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲٤.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب الثانی فی بیان أنه متی تجب الأجرۃ...إلخ، ج٤، ص٤١٣.

2 ......کپڑے رنگنے والا۔ 3 ......بوجھ اٹھانے والا مزدور۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲٤، ۲٥.

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب الثانی فی بیان أنه متی تجب الأجرۃ...إلخ، ج٤، ص٤١٣.

www.dawateislami.net

نے سوت سے انکار کیا پھر اقرار کیا اور انکار سے قبل بُن چکا ہے اُجرت ملے گی اور انکار کے بعد بُنا ہے تو کپڑا اِسی بننے والے کا ہے اور سوت والے کو اُتنا ہی سوت دے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: درزی نے مستاجر کے گھر پر کپڑا سیا تو کام کرنے پر اُجرت واجب ہو جائے گی مالک کو سپرد کرنے کی ضرورت نہیں کہ جب اُس کے مکان پر ہی کام کر رہا ہے تو تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں یہ خود ہی تسلیم کے حکم میں ہے لہٰذا کپڑا اسی رہا تھا چوری ہو گیا اُجرت کا مستحق ہے بلکہ اگر کچھ سیا تھا کچھ باقی تھا یعنی مثلاً پورا کرتہ سیا بھی نہیں تھا کہ جاتا رہا جتنا سی لیا تھا اُس کی اُجرت واجب ہے۔[2] (طحطاوی)

مسئلہ ۲۷: مزدور دیوار بنا رہا ہے کچھ بنانے کے بعد گر گئی تو جتنی بنا چکا ہے اُس کی اُجرت واجب ہوگئی۔ درزی نے کپڑا سیا تھا مگر کسی نے یہ سلائی توڑ دی سلائی نہیں ملے گی ہاں جس نے توڑی ہے اُس سے تاوان لے سکتا ہے اور اب دوبارہ سینا بھی درزی پر واجب نہیں کہ کام کر چکا اور اگر خود درزی ہی نے سلائی توڑ دی تو دوبارہ سینا واجب ہے گویا اُس نے کام کیا ہی نہیں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۸: درزی نے کپڑا قطع کیا اور سیا نہیں بغیر سیے مر گیا قطع کرنے کی کچھ اُجرت نہیں دی جائے گی کہ عادۃً سلائی کی اُجرت دیتے ہیں قطع کرنے کی اُجرت نہیں دی جاتی ہاں اگر اصل مقصود درزی سے کپڑا قطع کرانا ہی ہے سلوانا نہیں ہے تو اس کی اُجرت بھی ہو سکتی ہے۔[4] (طحطاوی، بحر)

مسئلہ ۲۹: دھوبی کو دھونے کے لیے کپڑے دیے اور دُھلائی کا تذکرہ نہیں ہوا کہ کیا ہوگی اُجرت مثل واجب ہوگی کیونکہ اُس کا کام ہی یہ ہے کہ اُجرت پر کپڑا دھوتا ہے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۳۰: نانبائی[6] اس وقت اُجرت لینے کا حقدار ہوگا جب روٹی تنور سے نکال لے کہ اب اُس کا کام ختم ہوا اور اگر

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الثاني فی بيان أنه متی تجب الأجرة...إلخ، ج٤، ص٤١٤.

2 ...... "حاشية الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، ج٤، ص٩.

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الإجارة، ج٧، ص٥١٢، ٥١٣.

4 ...... "حاشية الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، ج٤، ص٩.
و "البحر الرائق"، كتاب الإجارة، ج٧، ص٥١٣.

5 ...... "البحرالرائق"، كتاب الإجارة، ج٧، ص٥١٣.

6 ...... روٹی پکانے والا۔

www.dawateislami.net

کچھ روٹیاں پکائی ہیں کچھ باقی ہیں تو جتنی پکا چکا ہے حساب کرکے انکی پکوائی لے سکتا ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ مستاجر یعنی پکوانے والے کے مکان پر اُس نے روٹی پکائی اور اگر پکنے کے بعد یعنی تنور سے نکالنے کے بعد بغیر اس کے فعل کے کوئی روٹی تنور میں گرگئی اور جل گئی تو اس کی اُجرت منہا نہیں کی جاسکتی کہ تنور سے نکال کر رکھنے کے بعد اُجرت کا حقدار ہو چکا ہے اور اس روٹی کا اس سے تاوان بھی نہیں لیا جاسکتا کہ اِس نے خود نقصان نہیں کیا ہے اور اگر تنور سے نکالنے کے پہلے ہی جل گئی تو اس کی اُجرت نہیں ملے گی بلکہ تاوان دینا ہوگا یعنی اس روٹی کا جتنا آٹا تھا وہ تاوان دے اور اگر روٹی پکوانے والے کے یہاں نہیں پکائی ہے خواہ نانبائی نے اپنے گھر پکائی یا دوسرے کے مکان پر اور روٹی جل جائے یا چوری ہوجائے بہر حال اُجرت کا مستحق نہیں ہے کہ اس کے لیے تسلیم یعنی مستاجر کے قبضہ میں دینے کی ضرورت ہے پھر اگر چوری ہوگئی تو نانبائی پر تاوان نہیں کیوں کہ آٹا اس کے پاس امانت تھا جس میں تاوان نہیں ہوتا اور اگر جل گئی ہے تو تاوان دینا ہوگا کہ اس کے فعل سے نقصان ہوا اور مالک کو اختیار ہے کہ روٹی کا تاوان لے یا آٹے کا اگر روٹی کا تاوان لے گا تو پکوائی دینی ہوگی اور آٹا لے تو نہیں۔ لکڑی، نمک، پانی ان میں سے کسی کا تاوان نہیں۔[1] (بحر، درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۳۱ باورچی جو گوشت یا پلاؤ وغیرہ پکاتا ہے اگر یہ کھانا اُس نے دعوت کے موقع پر پکایا ہے ولیمہ کی دعوت ہو یا ختنہ کی یا چھٹی کی یا عقیقہ کی یا قرآن مجید ختم کرنے کی، غرض کسی قسم کی دعوت ہو اس میں اُجرت کا اُس وقت مستحق ہوگا جب سالن وغیرہ برتنوں میں نکال دے اور گھر کے لوگوں کے لیے پکایا ہے تو کھانا طیار کرنے پر اُجرت کا حقدار ہوگیا۔[2] (درمختار، بحر) مگر یہ وہاں کا عرف ہے کہ باورچی ہی کھانا نکالتے ہیں ہندوستان میں عموماً یہ طریقہ ہے کہ باورچی طیار کردیتے ہیں جس نے دعوت کی اُس کے عزیز و اقارب دوست احباب کھانا نکالتے ہیں کھلاتے ہیں باورچی سے اس کام کا کوئی تعلق نہیں رہتا لہٰذا یہاں کے عرف کے لحاظ سے کھانا طیار کرنے پر مزدوری کا مستحق ہوجائے گا نکالنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۳۲ باورچی نے کھانا خراب کردیا یا جلا دیا یا کچا ہی اوتار دیا اُسے کھانے کا ضمان دینا ہوگا۔ اور اگر آگ لے کر چلا کہ چولھا جلائے یا تنور روشن کرے چنگاری اوڑی اور مکان میں آگ لگ گئی مکان جل گیا اس کا تاوان دینا نہیں

[1]......"البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۳.
و"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲۶، ۲۸.
و"حاشیۃ الطحطاوی" علی "الدر المختار"، کتاب الإجارۃ، ج۴، ص۱۰۰۹.

[2]......"الدر المختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲۸.
و"البحرالرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۳.

www.dawateislami.net

ہوگا کہ اس میں اُس کے فعل کو دخل نہیں اِسی طرح کرایہ دار سے اگر مکان جل جائے تو تاوان نہیں کہ اُس نے قصداً ایسا نہیں کیا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ اینٹ تھاپنے والا اُجرت کا اُس وقت مستحق ہے جب اینٹ اُس نے کھڑی کردی اس کے بعد اگر اینٹوں کا نقصان ہوا تو مالک کا ہوا اس کا نہیں اور اگر اس سے پہلے نقصان ہوا تو اسی کا ہوا کہ ابھی تک یہ اُجرت کا مستحق نہیں ہے یہ قول امام اعظم رحمہ اللہ تعالٰی کا ہے۔ صاحبین[2] یہ فرماتے ہیں کہ اُجرت کا مستحق اُس وقت ہوگا جب اینٹوں کا چٹا لگادے[3] اسی پر فتویٰ ہے۔[4] (درمختار) یہاں کے عرف سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ چٹا لگانے کے بعد اُجرت ملے کیونکہ چٹا لگانا بھی انھیں تھاپنے والوں کا کام ہوتا ہے نہ اس کے لیے دوسرے مزدور رکھے جاتے ہیں نہ خود ان کو چٹا لگانے کی اُجرت دی جاتی ہے بلکہ جہاں تک دیکھا گیا ہے یہی معلوم ہوا کہ اینٹوں کا شمار ہی اُس وقت کرتے ہیں جب چٹا لگ جائے پہلے ہی سے اُجرت کیا دی جائے گی۔

مسئلہ ۳۴ اینٹ تھاپنے کا سانچا[5] تھپیرے[6] کے ذمہ ہے کہ یہ اُس کے کام کا آلہ ہے جیسے درزی کے لیے سوئی، بڑھئی[7] کے لیے بسولا[8] وغیرہ ہر قسم کے اوزار، مٹی اور ریتا مستاجر کے ذمہ ہے۔ مکان کے اندر غلہ پہنچا دینا حمال[9] کا کام ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ دروازہ تک میں نے پہنچا دیا اندر نہیں لے جاؤں گا۔ چھت یا دوسری منزل پر لیجانا حمال کا کام نہیں ہے جب تک اُس سے شرط نہ کرلیں وہ اوپر لیجانے سے انکار کرسکتا ہے۔ مٹکے، گولی[10] اور برتنوں میں غلہ بھرنا حمال کا کام نہیں جب تک اس کی شرط نہ ہو۔ اونٹ یا گھوڑا یا کوئی جانور غلہ لادنے کے لیے کرایہ پر لیا تو غلہ لادنا اور اوتارنا جانور والے کے ذمہ ہے اور مکان کے اندر پہنچانا اس کے ذمہ نہیں مگر جبکہ اس کی شرط ہو یا وہاں کا یہی عرف ہو۔[11] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۳۵ بیل گاڑی بہت سی چیزیں لادنے کے لیے کرایہ کرتے ہیں گاڑی والے کے ذمہ وہاں تک پہنچا دینا ہے جہاں تک گاڑی جاتی ہو اُس کے بعد مالک کے ذمہ ہے مگر جبکہ یہ شرط ہو کہ مکان کے اندر پہنچانا ہوگا یا وہاں کا عرف ہو جس طرح

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲۸.
2 ...... یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالٰی۔
3 ...... سلیقے سے رکھ دے۔
4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲۸.
5 ...... اینٹیں بنانے کا آلہ، قالب۔
6 ...... اینٹیں تھاپنے والے۔
7 ...... لکڑی کا کام کرنے والا۔
8 ...... ایک اوزار جس سے بڑھئی لکڑی چھیلتے ہیں۔
9 ...... بوجھ اٹھانے والا مزدور
10 ...... مٹی سے بنایا ہوا ایک بڑا برتن جس میں پانی یا غلہ رکھتے ہیں۔
11 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۲۹.
و"البحر الرائق"، کتاب الإجارۃ، ج۷، ص۵۱۴، ۵۱۵.

www.dawateislami.net

عموماً شہروں میں یہی طریقہ ہے کہ ٹھیلے والے جو چیزیں لا دکر لاتے ہیں وہ مکان کے اندر تک پہنچاتے ہیں۔

مسئلہ ۳۶ سیاہی کاتب کے ذمہ ہے یعنی لکھنے میں جو کچھ سیاہی صرف ہوگی لکھوانے والا نہیں دے گا اور کاتب کے ذمہ کاغذ شرط کردینا اجارہ ہی کو فاسدہ کردیتا ہے۔[1] (بحر) یوہیں قلم بھی کاتب ہی کے ذمہ ہے۔

مسئلہ ۳۷ جس کاریگر کے عمل کا اثر چیز میں پیدا ہوتا ہے جیسے رنگریز، دھوبی یہ اپنی اُجرت وصول کرنے کے لیے چیز کو روک سکتے ہیں اگر انہوں نے چیز کو روکا اور ضائع ہوگئی تو چیز کا تاوان نہیں دینا ہوگا مگر اُجرت بھی نہیں ملے گی۔ یہ روکنے کا حق اُس صورت میں ہے کہ اُجرت ادا کرنے کے لیے کوئی میعاد[2] مقرر نہ کی ہو اور اگر کہہ دیا ہے کہ ایک ماہ بعد میں اُجرت دوں گا اور کاریگر نے منظور کرلیا تو اب چیز کے روکنے کا حق جاتا رہا اور روکنے کا حق اُس وقت ہے کہ کاریگر نے اپنے مکان یا دکان میں کام کیا ہو اور اگر خود مستاجر کے یہاں کام کیا تو کام سے فارغ ہونا ہی مستاجر کو تسلیم کردینا ہے اس میں روکنے کی صورت نہیں۔ درزی وغیرہ نے تعدی کی جس سے چیز میں نقصان ہوا تو مطلقاً ضامن ہیں اپنے مکان پر کام کیا ہو یا مستاجر کے مکان پر یا اور کہیں اور اگر کشتی میں سامان لدا ہے مالک بھی کشتی میں ہے ملاح[3] کشتی کو کھینچے لیجارہا ہے اور کشتی ڈوب گئی ملاح ضمان نہیں دے گا۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۸ اثر ہونے کا کیا مطلب ہے بعض فقہا فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ کام کرنے والے کی کوئی چیز اُس میں شامل ہوجائے جیسے رنگریز نے کپڑے میں اپنا رنگ شامل کردیا اور بعض فقہا یہ کہتے ہیں کہ اس سے یہ مُراد ہے کہ کوئی چیز جو نظر نہیں آتی تھی نظر آئے اِس ثانی کی بنا پر دھوبی بھی داخل ہے کیونکہ پہلے کپڑے کی سپیدی نظر نہیں آتی تھی اب آنے لگی اور اگر دھوبی نے کلپ لگایا ہے جب تو پہلی صورت میں بھی داخل ہے۔ پستہ بادام کی گری نکالنے والا، لکڑیاں چیرنے والا، آٹا پیسنے والا، درزی اور موزہ سینے والا جبکہ یہ دونوں ڈورا اپنے پاس سے نہ لگائیں غلام کا سر مونڈنے والا یہ سب اس میں داخل ہیں دونوں قولوں میں اصح قولِ ثانی[5] ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ جس کے کام کا اثر اُس چیز میں نہ رہے جیسے حمال کہ غلہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتا ہے یا ملاح کہ کسی

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، ج۷، ص۵۱۵.

2 ......مدت۔ 3 ......کشتی چلانے والا۔

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، ج۷، ص۵۱۵.

5 ......یعنی صحیح ترین دوسرا قول ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، ص۳۰.

www.dawateislami.net

چیز کو کشتی پر لاد کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتا ہے یا جس نے کپڑے کو پاک کرنے کے لیے دھویا اُس کو سپید نہیں کیا یہ لوگ اُجرت وصول کرنے کے لیے چیز کو روک نہیں سکتے اگر روکیں گے غاصب قرار پائیں گے اور ضمان دینا ہوگا اور مالک کو اختیار ہے عمل کرنے کے بعد جو قیمت ہوئی اُس کا تاوان لے اور اِس صورت میں اُجرت دینی ہوگی اور چاہے تو وہ قیمت تاوان میں لے جو عمل کے بغیر ہے اور اس وقت اُجرت نہیں ملے گی۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۰ اجیر[2] کے پاس چیز ہلاک ہوگئی مگر نہ تو اُس کے فعل سے ہلاک ہوئی اور نہ اُجرت لینے کے لیے اُس نے چیز روکی تھی اور اجیر وہ ہے جس کے عمل کا اثر پیدا ہوتا ہے جیسے خیاط[3] ورنگریز تو ان کی اُجرت نہیں ملے گی اور اگر عمل کا اثر نہیں پیدا ہوتا جیسے حمال تو اسے اُجرت ملے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ جس سے کام کرانا ہے اگر اُس سے یہ شرط کرلی ہے کہ تم کو خود کرنا ہوگا یا کہہ دیا کہ تم اپنے ہاتھ سے کرنا اس صورت میں خود اُسی کو کرنا ضروری ہے اپنے شاگرد یا کسی دوسرے شخص سے کام کرانا جائز نہیں اور کرادیا تو اُجرت واجب نہیں اس صورت میں سے دایہ کا استثنا[5] ہے کہ وہ دوسری سے بھی کام لے سکتی ہے۔ اور اگر یہ شرط نہیں ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرے گا دوسرے سے بھی کراسکتا ہے اپنے شاگرد سے کرائے یا نوکر سے کرائے یا دوسرے سے اُجرت پر کرائے سب صورتیں جائز ہیں۔[6] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۴۲ اجارہ مطلق تھا یعنی خود اُس کاریگر کے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی شرط نہیں تھی کاریگر نے دوسرے کو بغیر اُجرت چیز سپرد کردی یعنی دوسرے کو کام کرنے کے لیے دیدی جو اجیر نہیں ہے اور وہاں سے چیز ضائع ہوگئی تو اجیر پر ضمان واجب ہے اور اگر یہ دوسرا شخص پہلے کا اجیر ہے مثلاً درزی کو کپڑا سینے کے لیے دیا درزی نے دوسرے کو اُجرت پر سینے کے لیے دیا اور ضائع ہوگیا تو تاوان واجب نہیں نہ اول پر نہ دوسرے پر۔[7] (بحر)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، ص۳۰، ۳۱.

2 ......مزدور۔ 3 ......درزی۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثاني في بیان أنه متی تجب الأجرة...إلخ، ج٤، ص٤١٤_٤١٥.

5 ......یعنی دایہ اس حکم سے خارج ہے۔

6 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، ج۷، ص٥١٦.

و"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، ص۳۱.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، ج۷، ص٥١٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۳ اجیر سے کہہ دیا تم اتنی اُجرت پر میرا یہ کام کردو یہ اجارہ مطلق کی صورت ہے اور اگر یہ کہے تم اپنے ہاتھ سے کرو یا تم خود کرو تو مقید ہے اب دوسرے سے کرانا جائز نہیں۔ [1] (درمختار)

مسئلہ ۴۴ ایک شخص کو اجیر مقرر کیا کہ میری عیال کو فلاں جگہ سے لے آ ؤ وہ لینے گیا مگر اُن میں سے بعض کا انتقال ہوگیا جو باقی تھے اُنھیں لے آیا اگر دونوں کو تعداد معلوم تھی تو اُجرت اُسی حساب سے ملے گی یعنی مثلاً چار بچے تھے اور اُجرت چار روپے تھی تین کو لایا تو تین روپے پائے گا اور اگر تعداد معلوم نہیں تھی تو پوری اُجرت پائے گا اور اگر گیا اور وہاں سے کسی کو نہیں لایا تو کچھ بھی اُجرت نہیں ملے گی کہ کام کیا ہی نہیں پہلی صورت میں حساب سے اُجرت ملنا اُس صورت میں ہے کہ اُنکے کم، زیادہ ہونے سے محنت میں کمی بیشی ہو مثلاً چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کہ گود میں لانا ہوگا زیادہ ہوں گے تکلیف زیادہ ہوگی کم ہوں گے تکلیف کم ہوگی اور اگر کم زیادہ ہونے سے اس کی محنت میں کمی بیشی نہیں ہوگی مثلاً کشتی کرایہ پر لی ہے کہ اُس میں سب کو سوار کر کے لاؤ اگر سب آئیں گے یا بعض آئیں گے دونوں صورتوں میں محنت یکساں ہے اس صورت میں پوری اُجرت ملے گی اور اگر بچوں کے لانے کا مطلب یہ ہے کہ اجیر اُن کے ساتھ ساتھ آئے گا سواری کا خرچ مستاجر کے ذمہ ہے مثلاً کہہ دیا ریل پر یا تانگہ گاڑی پر سوار کر کے لاؤ یا وہ جگہ قریب ہے سب پیدل چلے آئیں گے اس کو صرف ساتھ رہنا ہوگا یا جگہ دور ہے مگر وہ سب بڑے ہیں پیدل چلے آئیں گے اس کی محنت میں اُن کے کم وبیش ہونے سے کوئی فرق نہیں تو پوری اُجرت پائے گا۔ [2] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۴۵ ایک شخص کو اجیر کیا کہ فلاں جگہ فلاں شخص کے پاس میرا خط لے جاؤ اور وہاں سے جواب لاؤ اگر یہ خط لے کر نہیں گیا اُجرت کا مستحق نہیں ہے کہ صرف جانے آنے کے لیے اُس نے اجیر نہیں کیا تھا جب اُس نے کام نہیں کیا اُجرت کس چیز کی لے گا اور اگر وہاں خط لیکر گیا مگر مکتوب الیہ [3] کا انتقال ہوگیا تھا خط واپس لایا اس صورت میں بھی اُجرت کا مستحق نہیں اور اگر خط واپس نہیں لایا بلکہ وہیں چھوڑ آیا تو جانے کی اُجرت پائے گا آنے کی نہیں۔ اور اگر مکتوب الیہ وہاں سے کہیں چلا گیا ہے جب بھی یہی صورتیں ہیں۔ اسی طرح اگر مٹھائی وغیرہ کوئی کھانے کی چیز بھیجی تھی جس کے پاس بھیجی تھی وہ مرگیا یا کہیں چلا گیا یہ واپس لایا جب بھی مزدوری کا مستحق نہیں۔ [4] (درمختار، طحطاوی)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۳۱.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۳۲.
و"حاشیۃ الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۴، ص۱۱، ۱۲.

3 ...... جس کی طرف خط لکھا گیا اس کا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۹، ص۳۳، ۳۵.
و"حاشیۃ الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، ج۴، ص۱۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۶ متولی وقف نے[1] وقف کی جائداد کو اُجرتِ مثل سے کم پر دیدیا مستاجر[2] پر اُجرتِ مثل واجب ہے۔ یوہیں نابالغ کے باپ یا وصی نے اس کی جائداد کو کم کرایہ پر دیدیا اُس مستاجر پر اُجرت مثل واجب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۷ ایک مکان خریدا کچھ دنوں اُس میں رہنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مکان وقف ہے یا کسی یتیم کا ہے مکان تو واپس کرنا ہی ہوگا جتنے دنوں اُس میں رہا ہے اُس کا کرایہ بھی دینا ہوگا۔[4] (طحطاوی)

مسئلہ ۴۸ مکان کرایہ پر لیا تھا اور اس کی اُجرت پیشگی دیدی تھی مگر مالک مکان مرگیا لہٰذا اجارہ فسخ ہوگیا کرایہ جو پیشگی دے چکا ہے اُس کے وصول کرنے کے لیے کرایہ دار کو مکان روک لینے کا حق نہیں اور اگر مالک مکان پر دین تھا اور مرگیا دین ادا کرنے کے لیے مکان فروخت کیا گیا تو، بہ نسبت دوسرے قرض خواہوں کے یہ اپنا زر پیشگی[5] وصول کرنے میں زیادہ حقدار ہے یعنی یہ اپنا پورا روپیہ ثمن سے وصول کرلے اس کے بعد کچھ بچے تو دوسرے قرض خواہ اپنے اپنے حصہ کے موافق اُس سے لے سکتے ہیں اور کچھ نہیں بچا تو اس ثمن سے لینے کے حقدار نہیں۔[6] (طحطاوی)

مسئلہ ۴۹ مستاجر نے اُجرت زیادہ کردی مثلاً پانچ روپیہ ماہوار کرایہ کا مکان تھا کرایہ دار نے چھ روپے کردیے اگر اندرونِ مدت یہ اضافہ ہے تو اصل عقد کے ساتھ لاحق ہوجائے گا جیسے بیع میں ثمن کا اضافہ اور اگر مدت پوری ہونے کے بعد اضافہ کیا جب بھی زیادہ دینا جائز ہے یعنی یہ ایک احسان ہے عقد باقی نہیں رہا اُس کے ساتھ کیوں کر لاحق ہوگا۔ اور آجر یعنی مثلاً مالک مکان نے اُس شے میں اضافہ کردیا جو کرایہ پر تھی مثلاً پہلے ایک مکان تھا اب اُسی کرایہ میں دوسرا مکان بھی دیدیا یہ بھی جائز ہے اور اگر یتیم یا وقف کا مکان ہے تو اس کی اُجرتِ مثل لی جائے گی۔[7] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۵۰ درخت خریدا اور چار پانچ برس تک کاٹا نہیں اب یہ درخت پہلے سے بڑا اور موٹا ہوگیا مالک زمین کہتا ہے تم نے اتنے دنوں تک درخت چھوڑ رکھا اس کا کرایہ ادا کرو اس مدت کا کرایہ نہیں لے سکتا۔[8] (عالمگیری)

1...... مال وقف کی نگرانی کرنے والے نے۔ 2...... کرایہ دار۔

3...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، ص ۳۵،۳٦.

4...... "حاشیة الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٤، ص ۱۲.

5...... ایڈوانس۔

6...... "حاشیة الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٤، ص ۱۲،۱۳.

7...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، ص ۳۷.

و "حاشیة الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج٤، ص ۱۳.

8...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثانی فی بیان أنه متی تجب الأجرة ...إلخ، ج٤، ص ٤۱٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۱: جس کے ذمہ دَین ہے اُس کے مکان کو اپنے دین کے عوض میں کرایہ پر لیا یہ جائز ہے اور اگر مالک مکان پر مستاجر کا دَین ہے کچھ دَین کرایہ میں مُجرا کر دیا اور کچھ باقی ہے اور مدتِ اجارہ ختم ہوگئی تو مستاجر بقیہ دَین میں مکان کو نہیں روک سکتا بلکہ بعد ختم مدت مکان خالی کرنا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

اجارہ کی چیز میں کیا افعال جائز ہیں اور کیا نہیں

مسئلہ ۱: دُکان اور مکان کو کرایہ پر دینا جائز ہے اگرچہ یہ بیان نہ کیا ہو کہ مستاجر اس میں کیا کرے گا کیونکہ یہ مشہور بات ہے کہ مکان رہنے کے لیے ہوتا ہے اور دکان میں تجارت کے لیے بیٹھتے ہیں اور یہ بھی بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ کون رہے گا کیونکہ سکونت[2] ایسی چیز ہے کہ ساکن[3] کے اختلاف سے مختلف نہیں ہوتی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲: دکان یا مکان کو کرایہ پر لیا اُس میں خود بھی رہ سکتا ہے دوسرے کو بھی رکھ سکتا ہے مفت بھی دوسرے کو رکھ سکتا ہے کرایہ پر بھی اگرچہ مالک مکان یا دکان نے کہہ دیا ہو کہ تم اس میں تنہا رہنا۔ کپڑا پہننے کے لیے کرایہ پر لیا تو دوسرے کو نہیں پہنا سکتا اسی طرح ہر وہ کام کہ استعمال کرنے والے کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے وہ دوسرے کے لیے نہیں ہوسکتا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳: مکان اور دکان میں تمام وہ کام کرسکتا ہے جو عادۃً کیے جاتے ہیں اس کی دیواروں میں کیلیں گاڑ سکتا ہے زمین پر میخ اور کھونٹا[6] گاڑ سکتا ہے نہانا، دھونا، وضو کرنا، غسل کرنا، کپڑے دھونا، پھینچنا[7] استنجا کرنا، لکڑیاں چیرنا یہ سب کچھ کرسکتا ہے ہاں اگر لکڑی چیرنے میں عمارت کمزور ہو یعنی بیچنے کے لیے چیرے یا مکان کی چھت پر چیرے تو جائز نہیں جب تک مالک مکان سے اجازت نہ لے لے۔ مکان کے دروازہ پر گھوڑا وغیرہ جانور باندھ سکتا ہے اور مکان کے اندر یہ نہیں کرسکتا کہ رہنے کے کمروں کو اصطبل کردے۔[8] (بحر، درمختار) بکری مکان کے اندر باندھنے کا عرف ہے اسے کرسکتا ہے، کرایہ کے مکان میں ہاتھ کی چکی سے آٹا پیسا جاسکتا ہے کہ اس سے عمارت میں نقصان نہیں آتا اور اگر عمارت

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الثاني في بيان أنه متى تجب الاجرة ...إلخ، ج٤، ص٤١٥.

2 ...... رہائش۔

3 ...... رہنے والے۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب ما يجوز من الإجارة...إلخ، ج٩، ص٤٦.

5 ...... المرجع السابق، ص٤٧.

6 ...... گھوڑے مویشی وغیرہ باندھنے کی بڑی میخ۔

7 ...... کھنگالنا، نچوڑنا۔

8 ...... "البحرالرائق"، كتاب الإجارة، باب مايجوز من الإجارة...إلخ، ج٧، ص٥١٧.

و"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب ما يجوز من الإجارة...إلخ، ج٩، ص٤٦، ٤٧.

www.dawateislami.net

کے لیے مضر[1] ہو تو بلا شرط یا بغیر اجازتِ مالک جائز نہیں، پن چکی[2] یا مشین کی چکی یا جانوروں کی چکی کے لیے اجازت ضروری ہے کہ یہ عمارت کے لیے مضر ہیں۔[3] (بحر، درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۴ کرایہ دار کرایہ کے مکان یا دکان میں لوہار اور دھوبی اور چکی والے کو نہیں رکھ سکتا یعنی یہ لوگ اُسی مکان میں اپنا کام کریں مثلاً دھوبی اُسی مکان میں کپڑا دھوئے یہ بغیر اجازتِ مالک درست نہیں اور کرایہ دار خود بھی یہ کام بغیر اجازتِ مالک نہیں کرسکتا اور اگر اجارہ ہی میں ان چیزوں کا کرنا طے پا گیا ہے تو کرنا جائز ہے۔[4] (درمختار) اور اگر دھوبی مکان میں کپڑا نہیں دھوتا بلکہ تالاب سے کپڑا دھو کر لاتا ہے اور مکان میں کلپ دیتا ہے[5] استری کرتا ہے تو حرج نہیں کہ اس سے عمارت پر اثر نہیں پڑتا۔

مسئلہ ۵ مالک اور کرایہ دار میں اختلاف ہوا کہ ان چیزوں کا کرنا اجارہ میں مشروط تھا یا نہیں اس میں مالک کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو مستاجر[6] کے گواہ مقبول اور اصل اجارہ ہی میں اختلاف ہو جب بھی یہی صورت ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۶ مستاجر نے ایک کام کو معین کیا تھا کہ یہ کروں گا اگر اس کا مثل یا اوس سے کم درجہ کا فعل کرے اس کی اجازت ہے مثلاً لوہاری کے کام[8] کے لیے مکان لیا تھا اور اس میں کپڑے دھونے کا کام کرتا ہے اگر دونوں سے عمارت کا یکساں نقصان ہے یا کپڑا دھونے میں کم نقصان ہے کرسکتا ہے۔ ایسا کام کیا جس کی اجازت نہ تھی کرایہ دینا ہوگا اور اگر مکان گر پڑا تو کرایہ نہیں بلکہ مکان کا تاوان دینا ہوگا۔[9] (درمختار) یعنی مکان کا کرایہ نہیں دینا ہوگا مگر زمین کا کرایہ دینا ہوگا۔[10] (ردالمحتار)

---

1 ......نقصان دہ۔ 2 ......پانی کی قوت سے چلنے والی چکی۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۱۷.

و"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۴٦.

و"حاشیة الطحطاوی" علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارة...إلخ، باب مایجوز، ج٤، ص١٥.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص٤٦، ٤٧.

5 ......کلف لگاتا ہے۔ 6 ......کرایہ دار۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص٤٧.

8 ......یعنی لوہے کے اوزار وغیرہ بنانے کا کام۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص٤٧.

10 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص٤٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷: مستاجر نے مکان یا دکان کو کرایہ پر دیدیا اگر اُتنے ہی کرایہ پر دیا ہے جتنے میں خود لیا تھا یا کم پر جب تو خیر اور زائد پر دیا ہے تو جو کچھ زیادہ ہے اُسے صدقہ کردے ہاں اگر مکان میں اصلاح کی ہو اُسے ٹھیک ٹھاک کیا ہو تو زائد کا صدقہ کرنا ضرور نہیں یا کرایہ کی جنس بدل گئی مثلاً لیا تھا روپے پر دیا ہو اشرفی پر اب بھی زیادتی جائز ہے۔ جھاڑو دیکر مکان کو صاف کرلینا یہ اصلاح نہیں ہے کہ زیادہ والی رقم جائز ہوجائے اصلاح سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو عمارت کے ساتھ قائم ہو مثلاً پلاستر کرایا یا مونڈیر بنوائی۔ خود مالک مکان کو مستاجر نے مکان کرایہ پر دیدیا قبضہ کے بعد ایسا کیا یا قبضہ سے قبل یہ جائز نہیں بلکہ اجارہ ہی فسخ ہوجائے گا۔[1] (بحر) مگر صحیح یہ ہے کہ اجارہ فسخ نہیں ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸: زمین کو زراعت[3] کے لیے اُجرت پر دینا جائز ہے جبکہ یہ بیان ہوجائے کہ اُس میں کیا چیز بوئی جائے گی یا مزارع سے یہ کہہ دے کہ جو تو چاہے بولیا کر، اگر ان چیزوں کا بیان نہیں ہوگا تو منازعت ہوگی[4] کیونکہ زمین کبھی زراعت کے لیے اجارہ پر دی جاتی ہے کبھی دوسرے کام کے لیے اور زراعت سب چیزوں کی ایک قسم نہیں کہ بیان کرنے کی حاجت نہ ہو بعض چیزوں کی زراعت زمین کے لیے مفید ہوتی ہے اور بعض کی مضر ہوتی ہے اگر ان چیزوں کو بیان نہیں کیا گیا تو اجارہ فاسد ہے مگر جبکہ اُس نے زراعت بودی تو اب صحیح ہوگیا کہ کام کرلینے سے وہ جہالت جو پیدا ہوگئی تھی جاتی رہی اور مستاجر پر اُجرت واجب ہوگئی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: زراعت کے لیے کھیت لیا تو آمدورفت کا راستہ[6] اور پانی جہاں سے آتا ہے اور جس راستے سے آتا ہے یہ سب چیزیں مستاجر کو بغیر شرط بھی ملیں گی کیونکہ یہ نہ ہوں تو زراعت ہی ناممکن ہے اور کھیت بیع لیا[7] تو یہ چیزیں بغیر شرط داخل نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: کھیت ایک سال کے لیے لیا تو سال کی دونوں فصلیں ربیع[9] وخریف[10] اُس میں بوسکتا ہے اگر اس

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة... إلخ، ج۷، ص۵۱۸.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة... إلخ، ج۹، ص۱۵۳.

3 ......کھیتی، باڑی۔

4 ......یعنی جھگڑا ہوگا۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة... إلخ، ج۹، ص۴۸.

6 ......یعنی آنے جانے کا راستہ۔

7 ......یعنی خریدا۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة... إلخ، ج۹، ص۴۸.

9 ......موسم بہار کی فصل۔

10 ......موسم خزاں کی فصل۔

www.dawateislami.net

وقت زراعت نہیں ہوسکتی کیونکہ پانی نہیں ہے مگر مدت کے اندر زراعت ہوسکتی ہے لگان واجب ہے ورنہ نہیں۔[1] (درمختار)

اور وہ زمین جو پانی سے دور ہونے کی وجہ سے زراعت کے قابل نہیں اس کو یا بنجر زمین کو کاشت کے لیے اجارہ پر لینا درست نہیں۔[2] (طحطاوی)

مسئلہ ۱۱ زمین زراعت کے لیے اجارہ پر دی اور زراعت کو کوئی آفت پہنچی مثلاً کھیت پانی سے ڈوب گیا تو جو حصہ لگان کا آفت پہنچنے سے پہلے کا ہے وہ دینا ہوگا اور آفت پہنچنے کے بعد کا جو حصہ ہے وہ ساقط جبکہ دوسری زراعت کا موقع نہ رہے اور اگر پھر کھیت بوسکتا ہے تو لگان ساقط نہیں اگرچہ کھیت نہ بویا کہ یہ اُس کا اپنا قصور ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ زمین میں دوسرے کی زراعت لگی ہوئی ہے اور جس نے کھیت بویا ہے جائز طور پر بویا ہے مثلاً اُس کے پاس کھیت عاریت ہے یا اُس نے اجارہ پر لیا ہے اگرچہ یہ اجارہ فاسد ہی ہو یہ زمین دوسرے کو اجارہ پر دینا جائز نہیں، اور اگر اجارہ پر دیدی اور فصل کٹ گئی اور مالک زمین نے نئے مزارع[4] کو زمین دیدی تو اجارہ صحیح ہوگیا ہاں ایک شخص نے جائز طور پر بویا تھا اور فصل کٹنے کے وقت دوسرے کو دیدی یہ اجارہ جائز ہے مزارع اول سے کہا جائے گا کھیت کاٹ لے پھر یہ کھیت مزارع دوم کو دیدیا جائے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اجارہ کو زمانۂ مستقبل کی طرف مضاف کیا مثلاً فلاں مہینہ سے یہ کھیت تم کو اتنے لگان پر دیا جبکہ معلوم ہو کہ اُسوقت تک کھیت خالی ہوجائے گا مثلاً بیساکھ[5] سے یا جیٹھ[6] سے یہ صورت مطلقاً جائز ہے مزارع اول نے جائز طور پر بویا ہو یا ناجائز طور پر۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ اُس کھیت کو بونے والے نے ناجائز طور پر بویا ہو مالک نے دوسرے کو اجارہ پر دیدیا یہ اجارہ جائز ہے کیونکہ مزارع کو یہ کھیت دیدینا ممکن کہ ہے جس نے بویا ہے اُسکو مجبور کیا جائے گا کہ اپنی زراعت فوراً کاٹ لے طیار ہو یا نہ ہو۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مکان اجارہ پر دیا کچھ خالی ہے کچھ مشغول ہے اجارہ صحیح ہے مگر جو حصہ مشغول ہے اُس کی نسبت کہا جائے گا کہ خالی کرکے مستاجر کے حوالہ کردے اور اگر خالی کرنے میں ضرر ہو مثلاً کھیت اجارہ پر دیا ہے اس کے کچھ حصہ میں زراعت ہے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۴۸.

2 ......"حاشیة الطحطاوی"علی"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز، ج۴، ص۱۵.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۱۲۸.

4 ......کاشت کار۔ 5 ......بکرمی سال کا مہینہ جو عموماً وسط اپریل سے وسط مئی تک ہوتا ہے۔

6 ......بکرمی سال کا وہ مہینہ جو عموماً وسط مئی سے وسط جون تک ہوتا ہے۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۴۹.

www.dawateislami.net

جو ابھی طیار نہیں ہے تو اس کے خالی کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴: مکان جس میں کوئی رہتا ہو وہ دوسرے کو کرایہ پر دینا جائز ہے جبکہ رہنے والا کرایہ پر نہ ہو اور مالک مکان کے ذمہ مکان خالی کرا کر کرایہ دار کو دینا ہے اور کرایہ کی مدت اُس وقت سے شمار ہوگی، جب سے اس کے قبضہ میں آیا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: زمین کو مکان بنانے یا پیڑ لگانے یا زراعت کرنے اور اُن تمام منافع کے لیے اجارہ پر دے سکتے ہیں جو حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً مٹی کا برتن بنانے یا اینٹ اور ٹھیکرے بنانے جانوروں کو دوپہر میں یا رات میں وہاں ٹھہرانے کے لیے لینا یہ سب اجارے جائز ہیں۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۶: زمین مکان بنانے کے لیے یا درخت لگانے کے لیے اُجرت پر لی اور مدت پوری ہوگئی اپنی عمارت کا ملبہ اُٹھالے اور درخت کاٹ کر خالی زمین مالک کو سپرد کردے کیونکہ ان دونوں چیزوں کی کوئی انتہا نہیں کہ مدت میں کچھ اضافہ کیا جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اُس عمارت کو توڑنے کے بعد ملبہ کی جو قیمت ہو یا درخت کاٹنے کے بعد اس کی جو کچھ قیمت ہو مالک زمین اس شخص کو دیدے اور یہ اپنا مکان اور درخت مالکِ زمین کے لیے چھوڑ دے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمارت اور درخت جس کے ہیں اُسی کی ملک پر باقی رہیں یعنی مالکِ زمین اُس کو اجازت دیدے کہ تم اپنی عمارت و درخت رکھو زمین کا میں مالک اور اِن چیزوں کے تم مالک اس کی دو صورتیں ہیں اگر ان چیزوں کے چھوڑنے کی کوئی اُجرت ہے تو اجارہ ہے ورنہ اعارہ[4] ہے مکان والا اور مالک زمین تیسرے کو اجارہ پر دے سکتے ہیں اور اس تیسرے سے جو کچھ کرایہ ملے گا وہ زمین و مکان پر تقسیم ہوگا یعنی زمین بغیر مکان کی قیمت کیا ہے اور صرف مکان کی بغیر زمین کیا قیمت ہے اِن دونوں میں جو نسبت ہو، اُسی نسبت سے دونوں اُجرت کو تقسیم کرلیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: زمینِ وقف کو اُجرت پر لیا اور اُس میں درخت لگائے یا مکان بنایا اور مدت اجارہ ختم ہوگئی مستاجر اُجرتِ مثل کے ساتھ زمین کو رکھ سکتا ہے جبکہ اس میں وقف کا ضرر نہ ہو۔ جن لوگوں پر وہ جائداد وقف ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ مکان کا ملبہ

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۱۵۶.

2 ......المرجع السابق، ص۴۹.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۴۹.

و"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۱۸.

4 ......عاریت۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۴۹، ۵۰.

www.dawateislami.net

اُٹھالیا جائے اس کے سوا دوسری بات پر راضی نہیں ہوتے ان کی ناراضی کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: سبزی کے چھوٹے چھوٹے درخت جو اسی لیے لگائے جاتے ہیں کہ ان کے پتے یا پھول سے انتفاع[2] حاصل کیا جائے گا اور درخت باقی رہے گا جیسے گلاب، بیلا، چمیلی اور طرح طرح کے پھول کے درخت ان تمام سبزیوں کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے اور اگر درخت کی کچھ مدت ہے، جیسے موسمی پھول کہ بوئے جاتے ہیں اور کچھ زمانہ کے بعد پھول کر ختم ہوجاتے ہیں یا وہ سبزیاں جو جڑ ہی سے اُکھاڑلی جاتی ہیں جیسے گاجر، مولی، شلجم، گوبھی یا پھول پھل سے نفع اُٹھاتے ہیں مگر اُس کا زمانہ محدود ہے جیسے بیگن، مرچیں یہ سب چیزیں زراعت کے حکم میں ہیں کہ اگر اجارہ کی مدت پوری ہوگئی اور ان کی فصل نہیں ختم ہوئی تو زمین اُس وقت تک کے لیے اُجرت مثل پر کرایہ پر لے لی جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: مواجر و مستاجر میں سے کوئی مرگیا اور اجارہ فسخ ہوگیا مگر ابھی تک زراعت طیار نہیں ہے کہ کاٹی جائے تو پکنے اور طیار ہونے تک کھیت میں رہے گی اور جو اُجرت مقرر ہوئی تھی وہی دی جائے گی اور اگر مدت مقررہ ختم ہوگئی مگر زراعت طیار نہیں ہوئی تو اب جتنے دنوں کھیت میں رکھنے کی ضرورت ہو اُسکی اُجرتِ مثل دی جائے گی۔ مستعیر نے کھیت عاریت لیکر بویا تھا اور معیر[4] و مستعیر[5] دونوں میں سے کوئی مرگیا تو طیاری تک زراعت کھیت میں رہے گی اور اُجرت مثل دی جائے گی اُجرت مثل پر زراعت کو کھیت میں رہنے دینے کا یہ مطلب ہے کہ قاضی نے ایسا حکم دیا ہو یا خود ان دونوں نے اس پر رضامندی کرلی ہو اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی دونوں میں لینے دینے کا کوئی تذکرہ ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ فصل طیار ہوگئی تو کچھ اُجرت نہیں ملے گی۔[6] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۰: زمین غصب کرکے اُس میں زراعت بوئی اس کے لیے کوئی مدت نہیں دی جاسکتی نہ اُجرت پر نہ بغیر اُجرت بلکہ یہ حکم دیا جائے گا کہ فوراً زراعت کاٹ کر کھیت خالی کردے۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵۲.

2 ......نفع۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵٤.

4 ......بطورِ عاریت چیز دینے والا۔

5 ......عاریت پر (مانگ کر) چیز لینے والا۔

6 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۲۲.

و"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵٤.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ چوپایہ، اونٹ، گھوڑا، گدھا، خچر، بیل، بھینسا ان جانوروں کو کرایہ پر لے سکتے ہیں خواہ سواری کے لیے کرایہ پر لیں یا بوجھ لادنے کے لیے۔ اس لیے گھوڑے کو کرایہ پر نہیں لے سکتا کہ اُنھیں کوتل رکھے[1] یا اِن جانوروں کو اپنے دروازہ پر باندھ رکھے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اس کے یہاں اتنے جانور ہیں۔ کپڑے کو پہننے کے لیے کرایہ پر لے سکتا ہے، اپنی دکان یا مکان سجانے کے لیے نہیں لے سکتا۔ مکان کو اس لیے کرایہ پر نہیں لے سکتا کہ اُس میں نماز پڑھے گا۔ خوشبو کو اس لیے کرایہ پر لیا کہ اُسے سونگھے گا۔ قرآن مجید یا کتاب کو پڑھنے کے لیے کرایہ پر لیا یہ ناجائز ہے۔ یوہیں شعرا کے دواوین[2] اور قصے کی کتابیں پڑھنے کے لیے اُجرت پر لینا ناجائز ہے۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۲ سواری کے لیے جانور کرایہ پر لیا اور مالک نے کہہ دیا کہ جس کو چاہو سوار کرو تو مستاجر کو اختیار ہے کہ خود سوار ہو یا دوسرے کو سوار کرائے جو سوار ہوا وہی متعین ہو گیا اب دوسرا نہیں سوار ہو سکتا اور اگر فقط اتنا ہی کہا ہے کہ سواری کے لیے جانور کرایہ پر لیا نہ سوار ہونے والے کی تعیین ہے نہ تعمیم تو اجارہ فاسد ہے یعنی سواری اور کپڑے میں یہ ضرور ہے کہ سوار اور پہننے والے کو معین کر دیا جائے یا تعمیم کر دی جائے کہ جس کو چاہو سوار کرو جس کو چاہو کپڑا پہنا دو اور یہ نہ ہو تو اجارہ فاسد مگر اگر کوئی سوار ہو گیا یعنی خود وہ سوار ہوا یا دوسرے کو سوار کر دیا یا خود کپڑے کو پہنا یا دوسرے کو پہنا دیا تو اب وہ اجارہ صحیح ہو گیا۔[4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۳ سواری میں معین کر دیا تھا کہ فلاں شخص سوار ہو گا اور کپڑے میں معین کر دیا تھا کہ فلاں پہنے گا مگر ان کے سوا کوئی دوسرا شخص سوار ہوا یا دوسرے نے کپڑا پہنا اگر جانور ہلاک ہو گیا یا کپڑا پھٹ گیا تو مستاجر کو تاوان دینا ہو گا اور اس صورت میں اُجرت کچھ نہیں ہے اور اگر جانور اور کپڑا ضائع و ہلاک نہ ہوں تو نہ اُجرت ملے گی نہ تاوان۔ اور اگر دکان کو کرایہ پر دیا تھا کرایہ دار نے اُس میں لوہار کو بٹھا دیا اگر دکان گر جائے تاوان دینا ہو گا اور دکان سالم رہی تو کرایہ واجب ہو گا۔[5] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۲۴ تمام وہ چیزیں جو استعمال کرنے والوں کے اختلاف سے مختلف ہوں سب کا یہی حکم ہے کہ بیان کرنا ضرور

---

1 ......یعنی نمائش کے طور پر اپنے آگے چلائے۔
2 ......یعنی شاعروں کے کلام کے مجموعے۔
3 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارۃ، باب مایجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۷، ص۵۲۲.
و"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب ما یجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۹، ص۵۵.
4 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارۃ، باب مایجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۷، ص۵۲۳.
و"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب ما یجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۹، ص۵۷.
5 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارۃ، باب مایجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۷، ص۵۲۳.
و"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب ما یجوز من الإجارۃ...إلخ، ج۹، ص۵۷.

www.dawateislami.net

ہے کہ کون استعمال کرے گا جیسے خیمہ کہ اسے کون نصب کرے گا اور کس جگہ نصب کیا جائے گا اور اس کی میخیں کون گاڑے گا ان باتوں میں حالات مختلف ہیں۔[1] (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ ۲۵ خیمہ کی طنابیں[2] مالک کے ذمہ ہیں جس نے کرایہ پر دیا ہے اور اس کی میخیں مستاجر یعنی کرایہ دار کے ذمہ ہیں۔[3] (طحطاوی)

مسئلہ ۲۶ چھولداری[4] یا خیمہ دھوپ یا مینھ[5] میں بغیر اجازت مالک نصب کیا اور خراب ہو گیا تاوان دینا ہوگا اور اس صورت میں اُجرت نہیں اور اگر سلامت ہے تو اُجرت واجب ہوگی۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ خیمہ کے سایہ میں دوسرے لوگ بھی آرام لے سکتے ہیں مالک یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم نے دوسرے کو اس کے نیچے کیوں بیٹھنے دیا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ خیمہ کی چوبیں[8] یا رسیاں ٹوٹ گئیں کہ نصب نہیں ہو سکا کرایہ واجب نہ ہوا۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ جن چیزوں کے استعمال میں اختلاف نہ ہو اُن میں یہ قید لگانا کہ فلاں شخص استعمال کرے بیکار ہے جس کو متعین کر دیا ہے وہ بھی استعمال کر سکتا ہے اور دوسرا بھی استعمال کر سکتا ہے مثلاً مکان میں یہ شرط لگانا کہ اس میں تم خود رہنا دوسرے کو نہ رہنے دینا یا تم تنہا رہنا یہ شرطیں باطل ہیں۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ اگر اجارہ میں ایک نوع یا کسی خاص مقدار کی قید لگائی ہے اس کی مثل یا اس سے مفید استعمال جائز ہے اور اس سے مضر استعمال کی اجازت نہیں مثلاً ایک بوری گیہوں لادنے کے لیے جانور کو کرایہ پر لیا ایک بوری سے کم گیہوں یا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵۷.
و"حاشیةالطحطاوی"علی "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، ج٤، ص۱۸.

2 ......خیمہ کی رسیاں۔

3 ......"حاشیة الطحطاوی"علی"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، ج٤، ص۱۸.

4 ......چھوٹا خیمہ۔ 5 ......بارش۔

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، مطلب: فی الأرض المحتکرة...إلخ، ج۹، ص۵۸.

7 ......المرجع السابق.

8 ......بانس۔

9 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، مطلب فی الارض المحتکرة...إلخ، ج۹، ص۵۸.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوزمن الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵۸.

www.dawateislami.net

ایک بوری جَو لادنا جائز ہے کہ یہ اُس سے زیادہ آسان اور ہلکا ہے اور ایک بوری نمک لادنا جائز نہیں کہ نمک گیہوں سے زیادہ وزنی ہوتا ہے اس باب میں قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ عقد کے ذریعہ سے جب کسی خاص منفعت کا استحقاق ہو[1] تو وہ یا اُس کی مثل یا اُس سے کم درجہ کا حاصل کرنا جائز ہے اور زیادہ حاصل کرنا جائز نہیں مثلاً ایک من گیہوں لادنے کی اجازت ہے تو ایک من جَو لاد سکتا ہے اور ایک من روئی یا لوہا یا پتھر یا لکڑی نہیں لادسکتا یا ایک من روئی لادنے کے لیے کرایہ پر لیا اور ایک من گیہوں لادا یہ بھی جائز نہیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۱ جانور سواری کے لیے کرایہ پر لیا اُس پر خود سوار ہوا اور ایک دوسرے شخص کو اپنے پیچھے بٹھالیا اگر دوسرا ایسا ہے کہ اپنے آپ سواری پر رُک سکتا ہے اور جانور ہلاک ہوگیا تو نصف قیمت تاوان دے اس میں یہ نہیں لحاظ کیا جائے گا کہ اس کے سوار ہونے سے کتنا بوجھ زیادہ ہوا اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ قیمت کو دونوں کے وزن پر تقسیم کرکے دوسرے کے وزن کے مقابل میں قیمت کا جو حصہ آئے وہ تاوان میں واجب ہو بلکہ نصف قیمت تاوان میں مطلقاً واجب ہوگی اور اگر اُس شخص نے اپنے پیچھے کسی بچہ کو بٹھالیا ہے جو خود اُس پر رُک نہیں سکتا اور جانور ہلاک ہوگیا تو تاوان صرف اُتنا ہوگا جتنا اس کے سوار کرنے سے وزن میں اضافہ ہوا۔ یہ تفصیل اُس صورت میں ہے کہ جانور دونوں کو اُٹھا سکتا ہو اور اگر جانور میں اتنی طاقت نہ ہو کہ دونوں کو اُٹھا سکے تو ہر صورت میں پوری قیمت کا تاوان دینا ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ گھوڑے کی گردن پر دوسرا آدمی بیٹھ گیا اور جانور ہلاک ہوگیا تو پوری قیمت کا تاوان دے اور اگر جانور پر خود سوار ہوا اور کوئی چیز بھی لادلی اگرچہ یہ چیز مالک ہی کی ہو جبکہ اُس کی اجازت سے نہ لادی ہو اور جانور ہلاک ہوگیا تو وزن میں جتنا اضافہ ہوا اُس کا تاوان دے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ اِس صورت میں کہ اپنے پیچھے دوسرے کو سوار کیا اگر وہ جانور منزلِ مقصود تک پہنچ کر ہلاک ہوا پوری اُجرت بھی دینی ہوگی اور تاوان بھی دینا پڑے گا اور اگر جانور سلامت رہا ہلاک نہ ہوا تو صرف اُجرت ہی دینی ہوگی۔ پھر ضمان کی سب صورتوں میں مالک کو اختیار ہے کہ مستاجر سے ضمان لے یا اُس سے جو اُس کے ساتھ سوار ہوا ہے اگر مستاجر سے لیا تو وہ اپنے ساتھی سے رجوع نہیں کرسکتا اور دوسرے سے لیا تو دو صورتیں ہیں اگر مستاجر نے اُس کو کرایہ پر سوار کیا ہے تو یہ مستاجر سے رجوع

1 ......یعنی حق حاصل ہو۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۲۳، ۵۲٤.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۵۹.

4 ......المرجع السابق، ص۶۰.

www.dawateislami.net

کر سکتا ہے اور مفت بٹھایا ہے تو نہیں۔[(1)] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۳۴: جانور کو بوجھ لادنے کے لیے کرایہ پر لیا اور جتنا لادنا ٹھہرا تھا اُس سے زیادہ لاد دیا تو جتنا زیادہ لادا ہے اُس کا تاوان دے مثلاً دو من ٹھہرا تھا اس نے تین من لاد دیا جانور کی ایک تہائی قیمت تاوان دے یہ اُس صورت میں ہے کہ اس نے خود لادا ہو اور اگر جانور کے مالک نے زیادہ لادا تو تاوان نہیں اور اگر دونوں نے مل کر لادا تو نصف تاوان یہ دے اور نصف جو مالک کے فعل کے مقابل میں ہے ساقط۔[(2)] (درمختار)

مسئلہ ۳۵: مکۂ معظّمہ اور مدینۂ طیبہ کے لیے اونٹ کرایہ پر لیے جاتے ہیں اُن پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں اور اپنا سامان بھی لادتے ہیں اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اُتنا ہی سامان لادیں جو متعارف ہے اُس سے زیادہ نہ لادیں اور اُس میں بھی بہتر یہ ہے کہ اپنا پورا سامان جمّال کو[(3)] دکھادیں۔[(4)] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: جانور کے مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ جانور کو کرایہ پر دینے کے بعد مستاجر کے ساتھ کچھ اپنا سامان بھی لاد دے مگر اُس نے اپنا سامان رکھ دیا اور جانور منزلِ مقصود تک پہنچ گیا تو مستاجر کو پورا کرایہ دینا ہوگا یہ نہ ہوگا کہ چونکہ اُس نے اپنا سامان بھی رکھ دیا ہے لہٰذا کرایہ سے اُس کی مقدار کم کی جائے۔ اور مکان میں یہ صورت ہو کہ مالک مکان نے ایک حصۂ مکان میں اپنا سامان رکھا تو پورے کرایہ سے اُس حصہ کے کرایہ کی کمی کر دی جائے گی۔[(5)] (درمختار)

مسئلہ ۳۷: ہل جوتنے کے لیے بیل کرایہ پر لیا ایک بیگھہ[(6)] جوتنا ٹھہرا تھا اُس نے ڈیڑھ بیگھہ جوت لیا اور بیل ہلاک ہو گیا پوری قیمت کا تاوان دینا ہوگا۔ یوہیں چکی چلانے کے لیے بیل کرایہ پر لیا جتنے من پیسنا قرار پایا اُس سے زیادہ پیسا اور بیل ہلاک ہوا پوری قیمت کا تاوان دینا ہوگا ان دونوں صورتوں میں صرف زیادتی کے مقابل میں تاوان نہیں بلکہ پورا تاوان ہے۔[(7)] (ردالمحتار)

---

(1)……"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۲۴.
و"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۶۰.

(2)……"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۶۱.

(3)……اونٹ والے کو۔

(4)……"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّٰی، ج۹، ص۱۵۱.

(5)……"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ما یجوز من الإجارة...إلخ، مطلب: فی الارض المحتکرة...إلخ، ج۹، ص۶۴.

(6)……زمین کا ایک حصہ جس کی مقدار عموماً تین ہزار گز مربع ہوتی ہے۔

(7)……"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، مطلب: فی الارض المحتکرة...إلخ، ج۹، ص۶۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸ سواری کے جانور کو مارنے اور زور زور سے لگام کھینچنے کی اجازت نہیں ہے ایسا کرے گا تو ضمان دینا پڑے گا خصوصاً جانور کے چہرہ پر مارنے سے بہت زیادہ بچنے کی ضرورت ہے کہ چہرہ پر مارنے کی ممانعت ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

جب جانور کا یہ حکم ہے کہ اُس کے چہرہ پر نہ مارا جائے تو انسان کے چہرہ پر مارنا بدرجۂ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

مسئلہ ۳۹ گھوڑا کرایہ پر لیا کہ زین کس کر سوار ہوگا تو ننگی پیٹھ پر سوار نہیں ہوسکتا اور نہ اُس پر کوئی سامان لاد سکتا ہے اور اُس کی پیٹھ پر لیٹ نہیں سکتا بلکہ اُس طرح سوار ہونا ہوگا، جو عادۃً سوار ہونے کا قاعدہ ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ ایک شخص نے کسی جگہ غلہ پہنچانے کے لیے اجیر کیا[3] اور راستہ معین کردیا کہ اس راستہ سے لیجانا، اجیر دوسرے راستہ سے لے گیا اگر دونوں راستے یکساں ہیں یعنی دونوں کی مسافت میں بھی تفاوت نہیں ہے اور دونوں پرامن ہیں تو جس راستے سے چاہے لیجائے اور اگر دوسرا پرخطر ہے یا اس کی مسافت زیادہ ہے تو لے جانے والا ضامن ہے۔ یو ہیں اگر جانور کرایہ پر لیا اور مالکِ جانور نے راستہ معین کردیا ہے اس میں بھی دونوں صورتیں ہیں۔ اور اگر مالکِ غلہ نے اجیر سے خشکی کے راستہ سے لیجانے کو کہہ دیا تھا وہ دریائی راستہ سے لے گیا تو ضامن ہے اور اگر خشکی کا راستہ معین نہیں کیا اور دریائی راستہ سے لے گیا تو ضامن نہیں اور منزلِ مقصود تک اجیر نے سامان پہنچادیا تو اُجرت کا مستحق ہے۔[4] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ گیہوں بونے کے لیے زمین اجارہ پر لی[5] اُس میں ترکاریاں بودیں جس سے زمین خراب ہوگئی اس کے متعلق متقدمین نے یہ حکم دیا ہے کہ یہ شخص غاصب ہے اس کے فعل سے زمین میں جو کچھ نقصان پیدا ہوا اُس کا تاوان دے اور زمین کی جو کچھ اُجرت قرار پائی تھی نہیں لی جائے گی مگر متاخرین یہ فرماتے ہیں کہ زمین وقف اور زمین یتیم میں اور وہ زمین جو منافع حاصل کرنے کے لیے ہے جیسے زمینداروں کے یہاں کی عموماً زمین اسی لیے ہوتی ہے کہ کاشتکاروں کو لگان پر دی[6] جائے ان میں اُجرتِ مثل لی جائے۔ اور اگر کاشتکار نے وہ بویا جس میں ضرر[7] کم ہے مثلاً ترکاری بونے کے لیے زمین لی تھی اور گیہوں بوئے تو اس صورت میں جو لگان قرار پایا ہے وہ دے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب مایجوز من الإجارة...إلخ،مطلب:فی الارض المحتکرة...إلخ،ج۹،ص٦٤.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب مایجوز من الإجارة...إلخ،مطلب:فی الارض المحتکرة...إلخ،ج۹،ص٦٦.

3 ......یعنی مزدور رکھا۔

4 ......"الهداية"، کتاب الإجارات، باب مایجوز من الإجارة...إلخ،ج٢، ٢٣٦.

و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب مایجوز من الإجارة...إلخ،مطلب:فی الارض المحتکرة...إلخ،ج۹،ص٦٧.

5 ......یعنی کرایہ پر لی۔ 6 ......ٹھیکے پر دی۔ 7 ......نقصان۔

8 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب مایجوز من الإجارة...إلخ،مطلب:فی الارض المحتکرة...إلخ،ج۹،ص٦٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۲ درزی کو اچکن[1] سینے کے لیے کپڑا دیا اُس نے کرتہ سی دیا درزی سے اپنے کپڑے کی قیمت لے لے اور وہ سلا ہوا کپڑا اُسی کے پاس چھوڑ دے اور کپڑے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ کرتہ لے لے اور اُس کی واجبی سلائی دیدے مگر یہ اُجرت مثل اگر اُس سے زیادہ ہے جو مقرر ہوئی تو وہی دے گا جو مقرر ہوئی یہی حکم اُس صورت میں ہے کہ کرتہ سینے کو کہا تھا اُس نے پاجامہ سی دیا۔[2] (بحر)

مسئلہ ۴۳ درزی سے کہہ دیا کہ اتنا لمبا اور اتنا چوڑا ہوگا اور اتنی آستین ہوگی مگر سی کر لایا تو اُس سے کم ہے جتنا بتایا اگر ایک آدھ اونگل کم ہے معاف ہے اور زیادہ کم ہے تو اُسے تاوان دینا پڑے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۴ درزی سے کہا اس کپڑے میں میری قمیص ہو جائے تو اسے قطع کرکے اتنے میں سی دو اُس نے کپڑا کاٹ دیا اب کہتا ہے کہ اس میں تمھاری قمیص نہیں ہوگی درزی کو تاوان دینا ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ درزی سے پوچھا اس کپڑے میں میری قمیص ہو جائے گی اُس نے کہا ہاں اس نے کہا اسے قطع کردو قطع کرنے کے بعد درزی کہتا ہے قمیص نہیں ہوگی اِس صورت میں درزی پر تاوان نہیں کہ مالک کی اجازت سے اس نے کاٹا اور اُس کی اجازت میں شرط بھی نہیں ہے کہ قمیص ہو سکے تب قطع کرو۔ اور اگر صورت مذکورہ میں درزی کے ہاں کہنے کے بعد مالک نے یوں کہا ہوتا کہ تو کاٹ دو یا تو اب قطع کردو تو بیشک درزی کے ذمہ تاوان ہے کہ اس لفظ (تو) کے زیادہ کرنے سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ قطع کرنے کی اجازت اِس شرط سے ہے کہ قمیص ہو جائے۔[5] (بحر، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ رنگریز[6] کو سُرخ رنگنے کے لیے کپڑا دیا اُس نے زرد رنگ دیا مالک کو اختیار ہے اُس سے سفید کپڑے کی قیمت لے یا وہی کپڑا لے لے اور رنگ کی وجہ سے جو کچھ زیادتی ہوئی ہے وہ دیدے اور اس صورت میں رنگنے کی اُجرت نہیں ملے گی اور اگر وہی رنگ رنگا جس کو اس نے کہا تھا مگر خراب کر دیا اگر زیادہ خرابی نہیں ہے تو ضمان واجب نہیں اور بہت زیادہ خراب

---

1 ......شیروانی، ایک قسم کا مردانہ لباس۔

2 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۲۹.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۶۹.

4 ......المرجع السابق، ص۷۰.

5 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، ج۷، ص۵۲۹.

و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة...إلخ، مطلب: فی الارض المحتکرة...إلخ، ج۹، ص۷۰.

6 ......کپڑے رنگنے والا۔

www.dawateislami.net

کر دیا ہے تو سفید کپڑے کی قیمت تاوان دے۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۴۷: مہر کن[2] کو انگوٹھی دی کہ اس پر میرا نام کھود دو[3] اُس نے دوسرا نام کھود دیا مالک کو اختیار ہے انگوٹھی کا تاوان لے یا وہ اپنی انگوٹھی لے لے اور کھودائی کی اُجرت[4] مثل دیدے جو طے شدہ اُجرت سے زیادہ نہ ہو۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: بڑھئی[6] کو دروازہ نقش کرنے کے لیے دیا جیسا نقش بتایا تھا ویسا نہیں کیا اگر تھوڑا فرق ہے تو کچھ نہیں اور زیادہ فرق ہے تو مالک کو اختیار ہے اپنے دروازہ کی قیمت اُس سے لے یا وہ دروازہ لے کر اُجرت مثل دیدے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: سواری کے لیے کرایہ پر جانور لیا اُسے کھڑا کر کے نماز پڑھنے لگا وہ جانور بھاگ گیا یا کوئی لے گیا اس نے جاتے یا لے جاتے دیکھا اور نماز نہیں توڑی ضمان دینا ہوگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: کرایہ کی سواری پر جارہا تھا راستہ میں خبر ملی کہ اِس راستہ پر چور ڈاکو ہیں باوجود اس کے یہ اُسی راستہ سے گیا چوروں نے وہ جانور چھین لیا اگر باوجود اُس خبر کے لوگ اُس راستہ سے جارہے تھے تو ضامن نہیں ورنہ ضامن ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: جس جگہ کے لیے جانور کو کرایہ پر لیا تھا وہاں سے آگے لے گیا اور جانور ہلاک ہوگیا تاوان دینا ہوگا۔[10] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: کسی شخص کو اپنی دکان پر کام کرنے کے لیے رکھا یا کسی بازاری آدمی کو کوئی چیز بیچنے کے لیے دی یہ اُجرت مانگتے ہیں تو وہاں کا جو عرف[11] ہو اُس کے موافق کیا جائے۔[12] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: اپنے لڑکے کو کاریگر کے پاس کام سکھانے کے لیے بٹھا دیا اور شرط کر لی کہ ماہوار اتنا دیا کرے گا یہ جائز ہے اور اگر کچھ نہیں طے ہوا جب لڑکا کام سیکھ گیا تو اُستاد اپنی اُجرت مانگتا ہے اور لڑکے کا باپ یہ کہتا ہے تمھارے یہاں لڑکے نے اتنے دنوں کام کیا اس کی اُجرت دو اس کے متعلق وہاں کا عرف دیکھا جائے گا اگر عرف یہ ہے کہ اُستاد کو اُجرت دی جائے تو اُس کو

---

1 ......"البحر الرائق"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة... إلخ، ج۷، ص۵۲۹.

2 ......انگوٹھی وغیرہ پر نام لکھنے والا۔ 3 ......یعنی لکھو۔ 4 ......لکھائی کی اُجرت۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع والعشرون فی مسائل الضمان بالخلاف... إلخ، ج٤، ص٤٩٥.

6 ......لکڑی کا کام کرنے والا۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع والعشرون فی مسائل الضمان بالخلاف... إلخ، ج٤، ص٤٩٥.

8 ......المرجع السابق، ص٤٩٧. 9 ......المرجع السابق.

10 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة... إلخ، ج۹، ص۷۰.

11 ......رواج۔

12 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب مایجوز من الإجارة... إلخ، ج۹، ص۷۰.

www.dawateislami.net

اُجرتِ مثل دی جائے اور اگر عرف یہ ہے کہ اُستاداُن بچوں کو دیا کرتے ہیں جوانکے یہاں کام سیکھتے ہیں تو اُستاددے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۴ کرایہ والا سامان لادکر پہنچانے لے جارہا تھا راستہ میں اسے لوگوں نے ڈرادیا کہ ادھر جانے میں خطرہ ہے وہاں سے واپس لایا اُسے مزدوری نہیں ملے گی بلکہ اس کو پہنچانے پر مجبور کیا جائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۵ باربرداری کے لیے[3] جانور کرایہ پر لیا تھا وہ جانور بیمار ہوگیا اس وجہ سے اُتنا بوجھ نہیں لادا جتنا لادنا قرار پایا تھا بلکہ اُس سے کم لادا اس کی وجہ سے اُجرت میں کمی نہیں ہوگی بلکہ جتنی ٹھہری تھی دینی ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۶ مکان کرایہ پر لیا تھا اُس میں سے کچھ حصہ گر گیا اگر اب بھی قابلِ سکونت[5] ہے اجارہ کو فسخ نہیں کرسکتا اور اگر قابلِ سکونت نہ رہا فسخ کرسکتا ہے مگر فسخ نہیں کیا تو کرایہ دینا ہوگا اور اجارہ فسخ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مالک مکان کے سامنے فسخ کرے اور اگر مکان بالکل گر گیا تو اُس کی عدم موجودگی میں بھی فسخ کرسکتا ہے مگر بغیر فسخ کیے اپنے آپ فسخ نہیں ہوگا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۷ مکان گر گیا تھا اور فسخ کرنے سے پہلے مالک مکان نے ویسا ہی بنادیا تو مستاجر[7] کو فسخ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہا اور اگر ویسا نہیں بنایا بلکہ کم درجہ کا بنایا تو اب بھی فسخ کرنے کا اختیار باقی ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ جو چیز اُجرت پر لی اور معلوم ہے کہ کچھ دن سال میں ایسے بھی ہیں کہ چیز بیکار رہے گی مثلاً حمام کو کرایہ پر لیا جو گرمیوں میں چالو نہیں رہے گا اس میں یہ شرط کردی کہ سال میں دوماہ کا کرایہ نہیں ہوگا اس شرط سے اجارہ فاسد ہوجائے گا اور اگر یہ شرط کی کہ جتنے دنوں بیکار رہے گا اُس کا کرایہ نہیں دیا جائے گا تو اجارہ صحیح ہے اور شرط بھی صحیح۔[9] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب مايجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۷۰.

2 ......المرجع السابق، ص۷۱.

3 ......بوجھ لادنے کے لئے۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب مايجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۷۱.

5 ......رہائش کے قابل۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب مايجوز...إلخ، مطلب: خوّفوه من اللصوص...إلخ، ج۹، ص۷۲.

7 ......کرایہ دار۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب مايجوزمن الإجارة...إلخ، مطلب: خوّفوه من اللصوص...إلخ، ج۹، ص۷۲،۷۳.

9 ......"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب مايجوز من الإجارة...إلخ، ج۹، ص۷٤.

www.dawateislami.net

دایہ کے اجارہ کا بیان

مسئلہ ۱ دایہ یعنی دودھ پلانے والی کو اُجرت پر رکھنا جائز ہے اور اس کے لیے وقت مقرر کرنا بھی ضروری ہوگا یعنی اتنے دنوں کے لیے یہ اجارہ ہے اور دایہ سے کھانے کپڑے پر اجارہ کیا جاسکتا ہے یعنی اُس سے کہا کہ کھانا کپڑا لیا کر اور بچہ کو دودھ پلا اور اس صورت میں متوسط درجہ کا کھانا دینا ہوگا اور کپڑے کی مقدار و جنس و صفت بیان کرنی ہوگی اور اُس کی مدت بھی بیان کرنی ہوگی کہ کب دیا جائے گا اس صورت میں اگرچہ جہالت ہے[1] مگر یہ جہالت باعثِ نزاع[2] نہیں ہے کیونکہ بچہ پر شفقت والدین کو مجبور کرتی ہے کہ دایہ کے کھانے کپڑے میں کمی نہ کی جائے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ کسی جانور کو دودھ پینے کے لیے اُجرت پر لیا یہ ناجائز ہے۔ یوہیں درخت کو پھل کھانے کے لیے اُجرت پر لیا یہ بھی ناجائز ہے اس صورت میں جتنا دودھ دوہا ہے یا جتنے پھل کھائے ہیں اُن کی قیمت دینی ہوگی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ اگر دایہ سے یہ شرط طے پائی ہے کہ بچہ کے والدین کے گھر میں وہ دودھ پلائے تو یہیں اُس کو پلانا ہوگا اپنے گھر نہیں لے جاسکتی مگر جبکہ کوئی عذر ہو مثلاً وہ بیمار ہوگئی کہ یہاں نہیں آسکتی اور اگر یہاں پلانے کی شرط نہیں ہے تو وہ بچہ کو اپنے گھر لے جاسکتی ہے ان کو یہ حق نہیں کہ یہاں رہنے پر اُسے مجبور کریں ہاں اگر وہاں کا یہی عرف[5] ہے کہ دایہ بچہ کے باپ کے گھر آکر دودھ پلاتی ہے یا یہیں رہتی ہے تو بغیر شرط بھی دایہ کو اس رواج کی پابندی کرنی ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ دایہ کا کھانا بچہ کے باپ کے ذمہ نہیں ہے جبکہ اجارہ میں مشروط نہ ہو اور مشروط ہو تو دینا ہوگا کپڑے کا بھی یہی حکم ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ دایہ کا شوہر اُس سے وطی[8] کرسکتا ہے مستاجر[9] اُسے اِس اندیشہ سے منع نہیں کرسکتا کہ وطی سے حمل رہ

---

1 ...... یعنی اُجرت متعین نہیں ہے۔ 2 ...... جھگڑے کا سبب۔

3 ......"الهداية"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٢، ص٢٣٩.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب مايجوز... إلخ، مطلب: في حديث دخوله عليه الصّلوة والسلام الحمام، ج٩، ص٨٩.

5 ...... رواج۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج٤، ص٤٣١.

7 ...... المرجع السابق، ص٤٣٢.

8 ...... ہمبستری۔ 9 ...... اُجرت پر رکھنے والا۔

www.dawateislami.net

جائے گا تو دودھ کیوں کر پلائے گی مگر مستاجر کے گھر میں نہیں کرسکتا بلکہ اُس کے مکان میں بغیر اجازت داخل بھی نہیں ہوسکتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶ دایہ کے شوہر کو مطلقاً یہ حق حاصل ہے کہ اس اجارہ کو فسخ کردے خواہ اس اجارہ سے اُسکے شوہر کی بدنامی ہو مثلاً وہ شخص ذی عزت ہے اور اُس کی عورت کا اجارہ پر دودھ پلانا باعثِ ذلت ہے یا اس اجارہ میں اُس کی بدنامی نہ ہو کیونکہ اس صورت میں بھی شوہر کے بعض حقوق تلف[2] ہوتے ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ اُس شخص کا اس عورت کا شوہر ہونا معلوم ومشہور ہو اور اگر محض دونوں کے اقرار سے ہی یہ معلوم ہوا کہ یہ میاں بی بی ہیں اُن کا نکاح ظاہر نہ ہو تو اس شوہر کو فسخِ اجارہ کا[3] اختیار نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷ دایہ بیمار ہوگئی کہ اُس کا دودھ بچہ کو مضر ہوگا یا وہ حاملہ ہوگئی کہ اس کا بھی دودھ مضر ہے تو مستاجر اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے بلکہ یہ خود بھی اجارہ کو فسخ کرسکتی ہے کہ دودھ پلانا اسے بھی مضر ہے۔ یوہیں اگر بچہ کے گھر والے اسے ایذا دیتے ہوں یا اس کی عادت دوسرے کے بچہ کو دودھ پلانے کی نہیں ہے یا لوگ اسے عار دلاتے ہوں تو اجارہ کو فسخ کرسکتی ہے مگر جبکہ وہ بچہ نہ دوسری عورت کا دودھ پیتا ہو نہ غذا کھا سکتا ہو تو اسے اجارہ فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ دایہ اگر بدکار عورت ہے یا بدزبان ہے یا چوری کرتی ہے یا بچہ اس کا دودھ ڈال دیتا ہے یا اس کی چھاتی مونھ میں نہیں لیتا یا وہ لوگ سفر میں جانا چاہتے ہیں اور یہ اُن کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے یا بہت دیر دیر تک غائب رہتی ہے ان سب وجوہ سے اجارہ کو فسخ کرسکتے ہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ بچہ مرگیا یا دایہ مرگئی اجارہ فسخ ہوگیا بچہ کے باپ کے مرنے سے اجارہ فسخ نہیں ہوگا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ دایہ کے ذمہ یہ کام بھی ہیں۔ بچہ کا ہاتھ مونھ دھلانا، اُس کو نہلانا، کپڑے پر پیشاب پاخانہ لگا ہو تو اسے دھونا، بچہ کو تیل لگانا اور اُس کو یہ بھی کرنا ہوگا کہ ایسی چیز نہ کھائے جس سے بچہ کو ضرر پہنچے۔[8] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۹۰.

2 ......ضائع۔ 3 ......یعنی اجارے کو ختم کرنے کا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۹۰.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: في حديث دخوله عليه الصّلاة والسلام الحمام، ج۹، ص۹۰.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۹۱.

8 ......المرجع السابق .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ دایہ نے بکری کا دودھ بچہ کو پلا دیا یا اُسے غذا کھلائی یعنی اپنا دودھ پلانے کی جگہ یہ کیا تو اُجرت کی مستحق نہیں ہوگی کہ اُس کا اصلی کام دودھ پلانا ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۲ دایہ نے اپنی خادمہ سے دودھ پلوایا یا کسی دوسری عورت کو اِس بچہ کے دودھ پلانے کے لیے نوکر رکھا اس نے دودھ پلایا اِس صورت میں اُجرت کی مستحق ہوگی کہ دوسری عورت کا اس کے حکم سے دودھ پلانا گویا اسی کا پلانا ہے مگر جبکہ اس کو نوکر رکھتے وقت یہ شرط ہو کہ خود تجھی کو دودھ پلانا ہوگا تو دوسری عورت کا نہیں پلوا سکتی اور ایسا کرے گی تو اُجرت کی مستحق نہیں ہوگی۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۳ ایک جگہ بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی اور ان لوگوں کی لاعلمی میں اُس نے دوسری جگہ بھی بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کر لی اور دونوں بچوں کو تااختتامِ مدت دودھ پلاتی رہی اُس کو ایسا کرنا ناجائز و گناہ ہے مگر دونوں جگہ سے اپنی پوری اُجرت جو مقرر ہوئی ہے لینے کی مستحق ہے یہ نہیں ہوگا کہ دونوں نصف نصف اُجرت دیں۔ ہاں اگر ناغے کیے ہیں تو ان دنوں کی اُجرت کم کی جاسکتی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص کے دو بچے ہیں دونوں کو دودھ پلانے کے لیے ایک دایہ کو نوکر رکھا ان میں سے ایک بچہ مر گیا تو دایہ اب سے نصف اُجرت کی مستحق ہوگی کہ جو بچہ مرگیا اُسکے حق میں اجارہ بھی نہ رہا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ دایہ کے ذمہ یہ نہیں ہے کہ بچہ کے والدین کا کام کرے بطور تبرع و احسان کر دے تو اُس کی خوشی اس عقد کی وجہ سے اُس پر لازم نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ دایہ کے عزیز و اقارب اُس سے ملنے کو آئیں تو صاحبِ خانہ اُن کو یہاں ٹھہرنے سے منع کر سکتا ہے۔ یوہیں بغیر اجازتِ صاحب خانہ اُن لوگوں کو یہاں کا کھانا بھی نہیں کھلا سکتی اور یہ اپنے عزیزوں کے یہاں جانا چاہتی ہو تو جانے سے منع کر سکتے ہیں جبکہ اس کا جانا بچہ کے لیے مضر ہو۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٢، ص ٢٤٠.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٩، ص ٩٢.

و"البحرالرائق"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٨، ص ٤١.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: في حديث دخوله عليه الصّلاة والسلام الحمامَ، ج٩، ص ٩٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج ٤، ص ٤٣٣.

5 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٢.   6 ...... المرجع السابق، ص ٤٣٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷: حاجت کے وقت دایہ یہاں سے وقتاً فوقتاً جاسکتی ہے مگر دیر دیر تک باہر نہیں رہ سکتی اس سے اُس کو روک دیا جائے گا کہ یہ بچہ کے لیے مضر ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: بچہ کی ماں کو دودھ پلانے کے لیے اُجرت پر مقرر کیا اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ نکاح میں ہے تو یہ اجارہ ناجائز ہے اور طلاق دینے کے بعد یہ اجارہ ہوا اور طلاق بھی رجعی ہے تو یہ اجارہ بھی ناجائز ہے اور طلاق بائن کے بعد اجارہ ہوا تو جائز ہے اور اگر وہ بچہ اس شخص کا دوسری عورت سے ہے تو اپنی اُس عورت سے جو اس بچہ کی ماں نہیں ہے اُجرت پر دودھ پلوا سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: بچہ کی ماں کو دودھ پلانے کے لیے اُجرت پر رکھا اُس نے کسی سے نکاح کرلیا تو اس کی وجہ سے اجارہ فسخ نہیں ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: اپنے محارم میں سے کسی عورت کو دودھ پلانے کے لیے اجیر رکھنا جائز ہے مثلاً اپنی ماں یا بہن یا لڑکی کو اپنے بچہ کے دودھ پلانے کے لیے مقرر کیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: کہیں سے پڑا ہوا بچہ اُٹھالایا اور اس کے لیے دایہ مقرر کی تو دایہ کی اُجرت خود اسی پر واجب ہوگی اور یہ شخص مُتَبَرِّع[5] ہے کہ اس کو رجوع نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: یتیم بچہ کے لیے مال ہو تو رضاع کے مصارف[7] اُس کے اپنے مال سے دیے جائیں اور مال نہ ہو تو جس کے ذمہ اُس کا نفقہ[8] ہو اُسی کے ذمہ یہ بھی ہیں اور اگر کوئی ایسا شخص بھی نہ ہو جس پر اس کا نفقہ واجب ہو تو بیت المال سے دیے جائیں۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: دایہ کو سو روپے پر ایک سال دودھ پلانے کے لیے مقرر کیا اور یہ شرط کرلی کہ بچہ اثناء سال میں[10] مرجائے گا جب بھی اُس کو سو ہی دیے جائیں گے اس شرط کی وجہ سے اجارہ فاسد ہوگیا لہٰذا اگر بچہ مرگیا تو جتنے دنوں اُس نے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج ٤، ص ٤٣٣ .

2 ......المرجع السابق، ص ٤٣٤ . 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی احسان کرنے والا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج ٤، ص ٤٣٤ .

7 ......دودھ پلانے کے اخراجات۔ 8 ......کھانے پینے، کپڑے، رہائش وغیرہ کے اخراجات۔

9 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج ٤، ص ٤٣٤ .

10 ......دورانِ سال۔

www.dawateislami.net

دودھ پلایا ہے اُس کی اُجرتِ مثل ملے گی اور اگر سال بھر کے لیے اس شرط کے ساتھ مقرر کیا کہ صرف پہلے مہینہ کے مقابل میں یہ سو روپے ہیں اور اس کے بعد سے سال کی بقیہ مدت میں مفت پلائے گی یہ اجارہ بھی فاسد ہے اگر دوڈھائی مہینہ دودھ پلانے کے بعد بچہ مرگیا تو اُجرتِ مثل دی جائے گی جو اس مقرر شدہ سے زائد نہ ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ مسلمان نے بچہ کے دودھ پلانے کے لیے کسی کافرہ کو مقرر کیا یا ایسی عورت کو مقرر کیا جو صحیح النسب نہ ہو یہ جائز ہے یعنی اجارہ صحیح ہے۔[2] (عالمگیری) مگر تجربہ سے یہ امر ثابت کہ دودھ کا اثر بچہ میں ضرور پیدا ہوتا ہے اور شرع مطہر نے بھی اس سے انکار نہیں کیا ہے بلکہ دودھ کی وجہ سے رشتہ قائم ہوجانا قرآن سے ثابت اور حدیث نے بھی بتایا کہ رضاعت سے ویسا ہی رشتہ پیدا ہوجاتا ہے جس طرح نسب سے ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ کے بھی اثرات ہوتے ہیں لہٰذا دودھ پلانے کے لیے جو عورت اختیار کی جائے اُس کے صلاح و تقویٰ کا لحاظ کیا جائے تاکہ بچہ میں بدعورت کے بُرے اثرات نہ پیدا ہوں۔ دوسرا امر یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ دایہ کی صحبت میں بچہ رہتا ہے اور بچہ کی تربیت دایہ کے ذمہ ہوتی ہے اور تربیت وصحبت کے بداثرات کا انکار بدیہی[3] بات کا انکار ہے اور بچپن میں جو خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں اُن کا زائل ہونا نہایت دشوار ہوتا ہے لہٰذا ان کو نظرانداز کرنا مصالح کے خلاف[4] ہے اگرچہ اجارہ صحیح ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۵ بچہ کو دودھ پلانے کے لیے بکری کو اجارہ پر لیا یا بکری کا بچہ ہے اس کو دودھ پلانے کے لیے بکری کو اجارہ پر لیا یہ ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری)

اجارۂ فاسدہ کا بیان

مسئلہ ۱ عقد فاسد وہ ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے موافق شرع[6] ہے مگر اُس میں کوئی وصف ایسا ہے جس کی وجہ سے نامشروع[7] ہے اور اگر اصل ہی کے اعتبار سے خلاف شرع ہے تو وہ باطل ہے مثلاً مُردار یا خون کو اُجرت قرار دیا یا خوشبو کو سونگھنے کے لیے اُجرت پر لیا یا بُت بنانے کے لیے کسی کو اجیر رکھا کہ ان سب صورتوں میں اجارہ باطل ہے۔ اجارۂ فاسدہ کی مثال یہ ہے کہ اجارہ میں کوئی ایسی شرط ذکر کی جس کو عقد اجارہ مقتضی نہ ہو اسی کی صورتیں یہاں ذکر کی جائیں گی۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج٤، ص٤٣٤.

2 ......المرجع السابق.

3 ......روشن وواضح۔ 4 ......مصلحتوں کے خلاف۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب العاشر في إجارة الظئر، ج٤، ص٤٣٤.

6 ......شریعت کے مطابق۔ 7 ......ناجائز۔

8 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٩، ص٧٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ اجارۂ باطل میں اگر چیز کو استعمال کیا اور وہ کام کر دیا جس کے لیے اجارہ ہوا جب بھی اُجرت واجب نہ ہوگی اگرچہ وہ چیز اسی لیے ہے کہ کرایہ پر دی جائے مگر مالِ وقف اور مالِ یتیم کو اگر اجارۂ باطلہ کے طور پر دیا اور مستاجر نے منفعت حاصل کرلی تو اُجرتِ مثل واجب ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ اجارۂ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ اس استعمال کرنے پر اُجرت مثل لازم ہوگی اور اس میں تین صورتیں ہیں اگر اُجرت مقرر ہی نہیں ہوئی یا جو مقرر ہوئی معلوم نہیں ان دونوں صورتوں میں جو کچھ اُجرت مثل ہو دینی ہوگی اور اگر اُجرت مقرر ہوئی اور وہ معلوم بھی ہے تو اُجرت مثل اُسی وقت دی جائے گی جب وہ مقرر سے زیادہ نہ ہو اور اگر مقرر سے اُجرت مثل زائد ہے تو جو مقرر ہے وہی دی جائے گی اُس سے زیادہ نہیں دی جائے گی۔[2] (بحر وغیرہ)

مسئلہ ۴ اجارۂ فاسدہ میں محض قبضہ کرنے سے منافع کا مالک نہیں ہوگا اور بیع فاسد میں قبضہ کرنے سے مبیع[3] کا مالک ہوجاتا ہے مشتری[4] کے تصرفات قبضہ کے بعد نافذ ہوجاتے ہیں مستاجر[5] قبضہ کرکے اُسے اجارہ پر دیدے یہ نہیں کرسکتا اور اگر اس نے اجارہ پر دے ہی دیا تو اُجرت مثل لازم ہوگی یعنی مستاجر اول مالک کو اُجرت مثل دے گا یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ غاصب ہے اور انتفاع کے مقابل میں اس سے اُجرت نہ لی جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵ جو شرطیں مقتضائے عقد کے خلاف ہیں اُن سے عقدِ اجارہ فاسد ہوجاتا ہے لہٰذا جو شرطیں بیع کو فاسد کرتی ہیں اجارہ کو بھی فاسد کرتی ہیں کیونکہ اجارہ بھی ایک قسم کی بیع ہے فرق یہ ہے کہ بیع میں چیز بیچی جاتی ہے اور اجارہ میں چیز کی منفعت بیچی جاتی ہے۔[7] (بحر)

مسئلہ ۶ جہالت سے اجارہ فاسد ہوجاتا ہے اس کی چند صورتیں ہیں جو چیز اُجرت پر دی جائے وہ مجہول ہو یا منفعت کی مقدار مجہول ہو یعنی مدت بیان میں نہیں آئی مثلاً مکان کتنے دنوں کے لیے کرایہ پر دیا یا اُجرت مجہول ہو یعنی یہ نہیں بیان کیا کہ کرایہ کیا ہوگا یا کام مجہول ہو یہ نہیں بیان کیا کہ کیا کام لیا جائے گا مثلاً جانور میں یہ نہیں بیان کیا کہ بار برداری کے لیے ہے یا سواری کے لیے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۷٦.

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۷، ص۵۲۹ـ۵۳۱، وغیرہ.

3 ......بیچی گئی چیز۔ 4 ......خریدار۔ 5 ......کرایہ پر لینے والا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۷٦.

7 ......"البحرالرائق"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۷، ص۵۳۰.

8 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الإجارة، الباب الخامس عشر فی بیان مایجوز، ج٤، ص٤٣٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ جانور کرایہ پر لیا اور یہ شرط ہے کہ اس کو دانہ گھاس مستاجر دے گا یہ اجارہ فاسد ہے کہ جانور کا چارہ مالک کے ذمہ ہے اور مستاجر کے ذمہ کرنا مقتضائے عقد کے خلاف ہے۔ یوہیں مکان کرایہ پر دیا اور شرط یہ ہے کہ اس کی مرمت مستاجر کے ذمہ ہے یا مکان کا ٹیکس مستاجر کے ذمہ ہے یہ اجارہ بھی فاسد ہے کہ ان چیزوں کا تعلق مالک سے ہے مستاجر کے ذمہ شرط کرنا مقتضائے عقد کے خلاف ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ جو چیز اجارہ پر دی ہے وہ شائع ہے اس سے بھی اجارہ فاسد ہوجاتا ہے مثلاً اس مکان کا نصف حصہ کرایہ پر دیا کہ نصف مکان جزو شائع ہے یا ایک مکان مشترک ہے اس نے اپنا حصہ غیر شریک کو کرایہ پر دیا یا مکان میں تین شخص شریک ہیں اس نے اپنا حصہ ایک شریک کو کرایہ پر دیا سب صورتیں ناجائز ہیں اور اجارہ فاسد ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۹ اگر اجارہ کے وقت شیوع نہ تھا بعد میں آ گیا تو اس سے اجارہ فاسد نہیں ہوگا مثلاً پورا مکان اجارہ پر دیا تھا پھر اُس کے ایک جزو شائع میں فسخ کر دیا اِس شیوع سے اجارہ فاسد نہیں ہوا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ جو چیز اُجرت میں ذکر کی گئی وہ مجہول ہے مثلاً اس کام کی اُجرت ایک کپڑا ہے یا اس میں بعض مجہول ہے مثلاً اتنا کرایہ اور مکان کی مرمت تمھارے ذمہ کہ اس صورت میں مرمت بھی کرایہ میں داخل ہے اور چونکہ معلوم نہیں مرمت میں کیا صرف ہوگا لہٰذا پورا کرایہ مجہول ہوگیا۔[4] (درمختار)

اجارہ کے اوقات

مسئلہ ۱۱ اجارہ کی میعاد اگر یکم تاریخ سے شروع ہوتی ہو تو مہینہ میں چاند کا اعتبار ہوگا یعنی دوسرا چاند ہوگیا مہینہ پورا ہوگیا اور اگر درمیان ماہ سے مدت شروع ہوتی ہے تو تیس دن کا مہینہ لیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کئی ماہ کے لیے مکان یا کوئی چیز کرایہ پر لی تو پہلی صورت میں چاند سے چاند تک اور دوسری صورت میں ہر مہینہ تیس تیس دن کا لیا جائے گا بلکہ ایک سال کے لیے یا کئی سال کے لیے کرایہ پر لیا تو پہلی صورت میں ہلال (چاند) کے بارہ ماہ اور دوسری صورت میں تین سو ساٹھ دن کا سال شمار ہوگا۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۷۸.

2 ...... المرجع السابق، ص۷۹.

3 ......المرجع السابق، ص۷۹.

4 ......المرجع السابق، ص۸۰.

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الإجارة، الباب الثالث فی الأوقات...إلخ، ج٤، ص٤١٥، ٤١٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ یوں اجارہ پر لیا کہ ہر ماہ ایک روپیہ کرایہ اور یہ نہیں ٹھہرا کہ کتنے مہینوں کے لیے کرایہ پر لینا دینا ہوا تو صرف پہلے مہینہ کا اجارہ صحیح ہے اور باقی مہینوں کا فاسد پہلا مہینہ ختم ہوتے ہی پہلی ہی تاریخ میں ہر ایک اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے اور پہلی تاریخ میں فسخ نہیں کیا تو اب اس مہینہ میں خالی نہیں کراسکتا اور اگر مہینوں کی تعداد ذکر کردی ہے مثلاً چھ ماہ کے لیے اجارہ ہوا تو اجارہ صحیح ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک سال کے لیے مکان کرایہ پر لیا اور یہ ٹھہرا کہ ہر ماہ کا ایک روپیہ کرایہ ہے یہ جائز ہے اور اگر مہینہ کا کرایہ نہیں بیان کیا صرف یہ ٹھہرا کہ ایک سال کا کرایہ دس روپے یہ بھی جائز ہے دونوں صورتوں میں اندرون سال بلا عذر کوئی بھی اجارہ کو فسخ نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ ایک دن کے لیے مزدور رکھا تو کس وقت سے کس وقت تک کام کرے گا اس کے متعلق وہاں کا عرف[3] دیکھا جائے گا اگر عرف یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے غروب تک کام کرے تو اس کو بھی کرنا ہوگا اور اگر عرف یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے عصر تک کام کرے تو یہ لیا جائے گا اور اگر دونوں قسم کا رواج ہے تو غروب تک کام کرنا ہوگا کیونکہ اجارہ میں دن کہا ہے اور دن غروب پر ختم ہوتا ہے۔[4] (عالمگیری) ہندوستان میں اس کے متعلق مختلف قسم کے عرف ہیں معماروں[5] کے متعلق یہ عرف ہے کہ اُنھیں بارہ بجے سے دو بجے تک دو گھنٹے کی کھانے کے لیے اور کچھ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے چھٹی دی جاتی ہے اور اسی وقت میں جواُن میں نمازی ہوتے ہیں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں اور شام کو غروب آفتاب پر یا اس سے کچھ قبل کام ختم کیا جاتا ہے اور صبح کو گھنٹا پون گھنٹا دن نکلنے کے بعد کام شروع ہوتا ہے بالجملہ مزدوروں کے کام کے اوقات وہی ہوں گے جو وہاں کا عرف ہے۔

مسئلہ ۱۵ دو دن چار دن دس دن کے لیے کسی کو کام پر رکھا تو وہی ایام مراد لیے جائیں گے جو عقد اجارہ سے متصل ہیں اور اگر دنوں کو معین نہیں کیا ہے کہہ دیا کہ مثلاً دو دن کا میرے یہاں کام ہے تم کسی دو دن میں کردینا تو اجارہ صحیح نہیں کہ اس اجارہ میں وقت کا مقرر کرنا ضروری ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ،الباب الثالث فی الأوقات...إلخ،ج ٤،ص ٤١٦.

2 ......المرجع السابق.

3 ......رواج۔

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ،الباب الثالث فی الأوقات...إلخ،ج ٤،ص ٤١٦.

5 ......تعمیراتی کام کرنے والوں۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ،الباب الثالث فی الأوقات...إلخ،ج ٤،ص ٤١٦.

www.dawateislami.net

جائز وناجائز اجارے

مسئلہ ۱۶: حمام کی اُجرت جائز ہے اگرچہ یہاں یہ متعین نہیں ہوتا کہ کتنا پانی صرف کرے گا اور کتنی دیر تک حمام میں ٹھہرے گا۔ ہاں اگر حمام میں دوسروں کے سامنے اپنے ستر کو کھولے جیسا کہ عموماً حمام میں ایسا ہوتا ہے یا خود اپنا ستر نہیں کھولا تو دوسروں کے ستر پر نظر پڑتی ہے اس وجہ سے حمام میں جانا منع ہے خصوصاً عورتوں کو اس میں جانے سے بہت زیادہ احتیاط چاہیے اور اگر نہ اپنا ستر کھولے نہ دوسرے کے ستر کی طرف نظر کرے تو حمام میں جانے کی ممانعت نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: حجامت یعنی پچھنے لگوانا جائز ہے اور پچھنے کی اُجرت دینا لینا بھی جائز ہے پچھنے لگانے والے کے لیے وہ اُجرت حلال ہے اگرچہ اُس کو خون نکالنا پڑتا ہے اور کبھی خون سے آلودہ بھی ہوجاتا ہے مگر چونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے خود پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اُجرت بھی دی معلوم ہوا کہ اس اُجرت میں خباثت[2] نہیں۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸: نرجانور کو جفتی کرنے کے لیے اُجرت پر دینا ناجائز ہے اور اُجرت بھی لینا ناجائز۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹: گناہ کے کام پر اجارہ ناجائز ہے مثلاً نوحہ کرنے والی[5] کو اُجرت پر رکھا کہ وہ نوحہ کرے گی جس کی یہ مزدوری دی جائے گی۔ گانے بجانے کے لیے اجیر کیا[6] کہ وہ اتنی دیر تک گائے گا اور اُس کو یہ اُجرت دی جائے گی۔ ملاہی یعنی لہو ولعب پر اجارہ بھی ناجائز ہے۔ گانا یا باجا سکھانے کے لیے نوکر رکھتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔[7] (درمختار، عالمگیری) ان صورتوں میں اُجرت لینا بھی حرام ہے اور لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اُجرت لی تھی تو اُسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔[8] (بحر)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ج٢، ص٢٣٨.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: في حديث دخوله... إلخ، ج٩، ص٨٧.

2 ......خرابی۔

3 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ج٢، ص٢٣٨.

4 ......المرجع السابق.

5 ......میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز کے ساتھ رونے والی عورت۔

6 ......یعنی کرائے پر لایا۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٩، ص٩٢.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب السادس في مسائل الشيوع... إلخ، ج٤، ص٤٤٩.

8 ......"البحرالرائق"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٨، ص٣٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ طبلِ غازی[1] کہ اس سے لہو مقصود نہیں ہوتا جائز ہے اور اس کا اجارہ بھی جائز اسی طرح شادیوں میں دف بجانے کی اجازت ہے جس میں جھانج نہ ہوں اس کا اجارہ بھی ناجائز نہیں۔[2] (ردالمحتار) اس زمانہ میں ملاہی کے اجارات بکثرت پائے جاتے ہیں جیسے سنیما، بائیسکوپ تھیٹر میں ملازمین گانے اور تماشے کرنے کے لیے نوکر رکھے جاتے ہیں یہ اجارے ناجائز ہیں بلکہ تماشا دیکھنے والے اپنے تماشا دیکھنے کی اُجرت دیتے ہیں یعنی اُجرت دے کر تماشا کراتے ہیں یہ بھی ناجائز یعنی تماشا دیکھنا یا تماشا کرنا تو گناہ کا کام ہے ہی پیسے دے کر تماشے کرانا یہ ایک دوسرا گناہ ہے اور حرام کام میں پیسہ صرف کرنا ہے۔

مسئلہ ۲۱ مسلمان نے کسی کافر کو رہنے کے لیے مکان کرایہ پر دیا یہ اجارہ جائز ہے کوئی حرج نہیں۔ اب اُس گھر میں کافر نے شراب پی یا صلیب کی پرستش کی یہ اُس کافر کا ذاتی فعل ہے اس سے اُس مسلمان پر گناہ نہیں ہاں اگر اُس مکان میں کافر نے گھنٹہ[3] اور ناقوس[4] بجایا یا سنکھ[5] پھونکا یا علانیہ شراب بیچنا شروع کیا تو ضرور ان امور سے روکا جائے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ کسی عورتوں کو[7] بازاروں میں بالا خانے کرایہ پر دینا کہ وہ اُن میں ناچ مجرا کریں یا زنا کرائیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۳ طاعت وعبادت کے کاموں پر اجارہ کرنا جائز نہیں مثلاً اذان کہنے کے لیے امامت کے لیے قرآن وفقہ کی تعلیم کے لیے حج کے لیے یعنی اس لیے اجیر کیا کہ کسی کی طرف سے حج کرے۔ متقدمین فقہا کا یہی مسلک تھا مگر متاخرین نے دیکھا کہ دِین کے کاموں میں سستی پیدا ہوگئی ہے اگر اِس اجارہ کی سب صورتوں کو ناجائز کہا جائے تو دِین کے بہت سے کاموں

---

1 ...... یعنی جنگ کے موقعے پر جو نقارہ بجایا جاتا ہے۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الاجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، مطلب فی الإستئجار علی المعاصی، ج۹، ص۹۲.

3 ...... کسی دھات کا توا وغیرہ جسے موگری سے بجاتے ہیں۔

4 ...... وہ سنکھ جو ہندو یا دوسرے غیر مسلم پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔

5 ...... ایک قسم کا بڑا ناقوس جو مندروں میں بجایا جاتا ہے۔

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب السادس عشر فی مسائل الشیوع...إلخ، ج٤، ص٤٥٠.

7 ...... یعنی طوائفوں کو۔

www.dawateislami.net

میں خلل واقع ہوگا [1] اُنھوں نے اس کلیہ سے بعض امور کا استثنا فرمادیا اور یہ فتویٰ دیا کہ تعلیم قرآن وفقہ اور اذان وامامت پر اجارہ جائز ہے کیونکہ ایسا نہ کیا جائے تو قرآن وفقہ کے پڑھانے والے طلبِ معیشت میں [2] مشغول ہوکر اس کام کو چھوڑ دیں گے اور لوگ دِین کی باتوں سے ناواقف ہوتے جائیں گے۔ اسی طرح اگر مؤذن وامام کو نوکر نہ رکھا جائے تو بہت سی مساجد میں اذان وجماعت کا سلسلہ بند ہوجائے گا اور اس شعار اسلامی میں زبردست کمی واقع ہوجائے گی۔ اسی طرح بعض علمانے وعظ پر اجارہ کو بھی جائز کہا ہے اس زمانہ میں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں اہل علم نہیں ہیں اِدھر اُدھر سے کبھی کوئی عالم پہنچ جاتا ہے جو وعظ وتقریر کے ذریعہ اُنھیں دِین کی تعلیم دے دیتا ہے اگر اس اجارہ کو ناجائز کردیا جائے تو عوام کو جو اس ذریعہ سے کچھ علم کی باتیں معلوم ہوجاتی ہیں اس کا انسداد ہوجائے گا [3]۔ یہاں یہ بتادینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جب اصل مذہب یہی ہے کہ یہ اجارہ ناجائز ہے ایک دینی ضرورت کی بنا پر اس کے جواز کا فتویٰ دیا جاتا ہے تو جس بندۂ خدا سے ہوسکے کہ ان امور کو محض خالصاً لوجہ اللّٰہ [4] انجام دے اور اجر اُخروی [5] کا مستحق بنے تو اس سے بہتر کیا بات ہے پھر اگر لوگ اس کی خدمت کریں بلکہ یہ تصوّر کرتے ہوئے کہ دِین کی خدمت یہ کرتے ہیں ہم ان کی خدمت کرکے ثواب حاصل کریں تو دینے والا مستحق ثواب ہوگا اور اُس کو لینا جائز ہوگا کہ یہ اُجرت نہیں ہے بلکہ اعانت وامداد ہے۔

مسئلہ ۲۴: فقہائے کرام نے اُس کلیہ سے جن چیزوں کا استثنا فرمایا وہ مذکور ہوئیں اس سے معلوم ہوا کہ تلاوت قرآن پر اجارہ جس طرح قدما کے نزدیک ناجائز ہے متاخرین کے نزدیک بھی ناجائز ہے لہٰذا سوم [6] وغیرہ کے موقع پر اُجرت پر قرآن پڑھوانا ناجائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار، اسی طرح اکثر لوگ چالیس روز تک قبر کے پاس یا مکان پر قرآن پڑھوا کر ایصال ثواب کراتے ہیں اگر اُجرت پر ہو یہ بھی ناجائز ہے بلکہ اس صورت میں ایصال ثواب بے معنی بات ہے کہ جب پڑھنے والے نے پیسوں کی خاطر پڑھا تو ثواب ہی کہاں جس کا ایصال کیا جائے اس کا ثواب یعنی بدلہ پیسہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اعمال جتنے ہیں نیت کے ساتھ ہیں جب اللّٰہ (عزوجل) کے لیے عمل نہ ہو تو ثواب کی اُمید بیکار ہے۔ [7] (ردالمحتار) مقصد یہ ہے کہ اِیصال ثواب جائز بلکہ مستحسن ہے مگر اُجرت پر تلاوت قرآن مجید یا کلمۂ طیبہ پڑھوا کر ایصال ثواب نہیں ہوسکتا بلکہ پڑھنے والے اللّٰہ تعالٰی کے لیے پڑھیں اور ایصال ثواب کریں یہ جائز ہے۔

---

1 ......حرج واقع ہوگا۔　2 ......روزی کی تلاش میں۔

3 ......یعنی یہ سلسلہ بھی ختم ہوجائے گا۔　4 ......خالص اللّٰہ عزوجل کی رضا کے لئے۔　5 ......آخرت کے اجر۔

6 ......میت کی روح کو ایصال ثواب کے لیے تیسرے روز قرآن خوانی کی محفل۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، مطلب: تحریر مھم فی عدم جواز الإستئجار...إلخ، ج۹، ص۹۶.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵ ختم پڑھنے کے لیے اجارہ کرنا ناجائز مثلاً کوئی آیۂ کریمہ کا ختم کراتا کوئی ختم خواجگان پڑھواتا ہے کوئی کلمۂ طیبہ کا ختم کراتا ہے یہ سب کام اُجرت پر ناجائز ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ کسی کو سانپ یا بچھونے کاٹا ہو اُس کے جھاڑنے کی اُجرت لینا جائز ہے اگرچہ قرآن مجید ہی کی آیت یا سورت پڑھ کر جھاڑنا ہو کہ یہ تلاوت نہیں بلکہ علاج کے قبیل سے ہے حدیث میں ایک صحابی کا سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا اور اُس کا اچھا ہوجانا اور اُن کا پہلے ہی سے اُجرت مقرر کرلینا اور اُس کے اچھے ہونے کے بعد لینا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے پاس معاملہ کو پیش کرنا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) کا انکار نہ فرمانا بلکہ جائز رکھنا، اس کے جواز کی صریح دلیل ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ بہت سے لوگ تعویذ کا معاوضہ لیتے ہیں یہ جائز ہے اس کو اجارہ کی حد میں داخل نہیں کیا جاسکتا بلکہ بیع میں شمار کرنا چاہیے یعنی اُتنے پیسوں یا روپے میں اپنے تعویذ کو بیع کرتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ تعویذ ایسا ہو کہ اُس میں شرعی قباحت نہ ہو جیسے ادعیہ[3] اور آیات یا ان کے اعداد یا کسی اسم کا نقش مظہر[4] یا مضمر[5] لکھا جائے اور اگر اُس تعویذ میں ناجائز الفاظ لکھے ہوں یا شرک وکفر کے الفاظ پر مشتمل ہو تو ایسا تعویذ لکھنا بھی ناجائز ہے اور اس کا لینا اور باندھنا سب ناجائز۔ صاحب درمختار نے ردِّ سحر[6] کے تعویذ لکھنے پر اجارہ کو جائز فرمایا جبکہ مقدارِ کاغذ ومقدارِ تحریر معلوم ہو کہ اتنا کاغذ ہوگا اور اُس میں اتنی سطریں لکھی جائیں گی مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ اُس صورت میں ہوگا کہ جب اُس لکھوانے والے نے یہ کہا کہ فلاں چیز مجھے لکھ کردے دو اور یہ طریقہ تعویذ دینے والوں کا نہیں ہے بلکہ ناقلین[7] کا ہوسکتا ہے کیوں کہ کاغذ کی مقدار اور تحریر کے لحاظ سے اگر اُجرت ہوتی تو تعویذ کے چھوٹے بڑے ہونے کے اعتبار سے اُجرت میں اختلاف ہوتا حالانکہ یہ نہیں بلکہ امراض اور تعویذ کے زود اثر[8] ہونے کے اعتبار سے اس کی قیمتوں میں اختلاف ہوتا ہے اسی وجہ سے پانچ پیسے اور پانچ روپے کے تعویذ میں تحریر وکاغذ کی مقدار میں فرق نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اجارہ نہیں ہے البتہ بیع کی صورت میں ایک خرابی یہ نظر آتی ہے کہ عموماً اُس وقت تعویذ موجود نہیں ہوتا بعد میں لکھا جاتا ہے اور معدوم[9] کی بیع درست نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب اُس نے تعویذ کی فرمائش کی اُس وقت بیع نہیں بلکہ لکھ لینے کے بعد بطور تعاطی[10] بیع ہوگی اور یہ جائز ہے۔

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، مطلب: تحریر مھم فی عدم جواز الإستئجار...إلخ، ج۹، ص۹۵.

2 ......المرجع السابق، ص۹۶.

و"صحیح البخاري"، کتاب الإجارۃ، باب ما یُعطی في الرُّقیۃ ...إلخ، الحدیث: ۲۲۷۶، ج۲، ص۶۹.

وکتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، الحدیث: ۵۰۰۷، ج۳، ص۴۰۴، ۴۰۵.

3 ......دُعائیں۔ 4 ......یعنی لفظوں میں۔ 5 ......یعنی اعداد میں۔ 6 ......جادو کا توڑ۔

7 ......نقل کرنے والے۔ 8 ......فوراً اثر کرنے والا۔ 9 ......یعنی جو موجود نہ ہو۔ 10 ......بغیر بولے صرف لینے دینے سے۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۸ تعلیم پر جب اُجرت لینا جائز ہے تو جو اُجرت مقرر ہوئی مستاجر کو دینی ہوگی اور اُس سے جبراً[1] وصول کی جائیگی اور اگر اجارہ فاسد ہو مثلاً مدت نہیں مقرر کی تو اُجرتِ مثل واجب ہوگی اسی طرح بعض سورتوں کے ختم یا شروع پر جو مٹھائی دی جاتی ہے جس کا وہاں عرف[2] ہے وہ بھی دینی ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ لغت ونحو وصرف وادب وغیرہا علوم جن کا تعلق زبان سے ہے ان کی تعلیم پر اُجرت لینا بالاجماع جائز ہے اسی طرح قواعد بغدادی پڑھانے یا ہجا کرانے کی اُجرت بھی جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ علم طب اور ریاضی وحساب اور کتابت یا خوشنویسی سکھانے پر نوکر رکھنا جائز ہے منطق کی تعلیم بھی جائز ہے کہ فی نفسہٖ منطق میں دِین کے خلاف کوئی چیز نہیں اسی وجہ سے متاخرین متکلمین نے منطق کو علمِ کلام کا ایک جز قرار دے دیا اور اُصول فقہ میں بھی منطق کے مسائل کو بطور مبادی[5] ذکر کرتے ہیں۔ البتہ فلسفہ دِین اسلام کے بالکل مخالف ہے مگر اُس کو اس لیے پڑھنا تاکہ فلاسفہ[6] کے خیالات معلوم ہوں اور اُن کے استدلالات[7] کا رد کیا جائے جائز ہے اسی طرح دیگر کفار کے اصول وفروع[8] کو جاننا تاکہ اُن کے مذاہب باطلہ کا ابطال کیا جائے[9] جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں ضروری ہے مثلاً جب یہ لوگ اسلام پر حملہ کریں تو بہت سے مواقع پر الزامی جواب[10] کی ضرورت پڑتی ہے اور جب تک اُن کا مذہب معلوم نہ ہو یہ کیونکر ہوسکتا ہے تحقیقی جواب اگرچہ کتنا ہی قوی ہوتا ہے باطل پرست اس کو سُن کر خاموش نہیں ہوتے الزامی جواب کے بعد زبان بند ہوجاتی ہے جس طرح حقائق اشیاء کے منکرین کے متعلق علما نے فرمایا انھیں آگ میں ڈال دیا جائے کہ اپنے جلنے اور آگ کے وجود کا اقرار کریں گے یا جل کر ختم ہوجائیں گے۔

مسئلہ ۳۱ بچوں کے پڑھانے کے لیے معلم کو نوکر رکھا اور یہ نہیں بیان کیا کہ کتنے بچے پڑھیں گے یہ جائز ہے۔[11] (عالمگیری)

---

1 ...... زبردستی۔ 2 ...... رواج۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب الإجارۃ الفاسدۃ، ج۹، ص۹٤-۹٦.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب السادس عشر فی مسائل الشیوع...إلخ، ج٤، ص٤٤٨.

5 ...... ابتدائیات طور پر۔ 6 ...... یعنی فلسفیوں۔ 7 ...... دلائل۔

8 ...... عقائد ومسائل۔ 9 ...... یعنی ان کے باطل مذہب کا رد کیا جائے۔

10 ...... مُعترِض (اعتراض کرنے والے) کا اعتراض رفع کرنے کی بجائے ویسا ہی اعتراض اس پر وارد کرنا جیسا اُس نے کیا ہے۔

11 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب السادس عشر فی مسائل الشیوع...إلخ، ج٤، ص٤٤٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ مصحف شریف[1] کو تلاوت یا پڑھنے کے لیے اُجرت پر لیا یہ اجارہ نا جائز ہے اُس میں پڑھنے سے اُجرت واجب نہیں ہوگی اسی طرح تفسیر وحدیث وفقہ کی کتابوں کا اُجرت پر لینا بھی نا جائز ہے ان میں بھی اُجرت واجب نہیں ہوگی۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۳ قلم اُجرت پر لیا کہ اُس سے لکھے گا اگر مدت مقرر کردی ہے کہ اتنے دنوں کے لیے ہے تو یہ اجارہ جائز۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ جنازہ اُٹھانے یا میت کونہلانے کی اُجرت دینا وہاں جائز ہے جب ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس کام کے کرنے والے ہوں اور اگر اس کے سوا کوئی نہ ہو تو اُجرت پر یہ کام نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ شخص اس صورت میں اس کام کے لیے متعین ہے۔[4] (بحر)

مسئلہ ۳۵ اجارہ پر کام کرایا گیا اور یہ قرار پایا کہ اُسی میں سے اتنا تم اُجرت میں لے لینا یہ اجارہ فاسد ہے مثلاً کپڑا بُننے کے لیے سوت دیا اور یہ کہہ دیا کہ آدھا کپڑا اُجرت میں لے لینا یا غلہ اُٹھا کر لاؤ اُس میں سے دوسیر مزدوری لے لینا یا چکی چلانے کے لیے بیل لیے اور جو آٹا پیسا جائے گا اُس میں سے اتنا اُجرت میں دیا جائے گا یونہیں بھاڑ[5] میں چنے وغیرہ بھنواتے ہیں اور یہ ٹھہرا کہ اُن میں سے اتنے بھنائی میں دیے جائیں گے یہ سب صورتیں نا جائز ہیں۔ان سب میں جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ جو کچھ اُجرت میں دینا ہے اُس کو پہلے سے علٰحدہ کردے کہ یہ تمھاری اُجرت ہے مثلاً سوت کو دوحصہ کرکے ایک حصہ کی نسبت کہا کہ اس کا کپڑا بُن دو اور دوسرا دیا کہ یہ تمھاری مزدوری ہے یا غلہ اُٹھانے والے کو اُسی غلہ میں سے نکال کر دیدیا کہ یہ مزدوری ہے اور یہ غلہ فلاں جگہ پہنچادے۔ بھاڑ والے پہلے ہی اپنی بھنائی نکال کر باقی کو بھونتے ہیں اسی طرح سب صورتوں میں کیا جاسکتا ہے دوسری صورت جواز کی یہ ہے کہ مثلاً کہہ دے کہ دوسیر غلہ مزدوری دیں گے یہ نہ کہے کہ اس میں سے دیں گے پھر اگر اُسی میں سے دیدے جب بھی حرج نہیں۔[6] (درمختار)

---

1 ......قرآن پاک۔

2 ......"البحرالرائق"،کتاب الإجارة ،باب الإجارة الفاسدة،ج۸،ص۳٤۔۳۵.

3 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الإجارة،الباب السادس عشر فی مسائل الشيوع...إلخ،ج٤،ص٤٤۹.

4 ......"البحرالرائق"،کتاب الإجارة ،باب الإجارة الفاسدة،ج۸،ص۳٤.

5 ......اناج کے دانے بھوننے والوں کی بھٹی یا چولہا۔

6 ......"الدرالمختار"،کتاب الاجارة،باب الإجارة الفاسدة،ج۹،ص۹۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶ کھیت کٹتا ہے تو بالیں ٹوٹ کر گرتی ہیں کاشتکاروں کا قاعدہ ہے کہ اُن بالیوں کو چنواتے ہیں اور اُنھیں میں سے نصف مزدوری دیتے ہیں یا کپاس چنواتے ہیں اس کی مزدوری بھی اسی میں سے دی جاتی ہے بلکہ کھیت کاٹنے والے کو بھی اُسی میں سے مزدوری دیتے ہیں یہ سب اجارے ناجائز ہیں۔

مسئلہ ۳۷ تل یا سرسوں تیلی کو[1] تیل پیلنے کے لیے دی اور یہ ٹھہرا کہ اُجرت میں اس میں سے آدھا یا تہائی چوتھائی تیل لے لے گا یا بکری ذبح کرائی اور اُس میں کا کچھ گوشت اُجرت قرار پایا یہ ناجائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ زمین دی کہ اس میں درخت نصب کرے درخت اُن دونوں کے مابین نصف نصف ہونگے یہ اجارہ فاسد ہے درخت مالک زمین کے قرار پائیں گے اور پیڑ لگانے والے کو درختوں کی قیمت اور اُس کے کام کی اُجرت مثل مالک زمین دے گا۔[3] (عالمگیری) اکثر جگہ دیہات میں یوں ہوتا ہے کہ کاشتکار اور رعایا کسی موقع سے درخت لگا لیتے ہیں اور اُس درخت میں نصف یا چہارم زمیندار لیتا ہے باقی وہ لیتا ہے جس نے لگایا اس کا حکم بھی وہی ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۳۹ کسی کو اپنا جانور دیدیا کہ اس سے کام لو اور اُجرت پر چلاؤ جو کچھ خدا دے گا وہ ہم دونوں نصف نصف لیں گے اگر اُس نے لوگوں کو اجارہ پر دیا تو جو اُجرت حاصل ہوگی مالک کی ہوگی اور اُس کو اپنے کام کی اُجرتِ مثل ملے گی اور اگر جانور کو اجارہ پر نہیں دیا بلکہ لوگوں سے اُجرت کا کام لے کر اس جانور کے ذریعہ کرتا ہے مثلاً بار برداری کا کام[4] لیا اور اس جانور پر لاد کر پہنچا دیا تو جو اُجرت حاصل ہوگی اس کی ہوگی اور مالک کو اُس کے جانور کی اُجرتِ مثل دے گا۔[5] (عالمگیری) بعض لوگ تانگہ یکہ خرید کر تانگہ والوں کو اسی طرح دیتے ہیں کہ وہ خود چلاتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ جو کچھ اُجرت حاصل ہوئی اس کی ہے مالک کو یہ تانگہ کی اُجرتِ مثل دے گا۔

مسئلہ ۴۰ گائے بھینس خرید کر دوسرے کو دے دیتے ہیں کہ اسے کھلائے پلائے جو کچھ دودھ ہوگا وہ دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا یہ اجارہ بھی فاسد ہے کل دودھ مالک کا ہے اور دوسرے کو اس کے کام کی اُجرت مثل ملے گی اور جو کچھ اپنے پاس سے کھلایا ہے اُس کی قیمت ملے گی اور گائے نے جو کچھ چرا ہے اُس کا کوئی معاوضہ نہیں اور دوسرے نے جو کچھ دودھ

---

1 ...... تیل نکالنے والے کو۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في بيان ما يجوز...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٤٤٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی بوجھ اٹھا کرلے جانے کا کام۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في بيان ما يجوز...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٤٤٥.

www.dawateislami.net

صرف کرلیا ہے اُتنا ہی دودھ مالک کو دے کہ دودھ مثلی چیز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ کسی کو مرغی دی کہ جو کچھ انڈے دے گی دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں گے یہ اجارہ بھی فاسد ہے انڈے اُس کے ہیں جس کی مرغی ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ بعض لوگ بکری بٹائی پر دیتے ہیں کہ جو کچھ بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لیں گے یہ اجارہ بھی فاسد ہے بچے اُسی کے ہیں جس کی بکری ہے دوسرے کو اُس کے کام کی اُجرت مثل ملے گی۔

مسئلہ ۴۳ اجارہ میں کام اور وقت دونوں چیزیں مذکور ہوں تو اجارہ فاسد ہے یعنی دونوں کو معقود علیہ نہیں بنایا جاسکتا بلکہ صرف ایک پر عقد کیا جائے یعنی اجارہ یا کام پر ہونا چاہیے وہ جتنے وقت میں ہو یا وقت پر ہونا چاہیے کہ اتنے وقت میں کام کرنا ہے جتنا کام اُس وقت میں انجام پائے مثلاً نانبائی[3] سے کہا من بھر آٹا ایک روپیہ میں آج پکا دے یہ ناجائز ہے ہاں اگر وقت پر اجارہ نہ ہو یعنی وقت معقود علیہ نہ ہو بلکہ وقت کو محض اس لیے ذکر کردیا گیا ہو تاکہ جلدی سے وہ پکا دے یا اس لیے وقت کو ذکر کیا تاکہ معلوم ہو کہ کام فلاں وقت میں کیا جائے گا تو اجارہ صحیح ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴۴ زمین زراعت کے لیے دی اور یہ شرط کی کہ کاشتکار اس میں کھات ڈالے یہ اجارہ فاسد ہے جبکہ یہ اجارہ ایک سال کے لیے ہو کہ کھات کا اثر ایک سال سے زائد رہتا ہے اور اس شرط میں مالک زمین کا نفع ہے اور اگر کئی سال کے لیے اجارہ ہو تو فاسد نہیں کہ اب یہ شرط مقتضائے عقد کے منافی نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۵ کاشتکار سے یہ شرط کردی کہ زمین کو جوت کر[6] واپس کرے اس سے بھی اجارہ فاسد ہوجاتا ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۶ زمین زراعت کے لیے دی اور اس کے بدلے میں اس کی زمین زراعت کے لیے لی یہ اجارہ فاسد ہے کہ دونوں منفعتیں ایک ہی قسم کی ہیں۔[8] (ہدایہ)

1- "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الخامس عشر فی بیان ما یجوز...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٤٤٥.

2- المرجع السابق، ص٤٤٦.

3- روٹی پکانے والا۔

4- "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج٩، ص٩٩.

5- "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: یخص القیاس...إلخ، ج٩، ص١٠١.

6- یعنی ہل دے کر۔

7- "الهدایة"، کتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ج٢، ص٢٤١.

8- المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۷ دو شخصوں میں غلہ مشترک ہے اس مشترک غلہ کے اُٹھانے کے لیے ایک نے دوسرے کو اجیر کیا[1] دوسرے نے اُٹھایا اس کو کچھ مزدوری نہیں ملے گی کہ جو کچھ یہ اُٹھا رہا ہے اُس میں خود اس کا بھی ہے لہٰذا اس کا کام خود اپنے لیے ہوا مزدوری کا مستحق نہیں ہوا۔ اسی طرح ایک شریک نے دوسرے کے جانور یا گاڑی کو غلہ لادنے کے لیے کرایہ پر لیا اور وہ مشترک غلہ اُس پر لادا کسی اُجرت کا مستحق نہیں اور اگر اُس کی کشتی کرایہ پر لی کہ آدھی میں تمھارے حصہ کا غلہ لادا جائے گا اور آدھی میں میرا، یہ جائز ہے۔[2] (ہدایہ، عالمگیری) اور اگر غلہ یا مال مشترک کو تقسیم کرنے کے بعد ایک نے دوسرے سے کہا میرا حصہ میرے مکان پر پہنچا دو تم کو اتنی مزدوری دی جائے گی اب یہ اجارہ جائز ہے کہ دونوں کی چیزیں جدا جدا ہیں۔

مسئلہ ۴۸ راہن[3] نے مرتہن[4] سے اپنی چیز کرایہ پر لی جس کو مرتہن کے پاس رہن رکھا ہے مرتہن کو اس کی کچھ اُجرت نہیں ملے گی کہ راہن نے خود اپنی چیز سے نفع اُٹھایا اُجرت کس چیز کی دے صرف یہ بات ہوئی کہ راہن کو نفع حاصل کرنا ممنوع تھا اس وجہ سے کہ حق مرتہن اُس چیز کے ساتھ متعلق تھا اور مرتہن نے جب اجارہ پر دیدی تو خود اُسنے اپنا حق باطل کر دیا راہن کا انتفاع[5] جائز ہوگیا۔[6] (درمختار، ردالمحتار) اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آجکل بعض لوگ اپنا مکان یا کھیت رہن رکھ دیتے ہیں پھر مرتہن سے کرایہ پر لیتے ہیں اور کرایہ ادا کرتے ہیں اول تو یہ سود ہے کہ یہ کرایہ زرِ رہن[7] میں محسوب[8] نہیں ہوتا بلکہ قرض کے طور پر جو روپیہ دیا اُس کا یہ سود ہے جو یقیناً حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنی ہی چیز کا کرایہ دینے کے کوئی معنے نہیں۔

مسئلہ ۴۹ حمام کرایہ پر دیا مالک حمام اپنے احباب کے ساتھ اُس میں نہانے گیا اس کے ذمہ کوئی اُجرت واجب نہیں اور کرایہ میں سے بھی اس کے نہانے کی وجہ سے کوئی جز کم نہیں کیا جائے گا۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۵۰ زمین کو اجارہ پر دیا اور یہ نہیں بیان کیا کہ اس میں زراعت کرے گا یا یہ کہ کس چیز کی کاشت کرے گا تو اجارہ فاسد ہے کیونکہ زمین سے مختلف منافع حاصل کیے جاسکتے ہیں لہٰذا تعیین ضروری ہے یا یہ کہ تعمیم کردے کہ تیرا جو جی چاہے کر

---

1 ...... یعنی غلہ لے جانے کے لیے مزدور رکھا۔

2 ...... "الهداية"، کتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ج۲، ص۲٤۱.

و "الفتاوى الهندية"، کتاب الإجارة، الباب الثامن عشر في الإجارة التي... إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٤٥۷.

3 ...... گروی رکھوانے والا۔ 4 ...... جس کے پاس چیز گروی رکھی جائے۔ 5 ...... نفع اٹھانا۔

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: يخص القياس... إلخ، ج۹، ص۱۰۲.

7 ...... چیز گروی رکھ کر جو مال لیا جائے اسے زرِ رہن کہتے ہیں۔ 8 ...... شمار۔

9 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۱۰۲.

www.dawateislami.net

اور جب یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو فاسد ہے پھر مزارع[1] نے کاشت کی اور مدت پوری ہوگئی تو یہ اجارہ صحیح ہوگیا اور جو اُجرت مقرر ہوئی تھی دینی ہوگی اور اگر مدت پوری نہ ہوئی تو اجر مثل واجب ہوگا اور کاشت کرنے سے پہلے دونوں میں نزاع[2] پیدا ہوجائے تو اجارہ فسخ کردیا جائے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱ شکار کرنے کے لیے یا جنگل سے لکڑیاں کاٹنے کے لیے اجیر کیا اگر وقت مقرر کردیا ہے جائز ہے اور وقت مقرر نہیں کیا ہے ناجائز ہے اور شکار اور لکڑیاں اس صورت میں اسی اجیر کی ہیں۔ اور اگر وقت مقرر نہیں کیا ہے مگر لکڑیاں معین کردی ہیں یعنی بتادیا ہے کہ ان لکڑیوں کو کاٹو تو اجارہ فاسد ہے لکڑیاں مستاجر کی[4] ہوں گی اور اُس کے ذمہ اُجرت مثل واجب ہوگی۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ جن لکڑیوں کے کاٹنے کے لیے اجیر کیا ہے وہ خود اسی مستاجر کی ملک ہیں تو اجارہ جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ بی بی کو گھر کی روٹی پکانے کے لیے نوکر رکھا کہ روٹی پکائے ماہوار یا یومیہ اتنی اُجرت دوں گا یہ اجارہ ناجائز ہے وہ کسی اُجرت کی مستحق نہیں۔ یوہیں خانہ داری کے دوسرے کام جو عورتیں کیا کرتی ہیں ان کی اُجرت نہیں لے سکتی کہ یہ کام اُس پر دیانۃً خود ہی واجب ہیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴ عورت نے اپنا مملوکہ مکان شوہر کو کرایہ پر دیا عورت بھی اُس مکان میں شوہر کے ساتھ رہتی ہے شوہر کے ذمہ کرایہ واجب ہوگا کہ عورت کی سکونت[8] اُس میں تبعاً ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۵۵ جو اجارہ استہلاکِ عین پر ہو کہ مستاجر عین شے لے لے وہ اجارہ ناجائز ہے مثلاً گائے بھینس کو اجارہ

---

1 ......کاشتکار۔ 2 ......جھگڑا۔

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: یخص القیاس...إلخ، ج۹، ص۱۰۲.

4 ......یعنی اجیر رکھنے والے کی۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۱۰۵.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب السادس عشر فی مسائل الشیوع...إلخ، ج٤، ص٤٥١.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب السادس عشر فی مسائل الشیوع...إلخ، ج٤، ص٤٥١.

7 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: یجب الأجر...إلخ، ج۹، ص۱۰۵.

8 ......رہائش۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، ج۹، ص۱۰٦.

www.dawateislami.net

پر دیا کہ مستاجر اس کا دودھ حاصل کرے۔ نہر یا تالاب کو مچھلی پکڑنے کے لیے ٹھیکہ پر دیا یہ ناجائز ہے۔ یوہیں چراگاہ کا ٹھیکہ بھی ناجائز ہے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار) گاؤں اور بازار اور جنگل کا ٹھیکہ بھی ناجائز ہے کہ ان سب میں استہلاک عین ہے۔

مسئلہ ۵۶ مکان اجارہ پر دیا اور یہ شرط کرلی کہ رمضان کا کرایہ ہبہ کردوں گا یا تمھارے ذمہ نہیں ہوگا یہ اجارہ فاسد ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ دکان جل گئی ہے اُس کو کرایہ پر لیا اس شرط پر کہ اسے بنوائے گا اور جو کچھ خرچ ہوگا وہ کرایہ میں محسوب ہوگا یہ اجارہ فاسد ہے اور اگر مستاجر اُس میں رہا تو اُس پر اُجرت مثل واجب ہے اور جو کچھ خرچ کیا ہے وہ اور بنوانے کی اُجرت مثل اسے ملے گی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸ مستاجر کے ذمہ یہ شرط کرنا کہ اس چیز کی واپسی تمھارے ذمہ ہے یعنی کام کرنے کے بعد تم اپنے صرفہ سے چیز کو واپس کر جانا اگر وہ چیز ایسی ہے جس میں بار برداری صرف ہوتی ہے جیسے دیگ شامیانہ تو اس شرط کی وجہ سے اجارہ فاسد ہے اور ایسی نہیں ہے تو فاسد نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ کوئی چیز اُجرت پر لی تھی مثلاً دیگ اور اُس کی مدت دو دن تھی اور مدت پوری ہونے کے بعد بھی چیز اسی کے یہاں پڑی رہی مالک نہیں لے گیا تو صرف اُتنے ہی دنوں کا کرایہ واجب ہوگا جن کا ذکر اجارہ میں ہوا اگرچہ واپس کرنا مستاجر کے ذمہ قرار پایا ہو کہ یہ شرط فاسد ہے اور اگر اس طرح اجارہ ہوا کہ فی یوم اتنا کرایہ جیسا کہ شامیانوں اور دیگوں وغیرہا میں اسی طرح عموماً ہوتا ہے تو جب وہ چیز اس کے کام سے فارغ ہوگئی اجارہ ختم ہوگیا اس کے بعد کا کرایہ واجب نہیں ہوگا یہ چیز مالک کے یہاں پہنچادے یا اپنے ہی یہاں رہنے دے اور اگر دوپہر میں چیز خالی ہوگئی جب بھی پورے دن کا کرایہ دینا ہوگا۔ یوہیں ایک ماہ کے لیے کرایہ پر لی تھی اور پندرہ دن میں خالی ہوگئی پورے مہینہ بھر کا کرایہ دینا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰ اجارہ کو دوسرے اجارہ کے فسخ پر معلق کرنا یعنی ایک شخص سے اجارہ کرنے کے بعد دوسرے سے یوں اجارہ کیا کہ اگر وہ پہلا اجارہ فسخ ہوجائے تو تم سے اجارہ ہے، یہ باطل ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر ما يجوز من الإجارة وما لايجوز، الفصل الاول، ج٤، ص٤٤٢.
و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب الإجارة الفاسدة، مطلب: الإجارة اذا وقعت على العين... إلخ، ج٩، ص١٠٦.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس فى الخيار فى الإجارة والشرط فيها، ج٤، ص٤٢٠.

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق، ص٤٢١.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق، ص٤٢٢.

www.dawateislami.net

ضمان اجیر کا بیان

اجیر دو قسم کے ہیں: اجیر مشترک و اجیر خاص۔ اجیر مشترک وہ ہے جس کے لیے کسی وقت خاص میں ایک ہی شخص کا کام کرنا ضروری نہ ہو اُس وقت میں دوسرے کا بھی کام کرسکتا ہو، جیسے دھوبی، خیاط[1]، حجام، حمال[2] وغیرہم جو ایک شخص کے کام کے پابند نہیں ہیں اور اجیر خاص ایک ہی شخص کا پابند ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱ کام میں جب وقت کی قید نہ ہو اگرچہ وہ ایک ہی شخص کا کام کرے یہ بھی اجیر مشترک ہے مثلاً درزی کو اپنے گھر میں کپڑے سینے کے لیے رکھا اور یہ پابندی نہ ہو کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک سیے گا اور روزانہ یا ماہوار یہ اُجرت دی جائے گی بلکہ جتنا کام کرے گا اُسی حساب سے اُجرت دی جائے گی تو یہ اجیر مشترک ہے۔ یوہیں اگر وقت کی پابندی ہے مگر دوسرے کا بھی اس وقت میں کام کرنے کی اجازت ہے مثلاً چرواہے کو بکریاں چرانے کو ایک روپیہ ماہوار پر رکھا مگر یہ نہیں کہا ہے کہ دوسرے کی بکریاں نہ چرانا تو یہ بھی اجیر مشترک ہے اور اگر یہ طے ہو جائے کہ دوسرے کی بکریاں نہیں چرائے گا تو اجیر خاص ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲ اجیر مشترک میں اجارہ کا تعلق کام سے ہے لہٰذا وہ متعدد اشخاص کے کام لے سکتا ہے اور اجیر خاص میں اُس مدت کے منافع کا ایک شخص کو مالک کر چکا لہٰذا دوسرے سے عقد نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۳ اجیر مشترک اُجرت کا اُس وقت مستحق ہے جب کام کر چکے مثلاً درزی نے کپڑے کے سینے میں سارا وقت صرف کر دیا مگر کپڑا اسی کر طیار نہیں کیا یا اپنے مکان پر سینے کے لیے تم نے اُسے مقرر کیا تھا دن بھر تمھارے یہاں رہا مگر کپڑا نہیں سیا اُجرت کا مستحق نہیں ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ جو کام ایسا ہے کہ محل کے مختلف ہونے سے اُس میں اختلاف ہوتا ہے یعنی بعض میں محنت کم ہے بعض میں زائد ایسے کاموں میں اجیر مشترک کو خیار رویت حاصل ہوتا ہے دیکھنے کے بعد کام کرنے سے انکار کرسکتا ہے مثلاً دھوبی سے ٹھہرایا کہ گزی[5] کا ایک تھان ایک آنہ[6] میں دھوئے گا اُس نے تھان دیکھ کر دھونے سے انکار کر دیا یہ ہوسکتا ہے۔ یا رنگریز سے رنگنا

---

1 ......درزی۔

2 ......بوجھ اٹھانے والا، مزدور۔

3 ......"الدرالمختار" کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۰۸.

4 ......المرجع السابق، ص۱۰۹.

5 ......ایک دیسی کپڑا جو موٹا اور گھٹیا قسم کا ہوتا ہے۔

6 ......روپے کا سولھواں حصہ۔

www.dawateislami.net

طے ہوگیا تھا کپڑا دیکھ کرانکار کرسکتا ہے کہ بعض کپڑے کے رنگنے میں زیادہ محنت ہوتی ہے اور زیادہ رنگ خرچ ہوتا ہے۔ یوہیں درزی بھی کپڑا دیکھ کر سینے سے انکار کرسکتا ہے کیونکہ بعض کپڑوں کے سینے میں زیادہ محنت ہوتی ہے مگر دیکھنے کے بعد راضی ہوگیا تو اب انکار کی گنجائش نہ رہی۔ اگر کام ایسا ہے کہ محل کے اختلاف سے اُس میں اختلاف نہ ہو تو انکار کی گنجائش نہیں مثلاً من بھر گیہوں تولنے کے لیے اجیر کیا یا حجامت بنانے کے لیے طے کیا دیکھنے کے بعد وہ انکار نہیں کرسکتا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ اجیر مشترک کے پاس چیز امانت ہوتی ہے اگر ضائع ہوجائے ضمان واجب نہیں اگرچہ چیز دیتے وقت یہ شرط کردی ہو کہ ضائع ہوگی تو ضمان لوں گا کہ یہ شرط باطل ہے۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶ اجیر مشترک کے فعل سے اگر چیز ضائع ہوئی تو تاوان واجب ہے مثلاً دھوبی نے کپڑا اپھاڑ دیا اگرچہ قصداً نہ پھاڑا ہو چاہے اُسی نے خود پھاڑا یا اُس نے دوسرے سے دھلوایا اُس نے پھاڑا بہرحال تاوان واجب ہے اور اس صورت میں دھلائی کا بھی مستحق نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ حمال سامان لاد کر لارہا ہے پاؤں پھسلا اور سامان ٹوٹ پھوٹ گیا اس پر بھی ضمان واجب ہے یا جانور پر سامان لاد کر لارہا تھا جانور پھسلا اور سامان برباد ہوا اس میں بھی ضمان واجب ہے اور اگر رسی کے ٹوٹ جانے سے سامان گر کر ضائع ہوا اس میں بھی ضمان واجب مگر جبکہ رسی خود سامان والے کی ہو تو تاوان نہیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ کشتی پر سامان لدا ہوا ہے ملاح[5] کشتی کھینچ کر لارہا تھا کشتی اس کے کھینچنے سے ڈوب گئی ضمان واجب ہے اور اگر مخالف ہوا یا موج دریا سے یا پہاڑی سے ٹکرا کر ڈوبی تو ضمان واجب نہیں۔[6] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۹ چرواہا جانوروں کو تیزی سے ہانک کر لے جارہا تھا پل پر جب جانور پہنچے آپس کے دھکے سے کوئی جانور گر گیا یا دریا کے کنارے ایک نے دوسرے کو دھکا دیا وہ پانی میں گر کر مرگیا چرواہے کو تاوان دینا ہوگا کہ اُس نے تیز نہ بھگایا ہوتا

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،مبحث الأجیر المشترك،ج۹،ص۱۰۹.

2 ......"الهدایة"،کتاب الإجارات،باب ضمان الأجیر،ج۲،ص۲۴۲.

و"الدرالمختار"،کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،ج۹،ص۱۰۹.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،مطلب:یفتی بالقیاس علی قوله،ج۹،ص۱۱۲.

4 ......المرجع السابق.

5 ......کشتی چلانے والا۔

6 ......"الهدایة"،کتاب الإجارات،باب ضمان الأجیر،ج۲،ص۲۴۲.

و"ردالمحتار"،کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،مطلب:یفتی بالقیاس علی قوله،ج۹،ص۱۱۲.

www.dawateislami.net

تو ایسا نہ ہوتا۔ یوہیں اگر چرواہے کے مارنے یا ہانکنے سے جانور ہلاک ہو یا اُس کے مارنے سے آنکھ پھوٹ گئی یا کوئی عضو ٹوٹ گیا تو اس کا بھی تاوان واجب ہے۔[1] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کشتی میں آدمی سوار تھے اور ملاح کشتی کو کھینچ کر لیجا رہا تھا کشتی ڈوب گئی اور آدمی ہلاک ہو گئے یا جانور پر آدمی سوار ہے اور جانور کا مالک اُسے ہانک کر یا کھینچ کر لے جارہا تھا آدمی گر کر ہلاک ہو گیا ان صورتوں میں ضمان واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ حمال برتن میں کوئی چیز لیے جارہا تھا اور راستہ میں برتن ٹوٹا اور چیز ضائع ہوئی تو مالک کو اختیار ہے کہ جہاں سے لارہا تھا وہاں اُس چیز کی جو قیمت تھی وہ تاوان لے اور اس صورت میں مزدوری کچھ نہیں یا جہاں ٹوٹا وہاں کی قیمت تاوان لے اور اس صورت میں یہاں تک کی مزدوری حساب کر کے دیدے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ راستہ میں آدمیوں کا ہجوم تھا مزدور کو دھکا لگا اور چیز ضائع ہوئی تو مزدور پر ضمان نہیں اور اگر مزدور ہی نے مزاحمت کی اس وجہ سے نقصان ہوا تو ضمان ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مکان تک مزدور نے سامان پہنچا دیا مالک اُس کے سر سے اُتروا رہا تھا چیز دونوں کے ہاتھ سے چھوٹ کر گری اور ضائع ہوئی نصف قیمت مزدور سے تاوان میں لی جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ کشتی پر سامان لاد کر وہاں تک پہنچا دیا جہاں لیجانا تھا مگر مخالف ہوا سے کشتی وہیں چلی آئی جہاں سے گئی تھی یا کہیں اور چلی گئی اگر سامان کا مالک یا اس کا وکیل کشتی میں موجود تھا تو کرایہ واجب ہے۔ اور ملاح کو اس پر مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ پھر وہاں پہنچائے کیونکہ اُسکا کام پورا ہو چکا ہاں اگر کشتی ایسی جگہ ہے جہاں چیز پر قبضہ نہیں کیا جاسکتا تو ملاح کو لوٹا کر لانا ہوگا اور اس کی بھی مزدوری دی جائے گی اور اگر مالک یا اس کا وکیل کشتی میں نہ تھا تو ملاح کو اُسی پہلی اُجرت میں چیز پہنچانی ہوگی کہ ابھی اس کا کام ختم نہیں ہوا۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ،باب ضمان الأجیر،مطلب:یفتی بالقیاس علی قولہ،ج۹،ص۱۱۲.

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ،الباب الثامن والعشرون فی بیان حکم الأجیر...إلخ،الفصل الأول،ج٤،ص٥٠١.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ،باب ضمان الأجیر،ج۹،ص١١٥.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ،الباب الثامن والعشرون فی بیان حکم الأجیر...إلخ،الفصل الأول،ج٤،ص٥٠١.

6 ......المرجع السابق،ص٥٠٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵ ملاح نے کشتی میں اپنی حاجت کے لیے آگ رکھی تھی اس سے سامان جل گیا ملاح پر تاوان واجب نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کشتی اپنا سامان لادنے کے لیے کرایہ کی ملاح نے بغیر رضامندی مستاجر[2] اُس میں کچھ دوسرا سامان بھی لاد دیا اور کشتی اتنا بوجھ اُٹھا سکتی ہے کشتی ڈوب گئی اگر مستاجر ساتھ تھا تاوان واجب نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ دھوبی کو کپڑا دیا تھا اور ایک شخص سے کہہ دیا تھا کہ تم دھوبی سے کپڑا لے لینا دھوبی نے اُسے دوسرا کپڑا دے دیا یہ کپڑا اُس کے ہاتھ میں امانت ہے ضائع ہو جائے تو دھوبی اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور کپڑے والا دھوبی سے اپنا کپڑا وصول کرے گا۔ یہ اُس وقت ہے کہ وہ کپڑا خاص دھوبی ہی کا ہو اور اگر کسی دوسرے کا ہے تو جس کا ہے وہ تاوان لے گا اگر دھوبی سے اس نے تاوان لیا جب تو کچھ نہیں اور اُس شخص سے لیا تو وہ دھوبی سے تاوان کی قدر وصول کرے گا درزی کا بھی یہی حکم ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ دھوبی نے دوسرا کپڑا دے دیا اور اس نے اپنا سمجھ کر لے لیا یہ ضامن ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے علم نہ تھا کہ دوسرے کا ہے اور فرض کرو اس نے کپڑے کو قطع کر لیا اور سی لیا تو جس کا کپڑا ہے وہ دونوں میں سے جس سے چاہے ضمان لے سکتا ہے کاٹنے والے سے لیا تو کچھ نہیں اور دھوبی سے ضمان لیا تو وہ کاٹنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دھوبی نے ایک کا کپڑا دوسرے کو دیدیا مالک نے جب مانگا تو اُس نے کہا میں نے فلاں کو دیدیا یہ سمجھ کر کہ اُسی کا ہے دھوبی کو تاوان دینا ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ دھوبی نے کپڑا دینا چاہا مالک نے کہا اپنے ہی پاس رکھ لے اس صورت میں مطلقاً ضامن نہیں۔ اُجرت لے لی ہو یا نہ لی ہو اور اگر اُجرت لینے کے لیے اُس نے کپڑے کو روک رکھا ہے تو ضامن ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ دھوبی کو دوسرے کے کپڑے پہننا جائز نہیں کہ امانت میں تصرف کرنا خیانت ہے مگر پہننے کے بعد اُس نے اوتار کر رکھ دیا تو اب ضامن نہیں رہا جس طرح ودیعت کا حکم ہے جس کو پہلے بیان کیا گیا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الثامن والعشرون فی بيان حكم الأجير...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٥٠٣.

2 ......یعنی کرایہ پر لینے والے کی مرضی کے بغیر۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الثامن والعشرون فی بيان حكم الأجير...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٥٠٣.

4 ......المرجع السابق، ص٥٠٦.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق، ص٥٠٧.

7 ......المرجع السابق.

8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ چرواہا خود بھی بکریاں وغیرہ چرا سکتا ہے اور اُس کے بال بچے اور اجیر[1] بھی چرا سکتے ہیں، اگر کسی اجنبی شخص کو سپرد کر کے چلا گیا اور جانور ضائع ہوگیا تو ضمان واجب ہے مگر جبکہ تھوڑی دیر کے لیے ایسا کیا ہو مثلاً پیشاب کرنے گیا یا کھانے کے لیے گیا تو معاف ہے، اِس صورت میں تاوان واجب نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ چرواہے نے ایک کی بکریاں دوسرے کی بکریوں میں ملا دیں اگر امتیاز ممکن ہے تو کچھ حرج نہیں اور کس کی کون ہے کس کی کون ہے اس میں چرواہے کا قول معتبر ہے اور اگر امتیاز نہ رہا چرواہا کہتا ہے مجھے شناخت نہیں ہے تو تاوان واجب ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ چرواہوں کا قاعدہ ہے کہ جانور اُس گلی میں چھوڑ جاتے ہیں جس میں مالک کا مکان ہے اُسکے مکان پر نہیں پہنچاتے نہ مالک کو سپرد کرتے ہیں۔ مکان پر پہنچنے سے پہلے اگر گائے یا بکری ضائع ہوگئی تو چرواہے پر ضمان واجب نہیں۔[4] (عالمگیری) مگر جبکہ مالک نے کہہ دیا ہو کہ میرے مکان پر پہنچا جایا کرنا تو ضمان واجب ہے کہ اُس نے شرط کے خلاف کیا۔

مسئلہ ۲۵ گاؤں کے چرواہے گاؤں کے کنارے پر جانوروں کو لا کر چھوڑ دیتے ہیں اگر چرواہے نے یہ شرط کرلی ہے یا یہ متعارف ہے تو وہاں چھوڑ دینا جائز ہے، ضائع ہونے پر ضمان واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ جنگل میں جھاڑیاں ہیں جہاں جانور چرتے ہیں کہ سب جانور چرواہے کی پیش نظر نہیں ہوتے جیسا کہ اکثر جگہ ڈھاک[6] کے جنگل میں ہوتا ہے کوئی جانور اس صورت میں ضائع ہوگیا تو ضمان واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ چرواہا کہیں چلا گیا اور گائے نے کسی کا کھیت چرلیا کھیت والا چرواہے سے تاوان نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے خود کھیت میں چھوڑا یا یہ ہانک کر لیے جارہا تھا اور گائے نے اس حالت میں چرلیا تو تاوان واجب ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... نوکر، ملازم۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثامن والعشرون فی بیان حکم الأجیر...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٥٠٨.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق، ص٥١٠، ٥١١.

5 ...... المرجع السابق، ص٥١١.

6 ...... ایک درخت کا نام جس کی ٹہنی کے سرے پر بڑے بڑے تین پتے ہوتے ہیں اس کے پھول سرخ ہوتے ہیں۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثامن والعشرون فی بیان حکم الأجیر...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٥١٠.

8 ...... المرجع السابق، ص٥١١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۸ فصاد[1] نے فصد کھولی یا پچھنا لگانے والے نے پچھنا لگایا جراح نے پھوڑا چیرا اور ان سب میں موضع معتاد سے تجاوز نہیں کیا[2] تو ضمان واجب نہیں اور اگر جتنی جگہ پر ہونا چاہیے اُس سے تجاوز کیا اور ہلاک نہیں ہوا تو جتنی زیادتی کی ہے اُس کا تاوان دے اور ہلاک ہوگیا تو نصف دیت نفس واجب ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۹ اجیر خاص جس کی تعریف پہلے ذکر ہوچکی اس کے ذمہ تسلیم نفس واجب ہے یعنی جو وقت اس کے لیے مقرر کردیا گیا ہے اُس وقت میں اس کا حاضر رہنا ضروری ہے اس نے اگر کام نہیں کیا ہے جب بھی اُجرت کا مستحق ہے جیسے کسی کو خدمت کے لیے نوکر رکھا یا جانوروں کے چرانے کے لیے نوکر رکھا اور تنخواہ بھی متعین کردی۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۰ اجیر خاص کے پاس جو چیز ہے وہ امانت ہے اگر تلف ہوجائے[5] تو ضمان واجب نہیں اگرچہ اُس کے فعل کی وجہ سے تلف ہوئی مثلاً اجیر خاص نے کپڑا دھویا اور اُس کے پٹکنے[6] یا نچوڑنے سے پھٹ گیا اُس پر ضمان واجب نہیں اور اجیر مشترک سے ایسا ہو تو واجب ہے جس کا ذکر مفصل گزرا ہاں اگر اجیر خاص نے قصداً اُس چیز کو فاسد و خراب کردیا تو اُس پر تاوان واجب ہوگا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳۱ اُس کے فعل سے کچھ نقصان ہو تو ضامن نہیں اس سے مُراد وہ فعل ہے جس کی اُسے اجازت دی ہو اور اگر اُس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی اُس کو اجازت نہیں دی تھی اور اُس کے فعل سے نقصان ہوا تو تاوان اُسکے ذمہ واجب ہے مثلاً ایک کام پر وہ ملازم ہے اور دوسرا کام کیا جس کی مالک سے اجازت نہیں لی تھی اور اس کام میں چیز کا نقصان ہوا۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ جو چرواہا خاص ایک شخص کا ملازم ہے اُس نے جانوروں کو ہانکا اور اس کی وجہ سے ایک جانور نے دوسرے کو دھکا دیا اور یہ گر پڑا اور مرگیا چرواہے پر تاوان نہیں اور اگر وہ دو یا تین شخصوں کا ملازم ہے تو اگرچہ یہ بھی اجیر خاص ہے مگر

---

1 ......رگ سے فاسد خون نکالنے والا۔

2 ......یعنی حد سے زیادہ چیرا پھاڑا نہیں۔

3 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب ضمان الأجير، ج٢، ص٢٤٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، ج٩، ص١١٦.

4 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب ضمان الأجير، ج٢، ص٢٤٣.

5 ......ضائع ہوجائے۔

6 ......بار بار پتھر یا تختے وغیرہ پر مارنے سے۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، ج٩، ص١١٩.

8 ......"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب ضمان الأجير، مطلب: ليس للأجير الخاص...إلخ، ج٩، ص١١٩.

www.dawateislami.net

اِس صورت میں اس پر تاوان ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ بچہ دایہ کے پاس تھا اُس کے زیور کوئی اوتار لے گیا دایہ پر اس کا تاوان واجب نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ بازار کا چوکیدار اور مسافر خانہ وسرا[3] کے محافظ بھی اجیر خاص ہیں اگر بازار میں چوری ہوگئی یا سرا اور مسافر خانہ سے مال جاتا رہا تو ان لوگوں سے تاوان نہیں لیا جاسکتا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ اجیر خاص نے اگر دوسرے کا کام کیا تو جتنا کام کیا ہے اُسی حساب سے اُس کی اُجرت کم کردی جائے گی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ اگر کسی عذر کی وجہ سے اجیر خاص کام نہ کرسکا تو اُجرت کا مستحق نہیں ہے مثلاً بارش ہورہی تھی جس کی وجہ سے کام نہیں کیا اگرچہ حاضر ہوا اُجرت نہیں پائے گا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷ اجیر خاص اُس مدت مقررہ میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقات نماز میں فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے نفل نماز پڑھنا اس کے لیے اوقات اجارہ میں جائز نہیں اور جمعہ کے دن نماز جمعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامع مسجد اگر دور ہے کہ وقت زیادہ صرف ہوگا تو اُتنے وقت کی اُجرت کم کردی جائے گی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائے گی اپنی اُجرت پوری پائے گا۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸ چرواہا اگر اجیر خاص ہے اور جتنی بکریاں چرانے کے لیے اُسے سپرد کیں اُن میں سے کچھ کم ہوگئیں جب بھی وہ پوری اُجرت کا مستحق ہے بلکہ اگر ایک بکری بھی باقی نہ رہے جب بھی پوری اُجرت کا مستحق ہے اور اگر بکریوں میں اضافہ ہوگیا اور اتنی زیادہ ہوئیں جن کے چرانے کی اُسے طاقت ہے تو چرانی ہوں گی اس سے انکار نہیں کرسکتا اور اُجرت وہی ملے گی جو مقرر ہوئی ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار) اسی طرح معلّم کو بچے پڑھانے کے لیے سپرد کیے گئے کچھ لڑکوں کا اضافہ ہوا جن کو وہ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،مطلب:لیس للأجیر الخاص...إلخ،ج۹،ص۱۱۹.

2 ......"الدرالمختار"،کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،ج۹،ص۱۲۰.

3 ......مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ،ریسٹورنٹ،آرام گاہ۔

4 ......"الدرالمختار"،کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،ج۹،ص۱۲۰.

5 ......المرجع السابق،ص۱۱۹.

6 ......"ردالمحتار"،کتاب الإجارة،باب ضمان الأجیر،مبحث: الاجیرالخاص،ج۹،ص۱۱۷.

7 ......المرجع السابق،مطلب:لیس للأجیر الخاص...إلخ،ج۹،ص۱۱۸.

8 ......المرجع السابق،مطلب:لیس للأجیر الخاص...إلخ،ج۹،ص۱۱۹ .

www.dawateislami.net

پڑھا سکتا ہے تو انکار نہیں کرسکتا اور لڑکے کم ہوگئے جب بھی پوری تنخواہ کا مستحق ہے۔

مسئلہ ۳۹: گھوڑا کرایہ پر لیا راستہ میں وہ بھاگ گیا اگر غالب گمان یہ ہے کہ ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گا اور نہ ڈھونڈا تو ضمان واجب نہیں۔ یوہیں ریوڑ سے بکری بھاگ گئی چرواہے کو غالب گمان ہے کہ اگر اُسے ڈھونڈنے جائے گا تو باقی بکریاں جاتی رہیں گی اس وجہ سے نہیں گیا تو ضمان واجب نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴۰: کرایہ دار نے مکان میں چولھا بنایا یا تنور گاڑا اس سے آگ اوڑی اور یہ مکان یا پڑوسی کا مکان جل گیا تاوان واجب نہیں مالک مکان کی اجازت سے چولھا یا تنور بنایا ہو یا بغیر اجازت۔ ہاں اگر اس طرح آگ جلائی کہ چولھے اور تنور اُس طرح نہیں جلاتے تو تاوان دینا ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۱: شاگرد اپنے اُستاد کے پاس کام سیکھتا ہے یا بڑے دوکاندار اور کاریگر اپنے یہاں کام کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو نوکر رکھ لیتے ہیں اور ان سے کام لیتے ہیں ان شاگردوں اور نوکروں کا کام اُسی اُستاد اور دوکاندار کا کام سمجھا جاتا ہے اگر شاگردوں یا نوکروں سے کسی کی چیز میں نقصان پہنچا جو اُس دکان پر بننے کے لیے آئی تھی تو اس کا ذمہ دار وہ اُستاد اور دوکاندار ہے اُسی سے تاوان لیا جائے گا وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے نقصان نہیں ہوا مثلاً درزی کے پاس کپڑا سینے کو دیا اُسکے نوکر نے کوئی ایسی خرابی کردی جس سے تاوان لازم آتا ہے تو اُسی درزی سے تاوان لیا جائے گا اور وہ اپنے نوکر سے تاوان نہیں لے سکتا کہ نوکر اجیر خاص ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: ایک شخص سرا میں چندروز رہا یا ایسے مکان میں رہا جو کرایہ پر اُٹھانے کے لیے مالک نے کر رکھا ہے اس شخص سے کرایہ مانگا گیا تو کہنے لگا کہ میں بطور غصب اس مکان میں یا سرا میں رہا مجھ پر کرایہ واجب نہیں اوسکی بات نہیں مانی جائے گی اُس سے کرایہ وصول کیا جائے گا اگر چہ وہ شخص اسی طرح کے ظلم کرتا ہو کہ لوگوں کے مکانوں میں بغیر کرایہ زبردستی رہتا ہو اور یہ بات مشہور ہو کیونکہ ایسی جائداد جو کرایہ ہی کے لیے ہے اُس کا بہرحال کرایۂ مثل دینا ہوگا اسی طرح جائدادِ موقوفہ[4] اور مال یتیم کا کرایۂ مثل دینا ہی ہوگا اگرچہ استعمال کرنے والے نے غصب کے طور پر استعمال کیا ہو۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1. ……"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۲۳.
2. ……المرجع السابق، ص۱۲۲.
3. ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، مبحث: اختلاف المؤجر...إلخ، ج۹، ص۱۲۷.
4. ……وقف شدہ جائداد۔
5. ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، مبحث: اختلاف المؤجر...إلخ، ج۹، ص۱۲۸.

www.dawateislami.net

دو شرطوں میں سے ایک پر اجارہ

مسئلہ ۱ درزی سے کہا اگر اس کپڑے کی اچکن[1] سیو گے تو ایک روپیہ سلائی اور شیروانی سی تو دو روپے یہ صورت جائز ہے جو سی کر لائے گا اُس کی سلائی پائے گا۔ یوہیں رنگریز[2] سے کہا کہ اِس کپڑے کو کسم[3] سے رنگو گے تو ایک روپیہ اور زعفران سے رنگو تو دو روپے۔ اسی طرح اگر یہ کہا کہ اس مکان میں رہو گے تو پانچ روپے کرایہ کے ہیں اور اُس میں رہو گے تو دس روپے یہ بھی جائز ہے۔ اگر تانگہ والے سے کہا کہ فلاں جگہ تک لے جاؤ گے تو ایک روپیہ کرایہ اور فلاں جگہ تو دو روپے یہ بھی جائز ہے ان سب میں جو صورت پائی گئی اُسی کی اُجرت دی جائے گی۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ درزی سے کہا اگر آج سی کر دیا تو ایک روپیہ اور کل دیا تو آٹھ آنے۔ اُس نے آج ہی سی کر دے دیا تو ایک روپیہ دینا ہوگا دوسرے دن دے گا تو اُجرت مثل واجب ہوگی جو آٹھ آنے سے زیادہ نہ ہوگی۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ اگر درزی سے یہ کہا ہے کہ آج سی دے گا تو ایک روپیہ اور کل سیا تو کچھ اُجرت نہیں اگر آج سیا تو ایک روپیہ ملے گا اور دوسرے دن سیا تو اُجرت مثل ملے گی جو ایک روپیہ سے زائد نہ ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ درزی سے کہا اگر تم نے خود سیا تو ایک روپیہ اور شاگرد سے سلوایا تو آٹھ آنے یہ بھی جائز ہے جس نے سیا اُس کے لیے جو مزدوری مقرر ہے وہ ملے گی۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ جس طرح دو چیزوں میں اختیار دیا جاسکتا ہے تین چیزوں میں بھی ہوسکتا ہے چار چیزوں میں اختیار دیا یہ ناجائز ہے۔[8] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ اس دکان یا مکان میں اگر تم نے عطار کو رکھا تو ایک روپیہ کرایہ اور لوہار کو رکھا تو دو روپے یہ بھی جائز ہے۔[9] (ہدایہ)

---

1 ......ایک قسم کا مردانہ لباس۔ 2 ......کپڑے رنگنے والا۔

3 ......ایک قسم کا پھول جس سے گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور اس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔

4 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب الإجارة على أحد الشرطين، ج ٢، ص ٢٤٤.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب السادس فى الإجارة...إلخ، ج ٤، ص ٤٢٣.

7 ......المرجع السابق، ص ٤٢٢.

8 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب الإجارة على احد الشرطين...إلخ، ج ٢، ص ٢٤٤.

9 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

خدمت کے لیے اجارہ اور نابالغ کو نوکر رکھنا

مسئلہ ۱: مرد اپنی خدمت کے لیے عورت کو نوکر رکھے یہ ممنوع ہے وہ عورت آزاد ہو یا کنیز دونوں کا ایک حکم ہے کہ کبھی دونوں تنہائی میں بھی ہوں گے اور اجنبیہ کے ساتھ خلوت (تنہائی) کی ممانعت ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: عورت نے ایسے شخص کی ملازمت کی جو بال بچوں والا ہے اس میں حرج نہیں جیسا کہ عموماً ہندوستان میں کھانا پکانے اور گھر کے کاموں کے لیے مامائیں نوکر رکھی جاتی ہیں مگر یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ مرد کو اس کے ساتھ تنہائی نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: اپنی عورت کو اپنی خدمت کے لیے نوکر رکھے یہ نہیں ہوسکتا کہ عورت پر، خود ہی اپنے شوہر کی خدمت واجب ہے پھر نوکری کے کیا معنی اسی وجہ سے گھر کے جتنے کام عورتیں عموماً کیا کرتی ہیں مثلاً پیسنا، پکانا، جھاڑو دینا، برتن دھونا، وغیرہا ان پر اپنی عورت سے اجارہ نہیں ہوسکتا۔[3] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: (کوئی بدنصیب) اگر اپنے والدین یا دادا، دادی کو خدمت کے لیے نوکر رکھے یہ اجارہ ناجائز ہے مگر انہوں نے اگر کام کرلیا تو اُجرت کے مستحق ہوں گے اور وہی اُجرت پائیں گے جو طے ہوچکی ہے اگرچہ اُجرت مثل اس سے کم ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ان کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو مثلاً بھائی یا چچا وغیرہ کو خدمت کے لیے نوکر رکھنا جائز ہے، مگر بعض نے فرمایا کہ بڑے بھائی یا چچا کو جو عمر میں بڑا ہے، ملازم رکھنا جائز نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسلمان نے کافر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذلت ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: باپ اپنے نابالغ لڑکے کو ایسے کام کے لیے اُجرت پر دے سکتا ہے جس کے کرنے کی اُسے طاقت ہو اور باپ نہ ہو تو اوس کا وصی، یہ بھی نہ ہو تو دادا، اور دادا بھی نہ ہو تو اُس کا وصی نابالغ کو اجارہ پر دے سکتا ہے اور اگر ان میں کوئی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الإجارة ، الباب الحادی عشر فی الاستئجارللخدمة،ج٤،ص٤٣٤ .

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الإجارة ، الباب الحادی عشر فی الاستئجارللخدمة،ج٤،ص٤٣٤،٤٣٥،وغيره.

4 ......المرجع السابق،ص٤٣٥ . 5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نہ ہوتو ذورحم محرم[1] جس کی پرورش میں وہ بچہ ہے دے سکتا ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۸ ذورحم محرم نے بچہ کو اجارہ پر دیا اور وہ بچہ اُسی کی پرورش میں ہے تو جو کچھ مزدوری ملی ہے اُس بچہ پر خرچ نہیں کرسکتا جس طرح بچہ کو کسی نے ہبہ کیا تو وہ رشتہ دار ہبہ کو قبول کرسکتا ہے مگر بچہ پر اُسے خرچ نہیں کرسکتا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۹ قاضی نے اگر حکم دیدیا ہے کہ جو کچھ یہ بچہ کما کر لائے حسب ضرورت اس پر خرچ کیا جائے اُس وقت خرچ کرنا جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ باپ دادا یا ان کے وصی یا قاضی نے نابالغ کو اجارہ پر دیا اور مدت اجارہ ختم ہونے سے پہلے وہ بالغ ہوگیا تو اس کو اختیار ہے کہ اجارہ کو باقی رکھے یا فسخ کردے اور اگر نابالغ کی کسی چیز کو اُنھوں نے اجارہ پر دیدیا ہے اور مدت پوری ہونے سے پہلے یہ بالغ ہوگیا تو اجارہ فسخ نہیں کرسکتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ نابالغ کو اُس کے باپ نے کھانے کپڑے پر ایک سال کے لیے نوکر رکھوادیا جب مدت پوری ہوئی تو اُجرت مثل کا مطالبہ کرسکتا ہے کیونکہ جو اجارہ منعقد کیا تھا وہ بوجہ اُجرتِ مجہول[6] ہونے کے فاسد ہے اور سال بھر تک جو مستاجر نے[7] لڑکے کو کھلایا ہے یہ تبرع ہے اس کو منہا نہیں کیا جاسکتا[8] البتہ جو کپڑے اُسکے پاس اس کے دیے ہوئے ہوں اُن کو واپس لے سکتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ نابالغ لڑکا جس کو ولی نے منع کردیا ہے اُس نے اُجرت پر کام کرنے کے لیے عقد کیا یہ اجارہ ناجائز ہے مگر کام کرنے کے بعد پوری اُجرت کا مستحق ہوگا اور اگر اُس کام میں ہلاک ہوگیا تو دیت واجب ہوگی۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ مستاجر نے بچہ کو جس نے بغیر اِذنِ ولی عقد اجارہ کیا ہے پیشگی اُجرت دیدی یہ اُجرت واپس نہیں لے سکتا

---

1. قریبی رشتہ دار۔
2. "الفتاوی الخانیة"، کتاب الإجارات، فصل فی اجارة الوقف ومال الیتیم، ج۲، ص۱۱.
3. المرجع السابق، ص۱۲.
4. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الحادی عشر فی الاستئجار للخدمة، ج٤، ص٤٣٧.
5. المرجع السابق.
6. نامعلوم اُجرت۔
7. یعنی اپنا نوکر رکھنے والے نے۔
8. یعنی یہ ایک احسان ہے اِسے اُجرت سے کاٹا نہیں جاسکتا۔
9. "الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الحادی عشر فی الاستئجار للخدمة، ج٤، ص٤٣٧.
10. "ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، مطلب: فی الحارس والخاناتی، ج۹، ص۱۲٤.

www.dawateislami.net

کیونکہ اگرچہ یہ اجارہ اس وقت ناجائز ہے مگر کام کرنے کے بعد صحیح ہوجائے گا اسی وجہ سے اِس صورت میں جو اُجرت مقرر ہوئی ہے وہ پوری دلائی جاتی ہے۔[1] (درمختار)

موجِر اور مستاجر کے اختلافات

مسئلہ ۱ پن چکی کرایہ پر دی ہے مستاجر کہتا ہے نہر میں پانی تھا ہی نہیں اس وجہ سے پن چکی چل نہ سکی لہٰذا کرایہ دینا مجھ پر لازم نہیں اور چکی کا مالک کہتا ہے پانی تھا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر گواہ نہ ہوں تو اس وقت جو حالت ہو اُسی کے موافق زمانۂ گزشتہ کے متعلق حکم دیا جائے گا اگر پانی اس وقت ہے تو مالک کی بات مانی جائے گی اور نہیں ہے تو مستاجر کی بات معتبر ہے اور جس کی بات بھی معتبر ہوگی قسم کے ساتھ معتبر ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲ پن چکی کا پانی کچھ دنوں بند رہا مگر کتنے دنوں بند رہا اس میں موجر[3] اور مستاجر[4] دونوں کا اختلاف ہے مستاجر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہوگی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳ پن چکی کرایہ پر دی اور یہ شرط کردی کہ پانی رہے یا نہ رہے ہر صورت میں کرایہ دینا ہوگا اس شرط کی وجہ سے اجارہ فاسد ہوگا اور جن دنوں میں پانی نہ تھا اُن کا کرایہ واجب نہ ہوگا پانی جاری رہنے کے زمانے کی اُجرت مثل واجب ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ کپڑا سینے کو دیا تھا یہ کہتا ہے میں نے قمیص سینے کو کہا تھا درزی کہتا ہے اچکن سینے کو کہا تھا یا رنگنے کو دیا یہ کہتا ہے میں نے سُرخ رنگنے کو کہا تھا رنگریز کہتا ہے زرد رنگنے کے لیے کہا تھا تو کپڑے والے کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے اور جب اُس نے قسم کھائی تو اختیار ہے کہ اپنے کپڑے کا تاوان لے یا اسی کو لے لے اور اُجرت مثل دیدے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ اگر مالک کہتا ہے میں نے مفت سینے یا رنگنے کے لیے دیا تھا اور سینے والا یا رنگنے والا کہتا ہے اُجرت پر دیا تھا

---

1. ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۲٤.
2. ......المرجع السابق، ص۱۲٦.
3. ......پن چکی کے مالک۔
4. ......پن چکی کو کرایہ پر لینے والے۔
5. ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۲٦.
6. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب الخامس فی الخیار...إلخ، ج٤، ص٤۲۱.
7. ......"الھدایة"، کتاب الإجارات، باب الإختلاف فی الإجارة، ج۲، ص۲٤٦.

www.dawateislami.net

تو اس میں بھی کپڑے والے کا قول معتبر ہے مگر جبکہ اُس شخص کا یہ پیشہ ہے اور اُجرت پر کام کرنا معروف و مشہور ہے اور اُس کا حال یہی بتاتا ہے کہ اُجرت پر کام کرتا ہے کہ دکان اُس نے اسی کام کے لیے کھول رکھی ہے تو ظاہر حال یہی ہے کہ اُجرت پر اس نے کام کیا ہے لہٰذا قسم کے ساتھ اسی کا قول معتبر ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶ ابھی کام کیا ہی نہیں ہے اور یہی اختلافات ہوئے تو دونوں پر حلف ہے[2] اور پہلے مستاجر پر قسم دی جائے گی۔ قسم کھانے سے جو انکار کرے گا اُس کے خلاف فیصلہ ہوگا اور دونوں نے قسمیں کھالیں تو عقد فسخ کر دیا جائے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ ایک چیز اُجرت پر لی ہے اور ابھی اُس میں تصرف بھی نہیں کیا ہے کہ مالک اور مستاجر میں اختلاف ہوگیا مستاجر کہتا ہے اُجرت پانچ روپے ہے اور مالک دس روپے بتاتا ہے جو گواہ پیش کرے اُس کے موافق حکم ہوگا اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو مالک کے گواہ پر فیصلہ ہوگا اور اگر کسی کے پاس گواہ نہیں تو دونوں پر حلف ہے اور مستاجر سے پہلے قسم کھلائی جائے اگر دونوں قسم کھا جائیں اجارہ کو فسخ کر دیا جائے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۸ مدت اجارہ یا مسافت کے متعلق اختلاف ہے اس کا بھی وہی حکم ہے مگر اس صورت میں مالک کو پہلے قسم دی جائے اور دونوں گواہ پیش کریں تو مستاجر کے گواہ معتبر ہوں گے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۹ مدت اور اُجرت دونوں باتوں میں اختلاف ہے مستاجر کہتا ہے دو مہینے کے لیے میں نے دس روپے کرایہ پر مکان لیا ہے اور مالک کہتا ہے ایک ماہ کے لیے بیس روپے پر اگر دونوں گواہ پیش کریں تو جس کے گواہ زیادہ بتاتے ہیں اُس کی بات معتبر ہے یعنی دو ماہ کے لیے بیس روپے پر اجارہ قرار دیا جائے اور اگر کچھ مدت تک اِنتفاع کے بعد[6] اختلاف ہوا یا کچھ مسافت طے کر لینے کے بعد اختلاف ہوا تو دونوں پر حلف دیکر آئندہ کے متعلق اجارہ فسخ کر دیا جائے اور گزشتہ کے متعلق مستاجر کا قول مانا جائے۔[7] (خانیہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۲۷.

2 ...... قسم اُٹھانا ہے۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب ضمان الأجیر، ج۹، ص۱۲۷.

4 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الإجارات، فصل فی الاختلاف، ج۳، ص۴۲.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... نفع اٹھانے کے بعد۔

7 ...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الإجارات، فصل فی الاختلاف، ج۳، ص۴۲، ۴۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ مالک مکان نے گواہوں سے ثابت کیا کہ یہ مکان تین ماہ کے لیے تین روپے مہینہ کرایہ پر دیا ہے اور مستاجر کہتا ہے چھ ماہ کے لیے ایک روپیہ مہینہ کرایہ پر لیا ہے اور یہ بھی گواہ پیش کرتا ہے تو تین مہینے کا کرایہ نو روپے دینا ہوگا اور تین مہینے کا کرایہ تین روپے ایک روپیہ ماہوار کرایہ دینا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کتنا حصہ مکان کا کرایہ پر دیا ہے اس میں اختلاف ہے اور مکان میں رہنے سے قبل یہ اختلاف ہوا تو دونوں پر حلف ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ اُجرت کیا چیز تھی اس میں اختلاف ہے یا اُجرت از قبیل نقد[3] ہے اُس کی صفت میں اختلاف ہے دونوں پر حلف ہے اور اگر اُجرت غیر نقود[4] سے ہو تو اُس کی مقدار یا جنس میں اختلاف کی صورت میں دونوں پر قسم ہے اور اگر اُس کی صفت میں اختلاف ہے تو مستاجر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[5] (عالمگیری)

اجارہ فسخ کرنے کا بیان

مسئلہ ۱ اجارہ میں خیار شرط ہوسکتا ہے لہٰذا مستاجر نے اجارہ میں تین دن کا خیار اپنے لیے رکھا تو اندرون مدت اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے۔ مکان کرایہ پر لیا تھا اور مدت کے اندر اُس میں سکونت کی خیار جاتا رہا اب فسخ نہیں کرسکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ مالک مکان نے اپنے لیے خیار شرط رکھا تھا اور اندرون مدت مستاجر اُس مکان میں رہا اس کا کرایہ اُس کے ذمہ لازم نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مستاجر کو تین دن کا خیار تھا اُس نے تیسرے دن اجارہ کو فسخ کردیا تو دو دن کا کرایہ اُس کے ذمہ لازم نہیں ہوا۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ اجارہ میں خیار رویت بھی ہوسکتا ہے جس مکان کو کرایہ پر لیا اُس کو کرایہ دار نے دیکھا نہیں ہے تو دیکھنے کے

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب الخامس والعشرون في الإختلاف الواقع...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٤٧٧.

2 ...... المرجع السابق، ص٤٧٨.

3 ...... یعنی سونے، چاندی وغیرہ کی قسم سے۔

4 ...... یعنی سونے، چاندی اور کرنسی کے علاوہ دوسری چیزیں۔

5 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب الخامس والعشرون في الإختلاف الواقع...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص٧٨.

6 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب الخامس في الخیار...إلخ، ج٤، ص٤١٩.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج٩، ص١٢٩.

www.dawateislami.net

بعد اجارہ فسخ[1] کرنے کا اُسے خیار حاصل ہے اور اگر پہلے کسی وقت میں اُس مکان کو دیکھ چکا ہے تو خیار رویت نہیں مگر جبکہ اُس میں کوئی حصہ منہدم ہوگیا[2] ہے جو سکونت کے لیے مضر ہے[3] تو اب دیکھنے کے بعد اجارہ کو فسخ کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری) یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جن کاموں میں محل کے اختلاف سے اختلاف ہوتا ہے اُن میں چیز کو دیکھنے کے بعد اجیر کو اختیار ہوتا ہے جیسے کپڑے کا دھونا یا سینا۔

مسئلہ ۵ روئی دھنکنے[5] کے لیے نداف[6] سے طے کیا کہ اتنی روئی کی یہ مزدوری ہوگی اس کو دیکھنے کے بعد نداف کو اختیار نہیں ہوگا ہاں اگر طے کرنے کے وقت اس کے پاس روئی ہی نہیں ہے تو اجارہ صحیح ہی نہ ہوا۔ یوہیں دھوبی سے تھان دھونے کے لیے طے کیا اور تھان اس کے پاس نہیں ہے تو اجارہ جائز نہیں ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ اجارہ میں مستاجر کو خیار عیب بھی ہوتا ہے جس طرح بیع میں مشتری[8] کو خیار عیب ہوتا ہے مگر بیع میں اگر قبضہ کے بعد عیب ظاہر ہوا تو جب تک بائع[9] راضی نہ ہو یا قاضی حکم نہ دیدے مشتری واپس نہیں کرسکتا اور قبضہ سے قبل تنہا مشتری واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے اور اجارہ میں قبل قبضہ اور بعد قبضہ دونوں صورتوں میں مستاجر واپس کرنے کا اختیار رکھتا ہے نہ مالک کی رضامندی کی ضرورت ہے نہ قاضی کے حکم کی ضرورت۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مکان کرایہ پر لیا اور اُس میں کوئی عیب ہے جو سکونت کے لیے ضرررساں ہے مثلاً اُس کی کوئی کڑی[11] ٹوٹی ہوئی ہے یا عمارت کمزور ہے تو واپس کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر قبضہ کرنے کے بعد اس قسم کا عیب پیدا ہوگیا تو اجارہ فسخ کرسکتا ہے۔[12] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مستاجر نے باوجود عیب کے اُس چیز سے نفع اُٹھایا تو پوری اُجرت دینی ہوگی یہ نہیں ہوسکتا کہ نقصان کے مقابل میں کچھ اُجرت کم کرے اور اگر مالک نے چیز میں جو کچھ نقصان تھا اُسے زائل کردیا مثلاً مکان ٹوٹا پھوٹا تھا ٹھیک کرادیا

---

[1]......ختم۔ [2]......گرگیا۔ [3]......رہنے کے لیے نقصان دہ ہے۔

[4]......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس فی الخيار...إلخ، ج٤، ص٤١٩.

[5]......دھنے۔ [6]......روئی دھنے والا۔

[7]......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس فی الخيار...إلخ، ج٤، ص٤٢٠.

[8]......خریدار۔ [9]......بیچنے والا۔

[10]......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس فی الخيار...إلخ، ج٤، ص٤٢٠.

[11]......شہتیر۔

[12]......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس فی الخيار...إلخ، ج٤، ص٤٢٠.

www.dawateislami.net

تو اب مستاجر کو فسخ کرنے کا اختیار نہ رہا۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۹ بیل کرایہ پر لیا تھا کہ اس سے روزانہ اتنا کھیت جوتا جائے گا یا چکی میں اتنا آٹا پیسا جائے گا اب دیکھا تو اُس بیل سے اتنا کام نہیں ہوسکتا مستاجر کو اختیار ہے کہ اُسے رکھے یا واپس کردے اگر رکھے گا تو پوری اُجرت دینی ہوگی واپس کرے گا جب بھی اُس دن کا کرایہ پورا دینا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ چند قطعات زمین[3] ایک عقد سے اجارہ پر لیے اور بعض کو دیکھا ناپسند آیا سب کا اجارہ فسخ کرسکتا ہے کیونکہ یہاں ایک ہی عقد ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ جس اجارہ میں مستاجر کو اپنی کوئی چیز بغیر عوض ہلاک کرنا ہوتا ہے بغیر عذر بھی مستاجر کو ایسا اجارہ فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً کتابت یعنی لکھنے پر اجارہ کیا تو لکھوانے والے کو کاغذ اور کاتب کو روشنائی خرچ کرنی ہوگی یا زراعت کے لیے زمین کو اجارہ پر لیا ہے کھیت بونے میں غلہ زمین میں ڈالنا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جس غرض کے لیے اجارہ ہوا اگر وہ غرض ہی باقی نہ رہی یا شرعاً ایسا عذر پیدا ہوگیا کہ عقد اجارہ پر عمل نہ ہوسکے تو ان صورتوں میں اجارہ بغیر فسخ کیے خود ہی فسخ ہوجائے گا مثلاً کسی عضو میں زخم ہے جو سرایت کررہا ہے اندیشہ ہے کہ اگر اس عضو کو نہ کاٹا گیا تو زیادہ خرابی پیدا ہوجائے گی یا دانت میں درد تھا اور جراح[6] یا ڈاکٹر سے عضو کاٹنے یا دانت اوکھاڑنے کے لیے اجارہ کیا مگر اس کے عمل سے قبل زخم اچھا ہوگیا اور دانت کا درد جاتا رہا اجارہ فسخ ہوگیا کہ یہاں شرعاً عمل ناجائز ہے کیونکہ بلاوجہ عضو کاٹنا یا دانت اوکھاڑنا درست نہیں۔ یا کسی نے اپنے مدیون کی تلاش کرنے کے لیے جانور کرایہ پر لیا اُس کو خبر ملی تھی کہ وہ فلاں جگہ ہے یا کوئی لڑکا یا جانور بھاگ گیا ہے اُس کو تلاش کرنے کے لیے سواری کرایہ کی اور جانے سے پہلے مدیون یا وہ بھاگا ہوا خود ہی آگیا اجارہ فسخ ہوگیا کہ اب وہاں جانے کا سبب ہی باقی نہ رہا۔ یا اس کو گمان ہوا کہ مکان کی عمارت کمزور ہوگئی ہے کہیں گر نہ پڑے کسی شخص کو گرانے کے لیے اجیر کیا پھر معلوم ہوا کہ عمارت میں کوئی خرابی نہیں ہے اجارہ فسخ ہوگیا۔

---

1 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، باب فسخ الإجارة، ج۲، ص۲٤٦، ۲٤٧.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الخامس في الخيار... إلخ، ج٤، ص٤٢١.

3 ......زمین کے چند ٹکڑے۔

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۳۰.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب التاسع عشر في فسخ الإجارة... إلخ، ج٤، ص٤٥٨.

6 ......زخموں کا علاج کرنے والا۔

www.dawateislami.net

یا دعوت ولیمہ کے لیے باورچی کو کھانا پکانے کے لیے مقرر کیا اور دولہن کا انتقال ہوگیا اجارہ فسخ ہوگیا کہ ان صورتوں میں وہ غرض ہی باقی نہ رہی جس کے لیے اجارہ کیا تھا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳ جس عقد اجارہ پر عمل کرنا شرع کے خلاف نہ ہومگر اجارہ باقی رکھنے میں کچھ نقصان پہنچے گا تو وہ خود بخود فسخ نہیں ہوگا بلکہ فسخ کرنے سے فسخ ہوگا پھر اس میں دوصورتیں ہیں کہیں تو عذر ظاہر ہوگا اور کہیں مشتبہ حالت ہوگی اگر عذر بالکل ظاہر ہے جب تو وہ صاحب عذر خود ہی فسخ کرسکتا ہے اور مشتبہ حالت ہو تو رضامندی یا حکم قاضی سے فسخ ہوگا۔[2] (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ عیب کی وجہ سے اُسی وقت اجارہ کو فسخ کیا جاسکتا ہے جب منفعت فوت ہوتی ہو مثلاً مکان منہدم ہوگیا پن چکی کا پانی ختم ہوگیا کھیت کے لیے پانی نہ رہا کہ زراعت ہوسکے اور اگر ایسا عیب ہے کہ بلامضرت[3] منفعت حاصل کی جاسکتی ہو تو فسخ کرنے کے لیے یہ عذر نہیں مثلاً خدمت گار کی ایک آنکھ جاتی رہی یا اُس کے بال گر گئے یا مکان کی ایک دیوار گر گئی مگر سکونت کے لیے یہ مضر نہیں۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ تھوڑا سا پانی ہے کہ تمام کھیتوں کی آب پاشی نہیں کرسکتا مزارع[5] کو اختیار ہے اگر چاہے کل کا اجارہ فسخ کردے اور نہیں فسخ کیا تو اُس پانی سے جتنے کھیت کی آبپاشی کرسکتا ہے اُن کا لگان[6] واجب ہے باقی کا نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ پن چکی کا پانی بند ہوگیا اور وہ پن چکی والا مکان سکونت کے قابل بھی ہے جس میں کرایہ دار کی سکونت رہی اور عقد اجارہ میں سکونت بھی داخل تھی تو اگرچہ چکی کا کرایہ نہیں دینا ہوگا مگر سکونت کا کرایہ دینا ہوگا یعنی کرایہ کا جتنا حصہ سکونت کے مقابل ہے وہ دینا ہوگا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الخانیۃ"، کتاب الإجارات ، فصل فیما ینقص بہ الإجارۃ...إلخ، ج۲، ص۳۸.

2 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب التاسع عشر فی فسخ الإجارۃ...إلخ، ج٤، ص٤٥٨ .

و"رد المحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج۹، ص۱۳٦ .

3 ......یعنی نقصان وتکلیف کے بغیر۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج۹، ص۱۳۰ .

و"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإجارۃ، الباب التاسع عشر فی فسخ الإجارۃ...إلخ، ج٤، ص٤٥٨ .

5 ......کاشتکار۔ 6 ......خراج، ٹھیکہ۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج۹، ص۱۳۱ .

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج۹، ص۱۳۳ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ مکان کی مرمت، اُس کی چھت پر مٹی ڈلوانا، کھپریل چھوانا[1]، پرنالہ درست کرانا، زینہ درست کرانا، روشن دان میں شیشہ لگانا اور مکان کے متعلق ہر وہ چیز جو سکونت کے لیے مُخِل[2] ہو ٹھیک کرنا مالک مکان کے ذمہ ہے اگر مالک مکان ٹھیک نہ کرائے تو کرایہ دار مکان چھوڑ سکتا ہے ہاں اگر بوقت اجارہ مکان اسی حالت میں تھا اور دیکھ بھال کر کرایہ پر لیا تو فسخ نہیں کر سکتا کہ کرایہ داران عیوب پر راضی ہو گیا۔[3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ کرایہ کے مکان میں کوآں ہے اُس میں سے مٹی نکلوانے کی ضرورت ہے مٹی پٹ جانے کی وجہ سے[4] پانی نہیں دیتا یا مرمت کرانے کی ضرورت ہے یہ بھی مالک کے ذمہ ہے مگر مالک کو ان کاموں پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور اگر کرایہ دار نے ان کاموں کو خود کر لیا تو مُتَبَرِّع ہے مالک سے معاوضہ نہیں لے سکتا نہ کرایہ سے یہ مصارف وضع کر سکتا ہے یہ البتہ ہے کہ اگر مکان والا ان کاموں کو نہ کرے تو یہ مکان چھوڑ سکتا ہے۔ چہ بچہ[5] یا نالیوں کو صاف کرانا کرایہ دار کے ذمہ ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ کرایہ دار نے مکان خالی کر دیا دیکھا گیا تو مکان میں مٹی، خاک، دھول، راکھ، پڑی ہوئی ہے ان کو اوٹھوانا اور صاف کرانا کرایہ دار کے ذمہ ہے اور چہ بچہ پٹا پڑا[7] ہے تو اس کو خالی کرانا کرایہ دار کے ذمہ نہیں۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ دو مکان ایک عقد میں کرایہ پر لیے تھے ان میں سے ایک گر گیا کرایہ دار دوسرے کو بھی چھوڑ سکتا ہے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ مالک مکان کے ذمہ دَین[10] ہے جس کا ثبوت گواہوں سے ہو یا خود اُس کے اقرار سے اور اُسکے پاس اس مکان کے سوا کوئی دوسرا مال نہیں جس سے دَین ادا کیا جائے تو اجارہ فسخ کر کے اس مکان کو بیچ کر دَین ادا کیا جائے گا۔ یوہیں اگر مالکِ مکان مفلس ہو گیا اُس کے لیے اور بال بچوں کے لیے کچھ کھانے کو نہیں ہے اس مکان کو بیچ سکتا ہے قاضی اس بیع کے

---

1 ......کھپریلوں سے چھت بنوانا۔ 2 ......رہائش کے لیے پریشانی کا باعث۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۳٤.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع عشر فیما یجب علی المستأجر...إلخ، ج٤، ص٤٥٨.

4 ......یعنی مٹی، گردوغبار وغیرہ سے بھر جانے کی وجہ سے۔ 5 ......گڑھا یا چھوٹا حوض جس میں پانی جمع کیا جائے۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۳٤.

7 ......یعنی مٹی، گردوغبار وغیرہ سے بھرا ہوا۔

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۳٤.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۳٥.

10 ......قرض۔

www.dawateislami.net

نفاذ کا حکم دے گا اُسی کے ضمن میں اجارہ بھی فسخ ہو جائے گا اس کے لیے دوسرے حکم کی ضرورت نہیں ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ مالک مکان پیشگی کرایہ لے چکا ہے اور وہ اتنا ہے کہ مکان کی قیمت کو مستغرق[2] ہے تو اگرچہ اُس کے ذمہ دیون ہوں ان کے ادا کرنے کے لیے مکان نہیں بیچا جائے گا اور اجارہ فسخ نہیں کیا جائے گا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ دکاندار مفلس ہوگیا کہ تجارت نہیں کر سکتا دکان کا اجارہ فسخ کرنے کے لیے یہ عذر ہے کہ دکان کو کرایہ پر رکھ کر اب کیا کرے گا۔ اسی طرح جو درزی اپنا کپڑا سی کر بیچتا ہے جیسا کہ شہروں میں اس قسم کے درزی بھی ہیں جو صدری[4] وغیرہ سی کر بیچا کرتے ہیں اس کا مفلس ہو جانا بھی دکان کا اجارہ فسخ کرنے کے لیے عذر ہے اور جو درزی دکان پر دوسروں کے کپڑے سیتے ہیں اُن کے لیے سوئی اور قینچی کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں ان کا مفلس ہو جانا فسخ اجارہ کے لیے عذر نہیں ہے ہاں اگر لوگوں میں اس کی خیانت مشہور ہوگئی ہو اور کپڑے دینے سے لوگ گریز کرتے ہوں کہ اگر ہضم کر گیا تو اس کے پاس مال بھی نہیں ہے جس سے تاوان وصول کریں تو اب دکان چھوڑنے کے لیے عذر ہوگیا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ جس بازار میں دکان ہے وہ بازار بند ہوگیا کہ وہاں اب تجارت ہی نہیں ہو سکتی یہ بھی دکان چھوڑنے کے لیے عذر ہے اور اگر بازار چالو ہے مگر یہ دکاندار دوسری دکان میں منتقل ہونا چاہتا ہے جو اس سے زیادہ کُشادہ ہے یا اُس کا کرایہ کم ہے اور اُس دکان میں بھی یہی کام کرے گا جو یہاں کر رہا ہے تو دکان نہیں چھوڑ سکتا اور اگر دوسرا کام کرنا چاہتا ہے اس لیے اس کو چھوڑ کر دوسری دکان میں جانا چاہتا ہے اور یہ کام پہلی دکان میں نہیں ہو سکتا تو عذر ہے اور پہلی میں بھی ہو سکتا ہے تو عذر نہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ نہ دکاندار مفلس ہوا نہ بازار بند ہوا بلکہ وہ اب یہ کام کرنا ہی نہیں چاہتا کہ دکان کی ضرورت ہو یہ بھی دکان چھوڑنے کے لیے عذر ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، مطلب: فسق المستأجر...إلخ، ج۹، ص۱۳۷.

2 ...... گھیرے ہوئے۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، ج۹، ص۱۳۷.

4 ...... واسکٹ وغیرہ۔

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، مطلب: فسق المستأجر...إلخ، ج۹، ص۱۳۷.

6 ...... "ردالمحتار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، مطلب: فسق المستأجر...إلخ، ج۹، ص۱۳۸.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارۃ، باب فسخ الإجارۃ، مطلب: فسق المستأجر...إلخ، ج۹، ص۱۳۸-۱۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ کرایہ دار اب دوسرے شہر میں جانا چاہتا ہے یہاں کی سکونت[1] ترک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ اکثر ملازمت پیشہ کو پیش آتا ہے کہ کبھی ایک شہر میں رہے پھر دوسرے شہر کو چلے گئے یہ فسخ اجارہ کے لیے عذر ہے اور مالک مکان اگر پردیس جانا چاہتا ہے تو اس کی جانب سے اجارہ کو فسخ نہیں کیا جاسکتا کہ اُس کی جانب سے یہ عذر نہیں ہے۔ اور اگر مالک مکان یہ کہتا ہے کہ کرایہ دار نے مکان چھوڑنے کا یہ حیلہ تراشا ہے وہ پردیس نہیں جانا چاہتا تو کرایہ دار پر یہ قسم دی جائے گی کہ اُس نے سفر میں جانے کا مستحکم ارادہ کرلیا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ جن دو شخصوں نے عقد اجارہ کیا اُن میں ایک کی موت سے اجارہ فسخ ہوجاتا ہے جبکہ اُس نے اپنے لیے اجارہ کیا اور اگر دوسرے کے لیے اجارہ کیا مثلاً وکیل کہ یہ موکل کے لیے اجارہ کرتا ہے اور وصی[3] کہ یہ یتیم کے لیے یا متولیِ وقف ان کی موت سے اجارہ فسخ نہیں ہوتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸ مکۂ معظّمہ یا مدینۂ طیبہ یا کسی دوسری جگہ کرایہ کے جانور پر جارہا ہے اور سواری کا مالک مرگیا اگر اجارہ کے فسخ کا حکم دیا جائے تو یہ شخص بیابان اور جنگل میں کیوں کر سفر قطع کرے گا[5] اور وہاں قاضی یا حاکم بھی نہیں کہ وہ میت کا قائم مقام ہوکر اجارہ کا حکم دے تو جب تک ایسے مقام پر نہ پہنچ جائے جہاں قاضی وغیرہ ہوں اُس وقت تک اجارہ باقی رہے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ عاقدین کے مجنوں ہوجانے سے اجارہ فسخ نہیں ہوتا اگرچہ جنون مطبق ہو۔ یوہیں مرتد ہونے سے فسخ نہیں ہوتا۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ جس چیز کو اجارہ پر لیا تھا مستاجر اُس کا مالک ہوگیا اجارہ جاتا رہا مثلاً مالک نے اسے چیز ہبہ کردی یا اس نے خرید لی یا کسی طرح اس کی ملک میں آگئی۔[8] (ردالمحتار)

---

1 ...... رہائش۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص ۱۳۹ .

3 ...... مرنے والا جس شخص کو اپنی وصیت پوری کرنے کے لیے مقرر کرے۔

4 ......"الهداية"، کتاب الإجارات، باب فسخ الإجارة، ج ۲، ص ۲۴۷ .

5 ...... طے کرے گا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص ۱۴۰، ۱۴۱ .

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، مطلب: ارادة السفر...إلخ، ج۹، ص ۱۴۰ .

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، مطلب: ارادة السفر...إلخ، ج۹، ص ۱۴۱ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ مالک کے مرنے کے بعد کرایہ دار مکان میں رہتا رہا تو جب تک وارث مکان خالی کرنے کے لیے نہ کہے گا یا دوسری اُجرت کا مطالبہ نہ کرے گا اجارہ کا فسخ ہونا ظاہر نہ ہوگا اگر وارث نے خالی کرنے کو کہا معلوم ہوا کہ اُس عقد پر راضی نہیں ہے اور اگر دوسری اُجرت طلب کی جب بھی معلوم ہوا کہ عقد سابق کے حکم کو توڑنا چاہتا ہے اور جدید عقد کرنا چاہتا ہے۔ لہٰذا وارث کے کہنے سے پہلے یا خالی کرنے کو جو کہا ہے اس سے پہلے جتنے دن رہا اُسی حساب سے اُجرت دے گا جو مورث سے طے ہوئی اور اس کہنے کے بعد جتنے دن رہے گا اُس کی اُجرت مثل واجب ہوگی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ مالک زمین مرگیا اور کھیت ابھی طیار نہیں ہے تو وہی اُجرت دی جائے گی جو طے پاچکی ہے اور اگر مدت اجارہ ختم ہوچکی اور فصل طیار نہیں ہوئی تو جب تک کھیت نہ کٹے گا اُس وقت تک کی اُجرت مثل دلائی جائے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ مالک کے مرنے کے بعد وارث اور مستاجر اجارۂ سابقہ کے باقی رہنے پر راضی ہوجائیں یہ جائز ہے یعنی تعاطی کے طور پر ان کے مابین اُسی اُجرت سابقہ پر جدید اجارہ قرار پائے گا یہ نہیں کہ وہی پہلا اجارہ باقی رہے کیونکہ وہ تو مالک کے مرنے سے ختم ہوگیا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ دو موجر ہیں یا دو مستاجر، ان میں سے ایک مرگیا تو جو مرگیا اُس کے حصہ کا اجارہ فسخ ہے اور جو زندہ ہے اُس کے حصہ میں اجارہ باقی ہے اور اگرچہ یہاں شیوع پیدا ہوگیا مگر چونکہ طاری ہے اجارہ کے لیے مضر نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ آج کل بعض لوگ دوامی اجارہ کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجارہ موجر و مستاجر کے ورثہ میں منتقل ہوتا رہے گا موت سے بھی وہ فسخ نہ ہوگا یہ اجارہ فاسد ہے اسی طرح اجارہ میں ایسے شرائط ذکر کیے جاتے ہیں جو مقتضائے عقد[5] کے مخالف ہوتے ہیں وہ اجارے فاسد ہیں۔

مسئلہ ۳۶ اس زمانہ میں ایک صورت اجارہ کی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ اجارہ کا ایک معتدبہ زمانہ[6] گزرنے کے بعد مستاجر اُس چیز پر زبردستی قابض ہوجاتا ہے کہ مالک چاہے بھی تو تخلیہ نہیں کراسکتا[7]۔ اس کی مثال کاشتکاری کی زمین ہے کہ مالک زمین یعنی زمیندار کاشتکار سے اپنی زمین کو واپس نہیں لے سکتا نہ کسی کے مرنے سے یہ اجارہ فسخ ہوتا ہے[8] بلکہ اس

---

1 ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، مطلب:ارادة السفر...إلخ، ج۹، ص۱۴۲.

2 ……"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، باب فسخ الإجارة، ج۹، ص۱۴۳.

3 ……المرجع السابق، ص۱۴۳.

4 ……المرجع السابق، ص۱۴۷

5 ……تقاضۂ عقد۔

6 ……اک عرصۂ دراز۔

7 ……یعنی قبضہ نہیں چھڑا سکتا۔

8 ……ختم ہوجاتا ہے۔

www.dawateislami.net

اجارہ میں میراث جاری ہوتی ہے۔ یہ شرع کے خلاف ہے۔

مسئلہ ۳۷ اجارہ کر لینے کے بعد دوسرا شخص بہت زیادہ اُجرت دینے کو کہتا ہے یا مستاجر سے دوسرا شخص کم اُجرت پر چیز دینے کو کہتا ہے اجارہ فسخ کرنے کے لیے یہ عذر نہیں اگرچہ وہ بہت زیادہ دیتا ہو یا یہ بہت کم اُجرت مانگتا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ سواری کا جانور کرایہ کیا تھا اس کے بعد خود ایک جانور خرید لیا یہ عذر ہے اور اجارہ فسخ کیا جا سکتا ہے اور اگر اُس سے بہتر سواری کرایہ پر لینا چاہتا ہے یہ فسخ کے لیے عذر نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ کاشتکار نے زراعت کے واسطے کھیت لیے تھے اور بیمار ہو گیا کہ کھیتی نہیں کر سکتا اگر وہ خود اپنے ہاتھ سے کاشت کرتا ہے تو بیماری فسخ اجارہ کے لیے عذر ہے اور اگر اپنے ہاتھ سے نہیں کرتا تو عذر نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ ایک شخص جو کام کرتا ہے اُسی کام کے لیے کسی سے اجارہ کیا کہ میں تمھارا یہ کام کروں گا اب وہ شخص اس کام کو بالکل چھوڑ دینا چاہتا ہے اور دوسرا کام اختیار کرنا چاہتا ہے فسخ اجارہ کے لیے یہ عذر نہیں ہاں اگر وہ کام ایسا ہو جو اس کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے مثلاً ایک عزت دار شخص نے خدمت گاری کی نوکری کی اور اب اس کام ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے تو یہ عذر ہے۔[4] (عالمگیری)

اجارہ کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱ موچی کو جوتے بنانے کے لیے اپنے پاس سے چمڑا دیا اور اُس کی پیمائش دیدی اور یہ بتا دیا کہ کیسا ہوگا اور کہہ دیا کہ استر اور تلا اپنے پاس سے لگا دینا اور اُجرت بھی طے ہوگئی یہ جائز ہے۔ اور درزی کو ابرے کا کپڑا دیدیا اور کہہ دیا کہ اپنے پاس سے استر وغیرہ لگا دینا اس میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ جائز ہے دوسری یہ کہ ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ کبھی بعض لوگ اجیر[6] سے یوں کام کراتے ہیں کہ تم یہ کام کرو اس کی اُجرت جو کچھ دوسرے لوگ بتا دیں گے میں دیدوں گا یا فلاں کے یہاں جو اُجرت ملی ہے میں دیدوں گا یہ اجارے فاسد ہیں کہ اُجرت کا تعین نہیں ہوا پھر اگر کسی شخص نے دونوں کے اتفاق سے اُسکی مزدوری جانچ کر بتائی جس پر اجیر راضی نہیں ہے تو اُجرت مثل دی جائے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة ، الباب التاسع عشر في فسخ الإجارة ...إلخ، ج٤، ص٤٥٩ .

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق، ص٤٦٠ .

4 ......المرجع السابق، ص٤٦١ .

5 ......المرجع السابق، الباب الحادى والثلاثون فى الاستصناع...إلخ، ج٤، ص٥١٩ .

6 ......مزدور۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإجارة، الباب الحادى والثلاثون فى الاستصناع...إلخ، ج٤، ص٥٢٠ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ زمینِ اجارہ میں سینٹھے وغیرہ ایسی چیزیں تھیں جن کو کاٹنے کے بعد جڑیں جو باقی رہ گئی ہیں اُن میں آگ دیدی جاتی ہے اس نے آگ دیدی اور اس سے دوسرے لوگوں کا نقصان ہوا مثلاً آگ اُڑ کر کسی کے کھیت میں گئی اور اُس کا کھیت جل گیا اگر اُس وقت ہوا چل رہی تھی تو آگ دینے والے پر تاوان ہے اور اگر ہوا نہیں تھی اُس وقت اس نے آگ دی بعد میں ہوا چل گئی اور دوسرے کی چیز کو نقصان پہنچا تو اس پر تاوان نہیں۔ عاریت کی زمین کا بھی یہی حکم ہے۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۴ شبِ برات میں یا دوسرے موقع پر بعض لوگ مرے چھچھوندر[2] یا اور قسم کی آتش بازیاں چھوڑتے ہیں یہ فعل حرام اور صرف بیجا[3] ہے اس سے کبھی کبھی یہ نقصان بھی پہنچ جاتا ہے کہ چھپروں میں آگ لگ جاتی ہے یا کسی کے کپڑے جل جاتے ہیں بلکہ کبھی جانیں بھی تلف[4] ہوجاتی ہیں اس شخص پر تاوان لازم ہوگا کہ جب وہ آتشبازی اُڑنے والی ہے اور اس نے چھوڑی تو ویسا ہی ہے جیسا ہوا چلنے کے وقت کسی نے آگ دی۔

مسئلہ ۵ اگر آگ اُڑ کر اتنی دور پہنچی کہ اُتنی دور عادۃً اُڑ کر نہیں پہنچتی اور نقصان ہوا تو تاوان نہیں ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ راستہ میں آگ کا انگارا ڈال دیا یا ایسی جگہ ڈالا کہ وہاں ڈالنے کا اس کو حق نہ تھا اور نقصان ہوا تو تاوان ہے مگر جبکہ وہاں رکھنے سے نقصان نہیں ہوا بلکہ ہوا اُڑا لے گئی اور کسی کو نقصان پہنچا تو تاوان نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷ لوہار نے بھٹی سے لوہا نکال کر کوٹا اس کے کوٹنے سے چنگاری اُڑی اور راہ گیر[7] کا کپڑا جل گیا لوہار کو ضمان دینا ہوگا اور اس چنگاری سے کسی کی آنکھ پھوٹ گئی دیت واجب ہوگی اور اگر اس نے لوہا نکال کر رکھا تھا، ہوا سے چنگاری اُڑی اور کسی چیز کو جلایا تو تاوان نہیں۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الإجارات، مسائل منثورة، ج٢، ص٢٤٩.
و"الدرالمختار"، كتاب الإجارة، مسائل شتّى، ج٩، ص١٤٧.

2 ......ایک وضع کی آتش بازی جو بہت تیز بارود سے بنائی جاتی ہے قلم کی شکل کی ہوتی ہے۔

3 ......فضول خرچی۔

4 ......ضائع۔

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، مسائل شتّى، ج٩، ص١٤٩.

6 ......"الدر المختار"، كتاب الإجارة، مسائل شتى، ج٩، ص١٤٩.

7 ......راہ چلتا شخص۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإجارة، مسائل شتّى، ج٩، ص١٥٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ اپنے کھیت میں پانی بہت زیادہ دیا کہ زمین برداشت نہ کرسکی وہ دوسرے کے کھیت میں پہنچا اور اُس کا نقصان ہوگیا تاوان دینا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۹ درزی یا اور کسی کام کرنے والے نے اپنی دکان پر دوسرے کو بٹھالیا کہ جو کچھ کام میرے پاس آئے وہ تم کرو اور اُجرت کو دونوں نصف نصف لے لیں گے یہ جائز ہے۔[2] (ہدایہ) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس کو بٹھایا ہے وہ ایک کام کرتا ہے اور خود یہ دوسرا کام کرتا ہے مثلاً رنگریز[3] نے اپنی دکان پر درزی کو بٹھالیا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ جَمال (شتربان) سے مکۂ معظّمہ یا کہیں جانے کے لیے اونٹ کرایہ کیا کہ اُس پر محمل[5] رکھا جائے گا اور دو شخص بیٹھیں گے یہ اجارہ جائز ہے ایسا محمل اونٹ پر رکھا جائے گا جو وہاں کا عرف[6] ہے اور اگر اجارہ کرتے وقت ہی اُسے محمل دکھادیا جائے تو بہتر ہے۔ یہ بات جمال کے ذمہ ہے کہ محمل کو اونٹ پر لادے اور اوتارے۔ اونٹ کو ہانکے یا نکیل پکڑ کر لے چلے۔ پاخانہ پیشاب یا وضو اور نمازِ فرض کے لیے سوار کو اوتروائے۔ عورت اور مریض اور بوڑھے کے لیے اونٹ کو بٹھائے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ توشہ وغیرہ سامان سفر کے لیے اونٹ کرایہ کیا اور راستہ میں سامان خرچ کیا تو جتنا خرچ کیا ہے اُتنا ہی دوسرا سامان اُسی قسم کا اس پر رکھ سکتا ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ غاصب سے کہہ دیا کہ میرا مکان خالی کردے ورنہ اتنے روپے ماہوار اس کی اُجرت دینی ہوگی اگر اُس نے خالی نہ کیا تو اس اُجرت کا مطالبہ ہوسکتا ہے کہ اُس کا سکوت کرنا[9] اجارہ کو قبول کرلینا ہے مگر جبکہ غاصب نے اُس کے جواب میں یہ کہہ دیا کہ یہ مکان تمھارا نہیں ہے یا مِلک کا اقرار کیا مگر اُجرت دینے سے انکار کردیا تو اُجرت واجب نہیں ہوگی ہاں اگر وہ

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّى، ج۹، ص۱۵۰.

2 ......"الهداية"، کتاب الإجارات، مسائل منثورة، ج۲، ص۲٤۹.

3 ......کپڑے رنگنے والا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتى، ج۹، ص۱۵۰.

5 ......ایک قسم کی ڈولی جو اونٹ پر باندھتے ہیں۔ 6 ......رواج۔

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، مسائل شتى، ج۹، ص۱۵۱.

8 ......المرجع السابق، ص۱۵۲.

9 ......خاموش رہنا۔

www.dawateislami.net

مکان وقف ہے یا یتیم کا ہے یا کرایہ ہی پر دینے کے لیے ہے تو غاصب[1] اگرچہ اُجرت دینے سے انکار کرے اُسے کرایہ دینا ہوگا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ زمین جو کاشتکار کے پاس ہے اور اُسے نہیں چھوڑتا اور مالک یہ چاہتا ہے کہ اگر یہ چھوڑ دے تو میں دوسرے کو زیادہ لگان[3] پر دیدوں مالک اُس سے یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر تو نے نہیں خالی کی تو اتنا لگان لوں گا اس صورت میں یہ اضافہ اس کے لیے جائز ہو جائے گا

مسئلہ ۱۴ کام کرنے والے نے کہہ دیا کہ اس اُجرت پر میں کام نہیں کروں گا میں تو اتنا لوں گا اور کام کرانے والا خاموش رہا وہی اُجرت دینی ہوگی جو کاریگر نے بتائی۔ پھر اُجرت دینے کے وقت جب اجیر نے زیادہ کا مطالبہ کیا اور یہ کہا کہ میں کہہ چکا تھا کہ میں اتنے پر نہیں کروں گا اور کام لینے والا کہتا ہے میں نے نہیں سُنا تھا کہ تو نے یہ کہا اگر یہ شخص بہرا ہے تو خیر ورنہ اُسی مزدور کی بات مقبول ہوگی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ مستاجر کرایہ کی چیز دوسرے کو کرایہ پر دے سکتا ہے مثلاً ایک مکان کرایہ پر لیا اور دوسرے کو کرایہ پر دیدے یہ ہو سکتا ہے یا زمین زراعت کے لیے لگان پر لی دوسرے کاشتکار کو لگان پر دیدے یہ ہو سکتا ہے جیسا کہ اکثر بڑے شہروں میں ایک شخص پورا مکان کرایہ پر لے کر دوسرے لوگوں کو ایک ایک حصہ کرایہ پر دیتا ہے یا دیہات میں کاشتکار زمین دوسروں کو دیا کرتے ہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ مستاجر خود مالک کو وہ چیز کرایہ پر دے یہ جائز نہیں اگرچہ بالواسطہ ہو مثلاً زید نے اپنا مکان عَمْرو کو کرایہ پر دیا عمرو نے بکر کو دیا بکر یہ چاہے کہ زید کو کرایہ پر دیدوں یہ نہیں ہو سکتا رہا یہ کہ مالک کو کرایہ پر دینے سے وہ پہلا اجارہ جو مالک اور مستاجر کے مابین ہے باقی رہے گا یا فسخ ہو جائے گا فتویٰ اس پر ہے کہ وہ اجارہ بدستور باقی رہے گا فسخ نہیں ہوگا مگر وہ چیز جتنے زمانہ تک اس صورت میں مالک کے پاس رہے گی اِس مدت کا کرایہ مستاجر کے ذمہ واجب نہیں ہوگا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ ایک شخص نے دوسرے کو اجارہ پر لینے کے لیے وکیل کیا وکیل نے اجارہ کیا اور مالک نے وہ مکان وکیل کو

---

1 ......غصب کرنے والا۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵۲.

3 ......خراج، ٹھیکے پر۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، ج۹، مسائل شتّی، ص۱۵۲.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، مطلب: فی إجارة المستاجر للمؤجر...إلخ، ج۹، ص۱۵۳.

www.dawateislami.net

سپرد کردیا مگر وکیل نے ایک مدت تک موکل کو نہیں دیا اور موکل نے وکیل سے مانگا بھی نہیں تو مالک مکان وکیل سے کرایہ وصول کرے گا کیونکہ عقد کے حقوق وکیل ہی کے ذمہ ہوتے ہیں اور وکیل موکل سے وصول کرے گا کیونکہ وکیل کا قبضہ موکل ہی کا قبضہ ہے اور اگر موکل نے وکیل سے طلب کیا وکیل نے کہا کہ پیشگی اُجرت دے دو تو مکان پر قبضہ دوں گا اور موکل نے نہ اُجرت دی نہ وکیل نے قبضہ دیا تو اس صورت میں وکیل نے کرایہ جو دیا ہے موکل سے وصول نہیں کرسکتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ مفتی فتویٰ لکھنے کی یعنی تحریر و کتابت کی اُجرت لے سکتا ہے نفس فتویٰ کی اُجرت نہیں لے سکتا اس کا مطلب یہ ہے کہ کاغذ پر اُتنی عبارت کسی دوسرے سے لکھواؤ تو جو کچھ اس کی اُجرت عرفاً دی جاتی ہے وہ مفتی بھی لے سکتا ہے کیونکہ مفتی کے ذمہ زبانی جواب دینا واجب ہے لکھ کر دینا واجب نہیں مگر اُجرتِ تحریر لینے سے بھی اگر مفتی پرہیز کرے تو یہی بہتر کہ خواہ مخواہ لوگوں کو چہ میگوئی[2] کرنے کا موقع ملے گا۔[3] (درمختار) لوگ یہ کہیں گے کہ فتوے کی اُجرت لی اور فلاں شخص روپیہ لے کر فتوے دیتا ہے وغیرہ وغیرہ اس سے نظر عوام میں فتوے کی بے وقعتی ہوتی ہے اور مفتی کی بھی بے عزتی ہے اور علماء کو خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیے خصوصاً اس زمانہ میں کہ جاہل مولویوں نے اس قسم کے رکیک[4] افعال کرکے علماء کو بدنام کر رکھا ہے ان کے افعال کو علماء کے افعال قرار دیکر طبقۂ علماء کو بدنام کیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۹ اُجرت پر خط لکھوانا جائز ہے جبکہ کاغذ کی مقدار اور کتنا لکھا جائے گا یہ بیان کردیا ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ مستاجر پر یہ دعویٰ نہیں ہوسکتا کہ ہم نے یہ چیز خریدی ہے یا اجارہ پر لی ہے یا ہمارے پاس رہن[6] رکھی گئی ہے لہٰذا یہ چیز ہم کو ملنی چاہیے کیونکہ مستاجر مالک نہیں ہے کہ اُس پر عین کا دعویٰ ہوسکے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ اجارہ یا فسخِ اجارہ کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف ہوسکتی ہے کہہ سکتا ہے کہ آئندہ مہینہ کے شروع سے تم کو اجارہ پر دیا یا ختم ماہ سے اجارہ فسخ کردیا۔[8] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵٤.

2 ...... نکتہ چینی، عیب جوئی۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵۵.

4 ...... گھٹیا۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵۵.

6 ...... گروی۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵۵.

8 ...... المرجع السابق، ص۱۵٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ کرایہ پیشگی دیدیا ہے اور اجارہ فسخ کیا گیا تو مستاجر اُس چیز کو روک سکتا ہے جب تک اپنی کل رقم وصول نہ کرلے۔ اجارہ صحیح وفاسد دونوں کا یہی حکم ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی اُس نے کسی سے کہا کہ اگر تم مجھے بتادو کہ کہاں ہے تو اتنا دوں گا اگر یہ شخص اُس کے ساتھ چل کر گیا اور بتادیا تو اس کے وہاں تک جانے کی اُجرت مثل ملے گی اور اگر یہیں سے بتادیا کہ تمھاری چیز فلاں جگہ ہے اُس کے ساتھ گیا نہیں تو کچھ نہیں ملے گا اور اگر کسی خاص شخص سے نہیں کہا بلکہ عام طور پر کہا کہ جو کوئی مجھے بتادے اُس کو اتنا دوں گا یہ اجارہ باطل ہے بتانے والا کسی چیز کا مستحق نہیں ہے۔ اور اگر اُسے یہ معلوم ہے کہ میرا جانور یا میری چیز فلاں جگہ ہے مگر اُس جگہ کو نہیں پہچانتا اور اُس جگہ کے بتانے پر اُجرت مقرر کی تو اس صورت میں بتانے والے کو وہ اُجرت ملے گی جو مقرر کی ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ جو چیز اُجرت پر دی گئی جب اُس کے اجارہ کی مدت پوری ہوجائے تو مستاجر کے یہاں سے چیز واپس لانا مالک کے ذمہ ہے مستاجر کے ذمہ یہ نہیں کہ وہ چیز پہنچا جائے اور عاریت کے طور پر دی تو واپس کرنا مستعیر کا[3] کام ہے۔ چکی اُجرت پر ایک مہینہ کو آٹا پیسنے کے لیے لے گیا تو چکی کا مالک مستاجر کے گھر سے لائے گا اور اگر مستاجر بیرون شہر مالک کی اجازت سے لے گیا جب بھی مالک ہی وہاں سے واپس لائے گا۔[4] (عالمگیری) جیسا کہ گاؤں والے گڑ بنانے کے لیے شہر سے کڑھاؤ[5] اور کولو[6] کرایہ پر لے جاتے ہیں اور مالک سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں گاؤں میں ہم لے جائیں گے ان کی واپسی اور اُس کے مصارف[7] مالک کے ذمہ ہیں۔

مسئلہ ۲۵ گھوڑا سواری کے لیے کرایہ پر لیا اس کی واپسی بھی مالک کے ذمہ ہے اگر مالک اس کے یہاں سے نہیں لایا اور مستاجر کے یہاں ہلاک ہوگیا اُس کے ذمہ تاوان نہیں ہے اگرچہ مالک نے کہلا بھیجا ہو کہ اُسے واپس کر جاؤ۔ اور اگر کسی جگہ کی آمد ورفت کے لیے کرایہ پر لیا ہے تو مستاجر کو یہاں تک لانا ہوگا کیونکہ اُس کی مسافت یہاں پہنچنے پر پوری

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، ج۹، ص۱۵۶.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإجارة، مسائل شتّی، مطلب: ضل له شيءٌ...إلخ، ج۹، ص۱۵۹.

3 ......عاریت پر لینے والے کا۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثالث عشر في المسائل...إلخ، ج٤، ص٤٣٨.

5 ......بڑی کڑاہی۔ 6 ......تیل نکالنے یا گنا پیلنے کا آلہ۔ 7 ......اخراجات۔

www.dawateislami.net

ہوگی اس صورت میں اگر مستاجر اپنے گھر لے کر چلا گیا اور باندھ دیا جانور ہلاک ہوا تو ضمان دینا ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ اجیر مشترک مثلاً درزی، رنگریز، دھوبی کام کرنے کے بعد چیز کو دیجائیں کہ واپس کر جانا ان کے ذمہ ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ جانور کرایہ پر لیا ہے تو اُس کا دانہ، گھاس، پانی پلانا مالک کے ذمہ ہے اور مستاجر نے اگر جانور کو کھلایا پلایا تو متبرع ہے معاوضہ نہیں پاسکتا۔ کھیت کی مینڈھ[3] درست کرانا مالک کے ذمہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ گھوڑا اسواری کے لیے کرایہ پر لیا تھا راستہ میں وہ تھک گیا کسی شخص کے سپرد کر دیا کہ اسے کھلاؤ پلاؤ اگر اُس کو معلوم ہے کہ گھوڑا اس کا نہیں ہے تو جو کچھ خرچ کرے گا متبرع ہے کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر معلوم نہ ہو تو اس کہنے والے سے صرفہ[5] وصول کرسکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ کسی کام پر اجارہ منعقد ہوا تو اُس کے توابع میں عرف[7] کا اعتبار ہے مثلاً درزی کو کپڑا سینے کو دیا تو تاگا[8] سوئی درزی کے ذمہ ہے اور اگر عرف یہ ہے کہ جس کا کپڑا ہے وہ تاگا دے تو درزی کے ذمہ نہیں چنانچہ ہندوستان میں بھی بعض جگہ کا یہی عرف ہے اور اکثر جگہ پہلا عرف ہے۔ اینٹیں بنوائیں تو مٹی مستاجر کے ذمہ ہے اور سانچا اجیر کے ذمہ اور بعض جگہ سانچا بھی مستاجر ہی دیتا ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ کسی گاؤں یا محلّہ یا شہر میں جانے کے لیے یکہ، تانگہ کرایہ پر لیا تو اُس کے ذمہ گھر تک پہنچانا ہے گاؤں یا محلّہ یا شہر میں پہنچادینے پر کام ختم نہیں ہوگا۔[10] (عالمگیری) لاری[11] میں یہ عرف ہے کہ اڈے پر جاکر رک جاتی ہے اُس کے ذمہ مکان تک پہنچانا نہیں ہے ہاں اگر موٹرکار[12] یا لاری پوری کرایہ پر لی ہے تو اُس کا کام اڈے تک یا گاؤں تک پہنچانا

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثالث عشر فی المسائل...إلخ، ج٤، ص٤٣٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......وہ دیوار یا بند جس سے کھیت کے اندر پانی روکتے ہیں، نیز باڑ۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع عشر فیمایجب علی المستأجر...إلخ، ج٤، ص٤٥٥.

5 ......خرچہ۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع عشر فیمایجب علی المستأجر...إلخ، ج٤، ص٤٥٥.

7 ......رواج۔ 8 ......دھاگہ۔

9 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب السابع عشر فیمایجب علی المستأجر...إلخ، ج٤، ص٤٥٦.

10 ......"المرجع السابق، ص٤٥٦.

11 ......یعنی بس، کوچ وغیرہ۔ 12 ......یعنی ٹیکسی وغیرہ۔

www.dawateislami.net

نہیں ہے بلکہ گھر تک یا جہاں تک جاسکتی ہواُسے لیجانا ہوگا کہ اس صورت میں یہی عرف ہے۔

مسئلہ ۳۱ کپڑے دھوبی کو دیے تو کلپ اور نیل دینا دھوبی کے ذمہ ہے کہ اس میں یہی عرف ہے۔ جلد ساز کو جلد بنانے کے لیے کتابیں دیں تو پٹھا[1]، چمڑا، ابری[2]، لئی[3]، ڈورا[4] یہ سب چیزیں جلد ساز کے ذمہ ہیں اور جس قسم کا سامان لگانا اور جس قسم کی جلد بنانا ٹھہرا ہے وہی کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۳۲ کسی کام کے لیے دو مزدور کیے مثلاً یہ لکڑیاں تم دونوں میرے مکان تک اتنے میں پہنچا دو وہ کل لکڑیاں ایک ہی مزدور نے پہنچائیں دوسرا بیٹھا رہا تو یہ مزدور نصف ہی اُجرت کا مستحق ہے کہ دوسرے کی طرف سے کام کرنے میں متبرع[5] ہے لہٰذا اُس کے حصہ کی مزدوری کا مستحق نہیں ہوا اور دوسرا بھی اپنے حصہ کی مزدوری نہیں لے سکتا کہ اجیر مشترک[6] جب تک کام نہ کرے اُجرت کا مستحق نہیں ہوتا اور اگر اُن دونوں میں پہلے یہ طے ہے کہ ہم دونوں شرکت میں کام کریں گے جو کچھ مزدوری ملے گی وہ دونوں بانٹ لیں گے تو دوسرا مزدور بھی اپنی نصف مزدوری کا مستحق ہے کہ اُس کے شریک کا کام کرنا ہی اُس کا کام کرنا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ چند مزدور گڑھا کھودنے کے لیے یا مٹی اوٹھانے کے لیے رکھے اور اس پورے کام کی ایک اُجرت طے ہوگئی اُن مزدوروں میں سے کسی نے کم کام کیا کسی نے زائد سب پر وہ اُجرت برابر برابر تقسیم ہوگی ہاں اگر مزدوروں میں بہت تفاوت ہے مثلاً بعض جوان ہیں بعض بچے اور بچوں نے کم کام کیا ہے تو برابر برابر تقسیم نہیں ہوگی بلکہ اُس پوری اُجرت کو اُجرتِ مثل پر تقسیم کیا جائے گا مثلاً بچوں کو دوآنے یومیہ ملتے ہیں اور جوان کو چار آنے تو اُس اُجرت کی تقسیم اس طرح کی جائے کہ جوان کو بچہ سے دونی ملے اور اگر اُن مزدوروں میں سے بعض نے مرض یا کسی عذر کی وجہ سے کام نہیں کیا تو یہ حصہ لینے کا حقدار نہیں ہے مگر جبکہ کام کرنے میں اُن کی شرکت ہو تو نہ کام کرنے کی صورت میں بھی حصہ پائے گا۔[8] (عالمگیری)

1...... موٹا اور سخت کاغذ یا گتا جو کتابوں کی جلد بنانے میں کام آتا ہے۔

2...... ایک قسم کا رنگدار کاغذ جسے کتابوں کی جلدوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

3...... ایک قسم کا لیس دار مادہ جو کاغذ وغیرہ جوڑنے کے کام آتا۔

4...... موٹا دھاگہ۔ 5...... احسان کرنے والا۔ 6...... ایک سے زائد لوگوں کا کام کرنے والا مزدور، نوکر۔

7...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الإجارة، الباب الثامن عشر فی الإجارة... إلخ، ج٤، ص٤٥٧.

8...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ کرایہ دار کے ساتھ مالک مکان بھی گھر میں رہتا رہا تو کرایہ دار اُتنے حصہ مکان کی اُجرت کم کرسکتا ہے جتنے میں مالک مکان رہا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ مزدور سے کہا فلاں جگہ سے جا کر ایک بوری غلہ کی لے آ اتنی مزدوری دوں گا مزدور وہاں گیا مگر غلہ وہاں تھا ہی نہیں جس کو لاتا تو اُس مزدوری کو جانے اور آنے اور بوجھ پر تقسیم کیا جائے جانے کی مقابل میں مزدوری کا جو حصہ پڑے وہ مزدور کو دیا جائے کیونکہ مزدور کے تین کام تھے وہاں جانا اور وہاں سے بوجھ لے کر آنا اس صورت میں صرف ایک کام یعنی جانا مزدور نے کیا اور آنا اُس کا خود اپنا کام ہے مستاجر کا کام نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳٦ مزدور کو کہیں بھیجا کہ وہاں سے فلاں کو بلا لاؤ وہ گیا اور وہ شخص نہیں ملا اس کو اُجرت ملے گی کیونکہ مزدور کو جو کچھ اس صورت میں کام کرنا ہے یہی ہے کہ وہاں تک جائے وہ کرچکا۔[3] (عالمگیری)

وَلا[4] کا بیان

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴾[5]

''جن سے تم نے معاہدے کیے ہیں اُن کا حصہ اُنھیں دو، بیشک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر گواہ ہے۔''

حدیث ۱ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے: ''جس نے بغیر اجازت اپنے مولٰی کے کسی قوم سے موالاۃ کی، اوس پر اللہ (عزوجل) کی اور فرشتوں اور تمام اِنسانوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالٰی نہ اُس کے فرض قبول کرے گا، نہ نفل۔''[6]

---

1 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الإجارة، الباب الثامن عشر في الإجارة...إلخ، ج٤، ص٤٥٨.

2 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الإجارة، الباب الحادی والعشرون فی الإجارة لایوجد فیها...إلخ، ج٤، ص٤٧٠.

3 ......المرجع السابق.

4 ......کتاب المکاتب اور کتاب الولا کے مسائل یہاں کی ضرورت سے زائد ہیں اس لئے ہم نے ان کو نہیں لکھا صرف کتاب الولا کی ایک فصل جو یہاں پائی جاسکتی ہے معرض تحریر میں لائی گئی ۱۲ منہ۔

5 ......پ ٥، النسآء: ٣٣.

6 ......''سنن أبي داود''، كتاب الأدب، باب في الرجل ينتمي إلى غير مواليه، الحديث: ٥١١٤، ج٤، ص٤٢٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے: ''جس شخص نے اپنے مولٰی کے سوا دوسرے سے موالاۃ کی، اُس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے نکال دیا۔''[(1)]

حدیث ۳ طبرانی وابن عدی ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے: ''جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے، اُس کی وَلا اُسی کے لیے ہے۔''[(2)]

حدیث ۴ اصحاب سنن اربعہ وامام احمد وحاکم وغیرہم نے تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال ہوا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا؟ فرمایا کہ ''وہ سب سے زیادہ حقدار ہے، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔''[(3)]

مسئلہ ۱ ایک شخص عاقل بالغ کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا اس نومسلم نے اُس سے یا کسی دوسرے سے موالاۃ کی یعنی یہ کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو میرا وارث تو ہے اور مجھ سے کوئی جنایت ہو تو دیت تجھے دینی ہوگی اُس نے قبول کرلیا یہ موالاۃ صحیح ہے اسکا نام مولَی الموالاۃ ہے اور دونوں جانب سے بھی موالاۃ ہوسکتی ہے یعنی ہر ایک دوسرے سے کہے کہ تو میرا وارث ہوگا اور میری جنایت کی دیت دے گا اور دوسرا قبول کرے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مولٰی عرب میں سے نہ ہو۔[(4)] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲ نابالغ مشرف بِاسلام ہوا اور اُس نے موالاۃ کی یہ ناجائز ہے اگرچہ اپنے باپ یا وصی کی اجازت سے کی ہو اور بالغ عاقل نے نابالغ عاقل سے موالاۃ کی اور اس کے باپ یا وصی نے اجازت دیدی ہو تو موالاۃ جائز ہے۔ یوہیں اگر غلام نے موالاۃ کی تو اُس کے مولٰی کی اجازت پر موقوف ہے، وہ جائز کردیگا جائز ہوگی، ورنہ نہیں۔[(5)] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ جس شخص سے اس نے موالاۃ کی ہے اب یہ (مولٰی اسفل) اس وَلا کو فسخ کرنا چاہتا ہے تو اُس کی موجودگی میں فسخ کرسکتا ہے یعنی اُس کو علم ہوجانا ضروری ہے کیونکہ یہ عقد غیر لازم ہے تنہا فسخ کرسکتا ہے دوسرے کی رضامندی ضروری

---

1 ......''المسند'' للإمام احمدبن حنبل، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، الحدیث: ١٤٥٦٨، ج٥، ص٨٧.

2 ......''الکامل في ضعفاء الرجال'' لابن عدی، من اسمه جعفر، ج٢، ص٣٦٣.

3 ......''المسند'' للإمام احمدبن حنبل، مسند الشامیین، حدیث تمیم الداری، الحدیث: ١٦٩٤٢، ج٦، ص٣٤.

4 ......''الھدایة''، کتاب الولاء، فصل فی وَلاءِ المُوالاة، ج٢، ص٢٧٠.

و''الدرالمختار''، کتاب الوَلاء، فصل فی ولاء الموالاة، ج٩، ص٢١١.

5 ......''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الوَلاء، فصل فی ولاء الموالاة، ج٩، ص٢١٢.

www.dawateislami.net

نہیں۔اور اگر دوسرے سے موالاۃ کرلی تو پہلی موالاۃ فسخ ہوگئی اس میں علم کی ضرورت نہیں کہ دوسرے سے عقد کرنے ہی سے پہلی موالاۃ خود بخود فسخ ہوگئی مگر شرط یہ ہے کہ اُس نے اسکی طرف سے دیت ادا نہ کی ہو اور اگر اُس نے کسی معاملہ میں دیت دیدی ہے تو اب نہ فسخ کرسکتا ہے نہ دوسرے سے موالاۃ کرسکتا ہے بلکہ اس کی اولاد کی طرف سے اگر اُس نے دیت دے دی جب بھی فسخ نہیں کرسکتا نہ دوسرے سے موالاۃ کرسکتا ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۴ موالاۃ کرنے کے وقت جو اس کے نابالغ بچے ہیں یا اس عقد کے بعد جو پیدا ہوئے سب اس ولا میں داخل ہیں بالغ اولادوں سے اس عقد کا تعلق نہیں یعنی یہ دوسرے سے موالاۃ کرسکتے ہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ مولَی العتاقہ یعنی وہ غلام جسے مولٰی (مالک) نے آزاد کردیا ہے وہ دوسرے سے موالاۃ نہیں کرسکتا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ موالاۃ کا حکم یہ ہے کہ اگر جنایت کرے تو دیت لازم ہوگی اور اُن میں سے کوئی مرجائے تو دوسرا وارث ہوجاتا ہے مگر اس کا مرتبہ تمام وارثوں سے مؤخر ہے جب کوئی وارث نہ ہو یعنی ذوی الارحام بھی نہ ہوں تو یہ وارث ہوگا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۷ عورت نے موالاۃ کی یا موالاۃ کا اقرار کیا اور اس کے ساتھ کوئی بچہ مجہول النسب ہے یا موالاۃ کے بعد پیدا ہوا یہ بچہ بھی عقد موالاۃ کے حکم میں داخل ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ مرد نے اسلام قبول کرکے ایک شخص سے موالاۃ کی اور عورت نے اسلام لاکر دوسرے سے موالاۃ کی تو ان دونوں سے جو بچہ پیدا ہوگا اُس کا تعلق باپ کے مولٰی سے ہوگا ماں کے مولٰی سے نہیں ہوگا۔[6] (عالمگیری)

تمّت بالخیر

---

1 ......"الهداية"، كتاب الوَلاء، فصل في ولاء الموالاة، ج٢، ص٢٧٠، ٢٧١.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الوَلاء، فصل في ولاء الموالاة، ج٩، ص٢١٣.

3 ......"الهداية"، كتاب الوَلاء، فصل في ولاء الموالاة، ج٢، ص٢٧١.

4 ......المرجع السابق، ص٢٧٠.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الوَلاء، فصل في ولاء الموالاة، ج٩، ص٢١٣.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الوَلاء، الباب الثاني في ولاء الموالاة، الفصل الثاني، ج٥، ص٣٣.

www.dawateislami.net

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ط

اِکراہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (1)

''جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے (وہ عذاب سے بری ہے) ولیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کو کھول دیا اون پر اللہ کا غضب ہے، اور اون کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

ہدایہ میں ہے کہ یہ آیت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ مشرکین نے کلمۂ کفر بولنے پر انھیں مجبور کیا اور انھوں نے زبان سے کہہ دیا پھر جب حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے قلب کو کس حال پر پایا عرض کی میرا دل ایمان پر بالکل مطمئن تھا ارشاد فرمایا کہ اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم کو ایسا ہی کرنا چاہیے (2) یعنی دل ایمان پر مطمئن رہنا چاہیے۔ تفسیر بیضاوی شریف میں ہے کہ کفار قریش نے عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ارتداد پر مجبور کیا ان کے والدین نے انکار کیا ان دونوں کو قتل کر ڈالا اور یہ دونوں پہلے دو شخص ہیں جو اسلام میں شہید کیے گئے اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زبان سے وہ کہہ دیا جو کفار نے چاہا تھا۔ کسی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم)! عمار کافر ہوگیا فرمایا: ''ہرگز نہیں، بے شک عمار چوٹی سے قدم تک ایمان سے بھرپور ہے ایمان اس کے گوشت و خون میں سرایت کیے ہوئے ہے''، اس کے بعد عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت اقدس ہوئے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھا اور فرمایا کہ ''تمہیں کیا ہوا (جو روتے ہو) اگر وہ پھر ایسا کریں تو تم ویسا ہی کرنا۔''(3)

---

1 ......پ ١٤، النحل: ١٠٦.

2 ......''الهداية''، كتاب الإكراه، فصل، ج٢، ص٢٧٤.

3 ......''تفسير البيضاوى''، النحل، تحت الآية: ١٠٦، ج٣، ص٤٢٢.

www.dawateislami.net

اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةًؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗؕ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝۲۸ ﴾ [1]

''مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ (عزوجل) کے دین سے کسی شے میں نہیں ہے مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کر سکتے ہو) اور اللہ (عزوجل) تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہی کی طرف لوٹنا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۳۳ ﴾ [2]

''اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی [3] کا ارادہ کریں تا کہ زندگیِ دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انھیں مجبور کیا تو اس کے بعد کہ وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

مسئلہ ۱ اکراہ جس کو جبر کرنا بھی لوگ بولتے ہیں اس کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مکرِہ نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے مکرَہ اپنی مرضی کے خلاف کام کرے مگر مکرَہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم جابر ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اگر میں نے نہ کیا تو مجھے مار ڈالے گا اس صورت میں بھی اکراہ ہے۔ [4] (درمختار، ردالمحتار) مجبور کرنے والے کو مکرِہ اور جس کو مجبور کیا اوس کو مکرَہ کہتے ہیں پہلی جگہ رے کو زیر ہے دوسری جگہ زبر۔

مسئلہ ۲ اکراہ کا حکم اس وقت متحقق [5] ہوتا ہے جب ایسے شخص کی جانب سے ہو کہ وہ جس چیز کی دھمکی دے رہا ہے اس کے کر ڈالنے پر قادر ہو جیسے بادشاہ یا ڈاکو کہ ان کے کہنے کے مطابق اگر نہ کرے تو یہ وہ کام کر گزریں گے جس کی دھمکی دے رہے ہیں۔ [6] (ہدایہ)

---

1 ......پ۳، آل عمران:۲۸.

2 ......پ۱۸، النور:۳۳.

3 ......پاک دامنی۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۱۷.

5 ......ثابت۔

6 ......"الھدایۃ"، کتاب الإکراہ، ج۲، ص۲۷۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ اکراہ کی دو قسمیں ہیں ایک تام اور اس کو مُلجی بھی کہتے دوسری ناقص اس کو غیر مُلجی بھی کہتے ہیں۔ اکراہ تام یہ ہے کہ مار ڈالنے یا عضو کاٹنے یا ضرب شدید کی دھمکی دی جائے ضرب شدید کا مطلب یہ ہے کہ جس سے جان یا عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً کسی سے کہتا ہے کہ یہ کام کر، ورنہ تجھے مارتے مارتے بیکار کردوں گا۔ اکراہ ناقص یہ ہے کہ جس میں اس سے کم کی دھمکی ہو مثلاً پانچ جوتے ماروں گا یا پانچ کوڑے ماروں گا یا مکان میں بند کردوں گا یا ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دوں گا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

اکراہ کے شرائط

مسئلہ ۴ اکراہ کی شرائط یہ ہیں۔ (۱) مکرِہ اس فعل کے کرنے پر قادر ہو جس کی وہ دھمکی دیتا ہو، (۲) مکرَہ یعنی جس کو دھمکی دی گئی اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اگر میں اس کام کو نہ کروں گا تو جس کی دھمکی دے رہا ہے اسے کر گزرے گا، (۳) جس چیز کی دھمکی ہے وہ جان جانا ہے یا عضو کا ٹنا ہے یا ایسا غم پیدا کرنا ہے جس کی وجہ سے وہ کام اپنی خوشی و رضامندی سے نہ ہو، (۴) جس کو دھمکی دی گئی وہ پہلے سے اس کام کو نہ کرنا چاہتا ہو اور اس کا نہ کرنا خواہ اپنے حق کی وجہ سے ہو مثلاً اس سے کہا گیا کہ تو اپنا مال ہلاک کردے یا بیچ دے اور یہ ایسا کرنا نہیں چاہتا یا کسی دوسرے شخص کے حق کی وجہ سے اس کام کو نہیں کرنا چاہتا مثلاً فلاں شخص کا مال ہلاک کر۔ یا حق شرع کی وجہ سے ایسا نہیں کرنا چاہتا مثلاً شراب پینا، زنا کرنا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵ شرط سوم میں بیان کیا گیا کہ ایسا غم پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے رضامندی سے کام کرنا نہ ہو یہ اکراہ کا ادنیٰ مرتبہ ہے اور اس میں سب لوگوں کی ایک حالت نہیں ہے شریف آدمی کے لیے سخت کلامی ہی سے یہ بات پیدا ہو جائے گی اور کمینہ آدمی ہو تو جب تک اسے ضرب شدید کی نوبت نہ آئے معمولی طور پر مارنے اور گالی دینے کی بھی اسے پرواہ نہیں ہوتی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶ اکراہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایسا کرو ورنہ تمہارا مال لے لوں گا یا حاکم نے کہا یہ مکان میرے ہاتھ بیع کردو ورنہ تمہارے فریق کو دلادوں گا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۱۷.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۱۸.

3 ......المرجع السابق، ص۲۱۹.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، مطلب: بیع المکرہ فاسد... إلخ، ج۹، ص۲۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ قتل یا ضرب شدید یا حبس مدید کی دھمکی دی اس لیے کہ وہ اپنی کوئی چیز بیچ ڈالے یا فلاں چیز خریدے یا اجارہ کرے یا کسی چیز کا اقرار کرے اور اس دھمکی کی وجہ سے اس نے یہ سب کام کرلیے تو مکرَہ کو ان عقود کے فسخ کرنے کا حق باقی رہتا ہے یعنی اکراہ جاتے رہنے کے بعد ان چیزوں کو فسخ کرسکتا ہے اور یہ حق ان دونوں میں سے کوئی مرجائے جب بھی باقی رہتا ہے کہ اس کا وارث فسخ کرسکتا ہے اور مشتری[1] کے مرجانے سے بھی یہ حق باطل نہیں ہوتا نہ زیادت مُنفصِلہ[2] یا زیادت مُتّصِلہ متولّدہ[3] سے یہ حق باطل ہوتا ہے بلکہ وہ چیز اگر یکے بعد دیگرے بہت سے ہاتھوں میں پہنچ گئی جب بھی یہ لے سکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۸ دو ایک کوڑا مارنا ضرب شدید نہیں ہے مگر آلات تناسل اور آنکھ پر مارنا کہ ان پر ایک کوڑا مارنا بھی ضرب شدید ہے۔ حبس مدید یہ کہ ایک دن سے زیادہ ہو۔ ذی عزت آدمی کے لیے ضرب غیر شدید اور حبس غیر مدید میں وہی صورت ہے جو اوروں کے لیے ضرب شدید میں ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۹ اقرار میں مال قلیل وکثیر کا فرق ہے کہ مال قلیل کے اقرار میں ضرب غیر شدید سے بھی اکراہ پایا جائے گا اور مال کثیر میں ضرب شدید سے اکراہ ہوگا۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ مکرَہ کی بیع نافذ ہے اگرچہ لازم نہیں لازم اس وقت ہوگی کہ رضامندی سے اجازت دے دے لہٰذا مشتری جو کچھ اس بیع میں تصرف کرے گا وہ تصرفات صحیح ہوں گے اور مکرَہ نے ثمن پر راضی خوشی قبضہ کیا یا مبیع کو خوشی سے تسلیم کردیا تو اب وہ بیع لازم ہوگئی یعنی اب بیع کو فسخ نہیں کرسکتا اور اگر قبضِ ثمن[7] وتسلیم مبیع[8] بھی اکراہ کے ساتھ ہو تو حق فسخ باقی رہے گا، اور ہبہ میں اکراہ ہو تو سرے سے موہوب لہ چیز کا مالک ہی نہیں ہوگا اور اس کے تصرفات صحیح نہیں ہوں گے۔[9] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ بائع نے اگر اکراہ کے ساتھ ثمن پر قبضہ کیا ہے تو فسخ بیع کی صورت میں ثمن واپس کردے اگر اس کے

---

1 ......خریدار۔
2 ......کسی شے میں ایسی زیادتی جو اس کے ساتھ متصل نہ ہو مثلاً غلام کا مال کمانا۔
3 ......کسی شے میں ایسی زیادتی جو اس میں خود بخود پیدا ہوجائے اور اس کے ساتھ متصل بھی ہو مثلاً جانور کا بڑا ہونا، موٹا ہوجانا۔
4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۱۹، ۲۲۰.
5 ......المرجع السابق.
6 ......"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۱۹.
7 ......یعنی طے شدہ قیمت پر قبضہ کرنا۔
8 ......بیچی گئی چیز حوالہ کرنا۔
9 ......"الهداية"، کتاب الإکراہ، ج۲، ص۲۷۲۔۲۷۳.

www.dawateislami.net

پاس موجود ہے اور ہلاک ہو گیا ہے تو اس پر ضمان واجب نہیں کہ ثمن بائع کے پاس امانت ہے۔[1] (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۱۲ اکراہ کے ساتھ بیع اگرچہ بیع فاسد ہے مگر اس میں اور دیگر بیوع فاسدہ میں چند وجہ سے فرق ہے۔ یہ بیع اجازت قولی یا فعلی کے بعد صحیح ہو جاتی ہے دوسری بیعیں فاسد کی فاسد ہی رہتی ہیں۔ جس نے اس سے خرید اہے اس کے تصرفات توڑ دیے جائیں گے اگرچہ یکے بعد دیگرے کہیں سے کہیں پہنچی ہو مبیع غلام تھا اور مشتری نے اسے آزاد کر دیا تو بائع کو اختیار ہے کہ مشتری سے یوم القبض کی قیمت لے یا یوم العتاق کی اگر بائع پر اکراہ ہوا تو ثمن اس کے پاس امانت ہے اور مشتری پر اکراہ ہوا تو مبیع اس کے پاس امانت ہے اور دیگر بیوع فاسدہ میں یہ چاروں باتیں نہیں ہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ مبیع اگر ہلاک ہو چکی ہے تو بائع اس کی قیمت لے گا یعنی چیز کی جو واجبی قیمت ہوگی وہ مشتری سے وصول کرے گا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴ بادشاہ کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگرچہ وہ دھمکی نہ دے کہ اس کی مخالفت میں جان جانے یا اتلاف عضو کا اندیشہ ہے۔ یو ہیں جن لوگوں سے اس قسم کا اندیشہ ہو ان کا کہہ دینا ہی اکراہ ہے اگرچہ دھمکی نہ دیں بعض شوہر بھی ایسے ہوتے ہیں کہ اون کا خلاف کرنے میں عورت کو اسی قسم کا اندیشہ ہوتا ہے ایسے شوہر کا کہنا ہی اکراہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ معاذ اللہ شراب پینے یا خون پینے یا مردار کا گوشت کھانے یا سوئر[5] کا گوشت کھانے پر اکراہ کیا گیا اگر وہ اکراہ غیر ملجی ہے یعنی حبس و ضرب کی دھمکی[6] ہے تو ان چیزوں کا کھانا پینا جائز نہیں ہے البتہ شراب پینے میں اس صورت میں حد نہیں ماری جائے گی کہ شبہہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اکراہ ملجی ہے یعنی قتل یا قطع عضو کی[7] دھمکی ہے تو ان کاموں کا کرنا جائز بلکہ فرض ہے اور اگر صبر کیا ان کاموں کو نہیں کیا اور مار ڈالا گیا تو گنہگار رہوا کہ شرع نے ان صورتوں میں اس کے لیے یہ چیزیں جائز کی تھیں جس طرح بھوک کی شدت اور اضطرار کی حالت میں یہ چیزیں مباح ہیں۔[8] ہاں اگر اس کو یہ بات معلوم نہ تھی کہ

---

1 ......"الهداية"، كتاب الإكراه، ج۲، ص۲۷۳.
و"العناية" على "فتح القدير"، كتاب الإكراه، ج۸، ص۱۷۱.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الإكراه، مطلب: بيع المكره فاسد...إلخ، ج۹، ص۲۲۲.

3 ......"الهداية"، كتاب الإكراه، ج۲، ص۲۷۳.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الإكراه، ج۹، ص۲۲۳.

5 ......خنزیر۔

6 ......قید کرنے اور مارنے کی دھمکی۔

7 ......یعنی عضو کاٹنے کی۔

8 ......یعنی شرعی مجبوری کی حالت میں یہ چیزیں جائز ہیں۔

www.dawateislami.net

اس حالت میں ان چیزوں کا استعمال شرعاً جائز ہے اور ناواقفی کی وجہ سے استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو گناہ نہیں۔ یوہیں اگر استعمال نہ کرنے سے کفار کو غیظ و غضب میں ڈالنا مقصود ہو تو گناہ نہیں۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: معاذ اللہ کفر کرنے پر اکراہ ہوا اور قتل یا قطع عضو کی دھمکی دی گئی تو اس شخص کو صرف ظاہری طور پر اس کفر کے کر لینے کی رخصت ہے اور دل میں وہی یقین ایمانی قائم رکھنا لازم ہے جو پہلے تھا اور اس شخص کو چاہیے کہ اپنے قول و فعل میں توریہ کرے یعنی اگرچہ اس فعل یا قول کا ظاہر کفر ہے مگر اس کی نیت ایسی ہو کہ کفر نہ رہے مثلاً اس کو مجبور کیا گیا کہ بت کو سجدہ کرے اور اس نے سجدہ کیا تو یہ نیت کرے کہ خدا کو سجدہ کرتا ہوں یا سرکار رسالت مآب (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم) میں گستاخی کرنے پر مجبور کیا گیا تو کسی دوسرے شخص کی نیت کرے جس کا نام محمد ہو اور اگر اس شخص کے دل میں توریہ کا خیال آیا مگر توریہ نہ کیا یعنی خدا کے لیے سجدہ کی نیت نہیں کی تو یہ شخص کافر ہو جائے گا اور اس کی عورت نکاح سے خارج ہو جائے گی اور اگر اس شخص کو توریہ کا دھیان ہی نہیں آیا کہ توریہ کرتا اور بت کو ہی سجدہ کیا مگر دل سے اس کا منکر ہے تو اس صورت میں کافر نہیں ہوگا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: کفر کرنے پر مجبور کیا گیا اور کفر نہ کیا اس وجہ سے قتل کر دیا گیا تو ثواب پائے گا اسی طرح نماز یا روزہ توڑنے یا نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے پر مجبور کیا گیا یا حرم میں شکار کرنے یا حالت احرام میں شکار کرنے یا جس چیز کی فرضیت قرآن سے ثابت ہو اس کے چھوڑنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے اس کے خلاف کیا جو مکرِہ کرانا چاہتا تھا اور قتل کر ڈالا گیا سب میں ثواب کا مستحق ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: روزہ دار مسافر یا مریض ہے جس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یہ اگر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو روزہ توڑ دے اور نہ توڑا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا گیا تو گنہگار رہو گا۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: رمضان میں دن کے وقت کھانے پینے یا بی بی سے جماع کرنے پر اکراہ ہوا اور روزہ دار نے ایسا کر لیا تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۲۵.
و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیما یحل...إلخ، ج۵، ص۳۸.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، مطلب: بیع المکرہ فاسد...إلخ، ج ۹، ص ۲۲۶.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج ۹، ص ۲۲۷.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، مطلب: بیع المکرہ فاسد...إلخ، ج ۹، ص ۲۲۸.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیما یحل...إلخ، ج۵، ص۴۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ اگر اکراہ غیر مُلجی ہو تو کفر کا اظہار نہیں کر سکتا اس صورت میں اظہار کفر کی رخصت نہیں ہے کہ غیر ملجی اس کے حق میں اکراہ ہی نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ اس پر مجبور کیا گیا کہ کسی مسلم یا ذمی کے مال کو تلف کرے اور دھمکی بھی قتل یا قطع عضو کی ہے تو تلف کرنے کی اس کے لیے رخصت ہے اور اگر اس نے تلف نہ کیا اور اس کے ساتھ وہ کر ڈالا گیا جس کی دھمکی دی گئی تھی تو ثواب کا مستحق ہے اور اگر اس نے مال تلف کر ڈالا تو مال کا تاوان مجبور کرنے والے کے ذمہ ہے کہ یہ شخص اس کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ اس پر مجبور کیا گیا کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال یا اس کا عضو کاٹ ڈال یا اس کو گالی دے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا تیرا عضو کاٹ ڈالوں گا تو اس کو ان کاموں کے کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر اس کے کہنے کے موافق کرے گا گنہگار ہوگا اور قصاص مجبور کرنے والے سے لیا جائے گا کہ مکرَہ اس کے لیے بمنزلہ آلہ کے ہے۔ جس کے عضو کاٹنے پر اسے مجبور کیا گیا اس نے اس کو اجازت دے دی کہ ہاں تو ایسا کر لے اب بھی اس کو اجازت نہیں ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ اگر اس کو مجبور کیا گیا کہ تو اپنا عضو کاٹ ڈال ورنہ میں تجھے قتل کر ڈالوں گا تو اس کو ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اگر اس پر مجبور کیا گیا کہ تو خودکشی کر لے ورنہ میں تجھے مار ڈالوں گا اس کو خودکشی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ اکراہ ہوا کہ تو اپنے کو تلوار سے قتل کر ورنہ میں تجھے اتنے کوڑے ماروں گا کہ تو مر جائے یا نہایت بری طرح سے قتل کروں گا تو اس صورت میں خودکشی کرنے میں گناہ نہیں کہ اس سختی اور تکلیف سے بچنے کے لیے خودکشی کرتا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ زنا پر اکراہ ہوا خواہ اکراہ ملجی ہو یا غیر مُلجی، زنا کی اجازت نہیں مگر اس زانی پر اکراہ ملجی میں حد نہیں اور عورت کو مجبور کیا گیا اور اکراہ ملجی ہے تو اسے رخصت ہے اور غیر ملجی ہے تو رخصت نہیں اور عورت سے اکراہ غیر ملجی میں بھی حد ساقط ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ لواطت پر اِکراہ ہوا اکراہ مُلجی ہو یا غیر مُلجی بہر صورت اس کی اجازت نہیں۔[7] (ردالمحتار)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۲۸.

2 ......المرجع السابق، ص۲۲۹. 3 ......المرجع السابق.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، مطلب: بیع المکرہ فاسدٌ... إلخ، ج۹، ص۲۳۰.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیما یحل... إلخ، ج۵، ص۴۰.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۳۰.

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ، مطلب: بیع المکرہ فاسدٌ... إلخ، ج۹، ص۲۳۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷ عورت کو زنا کرانے پر مجبور کیا اور اس نے مرد کو قابو دے دیا تو عورت بھی گنہگار ہے اور قابو نہ دیا اور اس کے ساتھ کرلیا گیا تو عورت گنہگار نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ زنا پر اکراہ ہوا اس نے زنا نہیں کیا اور قتل کردیا گیا اس کو ثواب ملے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ نکاح و طلاق و عتاق پر اکراہ ہوا یعنی دھمکی دے کر ایجاب یا قبول کرالیا یا طلاق کے الفاظ کہلوائے یا غلام کو آزاد کرایا تو یہ سب صحیح ہوجائیں گے اور غلام کی قیمت مکرِہ سے وصول کرسکتا ہے اور طلاق کی صورت میں اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر وصول کرسکتا ہے اور مدخولہ ہے تو کچھ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ خود زوجہ نے شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا اور اکراہ ملجی ہے تو عورت شوہر سے کچھ نہیں لے سکتی اور غیر ملجی ہے تو نصف مہر لے سکتی ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ نکاح میں مہر ذکر نہیں کیا گیا اور اکراہ کے ساتھ طلاق دلوائی گئی تو شوہر پر متعہ واجب ہے جس کا بیان کتاب الطلاق میں گزرا اور مکرِہ سے اس کو وصول کرے گا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲ ایک طلاق دینے پر اکراہ ہوا اور اس نے تین طلاقیں دے دیں اور عورت غیر مدخولہ ہے تو مکرِہ سے نصف مہر واپس نہیں لے سکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ اس پر اکراہ ہوا کہ زوجہ کو تفویض طلاق کردے[7] یا اس کی طلاق فلاں شخص کے اختیار میں دے دے اس نے ایسا ہی کردیا اور زوجہ یا اس شخص نے طلاق دے دی طلاق ہوجائے گی اور غیر مدخولہ ہے، تو نصف مہر مکرِہ سے وصول کرے گا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ،الباب الثانی فیمایحل...إلخ،ج٥،ص٤٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ،ج٩،ص٢٣١.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الإکراہ،مطلب:بیع المکرہ فاسدٌ...إلخ،ج٩،ص٢٣٢.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ،الباب الثانی فیمایحل...إلخ،ج٥،ص٤٢.

7 ......یعنی طلاق سپرد کردے۔

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ،الباب الثانی فیمایحل...إلخ،ج٥،ص٤٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ مرد مریض نے اپنی عورت کو مجبور کیا کہ وہ اس سے طلاق بائن کی درخواست کرے عورت نے اس سے کہا کہ تو مجھے طلاق بائن دے دے اس نے دے دی اور عدت ہی میں وہ شخص مرگیا عورت وارث ہوگی اور اگر عورت نے دو طلاق بائن کی درخواست کی تو وارث نہیں ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ عورت کو مجبور کیا گیا کہ ایک ہزار کے بدلے میں شوہر کی طلاق قبول کرے اس نے قبول کر لی ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اور اوس پر روپے واجب نہیں ہوں گے اور اگر ایک ہزار پر خلع کے لیے عورت پر اکراہ ہوا اور اس نے خلع کرایا تو طلاق بائن واقع ہوگی اور مال واجب نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ ایک شخص کو مجبور کیا گیا کہ فلانی عورت سے دس ہزار مہر پر نکاح کرے اور اس عورت کا مہر مثل ایک ہزار ہے اس نے دس ہزار مہر پر نکاح کیا نکاح صحیح ہے مگر مہر ایک ہی ہزار واجب ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ ایک شخص ہزار روپے پر خلع کرنے میں مجبور کیا گیا اور اس کی عورت کا مہر چار ہزار ہے اس نے خلع کر لیا اور عورت خلع کرانے پر مجبور نہیں کی گئی ہے تو ایک ہزار پر خلع ہوگیا عورت کے ذمہ یہ روپے لازم ہوں گے اور مرد مجبور کرنے والے سے کچھ نہیں لے سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ اکراہ کے ساتھ یہ سب چیزیں صحیح ہیں نذر، یمین، ظہار، رجعت، ایلا، فے یعنی اس کو منت ماننے پر مجبور کیا کہ نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج کی منت مانے اور اس نے مان لی تو منت پوری کرنی ہوگی۔ یوہیں ظہار کیا تو بغیر کفارہ عورت سے قربت جائز نہ ہوگی اور ایلا کیا تو اس کے احکام بھی جاری ہوں گے اور رجعت کر لی تو رجعت ہوگئی اور ایلا کیا تھا فے کرنے پر مجبور کیا گیا فے ہوگئی۔[5] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۹ عورت سے ظہار کیا تھا اس کو مجبور کیا گیا کہ ظہار کے کفارہ میں اپنا غلام آزاد کرے اس نے آزاد کیا اگر یہ غلام غیر معین ہے جب تو کچھ نہیں کہ اس نے اپنا فرض ادا کیا اور اگر معین غلام کو آزاد کرایا تو دو صورتیں ہیں وہی سب میں گھٹیا اور کم

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیمایحل... إلخ، ج٥، ص٤٣.

2 ......المرجع السابق.　3 ......المرجع السابق، ص٤٤.

4 ......المرجع السابق، ص٤٦.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیمایحل... إلخ، ج٥، ص٤٦.
و"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج٩، ص٢٣٢.

www.dawateislami.net

درجہ کا ہے جب بھی مکرِہ پر ضمان واجب نہیں اور اگر دوسرے غلام اس سے گھٹیا ہیں تو مکرِہ پر اس کی قیمت واجب ہے اور کفارہ ادا نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: قسم کے کفارہ دینے پر مجبور کیا گیا اور یہ معین نہیں کیا ہے کہ کونسا کفارہ دے اور اس نے کفارہ دے دیا کفارہ صحیح ہے اور اگر معیّن کر دیا ہے اور اس سے کم درجہ کا کفارہ دے سکتا تھا تو مکرِہ پر ضمان واجب ہے اور کفارہ صحیح نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: اکراہ کے ساتھ اسلام صحیح ہے۔[3] (درمختار) یعنی اگر اس نے اکراہ کی وجہ سے اپنا اسلام ظاہر کیا تو جب تک اس سے کفر ظاہر نہ ہو اس کو کافر نہ کہیں گے۔ اس لیے کہ یہ کیونکر یقین کیا جاسکتا ہے کہ اس نے محض خوف سے ہی اسلام ظاہر کیا ہے دل میں اس کے اسلام نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک کافر نے مسلمان پر حملہ کیا اور جب مسلمان نے حملہ کیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا انھوں نے یہ خیال کر کے کہ محض تلوار کے خوف سے اسلام ظاہر کیا ہے کلمہ پڑھنے کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا، جب حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کو اس کی اطلاع ہوئی تو نہایت شدت سے انکار فرمایا[4]۔ اسلام صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ محض مونھ سے کہہ دینے سے ہی وہ حقیقۃً مسلمان ہے کہ اسلام حقیقی تو دل سے تصدیق کا نام ہے صرف مونھ سے بولنا کیا مفید ہوسکتا ہے جبکہ دل میں تصدیق نہ ہو۔

مسئلہ ۴۲: اکراہ کے ساتھ اس سے دَین معاف کرایا گیا یا کفیل[5] کو بَری کرایا گیا یا شفیع کو[6] طلبِ شفعہ سے روک دیا گیا یا کسی کو جبراً مرتد بنانا چاہا یہ سب چیزیں اکراہ سے نہیں ہوسکتیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۴۳: قاضی نے مجبور کر کے کسی سے چوری یا قتلِ عمد کا اقرار کرایا اور اس اقرار پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا یا قصاص لیا گیا اگر وہ شخص نیک ہے تو قاضی سے قصاص لیا جائے گا اور اگر چوری و قتل میں متہم ہے مشہور ہے کہ چور ہے، قاتل ہے تو قاضی سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔[8] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإكراه، الباب الثاني فيمايحل... إلخ، ج٥، ص٤٦.

2 ......المرجع السابق، ص٤٧.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الإكراه، ج٩، ص٢٣٣.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب على مايقاتل المشركون، الحديث:٢٦٤٣، ج٣، ص٦٣.

5 ......کفالت کرنے والا یعنی ضامن۔

6 ......حق شفعہ رکھنے والے کو۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الإكراه، ج٩، ص٢٣٤.

8 ......المرجع السابق، ص٢٣٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ شوہر نے عورت کو دھمکی دی کہ مہر معاف کردے یا ہبہ کردے[1] ورنہ تجھے ماروں گا اس نے ہبہ کردیا یا معاف کردیا اگر شوہر اس کے مارنے پر قادر ہے تو ہبہ اور معاف کرنا صحیح نہیں اور اگر یہ دھمکی دی کہ ہبہ کردے ورنہ طلاق دے دوں گا یا دوسرا نکاح کرلوں گا تو یہ اکراہ نہیں اس صورت میں ہبہ کرے گی تو صحیح ہوجائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۵ شوہر نے عورت کو اس کے باپ ماں کے یہاں جانے سے روک دیا کہ جب تک مہر نہ بخشے گی جانے نہیں دوں گا یہ بھی اکراہ کے حکم میں ہے کہ اس حالت میں بخشنا صحیح نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴۶ ایک شخص کو دھمکی دی گئی کہ وہ اپنی فلاں چیز زید کو ہبہ کردے اس نے زید وعمرو دونوں کو ہبہ کردی عمرو کے حق میں ہبہ صحیح ہے اور زید کے حق میں صحیح نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ ایک شخص کو کھانا کھانے پر اکراہ کیا گیا اور وہ کھانا بھی خود اسی کا ہے اگر وہ بھوکا ہے تو کچھ نہیں کہ اپنی چیز کا فائدہ خود اسی کو پہنچا اور اگر آسودہ تھا[5] تو مکرِہ سے تاوان لے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۸ بہت سے مسلمان کافروں نے گرفتار کرلیے ہیں ان کافروں کا جو سرغنہ[7] ہے یہ کہتا ہے کہ اگر تم اپنی لونڈی زنا کے لیے دے دو تو ایک ہزار قیدی رہا کیے دیتا ہوں قیدی چھوڑانے کے لیے اس کو لونڈی دینا حلال نہیں اللہ تعالٰی ان اَسیروں کے لیے کوئی سبب پیدا کردے گا یا انھیں اس مصیبت پر صبر و اجر دے گا۔[8] (درمختار) اس سے اسلام کی نظافت و پاکیزگی کا اندازہ کرنا چاہیے کہ اپنے ایک ہزار آدمی کفار کے ہاتھ سے چھوڑانے کے لیے بھی اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان اپنی لونڈی کو بھی زنا کے لیے دے بخلاف دیگر مذاہب کہ انھوں نے بہت معمولی باتوں کے لیے اپنی بی بیاں اور لڑکیاں پیش کردیں چنانچہ تاریخ عالَم اس پر شاہد ہے معلوم ہوا کہ کفار کو جب کبھی کامیابی ہوئی تو اسی قسم کی حرکات سے۔

---

1 ......یعنی بطورِ تحفہ دیدے۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الاکراہ، ج۹، ص ۲۳۷.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإکراہ، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً...إلخ، ج۵، ص۳۸.

5 ......یعنی بھوکا نہ تھا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۳۹.

7 ......یعنی سردار۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الإکراہ، ج۹، ص۲۳۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۹: چوروں نے کسی کو مجبور کیا کہ تمہارا مال کہاں ہے بتاؤ ورنہ ہم قتل کرڈالیں گے اس نے نہیں بتایا انھوں نے قتل کرڈالا یہ شخص گنہگار نہ ہوا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: مرد وعورت دونوں نے اس پر اتفاق کرلیا ہے کہ لوگوں کے سامنے ایک ہزار پر طلاق دوں گا اور طلاق دینا مقصود نہ ہوگا محض لوگوں کے دکھانے کے لیے ایسا کیا جائے گا چنانچہ لوگوں کے سامنے ایک ہزار پر طلاق دے دی۔ طلاق واقع ہوجائے گی اور مال لازم نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

حجر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝ وَ ابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْۚ ﴾[3]

''اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ (عزوجل) نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انھیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انھیں سپرد کردو۔''

حدیث ۱: امام احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ و دارقطنی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص خرید وفروخت میں دھوکا کھا جاتے تھے ان کے گھر والوں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان کو مجحور کردیجئے[4] ان کو بلا کر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے بیع سے منع فرمایا انھوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میں بیع سے صبر نہیں کرسکتا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''اگر بیع کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیع کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہیں ہے''۔[5]

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإکراہ، الباب الثانی فیما یحل... إلخ، ج۵، ص۴۹.

2 ......المرجع السابق، ص۵۱.

3 ......پ۴، النساء: ۵، ٦.

4 ......یعنی ان کو خرید وفروخت سے روک دیجئے۔

5 ......"المسند"، للإمام احمد بن حنبل، مسند أنس بن مالك بن النضر، الحدیث: ۱۳۲۷۵، ج۴، ص۴۳۳.

و"سنن أبی داود"، کتاب الإجارۃ، باب فی الرجل یقول... إلخ، الحدیث: ۳۵۰۱، ج۳، ص۳۹۱.

www.dawateislami.net

حدیث ۲: دوسری حدیث میں فرمایا: ''تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے سوتے سے یہاں تک کہ بیدار ہواور بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہوجائے اور مجنون سے یہاں تک کہ ہوش میں آئے''۔[1]

مسئلہ ۱: کسی شخص کے تصرفات قولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالٰی نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی و ہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور[2] اور کمزوری رکھی جیسے مجنون اور بچے کہ ان کی فہم و عقل میں جو کچھ قصور ہے وہ مخفی نہیں اگر ان کے تصرفات نافذ ہوجایا کریں اور بسا اوقات یہ اپنی کم فہمی سے[3] ایسے تصرفات کر جاتے ہیں جو خود ان کے لیے مضر ہیں تو انھیں کو نقصان اوٹھانا پڑے گا لہٰذا اس کی رحمتِ کاملہ نے ان کے تصرفات کو روک دیا کہ ان کو ضرر نہ پہنچنے پائے۔ باندی غلام کی عقل میں فتور نہیں ہے مگر یہ خود اور جوان کے پاس ہے سب ملکِ مولیٰ ہے لہٰذا ان کو پرائی مِلک میں تصرّف کرنے کا کیا حق ہے۔

مسئلہ ۲: حجر کے اسباب تین ہیں۔ نابالغی، جنون، رقیت نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد عاقل بالغ کو قاضی مجور نہیں کرسکتا ہاں اگر کسی شخص کے تصرفات کا ضرر عام لوگوں کو پہنچتا ہو تو اس کو روک دیا جائے گا مثلاً طبیب جاہل کہ فن طب میں مہارت نہیں رکھتا اور علاج کرنے کو بیٹھ جاتا ہے لوگوں کو دوائیں دے کر ہلاک کرتا ہے۔ آج کل بکثرت ایسا ہوتا ہے کہ کسی شخص سے یا مدرسہ میں طب پڑھ لیتے ہیں اور علاج و معالجہ سے سابقہ بھی نہیں پڑتا دو تین برس کے بعد سند طب حاصل کرکے مطب کھول لیتے ہیں اور ہر طرح کے مریض پر ہاتھ ڈال دیتے ہیں مرض سمجھ میں آیا ہو یا نہ آیا ہو نسخے پلانا شروع کردیتے ہیں۔ وہ اس کہنے کو کسرِ شان[4] سمجھتے ہیں کہ میری سمجھ میں مرض نہیں آیا ایسوں کو علاج کرنا کب جائز و درست ہے۔ علاج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مدت دراز تک استاد کامل کے پاس بیٹھے اور ہر قسم کا علاج دیکھے اور استاد کی موجودگی میں علاج کرے اور طریق علاج کو استاد پر پیش کرتا رہے جب استاد کی سمجھ میں آجائے کہ یہ شخص اب علاج میں ماہر ہوگیا تو علاج کی اجازت دے۔ آج کل تعلیم اور امتحان کی سندوں کو علاج کے لیے کافی سمجھتے ہیں مگر یہ غلطی ہے اور سخت غلطی ہے، اسی کی دوسری مثال جاہل مفتی ہے کہ لوگوں کو غلط فتوے دے کر خود بھی گمراہ و گنہگار ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کرتا ہے طبیب ہی کی طرح آج کل مولوی بھی ہورہے ہیں کہ جو کچھ اس زمانہ میں مدارس میں تعلیم ہے وہ ظاہر ہے اول تو درس نظامی جو ہندوستان کے مدارس میں عموماً جاری ہے اس کی تکمیل کرنے والے بھی بہت قلیل افراد ہوتے ہیں عموماً کچھ معمولی طور پر پڑھ کر سند حاصل کرلیتے ہیں اور اگر پورا درس بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ اب اتنی

---

1 ......''المسند''، للإمام أحمد بن حنبل، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ١١٨٣، ج١، ص٢٩٥.

و''سنن أبي داود''، كتاب الحدود، باب في المجنون يسرق... إلخ، الحديث: ٤٤٠٣، ج٤، ص١٨٨.

2 ......خرابی، نقص۔ 3 ......نادانی سے۔ 4 ......بے عزتی، توہین۔

www.dawateislami.net

استعداد ہوگئی کہ کتابیں دیکھ کر محنت کر کے علم حاصل کرسکتا ہے ورنہ درس نظامی میں دینیات کی جتنی تعلیم ہے ظاہر کہ اس کے ذریعہ سے کتنے مسائل پر عبور ہوسکتا ہے مگران میں اکثر کو اتنا بیباک [1] پایا گیا ہے کہ اگر کسی نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ مجھے معلوم نہیں یا کتاب دیکھ کر بتاؤں گا کہ اس میں وہ اپنی توہین جانتے ہیں اٹکل پچو [2] جی میں جو آیا کہہ دیا۔ صحابۂ کبار وائمۂ اعلام کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود زبردست پایۂ اجتہاد رکھنے کے بھی وہ کبھی ایسی جرأت نہیں کرتے تھے جو بات نہ معلوم ہوتی اس کی نسبت صاف فرمادیا کرتے کہ مجھے معلوم نہیں۔ ان نو آموز مولویوں کو [3] ہم خیر خواہانہ نصیحت کرتے ہیں کہ تکمیل درس نظامی کے بعد فقہ واصول وکلام وحدیث وتفسیر کا بکثرت مطالعہ کریں اور دین کے مسائل میں جسارت [4] نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں ان پر منکشف وواضح ہوجائیں ان کو بیان کریں اور جہاں اشکال پیدا ہو [5] اس میں کامل غور وفکر کریں خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف رجوع کریں کہ علم کی بات پوچھنے میں کبھی عار [6] نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳ جنون قوی ہو یا ضعیف حجر کے لیے سبب ہے۔ معتوہ جس کو بوہرا کہتے ہیں وہ ہے جو کم سمجھ ہو اوس کی باتوں میں اختلاط ہو اوٹ پٹانگ باتیں [7] کرتا فاسد التدبیر ہو [8] مجنون کی طرح لوگوں کو مارتا گالی دیتا نہ ہو یہ معتوہ اس بچہ کے حکم میں ہے جس کو تمیز ہے۔ [9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴ مجنون نہ طلاق دے سکتا ہے نہ اقرار کرسکتا ہے اسی طرح نابالغ کہ نہ اس کی طلاق صحیح نہ اقرار، مجنون اگر ایسا ہے کہ کبھی کبھی اسے افاقہ ہوجاتا ہے اور افاقہ بھی پوری طور پر ہوتا ہے تو اس حالت میں اس پر جنون کا حکم نہیں ہے اور اگر ایسا افاقہ ہے کہ عقل ٹھکانے پر نہیں آئی ہو تو نابالغ عاقل کے حکم میں ہے۔ [10] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ غلام طلاق بھی دے سکتا ہے اور اقرار بھی کرسکتا ہے مگر اس کا اقرار اس کی ذات تک محدود ہے لہٰذا اگر مال کا اقرار کرے گا تو آزاد ہونے کے بعد اس سے وصول کیا جاسکتا ہے اور حدود وقصاص کا اقرار کرے گا تو فی الحال قائم کردیں گے آزاد ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ [11] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶ نابالغ نے ایسا عقد کیا جس میں نفع وضرر دونوں ہوتے ہیں جیسے خرید وفروخت کہ نہ ہمیشہ اس میں نفع ہی

---

1 ...... بے پرواہ، دلیر۔
2 ...... یعنی بے جانے بوجھے۔
3 ...... نئے نئے مولویوں کو۔
4 ...... جرأت۔
5 ...... کسی مسئلہ میں مشکل پیش آئے۔
6 ...... شرم۔
7 ...... بیہودہ باتیں۔
8 ...... یعنی سوچ وبچار میں درستگی نہ ہو۔
9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحجر، ج۹، ص۲۴۳ وکتاب الطلاق، مطلب: فی الحشیشۃ... إلخ، ج۴، ص۴۳۸.
10 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحجر، ج۹، ص ۲۴۴.
11 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحجر، ج۹، ص۲۴۵، وغیرہ.

www.dawateislami.net

ہوتا ہے نہ ہمیشہ ضرر، اگر وہ خریدنے اور بیچنے کے معنی جانتا ہو کہ خریدنا یہ ہے کہ دوسرے کی چیز ہماری ہو جائے گی اور بیچنا یہ کہ اپنی چیز اپنی نہ رہے گی دوسرے کی ہو جائے گی تو اس کا عقد ولی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے جائز کردے گا جائز ہو جائے گا رد کردے گا باطل ہو جائے گا اور اگر اتنا بھی نہ جانتا ہو کہ بیچنا اور خریدنا اسے کہتے ہیں تو اس کا عقد باطل ہے ولی کے جائز کرنے سے بھی جائز نہیں ہوگا مجنون کا بھی یہی حکم ہے۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۷ فعل میں حجر نہیں ہوتا یعنی ان کے افعال کو کالعدم نہیں سمجھا جائے گا بلکہ ان کا اعتبار کیا جائے گا لہٰذا نابالغ یا مجنون نے کسی کی کوئی چیز تلف کردی تو ضمان واجب ہے فی الحال تاوان وصول کیا جائے گا یہ نہیں کہ جب وہ بالغ ہو یا مجنون ہوش میں آئے اس وقت تاوان وصول کریں یہاں تک کہ اگر ایک دن کے بچہ نے کروٹ لی اور کسی شخص کی شیشہ کی کوئی چیز تھی وہ ٹوٹ گئی اس کا بھی تاوان دینا ہوگا۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸ بچہ نے کسی سے قرض لیا یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھی گئی یا اس کو کوئی چیز عاریت دی گئی یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیع کی گئی اور یہ سب کام ولی کی بغیر اجازت ہوئے اور بچہ نے وہ چیز تلف کردی تو ضمان واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۹ آزاد عاقل بالغ پر حجر نہیں کیا جاسکتا کہ مثلاً وہ سفیہ ہے مال کو بیجا خرچ کرتا ہے عقل و شرع کے خلاف وہ اپنے مال کو برباد کرتا ہے۔ گانے بجانے والوں کو دے دیتا ہے تماشہ کرنے والوں کو دیتا ہے کبوتر بازی میں مال اڑاتا ہے بیش قیمت کبوتروں کو خریدتا ہے پتنگ بازی میں آتش بازی میں اور طرح طرح کی بازیوں میں مال ضائع کرتا ہے۔ خرید و فروخت میں بے محل ٹوٹے میں پڑتا ہے[4] کہ ایک روپیہ کی چیز ہے دس پانچ میں خرید لی دس کی چیز ہے بلاوجہ ایک روپیہ میں بیع کر ڈالی۔ غرض اسی قسم کے بیوقوفی کے کام جو شخص کرتا ہے اس کو ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک حجر نہیں کیا جاسکتا اسی طرح فسق یا غفلت کی وجہ سے یا مدیون ہے اس وجہ سے اس پر حجر نہیں ہوسکتا مگر صاحبین[5] کے نزدیک ان صورتوں میں بھی حجر کیا جاسکتا ہے اور صاحبین ہی کے قول پر یہاں فتویٰ دیا جاتا ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الحجر، ج ٢، ص ٢٧٧.
و"الدرالمختار"، كتاب الحجر، ج ٩، ص ٢٤٥.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الحجر، ج ٩، ص ٢٤٦.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الحجر، الباب الاول فى تفسيره شرعاً...إلخ، ج ٥، ص ٥٤.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الحجر، ج ٩، ص ٢٤٧.

4 ......خسارے میں پڑتا ہے، نقصان اٹھاتا ہے۔

5 ......یعنی حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہما۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحجر، ج ٩، ص ٢٤٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ سفیہ یعنی جس آزاد عاقل بالغ پر حجر ہوا اس کے وہ تصرفات[1] جو فسخ کا احتمال رکھتے ہیں اور ہزل سے باطل ہو جاتے ہیں انھیں میں حجر کا اثر ہوتا ہے کہ یہ شخص نابالغ عاقل کے حکم میں ہوتا ہے اور جو تصرفات ایسے ہیں کہ نہ فسخ ہوسکیں اور نہ ہزل سے[2] باطل ہوں ان میں حجر کا اثر نہیں ہوتا لہٰذا نکاح، طلاق، عتاق، استیلاد[3]، تدبیر[4]، وجوب زکوٰۃ و فطرہ وحج و دیگر عبادات بدنیہ، باپ دادا کی ولایت کا زائل ہونا، نفقہ میں خرچ کرنا یعنی اپنے اور اہل وعیال پر اور ان لوگوں پر خرچ کرنا جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے، نیک کاموں میں ایک تہائی تک وصیت کرنا، عقوبات[5] کا اقرار کرنا یہ چیزیں وہ ہیں کہ باوجود حجر بھی صحیح ہیں اور ان کے علاوہ جن میں ہزل کا اعتبار ہے وہ قاضی کی اجازت سے کرسکتا ہے یعنی قاضی اگر نافذ کردے گا تو نافذ ہو جائیں گے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ نابالغ جس کا مال ولی یا وصی کے قبضہ میں تھا وہ بالغ ہوا اور اس کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے اور چال چلن ٹھیک ہیں (یہاں نیک چلنی کے صرف یہ معنے ہیں کہ مال کو موقع سے خرچ کرتا ہو اور بے موقع خرچ کرنے سے رکتا ہو جس کو رشد کہتے ہیں) تو اس کے اموال اسے دے دیے جائیں اور اگر چال چلن اچھے نہ ہوں تو اموال نہ دیے جائیں جب تک اس کی عمر پچیس سال کی نہ ہو جائے اور اس کے تصرفات پچیس سال سے قبل بھی نافذ ہوں گے اور اس عمر تک پہنچنے کے بعد بھی اس میں رشد ظاہر نہ ہوا تو امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک اب مال دے دیا جائے وہ جو چاہے کرے مگر صاحبین فرماتے ہیں کہ اب بھی نہ دیا جائے جب تک رشد ظاہر نہ ہو مال سپرد نہ کیا جائے اگرچہ اوس کی عمر ستر سال کی ہو جائے۔[7] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲ بالغ ہونے کے بعد نیک چلن تھا اور اموال دے دیے گئے اب اس کی حالت خراب ہوگئی تو امام اعظم کے نزدیک حجر نہیں ہوسکتا مگر صاحبین کے نزدیک مجور کردیا جائے گا جیسا اوپر مذکور ہوا۔[8] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳ کسی شخص پر کثرت سے دَین ہوگئے قرض خواہوں کو اندیشہ ہے کہ اگر اس نے اپنے اموال کو ہبہ کردیا یا صدقہ کردیا یا اور کسی طرح خرچ کر ڈالا تو ہم اپنے دَین کیونکر وصول کریں گے انھوں نے قاضی سے مجور کرنے کی درخواست کی تو

---

1 ……معاملات۔
2 ……مذاق سے۔
3 ……لونڈی کو اُم ولد بنانا۔
4 ……غلام یا لونڈی کو مدبر یا مدبرہ بنانا۔
5 ……جرائم۔
6 ……"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحجر، ج۹، ص۲۵۰۔۲۵۳.
7 ……"الهداية"، کتاب الحجر، باب الحجر للفساد، ج۲، ص۲۷۹، وغیرها.
8 ……"الهداية"، کتاب الحجر، باب الحجر للفساد، ج۲، ص۲۷۹.

www.dawateislami.net

ایسے شخص کو قاضی مجور کر دے گا اب اس کے تصرفات ہبہ وغیرہ نافذ نہیں ہوں گے اور قاضی اس کے اموال کو بیع کر کے دَین ادا کر دے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص مفلس (دیوالیا) ہوگیا اور اس کے پاس کچھ وہ چیزیں ہیں جن کو اس نے خریدا ہے اور ثمن بائع کو نہیں دیا ہے تو یہ چیز تنہا بائع کو نہیں ملے گی بلکہ اس میں دیگر قرض خواہ بھی شریک ہیں جتنی بائع کے حصہ میں آئے اتنی ہی لے سکتا ہے اور اگر اس نے اب تک اس چیز پر قبضہ ہی نہیں کیا ہے یا بغیر اجازت بائع قبضہ کر لیا ہے تو تنہا بائع اس کا حقدار ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ مدیون کا دَین نقود سے[3] ادا کیا جائے گا ان سے نہ ادا ہو تو دیگر سامان سے اور ان سے بھی نہ ہو تو جائداد غیر منقولہ سے اور صرف ایک جوڑا کپڑے کا اوس کے لیے چھوڑ دیا جائے باقی سب اموال ادائے دَین میں صرف کر دیے[4] جائیں۔[5] (عالمگیری)

بلوغ کا بیان

مسئلہ ۱ لڑکے کو جب انزال ہوگیا وہ بالغ ہے وہ کسی طرح ہو سوتے میں ہو جس کو احتلام کہتے ہیں یا بیداری کی حالت میں ہو۔ اور انزال نہ ہو تو جب تک اس کی عمر پندرہ سال کی نہ ہو بالغ نہیں جب پورے پندرہ سال کا ہوگیا تو اب بالغ ہے علامات بلوغ پائے جائیں یا نہ پائے جائیں، لڑکے کے بلوغ کے لیے کم سے کم جو مدت ہے وہ بارہ سال کی ہے یعنی اگر اس مدت سے قبل وہ اپنے کو بالغ بتائے اس کا قول معتبر نہ ہوگا۔[6] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲ لڑکی کا بلوغ احتلام سے ہوتا ہے یا حمل سے یا حیض سے ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے تو وہ بالغ قرار پائے گی اور ان میں سے کوئی بات نہ پائی جائے تو جب تک پندرہ سال کی عمر نہ ہو جائے بالغ نہیں اور کم سے کم اس کا بلوغ نو سال میں ہوگا اس سے کم عمر ہے اور اپنے کو بالغہ کہتی ہو تو معتبر نہیں۔[7] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الحجر، ج۹، ص۲۵٤.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی جو رقم نقدی کی صورت میں موجود ہے اُس سے۔

4 ......یعنی قرض کی ادائیگی میں خرچ کیے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحجر، الباب الثالث في الحجر بسبب الدين، ج٥، ص٦٢.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الحجر، الباب الثاني في الحجر للفساد، الفصل الثاني، ج٥، ص٦١.

و"الدرالمختار"، کتاب الحجر، فصل، ج۹، ص۲٥۹، ۲٦۰.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الحجر، فصل، ج۹، ص۲٦۰، وغیرہ.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ لڑکے کی عمر بارہ سال یا لڑکی کی نو سال کی ہو اور وہ اپنے کو بالغ بتاتے ہیں اگر ظاہر حال ان کی تکذیب نہ کرتا ہو[1] کہ ان کے ہم عمر بالغ ہوں تو ان کی بات مان لی جائے گی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ جب ان کا بالغ ہونا تسلیم کرلیا گیا تو بالغ کے جتنے احکام ہیں ان پر جاری ہوں گے اور اس کے بعد وہ اپنے بالغ ہونے سے انکار کرے بھی تو معتبر نہ ہوگا اگرچہ یہ احتمال ہے کہ وہ نابالغ ہو اس کی بیع و تقسیم نہیں توڑی جائیں گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵ جس لڑکے کی عمر بارہ سال کی ہو اور اس کے ہم عمر بالغ ہوں اس نے اپنی عورت سے جماع کیا اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو اس کے بلوغ کا حکم دیا جائے گا اور بچہ ثابت النسب ہوگا۔[4] (عالمگیری)

ماذون کا بیان

حجر سے تصرفات نہیں کرسکتا تھا جس کا بیان گزرا اس حجر کے دور کرنے کو اذن کہتے ہیں یہاں صرف ان مسائل کو بیان کرنا ہے جن کا تعلق نابالغ یا معتوہ سے ہے غلام ماذون کے مسائل ذکر کرنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۱ نابالغ کے تصرفات تین قسم ہیں۔ نافع محض[۱] یعنی وہ تصرف جس میں صرف نفع ہی نفع ہے جیسے اسلام قبول کرنا۔ کسی نے کوئی چیز ہبہ کی اس کو قبول کرنا اس میں ولی کی اجازت درکار نہیں۔ ضار محض[۲] جس میں خالص نقصان ہو یعنی دنیوی مضرت ہو اگرچہ آخرت کے اعتبار سے مفید ہو جیسے صدقہ و قرض، غلام کو آزاد کرنا۔ زوجہ کو طلاق دینا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ولی اجازت دے تو بھی نہیں کرسکتا بلکہ خود بھی بالغ ہونے کے بعد اپنی نابالغی کے ان تصرفات کو نافذ کرنا چاہے نہیں کرسکتا۔ اس کا باپ یا قاضی ان تصرفات کو کرنا چاہیں تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔ بعض[۳] وجہ سے نافع بعض وجہ سے ضار جیسے بیع، اجارہ، نکاح یہ اذن ولی پر موقوف ہیں۔[5] (درمختار وغیرہ) نابالغ سے مراد وہ ہے جو خرید و فروخت کا مطلب سمجھتا ہو جس کا بیان اوپر گزر چکا اور جو اتنا بھی نہ سمجھتا ہو اوس کے تصرفات ناقابل اعتبار ہیں۔ معتوہ کے بھی یہی احکام ہیں جو نابالغ سمجھ وال کے ہیں۔

مسئلہ ۲ جب ولی نے بیع کی اجازت دے دی تو اس نے جس قیمت پر بھی خرید و فروخت کی ہو جائز ہے اور اذن

---

1 ......جھٹلاتا نہ ہو۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الحجر، فصل، ج۹، ص۲۶۰.

3 ......المرجع السابق، ۲۶۱.

4 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الحجر، الباب الثانی فی الحجر للفساد، الفصل الثانی، ج۵، ص۶۱.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الماذون، ج۹، ص۲۹۱، وغیرہ.

www.dawateislami.net

سے قبل جو عقد کیا ہے وہ اذن پر موقوف ہے ولی کے نافذ کرنے سے نافذ ہوگا اور اذن کے بعد وہ ان تصرفات میں آزاد بالغ کی مثل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ نابالغ غیر ماذون نے بیع کی تھی اور ولی نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا یہاں تک کہ یہ خود بالغ ہوگیا تو اب اجازت ولی پر موقوف نہیں ہے یہ خود نافذ کرسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ ولی باپ ہے باپ کے مرنے کے بعد اس کا وصی پھر وصی کا وصی پھر دادا پھر اس کا وصی پھر اس وصی کا وصی پھر بادشاہ یا قاضی یا وہ جس کو قاضی نے وصی مقرر کیا ہو ان تینوں میں تقدیم و تاخیر نہیں ان تینوں میں سے جو تصرف کردے گا نافذ ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ چچا اور بھائی اور ماں یا اس کے وصی کو ولایت نہیں ہے تو بہن پھوپی خالہ کو کیا ہوتی۔[4] (عالمگیری، درمختار)

یہاں مال کی ولایت کا ذکر ہے نکاح کا ولی کون ہے اس کو ہم کتاب النکاح میں[5] بیان کرچکے ہیں وہاں سے معلوم کریں۔

مسئلہ ۶ ولی نے نابالغ یا معتوہ کو بیع کرتے دیکھا اور منع نہ کیا خاموش رہا تو یہ سکوت[6] بھی اذن ہے اور قاضی نے ان کو بیع و شراء[7] کرتے دیکھا اور خاموش رہا تو اس کا سکوت اذن نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۷ نابالغ و معتوہ کے لیے ولی نہ ہو یا ولی ہو مگر وہ بیع وغیرہ کی اجازت نہ دیتا ہو تو قاضی کو اختیار ہے کہ وہ اجازت دیدے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۸ قاضی نے اجازت دے دی اس کے بعد وہ قاضی مرگیا یا معزول ہوگیا تو باپ وغیرہ اب بھی اسے نہیں روک سکتے اور وصی نے اجازت دی تھی پھر وہ مرگیا تو حجر ہوگیا یعنی اس کے بعد جو ولی ہے اس کی اجازت درکار ہے۔[10] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الماذون، الباب الثانی عشر فی الصبی او المعتوہ...إلخ، ج٥، ص١١٠.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الماذون، ج٩، ص٢٩١.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الماذون، الباب الثانی عشر فی الصبی او المعتوہ...إلخ، ج٥، ص١١٠.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الماذون، الباب الثانی عشر فی الصبی او المعتوہ...إلخ، ج٥، ص١١٠.
و"الدرالمختار"، کتاب الماذون، ج٩، ص٢٩٣.

5 ......بہار شریعت، ج٢، حصہ٧ میں۔　6 ......خاموشی۔　7 ......خرید و فروخت۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الماذون، ج٩، ص٢٦٤، ٢٦٦، ٢٩٤.

9 ......المرجع السابق، ص٢٩٤.

10 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الماذون، الباب الثانی عشر فی الصبی او المعتوہ...إلخ، ج٥، ص١١٢، ١١٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ ان دونوں یعنی نابالغ ومعتوہ کے پاس جو چیز ہے اس کے متعلق یہ اقرار کیا کہ یہ فلاں کی ہے خواہ یہ چیز ان کے کسب کی ہو یا میراث میں ملی ہو ان کا اقرار صحیح ہے اور اگر باپ نے ہی ان کو اذن دیا اور اسی کے لیے اقرار کیا تو یہ اقرار صحیح نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ باپ نے اپنے دو نابالغ لڑکوں کو اجازت دی ان میں سے ایک نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی یہ بیع جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ لڑکا مسلمان ہے اور اس کا باپ کافر ہے تو یہ باپ ولی نہیں اور اس کو اذن دینے کا اختیار نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ نابالغ ماذون پر دعویٰ ہوا اور وہ انکار کرتا ہے تو اس پر حلف[4] دیا جائے گا۔[5] (عالمگیری)

غصب کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾[6]

''ایک کا مال دوسرا شخص ناحق طور پر نہ کھائے۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں سعید بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم فرماتے ہیں: ''جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔''[7]

حدیث ۲ صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔''[8]

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الماذون، مبحث: فی تصرف الصبی...إلخ، ج۹، ص۲۹۵.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الماذون، الباب الثانی عشر فی الصبی او المعتوه...إلخ، ج۵، ص۱۱۰.

3 ......المرجع السابق، الباب التاسع فی الشهادة علی العبد الماذون...إلخ، ج۵، ص۱۰۳.

4 ......قسم۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الماذون، الباب الثالث عشر فی المتفرقات، ج۵، ص۱۱۵.

6 ......پ۲، البقرة: ۱۸۸.

7 ......"صحیح البخاري"، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء في سبع ارضین، الحدیث: ۳۱۹۸، ج۲، ص۳۷۷.

8 ......المرجع السابق، باب ماجاء في سبع ارضین، الحدیث: ۳۱۹۶، ج۲، ص۳۷۶.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ و ۴ امام احمد نے یعلٰی بن مُرّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔''(1) دوسری روایت امام احمد کی انھیں سے یوں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے فرمایا: ''جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لی۔ اللہ عزوجل اسے یہ تکلیف دے گا کہ اس حصہ زمین کو کھودتا ہوا سات زمین تک پہنچے پھر یہ سب اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہوجائے۔''(2)

حدیث ۵ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دوہے (3) کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بالا خانہ پر کوئی آ کر خزانہ کی کوٹھری توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اوٹھا لے جائے۔ ان لوگوں یعنی اعراب اور بدویوں کے کھانے کے خزانے جانوروں کے تھن ہیں''(4) یعنی جانوروں کا دودھ ہی ان کی غذا ہے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا اور اسی روز حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا: ''تمام وہ چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اوس کی لپٹ نہ لگ جائے میں نے اس میں صاحبِ مِحجن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا ہے۔ (مِحجن اس چھڑی کو کہتے ہیں جس کی مونٹھ (5) ٹیڑھی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمرو بن لحی نامی تھا، جو اسی قسم کی چھڑی رکھتا اس کو صاحبِ مِحجن کہتے تھے) وہ حاجیوں کی چیز چھڑی کی مونٹھ سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھا لے جاتا۔ اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر باندھ رکھی تھی نہ اسے کچھ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھا لیتی وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مرگئی پھر اس کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی۔ یہ اس وقت

---

1 ...... "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث يعلى بن مرة الثقفي، الحديث: ١٧٥٦٩، ج٦، ص١٧٧.

2 ...... المرجع السابق، الحديث: ١٧٥٨٢، ج٦، ص١٨٠.

3 ...... یعنی دودھ نہ نکالے۔

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب اللقطة، باب تحريم حلب الماشية بغير إذن مالكها، الحديث: ١٣-(١٧٢٦)، ص٩٥٠.

5 ...... چھڑی کا سرا، قبضہ۔

www.dawateislami.net

کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہوگیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں کہ تم بھی انھیں دیکھ لو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا نہ کروں۔''[1]

حدیث ۷ بیہقی نے شعب الایمان اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں ابوحرہ رقاشی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''خبردار تم لوگ ظلم نہ کرنا سن لو کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔''[2]

حدیث ۸ ترمذی و ابوداود نے سائب بن یزید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کررہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس نے اس طرح لی ہو وہ واپس کردے۔''[3]

حدیث ۹ امام احمد و ابوداود و نسائی سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنا بعینہٖ مال کسی کے پاس پائے تو وہی حقدار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اس نے کسی سے خریدا ہے تو وہ اپنے بائع سے مطالبہ کرے۔''[4]

حدیث ۱۰ ابوداود نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دوہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہو تو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہو تو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوہے اور جواب نہ آئے تو دوہ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے۔''[5] (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو)

حدیث ۱۱ ترمذی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص باغ میں جائے تو کھائے، جھولی میں رکھ کر لے نہ جائے۔''[6] (یہ بھی اضطرار کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہوگا)۔

حدیث ۱۲ ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ رافع بن عَمْرو غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الکسوف، باب ماعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم... إلخ، الحدیث: ۱۰ـ(۹۰۴)، ص ۴۵۱.

2 ...... "شعب الإیمان"، الباب الثامن و الثلاثون... إلخ، باب فی قبض الید... إلخ، الحدیث: ۵۴۹۲، ج ۴، ص ۳۸۷.
و "المسند" للامام احمد بن حنبل، مسند البصریین، حدیث عم ابی حرة الرقاشی، الحدیث ۲۰۷۲۰، ج ۷، ص ۳۷۶.

3 ...... "جامع الترمذي"، کتاب الفتن، باب ماجاء لایحل لمسلم... إلخ، الحدیث: ۲۱۶۷، ج ۴، ص ۶۵.

4 ...... "سنن أبي داود"، کتاب البیوع، باب في الرجل یجد عین ماله... إلخ، الحدیث: ۳۵۳۱، ج ۳، ص ۴۰۳.

5 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الجهاد، باب في ابن السبیل یأکل من التمر... إلخ، الحدیث: ۲۶۱۹، ج ۳، ص ۵۵.

6 ...... "جامع الترمذي"، کتاب البیوع، باب ماجاء في الرخصة في أکل الثمرة... إلخ، الحدیث: ۱۲۹۱، ج ۳، ص ۴۴.

www.dawateislami.net

کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا: ''اے لڑکے پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑ و مت جو نیچے گری ہیں انھیں کھا لو پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الٰہی (عزوجل) تو اسے آسودہ کردے۔''[1]

حدیث ۱۳ طبرانی نے اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے: ''جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔''[2]

مال متقوم محترم منقول[3] سے جائز قبضہ کو ہٹا کر ناجائز قبضہ کرنا غصب ہے جبکہ یہ قبضہ خفیۃً نہ ہو اس ناجائز قبضہ کرنے والے کو غاصب اور مالک کو مغصوب منہ اور چیز کو مغصوب کہتے ہیں جس چیز پر ناجائز قبضہ ہوا مگر کسی جائز قبضہ کو ہٹا کر نہیں ہوا وہ غصب نہیں مثلاً جو چیز غصب کی تھی اس میں کچھ زائد چیزیں پیدا ہو گئیں، جیسے جانور غصب کیا تھا اس سے بچہ پیدا ہوا۔ گائے غصب کی تھی اس کا دودھ دوہا ان زوائد کو غصب کرنا نہیں کہا جائے گا۔ غیر متقوم چیز پر قبضہ کیا یہ بھی غصب نہیں مثلاً مسلمان کے پاس شراب تھی اس نے چھین لی اور مال محترم نہ ہو جیسے حربی کافر کا مال چھین لیا یہ بھی غصب نہیں۔ غیر منقول پر قبضہ ناجائز کیا یہ بھی غصب نہیں۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱ بعض ایسی صورتیں بھی ہیں کہ اگرچہ وہ غصب نہیں ہیں مگر ان میں غصب کا حکم جاری ہوتا ہے یعنی ضمان کا حکم دیا جاتا ہے اس وجہ سے ان کو بھی غصب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً مودَع[5] نے ودیعت سے انکار کر دیا یا ہلاک کر دیا کہ یہاں تاوان لازم ہے۔ پڑا مال اٹھایا اور اس پر گواہ نہیں بنایا، پرائی مِلک میں کوآں کھودا اور اس میں کسی کی چیز گر کر ہلاک ہو گئی اور ان کے علاوہ بہت سی ایسی صورتیں ہیں جن میں تاوان کا حکم ہے اور وہاں غصب نہیں کہ ان سب صورتوں میں تعدّی کی وجہ سے[6] ضمان لازم آتا ہے۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الجهاد، باب من قال إنه يأكل مما سقط، الحديث: ٢٦٢٢، ج٣، ص٥٥.

2 ...... "المعجم الكبير"، الحديث: ٦٣٧، ج١، ص٢٣٣.

3 ...... منقول وہ مال ہے جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہو۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٢٩٨، ٣٠١، وغيره.

5 ...... جس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے۔

6 ...... یعنی اپنی طرف سے قصداً زیادتی کی وجہ سے۔

7 ...... "ردالمحتار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٢٩٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: جانور کو غصب کرلایا اس کے ساتھ لگا ہوا بچہ چلا آیا یا غصب کے بعد بچہ پیدا ہوا بچہ کا تاوان غاصب پر نہیں یا بچہ کو غصب کرلایا اور اسے ہلاک کردیا اس کے جدا ہونے سے گائے کا دودھ سوکھ گیا یہاں بچہ کا ضمان ہے اور گائے میں جو کچھ کمی ہوئی اس کا نقصان دینا ہوگا یہ نقصان تعدی کی وجہ سے ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: کسی شخص کا مٹی کا ڈھیلا یا ایک قطرہ پانی لے لیا اگرچہ بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں مگر یہ غصب نہیں کہ مال متقوم نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: چھپا کر کسی کی چیز لے لی جس کو چوری کہتے ہیں اگر دس درہم قیمت کی ہے جس میں ہاتھ کاٹا جاتا ہے یہ غصب نہیں کہ ہلاک ہونے سے یہاں تاوان لازم نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: دوسرے کے جانور پر بغیر اجازت مالک بوجھ لادنا یا سوار ہونا بلکہ مشترک جانور پر بغیر اجازت شریک بوجھ لادنا یا سوار ہونا غصب ہے ہلاک ہونے سے تاوان دینا ہوگا دوسرے کے بچھونے پر بغیر اجازت بیٹھنا غصب نہیں اگر وہ ہلاک ہو جائے تو تاوان نہیں جب تک اس کے فعل سے ہلاک نہ ہو۔[4] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۶: غصب کا حکم یہ ہے کہ اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا مال ہے تو غاصب گنہگار ہے اور چیز موجود ہو تو مالک کو واپس کردے موجود نہ ہو تو تاوان دے اور معلوم نہ ہو کہ پرایا مال ہے تو اس کا حکم واپس کرنا یا چیز موجود نہ ہو تو تاوان دینا ہے اور اس صورت میں گنہگار نہیں ہوا۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۷: غاصب سے دوسرا شخص چھین لے گیا تو مغصوب منہ کو یعنی جس کی چیز غصب کی گئی اسے اختیار ہے کہ غاصب سے ضمان لے یا غاصب الغاصب سے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: شے موقوف[7] غصب کی جس کی قیمت ایک ہزار ہے پھر غاصب سے کسی نے غصب کرلی اور اس وقت

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۲۹۸، ۲۹۹.

2 ......المرجع السابق، ص۳۰۰.   3 ......المرجع السابق، ص۳۰۱.

4 ......"الهداية"، کتاب الغصب، ج۲، ص۲۹۶.
و"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۱.

5 ......"الهداية"، کتاب الغصب، ج۲، ص۲۹۶.
و"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۲.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۲.

7 ......وقف شدہ چیز۔

www.dawateislami.net

اس کی قیمت دو ہزار ہے تو اگر غاصب دوم غاصب اول سے زیادہ مالدار ہے اسی غاصب دوم سے تاوان لے ورنہ متولی کو اختیار ہے جس سے چاہے لے اور جس ایک سے لے گا دوسرا بری ہو جائے گا۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ پرائی دیوار گرا دی تو مالک کا جو کچھ نقصان ہوا لے لے۔ اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ دیوار کی قیمت اس سے وصول کرے اور گرا ہوا ملبہ اسے دے دے یا ملبہ خود لے لے اور دیوار کی قیمت سے ملبہ کی قیمت کم کر کے باقی اس سے وصول کرے اس کو یہ حق نہیں کہ اس سے دیوار بنوانے کا مطالبہ کرے۔ ہاں اگر مسجد یا کسی عمارت موقوفہ[2] کی دیوار کسی نے گرائی ہے تو اسے دیوار بنوانی ہوگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ دیوار گرانے والے نے اگر ویسی ہی دیوار بنوادی تو ضمان سے بری ہو جائے گا اور اگر دیوار میں نقش و نگار پھول پتے ہیں تو ان کا بھی تاوان دینا ہوگا اور اگر تصویریں بنی ہیں تو رنگ کا ضمان ہے تصاویر کا ضمان نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ جس چیز کو جہاں سے غصب کیا وہیں واپس کرنا ہوگا غاصب اگر دوسرے شہر میں دینا چاہتا ہے مالک اس سے کہہ سکتا ہے کہ جہاں سے لائے ہو وہیں چل کر دینا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ غاصب کے واپس کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس طرح واپس کرے کہ مالک کو علم ہو جائے اگر اس کی لاعلمی میں چیز واپس کر دی بری ہو گیا مثلاً اس کے صندوق یا تھیلی میں سے روپے نکال لے گیا تھا پھر اس میں رکھ آیا اور مالک کو پتا نہ چلا یہ واپسی بھی صحیح ہے۔ یوہیں اگر کسی دوسرے نام سے مالک کو دے دی جب بھی بری ہو جائے گا مثلاً مالک کو ہبہ کیا یا ودیعت کے نام سے اسے دے آیا بلکہ اگر وہ چیز کھانے کی تھی مالک کو کھلا دی اس صورت میں بھی بری ہو جائے گا مگر اس چیز میں اگر تغییر[6] کر دی ہے اور مالک کو دے آیا تو بری نہیں مثلاً کپڑے کو قطع کر کے اس کو سی کر مالک کو دیا یا گیہوں[7] کو پسوا کر اس کی روٹی مالک کو کھلا دی یا شکر کا شربت بنا کر پلا دیا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ گیہوں غصب کیے تھے مالک کو یہ گیہوں پیسنے کو دے آیا پیسنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ یہ تو میرے ہی

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۳.

2 ...... وقف شدہ عمارت۔

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰٤.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰٤.

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۵، ۳۰٦.

6 ...... کسی قسم کی تبدیلی۔　7 ...... گندم۔

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰٦.

www.dawateislami.net

گیہوں ہیں آٹے کو روک سکتا ہے۔ یوہیں سوت غصب کیا تھا اور مالک کو کپڑا بننے کے لیے دے آیا کپڑا بننے کے بعد مالک کو معلوم ہوا کہ یہ سوت میرا ہی تھا کپڑا رکھ سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ سوتے میں انگوٹھی یا جوتے یا ٹوپی اوتار لی اگر وہاں سے لے نہیں گیا اور پہنا دی تو ضامن نہیں اور وہاں سے لے گیا تو اب بیداری میں دینے سے ضمان سے بری ہوگا اور سوتے میں پہنا دے گا تو بری نہ ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ غاصب نے مغصوب کو مالک کی گود میں رکھ دیا اس کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ میری چیز ہے اس کی گود میں سے کوئی دوسرا اٹھالے گیا غاصب بری ہوگیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ جو چیز غصب کی اور وہ ہلاک ہوگئی اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ چیز قیمی ہے تو قیمت تاوان دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل تاوان میں دے اور مثلی ہے مگر اس وقت موجود نہیں ہے یعنی بازار میں نہیں ملتی اگرچہ گھروں میں اس کا وجود ہے تو اس صورت میں بھی قیمت تاوان میں دے سکتا ہے۔[4] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۷ مثلی چیز اگر دوسری جنس کے ساتھ مخلوط ہو جائے اور تمیز دشوار ہو جیسے گیہوں کو جو میں ملا دیا یا تمیز نہ ہو سکے جیسے تِل کا تیل کہ اس کو روغن زیتون[5] میں ملا دیا یا پاک تیل کو ناپاک تیل میں ملا دیا اب یہ مثلی نہیں ہے بلکہ قیمی ہے۔ یوہیں اگر اس میں صنعت کی وجہ سے اختلاف پیدا ہو جائے مثلاً تانبے وغیرہ کے برتن کہ یہ بھی قیمی ہیں اگرچہ تانبا مثلی تھا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ بعض ذوات القیم اور ذوات الامثال کی تفصیل۔ یہ ضمان کے بارے میں قیمی ہے اور دیگر امور میں مثلاً سلم کے باب میں مثلی ہے کہ اس میں سلم صحیح ہے۔ کوئلا، گوشت اگرچہ کچا ہو، اینٹ، صابون، گوبر، درخت کے پتے، سوئی، چمڑا کچا ہو یا پکایا ہوا، نجس تیل، نصف صاع سے کم غلہ، روٹی، پانی، کُسم[7]، تانبے، پیتل، مٹی کے برتن، انار، سیب، کھیرا، ککڑی، خربزہ، تربز، سِکنجبین[8]، سوختنی لکڑی[9]، لکڑی کے تختے، چٹائی، کپڑے، تازہ پھول، ترکاریاں[10]، دہی، چربی، دنبے کی چکی[11]

---

1. "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الغصب، الباب السادس فی إسترداد المغصوب... إلخ، ج۵، ص۱۳۵.
2. المرجع السابق، ص۱۳۵، ۱۳۶.
3. المرجع السابق، ص۱۳۶.
4. "الھدایۃ"، کتاب الغصب، ج۲، ص۲۹۶، وغیرھا.
5. زیتون کا تیل۔
6. "الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۰۷.
7. ایک پھول جس سے شہاب یعنی گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
8. لیموں کے رس کا مشروب۔
9. جلانے کے قابل لکڑی۔
10. سبزیاں۔
11. دنبے کی چوڑی چپٹی دم۔

www.dawateislami.net

ان سب کی نسبت قیمی ہونا مُصرَّح ہے۔ تانبا، پیتل، لوہا، سیسہ[1]، کھجور کی سب قسمیں ایک ہی جنس ہیں، سرکہ، آٹا، روئی، اون، کاتی ہوئی اون، ریشم، چونا، روپیہ، اشرفی، پیسہ، بھوسہ، مہندی، وسمہ[2]، خشک پھول، کاغذ، دودھ ان چیزوں کے مثلی ہونے کی تصریح ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ مثلی اور قیمی کے متعلق قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس چیز کی مثل بازار میں پائی جاتی ہو اور اس کی قیمتوں میں معتدبہ[4] فرق نہ ہو وہ مثلی ہے جیسے انڈے اخروٹ اور جن کی قیمتوں میں بہت کچھ تفاوت ہوتا ہے جیسے گائے، بھینس، آم، امرود وغیرہا یہ سب قیمی ہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ کپڑے جو گزوں سے بکتے ہیں جیسے ململ، لٹھا وغیرہ کہ اس کی سب تہیں ایک سی ہوتی ہیں یہ مثلی ہیں اور جو کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ گزوں سے نہ بکیں وہ قیمی ہیں۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ غاصب یہ کہتا ہے کہ شے مغصوب ہلاک ہوگئی تو اسے حاکم قید کرے جب اتنا زمانہ گزر جائے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ اگر اس کے پاس چیز ہوتی تو ضرور ظاہر کر دیتا قید خانہ میں پڑا نہ رہتا تو اب اس کے متعلق تاوان کا حکم ہوگا خواہ مثل تاوان دلائی جائے یا قیمت۔[7] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۲ غاصب کہتا ہے کہ میں نے چیز مالک کو واپس کر دی تھی اس کے یہاں ہلاک ہوئی اور مالک کہتا ہے غاصب کے پاس ہلاک ہوئی اور دونوں نے ثبوت کے گواہ پیش کیے غاصب کے گواہوں کو ترجیح دی جائے گی اور قیمت میں اختلاف ہو تو مالک کے گواہ معتبر ہیں اور اگر خود مغصوب میں اختلاف ہو غاصب کہتا ہے میں نے یہ چیز غصب کی اور مالک کہتا ہے وہ چیز غصب کی تو قسم کے ساتھ غاصب کا قول معتبر ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ......ایک قسم کی دھات۔ 2 ......نیل کے پتے جن سے خضاب تیار کیا جاتا ہے۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الأول في تفسير الغصب...إلخ، ج٥، ص١١٩.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب: في رد المغصوب ...إلخ، ج٩، ص٣٠٨.

4 ......عام طور پر۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٣١٠.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب: الصابون...إلخ، ج٩، ص٣١١.

7 ......"الهداية"، كتاب الغصب، ج٢، ص٢٩٧، وغيرها.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٣١١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ کسی کی جائداد غیر منقولہ[1] چھین لی (یہ حقیقۃً غصب نہیں ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا) اگر یہ چیز موجود ہے تو مالک کو دلا دی جائے گی اور اگر ہلاک ہوگئی مثلاً مکان تھا گر گیا اور ہلاک ہونا آفت سماویہ[2] سے ہو مثلاً زمین دریا برد ہوگئی، مکان بارش کی کثرت یا زلزلہ یا آندھی سے گر گیا تو ضمان واجب نہیں اور اگر ہلاک ہونا کسی کے فعل سے ہو تو اس پر ضمان واجب ہے۔ غاصب نے ہلاک کیا ہو تو غاصب تاوان دے کسی اور نے کیا ہو تو وہ دے اور اگر وہ چیز مثلاً مکان موجود ہے مگر غاصب کے رہنے استعمال کرنے کی وجہ سے اس میں نقصان پیدا ہوگیا ہے یا کھیت میں زراعت کرنے کی وجہ سے زمین کمزور ہوگئی تو اس نقصان کا تاوان دینا ہوگا۔ اور نقصان کا اندازہ یوں کیا جائے گا کہ اس زمین کا اس حالت میں کیا لگان[3] ہوتا اور اب کیا ہے، مکان کی اوس حالت میں کیا قیمت ہوتی اور اس حالت میں کیا ہے۔[4] (ہدایہ، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۲۴ زمین غصب کی اور کاشت کی جس کی وجہ سے اسے زمین کا نقصان دینا پڑا تو بیج اور یہ نقصان کی مقدار پیداوار میں سے لے لے باقی جو کچھ غلہ ہے اسے تصدق کردے مثلاً من بھر بیج ڈالے تھے اور ایک من کی قیمت کی قدر ضمان دینا پڑا اور کھیت میں چار من غلہ پیدا ہوا تو دو من خود لے لے اور دو من صدقہ کردے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ جائداد موقوفہ مکان یا زمین کو غصب کیا اس کا تاوان دینا ہوگا اگرچہ اس نے خود ہلاک نہ کی ہو بلکہ اس سے جو کچھ منفعت حاصل کی ہے اس کا بھی تاوان دینا ہوگا مکان میں سکونت کی تو واجبی کرایہ[6] لیا جائے گا زمین میں زراعت کی تو لگان وصول کیا جائے گا۔ اسی طرح نابالغ کی جائداد غیر منقولہ پر قبضہ کیا تو اس کا ضمان لیا جائے گا اور منافع حاصل کیے تو اُجرت مثل بھی لی جائے گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ چیز میں نقصان کی چار صورتیں ہیں۔ نرخ[1] کا کم ہوجانا۔ اُس[2] کے اجزا کا جاتا رہنا مثلاً غلام کی آنکھ جاتی رہی۔ وصف[3] مرغوب فیہ کا فوت ہوجانا مثلاً بہرا ہوگیا، آنکھ کی روشنی جاتی رہی، گیہوں خشک ہوگیا، سونے چاندی کے زیور تھے ٹوٹ کر سونا چاندی رہ گئے۔ معنی[4] مرغوب فیہ جاتے رہے مثلاً غلام کوئی کام کرنا جانتا تھا غاصب کے پاس جا کر وہ کام بھول گیا۔ پہلی صورت میں اگر مغصوب چیز دے دی تو ضمان واجب نہیں اور دوسری صورت میں مطلقاً ضمان واجب ہے۔ اور تیسری صورت

---

1 ......وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔　2 ......قدرتی آفت۔　3 ......زمین کا خراج، سرکاری محصول۔

4 ......"الهداية"، كتاب الغصب، ج٢، ص٢٩٧.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الأول في تفسير الغصب...إلخ، ج٥، ص١٢٠، وغيرهما.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الأول في تفسير الغصب...إلخ، ج٥، ص١٢٠.

6 ......رائج کرایہ۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٣١٢.

www.dawateislami.net

میں اگر مغصوب اموالِ ربا میں سے نہ ہوتو ضمان واجب ہے اور وہ مغصوب اموالِ ربا میں سے ہوتو ضمان نہیں مثلاً گیہوں غصب کیے تھے وہ خراب ہوگئے یا چاندی کا برتن یا زیور غصب کیے تھے اور غاصب نے توڑ ڈالے اس میں مالک کو اختیار ہے کہ وہی خراب لے لے یا اس کا مثل لے لے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ چیز بھی لے اور نقصان کا معاوضہ بھی لے۔ اور چوتھی صورت میں اگر معمولی نقصان ہے تو نقصان کا ضمان لے سکتا ہے اور زیادہ نقصان ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہ چیز لے لے اور جو کچھ نقصان ہوا وہ لے یا چیز کو نہ لے بلکہ اس کی پوری قیمت وصول کرے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ مغصوب شے کو اُجرت پر دیا اور اس سے اُجرت حاصل کی اور فرض کرو اُجرت پر دینے سے اس چیز میں نقصان پیدا ہوگیا تو جو کچھ نقصان کا معاوضہ دینے کے بعد اس اُجرت میں سے بچے اس کو صدقہ کردے یوہیں اگر مغصوب ہلاک ہوگیا تو اس اُجرت سے تاوان دے سکتا ہے اور اس کے بعد کچھ بچے تو تصدّق کردے اور اگر غاصب غنی[2] ہو تو کل آمدنی تصدّق[3] کردے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ مغصوب[5] یا ودیعت[6] اگر معین چیز ہو اسے بیچ کر نفع حاصل کیا تو اس نفع کو صدقہ کردینا واجب ہے مثلاً ایک چیز کی قیمت سو روپے تھی اور غاصب نے اسے سوا سو میں بیچا سو روپے تاوان کے دینے ہوں گے اور پچیس روپے کو صدقہ کردینا ہوگا اور اگر وہ چیز غیر متعین یعنی از قبیل نقود ہو[7] تو اس میں چار صورتیں ہیں۔ (۱) عقد و نقد دونوں اسی حرام مال پر مجتمع ہوں مثلاً یوں کہا کہ اس روپیہ کی فلاں چیز دو پھر وہی روپیہ اسے دے دیا تو یہ چیز جو خریدی ہے یہ بھی حرام ہے یا بائع کو پہلے سے وہ حرام روپیہ دے دیا تھا پھر اس سے چیز خریدی یہ چیز حرام ہے۔ (۲) عقد ہو نقد نہ ہو یعنی حرام روپیہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس کی فلاں چیز دو مگر بائع کو یہ روپیہ نہیں دیا بلکہ دوسرا دیا۔ (۳) عقد نہ ہو نقد ہو بائع سے حرام کی طرف اشارہ کرکے نہیں کہا کہ اس روپیہ کی چیز دو بلکہ مطلقاً کہا کہ ایک روپیہ کی چیز دو مگر ثمن میں یہی حرام روپیہ دیا۔ (۴) حلال روپیہ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس کی چیز دو مگر ثمن میں حرام روپیہ ادا کیا ان تین صورتوں میں تصدق واجب نہیں ہے اور بعض فقہا ان صورتوں میں بھی تصدق کو واجب کہتے ہیں اور یہ قول بھی باقوت ہے مگر زمانہ کی حالت دیکھتے ہوئے کہ حرام سے بچنا بہت دشوار ہوگیا قول اول پر بعض علماء نے فتوے دیا ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: شری داراً... إلخ، ج۹، ص۳۱۶.

2 ...... مالدار یعنی صاحب نصاب ہو۔

3 ...... صدقہ۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: شری داراً... إلخ، ج۹، ص۳۱۶.

5 ...... غصب کی گئی چیز۔

6 ...... امانت۔

7 ...... یعنی سونے چاندی، روپے پیسے کی قسم سے ہو۔

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: شری داراً... إلخ، ج۹، ص۳۱۷.

www.dawateislami.net

مغصوب چیز میں تغیر

مسئلہ ۱: مغصوب میں ایسی تبدیل کردی کہ وہ دوسری چیز ہوگئی یعنی پہلا نام بھی باقی نہ رہا اور اُس کے اکثر مقاصد بھی جاتے رہے یا اُس کو اپنی چیز یا دوسرے کی چیز میں اس طرح ملا دیا کہ تمیز نہ ہو سکے مثلاً گیہوں کو گیہوں میں ملا دیا یا دشواری سے جدا ہو سکے مثلاً جَو میں گیہوں ملا دیے تو غاصب تاوان دے گا اور اُس چیز کا مالک ہو جائے گا مگر غاصب اُس چیز سے نفع حاصل نہیں کرسکتا جب تک تاوان نہ دیدے یا مالک اسے معاف نہ کردے یا قاضی اُس کے تاوان کا حکم نہ کردے یعنی مالک کی رضامندی درکار ہے اور وہ ان تینوں صورتوں سے ہوتی ہے۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲: روپیہ[2] غصب کرکے گلا دیا[3] تو اگرچہ اب وہ نام باقی نہ رہا اوسے روپیہ نہیں کہا جائے گا مگر اس کے اکثر مقاصد اب بھی باقی ہیں کہ اب بھی وہ ثمن ہے اس کا زیور وغیرہ بن سکتا ہے لہٰذا مالک کو واپس لینے کا حق باقی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳: مالک موجود نہیں ہے پردیس چلا گیا ہے غاصب چاہتا ہے کہ اس کی چیز واپس کردے مگر مالک کے انتظار میں چیز خراب ہونے کا اندیشہ ہے تو لوگوں کو گواہ بنالے کہ میں اُسے ضمان دے دوں گا اب اُس سے نفع حاصل کر سکتا ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کھانے کی چیز غصب کی اور اُس کو چبایا کہ چیز اس قابل نہ رہی کہ مالک کو واپس دی جائے مگر چونکہ ضمان دیا نہیں لہٰذا حلق سے اوتارنا لقمۂ حرام نگلنا ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵: بکری غصب کرکے ذبح کرڈالی اُس کا گوشت بھونا یا پکایا یا گیہوں غصب کرکے آٹا پسوایا یا کھیت میں بودیے یا لوہا غصب کرکے اُس کی تلوار، چُھری وغیرہ بنوالی یا تانبا، پیتل غصب کرکے ان کے برتن بنالیے ان سب صورتوں میں غاصب کے ذمہ ضمان لازم ہوگا اور چیز غاصب کی مِلک ہو جائے گی مگر بے رضامندی مالک اِنتفاع حلال نہیں۔[7] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير... إلخ، ج۲، ص۲۹۹.
و"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج۹، ص۳۱۹.

2 ......یعنی سونے، چاندی یا کسی دھات کا سکہ۔

3 ......یعنی پگھلا دیا۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج۹، ص۳۲۰.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب شرى داراً... إلخ، ج۹، ص۳۲۱.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج۹، ص۳۲۱.

7 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير... إلخ، ج۲، ص۲۹۹.
و"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج۹، ص۳۲۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ بکری ذبح کر ڈالی بلکہ بوٹی بھی بنالی تو اب بھی مالک ہی کی ملک ہے مالک کو اختیار ہے کہ بکری کی قیمت لے کر بکری غاصب کو دیدے یا بکری خود لے لے اور غاصب سے نقصان کا معاوضہ لے اگر بکری کا آگے کا پاؤں کاٹ لیا جب بھی یہی حکم ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ جو جانور حلال نہیں ہیں اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تو کاٹنے والے پر قیمت واجب ہے۔ جانور کے کان یا دم کاٹ ڈالی نقصان کا تاوان دینا ہوگا۔ گھوڑا خچر گدھا اور وہ جانور جس سے کام لیا جاتا ہے جیسے بیل، بھینسا ان کی آنکھ پھوڑ دی تو چوتھائی قیمت تاوان دے اور جن سے کام نہیں لیا جاتا جیسے گائے، بکری ان کی آنکھ پھوڑ دی تو جو کچھ نقصان ہوا وہ تاوان دے۔ گدھے کو ذبح کر ڈالا تو پوری قیمت واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مغصوب چیز موجود ہے مگر اُس کے لینے میں غاصب کا نقصان ہوگا مثلاً شہتیر[3] غصب کر کے مکان میں لگالی کہ اب اس کے نکالنے میں غاصب کا مکان توڑنا ہوگا اس صورت میں غاصب سے اُس کی قیمت دلوائی جائے گی یا اینٹیں غصب کر کے عمارت چنوائی[4] تو غاصب کو قیمت دینی ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ بلاقصد ایک شخص کی چیز دوسرے کی چیز میں اس طرح چلی گئی کہ بغیر نقصان اس چیز کو حاصل نہ کیا جا سکے تو جس کی چیز زیادہ قیمت کی ہو وہ کم قیمت والے کو نقصان دے مثلاً ایک شخص کی اشرفی[6] دوسرے کی دوات[7] میں چلی گئی اور جب تک دوات نہ توڑی جائے اشرفی نہ نکل سکے تو دوات توڑی جائے گی اور اُس کی قیمت اشرفی والا دے گا یا مرغی نے موتی نگل لیا یا گائے نے دیگ میں سر ڈال دیا اور کسی طرح باہر نہیں نکلتا اور اگر آدمی نے موتی نگل لیا تو موتی کی قیمت تاوان دے اور آدمی نگل کر مر گیا تو پیٹ چاک کر کے موتی نکالا جا سکتا ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ سونا یا چاندی غصب کر کے روپیہ، اشرفی یا برتن بنالیا تو مالک کی ملک بدستور قائم ہے مالک ان چیزوں کو لے لے گا اور بنانے کا کوئی معاوضہ نہ دے گا۔[9] (ہدایہ)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثاني في أحكام المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٢٢.

2 ......المرجع السابق، ص١٢٢، ١٢٣.

3 ......بڑی کڑی۔

4 ......یعنی عمارت تعمیر کی۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثاني في أحكام المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٢٤.

6 ......سونے کا سکہ۔

7 ......سیاہی کی بوتل وغیرہ۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب شرى داراً...إلخ، ج٩، ص٣٢٣.

9 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير...إلخ، ج٢، ص٣٠٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ غاصب[1] نے کپڑا غصب کیا تھا اور اوسے پھاڑ ڈالا اس میں تین صورتیں ہیں۔ (۱) اگر اس طرح پھاڑا کہ کام کا نہ رہا تو پوری قیمت تاوان دے۔ (۲) اور اگر زیادہ پھاڑا کہ اس کے بعض منافع فوت ہو گئے مگر کام کا ہے تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا غاصب کو دیدے اور پوری قیمت وصول کر لے یا کپڑا خود ہی رکھ لے اور جو کمی ہوگئی اوس کا تاوان لے۔ (۳) اور اگر تھوڑا سا پھاڑا ہے کہ اس کے منافع بدستور باقی ہیں مگر اس میں عیب پیدا ہو گیا تو مالک کو کپڑا رکھ لینا ہوگا اور نقصان کا تاوان لے سکتا ہے۔ اور اگر پھاڑ کر اس نے کچھ صنعت کی مثلاً اُس کا کرتا وغیرہ بنا لیا تو مالک کی ملک جاتی رہی صرف قیمت تاوان میں لے سکتا ہے۔[2] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۲ کپڑا غصب کر کے رنگ دیا مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے لے اور رنگ کی قیمت دیدے یعنی رنگ کی وجہ سے کپڑے کی قیمت میں جو کچھ زیادتی ہوئی وہ دیدے اور چاہے تو سفید کپڑے کی قیمت تاوان لے اور کپڑا غاصب ہی کو دیدے یا چاہے تو کپڑا بیع کر کے کپڑے کی قیمت کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے خود لے اور رنگ کی زیادتی کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے وہ غاصب کو دیدے۔[3] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ اگر کپڑا دوسرے کے رنگ میں گر گیا اور اس پر رنگ آ گیا تو مالک کو اختیار ہے کہ کپڑا لے کر رنگ کی قیمت دیدے یا کپڑا بیچ کر ثمن کو قیمت پر تقسیم کر دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ رنگ غصب کر کے اپنا کپڑا رنگ لیا تو رنگ کا تاوان دینا ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ایک شخص کا کپڑا غصب کیا دوسرے کا رنگ غصب کیا اور کپڑا رنگ لیا تو کپڑے کا مالک کپڑا لے لے اور رنگ والے کو رنگ یا اُس کی قیمت دیدے یا چاہے تو کپڑا بیچ کر ثمن دونوں پر تقسیم کر دیا جائے اور اگر ایک ہی شخص کے کپڑے اور رنگ دونوں کو غصب کیا اور رنگ دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ رنگا ہوا کپڑا لے لے اور اس صورت میں غاصب کو کچھ نہیں دیا جائے گا اور چاہے تو غاصب کو ہی وہ کپڑا دیدے اور کپڑے اور رنگ دونوں کا تاوان لے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......غصب کرنے والے۔

2 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير...إلخ، ج۲، ص۳۰۱، وغيرها.

3 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير...إلخ، ج۲، ص۳۰۱، ۳۰۲.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثانى فى أحكام المغصوب... إلخ، ج۵، ص۱۲۱.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثانى فى أحكام المغصوب... إلخ، ج۵، ص۱۲۱.

5 ......المرجع السابق.　6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ کپڑا غصب کرکے دھویا یا اُس میں پھندنے [1] بنائے جس طرح رومال، تولیا میں بناتے ہیں تو مالک اپنا کپڑا لے لے اور غاصب کو دھونے یا پھندنے بٹنے کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا ہاں اگر جھالر لگائی تو اُس کا حکم وہی ہے جو رنگ کا ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ستو غصب کرکے اُس میں گھی مل دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ ستو کا تاوان لے اور یہ ستو غاصب کو دیدے یا یہ ستو خود لے لے اور اُتنا ہی گھی غاصب کو دیدے۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ چاندی یا سونے کے زیور یا برتن غصب کرکے توڑ پھوڑ ڈالے تو مالک کو اختیار ہے کہ وہی ٹوٹا پھوٹا لے لے اور توڑنے سے جو نقصان ہوا ہے اس کا معاوضہ کچھ نہیں مل سکتا کہ سود ہوگا اور چاہے تو یہ کرسکتا ہے کہ چاندی کے زیور یا برتن کی قیمت سونے سے لگا کر اُتنا سونا لے لے اور سونے کے برتن یا زیور کی قیمت چاندی سے لگا کر اُتنی چاندی لے لے کہ جنس بدل جانے کی صورت میں سود نہ ہوگا۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ چاندی کی چیز پر سونے کا ملمع تھا غاصب نے ملمع دور کردیا مالک کو اختیار ہے کہ اپنی یہی چیز لے لے اور نقصان کا معاوضہ کچھ نہیں لے سکتا اور چاہے تو غیر جنس سے اُس ملمع شدہ چیز کی قیمت کا تاوان لے اور اگر بیع میں یہی صورت ہوتی کہ ملمع شدہ چیز خرید کر مشتری [5] نے اُس کے ملمع کو دور کردیا پھر اُس کے بعد اس چیز کے کسی عیب سابق پر [6] مطلع ہوا تو نہ چیز کو واپس کرسکتا کہ اُس نے اُس میں ایک جدید عیب پیدا کردیا اور نہ نقصان لے سکتا کہ سود ہوگا۔ [7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ تانبے لوہے پیتل کی چیزیں اگر اپنی صنعت کی وجہ سے حد وزن سے خارج نہ ہوئی ہوں یعنی اب بھی وہ وزن سے بکتی ہوں اور اُن کو غاصب نے خراب کرڈالا تو مالک کو اختیار ہے کہ اُسی جنس کو تاوان میں لے اور اس صورت میں کچھ زیادہ نہیں لے سکتا اور چاہے تو روپے پیسے سے اُس کی قیمت لے لے خرابی تھوڑی ہو یا زیادہ سب کا ایک حکم ہے۔ اور اگر حد وزن سے خارج ہو کر گنتی سے بکتی ہوں تو اگر تھوڑا نقصان ہے مالک یہی کرسکتا ہے کہ چیز اپنے پاس رکھ لے اور نقصان کا معاوضہ لے،

---

1 ...... دھاگے یا ریشم کا پھول یا گچھا۔

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الثانی فی أحکام المغصوب... إلخ، ج٥، ص١٢٢.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج٩، ص٣٢٩.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الثانی فی أحکام المغصوب... إلخ، ج٥، ص١٢٣.

5 ...... خریدار۔ 6 ...... یعنی خریدنے سے پہلے جو عیب تھا اُس پر۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: شری داراً... إلخ، ج٩، ص٣٢٦.

www.dawateislami.net

چیز غاصب کو دے کر قیمت نہیں لے سکتا اور اگر زیادہ عیب پیدا ہوگیا ہے تو اختیار ہے کہ چیز دیدے اور قیمت لے لے یا چیز رکھ لے اور نقصان وصول کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ جانور غصب کیا غاصب کے یہاں وہ مدت تک رہا بڑھ گیا اور اُس کی قیمت زیادہ ہوگئی مالک اپنا جانور لے لے گا اور غاصب کو کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ کھیت یا باغ کو چھین کر اُس کو پانی دیا زراعت بڑھ گئی درخت میں پھل آ گئے مالک اپنا کھیت اور باغ لے لے گا اور کوئی معاوضہ نہیں دے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ روئی غصب کر کے کتوالی یا سوت غصب کر کے کپڑا بُنوا لیا مالک کپڑے یا سوت کو نہیں لے سکتا بلکہ روئی یا سوت کا تاوان لے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ زمین غصب کر کے اُس میں عمارت بنالی یا درخت لگائے غاصب کو حکم دیا جائے گا کہ اپنی عمارت اوٹھالے جا اور درخت کاٹ لے اور اگر عمارت و درخت کے نکالنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مالک زمین درخت یا عمارت کی قیمت دیدے اور یہ اس کے ہو جائیں گے۔ قیمت اس طرح دلائی جائے گی کہ دیکھا جائے تنہا زمین کی کیا قیمت ہے اور زمین کی مع عمارت یا درخت کے کیا قیمت ہے جو کچھ زیادتی ہو وہ غاصب کو دلا دی جائے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴ زمین غصب کر کے اُسی زمین کی مٹی سے دیوار بنوائی تو یہ دیوار بھی مالک زمین کی ہے اس کا معاوضہ غاصب کو نہیں ملے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ لکڑی غصب کر کے چیر ڈالی وہ اب تک مالک ہی کی ملک ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ لکڑی چیرنے کے لیے آرہ عاریت لیا وہ ٹوٹ گیا اور اس نے بلا اِجازتِ مالک اُسے جوڑوایا ٹوٹے ہوئے آرہ کی قیمت مالک کو دے اور یہ آرہ اسی کا ہوگیا۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثاني في أحكام المغصوب...إلخ، ج٥، ص١٢٣.

2 ......المرجع السابق، ص ١٢٤.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فيما يتغير...إلخ، ج٢، ص٣٠١.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثاني في أحكام المغصوب... إلخ، ج٥، ص١٢٥.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٣٣٢.

7 ......المرجع السابق، ص٣٣٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷ مردار کا چمڑا غصب کر کے اُسے پکالیا اگر ایسی چیز سے پکایا جس کی کوئی قیمت نہیں جب تو مالک چمڑے کو مفت لے لے گا اور اگر ایسی چیز سے پکایا جس کی کوئی قیمت ہے تو جو کچھ پکانے سے چمڑے کی قیمت میں زیادتی ہوئی غاصب کو مالک دے گا یعنی اگر یہ چمڑا مذبوح کا ہوتا تو کیا قیمت ہوتی اور اب پکنے پر کیا قیمت ہے جو کچھ قیمت میں اضافہ ہو غاصب کو دے اور اگر غاصب کے پاس وہ چمڑا بغیر کسی کے فعل کے ضائع ہو گیا تو غاصب سے تاوان نہیں لیا جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ دروازے کا ایک بازو تلف کر دیا یا موزے یا جوتے میں سے ایک کو تلف کر دیا تو مالک کو اختیار ہے کہ دوسرا بھی اسی کو دے کر دونوں بازو یا دونوں موزے یا دونوں جوتے کی قیمت اس سے وصول کرے اگر انگوٹھی کا حلقہ خراب کر ڈالا نگینہ باقی ہے تو صرف حلقہ ہی کا تاوان لے سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

اتلاف سے کهاں ضمان واجب هے کهاں نهیں

مسئلہ ۱ انڈا توڑ دیا اندر سے گندہ نکلا یا اخروٹ توڑ دیا اندر سے خالی نکلا ضمان واجب نہیں کہ یہ مال نہیں ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ چٹائی کی بناوٹ[4] کھول ڈالی یا دروازہ کی چوکھٹ الگ کر دی یا اسی طرح کسی اور شے کی ترکیب[5] اور بناوٹ خراب کر دی اگر اس کو پہلی حالت پر لایا جا سکتا ہے تو اُس کو حکم دیا جائے گا کہ اُسی طرح ٹھیک کر دے اور ٹھیک نہ کیا جا سکتا ہو تو اُس سے قیمت وصول کی جائے اور یہ ٹوٹی ہوئی چیز اسے دے دی جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ دیوار گرا دی اور ویسی ہی بنا دی تو ضمان سے بری ہو گیا اور لکڑی کی دیوار تھی اُسی لکڑی کی بنائی بَری ہو گیا اور دوسری لکڑی کی بنائی تو بری نہ ہوا ہاں اگر یہ اُس سے بہتر ہے تو بری ہو جائے گا۔[7] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴ دوسرے کی زمین سے مٹی اوٹھائی اگر وہاں مٹی کی کوئی قیمت نہیں ہے اور مٹی لے لینے سے زمین میں کوئی

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثاني في أحكام المغصوب... إلخ، ج٥، ص١٢٦.

2 ......المرجع السابق، ص١٢٨.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثالث فيما لايجب... إلخ، ج٥، ص١٢٨.

4 ......سلائی۔ 5 ......شے کی مختلف اجزاء کو ملانا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثالث فيما لايجب... إلخ، ج٥، ص١٢٨.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، ج٩، ص٣٠٤.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثالث فيما لايجب... إلخ، ج٥، ص١٢٩.

www.dawateislami.net

نقصان بھی پیدا نہیں ہوا تو کچھ نہیں اور زمین میں نقصان ہوگیا تو نقصان کا ضمان دے اور اگر مٹی کی وہاں قیمت ہے تو تاوان بہر حال ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ دوسرے کا گوشت بغیر اُس کے حکم کے پکا ڈالا ضمان دینا ہوگا اور اگر مالک نے گوشت کو دیگچی میں رکھ کر چولہے پر چڑھا دیا اور چولہے میں لکڑیاں بھی رکھ دی تھیں اس نے اُس کے بغیر کہے لکڑیوں میں آگ دیدی اور گوشت پک گیا اس پر تاوان نہیں اسی کی مثل چار صورتیں اور ہیں۔ اول یہ کہ کسی شخص کے گیہوں بغیر اُس کے حکم کے پیس دیے تاوان دینا ہوگا اور اگر گیہوں والے نے گیہوں پیسنے کے لیے چکی میں ڈالے تھے اور چکی میں بیل جوڑ دیا تھا اس نے بیل کو چلا دیا اور گیہوں پس گئے تاوان نہیں۔ دوم یہ کہ دوسرے کا گھڑا اٹھایا اور ٹوٹ گیا تاوان دینا ہوگا اور گھڑے والے نے گھڑا جھکایا اور اُٹھانا چاہتا تھا اس نے ہاتھ لگا دیا اور گھڑا دونوں سے چھوٹ کر گرا تاوان نہیں۔ سوم کسی کے جانور پر بوجھ لاد دیا اور جانور ہلاک ہوگیا تاوان ہے اور اگر مالک نے بوجھ لادا تھا اور وہ بوجھ راستہ میں گر پڑا اس نے اٹھا کر لاد دیا اور جانور ہلاک ہوگیا تاوان نہیں۔ چہارم کسی کے قربانی کا جانور ایام قربانی کے سوا دوسرے دنوں میں ذبح کیا تاوان ہے اور قربانی کے دنوں میں ذبح کرڈالا جائز ہے اور تاوان نہیں۔ جن صورتوں میں تاوان نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ صراحۃً اجازت نہیں ہے مگر دلالۃً اجازت ہے اور دلالت بھی اعتبار کی جاتی ہے جبکہ صراحت کے خلاف نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ ایک شخص نے دیوار گرانے کے لیے مزدور اکٹھے کیے تھے اس کی دیوار بلا اجازت گرادی تاوان نہیں کہ یہاں بھی دلالۃً اجازت ہے۔ اس کا قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ جو کام ایسا ہے کہ اُس میں جس سے بھی مدد لے لیں فرق نہیں ہوتا اُس میں دلالت کافی ہے اور اگر ہر شخص یکساں نہ کرسکتا ہو تو ہر شخص کے لیے اجازت نہیں ہے مثلاً بکری ذبح کرکے کھال کھینچنے کے لیے لٹکا دی تھی کوئی آیا اور اُس نے بغیر اجازت کھال کھینچی ضامن ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ قصاب نے بکری خریدی تھی اور بغیر اجازت کسی نے ذبح کرڈالی ضمان دینا ہوگا اور اگر قصاب نے بکری کو گرا کر اس کے ہاتھ پاؤں ذبح کرنے کے لیے باندھ رکھے تھے اور اس نے ذبح کردی تاوان نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ دوسرے کے مال کو بغیر اجازت خرچ کرنا چند موقعوں پر جائز ہے۔ مریض کے مال یعنی نقود کو اُس کا باپ یا بیٹا اوس کی ضروریات میں بغیر اجازت صرف کرسکتا ہے۔ سفر میں کوئی شخص بیمار ہوگیا یا وہ بیہوش ہوگیا اُس کے ساتھ والے اُس کی

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الغصب، الباب الثالث فیمالایجب... إلخ، ج٥، ص١٢٩.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ضروریات میں اُس کا مال صرف کرسکتے ہیں۔ مودَع مودِع کے مال کو اُس کے والدین پرخرچ کرسکتا ہے جبکہ ایسی جگہ ہو کہ قاضی سے اجازت حاصل نہ کرسکے۔ سفر میں کوئی شخص مرگیا اُس کے سامان کو بیچ کر تجہیز و تکفین میں صرف کرسکتے ہیں اور باقی جو رہ جائے وہ ورثہ کو دے دیں۔ مسجد کا کوئی متولی نہیں ہے اہل محلّہ مسجد کی آمدنی کو لوٹے چٹائی وغیرہ ضروریات مسجد میں صرف کرسکتے ہیں۔ میت نے کسی کو وصی نہیں کیا ہے بڑے ورثہ چھوٹوں پر خرچ کرسکتے ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جانور چھوٹ گیا اور اُس نے کسی کا کھیت چرلیا تاوان واجب نہیں۔ بلی نے کسی کا کبوتر کھالیا تو تاوان نہیں اور اگر کبوتر یا مرغی پر بلی چھوڑی اور اُس نے اُسی وقت پکڑلیا تاوان ہے اور کچھ دیر بعد پکڑا تو تاوان نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مسلمان کے پاس شراب تھی اُسے کسی نے تلف کردیا[3] اس پر تاوان نہیں تلف کرنے والا مسلم ہو یا کافر اور ذمی کی شراب کسی نے تلف کی تو اُس پر تاوان ہے۔ مسلم نے تلف کی ہے تو قیمت دے اور ذمی نے تلف کی تو اُس کی مثل شراب دے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ مسلمان نے کافر سے شراب خرید کر پی لی تو نہ ضمان واجب ہے نہ ثمن۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ مسلمان کی شراب غصب کرکے سرکہ بنالیا اگر ایسی چیز ڈال کر بنایا جس کی کچھ قیمت نہیں ہے مثلاً تھوڑا سا نمک یا تھوڑے سے گیہوں تو یہ سرکہ اُسی کا ہے جس کی شراب تھی اور اگر زیادہ نمک وغیرہ ڈالا جس کی کچھ قیمت ہے تو سرکہ غاصب کا ہے اور غاصب پر تاوان بھی نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ کسی نے دوسرے کی چیز تلف کردی مالک نے اس کو جائز رکھا کہہ دیا کہ میں نے جائز کردیا یا میں اس پر راضی ہوں وہ ضمان سے بری نہیں ہوگا یعنی مالک چاہے تو اس کہنے کے بعد بھی ضمان لے سکتا ہے۔[7] (تنویر)

مسئلہ ۱۴ غاصب کے پاس سے کوئی دوسرا غصب کرکے لے گیا مالک کو اختیار ہے غاصبِ اول سے تاوان لے یا غاصبِ دوم سے، اگر غاصبِ اول سے ضمان لیا تو وہ غاصبِ دوم سے رجوع کرے گا اور غاصبِ دوم سے لیا تو وہ اول سے رجوع

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: فیما یجوز من التصرف... إلخ، ج۹، ص۳۳٤.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الثالث فیما لا یجب... إلخ، ج۵، ص۱۳۰.

3 ......ضائع کردیا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص ۳٤۹.

5 ......المرجع السابق، ص ۳۵۰.

6 ...... المرجع السابق، ص ۳۵۱.

7 ......"تنویر الأبصار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۳۱.

www.dawateislami.net

نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر غاصب نے مغصوب کوکسی کے پاس ودیعت رکھا تو مالک اس مودَع سے تاوان لے سکتا ہے ایک سے ضمان لے گا تو دوسرا بری ہوجائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ غاصب الغاصب نے مغصوب چیز غاصب اول کے پاس واپس کردی تاوان سے بری ہوگیا اور مغصوب چیز غاصب دوم نے ہلاک کردی اور اُس کی قیمت غاصب اول کو دیدی اب بھی بری ہوگیا اب مالک اس سے تاوان کا مطالبہ نہیں کرسکتا مگر یہ ضرور ہے کہ مغصوب کا واپس کرنا یا اُس کی قیمت ادا کرنا معروف ہو قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا گواہوں سے ثابت ہو یا خود مالک نے تصدیق کی ہو۔ اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ غاصب اول نے اقرار کیا ہو کہ اُس نے چیز یا اُس کی قیمت مجھ کو دیدی ہے تو یہ اقرار محض غاصب اول کے حق میں معتبر ہے یعنی اُس کو لینے والا اقرار دیا جائے گا اصل مالک کے حق میں وہ اقرار بے کار ہے یعنی وہ اب بھی غاصب دوم سے مطالبہ کر کے ضمان وصول کرسکتا ہے مگر چونکہ غاصب اول اقرار کر چکا ہے لہٰذا غاصب دوم اُس سے رجوع کرے گا اور اگر غاصب اول سے مالک نے ضمان لیا تو وہ دوم سے نہیں لے سکتا کہ مغصوب یا اُس کی قیمت پانے کا اقرار کر چکا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ غاصب نے مغصوب کو بطور عاریت دے دیا ہے تو مالک معیر و مستعیر جس سے چاہے ضمان لے سکتا ہے جس سے لے گا وہ دوسرے سے نہیں لے سکتا ہاں اگر مستعیر نے اس چیز کو تلف کر دیا ہے اور مالک نے معیر سے ضمان لیا تو وہ مستعیر سے رجوع کرسکتا ہے۔ اور غاصب نے ہبہ کر دیا ہے اور موہوب لہ کے پاس ہلاک ہوگئی اور مالک نے اس سے ضمان لیا تو یہ واہب سے رجوع نہیں کرسکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ غاصب نے مغصوب کو بیچ ڈالا اور مشتری کو تسلیم کر دیا اور مالک نے غاصب سے ضمان لے لیا تو بیع صحیح ہوگئی اور ثمن غاصب کا ہوگیا اور مشتری سے ضمان لیا تو بیع باطل ہوگئی مشتری غاصب سے ثمن واپس لے اور اگر مبیع مشتری کو نہیں دی ہے تو مشتری سے ضمان نہیں لے سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ غاصب نے مغصوب کو رہن رکھ دیا ہے یا اُجرت پر دے دیا ہے اور مالک نے مرتہن یا مستاجر سے تاوان لیا تو یہ غاصب پر رجوع کریں گے، یوہیں مودَع سے تاوان لیا تو وہ غاصب سے وصول کرے گا۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثانی عشر فی غاصب الغاصب...إلخ، ج٥، ص١٤٦.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب: فی ابحاث غاصب الغاصب، ج٩، ص٣٣٠.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الثانی عشر فی غاصب الغاصب...إلخ، ج٥، ص١٤٦.

4 ...... المرجع السابق، ص١٤٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب: فی ابحاث غاصب الغاصب، ج٩، ص٣٣١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ مالک کو اختیار ہے کہ کچھ حصہ ضمان کا غاصب سے لے اور باقی غاصب الغاصب سے اور ایک سے ضمان کو اختیار کرلیا تو اب دوسرے سے نہیں لے سکتا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ غاصب سے مغصوب کو کسی نے اس لیے لیا ہے کہ مالک کو دیدے گا مالک کے یہاں گیا وہ نہیں ملا تو یہ شخص غاصب الغاصب کے حکم میں ہے جب تک مالک کو دے نہ دے بریٔ الذمہ نہ ہوگا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ ایک شخص نے گھوڑا غصب کیا اس سے دوسرے نے غصب کیا دوسرے کے یہاں سے مالک چورا لے گیا پھر غاصب دوم اس مالک سے زبردستی چھین لے گیا اور مالک کو اس سے مقابلہ کی طاقت نہیں ہے مالک یہ چاہتا ہے کہ غاصب اول سے مطالبہ کرے اب یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ جب اُس کی چیز اُس کو مل گئی کسی طرح سے بھی ملی غاصب بری ہوگیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ غاصب نے مغصوب کو بیع کردیا اور مالک نے اس بیع کو جائز کردیا بیع صحیح ہوجائے گی بشرطیکہ وقتِ اجازت بائع یعنی غاصب اور مشتری و مغصوب سب موجود ہوں ہلاک نہ ہوئے ہوں اور یہ اجازت مقدمہ دائر کرنے سے قبل ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ غاصب نے مغصوب کو بیع کردیا پھر خود غاصب اس چیز مغصوب کا مالک ہوگیا کہ مالک سے خرید لی یا اُس نے اسے ہبہ کردی یا میراث میں یہ چیز اسے ملی تو وہ پہلی بیع جو اس نے کی تھی باطل ہوگئی۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴ شہر یا گاؤں میں آگ لگ گئی بجھانے کے لیے کسی کی دیوار یا مکان پر چڑھا اور اس کے چڑھنے سے عمارت کو نقصان پہنچا کوئی چیز ٹوٹ گئی یا دیوار گر گئی اس کا تاوان واجب نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ کسی کے مکان میں بغیر اجازت مالک داخل ہونا جائز نہیں مگر بضرورت مثلاً اس کا کپڑا اُڑ کر اُس مکان میں چلا گیا اور معلوم ہے کہ اگر مالک مکان سے کہہ دے گا تو وہ لے لے گا اسے نہیں دے گا مگر اچھے لوگوں سے یہ کہہ دے کہ محض اس غرض سے مکان میں گھسنا چاہتا ہے اور اگر مالک سے اندیشہ نہیں ہے تو جانے کی ضرورت نہیں مالک سے کہہ دے کہ کپڑا لا کر

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الغصب ج۹، ص۳۳۰.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: فی ابحاث غاصب الغاصب، ج۹، ص۳۳۱.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الثانی عشر فی غاصب الغاصب...إلخ، ج۵، ص ۱۴۸.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج۵، ص ۱۴۹، ۱۵۰.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب البیوع، الباب التاسع فیمایجوزبیعه ...إلخ، الفصل الثالث، ج۳، ص۱۱۱.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۳۳.

www.dawateislami.net

دیدے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی اُچکا اس کی چیز لے کر کسی کے مکان میں گھس گیا یہ اُس سے لینے کے لیے اُس کے پیچھے جاسکتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ ایک شخص نے قبر کھودوائی تھی دوسرے نے اپنی میت اُس میں دفن کردی اگر یہ زمین پہلے شخص کی مملوک ہے تو وہ قبر کھود کر میت نکلوا سکتا ہے یا زمین کو برابر کرکے اُس کو کام میں لاسکتا ہے اور میت کی توہین کرنے والا یہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقۃً میت کی توہین اُس نے کی کہ بغیر اجازت پرائی زمین میں دفن کردی۔ اور اگر وہ زمین مباح یا وقف ہے تو نہ میت کو نکال سکتا ہے نہ زمین کو برابر کرسکتا ہے قبر کھودنے کی اُجرت لے سکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ غاصب[3] نے مغصوب چیز کو غائب کردیا پتا نہیں چلتا کہ کہاں ہے مالک کو اختیار ہے کہ صبر کرے اور چیز ملنے کا انتظار کرے اور چاہے تو غاصب سے ضمان لے اگر غاصب سے ضمان لے لیا تو چیز غاصب کی ہوگئی اور غاصب کی یہ مِلک مِلکِ مستند ہے یعنی اگرچہ ملک کا حکم اس وقت دیا جائے گا مگر یہ مِلک وقتِ غصب سے شمار ہوگی اور اوس چیز میں جو زوائد مُتَّصِلہ ہوئے غاصب ان کا بھی مالک ہے[4] اور زوائد مُنْفَصِلہ[5] کا مالک نہیں جیسے درخت میں پھل اور جانوروں میں بچے۔[6] (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۲۸ اُس چیز کی قیمت کیا ہے اگر اس میں اختلاف ہے تو گواہ مالک کے معتبر ہیں اور گواہ نہ ہوں تو غاصب جو کہتا ہے قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے۔[7] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۹ غاصب اگر یہ کہتا ہے کہ اس کی قیمت کیا ہے میں نہیں جانتا تو اُسے مجبور کیا جائے گا کہ بتائے اور نہیں

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الغصب، مطلب: فیمایجوز فیه...إلخ، ج۹، ص۳۳۳.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الغصب، ج۹، ص۳۳۳.

3 ......غصب کرنے والا۔

4 ......یعنی ایسی زیادتیاں جو اس چیز کے ساتھ متصل ہوں وہ بھی غاصب کی ملکیت شمار ہوں گی۔

5 ......چیز میں ایسی زیادتی جو اس کے ساتھ متصل نہ ہو۔

6 ......"الهداية"، کتاب الغصب، فصل، ج۲، ص۳۰۲.

و"العناية" علی "فتح القدير"، کتاب الغصب، فصل، ج۸، ص۲۷۲.

7 ......"الهداية"، کتاب الغصب، فصل، ج۲، ص۳۰۲.

و"الدرالمختار"، کتاب الغصب، فصل فی مسائل متفرقة، ج۹، ص۳۳۷.

www.dawateislami.net

بتاتا تو جو کچھ مالک کہتا ہے اُس پر غاصب کو قسم دی جائے یعنی قسم کھائے کہ یہ قیمت نہیں ہے جو مالک کہتا ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرتا ہے تو مالک جو کچھ کہتا ہے دینا ہوگا اور قسم کھا گیا تو مالک کو قسم کھانی ہوگی کہ جو کچھ میں نے قیمت بیان کی وہی ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰ شے مغصوب ضمان لینے کے بعد ظاہر ہوگئی تو مالک کو اختیار ہے کہ ضمان جو لے چکا ہے واپس کردے اور اپنی چیز لے لے اور چاہے تو ضمان کو نافذ کردے یہ اُس صورت میں ہے کہ قیمت وہ لی گئی جو غاصب نے بتائی ہے اور غاصب کو اختیار نہیں ہے اور اگر قیمت وہ دلائی گئی ہے جو مالک نے بتائی یا مالک نے گواہوں سے ثابت کی ہے یا غاصب پر قسم دی گئی اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا ہے تو ان صورتوں میں مالک اس چیز کو نہیں لے سکتا۔[2] (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۳۱ مغصوب میں جو زیادت مُنفَصِلہ پیدا ہوئی مثلاً جانور کا دودھ، درخت کے پھل، یہ غاصب کے پاس بمنزلۂ امانت ہے اگر غاصب نے اُس میں تعدِّی کی، ہلاک کرڈالی، خرچ کرڈالی یا مالک نے طلب کی اور غاصب نے نہیں دی جب تو ضمان واجب ہوگا ورنہ ان کا ضمان واجب نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۲ طبلہ[4]، سارنگی[5]، ستار[6]، یکتارا[7]، دوتارا[8]، ڈھول اور ان کے علاوہ دوسری قسم کے باجے کسی نے توڑ ڈالے توڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا مگر تاوان میں باجے کی قیمت نہیں دی جائے گی بلکہ اوس قسم کی لکڑی کُھدی ہوئی باجے کے سوا اگر کسی جائز کام میں آئے اُس کی جو قیمت ہو وہ دی جائے یہ امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے مگر صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے وہ یہ کہ توڑنے والے پر کچھ بھی تاوان واجب نہیں بلکہ ان کی بیع بھی جائز نہیں اور یہ اختلاف اُسی صورت میں ہے جب وہ لکڑی کسی کام میں آسکتی ہو ورنہ بالاتفاق تاوان نہیں اور اگر امام کے حکم سے توڑے ہوں تو بالاتفاق تاوان واجب نہیں اور یہ اختلاف اُس میں ہے کہ وہ باجے ایسے شخص کے نہ ہوں جو گاتا بجاتا ہو

---

1 ……"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الغصب، فصل فی مسائل متفرقة، ج۹، ص۳۳۸.

2 ……"الهداية"، کتاب الغصب، فصل، ج۲، ص۳۰۲، ۳۰۳.

و"العناية"، علی "فتح القدير"، کتاب الغصب، فصل، ج۸، ص۲۷۳.

3 ……"الدرالمختار"، کتاب الغصب، فصل فی مسائل متفرقة، ج۹، ص۳۴۱.

4 ……ایک قسم کا ایک رُخا ڈھول۔

5 ……ایک قسم کا ساز جس میں تار لگے ہوئے ہوتے ہیں اسے گز سے بجایا جاتا ہے۔

6 ……ایک قسم کا ساز جسے مضراب (ستار بجانے کے لئے استعمال ہونے والا ایک چھوٹا سا آلہ) سے بجایا جاتا ہے۔

7 ……ایک قسم کا باجا جس میں ایک تار لگا ہوتا ہے۔

8 ……ایک قسم کی چھوٹی سارنگی جس میں دو تار ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اور گویے کے ہوں تو بھی بالاتفاق تاوان واجب نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳ شطرنج، گنجفہ[2]، چوسر[3]، تاش وغیرہ ناجائز کھیل کی چیزیں تلف کردیں ان کا بھی تاوان واجب نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ طبل غازی کو توڑ ڈالا یا وہ دف جس کو شادیوں میں بجانا جائز ہے اسے توڑا یا چھوٹے بچوں کے تاشے باجے توڑ ڈالے تو ان کا تاوان ہے۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ بولنے والے کبوتر یا فاختہ کو تلف کیا تو تاوان میں وہ قیمت لی جائے گی جو بولنے والے کی ہے اسی طرح بعض کبوتر خوبصورت ہوتے ہیں اس کی وجہ سے اُن کی قیمت زیادہ ہوتی ہے تو تاوان میں یہی قیمت لی جائے گی اور اُڑنے والے کبوتروں میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ اُڑنے والے کی ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ سینگ والا مینڈھا جو لڑایا جاتا ہے یا اصیل مرغ جس کو لڑاتے ہیں ان میں وہ قیمت لگائی جائے گی جو نہ لڑنے والوں کی ہے کیونکہ ان کا لڑانا حرام ہے قیمت میں اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔[7] (عالمگیری) یوہیں تیتر، بٹیر وغیرہ لڑاتے ہیں اور اس کی وجہ سے انھیں بہت داموں میں خریدتے بیچتے ہیں ان کے اتلاف میں وہی قیمت لی جائے گی جو گوشت کھانے کے تیتر بٹیر کی ہو۔

مسئلہ ۳۷ درخت میں چھوٹے چھوٹے پھل ہیں جو اس وقت کسی کام کے نہیں جیسے امرود کے ابتدائی پھل وہ تلف کر ڈالے تو یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ ان کی کچھ قیمت نہیں ہے بلکہ تاوان لیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ تنہا درخت کی کیا قیمت ہے اور درخت مع پھل کی کیا قیمت ہے جو زیادتی قیمت میں ہو وہ نقصان کرنے والے سے لی جائے۔ یوہیں اگر درخت میں

---

1 ......"الهداية"، كتاب الغصب، فصل فى غصب مالايتقدم، ج ٢، ص ٣٠٧.

و"الدرالمختار" و" ردالمحتار"، كتاب الغصب، مطلب: فى ضمان...إلخ، ج ٩، ص ٣٥٢.

2 ......ایک قسم کا کھیل جس میں 96 گول پتے اور تین کھلاڑی ہوتے ہیں۔

3 ......ایک قسم کا کھیل جو سات کوڑیوں سے کھیلا جاتا ہے اس کی بساط کے چار حصے ہوتے ہیں اور ہر حصے میں نو خانے ہوتے ہیں۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الرابع فى كيفية الضمان، ج ٥، ص ١٣١.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الغصب، فصل فى مسائل متفرقة، ج ٩، ص ٣٥٤.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الرابع فى كيفية الضمان، ج ٥، ص ١٣١.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الغصب، الباب الرابع فى كيفية الضمان، ج ٥، ص ١٣١.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کلیاں نکلی ہیں اور کسی نے ان کو جھاڑ کر گرا دیا تو یہاں بھی اُسی صورت سے تاوان لیا جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ کسی شخص نے خاص کوئیں میں نجاست ڈالی تو اوس سے تاوان لیا جائے گا۔ اور عام کوئیں میں ڈالی تو اسے حکم ہوگا کہ کوئیں کو پاک کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ علی بن عاصم رحمہ اللہ تعالٰی کہتے ہیں میں نے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص کا ایک روپیہ دوسرے کے دو روپے میں مل گیا اُس کے پاس سے دو روپے جاتے رہے ایک باقی ہے اور معلوم نہیں یہ کس کا روپیہ ہے اس کا کیا حکم ہے امام نے فرمایا وہ جو باقی ہے اُس میں سے ایک تہائی ایک روپیہ والے کی ہے اور دو تہائیاں دو روپے والے کی۔ علی بن عاصم کہتے ہیں اس کے بعد میں ابن شبرمہ رحمہ اللہ تعالٰی سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا اُنھوں نے کہا تم نے اس کو کسی اور سے بھی پوچھا ہے میں نے کہا ہاں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا ہے ابن شبرمہ نے کہا اُنھوں نے یہ جواب دیا ہوگا میں نے کہا ہاں۔ ابن شبرمہ نے کہا اُنھوں نے غلط جواب دیا اس لیے کہ دو روپے جو گم ہوگئے اون میں ایک تو یقیناً اُس کا ہے جس کے دو روپے تھے اور ایک میں احتمال ہے کہ اُس کا ہو یا ایک روپیہ والے کا ہو اور جو باقی ہے اس میں بھی احتمال ہے کہ دو والے کا ہو یا ایک والے کا دونوں برابر کا احتمال رکھتے ہیں لہٰذا نصف نصف دونوں بانٹ لیں۔ کہتے ہیں مجھے ابن شبرمہ کا جواب بہت پسند آیا پھر میں امام اعظم (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے ملا اور ان سے کہا کہ اس مسئلہ میں آپ کے خلاف جواب ملا ہے امام (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے فرمایا کیا تم ابن شبرمہ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے پاس گئے تھے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا انھوں نے تم سے یہ کہا ہے وہ سب باتیں بیان کر دیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ جب تینوں روپے مل گئے اور امتیاز باقی نہ رہا تو ہر روپیہ میں دونوں شریک ہوگئے ایک والے کی ایک تہائی اور دو والے کی دو تہائیاں پھر جب دو گم ہوگئے تو دونوں کی شرکت کے دو روپے گم ہوئے اور جو باقی ہے یہ بھی دونوں کی شرکت کا ہے کہ ایک تہائی ایک کی اور دو تہائیاں دوسرے کی۔[3] (جوہرہ)

مسئلہ ۴۰ ایک شخص نے دوسرے سے کہا اس بکری کو ذبح کر دو اوس نے ذبح کر دی اور بکری اوس کی نہ تھی جس نے ذبح کرنے کو کہا تھا تو ذبح کرنے والے کو تاوان دینا ہوگا اوسے یہ بات کہ بکری دوسرے کی ہے معلوم ہو یا نہ ہو دونوں کا ایک حکم ہے ہاں یہ فرق ہے کہ اگر معلوم نہیں ہے تو کہنے والے سے رجوع کر سکتا ہے اور معلوم ہو تو رجوع بھی نہیں کر سکتا۔[4] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب الرابع في كيفية الضمان، ج٥، ص١٣١.

2 ......المرجع السابق، ص ١٣٢.

3 ......"الجوهرة النيرة"، كتاب الغصب، الجزء الأول، ص ٤٤٦.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الغصب، الباب التاسع في الأمر بالاتلاف...إلخ، ج٥، ص١٤٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۱ کسی نے کہا میرے اس کپڑے کو پھاڑ کر پانی میں ڈال آؤ اُس نے ایسا ہی کیا تو اُس پر تاوان نہیں مگر گنہگار ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ زمین غصب کر کے اُس میں کوئی چیز بوئی مالک نے کھیت جوت کر کوئی اور چیز بودی مالک کو تاوان نہیں دینا ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی مالک نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا میرا کھیت واپس دو بونے والے نے کہا اُتنے ہی بیج مجھے دے دو اور میں اُجرت کے طور پر کام کروں گا یا یہ کہ جو کچھ کھیت میں ہو نصف میرا اور نصف تمہارا مالک زمین نے بیج دے دیے پیداوار مالک زمین لے گا اور اس کو اُجرت مثل دے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ درخت کی شاخ دوسرے کی دیوار پر آ گئی اس کو اپنی دیوار کے نقصان پہنچ جانے کا اندیشہ ہے مالکِ درخت سے کہہ دے کہ شاخ کاٹ ڈالو ورنہ میں خود کاٹ ڈالوں گا اگر مالک نے کاٹ دی فبہا ورنہ یہ کاٹ ڈالے اس پر تاوان واجب نہیں کہ مالک کا خاموش رہنا رضا مندی کی دلیل ہے اور اگر مالکِ درخت سے بغیر کہے کاٹ ڈالی تو تاوان واجب ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ دو انڈے غصب کئے ایک کو مرغی کے نیچے رکھ دیا اور دوسرے کو اس نے نہیں رکھا بلکہ مرغی آپ سیتی رہی[5] اور دونوں سے بچے ہوئے تو دونوں غاصب کے ہیں اور غاصب سے دو انڈے تاوان میں لیے جائیں گے اور اگر غصب نہ کیے ہوتے بلکہ اس کے پاس ودیعت ہوتے تو جس انڈے کو مرغی نے خود سی کر بچہ نکالا وہ مودِع کا ہوتا اور جس کو مرغی کے نیچے رکھتا وہ مودَع کا ہوتا اور اس انڈے کا تاوان دینا ہوتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ تنور میں اتنی لکڑیاں ڈال دیں کہ تنور اُن کا متحمل نہ تھا شعلہ اوٹھا اور وہ مکان جلا اور پروس کا مکان بھی جل گیا اس مکان کا تاوان دینا ہوگا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الغصب،الباب التاسع فی الأمربالاتلاف...إلخ،ج۵،ص۱۴۳.

2 ......المرجع السابق،الباب العاشر فی زراعۃالأرض المغصوبۃ،ج۵،ص۱۴۴.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الغصب،الباب الرابع عشر فی المتفرقات،ج۵،ص۱۵۰.

5 ......مرغی خود انڈوں پر بچے نکالنے کے لیے بیٹھتی رہی۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"،کتاب الغصب،الباب الرابع عشر فی المتفرقات،ج۵،ص۱۵۱.

7 ......المرجع السابق،ص۱۵۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۷ ایک شخص کا دامن دوسرے شخص کے نیچے دبا ہوا تھا دامن والے کو خبر نہ تھی وہ اوٹھا اور دامن پھٹ گیا آدھا تاوان اس پر واجب ہے جس نے دبا رکھا تھا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۴۸ دلال کو بیچنے کے لیے چیز دی تھی دلال کو معلوم ہوا کہ یہ چیز چوری کی ہے، جس نے دی اُسے واپس کر دی مالک نے دلال سے اپنی چیز مانگی اس نے کہا جس نے مجھے دی تھی اُس کو دے دی دلال بری ہوگیا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ دائن نے مدیون کے سر سے پگڑی اوتار لی اور یہ کہا کہ جب میرا روپیہ لاؤ گے تمہاری پگڑی دے دوں گا وہ جب روپیہ لایا تو پگڑی ضائع ہوگئی تھی تو اس کے لیے غصب کا حکم نہیں ہے بلکہ رہن کا حکم ہے کہ مرہون چیز ہلاک ہونے پر جو کیا جاتا ہے یہاں بھی کیا جائے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰ ایک کا جانور دوسرے کے گھر میں گھس گیا گھر میں سے نکالنا جانور کے مالک کا کام ہے۔ اور پرند کسی کے کوئیں میں گر کر مر گیا تو کوئیں سے اُس کو نکالنا پرند کے مالک کا کام ہے کوآں صاف کرانا اُس کے ذمہ نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ تربز غصب کیا اور اُس میں سے ایک کھانپ کاٹ لی تو تربز مالک ہی کا ہے اور سب کھانپیں کاٹ ڈالیں تو مالک کی مِلک جاتی رہی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ ایک مکان میں بہت لوگ جمع تھے صاحب خانہ کا آئینہ اوٹھا کر ایک نے دیکھا اُس نے دوسرے کو دے دیا یکے بعد دیگرے سب دیکھتے رہے اور آئینہ ٹوٹ گیا کسی سے تاوان نہیں لیا جائے گا کہ ایسی چیزوں کے استعمال کی عادۃً اجازت ہوا کرتی ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ ایک نے کسی کی ٹوپی اوتار کر دوسرے کے سر پر رکھ دی اُس نے اپنے سر سے اوتار کر ڈال دی پھر وہ ٹوپی ضائع ہوگئی اگر اُس نے ٹوپی والے کے سامنے پھینکی ہے کہ اگر وہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے تو کسی پر تاوان نہیں ورنہ تاوان ہے دونوں میں سے جس سے چاہے تاوان وصول کر سکتا ہے۔ یوہیں ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اُس کے سر سے ٹوپی گر گئی اُس کو کسی نے وہاں سے ہٹا دیا اور وہاں سے چور لے گیا اگر ایسی جگہ ہٹا کر رکھی کہ مُصلّی لینا چاہے تو ہاتھ بڑھا کر لے سکتا ہے تو ہٹانے والے پر تاوان نہیں اور اگر دور رکھی تو تاوان ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ……"الفتاوی الخانیة"، کتاب الغصب، فصل فیما یصیر به المرء غاصباً وضامناً، ج۲، ص۲۶۲.

2 ……"الفتاوی الهندیة"، کتاب الغصب، الباب الرابع عشر فی المتفرقات، ج۵، ص۱۵٤.

3 ……المرجع السابق، ص۱۵۵. 4 ……المرجع السابق. 5 ……المرجع السابق.

6 ……المرجع السابق، ص۱۵۸. 7 ……المرجع السابق، ص۱۵۹.

www.dawateislami.net

شفعہ کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے''۔ (1)

حدیث ۲ امام احمد و ترمذی وابوداود وابن ماجہ ودارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اس کا انتظار کیا جائے گا اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو''۔ (2)

حدیث ۳ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شے میں ہے''۔ (3)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فیصلہ فرمادیا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو مکان ہو یا باغ ہو۔ اُسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کیے بیچ ڈالے خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کیے اُس نے بیچ ڈالا تو وہ حقدار ہے۔ (4)

حدیث ۵ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہوگئے اور راستے پھیر دیے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا گیا تو اب شفعہ نہیں یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں۔ (5)

حدیث ۶ صحیح بخاری میں عَمْرو بن شَرِید سے مروی ہے کہتے ہیں میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں جو میرے دو مکان ہیں اُنھیں خریدلو اُنھوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہوگا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا واللہ میں چار ہزار درہم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقساط ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا۔ مجھے پانسو اشرفیاں مل رہی ہیں

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الشفعة... إلخ، باب عرض الشفعة على صاحبها قبل البيع، الحديث: ٢٢٥٨، ج٢، ص ٦١.

2 ...... "جامع الترمذي"، كتاب الأحكام، باب ماجاء في الشفعة للغائب، الحديث: ١٣٧٤، ج٣، ص ٨٣.

3 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأحكام،باب ماجاء ان الشريك شفيع، الحديث: ١٣٧٦، ج٣، ص ٨٤.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب المساقاة... إلخ، باب الشفعة، الحديث:١٣٣، ١٣٤ـ(١٦٠٨)، ص ٨٦٨.

5 ......"صحيح البخاري"، كتاب الشفعة... إلخ، باب الشفعة فيما لم يقسم... إلخ، الحديث: ٢٢٥٧، ج٢، ص ٦١.

www.dawateislami.net

اور اگر میں نے رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے یہ سنا نہ ہوتا کہ پڑوسی کو قرب کی وجہ سے حق ہوتا ہے تو چار ہزار میں نہیں دیتا جبکہ پانسو دینار مجھے مل رہے ہیں یہ کہہ کران کو چار ہزار میں دے دیا۔[1]

مسائل فقهيه

غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اُس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔ یہاں اس کی ضرورت نہیں کہ مشتری اس پر راضی ہو جب ہی شفعہ کیا جائے وہ راضی ہو یا ناراض بہرصورت جوحق دار ہے لے سکتا ہے۔ جس شخص کو یہ حق حاصل ہے اوس کو شفیع کہتے ہیں۔ مشتری نے مثلی چیز کے عوض میں جائداد خریدی ہے مثلاً روپے اشرفی پیسے کے عوض میں ہے تو اُس کی مثل دے کر شفیع لے لے گا اور اگر قیمی چیز ثمن ہے تو اُس کی جو کچھ قیمت ہے وہ دے گا۔

مسئلہ ۱ شفعہ وہ شخص کرسکتا ہے جس کی مِلک جائداد مبیعہ سے متصل ہے خواہ اُس جائداد میں شفیع کی شرکت ہو یا اس کا جوار (پڑوس) ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲ شفعہ کے شرائط حسب ذیل ہیں۔ (۱) جائداد کا انتقال عقد معاوضہ کے ذریعہ سے ہو یعنی بیع یا معنی بیع میں ہو۔ معنی بیع مثلاً جائداد کو بدل صلح قرار دیا یعنی اُس کو دے کر صلح کی ہو اور اگر انتقال میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شفعہ نہیں ہوسکتا مثلاً ہبہ، صدقہ، میراث، وصیت کی رو سے جائداد حاصل ہوئی تو اُس پر شفعہ نہیں ہوسکتا۔ ہبہ بشرط العوض میں اگر دونوں جانب سے تقابض بدلین ہوگیا تو شفعہ ہوسکتا ہے۔ اور اگر ہبہ میں عوض کی شرط نہ تھی مگر موہوب لہ نے عوض دے دیا مثلاً زید نے عَمْرو کو ایک مکان ہبہ کردیا اور عمرو نے زید کو اُس کے عوض میں مکان ہبہ کیا تو دونوں میں سے کسی پر شفعہ نہیں ہوسکتا۔[3] (عالمگیری) (۲) مبیع عقار یعنی جائداد غیر منقولہ ہو منقولات میں شفعہ نہیں ہوسکتا۔ (۳) بائع کی ملک زائل ہوگئی ہو لہٰذا اگر بائع کو خیار شرط ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا جب وہ اپنا خیار شرط ساقط کردے گا تب ہوسکے گا۔ اور مشتری کو خیار ہو تو شفعہ ہوسکتا ہے۔ (۴) بائع کا حق بھی زائل ہوگیا ہو یعنی مبیع کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہو لہٰذا مشتری نے بیع فاسد کے ذریعہ سے جائداد بیچی تو شفعہ نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر مشتری نے اس جائداد کو بیع صحیح کے ذریعہ فروخت کرڈالا تو اب شفعہ ہوسکتا ہے اور اس شفعہ کو اگر بیع ثانی پر بنا کرے تو بیع ثانی

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الشفعة... إلخ، باب عرض الشفعة... إلخ، الحديث: ٢٢٥٨، ج٢، ص٦١.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج٩، ص٣٦٢.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الأول فى تفسيرها... إلخ، ج٥، ص١٦٠.

www.dawateislami.net

کا جو کچھ ثمن ہے اُس کے ساتھ لے گا اور اگر بیع اول پر بنا کرے تو مشتری کے قبضہ کرنے کے دن جو اُس کی قیمت تھی وہ دینی ہوگی۔(۵) جس جائداد کے ذریعہ سے اس جائداد پر شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوا ہے وہ اس وقت شفیع کی ملک میں ہو یعنی جبکہ مشتری نے اس شفعہ والی جائداد کو خریدا الہٰذا اگر وہ مکان شفیع کے کرایہ میں ہو یا عاریت کے طور پر اوس میں رہتا ہے تو شفعہ نہیں کرسکتا یا اس مکان کو اس نے پہلے ہی بیع کر دیا ہے تو اب شفعہ نہیں کرسکتا۔(۶) شفیع نے اوس بیع سے نہ صراحۃً رضامندی ظاہر کی ہو نہ دلالۃً۔[1]

مسئلہ ۳ دومنزلہ مکان ہے اُس کی دونوں منزل میں شفعہ ہوسکتا ہے مثلاً اگر صرف بالاخانہ فروخت ہوا تو شفعہ ہوسکتا ہے اگرچہ اوس کا راستہ نیچے کی منزل میں نہ ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ نابالغ اور مجنون کے لیے بھی حق شفعہ ثابت ہوتا ہے ان کا وصی یا ولی اس کا مطالبہ کرے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ شفعہ کے ذریعہ سے جو جائداد حاصل کی گئی وہ اُسی کی مثل ہے جس کو خریدا ہے یعنی اس جائداد میں شفیع کو خیار رویت خیار عیب حاصل ہوگا جس طرح مشتری کو ہوتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶ شفعہ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کا سبب پایا جائے یعنی جائداد بیچی گئی تو طلب کرنا جائز ہے اور بعد طلب و اشہاد یہ مؤکد ہوجاتا ہے اور قاضی کے فیصلہ یا مشتری کی رضامندی سے شفیع اُس چیز کا مالک ہوجاتا ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷ مکان موقوف کے متصل کوئی مکان فروخت ہوا تو نہ واقف شفعہ کرسکتا ہے نہ متولی نہ وہ شخص جس پر یہ مکان وقف ہے کہ شفعہ کے لیے یہ ضرورت تھی کہ جس کے ذریعہ سے شفعہ کیا جائے وہ مملوک ہو اور مکان موقوف مملوک نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ زمین موقوف میں کسی نے مکان بنایا ہے اور اُس کے جوار میں کوئی مکان فروخت ہوا تو یہ شفعہ نہیں کرسکتا اور اپنی عمارت بیع کرے تو اس پر بھی شفعہ نہیں ہوسکتا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشفعۃ، الباب الأول فی تفسیرھا... إلخ، ج۵، ص۱۶۰، ۱۶۱.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعۃ، ج۹، ص۳۶۲.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشفعۃ، الباب الأول فی تفسیرھا... إلخ، ج۵، ص۱۶۱.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعۃ، ج۹، ص۳۶۴.

5 ......المرجع السابق، ص۳۶۴، ۳۶۵.

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الشفعۃ، الباب الاوّل فی تفسیرھا... إلخ، ج۵، ص۱۶۱.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ جس جائداد موقوفہ کی بیع نہیں ہوسکتی اگر کسی نے ایسی جائداد بیع کر دی تو اس پر شفعہ نہیں ہوسکتا کہ شفعہ کے لیے بیع ہونا ضرور ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ اگر وقف ایسا ہو جس کی بیع جائز ہوا اور وہ فروخت ہوا تو اس پر شفعہ ہوسکتا ہے اور اگر اُس کے جوار میں کوئی جائداد فروخت ہوئی تو وقف کی جانب سے شفعہ نہیں ہوسکتا کہ اس کا کوئی مالک نہیں جو شفعہ کر سکے۔ یوہیں اگر جائداد کا ایک جز وقف ہے اور ایک جز ملک اور جو حصہ مِلک ہے وہ فروخت ہوا تو وقف کی جانب سے اُس پر شفعہ نہیں ہوسکتا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ مکان کو نکاح کا مَہر قرار دیا یا اُس کو اُجرت مقرر کیا تو اُس پر شفعہ نہیں ہوسکتا اور اگر مَہر کوئی دوسری چیز ہے مکان کو اُس کے بدلے میں بیع کیا یا نکاح میں مَہر کا ذکر نہ ہوا اور مَہر مثل واجب ہوا اُس کے بدلے میں عورت کے ہاتھ مکان بیچ دیا تو شفعہ ہوسکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

شفعہ کے مراتب

مسئلہ ۱ شفعہ کے چند اسباب مجتمع ہوجائیں تو اُن میں ترتیب کا لحاظ رکھا جائے گا جو سبب قوی ہو اُس کو مقدم کیا جائے۔ شفعہ کے تین سبب ہیں۔ (۱) شفعہ کرنے والا شریک ہے یا (۲) خلیط ہے یا (۳) جارِ ملاصق۔ شریک وہ ہے کہ خود مبیع میں اُس کی شرکت ہو مثلاً ایک مکان دو شخصوں میں مشترک ہے ایک شریک نے بیع کی تو دوسرے شریک کو شفعہ پہنچتا ہے۔ خلیط کا یہ مطلب ہے کہ خود مبیع میں شرکت نہیں ہے اس کا حصہ بائع کے حصہ سے ممتاز ہے مگر حق مبیع میں شرکت ہے مثلاً دونوں مکانوں کا ایک ہی راستہ ہے اور راستہ بھی خاص ہے یا دونوں کے کھیت میں ایک نالی سے پانی آتا ہو۔ جار ملاصق یہ ہے کہ اس کے مکان کی پچھیت[4] دوسرے کے مکان میں ہو۔ ان سب میں مقدم شریک ہے پھر خلیط اور جار ملاصق کا مرتبہ سب سے آخر میں ہے۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲ شریک نے مشتری کو تسلیم کر دی یعنی شفعہ کرنا نہیں چاہتا ہے تو خلیط کو شفعہ کا حق حاصل ہوگیا کہ اُس کے بعد اسی کا مرتبہ ہے یا اُس جائداد میں کسی کی شرکت ہی نہیں ہے تو خلیط کو شفعہ کا حق ہے اور خلیط نے بھی مشتری سے

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج۹، ص۳۷۱.

2 ......المرجع السابق، ص۳۷۲.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الأوّل فی تفسيرها...إلخ، ج۵، ص۱۶۱.

4 ......مکان کے پیچھے کی دیوار۔

5 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، ج۲، ص۳۰۸.

و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج۹، ص۳۶۵۔۳۶۸.

www.dawateislami.net

نہیں لینا چاہا تسلیم کر دی یا کوئی خلیط ہی نہیں ہے تو جار کو حق ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ نہر عظیم اور راستۂ عام میں شرکت سبب شفعہ نہیں ہے بلکہ اس صورت میں جار ملاصق کو شفعہ کا حق ملے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ نہر عظیم وہ ہے جس میں کشتی چل سکتی ہو اور اگر کشتی نہ چل سکے تو نہر صغیر ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵ کوچۂ سربستہ[4] میں جن لوگوں کے مکانات ہیں وہ سب خلیط ہیں کہ خاص راستہ میں شرکت ہوگئی۔ کوچہ سربستہ سے دوسرا راستہ نکالا کہ آگے چل کر یہ بھی بند ہوگیا اس میں بھی کچھ مکانات ہیں اگر اس میں کوئی مکان فروخت ہوا تو اس کوچہ والے حقدار ہیں پہلے کوچہ والے نہیں اور پہلے کوچہ میں مکان فروخت ہوا تو دونوں کوچہ والے برابر کے حقدار ہیں۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ کوچۂ سربستہ میں ایک مکان ہے جس میں ایک حصہ ایک شخص کا ہے اور ایک حصہ میں دو شخص شریک ہیں اور جس کوچہ میں یہ مکان ہے اس میں دوسروں کے بھی مکانات ہیں ایک شریک نے اپنا حصہ بیع کیا تو اُس کا شریک شفعہ کر سکتا ہے وہ نہ کرے تو دوسرا شخص کرے جو شریک نہ تھا مگر اسی مکان میں اس کا مکان بھی ہے اور یہ بھی نہ کرے تو اُس کوچہ کے دوسرے لوگ کریں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مبیع میں شرکت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پوری مبیع میں شرکت ہے مثلاً پورا مکان دو شخصوں میں مشترک ہو۔ دوم یہ کہ بعض مبیع میں شرکت ہو یعنی مکان کا ایک جز مشترک ہے اور باقی میں شرکت نہیں مثلاً پردہ کی دیوار دونوں کی ہو اور ایک نے اپنا مکان بیع کر دیا تو پردہ کی دیوار جو مشترک ہے اس کی بھی بیع ہوگئی یہ شخص شریک کی حیثیت سے شفعہ کرے گا لہٰذا دوسرے شفیعوں پر مقدم ہوگا مگر جو شخص پورے مکان میں شریک ہے وہ اس شریک پر مقدم ہوگا۔[7] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة،الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٦٦.

2 ......"ا لدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج٩، ص٣٦٧.

3 ......المرجع السابق، ص٣٦٦.

4 ......بند گلی۔

5 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، ج٢، ص٣٠٩.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة،الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٦٦.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج٩، ص٣٦٦.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة،الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٦٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ دیوار میں شرکت سے یہ مراد ہے کہ دیوار کی زمین میں شرکت ہو اور اگر زمین میں شرکت نہ ہو صرف دیوار میں شرکت ہو تو اس کو شریک نہیں شمار کیا جائے گا۔ دونوں کی صورتیں یہ ہیں ایک مکان کے بیچ میں ایک دیوار قائم کردی گئی پھر تقسیم یوں ہوئی کہ ایک شخص نے دیوار سے ادھر کا حصہ لیا اور دوسرے نے اُدھر کا اور دیوار تقسیم میں نہیں آئی لہٰذا دونوں کی ہوئی۔ اور اگر مکان کو تقسیم کرکے ایک خط کھینچ دیا پھر بیچ میں دیوار بنانے کے لیے ہر ایک نے ایک ایک بالشت زمین دے دی اور دونوں کے پیسوں سے دیوار بنی تو یہاں زمین میں بالکل شرکت نہیں ہے اگر شرکت ہے تو دیوار میں ہے اور دیوار وعمارت میں شرکت موجب شفعہ نہیں لہٰذا اس شرکت کا اعتبار نہیں بلکہ یہ شخص جار ملاصق ہے اور اسی حیثیت سے شفعہ کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ بیچ کی دیوار پر دونوں کی کڑیاں ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ یہ دیوار دونوں میں مشترک ہے صرف اتنی بات سے کہ دونوں کی کڑیاں ہیں دیوار کا مشترک ہونا معلوم ہوتا ہے ان میں سے ایک کا مکان فروخت ہوا اگر دوسرے نے گواہوں سے دیوار کا مشترک ہونا ثابت کردیا تو اس کو شریک قرار دیا جائے گا اور شفعہ میں اس کا مرتبہ جار سے مقدم ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ یہ جو کہا گیا کہ شریک کے بعد جار ملاصق کا مرتبہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بیع کی خبر سن کر اس نے شفعہ طلب کیا ہو اور اگر اُس وقت اس نے شفعہ طلب نہ کیا اور شریک نے شفعہ تسلیم کردیا یعنی بذریعۂ شفعہ لینا نہیں چاہتا تو اب اُس جار کو شفعہ کرنے کا حق نہ رہا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ دومنزلہ مکان ہے نیچے کی منزل زید و عَمْرو کی شرکت میں ہے اور اوپر کی منزل میں زید و بکر شریک ہیں اگر زید نے نیچے کی منزل بیع کی تو عَمْرو شفعہ کرسکتا ہے، بکر نہیں اور اوپر کی منزل بیچی تو بکر شفعہ کرسکتا ہے عمرو نہیں۔[4] (بدائع)

مسئلہ ۱۲ ایک مکان کی چھت پر بالا خانہ ہے مگر اس بالا خانہ کا راستہ دوسرے مکان میں ہے اُس مکان میں نہیں ہے جس کی چھت پر بالا خانہ ہے۔ یہ بالا خانہ[5] فروخت ہوا تو وہ شخص شفعہ کرے گا جس کے مکان میں اس کا راستہ ہے وہ نہیں کرسکتا جس کے مکان کی چھت پر بالا خانہ ہے۔ اور اگر پہلے شخص نے تسلیم کردیا نہ لینا چاہا تو دوسرا شخص شفعہ کرسکتا ہے مگر بالا خانہ کا کوئی جارِ ملاصق ہے تو شفعہ میں یہ بھی شریک ہے اور اگر نیچے کی منزل فروخت ہوئی تو بالا خانہ والا شفعہ کرسکتا ہے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة،الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة،ج٥،ص١٦٦ .

2 ......المرجع السابق،ص١٦٧ . 3 ......المرجع السابق .

4 ......"بدائع الصنائع"، كتاب الشفعة، باب بيان كيفية سبب الشفعة،ج٤،ص١٠٥ .

5 ......اوپری منزل۔

www.dawateislami.net

اور وہ مکان جس میں بالا خانہ کا راستہ ہے فروخت ہوا تو اُس میں بھی بالا خانہ والا شفعہ کرسکتا ہے۔[1] (بدائع)

مسئلہ ۱۳ کوچہ سربستہ میں چند اشخاص کے مکانات ہیں ان میں سے کسی نے اپنا مکان یا کوئی کمرہ بیع کر دیا اور راستہ مشتری کے ہاتھ نہیں بیچا بلکہ مشتری سے یہ طے پایا کہ اس مکان کا دروازہ شارع عام[2] میں کھول لے اس صورت میں بھی اس کوچے کے رہنے والے شفعہ کرسکتے ہیں کیونکہ بوقتِ بیع یہ لوگ راستہ میں شریک ہیں اور اگر اس وقت ان لوگوں نے شفعہ نہ کیا اور مشتری نے دروازہ کھولنے کے بعد اس کو بیع کرڈالا تو اب شفعہ نہیں کرسکتے کہ راستہ کی شرکت دوسری بیع کے وقت نہیں ہے بلکہ اب وہ شخص شفعہ کرسکتا ہے جو جار ملاصق ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مکان کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ ایک گلی میں ہے دوسرا دوسری گلی میں ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پہلے دو مکان تھے ایک کا دروازہ ایک گلی میں تھا دوسرے کا دوسری گلی میں تھا ایک شخص نے دونوں کو خرید کر ایک مکان کر دیا اس صورت میں ہر گلی والے اپنی جانب کا مکان شفعہ کر کے لے سکتے ہیں ایک گلی والوں کو دوسری جانب کے حصہ کا حق نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب وہ مکان بنا تھا اُسی وقت اُس میں دو دروازے رکھے گئے تھے تو دونوں گلی والے پورے مکان میں شفعہ کا برابر حق رکھتے ہیں۔ یوہیں اگر دو گلیاں تھیں دونوں کے بیچ کی دیوار نکال کر ایک گلی کردی گئی تو ہر ایک کوچہ والے اپنی جانب میں شفعہ کا حق رکھتے ہیں۔ دوسری جانب میں اُنھیں حق نہیں۔ اسی طرح کوچہ سربستہ تھا[4] اُس کی دیوار نکال دی گئی کہ سربستہ نہ رہا بلکہ کوچہ نافذہ ہوگیا تو اب بھی اس کے رہنے والے شفعہ کا حق رکھیں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ باپ کا مکان تھا اُس کے مرنے کے بعد بیٹوں کو ملا اور اُن میں سے کوئی لڑکا مر گیا اور اُس نے اپنے بیٹے وارث چھوڑے ان میں سے کسی نے اپنا حصہ بیع کیا تو اُس کے بھائی اور چچا سب شفعہ کرسکتے ہیں بھائیوں کو چچا پر ترجیح نہیں ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ مکان کے دو پروسی ہیں ایک موجود ہے دوسرا غائب ہے موجود نے شفعہ کا دعویٰ کیا مگر قاضی ایسے شفعہ کا

---

1 ......"بدائع الصنائع"، كتاب الشفعة، باب بيان كيفية سبب الشفعة، ج٤، ص١٠٥.

2 ......عام راستہ۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٦٨.

4 ......بند گلی تھی یعنی ایسی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہوجاتی تھی۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٦٩.

6 ......المرجع السابق، ص١٧٠.

www.dawateislami.net

قائل نہ تھا اُس نے دعوے کو خارج کر دیا کہ شفعہ کا تجھے حق نہیں ہے پھر وہ غائب آیا اور اُس نے دوسرے قاضی کے پاس دعویٰ کیا جس کے مذہب میں پڑوسی کے لیے بھی شفعہ ہے یہ قاضی پورا مکان اسی شفعہ کرنے والے کو دلائے گا۔[1] (بدائع)

مسئلہ ۱۷ کسی کے مکان کا پرنالہ دوسرے کے مکان میں گرتا ہے یا اُس مکان کی نالی اس مکان میں ہے تو اُس کو اس مکان میں جوار[2] کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے شرکت کی وجہ سے نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ شفعہ کا دعویٰ کیا اور قاضی نے اس کا حکم دے دیا اس کے بعد شفیع نے[4] جائداد لینے سے انکار کر دیا تو دوسرے لوگ جو اس کے بعد شفعہ کر سکتے تھے اُن کا حق باطل ہو گیا یعنی وہ لوگ اب شفعہ نہیں کر سکتے کہ بعد قضائے قاضی[5] اس کی مِلک مُتقرِّر ہوگئی اور اگر قاضی کے حکم سے قبل ہی یہ اپنے حق سے دست بردار ہو گیا تو دوسرے لوگ کر سکتے ہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ بعض حقدار موجود ہیں بعض غائب ہیں جو موجود ہیں انھوں نے دعویٰ کیا تو ان کے لیے فیصلہ کر دیا جائے گا اس کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ غائب بھی آجائے کیونکہ آجانے کے بعد وہ مطالبہ کرے یا نہ کرے کیا معلوم لہٰذا اُس کے آنے تک فیصلہ کو مؤخر نہ کیا جائے۔ پھر اس غائب نے آنے کے بعد اگر مطالبہ کیا تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ اگر اس کا مرتبہ اُس سے کم ہے جس کے لیے فیصلہ ہوا تو اس کا مطالبہ ساقط۔ اور برابر کا ہے یعنی اگر وہ شریک ہے تو یہ بھی شریک ہے یا دونوں خلیط ہیں یا دونوں پڑوسی ہیں تو اس صورت میں دونوں کو برابر برابر جائداد ملے گی اور اگر اس کا مرتبہ اُس سے اونچا ہے یعنی مثلاً وہ خلیط یا پڑوسی تھا اور یہ شریک ہے تو کل جائداد اسی کو ملے گی۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ شفیع چاہتا ہے کہ جائداد مبیعہ[8] میں سے ایک حصہ لے لے اور باقی مشتری کے لیے چھوڑ دے اس کا حق شفیع کو نہیں یعنی مشتری کو اس کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جائداد کا یہ جز لینے میں مشتری اپنا ضرر تصور کرتا ہو۔[9] (درمختار)

1 ......"بدائع الصنائع"، کتاب الشفعة، باب بيان كيفية سبب الشفعة، ج٤، ص١٠٣.

2 ......پڑوس۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثاني في بيان مراتب الشفعة، ج٥، ص١٧٠.

4 ......شفعہ کرنے والے نے۔ 5 ......قاضی کے فیصلے کے بعد۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، مطلب: في الكلام على الشفعة... إلخ، ج٩، ص٣٦٩.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج٩، ص٣٦٩.

8 ......بیچی گئی جائداد۔

9 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، ج٩، ص٣٧٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ ایک شفیع نے اپنا حق شفعہ دوسرے کو دے دیا مثلاً تین شخص شفیع تھے ان میں سے ایک نے دوسرے کو اپنا حق دے دیا یہ دینا صحیح نہیں بلکہ اس کا حق ساقط ہوگیا اور اس کے سوا جتنے شفیع ہیں وہ سب برابر کے حقدار ہیں بلکہ اگر دو شخص حقدار ہیں ان میں سے ایک نے یہ سمجھ کر کہ مجھے نصف ہی جائداد ملے گی نصف ہی کو طلب کیا تو اس کا شفعہ ہی باطل ہو جائے گا یعنی ضروری ہے کہ ہر ایک پورے کا مطالبہ کرے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ دو شخصوں نے اپنا مشترک مکان بیع کیا شفیع یہ چاہتا ہے کہ فقط ایک کے حصہ میں شفعہ کرے یہ نہیں ہوسکتا اور اگر دو شخصوں نے ایک مکان خریدا اور شفیع فقط ایک مشتری کے حصہ میں شفعہ کرنا چاہتا ہے یہ ہوسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ ایک شخص نے ایک عقد میں دو مکان خریدے اور شفیع دونوں میں شفعہ کرسکتا ہو تو دونوں میں شفعہ کرے یا دونوں کو چھوڑے یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک میں کرے اور ایک کو چھوڑے اور اگر ایک ہی میں وہ شفیع ہے تو ایک میں شفعہ کرسکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ مشتری[4] کے وکیل نے جائداد خریدی اور وہ ابھی اسی وکیل کے ہاتھ میں ہے تو شفعہ کی طلب وکیل سے ہوسکتی ہے اور وکیل نے موکل کو دے دی تو وکیل سے طلب نہیں کرسکتا بلکہ اس سے طلب کرنے پر شفعہ ہی ساقط ہو جائے گا کہ جس سے طلب کرنا چاہیے تھا باوجود قدرت شفیع نے اُس سے طلب کرنے میں دیر کی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

طلب شفعہ کا بیان

طلب کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) طلب مواثبہ، (۲) طلب تقریر اس کو طلب اشہاد بھی کہتے ہیں، (۳) طلب تملیک۔
طلب مواثبہ یہ ہے کہ جیسے ہی اس کو اُس جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اُسی وقت یہ ظاہر کردے کہ میں طالبِ شفعہ ہوں اگر علم ہونے کے بعد اس نے طلب نہ کی تو شفعہ کا حق جاتا رہا اور بہتر یہ ہے کہ اپنے اس طلب کرنے پر لوگوں کو گواہ بھی بنالے تاکہ یہ نہ کہا جاسکے کہ اس نے طلب مواثبت نہیں کی ہے۔[6] (ہدایہ)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، ج۹، ص۳۷۰.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الشفعة، الباب الرابع فی استحقاق الشفیع...إلخ، ج۵، ص۱۷۵.

3 ......المرجع السابق، ص۱۷۵، ۱۷۶.

4 ......خریدار۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الشفعة، مطلب: فی الکلام علی الشفعة...إلخ، ج۹، ص۳۷۱.

6 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج۲، ص۳۱۰، ۳۱۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ جائداد کی بیع کا علم کبھی تو خود مشتری[1] ہی سے ہوتا ہے کہ اس نے خود اسے خبر دی اور کبھی مشتری کے قاصد کے ذریعہ سے[2] ہوتا ہے کہ اس نے کسی کی معرفت اس کے پاس کہلا بھیجا اور کبھی کسی اجنبی کے ذریعہ سے ہوتا ہے اس صورت میں یہ ضرور ہے کہ وہ مخبر[3] عادل ہو یا خبر دہندہ[4] میں عدد شہادت پایا جائے یعنی دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں۔ خبر دینے والا ایک ہی شخص ہے اور وہ بھی فاسق ہے مگر شفیع[5] نے اس خبر میں اس کی تصدیق کر لی تو بیع کا علم ہو گیا یعنی اگر طلب مواثبہ نہ کرے گا شفعہ باطل ہو جائے گا اور اگر اس کی تکذیب کی[6] تو شفیع کے نزدیک بیع کا ثبوت نہ ہوا یعنی طلب نہ کرنے پر حق شفعہ باطل نہ ہوگا اگرچہ واقع میں اُس کی خبر صحیح ہو۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ طلب مواثبہ میں ادنیٰ تاخیر بھی شفعہ کو باطل کر دیتی ہے مثلاً کسی خط کے ذریعہ سے اسے بیع کی خبر دی گئی اور اس خط میں بیع کا ذکر مقدم ہے اور اس کے بعد دوسرے مضامین ہیں یا بیع کا ذکر درمیان میں ہے اس نے پورا خط پڑھ کر طلب مواثبت کی شفعہ باطل ہو گیا کہ اتنی تاخیر بھی یہاں نہ ہونی چاہیے۔[8] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ خطبہ ہو رہا ہے اور اس کو بیع کی خبر دی گئی اور نماز کے بعد اس نے طلب مواثبت کی اگر ایسی جگہ ہے کہ خطبہ سن رہا ہے تو شفعہ باطل نہیں ہوا اور اگر خطبہ کی آواز اس کو نہیں پہنچتی تو شفعہ باطل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔ نفل نماز پڑھنے میں اسے خبر ملی اسے چاہیے کہ دو رکعت پر سلام پھیر دے اور طلب مواثبت کرے اور چار پوری کر لی یعنی دو رکعتیں اور ملائیں تو باطل ہو گیا اور قبل ظہر یا بعد ظہر کی سنتیں پڑھ رہا تھا اور چار پوری کر کے طلب کیا تو باطل نہ ہوا[9]۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ بیع کی خبر سن کر سُبحَانَ اللّٰہِ یااَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یااَللّٰہُ اَکْبَر یالاحَوْلَ و لا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہا تو شفعہ باطل نہ ہوا کہ ان الفاظ کا کہنا اِعراض[11] کی دلیل نہیں بلکہ خدا کا شکر کرتا ہے کہ اُس کے پروس سے نجات ملی یا تعجب کرتا ہے کہ

---

1 ......خریدار۔
2 ......یعنی خریدار کے پیغام رساں کے ذریعے سے۔
3 ......خبر دینے والا۔
4 ......خبر دینے والا۔
5 ......حق شفعہ کا دعویٰ کرنے والا۔
6 ......یعنی اسے جھٹلایا۔
7 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۹، ص۳۷۳.
8 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج٤، ص٣١٠.
9 ......بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر "باطل ھو گیا" لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل کتاب "ردالمحتار" میں جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس مقام پر "باطل" کے بعد "نہ" متروک ہے، اسی وجہ سے ہم نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے "باطل نہ ھوا" کر دیا...عِلْمِیہ
10 ......"ردالمحتار"، کتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۹، ص۳۷٤.
11 ......روگردانی۔

www.dawateislami.net

اُس نے ضرر[1] پہنچانے کا ارادہ کیا تھا اور نتیجہ یہ ہوا۔ یوہیں اگر اس کے پاس کے کسی شخص کو چھینک آئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اس نے اُس کا جواب دیا شفعہ باطل نہ ہوا۔[2] (عالمگیری، ہدایہ)

مسئلہ ۵ بیع کی خبر ملنے پر اس نے دریافت کیا کہ کس نے خریدا یا کتنے میں خریدا یہ پوچھنا تاخیر میں شمار نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ثمن اتنا ہو جو اس کے نزدیک مناسب ہے تو شفعہ کرے اور زیادہ ثمن ہے تو اسے اُتنے داموں میں لینا منظور نہیں۔ یوہیں اگر مشتری کوئی نیک شخص ہے اُس کا پروس ناگوار نہیں ہے تو شفعہ کی کیا ضرورت اور ایسا شخص مشتری ہے جس کا قرب منظور نہیں ہے تو شفعہ کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا یہ پوچھنا شفعہ سے اعراض کی دلیل نہیں۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ شفیع نے مشتری کو سلام کیا شفعہ باطل نہیں ہوا اور کسی دوسرے کو سلام کیا تو باطل ہوگیا مثلاً مشتری کا بیٹا بھی وہیں کھڑا تھا اس لڑکے کو سلام کیا باطل ہوگیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ طلب مواثبہ کے لیے کوئی لفظ مخصوص نہیں جس لفظ سے بھی اس کا طالب شفعہ ہونا سمجھ میں آتا ہو وہ کافی ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ جو جائداد فروخت ہوئی ایک شخص اُس میں شریک ہے اور ایک اُس کا پروسی ہے دونوں کو ایک ساتھ خبر ملی شریک نے طلب مواثبہ کی پروسی نے نہیں کی پھر شریک نے شفعہ چھوڑ دیا اب پروسی کو شفعہ کا حق نہیں رہا یہ بھی اگر اُسی وقت طلب کرتا تو اب شفعہ کرسکتا تھا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ طلب مواثبہ کے بعد طلب اشہاد کا مرتبہ ہے جس کو طلب تقریر بھی کہتے ہیں اس کی صورت یہ ہے کہ بائع یا مشتری یا اُس جائداد مبیعہ[7] کے پاس جا کر گواہوں کے سامنے یہ کہے کہ فلاں شخص نے یہ جائداد خریدی ہے اور میں اس کا شفیع

---

1 ......نقصان۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فی طلب الشفعة، ج٥، ص١٧٢.

و"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج٢، ص٣١٠، ٣١١.

3 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج٢، ص٣١١.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب التاسع فيما يبطل به...إلخ، ج٥، ص١٨٤، ١٨٥.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٧٤.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فی طلب الشفعة، ج٥، ص١٧٢.

7 ......فروخت شدہ جائداد۔

www.dawateislami.net

ہوں اور اس سے پہلے میں طلب شفعہ کر چکا ہوں اور اب پھر طلب کرتا ہوں تم لوگ اس کے گواہ رہو۔[1] (ہدایہ) یہ اُس وقت ہے کہ جائداد مَبیعہ کے پاس طلب اشہاد کرے[2] اور اگر مشتری کے پاس کرے تو یہ کہے کہ اس نے فلاں جائداد خریدی ہے اور میں فلاں جائداد کے ذریعہ سے اُس کا شفیع ہوں اور بائع کے پاس یوں کہے کہ اس نے فلاں جائداد فروخت کی ہے اور میں فلاں جائداد کی وجہ سے اس کا شفیع ہوں۔[3] (نتائج)

مسئلہ ۱۰ بائع کے پاس طلب اشہاد کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یعنی اب تک بائع نے مشتری کے قبضہ میں نہ دی ہو اور مشتری کا قبضہ ہو چکا ہو تو بائع کے پاس طلب اشہاد نہیں ہوسکتی اور مشتری کے پاس بہر صورت طلب اشہاد ہوسکتی ہے چاہے وہ جائداد بائع کے قبضہ میں ہو یا مشتری کے قبضہ میں ہو اسی طرح جائداد مبیعہ کے سامنے بھی مطلقاً طلب اشہاد ہوسکتی ہے۔[4] (ہدایہ، درمختار) طلب اشہاد میں جائداد کے حدود اربعہ بھی ذکر کر دے تو بہتر ہے تاکہ اختلاف سے بچ جائے۔

مسئلہ ۱۱ جو شخص باوجود قدرت طلب اشہاد نہ کرے تو شفعہ باطل ہو جائے گا مثلاً بغیر طلب اشہاد قاضی کے پاس دعویٰ کر دیا شفعہ باطل ہوگیا۔ طلب اشہاد قاصد اور خط کے ذریعہ سے بھی ہوسکتی ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ جو شخص دور ہے اور اُسے بیع کی خبر ملی تو خبر ملنے کے بعد اُس کو اتنا موقع ہے کہ وہاں سے آ کر یا قاصد یا وکیل کو بھیج کر طلب اشہاد کرے اس کی وجہ سے جتنی تاخیر ہوئی اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ شفیع کو رات میں خبر ملی اور وہ وقت باہر نکلنے کا نہیں ہے اس وجہ سے صبح تک طلب اشہاد کو مؤخر کیا اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج۲، ص۳۱۱.

2 ......یعنی گواہی طلب کرے۔

3 ......"نتائج الأفكار" تكملة "فتح القدير"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج۸، ص۳۱۱.

4 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج۲، ص۳۱۱.

و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۹، ص۳۷۵.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۵، ص۳۷۵، ۳۷۶.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فى طلب الشفعة، ج۵، ص۱۷۳.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ بائع ومشتری وجائداد مبیعہ ایک ہی شہر میں ہوں تو قرب وبعد کا اعتبار نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ قریب ہی کے پاس طلب کرے بلکہ اُسے اختیار ہے کہ دور والے کے پاس کرے یا قریب والے کے پاس کرے ہاں اگر قریب کے پاس سے گزرا اور یہاں طلب اشہاد نہ کی دور والے کے پاس جا کر کی تو شفعہ باطل ہے اور اگر ان میں سے ایک اسی شہر میں ہے اور دوسرا دوسرے شہر میں یا گاؤں میں ہے اور اس شہر والے کے سامنے طلب نہ کی دوسرے شہر یا گاؤں میں اشہاد کے لیے گیا تو شفعہ باطل ہوگیا۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ طلب اشہاد کا طلب مواثبہ کے بعد ہونا اُس وقت ہے کہ بیع کا جس مجلس میں علم ہوا وہاں نہ بائع ہے نہ مشتری ہے نہ جائداد مبیعہ۔ اور اگر شفیع ان تینوں میں سے کسی کے پاس موجود تھا اور بیع کی خبر ملی اور اُسی وقت اپنا شفیع ہونا ظاہر کر دیا تو یہ ایک ہی طلب دونوں کے قائم مقام ہے یعنی یہی طلب مواثبہ بھی ہے اور طلب اشہاد بھی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ ان دونوں طلبوں کے بعد طلب تملیک ہے یعنی اب قاضی کے پاس جا کر یہ کہے کہ فلاں شخص نے فلاں جائداد خریدی ہے اور فلاں جائداد کے ذریعہ سے میں اُس کا شفیع ہوں وہ جائداد مجھے دِلا دی جائے۔ طلب تملیک میں تاخیر ہونے سے شفعہ باطل ہوتا ہے یا نہیں، ظاہر الروایہ یہ ہے کہ باطل نہیں ہوتا اور ہدایہ وغیرہا میں تصریح ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بلا عذر ایک ماہ کی تاخیر سے باطل ہو جاتا ہے بعض کتابوں میں اس پر فتویٰ ہونے کی تصریح ہے اور نظر بحال زمانہ اس قول کو اختیار کرنا قرین مصلحت ہے کیونکہ اگر اس کے لیے کوئی میعاد نہ ہوگی تو خوف شفعہ کی وجہ سے مشتری نہ اُس زمین میں کوئی تعمیر کر سکے گا نہ درخت نصب کر سکے گا اور یہ مشتری کا ضرر ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ جوار[4] کی وجہ سے شفعہ کا حق ہے اور قاضی کا مذہب یہ ہے کہ جوار کی وجہ سے شفعہ نہیں ہے شفیع نے دعویٰ اس وجہ سے نہیں کیا کہ قاضی میرے خلاف فیصلہ کر دے گا اس انتظار میں ہے کہ دوسرا قاضی آئے تو دعویٰ کروں اس صورت میں بالاتفاق اُس کا حق باطل نہیں ہوگا۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فی طلب الشفعة، ج٥، ص١٧٢.

و"رد المحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضی... إلخ، ج٩، ص٣٧٦.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٧٥.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضی... إلخ، ج٩، ص٣٧٥، ٣٧٦.

4 ......پڑوس۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فی طلب الشفعة، ج٥، ص١٧٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ شفیع کے دعویٰ کرنے پر قاضی اس سے چند سوالات کرے گا۔ وہ جائداد کہاں ہے اور اُس کے حدودِ اربعہ کیا ہیں اور مشتری نے اس پر قبضہ کیا ہے یا نہیں اُس پر شفعہ کس جائداد کی وجہ سے کرتا ہے اور اس کے حدود کیا ہیں۔ اُس جائداد کے فروخت ہونے کا اس شفیع کو کب علم ہوا اور اس نے اس کے متعلق کیا کیا۔ پھر طلب تقریر کی یا نہیں۔ اور کن لوگوں کے سامنے طلب تقریر کی اور کس کے پاس طلب تقریر کی، وہ قریب تھا یا دور تھا۔ جب تمام سوالوں کے جوابات شفیع نے ایسے دے دیے جن سے دعویٰ پر برا اثر نہ پڑتا ہو تو اس کا دعویٰ مکمل ہو گیا اب مدعیٰ علیہ [1] سے دریافت کرے گا کہ شفیع جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے اُس کا مالک ہے یا نہیں اگر اُس نے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں کے ذریعہ سے اُس جائداد کا مالک ہونا ثابت کرنا ہوگا یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعیٰ علیہ پر حلف دیا جائے گا گواہ سے یا مدعیٰ علیہ کے حلف سے انکار کرنے سے جب شفیع کی ملک ثابت ہوگئی تو مدعیٰ علیہ سے دریافت کرے گا کہ وہ جائداد جس پر شفعہ کا دعویٰ ہے اس نے خریدی ہے یا نہیں اگر اُس نے خریدنے سے انکار کر دیا تو شفیع کو گواہوں سے اُس کا خریدنا ثابت کرنا ہوگا اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعیٰ علیہ پر پھر حلف پیش کیا جائے گا اگر حلف سے نکول کیا [2] یا گواہوں سے خریدنا ثابت ہو گیا تو قاضی شفعہ کا فیصلہ کر دے گا۔ [3] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ شفعہ کا دعویٰ کرنے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ شفیع ثمن کو قاضی کے پاس حاضر کر دے جب ہی اس کا دعویٰ سنا جائے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ فیصلہ کے وقت ثمن قاضی کے پاس پیش کر دے جب ہی وہ فیصلہ کرے۔ [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ فیصلہ کے بعد اسے ثمن لا کر دینا ہوگا اور اگر ثمن ادا کرنے کو کہا گیا اور اس نے ادا کرنے میں تاخیر کی یہ کہہ دیا کہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے یا یہ کہ کل حاضر کر دوں گا یا اسی قسم کی کچھ اور بات کہی تو شفعہ باطل نہ ہوگا۔ [5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱ فیصلہ کے بعد ثمن وصول کرنے کے لیے مشتری اُس جائداد کو روک سکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ جب تک ثمن ادا نہ کرو گے یہ جائداد میں تم کو نہیں دوں گا۔ [6] (ہدایہ)

---

1 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ 2 ...... یعنی انکار کیا۔

3 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج٢، ص٤١٢.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضي...إلخ، ج٩، ص٣٧٧.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضي...إلخ، ج٩، ص٣٧٨.

5 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة...إلخ، ج٢، ص٣١٢، ٣١٣.

6 ......المرجع السابق، ص٣١٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ شفعہ کا دعویٰ مشتری پر مطلقاً ہوسکتا ہے اس نے جائداد پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو اُس کو مدعیٰ علیہ بنایا جاسکتا ہے اور بائع کو بھی مدعیٰ علیہ بنایا جاسکتا ہے جبکہ جائداد اب تک بائع کے قبضہ میں ہو مگر بائع کے مقابل میں گواہ نہیں سنے جائیں گے جب تک مشتری حاضر نہ ہو۔ یوہیں اگر بائع پر دعویٰ ہوا تو جب تک مشتری حاضر نہ ہو حق مشتری میں وہ بیع فسخ نہیں کی جائے گی اور اگر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہو تو بائع کے حاضر ہونے کی ضرورت نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۳ بائع کے قبضہ میں جائداد ہو تو بائع پر قاضی شفعہ کا فیصلہ کرے گا اور اُس کی تمام تر ذمہ داری بائع پر ہوگی یعنی جائداد مشفوعہ میں اگر کسی دوسرے کا حق ثابت ہوا اور اس نے لے لی تو ثمن کی واپسی بائع کے ذمہ ہے اور اگر جائداد پر مشتری کا قبضہ ہو چکا ہے تو ذمہ داری مشتری پر ہوگی یعنی جب کہ مشتری نے بائع کو ثمن ادا کر دیا ہے اور شفیع نے مشتری کو ثمن دیا اور اگر ابھی مشتری نے ثمن ادا نہیں کیا ہے شفیع نے بائع کو ثمن دیا تو بائع ذمہ دار ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ شفیع کو خیار رویت اور خیار عیب حاصل ہے یعنی اگر اُس نے جائداد مشفوعہ نہیں دیکھی ہے تو دیکھنے کے بعد لینے سے انکار کرسکتا ہے۔ یوہیں اگر اُس میں کوئی عیب ہے تو عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے کیونکہ شفعہ کے ذریعہ سے جائداد کا ملنا بیع کا حکم رکھتا ہے لہٰذا بیع میں جس طرح یہ دونوں خیار حاصل ہوتے ہیں یہاں بھی ہوں گے اور اگر مشتری نے عیب سے براءت کرلی ہے کہہ دیا ہے کہ اس میں کوئی عیب نکلے تو اس کی ذمہ داری نہیں اس صورت میں بھی عیب کی وجہ سے واپس کرسکتا ہے۔ مشتری کا براءت قبول کرنا کوئی چیز نہیں۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۵ شفعہ میں خیار شرط نہیں ہوسکتا نہ اس میں ثمن ادا کرنے کے لیے کوئی میعاد مقرر کی جاسکتی نہ اس میں غرر یعنی دھوکے کی وجہ سے ضمان لازم ہوسکتا ہے یعنی مثلاً شفیع نے اُس جائداد میں کوئی جدید تعمیر کی اس کے بعد مستحق نے دعویٰ کیا کہ یہ جائداد میری ہے اور وہ جائداد مستحق کو مل گئی تو تعمیر کی وجہ سے شفیع کا جو کچھ نقصان ہوا وہ نہ بائع سے لے سکتا ہے نہ مشتری سے کہ اس نے یہ جائداد جبراً وصول کی ہے انھوں نے اپنے قصد و اختیار سے اسے نہیں دی ہے کہ وہ اس کے نقصان کا ضمان دیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة... إلخ، ج ٢، ص ٣١٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج ٩، ص ٣٧٩.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضي... إلخ، ج ٩، ص ٣٨٠.

3 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة... إلخ، ج ٤، ص ٣١٣.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، مطلب: طلب عند القاضي... إلخ، ج ٩، ص ٣٨١.

www.dawateislami.net

اختلاف کی صورتیں

مسئلہ ۲۶ مشتری یہ کہتا ہے کہ شفیع کو جس وقت بیع کا علم ہوا اُس نے طلب نہیں کی اور شفیع کہتا ہے میں نے اُسی وقت طلب کی تو شفیع کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور گواہ نہ ہوں تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ شفیع و مشتری میں ثمن کا اختلاف ہے اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے اور اگر دونوں گواہ پیش کریں تو گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸ مشتری نے دعویٰ کیا کہ ثمن اتنا ہے اور بائع نے اُس سے کم ثمن کا دعویٰ کیا اس کی دو صورتیں ہیں بائع نے ثمن پر قبضہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر قبضہ نہیں کیا ہے تو بائع کا قول معتبر ہے یعنی اُس نے جو کچھ بتایا شفیع اوتنے ہی میں لے گا۔ اور اگر بائع ثمن پر قبضہ کر چکا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے یعنی اگر شفیع لینا چاہے تو وہ ثمن ادا کرے جس کو مشتری بتاتا ہے اور بائع کی بات نامعتبر ہے کہ جب وہ ثمن لے چکا ہے تو اس معاملہ میں اُس کا تعلق ہی کیا ہے۔ اور اگر بائع ثمن زیادہ بتاتا ہے اور مشتری کم بتاتا ہے اور یہ اختلاف بائع کے ثمن وصول کر لینے کے بعد ہے تو مشتری کی بات معتبر ہے اور ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے یہ اختلاف ہے تو بائع و مشتری دونوں پر حلف ہے جو حلف سے انکار کردے اُس کے مقابل کی معتبر ہے اور اگر دونوں نے حلف کر لیا تو دونوں یعنی بائع و مشتری کے مابین بیع فسخ کردی جائے گی مگر شفیع کے حق میں یہ بیع فسخ نہیں ہوگی وہ چاہے تو اُتنے ثمن کے عوض میں[3] لے سکتا ہے جس کو بائع نے بتایا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹ بائع کا ثمن پر قبضہ کرنا ظاہر نہ ہوا اور مقدارِ ثمن میں اختلاف ہو اس کی دو صورتیں ہیں۔ بائع نے ثمن پر قبضہ کرنے کا اقرار کیا ہے یا نہیں اگر اقرار نہیں کیا ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو قبضہ نہ کرنے کی صورت میں ہے۔ اور اگر اقرار کر لیا ہے اور مشتری زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے اور جائداد اس کے قبضہ میں ہے تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں پہلے مقدار ثمن کا اقرار کیا پھر قبضہ کا یا اس کا عکس ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار کیا پھر مقدار کا اگر پہلی صورت ہے مثلاً یوں کہا کہ اس مکان کو میں نے ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ پالیا شفیع ایک ہزار میں لے گا اور مشتری جو ایک ہزار سے زیادہ ثمن بتاتا ہے اُس کا اعتبار نہیں

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثالث فی طلب الشفعة، ج٥، ص١٧٤.

2 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل فی مسائل الإختلاف، ج٢، ص٣١٤.

3 ......بدلے میں۔

4 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل فی مسائل الإختلاف، ج٢، ص٣١٤.

www.dawateislami.net

اور اگر دوسری صورت ہے یعنی پہلے قبضہ کا اقرار ہے پھر مقدار ثمن کا مثلاً یوں کہا کہ مکان میں نے بیچ دیا اور ثمن پر قبضہ کرلیا اور ثمن ایک ہزار ہے تو اس صورت میں مشتری کی بات معتبر ہے۔[1] (ہدایہ، عنایہ)

مسئلہ ۳۰ مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے ثمن معجّل کے عوض میں خریدا ہے یعنی ثمن ابھی واجب الادا ہے اور شفیع کہتا ہے کہ ثمن مؤجل کے عوض میں خریدا ہے یعنی فوراً واجب الادا نہیں ہے اُس کے لیے کوئی میعاد[2] مقرر ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ مشتری یہ کہتا ہے کہ یہ پورا مکان میں نے دو عقد کے ذریعہ سے خریدا ہے یعنی پہلے یہ حصہ اتنے میں خریدا اُس کے بعد یہ حصہ اتنے میں خریدا اور شفیع یہ کہتا ہے کہ تم نے پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر کسی کے پاس گواہ ہوں تو گواہ مقبول ہیں اور اگر دونوں گواہ پیش کریں اور گواہوں نے وقت نہیں بیان کیا تو مشتری کے گواہ معتبر ہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ ایک شخص نے مکان خریدا شفیع نے شفعہ کا دعویٰ کیا اور مشتری نے اُس کا ثمن ایک ہزار بتایا تھا شفیع نے ایک ہزار دے کر لے لیا پھر شفیع کو گواہ ملے جو کہتے ہیں اُس نے پانسو میں خریدا تھا یہ گواہ سنے جائیں گے اور اگر مشتری کے کہنے کی شفیع نے تصدیق کرلی تھی تو اب یہ گواہ نہیں سنے جائیں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ بائع و مشتری[6] اس پر متفق ہیں کہ اس بیع میں بائع کو خیار شرط ہے اور شفیع اس سے انکار کرتا ہے تو اُنھیں دونوں کی بات معتبر ہے اور شفیع کو شفعہ کا حق حاصل نہیں اور اگر بائع شرط خیار کا مدعی[7] ہے اور مشتری و شفیع دونوں اس سے انکار کرتے ہیں تو مشتری کا قول معتبر ہے اور شفیع کو حق شفعہ حاصل ہے اور اگر مشتری شرط خیار کا مدعی ہے اور بائع و شفیع دونوں انکار کرتے ہیں تو بائع کا قول معتبر ہے اور شفعہ ہوسکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل في مسائل الإختلاف، ج٢، ص٣١٤.
و"العناية" على "فتح القدير"، كتاب الشفعة، فصل في مسائل الإختلاف، ج٨، ص٣١٧.

2 ......مدت۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب العاشر في الإختلاف...إلخ، ج٥، ص١٨٦.

4 ......المرجع السابق.　5 ......المرجع السابق.

6 ......بیچنے والا اور خریدار۔　7 ......دعویٰ کرنے والا۔

8 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب العاشر في الإختلاف...إلخ، ج٥، ص١٨٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ ایک شخص نے اپنی جائداد بیع کی، شفیع نے بائع و مشتری دونوں کے سامنے شفعہ طلب کیا بائع نے کہا یہ بیع معاملہ یعنی فرضی بیع ہوئی ہے اور مشتری نے بھی بائع کی تصدیق کی ان دونوں کا یہ قول شفیع کے مقابل میں نامعتبر ہے بلکہ اگر وہ یہ کہتا ہے کہ جائز بیع ہوئی ہے تو شفعہ کرسکتا ہے مگر جبکہ ظاہر حال سے یہی سمجھا جاتا ہو کہ فرضی بیع ہے مثلاً اوس چیز کی قیمت بہت زیادہ ہو اور تھوڑے داموں میں بیع ہوئی کہ ایسی چیز ان داموں میں نہ بکتی ہو تو اُنھیں دونوں کی بات معتبر ہے اور شفعہ نہیں ہوسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ جائداد تین شخصوں کی شرکت میں ہے اُن میں سے دو شخصوں نے یہ شہادت دی کہ ہم تینوں نے یہ جائداد فلاں شخص کے ہاتھ بیع کردی ہے اور وہ شخص بھی کہتا ہے کہ میں نے خرید لی ہے مگر وہ تیسرا شریک بیع سے انکار کرتا ہے اُن کی گواہی شریک کے خلاف نامعتبر ہے مگر شفیع اون دونوں کے حصوں کو شفعہ کے ذریعہ سے لے سکتا ہے اور اگر مشتری خریدنے سے انکار کرتا ہے اور یہ تینوں شرکا بیع کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی یہ گواہی بھی باطل ہے مگر شفیع پوری جائداد کو بذریعہ شفعہ لے سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ ایک ہزار میں مکان خریدا اُس پر شفعہ کا دعویٰ ہوا مشتری یہ کہتا ہے کہ اس مکان میں میں نے یہ جدید تعمیر کی ہے اور شفیع منکر ہے[3] اس میں مشتری کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو گواہ شفیع ہی کے معتبر ہوں گے۔ یوہیں اگر زمین خریدی ہے اور مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے اس میں یہ درخت نصب کیے ہیں[4] اور شفیع انکار کرتا ہے تو قول مشتری کا معتبر ہے اور گواہ شفیع کے مگر ان دونوں صورتوں میں یہ ضرور ہے کہ مشتری کا قول ظاہر کے خلاف نہ ہو مثلاً درختوں کی نسبت کہتا ہے میں نے کل نصب کیے ہیں حالانکہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت دنوں کے ہیں یا عمارت کو کہتا ہے کہ میں نے اب بنائی ہے اور وہ عمارت پرانی معلوم ہوتی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ مشتری کہتا ہے میں نے صرف زمین خریدی ہے اس کے بعد بائع نے یہ عمارت مجھے ہبہ کردی ہے یا یہ کہ پہلے اس نے مجھے عمارت ہبہ کردی تھی اس کے بعد میں نے زمین خریدی اور شفیع یہ کہتا ہے تم نے دونوں چیزیں خریدی ہیں یہاں مشتری کا قول معتبر ہے شفیع اگر چاہے تو اُس کو بذریعہ شفعہ لے لے جو مشتری نے خریدا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ دو مکان خریدے اور ایک شخص دونوں کا جار ملاصق[7] ہے وہ شفعہ کرتا ہے مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب العاشر فی الإختلاف... إلخ، ج٥، ص١٨٧.

2 ...... المرجع السابق، ص١٨٨.

3 ...... شفعہ کرنے والا انکار کرتا ہے۔ 4 ...... لگائے ہیں۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب العاشر فی الإختلاف... إلخ، ج٥، ص١٨٧.

6 ...... المرجع السابق، ص١٨٨، ١٨٩.

7 ...... جار ملاصق وہ پڑوسی ہے جس کے مکان کے پیچھے کی دیوار دوسرے کے مکان میں ہو۔

www.dawateislami.net

دونوں آگے پیچھے خریدے ہیں یعنی دو عقدوں میں خریدے ہیں لہٰذا دوسرے مکان میں تمہیں شفعہ کرنے کا حق نہیں شفیع یہ کہتا ہے کہ دونوں مکان تم نے ایک عقد کے ذریعہ سے خریدے ہیں اور مجھے دونوں میں شفعہ کا حق ہے اس صورت میں مشتری کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ دو عقدوں کے ذریعہ خریدا ہے ورنہ قول شفیع کا معتبر ہوگا۔ یوہیں اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ میں نے نصف مکان پہلے خریدا اس کے بعد نصف خریدا اور شفیع یہ کہتا ہے کہ پورا مکان ایک عقد سے خریدا ہے تو شفیع کا قول معتبر ہے اور اگر مشتری یہ کہتا ہے کہ پورا مکان میں نے ایک عقد سے خریدا ہے اور شفیع یہ کہتا ہے کہ آدھا آدھا کر کے دو مرتبہ میں لہٰذا میں صرف نصف مکان پر شفعہ کرتا ہوں تو اس میں مشتری کا قول معتبر ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ شفیع یہ کہتا ہے کہ مشتری نے مکان کا ایک حصہ مُنہدِم کر دیا اور مشتری اس سے انکار کرتا ہے تو مشتری کا قول معتبر ہے اور گواہ شفیع کے معتبر ہوں گے۔[2] (عالمگیری)

جائداد کتنے داموں میں شفیع کو ملے گی

یہ بیان کیا جا چکا کہ مشتری نے جن داموں میں جائداد خریدی ہے شفیع کو اوتنے ہی میں ملے گی مگر بعض مرتبہ عقد کے بعد ثمن میں کمی بیشی کر دی جاتی ہے اور بعض مرتبہ اُس چیز میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یہاں یہ بیان کرنا ہے کہ اس کمی بیشی کا اثر شفیع پر ہوگا یا نہیں۔

مسئلہ ۱ اگر بائع نے عقد کے بعد ثمن میں کچھ کمی کر دی تو چونکہ یہ کمی اصل عقد کے ساتھ ملحق ہوتی ہے جس کا بیان کتاب البیوع[3] میں گزر چکا ہے لہٰذا شفیع کے حق میں بھی اس کمی کا اعتبار ہوگا یعنی اس کمی کے بعد جو کچھ باقی ہے اُس کے بدلے میں شفیع اس جائداد کو لے گا اور اگر بائع نے پورا ثمن ساقط کر دیا تو اس کا اعتبار نہیں یعنی شفیع کو پورا ثمن دینا ہوگا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ بائع نے پہلے نصف ثمن کم کر دیا اس کے بعد بقیہ نصف بھی ساقط کر دیا تو شفیع سے نصف اول ساقط ہو گیا اور بعد میں جو ساقط کیا ہے یہ دینا ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳ بائع نے مشتری کو ثمن ہبہ کر دیا اس کی دو صورتیں ہیں ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد ہبہ کیا ہے تو اس کا اعتبار نہیں

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب العاشر فی الإختلاف...إلخ، ج٥، ص١٨٩.

2 ......المرجع السابق.

3 ......بہارِ شریعت، ج٢، حصہ١١۔

4 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل فيما يؤخذ به المشفوع، ج٢، ص٣١٥.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٨٤.

www.dawateislami.net

یعنی شفیع پورا ثمن دے اور قبضہ سے پہلے ثمن کا کچھ حصہ ہبہ کیا تو شفیع سے یہ رقم ساقط ہوجائے گی۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: بائع نے ایک شخص کو بیع کا وکیل کیا اُس وکیل نے عقد کے بعد مشتری سے ثمن کا کچھ حصہ کم کردیا اگرچہ یہ کمی مشتری کے حق میں معتبر ہے کہ اُس سے یہ حصہ کم ہوجائے گا مگر اس کمی کا وکیل ضامن ہے یعنی بائع کو پورا ثمن یہ دے گا لہٰذا شفیع کے حق میں اس کمی کا اعتبار نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: شفیع کو معلوم تھا کہ ایک ہزار میں مشتری نے خریدا ہے اس نے ہزار دے دیے اس کے بعد بائع نے سو روپے کی مشتری سے کمی کردی تو یہ رقم شفیع سے بھی کم ہوجائے گی یعنی شفعہ سے پہلے بائع نے کم کیا یا بعد میں دونوں کا ایک حکم ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶: مشتری نے عقد کے بعد ثمن میں اضافہ کیا یہ زیادتی بھی اصل عقد کے ساتھ لاحق ہوگی مگر شفیع کا حق پہلے ثمن کے ساتھ متعلق ہوچکا اور شفیع پر یہ زیادتی لازم کرنے میں اُس کا ضرر ہے لہٰذا اس کا اعتبار نہیں شفیع کو وہ چیز پہلے ہی ثمن میں مل جائے گی۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۷: مشتری نے جائداد کو مثلی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو شفیع اُس کی مثل دے کر جائداد کو حاصل کرسکتا ہے اور قیمی چیز کے عوض میں خریدا ہے تو اس چیز کی بیع کے وقت جو قیمت تھی شفیع کو وہ دینی ہوگی اور اگر جائداد غیر منقولہ[5] کو جائداد غیر منقولہ کے عوض میں خریدا ہے مثلاً اپنے مکان کے عوض میں دوسرا مکان خریدا اور فرض کرو دونوں مکان کے دو شفیع ہوں اور دونوں نے بذریعہ شفعہ لینا چاہا تو اُس مکان کی قیمت کے بدلے میں اس مکان کو لے گا اور اس کی قیمت کے عوض میں اس کو لے گا۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۸: عقد بیع میں ثمن کی ادا کے لیے کوئی میعاد مقرر تھی تو شفیع کو اختیار ہے کہ ابھی ثمن دے کر مکان لے لے اور چاہے تو میعاد پوری ہونے کا انتظار کرے جب میعاد پوری ہو اُس وقت ثمن ادا کر کے چیز لے اور یہ نہیں کرسکتا کہ چیز تو اب لے

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الشفعۃ، باب طلب الشفعۃ، مطلب:طلب عند القاضی...إلخ، ج۹، ص۳۸۳.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الشفعۃ، باب طلب الشفعۃ، مطلب:طلب عند القاضی...إلخ، ج۹، ص۳۸۳.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعۃ، باب طلب الشفعۃ، ج۹، ص۳۸٤.

4 ......"الھدایۃ"، کتاب الشفعۃ، فصل فیما یؤخذ بہ المشفوع، ج۲، ص۳۱۵.

5 ......وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہوسکتی ہو۔

6 ......"الھدایۃ"، کتاب الشفعۃ، فصل فیما یؤخذ بہ المشفوع، ج۲، ص۳۱۵.

www.dawateislami.net

اور ثمن میعاد پوری ہونے پر ادا کرے۔ مگر دوسری صورت میں جو انتظار کرنے کے لیے کہا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ شفعہ طلب کرنے میں انتظار کرے اگر طلب شفعہ میں دیر کرے گا تو شفعہ ہی باطل ہوجائے گا بلکہ شفعہ تو اسی وقت طلب کرے گا اور چیز اُس وقت لے گا جب میعاد پوری ہوگی۔ اور پہلی صورت میں کہ اسی وقت ثمن ادا کرکے لے اگر اس نے وہ ثمن بائع کو دیا تو مشتری سے بائع کا مطالبہ ساقط ہوگیا اور اگر مشتری کو دیا تو مشتری کو اختیار ہے کہ وہ بائع کو اُس وقت دے جب میعاد پوری ہوجائے بائع اُس سے ابھی مطالبہ نہیں کرسکتا۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۹ مشتری نے جدید تعمیر کی یا زمین میں درخت نصب کردیے اور بذریعہ شفعہ یہ جائداد شفیع کو دلائی گئی تو وہ مشتری سے یہ کہے کہ اپنی عمارت توڑ کر اور درخت کاٹ کر لے جائے اور اگر عمارت توڑنے اور درخت کھودنے میں زمین خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس عمارت کو توڑنے کے بعد اور درخت کاٹنے کے بعد جو قیمت ہو وہ قیمت مشتری کو دیدے اور ان چیزوں کو خود لے لے۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۰ مشتری نے اُس زمین میں کاشت کی اور فصل طیار ہونے سے پہلے شفیع نے شفعہ کرکے لے لی تو مشتری کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا کہ اپنی کچی کھیتی کاٹ لے بلکہ شفیع کو فصل طیار ہونے تک انتظار کرنا ہوگا اور اس زمانے کی اُجرت بھی مشتری سے نہیں دلائی جائے گی۔ ہاں اگر زراعت سے زمین میں کچھ نقصان پیدا ہوگیا تو بقدر نقصان ثمن میں سے کم کرکے بقیۂ ثمن شفیع ادا کرے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ مشتری نے مکان میں روغن کرلیا یا رنگ کرایا یا سفیدی کرائی یا پلاستر کرایا تو ان چیزوں کی وجہ سے مکان کی قیمت میں جو کچھ اضافہ ہوا شفیع کو یہ بھی دینا ہوگا اور اگر نہ دینا چاہے تو شفعہ چھوڑ دے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے مکان خریدا اور اُسے خود اسی مشتری نے مُنہدِم کردیا[5] یا کسی دوسرے شخص نے مُنہدِم کردیا

---

1 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل فيما يؤخذ به المشفوع، ج٢، ص٣١٥، ٣١٦.
و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٨٥، ٣٨٦.

2 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، فصل فيما يؤخذ به المشفوع، ج٢، ص٣١٦.
و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٨٧.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثامن في تصرف المشتري...إلخ، ج٥، ص١٨٠.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج٩، ص٣٨٧.

5 ......گرادیا۔

www.dawateislami.net

تو ثمن کو زمین اور بنی ہوئی عمارت کی قیمت پر تقسیم کریں۔ زمین کے مقابل میں ثمن کا جتنا حصہ آئے وہ دے کر زمین لے لے اور اگر وہ عمارت خود منہدم ہوگئی کسی نے گرائی نہیں تو ثمن کو اُس زمین اور اس ملبہ پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں پڑے اوس کے عوض میں زمین کو لے لے۔ اور آگ سے وہ مکان جل گیا اور کوئی سامان باقی نہ رہا یا سیلاب ساری عمارت کو بہالے گیا تو پورے ثمن کے عوض میں شفیع اُس زمین کو لے سکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مشتری نے صرف عمارت بیچ دی اور زمین نہیں بیچی ہے مگر عمارت ابھی قائم ہے تو شفیع اُس بیع کو توڑ سکتا ہے اور عمارت و زمین دونوں کو بذریعۂ شفعہ لے سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مشتری یا کسی دوسرے نے عمارت منہدم کردی ہے یا وہ خود گرگئی اور ملبہ موجود ہے شفیع یہ چاہتا ہے کہ شفعہ میں اس سامان کو بھی لے لے وہ ایسا نہیں کرسکتا بلکہ صرف زمین کو لے سکتا ہے۔ یوہیں اگر مشتری نے مکان میں سے دروازے نکلوا کر بیچ ڈالے تو شفیع ان دروازوں کو نہیں لے سکتا بلکہ دروازوں کی قیمت کی قدر زرِ ثمن سے کم کر کے مکان کو شفعہ میں لے سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: مکان کا کچھ حصہ دریابُرد ہوگیا[4] کہ اس حصہ میں دریا کا پانی جاری ہے تو ماَبقی[5] کو حصۂ ثمن کے مقابل میں شفیع لے سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: زمین خریدی جس میں درخت ہیں اور درختوں میں پھل لگے ہوئے ہیں اور مشتری نے پھل بھی اپنے لیے شرط کرلیے ہیں اور اس میں شفعہ ہوا اگر پھل اب بھی موجود ہیں تو شفیع زمین و درخت اور پھل سب کو لے گا اور اگر پھل ٹوٹ چکے ہیں تو صرف زمین و درخت لے گا اور پھلوں کی قیمت ثمن سے کم کردی جائے گی۔ اور اگر خریدنے کے بعد پھل آئے اس میں چند صورتیں ہیں ابھی تک درخت بائع ہی کے قبضہ میں تھے کہ پھل آگئے تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور پھل توڑ لیے ہوں تو ان کی قیمت کی مقدار ثمن سے کم کی جائے گی۔ اور اگر مشتری کے قبضہ کرنے کے بعد پھل آئے اور پھل موجود ہیں تو شفیع پھلوں کو بھی لے گا اور ثمن میں اضافہ نہیں کیا جائے گا اور اگر مشتری نے توڑ کر بیچ ڈالے یا کھالیے تو شفیع کو زمین و درخت ملیں گے اور ثمن میں

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشفعة، الباب الثامن فی تصرف المشتری... إلخ، ج٥، ص١٨٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... یعنی دریا بہالے گیا۔

5 ...... باقی ماندہ۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الشفعة، الباب الثامن فی تصرف المشتری... إلخ، ج٥، ص١٨٠.

www.dawateislami.net

کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔[1] (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: بیع میں پھل مشروط تھے اور آفت سماویہ[2] سے پھل جاتے رہے تو ان کے مقابل میں ثمن کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر بعد میں پیدا ہوئے اور آفت سماویہ سے جاتے رہے تو ثمن میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۸: شفیع کے لینے سے پہلے مشتری نے جائداد میں تصرفات کیے شفیع اُس کے تمام تصرفات کو رد کر دے گا مثلاً مشتری نے بیع کر دی یا ہبہ کر دی اور قبضہ بھی دے دیا یا اُس کو صدقہ کر دیا بلکہ اُس کو مسجد کر دیا اور اُس میں نماز بھی پڑھ لی گئی یا اُس کو قبرستان بنایا اور مردہ بھی اُس میں دفن کر دیا گیا یا اور کسی قسم کا وقف کیا غرض کسی قسم کا تصرف کیا ہو شفیع ان تمام تصرفات کو باطل کر کے وہ جائداد لے لے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹: شفعہ سے پہلے مشتری نے جو کچھ تصرّف کیا ہے وہ تصرّف صحیح ہے مگر شفیع اُس کو توڑ دے گا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ تصرّف ہی صحیح نہیں ہے لہٰذا اس جائداد کو اگر مشتری نے کرایہ پر دیا تو یہ کرایہ مشتری کے لیے حلال ہے بلکہ اگر اُس نے بیع کر ڈالی ہے تو ثمن بھی مشتری کے لیے حلال طیّب ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک مکان کا نصف حصہ غیر معین خریدا خریدنے کے بعد بذریعہ تقسیم مشتری نے اپنا حصہ جدا کر لیا یہ تقسیم آپس کی رضامندی سے ہو یا حکمِ قاضی سے بہرحال شفیع اسی حصہ کو لے سکتا ہے جو مشتری کو ملا اُس تقسیم کو توڑ کر جدید تقسیم نہیں کرا سکتا اور اگر مکان میں دو شخص شریک تھے ایک نے اپنا حصہ بیع کر دیا اور مشتری نے دوسرے شریک سے تقسیم کرائی اور اپنا حصہ جدا کر لیا اس صورت میں شفیع اس تقسیم کو توڑ سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

کس میں شفعہ ہوتا ہے اور کس میں نہیں

مسئلہ ۱: شفعہ صرف جائداد غیر منقولہ میں ہوسکتا ہے جس کی مِلک مال کے عوض میں حاصل ہوئی ہو اگرچہ وہ جائداد

1 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۲، ص۳۱۷.
و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۹، ص۳۹۰.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثامن فى تصرف المشترى...إلخ، ج۵، ص۱۸۰.

2 ......قدرتی آفت مثلاً بارش، آندھی، طوفان وغیرہ۔

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب طلب الشفعة، ج۹، ص۳۹۰.

4 ......المرجع السابق، ص۳۸۸.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الشفعة، الباب الثامن فى تصرف المشترى...إلخ، ج۵، ص۱۸۱.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

قابل تقسیم نہ ہو جیسے چکی کا مکان اور حمام اور کوآں اور چھوٹی کوٹھری کہ یہ چیزیں اگر چہ قابل تقسیم نہیں ہیں ان میں بھی شفعہ ہوسکتا ہے۔ جائداد منقولہ میں شفعہ نہیں ہوسکتا لہٰذا کشتی اور صرف عمارت یا صرف درخت کسی نے خریدے ان میں شفعہ نہیں ہوسکتا اگرچہ یہ طے پایا ہو کہ عمارت اور درخت برقرار رہیں گے ہاں اگر عمارت یا درخت کو زمین کے ساتھ فروخت کیا تو تبعاً ان میں بھی شفعہ ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲ جائداد غیر منقولہ کو نکاح کا مَہر قرار دیا یا عورت نے اُس کے عوض میں خلع کرایا یا کسی چیز کی اُجرت اُس کو قرار دیا یا دمِ عمد کا اُسے بدل صلح قرار دیا یا وراثت میں ملی یا کسی نے بطور صدقہ دے دی یا ہبہ کی بشرطیکہ ہبہ میں عوض کی شرط نہ ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ ان سب صورتوں میں مال کے عوض میں ملک نہیں حاصل ہوئی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ کسی شخص پر ایک چیز کا دعویٰ تھا اس نے اپنا مکان دے کر مدعی سے صلح کر لی اس پر شفعہ ہوسکتا ہے اگر چہ یہ صلح انکار یا سکوت[3] کے بعد ہو کیونکہ مدعی اس کو اپنے اس حق کے عوض میں لینا قرار دیتا ہے اور شفعہ کا تعلق اسی مدعی سے ہے لہٰذا مدعیٰ علیہ کے انکار کا اعتبار نہیں اور اگر اسی مکان کا دعویٰ تھا اور مدعیٰ علیہ نے اقرار کے بعد کچھ دے کر مدعی سے صلح کر لی تو شفعہ ہوسکتا ہے کہ یہ صلح حقیقۃً اُن داموں کے عوض اس مکان کو خریدنا ہے اور اگر مدعیٰ علیہ نے انکار یا سکوت کے بعد صلح کی تو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ یہ صلح بیع کے حکم میں نہیں ہے بلکہ کچھ دے کر جھگڑا کاٹنا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ اگر بیع میں بائع نے اپنے لیے خیار شرط کیا ہو تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ نہیں ہوسکتا کہ خیار ہوتے ہوئے مبیع مِلکِ بائع سے خارج ہی نہ ہوئی شفعہ کیونکر ہو اور صحیح یہ ہے کہ شفعہ کی طلب خیار ساقط ہونے پر کی جائے اور اگر مشتری نے اپنے لیے خیار شرط کیا تو شفعہ ہوسکتا ہے کیونکہ مبیع مِلکِ بائع سے خارج ہوگئی اور اندرون مدت خیار شفیع نے لے لیا تو بیع واجب ہوگئی اور شفیع کے لیے خیار شرط نہیں حاصل ہوگا۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ بیع فاسد میں اُس وقت شفعہ ہوگا جب بائع کا حق منقطع ہو جائے یعنی اُسے واپس لینے کا حق نہ رہے مثلاً اس جائداد میں مشتری نے کوئی تصرّف کرلیا نئی عمارت بنائی اب شفعہ ہوسکتا ہے اور ہبہ بشرطِ العوض[6] میں اُس وقت شفعہ ہوسکتا ہے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما تثبت هي فيه أو لاتثبت، ج۹، ص۳۹۳.

2 ......المرجع السابق، ص۳۹٤.

3 ......خاموشی۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الشفعة، باب ما تثبت هي فيه أو لاتثبت، ج۹، ص۳۹٤.

5 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب ما تجب فيه الشفعة...إلخ، ج۲، ص۳۱۹.

6 ......وہ ہبہ جس میں عوض مشروط ہو۔

www.dawateislami.net

جب تقابض بدلین ہو جائے یعنی اس نے اس کی چیز اور اس نے اس کی چیز پر قبضہ کرلیا اور فقط ایک نے قبضہ کیا ہو دوسرے نے قبضہ نہیں کیا ہو تو شفعہ نہیں ہوسکتا اور فرض کرو ایک نے ہی قبضہ کیا اور شفیع نے شفعہ کی تسلیم کردی تو دوسرے کے قبضہ کے بعد شفعہ کرسکتا ہے کہ وہ پہلی تسلیم صحیح نہیں کہ قبل از وقت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۶ بیع فاسد کے ذریعہ سے ایک مکان خریدا اس کے بعد اس مکان کے پہلو میں دوسرا مکان فروخت ہوا اگر وہ مکان اول ابھی تک بائع ہی کے قبضہ میں ہے تو بائع شفعہ کرسکتا ہے کیوں کہ بیع فاسد سے بائع کی مِلک زائل نہیں ہوئی اور اگر مشتری کو قبضہ دے دیا ہے تو مشتری شفعہ کرسکتا ہے کہ اب یہ مالک ہے اور اگر بائع کا قبضہ تھا اور اس نے شفعہ کا دعویٰ کیا تھا اور قبل فیصلہ مشتری کو قبضہ دے دیا شفعہ باطل ہوگیا اور فیصلہ کے بعد مشتری کے قبضہ میں دیا تو جائداد مَشفوعہ[2] پر اس کا کچھ اثر نہیں اور اگر مشتری کا قبضہ تھا اور مشتری نے شفعہ کا دعویٰ بھی کیا تھا اور قبل فیصلہ بائع نے مشتری سے واپس لے لیا تو مشتری کا دعویٰ باطل ہوگیا اور بعد فیصلہ بائع نے واپس لیا تو اس کا کچھ اثر نہیں یعنی مشتری اس مکان کا مالک ہے جس کو بذریعۂ شفعہ حاصل کیا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۷ جائداد فروخت ہوئی اور شفیع نے شفعہ سے انکار کردیا پھر مشتری نے خیار رویت یا خیار شرط کی وجہ سے واپس کردی یا اس میں عیب نکلا اور حکم قاضی سے واپس ہوئی تو اس واپسی کو بیع قرار دے کر شفیع شفعہ نہیں کرسکتا کہ یہ واپسی فسخ ہے بیع نہیں ہے اور اگر عیب کی صورت میں بغیر حکم قاضی بائع نے خود واپس لے لی تو شفعہ ہوسکتا ہے کہ حق ثالث میں یہ بیع جدید ہے۔ یوہیں اگر بیع کا اقالہ ہوا تو شفعہ ہوسکتا ہے۔[4] (درمختار)

شفعہ باطل ہونے کے وجوہ

مسئلہ ۱ طلب مواثبت یا طلب اشہاد نہ کرنے سے شفعہ باطل ہوجاتا ہے۔ شفعہ کی تسلیم سے بھی باطل ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہے کہ اس مکان کا شفعہ میں نے تسلیم کردیا۔ بائع کے لیے تسلیم کرے یا مشتری یا وکیل مشتری کے لیے، قبضۂ مشتری سے قبل تسلیم کرے یا بعد میں ہر صورت میں باطل ہوجاتا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ بیع کے بعد تسلیم ہوا اور اگر بیع سے قبل تسلیم پائی گئی تو اس سے شفعہ باطل نہیں ہوگا۔ یوہیں اگر یہ کہے کہ میں نے شفعہ باطل کردیا یا ساقط کردیا جب بھی شفعہ باطل ہوجائے گا۔ نابالغ

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب طلب عند القاضی...إلخ، ج۹، ص۳۹۳.

2 ......وہ جائداد جس پر شفعہ کا دعویٰ کیا گیا۔

3 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب ما تجب فيه الشفعة...إلخ، ج۲، ص۳۲۰.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما تثبت هي فيه أولاتثبت، ج۹، ص۳۹۶.

www.dawateislami.net

کے لیے حق شفعہ تھا اُس کے باپ یا وصی نے تسلیم کی شفعہ باطل ہوگیا۔[1] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲ طلب شفعہ کے لیے وکیل کیا تھا وکیل نے قاضی کے پاس شفعہ کی تسلیم کردی یا یہ اقرار کیا کہ میرے موکل نے تسلیم کردی ہے اس سے بھی شفعہ باطل ہوجائے گا اور اگر یہ تسلیم یا اقرار تسلیم قاضی کے پاس نہ ہو تو شفعہ باطل نہیں ہوگا مگر یہ وکیل وکالت سے خارج ہوجائے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ جس شخص کے لیے تسلیم کا حق ہے اس کا سکوت بھی شفعہ کو باطل کردیتا ہے مثلاً باپ یا وصی کا خاموش رہنا بھی مُبطِل[3] ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ مشتری نے شفیع کو کچھ دے کر مصالحت کرلی کہ شفعہ نہ کرے یہ صلح بھی باطل ہے کہ جو کچھ دینا قرار پایا ہے رشوت ہے اور اس صلح کی وجہ سے شفعہ بھی باطل ہوگیا۔ یوہیں اگر حق شفعہ کو مال کے بدلے میں بیع کیا یہ بیع بھی باطل ہے اور شفعہ بھی باطل ہوگیا۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ شفیع نے مشتری سے یوں مصالحت کی نصف مکان مجھے اتنے میں دے دے یہ صلح صحیح ہے اور اگر یوں مصالحت کی کہ یہ کمرہ مجھے دے دے اس کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہے وہ میں دوں گا تو صلح صحیح نہیں مگر شفعہ بھی ساقط نہ ہوگا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶ شفیع نے مشتری سے اوس جائداد کا نرخ چکایا یا یہ کہا کہ میرے ہاتھ بیع تولیہ کردو یا اجارہ پر لیا یا مشتری سے کہا میرے پاس ودیعت[7] رکھ دو یا میرے لیے ودیعت رکھ دو یا میرے لیے اس کی وصیت کردو یا مجھے صدقہ کے طور پر دے دو ان سب صورتوں میں شفعہ کی تسلیم ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۳۹۸۔۴۰۰.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشفعة، الباب التاسع فیما یبطل به...إلخ، ج۵، ص۱۸۲ والباب الثانی عشرفی شفعة الصبِيِّ، ص۱۹۲.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۴۰۰.

3 ......یعنی شفعہ کو باطل کرنے والا ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۴۰۰.

5 ......"الهدایة"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج۲، ص۳۲۱.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۴۰۱.

7 ......امانت۔

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشفعة، الباب التاسع فیما یبطل به...إلخ، ج۵، ص۱۸۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ ہبہ بشرط العوض میں بعد تقابضِ بدلین شفیع نے شفعہ کی تسلیم کی اس کے بعد اون دونوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم نے اُس عوض کے مقابل میں بیع کی تھی اب شفیع کو شفعہ کا حق نہیں ہے اور اگر ہبہ بغیر عوض میں بعد تسلیم شفعہ اون دونوں نے ہبہ بشرط العوض یا بیع کا اقرار کیا تو شفعہ کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ شفعہ کے فیصلہ سے پہلے شفیع مرگیا شفعہ باطل ہوگیا یعنی اس میں میراث نہیں ہوگی کہ وہ مرگیا تو اس کا وارث اس کے قائم مقام ہوکر شفعہ کرے اور فیصلہ کے بعد شفیع کا انتقال ہوا تو شفعہ باطل نہیں ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۹ مشتری یا بائع کی موت سے شفعہ باطل نہیں ہوتا بلکہ شفیع اون کے وارثوں سے مطالبہ کرے گا کہ یہ اُن کے قائم مقام ہیں اور مشتری کے ذمہ اگر دَین ہے تو اُس کی ادا کے لیے یہ جائداد نہیں بیچی جائے گی۔ قاضی یا وصی نے بیع کردی ہو تو شفیع اس بیع کو باطل کردے گا اور اگر مشتری نے یہ وصیّت کی ہے کہ فلاں کو دی جائے تو یہ وصیت بھی شفیع باطل کردے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ جس جائداد کے ذریعہ سے شفعہ کرتا ہے قبل فیصلہ شفیع نے وہ جائداد بیع کردی حق شفعہ باطل ہوگیا اگرچہ اس جائداد کی بیع کا اُسے علم نہ تھا جس پر شفعہ کرتا۔ یوہیں اگر اُس کو مسجد یا مقبرہ کردیا یا کسی دوسری طرح وقف کردیا اب شفعہ نہیں کرسکتا اور اگر اُس جائداد کو بیع کردیا مگر اپنے لیے خیار شرط رکھا ہے تو جب تک خیار ساقط نہ ہو شفعہ باطل نہیں ہوگا۔[4] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۱ شفیع نے اپنی پوری جائداد نہیں فروخت کی ہے بلکہ آدھی یا تہائی بیچی الغرض کچھ باقی ہے تو شفعہ کا حق بدستور قائم ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ شفیع نے مشتری سے وہ جائداد خریدلی اس کا شفعہ باطل ہوگیا دوسرا شخص جو اس کی برابر کا ہے یعنی مثلاً یہ بھی شریک ہے وہ بھی شریک ہے یا اس سے کم درجہ کا ہے یعنی یہ شریک ہے وہ پڑوسی ہے یہ شفعہ کرسکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلی بیع کے لحاظ سے شفعہ کرے یا دوسری بیع جو مشتری و شفیع کے مابین ہوئی ہے اس کے لحاظ سے شفعہ کرے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب التاسع فيما يبطل به...إلخ، ج٥، ص١٨٢.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب ما يُبطلها، ج٩، ص٤٠١.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الشفعة، باب ما يبطلها، ج٩، ص٤٠١.

4 ......"الهداية"، كتاب الشفعة، باب ما يبطل به الشفعة، ج٢، ص٣٢١.
و"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب ما يبطلها، ج٩، ص٤٠٢.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الشفعة، الباب التاسع فيما يبطل به...إلخ، ج٥، ص١٨٤.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الشفعة، باب ما يبطلها، ج٩، ص٤٠٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ شفیع نے ضمان درک کیا یعنی مشتری کو اندیشہ تھا کہ اگر اس جائداد کا کوئی دوسرا مالک نکل آیا تو جائداد ہاتھ سے نکل جائے گی اور بائع سے ثمن کی وصولی کی کیا صورت ہوگی شفیع نے ضمانت کرلی شفعہ باطل ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ بائع نے شفیع کو بیع کا وکیل کیا اسی وکیل نے بیع کی اب شفعہ نہیں کرسکتا اور مشتری نے کسی کو مکان خریدنے کا وکیل کیا تھا اُس نے خریدا تو اس خریدنے کی وجہ سے شفعہ نہیں باطل ہوگا۔ یوہیں اگر بائع نے بیع میں شفیع کے لیے خیار شرط کیا کہ اُسے اختیار ہے بیع کو نافذ کرے یا نہ کرے اُس نے نافذ کردی حق شفعہ باطل ہوگیا۔ اور اگر مشتری نے ایسے شخص کے لیے خیار شرط کیا جو شفعہ کرے گا اُس نے خیار ساقط کرکے بیع کو نافذ کردیا حق شفعہ نہیں باطل ہوگا۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵ شفیع کو یہ خبر ملی تھی کہ مکان ایک ہزار کو فروخت ہوا ہے اوس نے تسلیم شفعہ کردی بعد میں معلوم ہوا کہ ہزار سے کم میں فروخت ہوا ہے یا ہزار روپے میں نہیں فروخت ہوا ہے بلکہ اتنے من گیہوں یا جو کے بدلے میں فروخت ہوا ہے اگرچہ ان کی قیمت ایک ہزار بلکہ ایک ہزار سے زیادہ ہو تو تسلیم صحیح نہیں بلکہ شفعہ کرسکتا ہے اور اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ ہزار روپے کی اشرفیوں کے عوض میں فروخت ہوا ہے یا عروض کے عوض میں فروخت ہوا جن کی قیمت ایک ہزار ہے تو شفعہ نہیں کرسکتا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ شفیع کو یہ خبر ملی کہ ثمن از قبیل مکیل وموزون فلاں چیز ہے اور تسلیم شفعہ کردی بعد کو معلوم ہوا کہ مکیل و موزون کی دوسری جنس ثمن ہے تو شفعہ کرسکتا ہے اگرچہ اس کی قیمت اُس سے کم یا زیادہ ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ یہ خبر ملی تھی کہ مشتری زید ہے اس نے تسلیم کردی بعد کو معلوم ہوا کہ دوسرا شخص ہے تو شفعہ کرسکتا ہے اور اگر بعد کو معلوم ہوا کہ زید وعمرو دونوں مشتری ہیں تو زید کے حصہ میں نہیں کرسکتا عَمْرو کے حصہ میں کرسکتا ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸ شفیع کو خبر ملی تھی کہ نصف مکان فروخت ہوا ہے اُس نے تسلیم شفعہ کردی بعد میں معلوم ہوا کہ پورا مکان فروخت ہوا تو شفعہ کرسکتا ہے اور اگر پہلے یہ خبر تھی کہ کل فروخت ہوا اُس نے تسلیم کردی بعد کو معلوم ہوا کہ نصف فروخت ہوا تو شفعہ نہیں کرسکتا۔[6] (درمختار) یہ اُس صورت میں ہے کہ کل کا جو ثمن تھا اُتنے ہی میں نصف کا فروخت ہونا معلوم ہوا اور اگر یہ صورت

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۴۰۲.

2 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج۲، ص۳۲۱.

3 ......المرجع السابق، ص۳۲۲.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الشفعة، الباب التاسع فیما یبطل به...إلخ، ج۵، ص۱۸۴.

5 ......"الهداية"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج۴، ص۳۲۲.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج۹، ص۴۰۳.

www.dawateislami.net

نہ ہو بلکہ نصف کاثمن کل کے ثمن کا نصف ہے تو شفعہ کرسکتا ہے مثلاً پہلے یہ خبر ملی تھی کہ پورا مکان ایک ہزار میں فروخت ہوا اور اب یہ معلوم ہوا کہ نصف مکان پانسو میں فروخت ہوا تو شفعہ ہوسکتا ہے پہلے کی تسلیم مانع نہیں ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ شفیع نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان جو فروخت ہوا ہے میرا ہی ہے بائع کا نہیں ہے شفعہ نہیں کرسکتا یعنی شفعہ باطل ہوگیا اور اگر پہلے شفعہ کا دعویٰ کیا اور اب کہتا ہے کہ میرا ہی مکان ہے یہ دعویٰ نامقبول ہے۔[2] (خانیہ) اور اگر یوں کہا کہ یہ مکان میرا ہے اور میں اس کا شفیع ہوں اگر مالک ہونے کی حیثیت سے ملا تو ملا ورنہ شفعہ سے لوں گا اس طرح کہنے سے نہ شفعہ باطل ہوا نہ دعوائے مِلک باطل۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۰ جس جانب شفیع کا مکان یا زمین ہے اس جانب ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک ایک ہاتھ چھوڑ کر باقی مکان بیچ ڈالا یعنی جائداد مبیعہ اور جائداد شفیع میں فاصلہ ہوگیا اب شفعہ نہیں کرسکتا کہ دونوں میں اتصال ہی نہ رہا۔ یوہیں اگر ایک ہاتھ کی قدر یہاں سے وہاں تک مشتری کو ہبہ کردیا اور قبضہ بھی دے دیا اس کے بعد باقی جائداد کو فروخت کیا تو شفعہ نہیں کرسکتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱ مکان کے سو سہام[5] میں سے ایک سہم پہلے خرید لیا باقی سہام کو بعد میں خریدا تو پروسی کا شفعہ صرف پہلے سہم میں ہوسکتا ہے کہ بعد میں جو کچھ خریدا ہے اُس میں خود مشتری شریک ہے۔ مشتری ان ترکیبوں سے شفعہ کا حق باطل کرسکتا ہے۔[6] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۲ شفعہ ثابت ہوجانے کے بعد اس کے اسقاط کا حیلہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے مثلاً مشتری شفیع سے یہ کہے کہ تم شفعہ کرکے کیا کروگے اگر تم اسے لینا ہی چاہتے ہو تو جتنے میں میں نے لیا ہے اتنے میں تمہارے ہاتھ فروخت کردوں گا شفیع نے کہہ دیا ہاں یا کہا میں خرید لوں گا شفعہ باطل ہوگیا یا اس سے کسی مال پر مشتری نے مصالحت کرلی شفعہ بھی باطل ہوگیا اور مال بھی نہیں دینا پڑا۔[7] (نہایہ وغیرہا)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الشفعة، الباب التاسع فیما یبطل به...إلخ، ج٥، ص١٨٤.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الشفعة، فصل فی الطلب، ج٢، ص٤٤٧.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الشفعة، باب ما یبطلها، ج٩، ص٤١٧.

4 ......"الھدایة"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج٤، ص٣٢٢.

5 ......سہم کی جمع حصے۔

6 ......"الھدایة"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج٤، ص٣٢٢، وغیرھا.

7 ......"العنایة" علی "فتح القدیر"، کتاب الشفعة، باب ما یبطل به الشفعة، ج٨، ص٣٤٤، وغیرھا.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳: ایسی ترکیب کرنا کہ شفعہ کا حق ہی نہ پیدا ہونے پائے امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک مکروہ ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ اس میں کراہت نہیں قولِ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی پر فتوٰی دیا جاتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۴: نابالغ بچہ کو بھی حق شفعہ حاصل ہوتا ہے بلکہ جو بچہ ابھی پیٹ میں ہے اوس کو بھی یہ حق حاصل ہے جب کہ جائداد کی خریداری سے چھ ماہ کے اندر پیدا ہوگیا ہو اور اگر شکم میں بچہ ہے اور اس کا باپ مرگیا اور یہ جائداد کا وارث ہوا اور اس کے باپ کے مرنے کے بعد جائداد فروخت ہوئی تو اگرچہ وقت خریداری سے چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو شفعہ کا بھی اسے حق ملے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: نابالغ کے لیے جب حق شفعہ ہے تو اس کا باپ یا باپ کا وصی یہ نہ ہو تو دادا پھر اس کے بعد اس کا وصی یہ بھی نہ ہو تو قاضی نے جس کو وصی مقرر کیا ہو وہ شفعہ کو طلب کرے گا اور ان میں سے کوئی نہ ہو تو یہ خود بالغ ہو کر مطالبہ کرے گا اور اگر ان میں سے کوئی ہو مگر اس نے قصداً طلب نہ کیا تو شفعہ کا حق جاتا رہا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: باپ نے ایک مکان خریدا اور اُس کا نابالغ لڑکا شفیع ہے اور باپ نے نابالغ کی طرف سے طلب شفعہ نہیں کی شفعہ باطل ہوگیا کہ خریدنا طلب شفعہ کے منافی نہ تھا اور اگر باپ نے مکان بیچا اور نابالغ لڑکا شفیع ہے اور باپ نے طلب نہ کی شفعہ باطل نہ ہوا کہ بیع کرنا طلب شفعہ کے منافی تھا اور اس صورت میں وہ لڑکا بعد بلوغ شفعہ طلب کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: باپ نے مکان غبن فاحش کے ساتھ خریدا تھا اس وجہ سے نابالغ کے لیے شفعہ طلب نہیں کیا کہ اُس کے مال سے نقصان کے ساتھ اُسے لینے کا حق نہ تھا اس صورت میں حق شفعہ باطل نہیں ہے وہ لڑکا بالغ ہو کر شفعہ کرسکتا ہے۔[5] (عالمگیری)

تقسیم کا بیان

تقسیم کا جواز قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت۔

قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ ﴾[6]

''اورانھیں خبر دے دو کہ پانی کی ان کے مابین تقسیم ہے۔''

1 ......''الدرالمختار''، کتاب الشفعة، باب ما يبطلها، ج۹، ص۴۰۸.

2 ......''الفتاوی الهندية''، کتاب الشفعة، الباب الثاني عشر في شفعة الصبي، ج۵، ص۱۹۱.

3 ......المرجع السابق، ص۱۹۲.　4 ......المرجع السابق.　5 ......المرجع السابق.

6 ......پ۲۷، القمر: ۲۸.

www.dawateislami.net

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى ﴾[1]

''جب تقسیم کے وقت رشتہ والے آ جائیں۔''

اور احادیث اس بارہ میں بہت ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے غنیمتوں اور میراثوں کی تقسیم فرمائی اور اس کے جواز پر اجماع بھی منعقد ہے۔

مسئلہ ۱ شرکت کی صورت میں ہر ایک شریک کی مِلک دوسرے کی مِلک سے ممتاز نہیں ہوتی اور ہر ایک کسی مخصوص حصہ سے نفع پر قادر نہیں ہوتا ان حصوں کو جدا کر دینے کا نام تقسیم ہے جب شرکا میں سے کوئی شخص تقسیم کی درخواست کرے تو قاضی پر لازم ہے کہ اُس کی درخواست قبول کرے اور تقسیم کر دے۔[2] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ قاضی کو اُس کی درخواست قبول کرنا اُس وقت ضروری ہے کہ تقسیم سے اس چیز کی منفعت فوت نہ ہو یعنی وہ چیز جس کام کے لیے عرف میں ہے وہ کام تقسیم کے بعد بھی اس سے لیا جا سکے اور اگر تقسیم سے منفعت جاتی رہے مثلاً حمام کو اگر تقسیم کر دیا جائے تو حمام نہ رہے گا اگرچہ اُس میں دوسرے کام ہو سکتے ہوں لہٰذا اس کی تقسیم سے منفعت فوت ہوتی ہے یہ تقسیم قاضی کے ذمہ لازم نہیں۔ جس چیز میں تقسیم سے منفعت فوت ہو اُس کی تقسیم اُس وقت کی جائے گی جب تمام شرکا تقسیم پر راضی ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ تقسیم میں اگرچہ ایک شریک کا حصہ دوسرے شرکا کے حصوں سے جدا کرنا ہے مگر اس میں مبادلہ کا[4] پہلو بھی پایا جاتا ہے کیونکہ شرکت کی صورت میں ہر جز میں ہر ایک شریک کی مِلک[5] ہے اور تقسیم سے یہ ہوا کہ اس کے حصہ میں جو اس کی مِلک تھی اُس کے عوض میں اس حصہ میں جو اُس کی مِلک تھی حاصل کر لی۔ مثلی چیزوں میں جُدا کرنے کا پہلو غالب ہے اور قیمی میں مبادلہ کا پہلو غالب۔[6] (درمختار)

---

1 ...... پ ٤، النساء: ٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب القسمة، الباب الثالث عشر في المتفرقات، ج٥، ص ٢٣١.

و "ردالمحتار"، كتاب القسمة، ج٩، ص ٤٢١.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب القسمة، ج٩، ص ٤٢٢.

4 ...... باہم تبدیل ہونے کا۔

5 ...... ملکیت۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص ٤٢٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴: مکیل [1] وموزون [2] اور دیگر مثلی چیزوں میں تقسیم کے بعد ایک شریک اپنا حصہ دوسرے کی عدم موجودگی [3] میں لے سکتا ہے اور قیمی چیزوں میں چونکہ مبادلہ کا پہلو غالب ہے تقسیم کے بعد ایک شریک دوسرے کی عدم موجودگی میں نہیں لے سکتا۔ [4] (ہدایہ)

مسئلہ ۵: دوشخصوں نے چیز خریدی پھر اس کو باہم تقسیم کرلیا اب ایک شخص اپنا حصہ مرابحہ کے طور پر بیع کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کرسکتا۔ [5] (ہدایہ)

مسئلہ ۶: مکیل یا موزوں دوشخصوں میں مشترک ہے ان میں ایک موجود ہے دوسرا غائب ہے یا ایک بالغ ہے دوسرا نابالغ ہے تقسیم کے بعد اُس موجود یا بالغ نے اپنا حصہ لے لیا یہ تقسیم اُس وقت صحیح ہے کہ دوسرے شریک یعنی غائب یا نابالغ کو اس کا حصہ پہنچ جائے اور اگر ان کو حصہ نہ ملا فرض کرو کہ ہلاک ہوگیا تو تقسیم باقی نہیں رہے گی ٹوٹ جائے گی یعنی جو شخص حصہ لے چکا ہے اُس حصہ کو ان دونوں کے مابین پھر تقسیم کیا جائے گا۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۷: غیر مثلی چیزیں اگر ایک ہی جنس کی ہوں اور ایک شریک نے تقسیم کا مطالبہ کیا تو دوسرا شریک تقسیم پر مجبور کیا جائے گا یہ نہیں خیال کیا جائے گا کہ یہ مبادلہ ہے اس میں رضامندی ضروری ہے البتہ شرکت کی لونڈی غلام میں جبریہ تقسیم نہیں ہے۔ [7] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۸: بہتر یہ ہے کہ تقسیم کے لیے کوئی شخص حکومت کی جانب سے مقرر کردیا جائے جس کو بیتُ المال سے وظیفہ دیا جائے اور اگر بیت المال سے وظیفہ نہ دیا جائے بلکہ اُس کی مناسب اُجرت شرکا کے ذمہ ڈال دی جائے یہ بھی جائز ہے۔ [8] (ہدایہ)

مسئلہ ۹: بانٹنے والے کی اُجرت تمام شرکا پر برابر برابر ڈالی جائے اُن کے حصوں کے کم زیادہ ہونے کا اعتبار نہ ہوگا

---

1 ......ناپ سے بکنے والی اشیاء مکیل کہلاتی ہیں۔ 2 ......وزن سے بکنے والی اشیاء موزون کہلاتی ہیں۔ 3 ......غیر موجودگی۔

4 ......"الهداية"، کتاب القسمة، ج ۲، ص ۳۲۵.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج ۹، ص ۴۲۳.

7 ......"الهداية"، کتاب القسمة، ج ۲، ص ۳۲۵.

و"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج ۹، ص ۴۲۴.

8 ......"الهداية"، کتاب القسمة، ج ۲، ص ۳۲۵.

www.dawateislami.net

مثلاً ایک شخص کی ایک تہائی ہے دوسرے کی دو تہائیاں دونوں کے ذمہ اُجرت تقسیم یکساں ہوگی کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے مواقع پر مشترک چیز میں کام کرنے والے کی اُجرت ہر ایک شریک پر بقدر حصہ ہے مثلاً مشترک غلہ کے ناپنے یا کسی چیز کے تولنے کی اُجرت یا مشترک دیوار بنانے یا اُس میں کہگل [1] کرنے کی اُجرت یا مشترک نہر کھودنے یا اُس میں سے مٹی نکالنے کی اُجرت سب شرکا کے ذمہ برابر نہیں بلکہ ہر ایک کا جتنا حصہ ہے اُسی مناسبت سے سب کو اُجرت دینی ہوگی۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ تقسیم کرنے کے لیے ایسا شخص مقرر کیا جائے جو عادل ہو امین ہو اور تقسیم کرنا جانتا ہو بددیانت یا اَناڑی [3] کو یہ کام نہ سپرد کیا جائے۔ [4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ ایک ہی شخص اس کام کے لیے معین نہ کیا جائے یعنی لوگوں کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کہ اُسی سے تقسیم کرائیں کہ اس صورت میں وہ جو چاہے گا اُجرت لے لیا کرے گا اور واجبی اُجرت سے زیادہ لوگوں سے وصول کرلیا کرے گا اور ایسا بھی موقع نہ دیا جائے کہ تقسیم کنندگان [5] باہم شرکت کرلیں کہ جو کچھ اس تقسیم کے ذریعہ سے حاصل کریں گے سب بانٹ لیں گے کہ اس میں بھی وہی اندیشہ ہے کہ اتفاق کرکے یہ لوگ اُجرت میں اضافہ کردیں گے۔ [6] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۲ شرکا نے باہم رضامندی کے ساتھ خود ہی تقسیم کرلی یہ تقسیم صحیح و لازم ہے ہاں اگر ان میں کوئی نابالغ یا مجنون ہے جس کا کوئی قائم مقام نہ ہو یا کوئی شریک غائب ہے اور اس کا کوئی وکیل بھی نہیں ہے جس کی موجودگی میں تقسیم ہو تو یہ اُس وقت لازم ہوگی کہ قاضی اسے جائز کردے یا وہ غائب حاضر ہوکر یا نابالغ بالغ ہوکر یا اُس کا ولی اس تقسیم کو جائز کردے یہ تمام اَحکام اُس وقت ہیں کہ میراث میں ان کی شرکت ہو۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ جائداد منقولہ [8] میں چند اشخاص شریک ہیں وہ کہتے ہیں ہم کو یہ جائداد وراثت میں ملی ہے یا مِلک مطلق کا

---

1 ...... بھس ملی ہوئی مٹی کا پلستر۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۲۵، ۴۲۶.

3 ...... ناتجربہ کار، ان جان، ناواقف۔

4 ...... "الهداية"، کتاب القسمة، ج۲، ص۳۲۵.

5 ...... تقسیم کرنے والے۔

6 ...... "الهداية"، کتاب القسمة، ج۲، ص۳۲۵، ۳۲۶.
و "الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۲۷.

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۲۷.

8 ...... وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہو۔

www.dawateislami.net

دعویٰ کرتے ہیں یا کہتے ہیں ہم نے خریدی ہے یا اور کسی سبب سے سب اپنی مِلک وشرکت کا دعویٰ کرتے ہیں یہ لوگ تقسیم کرانا چاہتے ہیں محض ان کے کہنے پر تقسیم کردی جائے گی ان سے خریداری وغیرہ کے گواہ کا مطالبہ نہیں ہوگا۔ یوہیں جائداد غیر منقولہ کے متعلق اگر یہ لوگ خریدنا بتاتے ہیں یا مِلک مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں تو اسے بھی تقسیم کردیا جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ جائداد غیر منقولہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم کو وراثت میں ملی ہے تو تقسیم اوس وقت کی جائے گی جب لوگ یہ ثابت کردیں کہ مورث مرگیا اور اُس کے ورثہ ہم ہی ہیں ہمارے سوا کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔ یوہیں اگر کسی جائداد غیر منقولہ کی نسبت چند شخص یہ کہتے ہیں کہ ہمارے قبضہ میں ہے اور تقسیم کرانا چاہتے ہیں تو تقسیم نہیں کی جائے گی جب تک یہ ثابت نہ کردیں کہ وہ جائداد اُنھیں کی ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اون کے قبضہ میں ہونا بطور عاریت واِجارہ ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ شرکا نے مورِث کی موت اور ورثہ کی تعداد کو ثابت کردیا مگر ان وارثوں میں کوئی نابالغ بھی ہے یا کوئی وارث موجود نہیں ہے غائب ہے تو کسی شخص کو اس نابالغ یا غائب کے قائم مقام کیا جائے گا جو نابالغ کے لیے وصی اور غائب کی طرف سے وکیل ہوگا اس کی موجودگی میں تقسیم ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ ایک وارث تنہا حاضر ہوتا ہے اور موتِ مُورِث کو ثابت کرنا چاہتا ہے تو اس کے کہنے پر تقسیم نہیں ہوسکتی جب تک کم از کم دو شخص نہ ہوں اگرچہ ان میں ایک نابالغ ہو یا موصٰی لہ[4] ہو۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ چند اشخاص نے شرکت میں کوئی چیز خریدی ہے یا میراث کے سوا کسی دوسرے طریقہ سے چیز میں شرکت ہے اور ان شرکا میں سے بعض غائب ہیں تو جب تک یہ حاضر نہ ہوں تقسیم نہیں ہوسکتی۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ ایک وارث غائب ہے اور جائداد منقولہ کل یا اس کا جز اُسی غائب کے قبضہ میں ہے تو جو ورثہ حاضر ہیں وہ تقسیم نہیں کراسکتے۔ یوہیں اگر وارث نابالغ کے قبضہ میں جائداد غیر منقولہ کل یا جز ہے تو بالغین کے مطالبہ پر تقسیم نہیں ہوسکتی۔[7] (ہدایہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمۃ، ج۹، ص۴۲۸۔۴۲۹.

2 ......المرجع السابق، ص۴۲۹.

3 ......المرجع السابق، ص۴۳۰.

4 ......وہ شخص جس کے لیے وصیت کی گئی۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمۃ، ج۹، ص۴۳۱.

6 ......المرجع السابق.

7 ......"الھدایۃ"، کتاب القسمۃ، ج۲، ص۳۲۷.

www.dawateislami.net

کیا چیز تقسیم کی جائے گی اور کیا نہیں

مسئلہ ۱ مشترک چیز اگر ایسی ہے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک شریک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ قابل انتفاع ہوگا تو ایک شریک کی طلب پر تقسیم کردی جائے گی اور اگر بعد تقسیم بعض شریک کو اتنی قلیل ملے گی کہ نفع کے قابل نہ ہوگی اور تقسیم وہ شخص چاہتا ہے جس کا حصہ زیادہ ہے تو تقسیم کردی جائے گی اور جس کا حصہ اتنا کم ہے کہ بعد تقسیم قابلِ نفع نہیں رہے گا اس کی طلب پر تقسیم نہیں ہوگی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ تقسیم کے بعد ہر شریک کو اتنا ہی حصہ ملے گا جو قابل نفع نہیں تو جب تک سب شرکا راضی نہ ہوں ایک کے چاہنے سے تقسیم نہیں ہوگی مثلاً دکان دو شخصوں کی شرکت میں ہے اگر تقسیم کے بعد ہر ایک کو دکان کا اتنا حصہ ملتا ہے کہ جو کام اس میں کر رہا تھا اب بھی کرسکے گا تو ہر ایک کے کہنے سے تقسیم کردی جائے گی اور اتنا حصہ نہ ملے تو تقسیم نہیں ہوگی جب تک دونوں راضی نہ ہوں۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳ ایک ہی جنس کی چیز ہو یا چند طرح کی چیزیں ہوں مگر ہر ایک میں تقسیم کرنی ہو یعنی مثلاً صرف گیہوں یا صرف جَو ہوں یا دونوں ہوں مگر دونوں میں تقسیم کرنی ہو تو ایک کے کہنے سے قاضی تقسیم کردے گا اور اگر دو قسم کی چیزیں ہوں مگر دونوں میں تقسیم جاری نہ کرنی ہو بلکہ ایک کو ایک چیز دے دی جائے اور دوسرے کو دوسری اس طرح کی تقسیم بغیر ہر ایک کی رضامندی کے نہیں ہوسکتی۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ جواہر کی تقسیم بغیر رضامندی شرکا نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ ان میں بہت زیادہ تفاوت[4] ہوتا ہے۔ یوہیں حمام اور کوآں اور چکی کہ ان کی جبریہ[5] تقسیم نہیں ہوسکتی کہ تقسیم کے بعد وہ چیز قابلِ اِنتفاع[6] نہ رہے گی۔ اور حمام اگر بڑا ہے کہ بعد تقسیم ہر ایک کو جو کچھ حصہ ملے گا وہ کام کے قابل رہے گا تو تقسیم کردیا جائے گا اور اگر رضامندی کے ساتھ حمام کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو تقسیم ہوسکتی ہے اگرچہ تقسیم کے بعد ہر ایک کا حصہ حمام نہ رہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان شرکا کا مقصود ہی یہ ہے کہ اسے حمام نہ رکھیں بلکہ کسی دوسرے کام میں لائیں۔[7] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "الھدایۃ"، کتاب القسمۃ، فصل فیما یقسم... إلخ، ج ۲، ص ۳۲۷.

2 ...... المرجع السابق، ص ۳۲۹.

و "الدرالمختار"، کتاب القسمۃ، ج ۹، ص ۴۳۳.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب القسمۃ، ج ۹، ص ۴۳۳، وغیرہ.

4 ...... فرق۔ 5 ...... غیر رضامندی۔ 6 ...... نفع اُٹھانے کے قابل۔

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب القسمۃ، ج ۹، ص ۴۳۴.

و "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ، الباب الثالث فی بیان ما یقسم... إلخ، ج ۵، ص ۲۰۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ چوکھٹ[1] کِواڑ[2] اور جانور اور موتی اور بانس اور کمان اور چراغ یہ چیزیں اگر ایک ایک ہوں تو ان کی تقسیم نہیں ہوگی کہ تقسیم سے یہ چیزیں خراب ہوجائیں گی اسی طرح ہر وہ چیز جس کی تقسیم میں توڑنے یا پھاڑنے کی ضرورت ہو تقسیم نہیں ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ کوآں یا چشمہ یا نہر مشترک ہو شرکا تقسیم چاہتے ہوں اگر اس کے ساتھ زمین نہیں ہے تو تقسیم نہیں کی جائے گی اور اگر زمین بھی ہے تو زمین کی تقسیم کردی جائے اور وہ چیزیں مشترک رہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ کتابوں کو ورثہ کے مابین تقسیم نہیں کریں گے کہ ان میں بہت زیادہ تفاوُت ہوتا ہے بلکہ ہر ایک شریک مُہایاۃ یعنی باری مقرر کرکے اُن سے نفع حاصل کرسکتا ہے اور اگر رضامندی کے طور پر تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو کرسکتے ہیں مگر وہ لوگ اگر یہ چاہتے ہیں کہ کتابوں کو ورق ورق کرکے تقسیم کردیا جائے یعنی ہر ایک شریک کو اس کے حصہ کے اوراق دے دیئے جائیں یہ نہیں کیا جاسکتا اگرچہ وہ سب اس پر راضی بھی ہوں۔ یوہیں اگر ایک کتاب کی کئی جلدیں ہوں یعنی سب جلدیں مل کر وہ کتاب پوری ہوتی ہو اور ان جلدوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہوں تقسیم نہیں کی جائے گی اگرچہ وہ سب رضامند ہوں۔ وُرثا اگر یہ کہیں کہ کتابوں کی قیمتیں لگا کر قیمت کے لحاظ سے شرکا پر کتابیں تقسیم کردی جائیں اگر سب اس طرح تقسیم پر راضی ہوں تقسیم کردی جائے گی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ دو مکانوں کے مابین ایک دیوار مشترک ہے اس کی تقسیم بغیر دونوں کی رضامندی کے نہیں ہوسکتی اور رضامند ہوں تو تقسیم کردی جائے گی یعنی جبکہ دیوار بدستور باقی رکھتے ہوئے دونوں اپنے اپنے حصہ سے نفع اوٹھا سکیں اور اگر یہ چاہیں کہ دیوار کو مُنہدم کرکے بنیاد کو تقسیم کردیا جائے تو اگرچہ دونوں رضامند ہوں اس طرح تقسیم نہیں کی جائے گی ہاں اگر وہ خود دیوار کو گرا کر خود ہی تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو قاضی انھیں منع بھی نہ کرے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص کی زمین میں دو شخصوں نے مالک زمین کی اجازت سے دیوار بنائی اور یہ دونوں دیوار کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں ان کی رضامندی سے مالکِ زمین کی عدم موجودگی میں بھی دیوار کی تقسیم ہوسکتی ہے۔ اور اگر مالکِ زمین نے ان دونوں

---

[1] ......دروازے کی چار لکڑیاں جن میں پٹ لگائے جاتے ہیں، فریم۔

[2] ......لکڑی کا تختہ یا پٹ جس سے دروازہ بند کرتے ہیں۔

[3] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب الثالث فی بيان ما يقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٨.

[4] ......المرجع السابق، ص٢٠٩.

[5] ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص٤٣٥.

[6] ......"الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب الثالث فی بيان ما يقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٧.

www.dawateislami.net

سے کہہ دیا کہ میری زمین خالی کردو تو دیوار منہدم کرنی ہوگی اور ملبہ اگر قابل تقسیم ہے تو تقسیم کر دیا جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: ایک شریک یہ چاہتا ہے کہ اس مشترک چیز کو بیع کر دیا جائے اور دوسرا انکار کرتا ہے اس کو بیع کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: دکان مشترک قابل تقسیم نہ ہو ایک شریک یہ کہتا ہے کہ نہ اسے کرایہ پر دوں گا نہ باری مقرر کر کے اس سے نفع حاصل کروں گا یہاں باری مقرر کر دی جائے گی اور اس سے یہ کہہ دیا جائے گا کہ تم کو اختیار ہے اپنی باری میں دکان کو بند رکھو یا کسی کام میں لاؤ۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: زراعت مشترک ہے اگر دانے پڑ چکے ہیں مگر ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہے اس کی تقسیم نہیں ہوسکتی جب تک کھیت کٹ نہ جائے اگرچہ سب شرکا راضی ہوں۔ اور اگر کھیتی بالکل کچی ہے یعنی دانے پیدا نہیں ہوئے ہیں اور شرکا تقسیم پر راضی ہوں تو تقسیم ہوسکتی ہے مگر اس شرط سے کہ تقسیم کے بعد ہر ایک اپنا حصہ کاٹ لے یہ نہیں کہ پکنے تک کھیت ہی میں چھوڑ رکھے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کپڑے کا تھان اپنی رضامندی سے پھاڑ کر تقسیم کر سکتے ہیں اس میں جبری تقسیم نہیں ہوسکتی۔ سلا ہوا کپڑا مثلاً کرتہ یا اَچکن[5] اس کی تقسیم نہیں ہوسکتی۔ دو کپڑے مختلف قیمت کے ہوں ان کی بھی جبری تقسیم نہیں ہوسکتی اس لیے کہ جو کم درجہ کا ہے اس کے ساتھ روپیہ شامل کرنا ہوگا تاکہ دونوں جانب برابری ہو جائے اور یہ بات بغیر دونوں کی رضامندی کے ہو نہیں سکتی اور جب دونوں راضی ہوں تو تقسیم کر دی جائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ایک ہی دھات کے مختلف قسم کے برتن مثلاً دیگچی، لوٹا، کٹورا، طَشت[7] ان کو بغیر رضامندی شرکا تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ یوہیں سونے یا چاندی یا پیتل یا اور کسی دھات کے زیور بغیر رضامندی تقسیم نہیں ہوں گے اگرچہ سب زیور

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب القسمة، الباب الثالث فی بیان ما یقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٨.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج٩، ص٤٣٤، ٤٣٥.

3 ......المرجع السابق، ص٤٣٥.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب القسمة، الباب الثالث فی بیان ما یقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٨.

5 ......چولی دامن کا گھٹنوں سے نیچے تک کا ایک قسم کا لمبا لباس۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب القسمة، الباب الثالث فی بیان ما یقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٨، ٢٠٩.

7 ......تھال۔

www.dawateislami.net

ایک ہی دھات کے ہوں اور سونا چاندی وغیرہما دھاتیں اگر ان کی کوئی چیز بنی ہوئی نہ ہوتو ان کی تقسیم میں تمام شرکا کی رضامندی درکار نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ چند مکانات مشترک ہوں تو ہر ایک کو جدا تقسیم کیا جائے گا یہ نہیں کیا جائے گا کہ تمام مکانات کو ایک چیز فرض کرکے تقسیم کریں کہ ایک کو ایک مکان دے دیا جائے دوسرے کو دوسرا۔ یہ سب مکانات ایک ہی شہر میں ہوں یا مختلف شہروں میں دونوں کا ایک حکم ہے۔ یوہیں اگر چند قطعات زمین مشترک ہوں تو ہر قطعہ کی تقسیم جداگانہ ہوگی۔ یوہیں اگر مکان و دکان و زمین سب چیزیں ہوں تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا جائے۔[2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶ مشترک نالی یا پرنالہ ہے ایک تقسیم چاہتا ہے دوسرا اِنکار کرتا ہے اگر اس کے مکان میں ایسی جگہ ہے کہ بغیر ضرر نالی یا پرنالہ ہوسکتا ہے تو تقسیم کردیں ورنہ نہیں۔[3] (عالمگیری)

طریقۂ تقسیم

مسئلہ ۱ تقسیم کرنے والے کو یہ چاہیے کہ ہر شریک کے سِہام[4] جتنے ہوں انھیں پہلے لکھ لے اور زمین کی پیمائش کر کے ہر شریک کے سہام کے مقابل میں جتنی زمین پڑے صحیح طور پر قائم کرلے اور ہر حصہ کے لیے راستہ وغیرہ علیحدہ قائم کردے تاکہ آئندہ جھگڑے کا احتمال نہ رہے اور ان حِصَص[5] پر ایک دو تین وغیرہ نمبر ڈال دے اور جمیع شرکا کے نام لکھ کر قرعہ اندازی کرے جس کا نام پہلے نکلے اوسے پہلا نمبر جس کا نام دوسری مرتبہ نکلے اسے نمبر دوم دے دے وعلیٰ ہذا القیاس۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ تقسیم میں قرعہ ڈالنا ضروریات میں نہیں بلکہ تطییبِ قلب[7] کے لیے ہے کہ کہیں حصہ داروں کو یہ وہم نہ ہو کہ فلاں کا حصہ میرے حصہ سے اچھا ہے اور قصداً ایسا کیا گیا ہے اوّل تو تقسیم کرنے والا ہر حصہ میں مساوات کا ہی لحاظ رکھے گا پھر اس کے باوجود قرعہ بھی ڈالے گا تاکہ وہم ہی نہ پیدا ہوسکے اور اگر قاضی نے بغیر قرعہ ڈالے ہوئے خود ہی حصص کو نامزد کردیا

---

1 ……"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ،الباب الثالث فی بیان ما یقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٩.

2 ……"الھدایۃ"، کتاب القسمۃ، فصل فیما یقسم...الخ، ج٢، ص٣٢٩.

و"الدرالمختار"، کتاب القسمۃ، ج٩، ص٤٣٥، ٤٣٦.

3 ……"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ،الباب الثالث فی بیان ما یقسم...إلخ، ج٥، ص٢٠٧.

4 ……حصے۔ 5 ……حصوں۔

6 ……"الھدایۃ"، کتاب القسمۃ، فصل فی کیفیۃ القسمۃ، ج٢، ص٣٢٩.

7 ……اطمینانِ قلب۔

www.dawateislami.net

کہ یہ تمہارا ہے اور یہ تمہارا تو اس میں بھی حرج نہیں کہ قاضی کے فیصلہ سے انکار کی گنجائش نہیں۔ [1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ قاضی یا نائب قاضی نے تقسیم کی ہو اور قرعہ ڈالا اور بعض کے نام نکل آئے تو کسی شریک کو انکار کی گنجائش نہیں جس طرح نام نکلنے سے پہلے اسے انکار کا حق نہ تھا اب بھی نہیں ہے۔ اور اگر باہم رضامندی سے تقسیم کر رہے ہوں اور قرعہ ڈالا گیا بعض نام نکل آئے تو بعض شرکا انکار کر سکتے ہیں اور اگر سب شرکا کے نام نکل آئے یا صرف ایک ہی نام باقی رہ گیا تو قسمت [2] مکمل ہوگئی اب رضامندی کی صورت میں بھی انکار کی گنجائش باقی نہیں۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ مکان کی تقسیم میں جب زمین کی پیمائش کر کے حصے قائم کرے گا عمارت کی قیمت لگائے گا کیونکہ آگے چل کر اس کی بھی ضرورت پڑے گی مثلاً کسی کے حصہ میں اچھی عمارت آئی اور کسی کے حصہ میں خراب تو بغیر قیمت معلوم کیے کیونکر مُساوات [4] قائم رہے گی۔ [5] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ اگر زمین و عمارت دونوں کی تقسیم منظور ہے اور عمارت کچھ اچھی ہے کچھ بُری یا ایک طرف عمارت زائد ہے اور ایک طرف کم اور ایک کو اچھی یا زیادہ عمارت ملے تو دوسرے کو زمین زیادہ دے کر وہ کمی پوری کر دی جائے اور اگر زمین زیادہ دینے میں بھی کمی پوری نہ ہو کہ ایک طرف کی عمارت ایسی اچھی یا اتنی زیادہ ہے کہ بقیہ کل زمین دینے سے بھی کمی پوری نہیں ہوتی تو یہ کمی روپے سے پوری کی جائے۔ [6] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ مکان کی تقسیم میں ایک کا پرنالہ یا راستہ دوسرے کے حصے میں پڑا اگر تقسیم میں یہ شرط مذکور ہو کہ اس کا پرنالہ یا راستہ دوسرے کے حصہ میں ہوگا جب تو اس تقسیم کو بدستور باقی رکھا جائے گا اور شرط نہ ہو تو دو صورتیں ہیں اس حصہ کا راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کیا جا سکتا ہے یا نہیں اگر ممکن ہو تو راستہ وغیرہ پھیر کر دوسرا کر دیا جائے اور ناممکن ہو تو اس تقسیم کو توڑ کر از سرِ نو تقسیم کی جائے۔ [7] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب القسمة، مطلب: لکل من الشرکاء... إلخ، ج۹، ص۴۳٦.

2 ...... تقسیم۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب القسمة، مطلب: فی الرجوع عن القرعة، ج۹، ص۴۳٦-۴۳۷.

4 ...... برابری۔

5 ...... "الهداية"، کتاب القسمة، فصل فی کیفیة القسمة، ج۲، ص۳۳۰.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الهداية"، کتاب القسمة، فصل فی کیفیة القسمة، ج۲، ص۳۳۰.
و "الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۳۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ اگر شرکا میں اختلاف ہے بعض یہ کہتے ہیں کہ راستہ کو تقسیم میں نہ لیا جائے بلکہ جس طرح پہلے پورے مکان کا ایک راستہ تھا اب بھی رہے اور مکان کا ایسا موقع ہے کہ ہر حصہ کا جداگانہ راستہ ہوسکتا ہے یعنی جدید دروازہ کھول کر آمدورفت ہوسکتی ہے تو اس شریک کا کہنا مانا جاسکتا ہے اور اگر یہ بات ناممکن ہے تو اس کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ راستہ کی چوڑائی اور اونچائی میں اختلاف ہو تو صدر دروازہ کی چوڑائی کی برابر راستہ کی چوڑائی رکھی جائے اور اس کی بلندی کی برابر راستہ کی بلندی رکھی جائے یعنی اس بلندی سے اوپر اگر کوئی اپنی دیوار میں چھجا نکالنا چاہتا ہے نکال سکتا ہے اور اس سے نیچے نہیں نکال سکتا۔[2] (عنایہ، درمختار)

مسئلہ ۹ مکان کی تقسیم میں اگر یہ شرط ہو کہ راستہ کی مقداریں مختلف ہوں گی اگرچہ شرکا کے حصے اس مکان میں برابر برابر ہوں یہ جائز ہے جب کہ یہ تقسیم آپس کی رضامندی سے ہو کہ غیر اموال ربویہ[3] میں رضامندی کے ساتھ کمی بیشی ہوسکتی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ دو منزلہ مکان ہے اس میں چند صورتیں ہیں پورا مکان یعنی دونوں منزلیں مشترک ہیں یا صرف نیچے کی منزل مشترک ہے یا صرف بالاخانہ مشترک ہے اس کی تقسیم میں ہر ایک کی قیمت لگائی جائے اور قیمت کے لحاظ سے تقسیم ہوگی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ زمین مشترک میں درخت اور زراعت تھی صرف زمین کی تقسیم ہوئی تو جس کے حصہ میں درخت یا زراعت پڑی وہ قیمت دے کر اس کا مالک ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ بھوسے کی تقسیم گٹھریوں سے ہوسکتی ہے وزن کے ساتھ ہونا ضرور نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک شخص کی دو روٹیاں ہیں اور ایک کی تین روٹیاں دونوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا چاہا ایک تیسرا شخص آ گیا اوسے دونوں نے کھانے میں شریک کرلیا اور تینوں نے برابر برابر کھایا اس نے کھانے کے بعد پانچ روپے دیے اور یہ کہا کہ

1 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۳۸.

2 ......"العناية"علی"فتح القدير"، کتاب القسمة، فصل فی کيفية القسمة، ج۸، ص۳۶۵.

و"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۳۸.

3 ......وہ اموال جن میں کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کرنے سے سود نہیں ہوتا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۳۹.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب القسمة، الباب الثالث فی بيان ما يقسم...إلخ، ج۵، ص۲۰۹.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب القسمة، الباب الثانی فی بيان کيفية القسمة، ج۵، ص۲۰۷.

www.dawateislami.net

جتنی جتنی میں نے تمہاری روٹی کھائی اُسی حساب سے روپے بانٹ لو تو جس کی دو تھیں اوسے ایک روپیہ ملے گا اور جس کی تین تھیں اوسے چار۔[1] (عالمگیری)

تقسیم میں غلطی کا دعوٰے

مسئلہ ۱۴: تقسیم ہونے کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ میرا حصہ مجھے نہیں ملا اور تقسیم کرنے والوں نے گواہی دی کہ اس نے اپنا حصہ وصول پالیا یہ گواہی مقبول ہے اور فقط ایک تقسیم کرنے والے نے شہادت دی تو گواہی مقبول نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۵: تقسیم کے بعد ایک شریک یہ کہتا ہے کہ فلاں چیز میرے حصہ میں تھی اور غلطی سے دوسرے کے پاس پہنچ گئی اور اس سے پہلے یہ اقرار کر چکا تھا کہ میں نے اپنا حصہ وصول پالیا یا وصول پانے کا اقرار نہ کیا ہو دونوں صورتوں میں اس کی بات جب ہی مانی جائے گی کہ اس کے قول کے صحیح ہونے پر دلیل ہو یعنی گواہوں سے ایسا ثابت کردے یا دوسرا شریک اقرار کرلے کہ ہاں اس کے حصہ کی فلاں چیز میرے پاس ہے اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو اس کے شریک پر قسم دی جائے اور وہ قسم کھانے سے نکول[3] کرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: تقسیم کے بعد کہتا ہے کہ مجھے میرا حصہ مل گیا تھا اور میں نے قبضہ بھی کرلیا تھا پھر میرے شریک نے اس میں سے فلاں چیز لے لی اور شریک اس سے انکار کرتا ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ شریک پر غصب کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ انکار کرتا ہے اگر اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو شریک پر حلف رکھا جائے۔ اور اگر وصول پانے کا اقرار نہیں کیا ہے صرف اتنی بات کہی ہے کہ یہاں سے یہاں تک میرے حصہ میں آئی مگر مجھے دی نہیں اور شریک اس کی تکذیب کرتا ہے[5] تو دونوں کو حلف دیا جائے اور دونوں قسم کھاجائیں تو تقسیم فسخ کردی جائے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۷: مکان دو شخصوں میں مشترک تھا دونوں نے اسے بانٹ لیا پھر ایک یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کمرہ جو میرے شریک کے پاس ہے یہ میرے حصہ کا ہے اور دوسرا اس سے انکاری ہے تو مدّعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو مدّعی کے گواہ مقبول ہوں گے اور اگر قبضہ کرنے پر گواہ نہ کیے ہوں تو دونوں پر حلف ہے اور اس صورت میں

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب الثاني في بيان كيفية القسمة، ج٥، ص٢٠٦.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص٤٣٩، ٤٤٠.

3 ......انکار۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص٤٤٠.

5 ......یعنی اس بات کو جھٹلاتا ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص٤٤١.

www.dawateislami.net

اگر دونوں نے قسمیں کھالیں تو تقسیم فسخ کردی جائے گی۔ اسی طرح اگر حدود میں اختلاف ہو مثلاً ایک یہ کہتا ہے کہ یہ حد میری تھی جو اس کے حصہ میں جا پڑی اور دوسرا بھی یہی کہتا ہے کہ یہ حد میری تھی جو اس کے حصہ میں چلی گئی اگر دونوں گواہ پیش کریں تو ہر ایک کے گواہ اُس کے حق میں معتبر ہیں جو اس کے قبضہ میں نہ ہو اور اگر فقط ایک نے گواہ پیش کیے تو اسی کے موافق فیصلہ ہوگا اور کسی نے بھی گواہ نہیں پیش کیے تو دونوں پر حلف ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸ تقسیم میں چیزوں کی قیمتیں لگائی گئیں اب معلوم ہوا کہ قیمتوں میں بہت فرق ہے جس کو غبن فاحش کہتے ہیں یعنی اتنی کمی یا بیشی ہے جو اندازہ سے باہر ہے مثلاً جس چیز کی قیمت پانسو ہے اس کی ہزار روپے قیمت قرار دی یہ تقسیم توڑ دی جائے گی۔ قاضی نے اس کے متعلق فیصلہ کیا ہو یا دونوں کی رضامندی سے تقسیم ہوئی ہو بہر صورت توڑ دی جائے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ دو شخصوں کی سو بکریاں تھیں تقسیم کے بعد ایک یہ کہتا ہے غلطی سے تم نے پچپن بکریاں لے لیں اور مجھے پینتالیس ہی ملیں دوسرا کہتا ہے غلطی سے نہیں بلکہ تقسیم اسی طرح ہوئی اور گواہ کسی کے پاس نہ ہوں تو دونوں پر حلف[3] ہے یہ اس وقت ہے کہ اُس نے اپنا پورا حق پالینے کا اقرار نہ کیا ہو اور اگر اقرار کر چکا ہو تو غلطی کا دعویٰ نامسموع[4] ہے۔[5] (عالمگیری)

اِستحقاق کے مسائل

مسئلہ ۲۰ تقسیم ہو جانے کے بعد استحقاق ہوا یعنی کسی دوسرے شخص نے اس میں اپنی ملک کا دعویٰ کیا اس کی تین صورتیں ہیں۔ ایک(۱) حصہ میں جزو معین کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ چیز میری ہے یا جزو(۲) شائع کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کے حصہ میں نصف یا تہائی میری ہے یا کل(۳) میں جزو شائع کا مدعی ہے یعنی پوری جائداد میں مثلاً نصف یا تہائی کا مدعی ہے۔ پہلی صورت میں کہ فقط ایک کے حصہ میں جزو معین کا استحقاق کرتا ہے اس میں تقسیم کو فسخ نہیں کیا جائے گا بلکہ مستحق نے جتنا اپنا ثابت کر دیا اس کو دے دیا جائے اور ما بقی[6] اس کا ہے جس کے حصہ میں تھا اور اس کے حصہ میں جو کمی پڑی اسے شریک کے حصہ میں سے اوتنی دِلا دی جائے کہ اس کا حصہ سہام کے موافق ہو جائے دوسری صورت میں کہ ایک کے حصہ میں جزو شائع کا مدعی ہے اس میں حصہ والے کو اختیار ہے کہ مُستحق کو دینے کے بعد جو کمی پڑتی ہے وہ شریک کے حصہ میں سے لے لے یا تقسیم توڑوا کر از سرِ نو[7] تقسیم کرائے یہ

---

1 ......"الهداية"، كتاب القسمة، باب دعوى الغلط في القسمة...إلخ، ج٢، ص٣٣٣.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج٩، ص٤٤٤.

3 ......یعنی قسم اُٹھانا۔

4 ......یعنی قابل قبول نہیں۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب القسمة، الباب الحادي عشر في دعوى الغلط... إلخ، ج٥، ص٢٢٦.

6 ......باقی ماندہ۔

7 ......نئے سرے سے۔

www.dawateislami.net

اُس صورت میں ہے کہ استحقاق سے پہلے اس میں کا کچھ بیع نہ کیا ہو ورنہ تقسیم نہیں توڑی جائے گی بلکہ اپنے حصہ کی قدر شریک کے حصہ میں سے لے سکتا ہے وبس۔ تیسری صورت میں کہ کل میں جزو شائع کا مدعی ہے تقسیم فسخ کر دی جائے اور ان تینوں یعنی مستحق اور دونوں شریکوں کے مابین اَز سرِ نو تقسیم کی جائے گی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱ اِستحقاق کی ایک چوتھی صورت بھی ہے وہ یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں مستحق نے اپنا حصہ ثابت کر دیا اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ ہر ایک کے حصہ میں اس نے جزو شائع ثابت کیا اس کا حکم یہ ہے کہ تقسیم فسخ کر دی جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں میں جزو معیّن ثابت کرے اس کا حکم یہ ہے کہ دونوں کے حصوں میں اس کا جو کچھ ہے اگر برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ مستحق کے لے لینے کے بعد ہر ایک کے پاس جو کچھ بچا وہ بقدر حصہ ہے لہٰذا نہ تقسیم توڑی جائے گی نہ رجوع کا حکم دیا جائے گا اور اگر مستحق کا حق ایک کے حصہ میں زائد ہے دوسرے کے حصہ میں کم تو اس زائد کی زیادتی کا اعتبار ہوگا کہ اسی کے حساب سے کم والے کے حصہ میں رجوع کرے گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ سو بکریاں دو شخصوں میں مشترک تھیں تقسیم اس طرح ہوئی کہ ایک کو چالیس بکریاں ملیں جن کی قیمت پانسو ہے اور دوسرے کو ساٹھ بکریاں دی گئیں یہ بھی پانسو کی قیمت کی ہیں چالیس والے کی ایک بکری میں کسی نے اپنا حق ثابت کیا کہ یہ میری ہے اور یہ بکری دس روپے قیمت کی ہے تو یہ شخص دوسرے سے پانچ روپے وصول کر سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مکان یا زمین مشترک کا بٹوارا ہوا[4] ایک نے دوسرے کے حصہ میں ایک کمرہ کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے میں نے اسے بنایا ہے یا یہ درخت میرا ہے میں نے اسے لگایا ہے اور اپنی اس بات پر گواہ پیش کرتا ہے یہ گواہ نامقبول ہیں کہ عمارت یا درخت زمین کی تقسیم میں تبعاً داخل ہو گئے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ درخت یا عمارت کی تقسیم ہوئی اس کے بعد ایک نے پوری زمین کا یا اس کے جز کا دعویٰ کیا یہ دعویٰ جائز و مسموع ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ درخت یا عمارت مشترک ہو اور زمین مشترک نہ ہو اور زمین توابع میں بھی نہیں کہ تقسیم میں تبعًا داخل ہو جائے۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب القسمة، باب دعوى الغلط في القسمة...إلخ، ج۲، ص۳۳۳، ۳۳۴.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب القسمة، ج۹، ص۴۴۳.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب القسمة، الباب العاشر في القسمة...إلخ، ج۵، ص۲۲۵.

4 ...... یعنی تقسیم ہوئی۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب القسمة، مطلب: في الرجوع عن القرعة، ج۹، ص۴۴۵.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب القسمة، مطلب: في الرجوع عن القرعة، ج۹، ص۴۴۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵ ایک کے حصہ میں جو درخت ملا اس کی شاخیں دوسرے کے حصہ میں لٹک رہی ہیں ان شاخوں کو یہ شخص جبراً نہیں کٹوا سکتا اسی طرح مکان کی تقسیم میں جو دیوار ایک کے حصہ میں پڑی اس پر دوسرے کی کڑیاں ہیں تو دوسرے کو یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ اپنی کڑیاں اوٹھالے مگر جب کہ تقسیم میں یہ شرط ہوچکی ہو کہ وہ اپنی کڑیاں اوٹھالے گا۔[1] (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ زمین مشترک میں ایک شریک نے بغیر اجازت شریک مکان بنالیا دوسرا یہ کہتا ہے کہ اس عمارت کو ہٹالو تو اس صورت میں زمین کو تقسیم کردیا جائے اگر یہ عمارت اسی کے حصہ میں پڑی جس نے بنائی ہے فبہا اور اگر دوسرے کے حصہ میں پڑی تو ہوسکتا ہے کہ عمارت کی قیمت دے کر عمارت خود لے لے یا اس کو منہدم کرادیا[2] جائے۔ زمین مشترک میں ایک نے درخت لگایا اس کا بھی وہی حکم ہے۔ اور اگر شریک کی اجازت سے مکان بنوایا یا پیڑ[3] لگائے اگر اپنے لیے یہ تعمیر کی ہے یا پیڑ لگایا ہے اس کا بھی وہی حکم ہے کیونکہ مُعیر[4] کو اختیار رہتا ہے کہ عاریت کو جب چاہے واپس لے سکتا ہے اور اگر اجازت اس لیے ہے کہ وہ عمارت یا درخت شرکت کا ہوگا تو بقدر حصہ اس سے مَصارف[5] وصول کرسکتا ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ ترکہ کی تقسیم کے بعد معلوم ہوا کہ میت کے ذمہ دَین ہے تو تقسیم توڑ دی جائے گی کیونکہ اگر دَین پورے ترکہ کی برابر ہے جب تو ظاہر ہے کہ یہ ترکہ وارثوں کی مِلک ہی نہیں تقسیم کیونکر کریں گے اور اگر دَین پورے ترکہ سے کم ہے جب بھی توڑی جائے کہ ترکہ کے ساتھ دوسروں کا حق متعلق ہے ہاں اگر میت کا متروکہ اس کے علاوہ بھی ہے جس سے دَین ادا کیا جاسکتا ہے تو جو کچھ منقسم ہوچکا ہے اس کی تقسیم باقی رہے گی۔ اگر دَین پورے ترکہ کی برابر تھا مگر جن کا تھا اونھوں نے معاف کردیا یا وارثوں نے اپنے مال سے دَین ادا کردیا تو ان صورتوں میں تقسیم نہ توڑی جائے کہ وہ سبب ہی باقی نہ رہا۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸ جن دو شخصوں نے تقسیم کی ان میں ایک نے یہ دعویٰ کیا کہ ترکہ میں دَین ہے اس کا یہ دعویٰ مسموع ہوگا تناقض قرار دے کر دعویٰ کو رد نہ کیا جائے۔ ہاں جن چیزوں کی تقسیم ہوئی ان میں سے کسی معین چیز کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میت

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب الثالث عشر في المتفرقات، ج٥، ص٢٣٢.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب القسمة، مطلب: في الرجوع عن القرعة، ج٩، ص٤٤٥-٤٤٦.

2 ...... گرادیا۔

3 ...... درخت۔

4 ...... عاریت پر دینے والا۔

5 ...... اخراجات۔

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب القسمة، مطلب: في الرجوع عن القرعة، ج٩، ص ٤٤٦.

7 ...... "الهداية"، كتاب القسمة، باب دعوى الغلط في القسمة...إلخ، ج٢، ص ٣٣٤.

www.dawateislami.net

کی متروکہ نہیں ہے بلکہ میری ہے اور اس کا سبب کچھ بھی بتائے مثلاً میں نے میت سے خریدی ہے یا اُس نے ہبہ کی بہر حال یہ دعویٰ نامسموع ہے کہ اُس چیز کو تقسیم میں داخل کرنا یہ مشترک ہونے کا اقرار ہے پھر اپنی بتانا اس کے منافی ہے لہٰذا یہ دعویٰ قابل سماعت نہیں۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹ ایک شخص مرا اور اُس نے کسی کو وصی مقرر کیا ہے اور ترکہ میں دَین غیر مستغرق ہے[2] وصی سے وُرثہ یہ کہتے ہیں کہ ترکہ میں سے بقدر دَین جدا کر کے باقی کو ان میں تقسیم کر دے وصی کو یہ اختیار ہے کہ تقسیم نہ کرے بلکہ بقدرِ دَین مشاع[3] فروخت کر دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ میت نے دو شخصوں کو وصی کیا ہے دونوں نے مال کو تقسیم کر کے بعض ورثہ کا مال ایک نے رکھا اور بعض کا دوسرے نے یہ جائز نہیں۔ یوہیں ایک وصی کی عدم موجودگی میں دوسرے نے وُرثہ کے مقابل میں تقسیم کی یہ بھی ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ ورثہ مسلمان ہیں اور وصی کافر ذمی، اگرچہ اس کا وصی ہونا جائز ہے مگر اس کو وصیت سے خارج کر دینا چاہیے کیونکہ کافر کی جانب سے اس کا اطمینان نہیں ہے کہ وہ مسلمان کے ساتھ خیانت نہ کرے گا بلکہ مسلمان کے ساتھ اس کی مذہبی عداوت بہت ممکن ہے کہ خیانت پر آمادہ کرے۔ مگر جدا کرنے سے پہلے اس نے تقسیم کی ہو تو یہ تقسیم صحیح ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ ایک وارث نے میت کے ذمہ دَین کا اقرار کیا دوسرے ورثا انکار کرتے ہیں ترکہ ورثہ پر تقسیم کر دیا جائے جس نے اقرار کیا ہے اس کے حصہ سے دَین ادا کیا جائے۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۳۳ میت کے ذمہ دَین تھا ورثہ نے جائداد تقسیم کر لی جس کا دین ہے وہ مطالبہ کرتا ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے دَین مُستَغرَق ہو یا غیر مستغرق۔ اور اگر قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست کریں اور قاضی کو معلوم ہے کہ میت پر

---

1 ......"الهداية"، كتاب القسمة، باب دعوى الغلط فى القسمة...إلخ، ج٢، ص٣٣٤.

2 ......یعنی دَین (قرض) ترکہ سے کم ہے۔

3 ......یعنی دَین کے برابر ترکۂ مشترکہ۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب القسمة، الباب السابع فى بيان من يلى القسمة...إلخ، ج٥، ص٢٢٠.

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب القسمة، فصل فيما يدخل فى القسمة، ج٢، ص٢١٤.

www.dawateislami.net

دَین ہے اگر وہ دَین مستغرق ہے تو قاضی تقسیم کا حکم نہیں دے گا کہ ان لوگوں کا ترکہ میں حق ہی نہیں ہے اور اگر دَین غیر مستغرق ہے تو بقدرِ دَین الگ کر کے باقی کو تقسیم کر دے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ قاضی کے پاس تقسیم کی درخواست گزری اور قاضی کو معلوم نہیں کہ میت کے ذمہ دَین ہے تو ورثہ سے دریافت کرے اگر وہ کہیں نہیں ہے تو ان کی بات مان لی جائے گی اور اگر کہیں دَین ہے تو اس کی مقدار دریافت کرے پھر یہ دریافت کرے کہ میت نے کوئی وصیت کی ہے یا نہیں اگر وصیت کی ہے تو کسی معین چیز کی وصیت ہے یا وصیت مرسلہ ہے یعنی اپنے مال کی تہائی چوتھائی وغیرہ کی ہے کسی معین چیز سے تعلق نہیں ہے، اس کے بعد تقسیم کر دے گا اور اگر تقسیم کے بعد دَین ظاہر ہو تو تقسیم توڑ دی جائے گی۔ یوہیں اگر قاضی نے دَین کو بغیر دریافت کیے تقسیم کر دی یہ تقسیم بھی توڑ دی جائے گی ہاں اگر ورثہ اپنے مال سے دَین ادا کر دیں یا جس کا دَین ہے وہ معاف کر دے تو تقسیم نہ توڑی جائے۔ اور تقسیم توڑنا اس وقت ہے کہ دَین کے لیے ورثہ نے کچھ ترکہ جدا نہ کیا ہو اور اگر دَین کے لیے پہلے ہی سے جدا کر دیا ہو یا کل اموال کی تقسیم ہی نہ کی ہو تو تقسیم توڑنے کی کیا ضرورت۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ تقسیم کے بعد کوئی نیا وارث ظاہر ہوا یا معلوم ہوا کہ کسی کے لیے تہائی یا چوتھائی کی وصیت ہے تو تقسیم توڑ کر از سرِ نو تقسیم کی جائے اگرچہ ورثہ کہتے ہوں کہ ان کے حق ہم اپنے مال سے ادا کر دیں گے ہاں اگر یہ وارث و موصٰی لہ[3] بھی راضی ہو جائیں تو نہ توڑیں۔ اور اگر دَین ظاہر ہو یا یہ کہ کسی کے لیے ہزار روپے کی مثلاً وصیت مرسلہ کی ہے اور ورثہ اپنے مال سے دَین و وصیت ادا کرنے کو کہتے ہیں تو تقسیم نہ توڑی جائے دائن اور موصٰی لہ کی رضامندی کی بھی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر ایک ہی وارث نے دَین ادا کرنا اپنے ذمہ لیا اور ترکہ میں سے رجوع بھی نہ کرے گا تو توڑی نہ جائے اور اگر واپس لینے کی شرط ہے یا اس سے خاموش ہے تو توڑ دی جائے مگر جبکہ بقیہ ورثا اپنے مال سے ادا کرنے کو کہتے ہوں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ بعض ورثہ نے میت کا دَین ادا کر دیا تو وہ باقیوں سے رجوع کر سکتا ہے[5] یعنی جبکہ میت نے ترکہ چھوڑا ہو جس سے دَین ادا کیا جا سکے۔ ادا کرنے کے وقت اس نے رجوع کی شرط کی ہو یا نہ کی ہو دونوں کا ایک حکم ہے کیونکہ

---

1 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ، الباب الثامن فی قسمۃ الترکۃ... إلخ، ج٥، ص ٢٢١.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... جس کے متعلق وصیت کی گئی۔

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ، الباب الثامن فی قسمۃ الترکۃ... إلخ، ج٥، ص ٢٢١.

5 ...... یعنی وصول کر سکتا ہے۔

www.dawateislami.net

ہر وارث سے دَین کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے اور ایک ہی وارث کو دائن نے قاضی کے پاس پیش کیا تو تنہا اُسی پر پورے دَین کا فیصلہ ہوسکتا ہے لہٰذا یہ وارث ادائے دَین میں مُتبرّع نہ ہوا[1] ہاں اگر مُتبرّع ہو کہہ دیا ہو کہ میں رجوع نہ کروں گا تو اب رجوع نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ میت کا ترکہ ورثہ نے تقسیم کیا اور ان وارثوں میں اس کی عورت بھی ہے تقسیم کے بعد عورت نے دَینِ مَہر کا[3] دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کردیا تقسیم توڑ دی جائے گی اسی طرح اگر کسی وارث نے ترکہ میں دَین کا دعویٰ کیا اس کا دعویٰ صحیح ہے اس پر گواہ لیے جائیں گے اور ثابت ہونے پر تقسیم توڑ دی جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ میت کا دَین دوسروں کے ذمہ تھا یہ دَین وعین یعنی جو کچھ ترکہ موجود ہے دونوں کو تقسیم کیا مثلاً یوں کہ یہ وارث یہ چیز لے اور یہ دَین جو فلاں کے ذمہ ہے اور وہ وارث یہ چیز اور یہ دَین لے جو فلاں کے ذمہ ہے یہ تقسیم دَین وعین دونوں میں باطل اور اگر اَعیان یعنی جو چیزیں موجود ہیں ان کو تقسیم کرکے پھر دَین کی تقسیم کی تو عین کی تقسیم صحیح ہے اور دَین کی باطل۔ دَین کی تقسیم باطل ہونے کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک مدیون سے دَین وصول ہوا تو وہ تنہا اُسی کا نہیں ہوگا جس کے حصہ میں کردیا گیا تھا بلکہ دوسرے ورثہ بھی اس میں شریک ہوں گے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ تین بھائی ہیں جن کو اپنے باپ سے زمین میراث میں ملی ان میں سے ایک کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا چھوڑا اس لڑکے اور اس کے دونوں چچاؤں کے مابین زمین تقسیم ہوئی یہ لڑکا تقسیم کے بعد یہ کہتا ہے کہ میرے دادا نے جو مورث اعلیٰ تھا اس نے اس میں ایک ثلث[6] کی میرے لیے وصیت کی تھی اور تقسیم کو باطل کرنا چاہتا ہے اس کی یہ بات نامعتبر ہے کہ تناقض ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ میرے باپ کے ذمہ میرا دَین ہے یہ بات سنی جائے گی اور گواہ لیے جائیں گے اگر گواہوں سے دَین ثابت ہوجائے تو تقسیم توڑ دی جائے گی۔ اس صورت میں چچا یہ نہیں کہہ سکتے کہ دَین تمہارے باپ کے ذمہ ہے اُس کا حصہ جو تمہیں ملا تم کو اختیار ہے کہ اسے دَین میں فروخت کرلو یا اپنے پاس رکھو تمہارا دَین تمہارے دادا کے ذمہ نہیں کہ پوری جائداد سے دَین وصول کیا جائے لہٰذا تقسیم کے توڑنے میں کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ لڑکا کہہ سکتا ہے کہ تقسیم توڑنے میں فائدہ یہ ہے کہ مشترک

---

1 ......یعنی دوسرے وارثوں سے دَین وصول کرسکتا ہے۔

2 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ، الباب الثامن فی قسمۃ الترکۃ...إلخ، ج۵، ص۲۲۲.

3 ......یعنی مَہر کا میت کے ذمہ باقی ہونے کا۔

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب القسمۃ، الباب الثامن فی قسمۃ الترکۃ...إلخ، ج۵، ص۲۲۲.

5 ......المرجع السابق.

6 ......تہائی۔

www.dawateislami.net

چیز میں جو حصہ ہوتا ہے اُس کی قیمت کبھی زیادہ ہوتی ہے اور تقسیم کے بعد وہ قیمت نہیں رہتی لہٰذا میرا یہ فائدہ ہے کہ تقسیم نہ رہنے کی صورت میں میرے باپ کی مالیت زیادہ داموں میں فروخت ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ تقسیم کو توڑا جاسکتا ہے یعنی شرکا نے اپنی رضامندی سے تقسیم کرلی اس کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ یہ چیزیں شرکت میں رہیں یہ ہوسکتا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ محض تقسیم کردینے سے کوئی معین حصہ شرکا میں سے کسی خاص شخص کی مِلک نہیں ہوگا بلکہ اس کے لیے یہ ضرور ہے کہ قاضی نے معین کردیا ہو کہ یہ فلاں کا ہے اور یہ فلاں کا یا یہ کہ ایک نے تقسیم کے بعد ایک حصہ پر قبضہ کرلیا تو یہ اس کا ہوگیا یا قرعہ کے ذریعہ سے حِصَص [3] کی تعیین ہوجائے یا یہ کہ شرکا نے کسی کو وکیل کردیا ہو کہ تقسیم کرکے ہر ایک کا حصہ مُشخص کردے [4] اور اُس نے مشخص کردیا۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ دو شخصوں میں کوئی چیز مشترک تھی انھوں نے تقسیم کرلی اور قرعہ ڈال کر حصہ کا تعین کرلیا اس کے بعد ایک شریک اس تقسیم پر نادم ہوا اور چاہتا یہ ہے کہ تقسیم ٹوٹ جائے یہ نہیں ہوسکتا کہ تقسیم مکمل ہوچکی۔ یوہیں اگر ان دونوں نے کسی تیسرے شخص کو تقسیم کے لیے مقرر کیا اور اس نے انصاف کے ساتھ تقسیم کرکے قرعہ ڈالا تو جس کے نام کا جو حصہ قرعہ کے ذریعہ متعین ہوچکا بس وہی اس کا مالک ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ تین شریکوں میں تقسیم ہوئی اور قرعہ ڈالا گیا ابھی ایک کا نام نکلا ہے دو باقی ہیں تو ہر ایک رجوع کرسکتا ہے اور دو کے نام نکل آئے تو اب کوئی رجوع نہیں کرسکتا اور چار شریکوں میں دو کے نام نکل آئے تو رجوع کرسکتے ہیں اور تین کے نام نکلنے کے بعد رجوع نہیں کرسکتے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ ترکہ میں اونٹ گائے بکریاں سب ہیں ایک حصہ اونٹوں کا دوسرا گایوں کا تیسرا بکریوں کا قرار دیا اور قرعہ ڈالا گیا جس کے حصہ میں جو جانور آئے لے لے یہ جائز ہے اور اگر یہ قرار پایا کہ جس کے حصہ میں اونٹ آئیں گے وہ اونٹ لے گا اور اتنے روپے دے گا جو اس کے شریکوں کو دیے جائیں گے یہ بھی جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب القسمة، الباب الثامن فی قسمة الترکة...إلخ، ج٥، ص٢٢٣.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج٩، ص٤٤٦.

3 ......حصوں۔ 4 ......معیّن کردے۔

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب القسمة، الباب الخامس فی الرجوع عن القسمة...إلخ، ج٥، ص٢١٧.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق. 8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۵: تقسیم میں ایک شریک نے بیع یا ہبہ یا صدقہ کی شرط کی یعنی اس شرط پر تقسیم کرتا ہوں کہ میرا یہ مکان یا مکان مشترک میں جو میرا حصہ ہے تم خریدلو یا فلاں چیز مجھ کو ہبہ یا صدقہ کردو یہ تقسیم فاسد ہے۔ تقسیم فاسد میں قبضہ کرنے سے مِلک حاصل ہوجائے گی اور تصرفات نافذ ہوں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: مکان مشترک کی اس طرح تقسیم ہوئی کہ ایک شریک پوری زمین لے گا اور دوسرا ساری عمارت لے گا زمین اس کو بالکل نہیں ملے گی اس کی تین صورتیں ہیں۔ **ایک یہ** کہ جس کے حصہ میں عمارت آئی اس سے شرط یہ ٹھہری ہے کہ عمارت کھود کر نکال لے گا یہ صورت جائز ہے۔ **دوسری صورت** یہ کہ عمارت کھودنے یا نہ کھودنے کا کوئی ذکر نہیں ہوا یہ بھی جائز ہے۔ **تیسری صورت** یہ ہے کہ عمارت باقی رکھنے کی شرط ہے اس صورت میں تقسیم فاسد ہے۔[2] (عالمگیری)

مُہایاۃ کا بیان

مسئلہ ۱: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشترک چیز کو تقسیم نہ کریں اُس کو مشترک ہی رکھیں اور ہر ایک شریک نوبت اور باری کے ساتھ اس چیز سے نفع اوٹھائے اسے اصطلاح فقہا میں مہایاۃ اور تہایُؤ کہتے ہیں۔ اس طور پر نفع اوٹھانا شرعاً جائز ہے بلکہ اگر بعض شرکا قاضی کے پاس اس کی درخواست کریں اور دوسرے شرکا اِنکار کریں تو قاضی ان کو مہایاۃ پر مجبور کرے گا۔ البتہ اگر بعض مہایاۃ کو چاہیں اور دوسرے تقسیم کرانا چاہیں تو قاضی تقسیم کا حکم دے گا کہ تقسیم کا مرتبہ مہایاۃ سے بڑھ کر ہے۔[3] (عنایہ)

مسئلہ ۲: جو چیز قابل تقسیم ہے اوس سے بطور مہایاۃ دونوں نفع اوٹھا رہے تھے پھر ایک نے تقسیم کی درخواست کی تو تقسیم کردی جائے گی اور مہایاۃ باطل کردی جائے گی اور دونوں شریکوں میں سے کوئی مرگیا یا دونوں مرگئے اس سے مہایاۃ باطل نہیں ہوگی بلکہ جو مرگیا اس کا وارث اس کے قائم مقام ہوگا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۳: مہایاۃ کی کئی صورتیں ہیں۔ (۱) ایک مکان کے ایک حصہ میں ایک رہتا ہے دوسرے میں دوسرا، (۲) یا ایک بالاخانہ پر رہتا ہے دوسرا نیچے کی منزل میں، (۳) یا ایک مہینہ میں ایک رہے گا دوسرے مہینہ میں دوسرا، (۴) یا دو مکان ہیں ایک میں ایک رہے گا دوسرے میں دوسرا، (۵) یا غلام سے ایک دن ایک شخص کام کرائے گا دوسرے دن دوسرا، (۶) یا دو غلام ہیں ایک سے ایک خدمت لے گا

---

1. ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب القسمة، الباب الثالث فی بیان مایقسم...إلخ، ج٥، ص٢١١.
2. ......المرجع السابق.
3. ......"العنایة" علی "فتح القدیر"، کتاب القسمة، فصل فی المهایاة، ج٨، ص٣٧٨.
4. ......"الهدایة"، کتاب القسمة، فصل فی المهایاة، ج٢، ص٣٣٤.

www.dawateislami.net

دوسرے سے دوسرا، یا مکان کو کرایہ پر دے دیا ایک ماہ کا کرایہ ایک لے گا دوسرے مہینہ کا دوسرا، یا دو مکان ہیں ایک کا کرایہ ایک لے گا دوسرے کا دوسرا یہ سب صورتیں جائز ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴ مہایاۃ کے طور پر جو چیز اس کے حصہ میں آئی یہ اس چیز کو کرایہ پر بھی دے سکتا ہے مثلاً اس مکان میں اس کو رہنا ہی ضرور نہیں بلکہ کرایہ پر اوٹھا سکتا ہے[2] اگرچہ مہایاۃ کے وقت یہ شرط اس نے ذکر نہیں کی ہو کہ میں اس کو کرایہ پر بھی دے سکوں گا۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ غلاموں سے خدمت لینے میں یہ طے ہوا کہ جو غلام جس کی خدمت کرے گا اس کا نفقہ اسی کے ذمہ ہے یہ جائز ہے بلکہ اگر نفقہ کا ذکر نہیں آیا جب بھی اُسی کے ذمہ ہے جس کی خدمت کرتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶ مکان مشترک کو کرایہ پر دیا گیا اور یہ ٹھہرا ہے کہ باری باری دونوں کرایہ وصول کریں گے اب اس کا کرایہ زیادہ ہوگیا تو جس کی باری میں کرایہ کی زیادتی ہوئی ہے تنہا یہی اس کا مستحق نہیں بلکہ اس زیادتی کے دونوں حقدار ہیں اور اگر دو مکان تھے ایک کا کرایہ ایک لیتا تھا دوسرے کا دوسرا اور ایک مکان کے کرایہ میں اضافہ ہوا تو جو اس کا کرایہ لیتا تھا یہ زیادتی تنہا اسی کی ہے دوسرا اس میں سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۷ دو چیزیں مشترک ہیں اور دونوں کی منفعت مختلف قسم کی ہے مثلاً ایک مکان اور ایک غلام مشترک ہیں اور مہایاۃ اس طرح ہوئی کہ ایک سے ایک شریک منفعت حاصل کرے اور دوسرے سے دوسرا یعنی ایک شخص غلام سے خدمت لے اور دوسرا مکان میں سکونت کرے یہ بھی جائز ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸ اگر فریقین کی رضامندی سے مہایاۃ ہوئی ہو تو اسے توڑ بھی سکتے ہیں دونوں توڑیں یا ایک، عذر سے ہو یا بلا عذر سب جائز ہے، ہاں اگر قضائے قاضی سے مہایاۃ ہوئی ہو تو جب تک دونوں راضی نہ ہوں فقط ایک نہیں توڑ سکتا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمحتار"، کتاب القسمة، ج۹، ص ٤٤٧.

2 ......یعنی کرایہ پر دے سکتا ہے۔

3 ......"الهداية"، کتاب القسمة، فصل فی المهاياة، ج۲، ص ۳۳٥.

4 ......"الدرالمحتار"، کتاب القسمة، ج۹، ص ٤٤٩.

5 ......المرجع السابق.　6 ......المرجع السابق.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب القسمة، الباب الثانی عشر فی المهاياة، ج٥، ص ۲۲۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ غلام میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ اوس سے اُجرت پر کام کرایا جائے ایک مہینہ کی اُجرت ایک شریک لے گا دوسرے مہینہ کی دوسرا یہ ناجائز ہے۔ یوہیں اگر دو غلام ہوں ایک کی اُجرت ایک شریک لے گا دوسرے کی دوسرا یہ بھی ناجائز۔ ایک جانور یا دو جانوروں کی سواری لینے یا کرایہ پر دینے میں مہایاۃ ہوئی یہ بھی ناجائز ہے۔ یوہیں اگر گائے یا بھینس مشترک ہے یہ ٹھہرا کہ پندرہ روز ایک کے یہاں رہے اور دودھ سے نفع اوٹھائے اور پندرہ دن دوسرے کے یہاں رہے اور یہ دودھ سے نفع اٹھائے یہ ناجائز ہے اور دودھ جس کے یہاں کچھ زیادہ ہوا یہ زیادتی بھی اس کے لیے حلال نہیں اگرچہ دوسرے نے اجازت دے دی ہو اور کہہ دیا ہو کہ جو کچھ زیادتی ہو وہ تمہارے لیے حلال ہے، ہاں اس زیادتی کو خرچ کر دینے کے بعد اگر حلال کر دے تو ہوسکتا ہے کہ یہ ضمان سے اِبرا ہے اور یہ جائز ہے۔[1] (خانیہ، درمختار)

مسئلہ ۱۰ درختوں کے پھلوں میں مہایاۃ ہوئی یہ ناجائز ہے۔ یوہیں بکریاں مشترک تھیں دونوں نے بطور مہایاۃ کچھ کچھ بکریاں لے لیں کہ ہر ایک اپنے حصہ کی چرائے گا اور دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے گا یہ ناجائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ بکریوں اور پھلوں وغیرہ میں مہایاۃ جائز ہونے کا حیلہ یہ ہے کہ اپنی باری میں شریک کا حصہ خرید لے جب باری کی مدت پوری ہو جائے اس حصہ کو شریک کے ہاتھ بیع کر ڈالے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ روزانہ دودھ کو وزن کر لے اور شریک کے حصہ کا جتنا دودھ ہو اس سے قرض لے لے جب مدت پوری ہو جائے اور جانور دوسرے کے پاس جائے اس زمانہ میں جو کچھ دودھ اس کے حصہ کا ہو قرض میں ادا کرتا رہے یہاں تک کہ جتنا قرض لیا تھا وہ مقدار پوری ہو جائے اس طرح کرنا جائز ہے کہ مشاع[3] کو قرض لیا جاسکتا ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ کپڑا مشترک ہے اس میں اس طرح مہایاۃ ہوئی کہ دونوں باری باری سے پہنیں گے یا دو کپڑے ہیں ایک کو ایک پہنے گا دوسرے کو دوسرا یہ مہایاۃ ناجائز ہے کہ کپڑے پہننے میں لوگوں کی مختلف حالت ہوتی ہے کسی کے بدن پر جلد پھٹتا ہے اور کسی کے دیر میں۔[5] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الصلح، فصل فی المهایاة، ج۲، ص۱۹۷.
و"الدرالمختار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۴۹.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب القسمة، الباب الثانی عشر فی المهایاة، ج۵، ص۲۳۰.

3 ......شے مشترک۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القسمة، مطلب: فی الرجوع عن القرعة، ج۹، ص۴۵۰.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب القسمة، ج۹، ص۴۵۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ مکان میں دونوں باری سے سکونت کریں گے [1] یا دوسری چیزوں میں جبکہ باری کے ساتھ نفع حاصل کرنا ہو اس میں شروع کس سے کریں اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ قاضی متعین کردے کہ پہلے فلاں شخص نفع اوٹھائے دوسرا یہ کہ قرعہ ڈالا جائے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ پہلے نفع اوٹھائے اور یہ دوسرا طریقہ بہتر ہے کہ پہلی صورت میں قاضی کی طرف بدگمانی کا موقع ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ دونوں شریکوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہتا ہے کہ باری مقرر کردی جائے دوسرا یہ کہتا ہے کہ مکان کے حصے متعین کردیے جائیں کہ ایک حصہ میں میں سکونت کروں دوسرے میں دوسرا اس صورت میں دونوں سے کہا جائے گا کہ تم دونوں ایک بات پر متفق ہو جاؤ جس ایک بات پر متفق ہو جائیں وہی کی جائے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵ کسی گاؤں کی حفاظت کے لیے سپاہی مقرر ہوئے اور حکومت نے حفاظت کے مصارف گاؤں والوں پر ڈالے یہ خرچہ گاؤں والوں سے کس حساب سے وصول ہوگا اس کی دو صورتیں ہیں اگر جان کی حفاظت مقصود ہے تو گاؤں کی مردم شماری کے حساب سے ہر ایک پر ڈالا جائے یعنی جتنے مرد ہوں سب سے برابر برابر وصول کیا جائے عورتوں اور بچوں پر خرچہ نہ ڈالا جائے اور اگر اموال کی حفاظت مقصود ہے تو ان لوگوں کے اموال و املاک کے لحاظ سے خرچہ ڈالا جائے اور اگر دونوں کی حفاظت مقصود ہو تو دونوں کا لحاظ کیا جائے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

متفرقات

مسئلہ ۱ زمین کی تقسیم میں درخت تبعاً داخل ہو جاتے ہیں اگرچہ یہ ذکر نہ کیا گیا ہو کہ یہ زمین مع حقوق ومرافق [5] کے تم کو دی گئی جس طرح بیعِ زمین میں درخت داخل ہوا کرتے ہیں اور زراعت اور پھل زمین کی تقسیم میں داخل نہیں اگرچہ حقوق ومرافق کا ذکر کر دیا ہو۔ اور اگر تقسیم میں یہ کہہ دیا کہ جو کچھ قلیل وکثیر اس میں ہے سب کے ساتھ تقسیم ہوئی تو زراعت اور پھل بھی داخل ہیں۔ جو کچھ سامان ومتاع اُس میں ہیں اس کہنے سے بھی تقسیم میں داخل نہ ہوں گے۔ پرنالہ اور نالی اور راستہ اور آبپاشی [6] کا حق تقسیم میں داخل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں تفصیل ہے اگر یہ چیزیں دوسری جانب سے ہوسکتی ہیں تو داخل

1. ......یعنی رہائش اختیار کریں گے۔
2. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب القسمة، الباب الثانی عشر فی المهاياة، ج٥، ص٢٣١ .
3. ......"الهداية"، کتاب القسمة، فصل فی المهاياة، ج٢، ص٣٣٥ .
4. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب القسمة، مطلب: فی الرجوع عن القرعة، ج٩، ص٤٥١ .
5. ......وہ اشیا جو تبعاً، ضمناً بیع میں شامل ہوں۔
6. ......یعنی کھیت کو پانی دینے۔

www.dawateislami.net

نہیں اور اگر نہیں ہوسکتیں اور وقت تقسیم علم میں ہے کہ یہ چیزیں تقسیم میں نہیں دی گئیں تو تقسیم جائز ہے اور یہ چیزیں نہیں ملیں گی اور اگر علم میں نہیں تو تقسیم باطل ہے۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

تقسیم میں خیار کے احکام

مسئلہ ۲ اجناس مختلفہ کی تقسیم میں خیار رویت، خیار شرط، خیار عیب تینوں ثابت ہوتے ہیں اور ذوات الامثال جیسے مکیلات[2] وموزونات[3] میں خیار عیب ہوتا ہے خیار شرط وخیار رویت نہیں ہوتا اور غیر مثلی جیسے گائے بکری اور ایک قسم کے کپڑوں میں خیار عیب ہوتا ہے اور فتوٰے اس پر ہے کہ خیار شرط وخیار رویت بھی ہوتا ہے۔ صرف گیہوں تقسیم کیے گئے مگر وہ مختلف قسم کے ہیں تو اس میں بھی خیار رویت حاصل ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ دو تھیلیوں میں روپے تھے ایک ایک تھیلی دونوں کو دی گئی اور ایک نے روپے دیکھ لیے تھے دوسرے نے نہیں یہ تقسیم دونوں کے حق میں جائز ہے مگر جبکہ جس نے نہیں دیکھے ہیں اس کے حصہ میں خراب روپے آئے تو اسے خیار حاصل ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مکان کی تقسیم ہوئی اسے باہر سے دیکھ لیا ہے اندر سے نہیں دیکھا ہے تو خیار حاصل نہیں۔ تھان تہہ کیے ہوئے اوپر سے دیکھ لیے اندر سے نہیں دیکھے خیار باقی نہ رہا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ تقسیم میں خیار کے وہی احکام ہیں جو بیع میں ہیں لہٰذا اس کے حصہ میں جو چیزیں آئیں اون میں کوئی چیز عیب دار ہے اور قبضہ سے پہلے اسے علم ہوگیا تو سب کو واپس کردے اس کے حصہ میں ایک ہی قسم کی چیزیں ہوں یا مختلف قسم کی اور اگر قبضہ کے بعد عیب پر مطلع ہوا اور اس کا حصہ ایک چیز ہو حقیقۃً یا حکماً جیسے مکیل وموزوں تو سب واپس کردے یہ نہیں کرسکتا کہ کچھ رکھ لے کچھ واپس کردے اور اگر مختلف چیزیں ہوں جیسے بکریاں تو صرف عیب دار کو واپس کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ تقسیم میں جو چیز اسے ملی اس نے بیچ ڈالی مشتری نے اس میں عیب پاکر واپس کردی اگر یہ واپسی قاضی کے حکم سے ہوئی ہے تو تقسیم توڑی جاسکتی ہے اور بغیر حکم قاضی واپسی ہوئی تو تقسیم کو نہیں توڑ سکتا۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب الرابع فيما يدخل تحت القسمة...إلخ، ج٥، ص٢١٥، وغيره.

2 ...... وہ اشیاء جو ناپ سے بکتی ہیں۔ 3 ...... وہ اشیاء جو وزن سے بکتی ہیں۔

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب القسمة، الباب السادس في الخيار في القسمة، ج٥، ص٢١٧.

5 ...... المرجع السابق، ص٢١٨. 6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق، ص٢١٩.

www.dawateislami.net

ولی بھی تقسیم کرسکتا ھے

مسئلہ ۷ جو شخص کسی کی چیز بیع کرسکتا ہے وہ اس کے اموال کی تقسیم بھی کراسکتا ہے۔ نابالغ اور مجنون و معتوہ کے اموال کی تقسیم باپ نے کرائی یہ جائز ہے جب تک اس تقسیم میں غبن فاحش نہ ہو۔ باپ نہ ہو تو اس کا وصی باپ کے قائم مقام ہے اور باپ کا وصی نہ ہو تو دادا اس کے قائم مقام ہے۔ ماں نے اولاد کے لیے ترکہ چھوڑا ہے اور کسی کو وصی مقرر کرگئی ہے یہ وصی اس ترکہ میں تقسیم کراسکتا ہے بشرطیکہ وہ تینوں جن کا پہلے ذکر کیا گیا نہ ہوں مگر ماں کا وصی جائداد غیر منقولہ [1] میں تقسیم نہیں کراسکتا۔ ماں اور بھائی اور چچا اور نابالغہ عورت کے شوہر کو یا بالغہ عورت جو غائب ہے اس کے شوہر کو تقسیم کرانے کا حق نہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ نابالغ مسلم کا باپ کافر ہے یہ اس کی ملک کی تقسیم نہیں کراسکتا۔ یوہیں اگر نابالغ آزاد ہے اور اس کا باپ غلام ہے یا مکاتب اسے بھی ولایت حاصل نہیں اسی طرح پڑا ہوا بچہ کوئی اوٹھالایا وہ اگرچہ اس کی پرورش میں ہو اس کے اموال کو یہ تقسیم نہیں کراسکتا۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ قاضی نے یتیم کے لیے کسی کو وصی مقرر کردیا ہے اگر یہ ہر چیز میں وصی ہے تو تقسیم کراسکتا ہے جائداد منقولہ اور غیر منقولہ سب کی تقسیم کراسکتا ہے اور اگر وہ نفقہ یا کسی معین چیز کی حفاظت کے لیے وصی ہے تو تقسیم نہیں کراسکتا اور باپ کا وصی اگر ایک چیز میں وصی ہے تو سب چیزوں میں وصی ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص دو بچوں کا وصی ہے تو ان کے مشترک اموال کو تقسیم نہیں کراسکتا جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع نہیں کرسکتا۔ [5] اور باپ اپنے نابالغ بچوں کے مشترک مال کو تقسیم کرسکتا ہے جس طرح ایک کے مال کو دوسرے کے مال سے بیع کرسکتا ہے۔ وصی اگر دونوں نابالغوں کے اموال کو تقسیم کرانا ہی چاہتا ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ ایک کا حصہ کسی کے ہاتھ بیع کردے پھر اس مشتری اور دوسرے نابالغ کے مابین تقسیم کرائے پھر اس مشتری سے پہلے نابالغ کی طرف سے خرید لے دونوں کے حصہ ممتاز ہوجائیں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں کے مال فروخت کردے پھر ہر ایک کے لیے مشتری سے ممتاز کرکے خرید لے۔ [6] (عالمگیری)

---

1. ……وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہوسکے۔
2. ……"الفتاوی الهندية"، کتاب القسمة،الباب السابع فی بیان من یلی القسمة...إلخ،ج٥،ص٢١٩.
3. ……المرجع السابق .
4. ……المرجع السابق .
5. ……یعنی بیچ نہیں سکتا۔
6. ……"الفتاوی الهندية"،کتاب القسمة، الباب السابع فی بیان من یلی القسمة...إلخ،ج٥،ص٢١٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ اگر یتیم و وصی کے مابین مال مشترک ہے تو اس صورت میں وصی مال کو تقسیم نہیں کرا سکتا مگر جب کہ تقسیم میں نابالغ کے لیے کھلا ہوا فائدہ معلوم ہوتا ہو۔ اور باپ اور اس کے نابالغ بچہ کے مابین مال مشترک ہو تو باپ تقسیم کرا سکتا ہے اگرچہ نابالغ کا کھلا ہوا نفع نہ بھی ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ بالغ و نابالغ دونوں قسم کے ورثہ ہیں اور بالغین موجود ہیں وصی نے بالغین کے مقابلہ میں تقسیم کرائی اور سب نابالغوں کے حصے یکجائی رکھے یہ جائز ہے پھر نابالغوں کے حصے تقسیم کرنا چاہے یہ نہیں ہو سکتا اور اگر ایک نابالغ ہے باقی بالغ اور بالغین میں ایک غائب ہے اور باقی موجود وصی نے موجودین کے مقابلہ میں تقسیم کرائی اور غائب کے حصہ کو نابالغ کے ساتھ رکھا یہ جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ورثہ میں بالغ و نابالغ دونوں ہیں وصی نے اس طرح تقسیم کرائی کہ ہر نابالغ کا حصہ بھی ممتاز ہو گیا یہ تقسیم ناجائز ہے۔ میت نے کسی کے لیے تہائی کی وصیت کی ہے وصی نے موصٰی لہ[3] اور نابالغین کے مابین تقسیم کی موصٰی لہ کی تہائی اس کو دے دی اور دو تہائیاں نابالغین کے لیے رکھیں یہ جائز ہے۔ اور اگر ورثہ بالغ ہوں مگر موجود نہیں ہیں وصی نے تقسیم کر کے موصٰی لہ کی تہائی اسے دے دی اور ورثہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ بھی جائز ہے اور اگر موصٰی لہ غائب ہے وصی نے ورثہ کے مقابل میں تقسیم کر کے موصٰی لہ کا حصہ محفوظ رکھا یہ تقسیم باطل ہے۔[4] (عالمگیری)

مزارعت کا بیان

مزارعت کے متعلق مختلف قسم کی حدیثیں آئیں بعض سے جواز ثابت ہوتا ہے اور بعض سے عدم جواز اسی وجہ سے صحابہ وائمہ میں اس کے جواز وعدم جواز میں اختلاف رہا۔

حدیث ۱ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔[5]

1 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب القسمة، الباب السابع فی بیان من یلی القسمة...إلخ، ج۵، ص ۲۱۹.

2 ...المرجع السابق، ص ۲۲۰.

3 ...جس کے متعلق وصیت کی گئی۔

4 ..."الفتاوی الھندیة"، کتاب القسمة، الباب السابع فی بیان من یلی القسمة...إلخ، ج۵، ص ۲۱۹، ۲۲۰.

5 ..."صحیح مسلم"، کتاب البیوع، باب کراء الأرض، الحدیث: ۱۰۶، ۱۰۷۔(۱۵۴۷)، ص ۸۳۳.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمہاری تو کبھی ایسا ہوتا کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہٰذا نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اُن کو منع فرمادیا۔[1]

حدیث ۳ صحیحین میں حنظلہ بن قیس، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین کی ہے یا مالکِ زمین پیداوار میں سے کسی مخصوص شے کو اپنے لیے مستثنٰی کرلیتا۔ لہٰذا نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس سے منع فرمادیا۔ کہتے ہیں: میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی[2] سے زمین کو دینا کیسا ہے تو کہا: اس میں حرج نہیں۔ بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اُس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال وحرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا۔[3]

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں عمرو بن دینار (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے طاوس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے کہا کہ آپ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیونکہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ممانعت فرمائی ہے۔ اُنھوں نے کہا: اے عَمْرو! اس ذریعہ سے لوگوں کو میں دیتا ہوں اور لوگوں کی اِعانت[4] کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ خبر دی کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دیدے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اُجرت لے۔''[5]

حدیث ۵ صحیح بخاری میں ابو جعفر یعنی امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانا ایسا نہیں جو تہائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی و سعد بن مالک و عبد اللہ بن مسعود و عمر بن عبد العزیز و قاسم و عروہ و آلِ ابی بکر و آلِ عمر و آلِ علی و ابن سیرین سب نے مزارعت کی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔[6]

مسئلہ ۱ کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں مثلاً نصف نصف

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحرث والمزارعة، باب ما یکرہ من الشروط في المزارعة، الحدیث: ۲۳۳۲، ج۲، ص۸۹.

2 ...... سونے کا سکہ۔

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحرث والمزارعة، باب کراء الأرض بالذھب والفضة، الحدیث: ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ج۲، ص۹۳.

4 ...... مدد۔

5 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحرث والمزارعة، باب: ۱۰، الحدیث: ۲۳۳۰، ج۲، ص۸۸.

6 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الحرث والمزارعة، باب المزارعة بالشطر ونحوہ، ج۲، ص۸۷.

www.dawateislami.net

یا ایک تہائی دو تہائیاں تقسیم ہو جائے گی اس کو مزارعت کہتے ہیں، اسی کو ہندوستان میں بٹائی پر کھیت دینا کہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک مزارعت ناجائز ہے مگر فتویٰ قول صاحبین پر[1] ہے کہ مزارعت جائز ہے۔[2]

مزارعت کے جواز کے لیے چند شرطیں ہیں کہ بغیر ان شرطوں کے جائز نہیں۔

(۱) عاقدین عاقل بالغ آزاد ہوں اگر نابالغ یا غلام ہو تو اس کا ماذون ہونا[3] ضروری ہے۔

(۲) زمین قابلِ زراعت ہو۔ اگر شور زمین[4] یا بنجر جس میں زراعت کی قابلیت نہیں ہے مزارعت پر دی گئی تو یہ عقد ناجائز ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت زمین قابل زراعت نہیں ہے مگر وہ وجہ زائل ہو جائے گی مثلاً اس وقت وہاں پانی نہیں ہے مگر وقت پر پانی ہو جائے گا یا اُس وقت کھیت پانی میں ڈوبا ہوا ہے بونے کے وقت تک سوکھ جائے گا تو مزارعت جائز ہے۔

(۳) وہ زمین جو مزارعت پر دی گئی معلوم ہو۔

(۴) مالکِ زمین کاشتکار کو وہ زمین سپرد کر دے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ مالکِ زمین بھی اس میں کام کرے گا تو مزارعت صحیح نہیں۔

(۵) بیان مدت مثلاً ایک سال دو سال کے لیے زمین دی اور اگر مدت کا بیان نہ ہو تو صرف پہلی فصل کے لیے مزارعت ہوئی اور اگر ایسی مدت بیان کی جس میں زراعت نہ ہو سکے یا اتنی مدت بیان کی کہ اوتنی مدت تک ایک کے زندہ رہنے کی بظاہر اُمید نہیں ہے تو ان دونوں صورتوں میں مزارعت فاسد۔

(۶) یہ بیان کہ بیج مالک زمین دے گا یا کاشتکار کے ذمہ ہوگا۔ اگر بیان نہ ہو تو وہاں کا جو عرف ہو وہ کیا جائے جیسے یہاں ہندوستان بھر میں یہی عرف ہے کہ بیج کاشتکار کے ہوتے ہیں۔

(۷) یہ بیان کہ کیا چیز بوئے گا اور اگر متعین نہ کرے تو یہ اجازت دے کہ تیرا جو جی چاہے اس میں بونا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کتنے بیج ڈالے گا کہ زمین جتنی ہوتی ہے اسی حساب سے کاشتکار بیج ڈالا کرتے ہیں۔

(۸) ہر ایک کو کیا ملے گا اس کا عقد میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دونوں کی شرکت ہو اگر فقط ایک کو دینا قرار پایا تو عقد صحیح نہیں۔ اور یہ شرط کہ دوسری چیز میں سے دیا جائے گا اس سے بھی شرکت نہ ہوئی۔

---

1 ......یعنی امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے قول پر۔

2 ......"الدر المختار"، کتاب المزارعة، ج۹، ص۴۵۶۔۴۵۸.

3 ......یعنی اپنے ولی یا آقا کی طرف سے انہیں خرید و فروخت کی اجازت کا ہونا۔

4 ......کھاری زمین، وہ زمین جو کھار یا تھور کے باعث قابل کاشت نہ ہو۔

www.dawateislami.net

اور جو مقدار ہو ہر ایک کے لیے اوس کا متعین ہو جانا ضرور ہے مثلاً نصف یا تہائی یا چوتھائی اور جو کچھ حصہ ہو وہ جز وشائع ہو لہٰذا اگر ایک کے لیے یہ ٹھہرا کہ ایک من یا دومن دیے جائیں گے تو صحیح نہیں۔ یوہیں اگر یہ ٹھہرا کہ بیج کی مقدار نکالنے کے بعد باقی کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا تو مزارعت صحیح نہ ہوئی۔ اسی طرح اگر یہ ٹھہرا کہ کھیت کے اس حصہ کی پیداوار فلاں لے گا اور باقی فلاں یا باقی کو دونوں میں تقسیم کیا جائے گا یہ مزارعت صحیح نہیں۔ اور اگر یہ ٹھہرا کہ زمین کا عشر [1] نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر یہ طے ہوا کہ دونوں میں ایک کو پہلے پیداوار کا دسواں حصہ دیا جائے اُس کے بعد اس طرح تقسیم ہو تو اس میں بھی حرج نہیں۔ [2]

شروط مندرجہ ذیل سے مزارعت فاسد ہو جاتی ہے۔ پیداوار کا ایک کے لیے مخصوص ہونا۔ مالک زمین کے کام کرنے کی شرط۔ ہل بیل مالک زمین کے ذمہ شرط کر دینا۔ کھیت کاٹنا اور ڈھو کر [3] خِرْمَن [4] میں پہنچانا پھر دائیں چلانا اور غلہ کو بھوسہ اوڑا کر جدا کرنا ان سب کو مزارع پر شرط کرنا مفسد ہے یا نہیں اس میں دو روایتیں ہیں اور یہاں کا عرف یہ ہے کہ یہ چیزیں بھی مزارع [5] ہی کرتا ہے مگر رواج یہ ہے کہ ان سب چیزوں میں مزدوری جو کچھ دی جاتی ہے وہ مشترک غلہ سے دی جاتی ہے مزارع اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ ان تمام مصارف کے بعد جو کچھ غلہ بچتا ہے وہ حسب قرار داد تقسیم ہوتا ہے۔ ایک کو غلہ ملے گا اور دوسرے کو صرف بھوسا۔ غلّہ بانٹا جائے گا اور بھوسا وہ لے گا جس کے بیج نہیں ہیں مثلاً مالک زمین۔ بھوسا بانٹا جائے گا اور غلہ صرف ایک کو ملے گا۔ اور اگر یہ شرط ہے کہ غلہ بٹے گا اور بھوسا اُس کو ملے گا جس کے بیج ہیں جیسا یہاں کا یہی عرف ہے کہ مزارع ہی بیج دیتا ہے اور بھوسہ لیتا ہے یہ صورت صحیح ہے۔ یوہیں اگر بھوسے کے متعلق کچھ ذکر ہی نہ آیا کہ اس کو کون لے گا یہ بھی صحیح ہے مگر اس صورت میں بھوسا کون لے گا اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ یہ بھی بٹے گا دوسرا یہ کہ جس کے بیج ہیں اسے ملے گا یہی ظاہر الروایہ ہے اور یہاں کا عرف دوسرے قول کے موافق ہے۔ [6]

مسئلہ ۲: ایک شخص کی زمین اور بیج اور دوسرا شخص اپنے ہل بیل سے جوتے بوئے گا یا ایک کی فقط زمین باقی سب کچھ دوسرے کا یعنی بیج بھی اسی کے اور ہل بیل بھی اسی کے اور کام بھی یہی کرے گا یا مزارع صرف کام کرے گا باقی سب کچھ مالک زمین کا، یہ تینوں صورتیں جائز ہیں۔ اور اگر یہ ہو کہ زمین اور بیل ایک کے اور کام کرنا اور بیج مزارع کے ذمہ یا یہ کہ

---

1 ......یعنی پیداوار کا دسواں حصہ۔

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص۴۵۸-۴۶۰۔

و"الفتاوی الهندية"، کتاب المزارعة، الباب الأول فی شرعیتها...إلخ، ج۵، ص۲۳۵، ۲۳۶۔

3 ......یعنی ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے جانا۔ 4 ......غلے کا ڈھیر لگانے کی جگہ۔ 5 ......کاشتکار۔

6 ......"الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص۴۶۰-۴۶۴۔

و"الفتاوی الهندية"، کتاب المزارعة، الباب الأول فی شرعیتها...إلخ، ج۵، ص۲۳۶۔

www.dawateislami.net

بیل اور بیج ایک کے اور زمین اور کام دوسرے کا یا یہ کہ ایک کے ذمہ فقط بیل یا بیج باقی سب کچھ دوسرے کا یہ چاروں صورتیں ناجائز و باطل ہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳ مزارعت جب صحیح ہو تو جو کچھ پیداوار ہو اُس کو اس طور پر تقسیم کریں جیسا طے ہوا ہے اور کچھ پیداوار نہ ہوئی تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر مزارعت فاسد ہو تو بہر صورت کام کرنے والے کو اُجرت ملے گی پیداوار ہو یا نہ ہو۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ تین یا چار شخص مزارعت میں شریک ہوئے یوں کہ ایک کے فقط بیج یا بیل ہوں گے یا یوں کہ ایک کی زمین اور ایک کے بیج اور ایک کے بیل اور ایک کام کرے گا یا یوں کہ ایک کی زمین اور بیج اور دوسرے کے بیل اور تیسرا کام کرے گا یہ سب صورتیں مزارعت فاسدہ کی ہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ عقدِ مزارعت ہو جانے کے بعد یہ عقد لازم ہوتا ہے یا نہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ جس کے بیج ہوں گے اس کی جانب سے لازم نہیں وہ اس پر عمل پیرا ہونے سے انکار کرسکتا ہے اور جس کے بیج نہیں اس پر لازم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے یہ عقد منظور نہیں بلکہ اس کو عقد کے موافق کرنا ہی پڑے گا اور بیج زمین میں ڈال دینے کے بعد دونوں طرف سے لازم ہو گیا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ جس کے بیج ہیں اگر وہ اس عقد سے انکار اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے بونا چاہتا ہے یا اس کو کوئی دوسرا شخص مل گیا جو کم میں کام کرے گا مثلاً یہ مزارع نصف لینا چاہتا ہے وہ دوسرا تہائی پر کام کرنے کو طیار ہے ان صورتوں میں بیج والا انکار نہیں کرسکتا اُس کو اس عقد کے موافق کرنا ہی ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ مزارعت میں اگر مزارع کے ذمہ کھیت کا جوتنا[6] شرط ہے جب تو اُسے جوتنا ہی ہے اور اگر عقد میں یہ شرط مذکور نہ ہوئی تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ زمین ایسی ہے کہ بغیر جوتے بھی اس میں ویسی ہی پیداوار ہو سکتی ہے جو مقصود ہے تو جبراً اس سے نہیں جتوایا جاسکتا اور اگر بغیر جوتے کچھ پیداوار نہ ہوگی یا بہت کم ہوگی تو کھیت جوتنے پر مجبور کیا جائے گا۔ یہی حکم آبپاشی کا[7] ہے کہ اگر محض آسمانی بارش کافی ہے پانی نہ دیا جائے جب بھی ٹھیک پیداوار ہوگی تو پانی دینے پر مجبور نہیں

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص۴٦٢.

2 ...... المرجع السابق، ص٤٦٤۔٤٦٦.

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص٤٦٤.

4 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المزارعۃ، الباب الأول في شرعیتھا...إلخ، ج٥، ص٢٣٧.

5 ...... "ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص٤٦٥.

6 ...... زمین کو قابلِ کاشت بنانا، ہل چلانا۔

7 ...... زمین کو پانی دینے کا۔

www.dawateislami.net

کیا جاسکتا ورنہ اُسے پانی دینا ہی ہوگا انکار نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸　مزارعت ہوجانے کے بعد پیداوار کی تقسیم جس طرح طے پا گئی ہے اس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے یا نہیں مثلاً نصف نصف تقسیم کرنا طے پایا تھا اب ایک تہائی دو تہائیاں لینا دینا چاہتے ہیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ کمی یا بیشی مالکِ زمین کی طرف سے ہوگی یا مزارع کی طرف سے اور بہرصورت بیج مالکِ زمین کے ہیں یا مزارِع کے۔ اگر کھیت طیار ہوگیا اور بیج مزارِع کے ہیں اور پہلے مزارعت نصف پر تھی اب کاشتکار مالکِ زمین کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے اسے دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ ناجائز ہے بلکہ پیداوار اسی طور پر تقسیم ہوگی جو طے ہے اور اگر مالکِ زمین مزارع کا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بجائے نصف اس کو دو تہائیاں دینا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر بیج مالکِ زمین کے ہیں اور یہ مزارِع کا حصہ زیادہ کرنا چاہتا ہے یہ ناجائز ہے اور مزارِع مالکِ زمین کا حصہ زیادہ کرنا چاہتا ہے یہ جائز ہے اور اگر فصل طیار ہونے سے پہلے کمی بیشی کرنا چاہتے ہیں تو مطلقاً جائز ہے مزارِع کی طرف سے ہو یا مالکِ زمین کی طرف سے بیج اس کے ہوں یا اس کے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹　مزارعت اس طرح ہوئی کہ ایک کی زمین ہے اور بیج دونوں کے ہیں اور مزارع کے ذمہ کام کرنا ہے اور شرط یہ ہے کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت فاسد ہے۔ یوہیں اگر ایک کے لیے دو تہائیاں اور دوسرے کے لیے ایک تہائی ملنا شرط ہو یہ بھی فاسد ہے۔ اور اگر زمین دونوں کی ہو اور بیج بھی دونوں دیں گے اور کام بھی دونوں کریں گے اور جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں برابر بانٹ لیں گے یہ مزارعت صحیح ہے اور اگر زمین دونوں میں مشترک ہے اور بیج ایک کے ہیں اور پیداوار برابر لیں گے یہ صورت فاسد ہے۔ اور اگر اسی صورت میں کہ زمین مشترک ہے یہ شرط ہو کہ جو کام کرے گا اس کی دو تہائیاں اور دوسرے کو یعنی جس کے بیج نہیں ہیں اس کو ایک تہائی ملے گی یہ جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰　مزارعت فاسدہ کے یہ احکام ہیں۔ جو کچھ اس صورت میں پیداوار ہو اس کا مالک تنہا وہ شخص ہے جس کے بیج ہیں پھر اگر بیج مزارِع کے ہیں تو یہ مالکِ زمین کو زمین کی اُجرتِ مثل دے گا اور اگر بیج مالکِ زمین کے ہیں تو یہ مزارِع کو اس کے کام کی اُجرتِ مثل دے گا اور اگر بیل بھی مالکِ زمین ہی کے ہیں تو زمین اور بیل دونوں کی اُجرتِ مثل اس کو ملے گی۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک اُجرتِ مثل اوتنی ہی دی جائے جو مقرر شدہ سے زائد نہ ہو یعنی اگر مقرر شدہ سے زائد ہوتی ہو تو اوتنی ہی دیں جو مقرر ہے یعنی مثلاً نصف پیداوار کی برابر اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نزدیک یہ پابندی

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المزارعۃ، الباب الأوّل فی شرعیتھا...إلخ، ج٥، ص٢٣٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المزارعۃ، الباب الثانی فی بیان أنواع المزارعۃ، ج٥، ص٢٣٨، ٢٣٩.

www.dawateislami.net

نہیں بلکہ جتنی بھی اُجرت مثل ہوا گرچہ مقرر شدہ سے زیادہ ہو وہی دی جائے گی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ مزارعت فاسدہ میں اگر بیج مالکِ زمین کے ہیں اور پیداوار اس نے لی یہ اس کے لیے حلال وطیّب ہے اور اگر مزارِع کے بیج تھے اور پوری پیداوار اس نے لی تو اس کے لیے فقط اوتنا ہی طیّب ہے جو بیج اور لگان کے مقابل میں ہے باقی کو صدقہ کرے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۲ مزارعت فاسدہ میں اگر یہ چاہیں کہ پیداوار کا جو کچھ حصہ ملا ہے وہ طیّب وطاہر ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حصے بنٹ جانے کے بعد[3] مالکِ زمین مزارِع سے کہے کہ تمہارا میرے ذمہ یہ واجب ہے اور میرا تمہارے ذمہ یہ واجب ہے اس غلہ کو لے کر مصالحت کرلو اور مزارع بھی اسی طرح کرے اور دونوں آپس میں مصالحت کرلیں اب کوئی حرج نہ رہے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک شخص نے دوسرے کو بیج دیے اور یہ کہا کہ تم انھیں اپنی زمین میں بودو اور جو کچھ غلہ پیدا ہو وہ تمہارا ہے یا یوں کہا کہ اپنی زمین میں میرے بیج سے کاشت کرو جو کچھ پیداوار ہو وہ تمہاری ہے یہ دونوں صورتیں جائز ہیں مگر یہ مزارعت نہیں ہے کیونکہ پیداوار میں شرکت نہیں ہے بلکہ اس شخص نے اپنے بیج اسے قرض دیے اور اگر بیج والے نے مالک زمین سے یہ کہا کہ میرے بیج سے تم اپنی زمین میں کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو میری ہے یہ صورت بھی جائز ہے اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی زمین کاشت کے لیے عاریت لی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مزارِع کو زمین دی اور یہ کہا کہ اس میں گیہوں[6] اور جو دونوں بوئے جائیں ایک کو گیہوں ملیں گے اور دوسرے کو جو یہ مزارعت فاسد ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مزارع کو زمین دی اور یہ کہا کہ اگر تم نے گیہوں بوئے تو نصف نصف دونوں کے اور جَو بوئے تو کل

---

1 ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج۲، ص۳۳۹۔۳٤۰.

2 ......المرجع السابق، ص۳٤۰.

3 ......یعنی تقسیم ہو جانے کے بعد۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب الثانی فی بیان أنواع المزارعة، ج٥، ص۲۳۸.

5 ......المرجع السابق، الباب الثالث فی الشروط...إلخ، ج٥، ص۲٤۱.

6 ......گندم۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب الثالث فی الشروط...إلخ، ج٥، ص۲٤٥.

www.dawateislami.net

مزارِع کے، یہ صورت جائز ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ گیہوں بونے کی صورت میں مزارَعت ہے اور جو بونے کی صورت میں عاریت ہے اور اگر یہ کہہ کر زمین دی کہ گیہوں بوئے تو نصف نصف اور جو بوئے تو یہ کل مالکِ زمین کے، اس کا حکم یہ ہے کہ گیہوں بونے کی صورت میں مزارَعت ہے اور جائز ہے اور جو بوئے تو یہ کل مزارِع کے ہوں گے اور مالکِ زمین کو زمین کی اُجرتِ مثل یعنی واجبی لگان دیا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ کہہ کر زمین دی کہ اگر گیہوں بوئے تو نصف نصف اور جو بوئے تو مالکِ زمین کے لیے ایک تہائی اور مزارِع کے لیے دو تہائیاں اور تل بوئے تو مالکِ زمین کی ایک چوتھائی باقی مزارِع کی، یہ صورت جائز ہے جو کچھ بوئے گا اسی شرط کے موافق تقسیم ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ایک شخص کو تیس برس کے لیے زمین دے دی کہ گیہوں یا جَو یا جو کچھ ربیع یا خریف کی پیداوار ہو دونوں میں برابر تقسیم ہوگی اور اس زمین میں مزارع جو درخت لگائے گا وہ ایک تہائی مالکِ زمین کا باقی مزارِع کا، یہ جائز ہے وہ جو کچھ بوئے یا جس قسم کے درخت لگائے اسی شرط کے موافق کیا جائے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ مزارَعت میں یہ شرط ہوئی کہ اگر مزدور سے کام لیا جائے گا تو اس کی اُجرت مزارِع کے ذمہ ہوگی یہ جائز ہے اور اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مالکِ زمین کے ذمہ ہوگی یہ ناجائز ہے اور مزارعت فاسد۔ یوہیں اگر یہ شرط ہو کہ مزدوری مزارِع دے گا مگر جو کچھ اُجرت میں صرف ہوگا اس کے عوض کا غلہ نکال کر باقی کو تقسیم کیا جائے گا یہ بھی ناجائز۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ مزارَعت میں ایسی شرط تھی جس کی وجہ سے مزارعت فاسد ہوگئی تھی اور وہ شرط جس کے لیے مفید تھی اس نے عمل سے پہلے شرط باطل کردی مثلاً یہ شرط تھی کہ مالکِ زمین یا مزارِع بیس روپے اور نصف پیداوار لے گا جس کو یہ روپے ملتے اوس نے یہ شرط باطل کردی تو اب یہ مزارَعت جائز ہوگئی اور اگر وہ شرط دونوں کے لیے مفید ہو تو جب تک دونوں اس شرط کو باطل نہ کریں فقط ایک کے باطل کرنے سے مزارَعت جائز نہ ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کاشتکار نے کھیت جوت لیا[6] اب مالکِ زمین کہتا ہے میں بٹائی پر بوانا[7] نہیں چاہتا اگر بیج کاشتکار کے ذمہ ہیں تو مالکِ زمین کو انکار کرنے کا کوئی حق نہیں اس سے زمین جبراً لی جائے گی اور کاشتکار بوئے گا اور اگر بیج مالکِ زمین

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المزارعة،الباب الثالث فی الشروط...إلخ،ج٥،ص٢٤٧.

2 ......المرجع السابق،ص٢٤٨.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق،ص٢٤٥.

6 ......یعنی ہل چلادیا۔

7 ......تقسیم پر کاشت کرانا۔

www.dawateislami.net

کے ذمہ ہیں تو وہ انکار کرسکتا ہے اس پر جبر نہیں کیا جاسکتا رہا یہ کہ کاشتکار کو کھیت جوتنے کا معاوضہ دیا جائے گا یا نہیں دیانت کا حکم یہ ہے کہ کاشتکار کو کھیت جوتنے کی اُجرت مثل دے کر راضی کرے کیونکہ اگرچہ کھیت جوتنے پر وہ اجیر نہیں ہے مگر چونکہ مالکِ زمین نے اس سے عقد مزارعت کیا اس وجہ سے اس نے جوتا ورنہ کیوں جوتتا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مزارِع کا دوسرے کو مزارَعت پر زمین دے دینا

مسئلہ ۲۱ کاشتکار کو مزارعت پر زمین دی کاشتکار یہ چاہتا ہے کہ دوسرے شخص کو مزارعت پر دے دے اگر بیج مالکِ زمین کے ہیں تو ایسا نہیں کرسکتا جب تک مالک زمین سے صراحۃً یا دلالۃً اجازت نہ حاصل کرے دلالۃً اجازت کی یہ صورت ہے کہ اس نے کہہ دیا ہو تم اپنی رائے سے کام کرو اور بغیر اجازت اس نے دوسرے کو دے دی تو ان دونوں کے مابین حسبِ شرائط غلہ تقسیم ہوگا اور مالکِ زمین بیج کا تاوان لے گا پہلے سے لے گا تو وہ دوسرے سے واپس نہیں لے سکتا اور دوسرے سے لے گا تو وہ پہلے سے رجوع کرے گا اور زراعت کی وجہ سے زمین میں جو کچھ نقصان ہوگا وہ مزارع دوم سے مالکِ زمین وصول کرے گا پھر اس صورت میں مزارع اول کو پیداوار کا جو حصہ ملا ہے اس میں سے اوتنا حصہ اس کے لیے جائز ہے جو تاوان میں دے چکا ہے باقی کو صدقہ کردے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ مالکِ زمین نے مزارع کو صراحۃً یا دلالۃً اجازت دے دی ہے کہ وہ دوسرے کو مزارَعت کے طور پر دے دے اور مالکِ زمین نے نصف پر اس کو دی تھی اور اس نے دوسرے کو نصف پر دے دی تو یہ دوسری مزارَعت جائز ہے اور جو پیداوار ہوگی اس میں کا نصف مالکِ زمین لے گا اور نصف مزارِع دوم لے گا مزارِع اول کے لیے کچھ نہیں بچا۔ اور اگر مزارِع اول نے دوسرے سے یہ طے کرلیا ہے کہ آدھا مالکِ زمین کو ملے گا اور آدھے میں ہم دونوں برابر لیں گے یا ایک تہائی دو تہائی لیں گے تو جو کچھ طے پایا اُس کے موافق تقسیم ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مالکِ زمین نے مزارَعت پر زمین دی اور یہ کہا کہ اپنے بیج سے کاشت کرو اس نے زمین اور بیج دوسرے کو بونے کے لیے مزارعت پر دے دی یہ جائز ہے مالکِ زمین نے صراحۃً یا دلالۃً ایسا کرنے کی اجازت دی ہو یا نہ دی ہو دونوں کا ایک حکم ہے اب اگر پہلی مزارَعت نصف پر تھی اور دوسری بھی نصف پر ہوئی تو نصف غلہ مالکِ زمین لے گا اور نصف مزارِع دوم

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب المزارعة، ج۹، ص٤٦٦.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب الخامس في دفع المزارع...إلخ، ج٥، ص٢٥٠.

3 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اور مزارِع اول کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر دوسری مزارَعت میں یہ ٹھہرا ہے کہ ایک تہائی مزارِع دوم کی تو نصف مالکِ زمین کا اور ایک تہائی دوم کی اور چھٹا حصہ مزارع اول کا یا اس کے سوا جو صورت طے پا گئی ہو اس کے مطابق تقسیم ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ مالکِ زمین نے مزارِع سے کہا کہ تم اپنے بیجوں سے کاشت کرو دونوں نصف نصف لیں گے اور مزارِع نے دوسرے کو دے دی کہ تم اپنے بیج سے کاشت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو اس میں دو تہائیاں تمہاری اس صورت میں مزارِع دوم حسب شرط دو تہائیاں لے گا اور ایک تہائی مالکِ زمین لے گا اور مالکِ زمین مزارِع اول سے تہائی زمین کی اُجرت (لگان) لے گا اور اگر بیج مزارِع اول ہی نے دیے مگر مزارِع دوم کے لیے پیداوار کی دو تہائیاں دینا طے پایا اس صورت میں بھی وہی حکم ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ کاشت کے لیے دوسرے کو زمین دی اور یہ ٹھہرا کہ بیج دونوں کے ہوں گے اور بیل کاشتکار کے ہوں گے اور پیداوار دونوں میں نصف نصف تقسیم ہو جائے گی کاشتکار نے ایک دوسرے شخص کو اپنے حصہ میں شریک کر لیا کہ یہ بھی اس کے ساتھ کام کرے گا اس صورت میں مزارعت اور شرکت دونوں فاسد ہیں۔ جتنے جتنے دونوں کے بیج ہوں اسی حساب سے غلہ دونوں میں تقسیم ہوگا اور مالک زمین مزارع اول سے نصف زمین کی اُجرت مثل لے گا اور یہ دوسرا شخص بھی مزارع اول سے اپنے کام کی اُجرت مثل لے گا۔ اور مزارع اول اپنے بیج کی قدر اور جو کچھ زمین کی اُجرت اور کام کی اُجرت دے چکا ہے ان کی قیمت کا غلہ رکھ لے باقی کو صدقہ کر دے۔[3] (عالمگیری) اور اگر کاشتکار نے دوسرے کو شریک نہ کیا ہو جب بھی فاسد ہے اور وہی احکام ہیں جو مذکور ہوئے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مزارَعت فسخ ہونے کی صورتیں

مسئلہ ۲۶ جن دو شخصوں کے مابین مزارَعت ہوئی ان میں کسی کے مرجانے سے مزارَعت فسخ ہو جائے گی جیسا کہ اِجارہ کا حکم تھا پھر اگر مثلاً تین سال کے لیے مزارَعت پر زمین دی تھی اور پہلے سال میں کھیت بونے اور اوگنے کے بعد مالکِ زمین مرگیا اور کھیت ابھی کاٹنے کے قابل نہیں ہوا تو زمین مزارِع کے پاس اس وقت تک چھوڑ دی جائے گی کہ فصل طیار ہو جائے اس صورت میں پیداوار حسب قرار تقسیم ہوگی اور دوسرے تیسرے سال کے حق میں مزارَعت فسخ ہو جائے گی۔[5] (ہدایہ)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المزارعۃ، الباب الخامس فی دفع المزارع...إلخ، ج٥، ص٢٥١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار" و"رد المحتار"، کتاب المزارعۃ، ج٩، ص٤٦٨.

5 ......"الھدایۃ"، کتاب المزارعۃ، ج٢، ص٣٤٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷: مزارِع نے کھیت جوت کر طیار کیا مینڈھ[1] بھی درست کر لی نالیاں بھی بنالیں مگر ابھی بویا نہیں ہے کہ مالکِ زمین مرگیا تو مزارَعت فسخ ہوگئی اور مزارِع نے جو کچھ کام کیا ہے اس صورت میں اوس کا کوئی معاوضہ نہیں۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۸: کھیت بودیا گیا اور ابھی اوگا نہیں کہ مالکِ زمین مرگیا اس صورت میں مزارَعت فسخ ہوگی یا باقی رہے گی اس میں مشائخ کا اختلاف ہے۔[3] (عالمگیری) جو مشائخ یہ کہتے ہیں کہ مزارَعت فسخ نہیں ہوگی اون کا قول بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مزارِع کو نقصان سے بچانا ہے جب کہ بیج مزارِع کے ہوں۔

مسئلہ ۲۹: مزارِع نے کھیت بونے میں دیر کی کہ مدت ختم ہوگئی اور ابھی زراعت کچی ہے کٹنے کے قابل نہیں ہوئی مالکِ زمین کہتا ہے کچی کھیتی کاٹ لی جائے اور مزارِع انکار کرتا ہے مالکِ زمین کو کھیت کاٹنے سے روکا جائے گا اور چونکہ آدھی زرَاعت مزارِع کی ہے کھیت طیار ہونے تک دونوں کے مابین ایک جدید اجارہ قرار دیا جائے گا لہٰذا اتنے دنوں کی جو کچھ اُجرت اس زمین کی ہو اس کا نصف مزارِع مالکِ زمین کو دے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: فصل طیار ہونے سے پہلے مزارِع مرگیا اس کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم اس کھیت کا کام کریں گے ان کو یہ حق دیا جائے گا کہ یہ لوگ مزارِع کے قائم مقام ہیں اس صورت میں کام کی ان کو کچھ اُجرت نہیں ملے گی بلکہ پیداوار کا حصہ ملے گا اور اگر یہ لوگ زراعت کے کام سے انکار کرتے ہیں تو ان کو مجبور نہیں کیا جاسکتا بلکہ مالکِ زمین کو اختیار ہے کہ کچی کھیتی کاٹ کر آدھی ان کو دے دے اور آدھی خود لے لے یا ان کے حصہ کی قیمت دے کر زراعت لے لے یا ان کے حصہ پر بھی خرچ کرے اور جو کچھ ان کے حصہ پر صرف ہو[5] وہ ان کے حصہ کی پیداوار سے وصول کرے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۱: کھیت بونے کے بعد مزارِع غائب ہوگیا معلوم نہیں کہاں ہے مالکِ زمین نے قاضی سے حکم حاصل کر کے زراعت پر صرف کیا کھیت جب طیار ہوگیا مزارِع آیا اور اپنا حصہ مانگتا ہے تو جو کچھ صرفہ ہوا ہے جب تک سب نہ دے دے اپنا حصہ لینے کا حقدار نہیں اور اگر بغیر حکم قاضی مالکِ زمین نے صرف کیا تو مُتبرِّع ہے[7] وصول نہیں کرسکتا اور قاضی حکم اس وقت

1 ......منڈیر، بنیرا، کنارہ۔

2 ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج٢، ص٣٤٠.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب التاسع فيما اذا مات رب الأرض...إلخ، ج٩، ص٢٥٤.

4 ......المرجع السابق.

5 ......خرچ ہو۔

6 ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج٢، ص٣٤١.

7 ......احسان کرنے والا ہے۔

www.dawateislami.net

دے گا جب مالکِ زمین گواہوں سے یہ ثابت کردے کہ زمین میری ہے مزارعت پر فلاں کو دے دی ہے وہ کھیت بو کر غائب ہوگیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ فصل طیار ہونے کے بعد مزارِع مرگیا مالکِ زمین یہ دیکھتا ہے کہ کھیت میں زراعت موجود نہیں ہے اور یہ معلوم نہیں کہ کیا ہوئی تو اپنے حصہ کا تاوان اس کے ترکہ سے وصول کرے گا اگرچہ ورثہ کہتے ہوں کہ زراعت چوری ہوگئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ مالکِ زمین پر دَین ہے اور سوا اس زمین کے جس کو مزارعت پر دے چکا ہے کوئی مال نہیں ہے جس سے دَین ادا کیا جائے اگر ابھی فقط عقدِ مزارَعت ہی ہوا ہے کاشتکار نے کھیت بویا نہیں ہے تو زمین دَین کی ادا کے لیے بیع کردی جائے اور مزارعت فسخ کردی جائے اور اگر کھیت بویا جاچکا ہے مگر ابھی اوگا نہیں ہے جب بھی بیع ہوسکتی ہے اور دیانت کا حکم یہ ہے کہ مزارع کو کچھ دے کر راضی کرلیا جائے اور زراعت اوگ چکی ہے مگر ابھی طیار نہیں ہوئی ہے تو بغیر اجازت مزارع نہیں بیچی جاسکتی وہ اگر اجازت دے دے تو اب بیچنا جائز ہے۔ اور اس میں دو صورتیں ہیں صرف زمین کی بیع ہو یا زمین و زراعت دونوں کی ہوا گر دونوں کی بیع ہو اور مزارِع نے اجازت دے دی تو دونوں میں بیع نافذ ہوگی اور اس صورت میں ثمن کو قیمت زمین اور قیمت زراعت پر تقسیم کریں جو حصہ زمین کے مقابل میں ہو وہ مالکِ زمین کا ہے اور جو حصہ زراعت کے مقابل میں ہے دونوں پر حسب قرارداد تقسیم کیا جائے۔ اور اگر مزارِع نے اِجازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کو فسخ کردے یا زراعت طیار ہونے کا انتظار کرے۔ اور اگر صرف زمین کی بیع ہوئی ہے اور مزارِع نے اجازت دے دی تو زمین مشتری کی ہے اور زراعت بائع و مزارِع کی ہے۔ اور اگر مزارِع نے اجازت نہیں دی تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع فسخ کردے یا انتظار کرے اور اگر مالکِ زمین نے زمین اور زراعت کا اپنا حصہ بیع کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔ اور مزارِع یہ چاہے کہ بیع کو فسخ کردے یہ حق اسے حاصل نہیں۔[3] (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ فصل طیار ہونے کے بعد دَین ادا کرنے کے لیے زمین بیچی گئی اگر صرف زمین کی بیع ہوئی تو بلا توقُّف جائز ہے اور اگر زمین اور پوری زراعت بیع کردی تو زمین اور زراعت کے اس حصہ میں جو مالکِ زمین کا ہے بیع جائز ہے اور

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المزارعة، الباب التاسع فيما اذا مات رب الأرض... إلخ، ج٥، ص٢٥٤.
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المزارعة، الباب الثالث عشرفيما اذا مات المزارع... إلخ، ج٥، ص٢٦١.
3. ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج٢، ص٣٤٠.
و"الدرالمختار"، كتاب المزارعة، ج٩، ص٤٦٦-٤٦٧.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب المزارعة، الباب الحادی عشرفی بيع الأرض... إلخ، ج٥، ص٢٥٩.

www.dawateislami.net

مزارِع کے حصہ میں اس کی اجازت پر موقوف ہے اور فرض کرو مزارِع نے اجازت نہیں دی اور مشتری کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ زمین مزارَعت پر ہے تو مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ صرف بائع کے حصہ پر قناعت کرے اور حصۂ مزارع کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ ہو وہ کم کردے اور چاہے تو بیع فسخ کردے کہ اس نے پوری زراعت خریدی تھی فقط اتنا ہی حصہ اسے خریدنا مقصود نہ تھا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ کھیت میں بیج ڈال دیے گئے اور ابھی اوگے نہیں کھیت کو بیع کردیا اگر وہ بیج سڑ گئے ہیں[2] تو مشتری کے ہیں اور اگر سڑے نہیں ہیں تو یہ بیج بائع کے ہیں اور فرض کرو مشتری نے پانی دیا بیج اوگے غلہ پیدا ہوا تو یہ سب بائع ہی کا ہے مشتری کو کوئی معاوضہ نہیں ملے گا کہ اس نے جو کچھ کیا تبرع[3] ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ مدیون دَین کی وجہ سے قید کیا گیا اور اس کے پاس یہی زمین ہے جو مزارَعت پر اوٹھا چکا ہے اور زمین میں کچی زراعت ہے جس کی وجہ سے بیع نہیں کی جاسکتی کہ بیچ کر دَین ادا کیا جاتا تو اسے قید خانہ سے رہا کیا جائے گا کہ دَین کی ادا میں جو کچھ دیر ہوگی وہ عذر سے ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۷ مزارِع ایسا بیمار ہوگیا کہ کام نہیں کرسکتا یا سفر میں جانا چاہتا ہے یا وہ اس پیشۂ زراعت ہی کو چھوڑنا چاہتا ہے ان صورتوں میں مزارَعت فسخ کردی جائے گی یا مزارع یہ کہتا ہے کہ میں دوسری زمین کی کاشت کروں گا اور بیج اسی کے ہیں تو چھوڑ سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ مدت پوری ہوگئی اور ابھی فصل طیار نہیں ہے تو مدت کے بعد جتنوں دنوں تک زراعت طیار نہ ہوگی اوتنے دنوں کی مزارع کے ذمہ نصف زمین کی اُجرتِ مثل واجب ہے اور مدت کے بعد زراعت پر جو کچھ صرف ہوگا وہ دونوں کے ذمہ ہوگا کیونکہ عقدِ مزارعت ختم ہو چکا اب یہ زراعت دونوں کی مشترک چیز ہے لہٰذا خرچ بھی دونوں کے ذمہ مگر یہ ضرور ہے کہ جو کچھ ایک خرچ کرے وہ دوسرے کی اجازت سے ہو یا حکم قاضی سے بغیر اس کے جو کچھ خرچ کیا مُتبرِّع ہے اس کا معاوَضہ نہیں ملے گا۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۹ مدت ختم ہوگئی مالکِ زمین یہ چاہتا ہے کہ یہی کچی کھیتی کاٹ لی جائے یہ نہیں کیا جاسکتا اور اگر مزارع کچی

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المزارعة،الباب الحادی عشرفی بیع الأرض...إلخ،ج٥،ص٢٥٩.

2 ......یعنی ثابت نہیں رہے۔ 3 ......احسان۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المزارعة،الباب الحادی عشرفی بیع الأرض...إلخ،ج٥،ص٢٦٠.

5 ......"الھدایة"، کتاب المزارعة،ج٢،ص٣٤٠،٣٤١.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب المزارعة،الباب الثانی عشرفی العذر...إلخ،ج٥،ص٢٦٠.

7 ......"الھدایة"، کتاب المزارعة،ج٢،ص٣٤١.

www.dawateislami.net

کاٹنا چاہتا ہے تو مالکِ زمین کو اختیار دیا جائے گا کہ کچا کھیت کاٹ کر دونوں بانٹ لیں یا مزارع کے حصہ کی قیمت دے کر کل زراعت لے لے یا کھیت پر اپنے پاس سے صرف کرے اور طیار ہونے پر اس کے حصہ سے وصول کرے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۰ دو شخصوں کی مشترک زمین ہے ایک غائب ہے تو جو موجود ہے وہ پوری زمین میں کاشت کرسکتا ہے جب شریک آجائے تو جتنے دنوں تک اس کی کاشت میں رہی اب یہ اوتنے دنوں کاشت میں رکھے یہ اُس صورت میں ہے کہ زراعت سے زمین کو نقصان نہ پہنچے اوس کی قوت کم نہ ہو اور اگر معلوم ہے کہ زراعت سے زمین کمزور ہو جائے گی یا زراعت نہ کرنے میں زمین کو نفع پہنچے گا، اُس کی قوت زیادہ ہوگی تو شریک موجود کو زراعت کی اجازت نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ دوسرے کی زمین میں بغیر اجازت کاشت کی اور مالک کو اُس وقت خبر ہوئی جب فصل طیار ہوئی اُس نے اپنی رضامندی ظاہر کی یا یہ ہوا کہ پہلے ناراض ہوا پھر رضامندی دے دی دونوں صورتوں میں کاشتکار کے لیے پیداوار حلال ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ ایک شخص نے دوسرے کی زمین پر غاصبانہ قبضہ کیا اور مزارعت پر اوٹھا دی[4] مزارع[5] نے اپنے بیج بوئے اور ابھی اوگے نہیں تھے کہ مالکِ زمین نے اجازت دے دی تو اجازت ہوگئی اور جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مالکِ زمین اور مزارع کے مابین اس طرح تقسیم ہوگی جو غاصب نے طے کی تھی۔ اور اگر کھیتی اوگ آئی ہے اور ایسی ہوگئی ہے کہ اس کی کچھ قیمت ہو اور اب مالکِ زمین نے اجازت دی تو مزارعت جائز ہوگئی یعنی مالکِ زمین اس کے بعد ناجائز کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا اور اجازت سے پہلے اپنا کھیت خالی کراسکتا تھا مزارعت کے جائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پیداوار میں اسے حصہ ملے گا بلکہ اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہوگی وہ مزارع و غاصب کے مابین تقسیم ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ بیج غصب کر کے اپنی زمین میں بو دیے تو جب تک اوگے نہ ہوں مالک اجازت دے سکتا ہے کہ ابھی بیج موجود ہیں اور اوگنے کے بعد اجازت نہیں ہوسکتی کہ بیج موجود نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴ مالکِ زمین نے اپنی زمین رہن رکھی پھر وہ زمین مرتہن کو مزارَعت پر دے دی کہ مرتہن اپنے بیج

---

1 ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج ٢، ص ٣٤١.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب العاشر في زراعة...إلخ، ج ٥، ص ٢٥٥.

3 ......المرجع السابق، ص ٢٥٦.

4 ......مزارَعت پر دے دی۔

5 ......کاشتکار۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المزارعة، الباب العاشر في زراعة...إلخ، ج ٥، ص ٢٥٧.

7 ......المرجع السابق، ص ٢٥٨.

www.dawateislami.net

سے کاشت کرے گا یہ مزارَعت صحیح ہے مگر زمین رہن سے خارج ہوگئی جب تک پھر سے رہن نہ رکھی جائے رہن میں نہیں آئے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ زمین کسی کے پاس رہن ہے اس کو بطور مزارعت کوئی شخص لینا چاہتا ہے تو راہن سے لے سکتا ہے جبکہ مرتہن بھی اس کی اجازت دے دے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ زراعت طیار ہونے سے پہلے جو کچھ کام ہوگا مثلاً کھیت جوتنا، بونا، پانی دینا، حفاظت کرنا وغیرہ یہ سب مزارِع کے ذمہ ہے چاہے وہ خود کرے یا مزدوروں سے کرائے اور دوسری صورت میں[3] مزدوری اوسی کے ذمہ ہوگی۔ اور جو کام زراعت طیار ہونے کے بعد کے ہیں مثلاً کھیت کاٹنا اوسے لاکر خِرمَن میں جمع کرنا دائیں چلانا بھوسا اوڑانا وغیرہ اس کے متعلق ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ دونوں کے ذمہ ہیں کیونکہ مزارع کا کام فصل طیار ہونے پر ختم ہوگیا مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ کام بھی مزارع کے ذمہ ہیں اور بعض مشائخ نے اسی کو اختیار فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پر عمل ہے۔ اور جو کام تقسیم کے بعد ہے مثلاً غلہ مکان پر پہنچانا یہ بالاتفاق دونوں کے ذمہ ہے مزارع اپنا غلہ خود لے جائے اور مالک اپنا غلہ اپنے گھر لائے یا دونوں اپنے اپنے مزدوروں سے اوٹھوا لے جائیں۔[4] (ہدایہ) قسم دوم یعنی فصل تیار ہونے کے بعد جو کام ہیں ان کے متعلق مزارع کے کرنے کی شرط کرلی تو یہ شرط صحیح ہے اس کی وجہ سے مزارعت فاسد نہیں ہوگی تنویر میں اس قول کو اصح کہا اور درمختار میں مُلتقٰی سے اسی پر فتویٰ ہونا بتایا۔[5] مگر ہندوستان میں عموماً یہ ہوتا ہے کہ فصل طیار ہونے کے بعد مزدوروں سے کام کراتے ہیں اور مزدوری اسی غلہ میں سے دی جاتی ہے یعنی کھیت کاٹنے والے اور دائیں چلانے والے وغیرہ کو جو کچھ مزدوری دی جاتی ہے وہ کوئی اپنے پاس سے نہیں دیتا بلکہ اسی غلہ کی کچھ مقدار مزدوری میں دی جاتی ہے یہ طریقہ کہ جس کام کو کیا اوسی میں سے مزدوری دی جائے اگرچہ ناجائز ہے جس کو ہم اجارہ میں بیان کرچکے ہیں مگر اس سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ فصل کی طیاری کے بعد جو کام کیا جائے گا یہاں کے عرف کے مطابق وہ تنہا مزارع کے ذمہ نہیں ہے بلکہ دونوں کے ذمہ ہے کیونکہ مزدوری میں دونوں کی مشترک چیز دی جاتی ہے۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المزارعة،الباب الخامس عشر فی الرهن... إلخ،ج٥،ص٢٦٤ .

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المزارعة،الباب الرابع والعشرون فی المتفرقات،ج٥،ص٢٧٣ .

3 ......یعنی مزدوروں سے کروانے کی صورت میں۔

4 ......"الهداية"، كتاب المزارعة،ج٢،ص٣٤١، ٣٤٢ .

5 ......"الدرالمختار"، كتاب المزارعة،ج٩،ص٤٧١ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۷: فصل طیار ہونے کے بعد کے جو کام ہیں اگر مالکِ زمین کے ذمہ شرط کیے گئے یہ بالاتفاق فاسد ہے کہ اس کے متعلق عرف بھی ایسا نہیں جس کی وجہ سے جائز کہا جائے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۸: مزارعت میں جو کچھ غلہ ہے یہ مزارع کے پاس امانت ہے اگرچہ وہ مزارعت فاسدہ ہو لہٰذا اگر مزارع کے پاس ہلاک ہو جائے مگر اُس کے فعل سے ہلاک نہ ہوا تو مزارع کے ذمہ اس کا تاوان نہیں۔ اور اس غلہ کی مزارع کی طرف سے کسی نے کفالت بھی کی یہ کفالت صحیح نہیں اس کفیل سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا ہاں اگر مالک زمین کے حصہ کی مزارع کی طرف سے کسی نے یوں کفالت کی کہ اگر مزارع خود ہلاک کر دے گا تو میں ضامن ہوں اور یہ کفالت مزارعت کے لیے شرط نہ ہو تو مزارعت بھی جائز ہے اور کفالت بھی اور اگر کفالت شرط ہو تو مزارَعت فاسد۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۹: مزارِع نے کھیت کو پانی دینے میں کوتاہی کی جس کی وجہ سے زراعت برباد ہوگئی اگر یہ مزارعت فاسدہ ہے تو مزارع پر تاوان نہیں کہ اس میں مزارِع پر کام کرنا واجب نہیں اور اگر مزارعت صحیحہ ہے تو تاوان واجب ہے کہ اس میں کام کرنا واجب تھا۔ ضمان کی صورت یہ ہوگی کہ زراعت اوگی تھی اور پانی نہ دینے سے خشک ہوگئی تو اس زراعت کی جو قیمت ہو اوس کا نصف بطور تاوان مالک زمین کو دے اور قیمت نہ ہو تو خالی کھیت کی قیمت اور اس بوئے ہوئے کھیت میں جو تفاوت ہو اوس کا نصف تاوان دلایا جائے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۰: کاشتکار نے پانی دینے میں تاخیر کی اگر اتنی تاخیر ہے کہ کاشتکاروں کے یہاں اتنی تاخیر ہوا کرتی ہے جب تو تاوان نہیں اور غیر معمولی تاخیر کی تو تاوان ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۵۱: فصل کاٹنا کاشتکار کے ذمہ شرط تھا اس نے کاٹنے میں دیر کی اور فصل ضائع ہوگئی اگر معمولی تاخیر ہے تو کچھ نہیں اور غیر معمولی دیر کی تو تاوان واجب۔ یوہیں اگر کاشتکار نے حفاظت نہیں کی جانوروں نے کھیت چر لیا کاشتکار کو تاوان دینا ہوگا۔ ٹڈیاں کھیت میں گریں اگر اُڑانے پر قدرت تھی اور نہ اوڑائیں اور ٹڈیاں کھیت کھا گئیں تاوان ہے اور اگر اس کے بس کی بات نہ تھی تو تاوان واجب نہیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵۲: دو شخصوں نے شرکت میں کھیت بویا تھا ایک شریک اوس میں پانی دینے سے انکار کرتا ہے یہ معاملہ حاکم کے

---

1 ......"الهداية"، كتاب المزارعة، ج ۲، ص ۳٤۲.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب المزارعة، ج ۹، ص ٤٧١.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق، ص ٤٧٢. 5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

پاس پیش کیا جائے اوس کے حکم دینے کے بعد بھی اگر اس نے پانی نہیں دیا اور فصل ماری گئی تو اس پر تاوان ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۳: مزارعت میں بیج مزارِع کے ذمہ تھے مگر مالک زمین نے خود اس کھیت کو بویا اگر اس سے مقصود مزارع کی مدد کرنا ہے جب تو مزارعت باقی رہے گی اور یہ مقصود نہ ہو تو مزارعت جاتی رہی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴: کسی سے اجارہ پر زمین لی مثلاً زمیندار سے بونے کے لیے کھیت لیا پھر اوس مالک زمین کو اوس میں کام کرنے کے لیے اَجیر رکھا یہ جائز ہے اُجرت پر کام کرنے سے زمین کے اِجارہ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵۵: ایک شخص مرگیا اور اوس نے بی بی اور نابالغ اور بالغ اولادیں چھوڑیں یہ سب چھوٹے بڑے ایک ساتھ رہتے ہیں اور وہ عورت سب کی نگہداشت کرتی ہے بڑے لڑکوں نے زمین مشترک یا دوسرے سے زمین لے کر اوس میں کاشت کی اور جو کچھ غلّہ پیدا ہوا مکان پر لائے اور یکجائی طور پر سب کے خرچ میں آیا جیسا کہ عموماً دیہاتوں میں ایسا ہوتا ہے۔ یہ غلّہ آیا مشترک قرار پائے گا یا صرف بڑے لڑکوں کا ہوگا جنھوں نے کاشت کی اس کا حکم یہ ہے کہ اگر مشترک بیج بوئے گئے ہیں اور سب کی اجازت سے بوئے ہیں یعنی جو اون میں بالغ ہیں اون سے اجازت حاصل کر لی ہے اور جو نابالغ ہیں اون کے وصی سے اجازت لے لی ہے تو پیداوار مشترک ہے اور اگر بڑوں نے خود اپنے بیج سے کاشت کی ہے یا مشترک سے کی ہے مگر اجازت نہیں لی ہے تو غلہ ان کاشت کرنے والوں کا ہے دوسرے اس میں شریک نہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار)

مُعامَلہ یا مُساقاۃ کا بیان

باغ یا درخت کسی کو اس لیے دینا کہ اوس کی خدمت کرے اور جو کچھ اوس سے پیداوار ہوگی اوس کا ایک حصہ کام کرنے والے کو اور ایک حصہ مالک کو دیا جائے گا اس کو مساقاۃ کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام معاملہ بھی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فتح خیبر کے بعد وہاں کے باغات یہودیوں کو دے دیے تھے کہ اون باغات کے کام کریں اور جو کچھ پھل ہوں گے اون میں سے نصف اون کو دیے جائیں گے۔[5] جس طرح مزارَعت جائز ہے معاملہ بھی جائز ہے اور اس کے جواز

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص ٤٧٢.

2 ......المرجع السابق، ص٤٧٣.　3 ......المرجع السابق، ص٤٧٣.

4 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب المزارعۃ، الباب الرابع والعشرون فی المتفرقات، ج٥، ص٢٧٤.

و"ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص٤٧٤.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب المزارعۃ، ج۹، ص٤٧٦.

www.dawateislami.net

کے شرائط یہ ہیں۔(۱)عاقدین کا عاقل ہونا(۲)جو پیداوار ہو وہ دونوں میں مشترک ہو اور اگر فقط ایک کے لیے پیداوار مخصوص کر دی گئی تو عقد فاسد ہے(۳)ہر ایک کا حصہ مَشاع ہو جس کی مقدار معلوم ہو مثلاً نصف یا تہائی یا چوتھائی۔(۴)باغ یا درخت عامل کو سپرد کر دینا یعنی مالک کا قبضہ اوس پر نہ رہے۔ اور اگر یہ قرار پایا کہ مالک بھی اوس میں کام کرے گا تو معاملہ فاسد ہے۔ (۵)جو درخت مساقاۃ کے طور پر دیے گئے وہ ایسے ہوں کہ عامل کے کام کرنے سے اوس میں زیادتی ہو سکے یعنی اگر پھل پورے ہو چکے جتنا بڑھنا تھا بڑھ چکے صرف پکنا ہی باقی رہ گیا ہے تو یہ عقد صحیح نہیں۔ بعض شرائط ایسے ہیں جن کی وجہ سے معاملہ فاسد ہو جائے گا مثلاً یہ کہ کل پیداوار ایک کو ملے گی یا پیداوار میں سے اتنا مالک یا عامل لے گا اوس کے بعد نصف نصف تقسیم ہوگی۔ عامل کے ذمہ پھل توڑنا وغیرہ جو کام پھل طیار ہونے کے بعد ہوتے ہیں شرط کر دینا یا یہ کہ تقسیم کے بعد عامل اون کی حفاظت کرے یا مالک کے مکان پر پہنچائے۔ ایسے کسی کام کی شرط کر دینا جس کی منفعت مدت معاملہ پوری ہونے کے بعد باقی رہے مثلاً پیڑوں میں کھات ڈالنا انگوروں کے لیے چھپر بنانا باغ کی زمین کھودنا یا اس میں نئے پودے لگانا وغیرہ۔

مسئلہ ۱ معاملہ اونھیں پیڑوں کا ہو سکتا ہے جو ایک سال یا زیادہ تک باقی رہ سکیں اور جو ایسے نہیں ہیں اون کا معاملہ جائز نہیں۔ بیگن اور مرچ کے درختوں میں معاملہ ہو سکتا ہے کہ یہ مدتوں باقی رہتے اور پھلتے رہتے ہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲ درختوں کے سوا مثلاً بکریاں یا مرغیاں کسی مدت تک کے لیے بطور معاملہ کسی کو دیں یہ ناجائز ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ ایسے درخت جو پھلتے نہ ہوں اور اون کی شاخوں اور پتوں سے نفع اوٹھایا جاتا ہو جیسے سینٹھے، نرکل، بید وغیرہ اگر ایسے درختوں میں پانی دینے اور حفاظت کرنے کی ضرورت ہوتی ہو تو معاملہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ مزارعت اور معاملہ میں بعض باتوں میں فرق ہے۔ معاملہ عقد لازم ہے دونوں میں سے کوئی بھی اس سے انحراف نہیں کر سکتا[4] ہر ایک کو پابندی پر مجبور کیا جائے گا اگر مدت پوری ہو گئی اور پھل طیار نہیں ہیں تو باغ عامل ہی کے پاس رہے گا اور ان زائد دنوں کی اوسے اُجرت نہیں ملے گی اور عامل کو بھی بلا اُجرت اتنے دنوں کام کرنا ہوگا اور مزارعت میں مالکِ زمین اُتنے دنوں کی اُجرت لے گا اور مزارع بھی ان زائد دنوں کے کام کی اُجرت لے گا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۷۶.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص۴۷۷.

4 ......یعنی پھر نہیں سکتا۔

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۷۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ معاملہ میں مدت بیان کرنا ضرور نہیں بغیر بیان مدّت بھی معاملہ صحیح ہے اوراس صورت میں پہلی مرتبہ پھل طیار ہونے پر معاملہ ختم ہوگا اور ترکاریوں میں بیج طیار ہونے پر ختم ہوگا جب کہ بیج مقصود ہوں ورنہ خود ترکاریوں کی پہلی فصل ہو جانے پر معاملہ ختم ہوگا اور اگر مدت ذکر نہیں کی گئی اور اوس سال پھل پیدا ہی نہ ہوئے تو معاملہ فاسد ہے۔[1] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ٦ معاملہ میں مدت ذکر ہوئی مگر معلوم ہے کہ اوس مدّت میں پھل نہیں پیدا ہوں گے تو معاملہ فاسد ہے اور اگر ایسی مدت ذکر کی جس میں احتمال ہے کہ پھل پیدا ہوں یا نہ ہوں تو معاملہ صحیح ہے۔ پھر اس صورت میں اگر پھل آ گئے تو جو شرائط ہیں اون پر عمل ہوگا اور اگر اس مدت میں نہیں آئے بلکہ مدت پوری ہونے کے بعد پھل آئے تو معاملہ فاسد ہے اور اس صورت میں عامل کو اُجرت مثل ملے گی یعنی ابتدا سے پھل طیار ہونے تک کی اُجرت مثل پائے گا اور اگر اس صورت میں کہ مدت مذکور ہوئی اور یہ احتمال تھا کہ پھل آئیں گے مگر اوس سال بالکل پھل نہیں آئے نہ مدت میں نہ بعد مدت تو عامل کو کچھ نہیں ملے گا کیوں کہ یہ معاملہ صحیح ہے فاسد نہیں ہے کہ اُجرت مثل دلائی جائے اور اگر اوس مدت معینہ میں کچھ پھل نکلے کچھ بعد میں نکلے تو جو پھل مدت کے اندر پیدا ہوئے اُن میں عامل کو حصّہ ملے گا بعد والوں میں نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ نئے پودے جو ابھی پھلنے کے قابل نہیں ہیں بطور معاملہ دیے کہ عامل اوس میں کام کرے جب پھل آئیں گے تو دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں گے یہ معاملہ فاسد ہے کیونکہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں پھل آئیں زمین موافق ہے تو جلد پھلیں گے ناموافق ہے تو دیر میں پھلیں گے ہاں اگر مدت ذکر کردی جائے اور وہ اتنی ہو کہ اون میں پھلنے کا احتمال ہو تو معاملہ صحیح ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۸ ترکاریوں کے درخت معاملہ کے طور پر دیے کہ جب تک پھلتے رہیں کام کرو اور اتنا حصہ تم کو ملا کرے گا یہ معاملہ فاسد ہے یوہیں باغ دیا اور کہہ دیا کہ جب تک یہ پھلتا رہے کام کرو اور نصف لیا کرو یہ معاملہ فاسد ہے کہ مدت نہ بیان کرنے کی صورت میں صرف پہلی فصل پر معاملہ ہوتا ہے۔[4] (ہدایہ، درمختار)

1 ......"الدرالمختار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۷۸.
و"الهداية"، کتاب المساقاۃ، ج۲، ص۳۴۳.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۷۹.

3 ......"الهداية"، کتاب المساقاۃ، ج۲، ص۳۴۳.
و"الدرالمختار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۸۰.

4 ......"الهداية"، کتاب المساقاۃ، ج۲، ص۳۴۳.
و"الدرالمختار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۸۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹: ترکاریوں[1] کے درخت کا معاملہ کیا اور اب ان میں سے ترکاریوں کے نکلنے کا وقت ختم ہوچکا بیج لینے کا وقت باقی ہے جیسے میتھی، پالک، سویا[2]، وغیرہ جب اس حد کو پہنچ جائیں کہ ان سے ساگ نہیں لیا جاسکتا بیج لیے جاسکتے ہیں اور یہ بیج کام کے ہوں ان کی خواہش ہوتی ہو اور عامل سے کہہ دیا کہ کام کرے آدھے بیج اوسے ملیں گے یہ معاملہ صحیح ہے اگرچہ مدّت نہ ذکر کی جائے اور اس صورت میں وہ پیڑ مالک کے ہوں گے صرف بیجوں کی تقسیم ہوگی اور اگر پیڑوں کی تقسیم بھی مشروط ہوتو معاملہ فاسد ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: درختوں میں پھل آچکے ہیں ان کو معاملہ کے طور پر دینا چاہتا ہے مگر ابھی وہ پھل تیار نہیں ہیں عامل کے کام کرنے سے اون میں زیادتی ہوگی تو معاملہ صحیح ہے اور اگر پھل بالکل پورے ہوچکے ہیں اب ان کے بڑھنے کا وقت ختم ہوچکا تو معاملہ صحیح نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱: کسی کو خالی زمین دی کہ اس میں درخت لگائے پھل اور درخت دونوں نصف نصف تقسیم ہوجائیں گے یہ جائز ہے اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ زمین و درخت دونوں چیزیں دونوں کے مابین تقسیم ہوں گی تو یہ معاملہ ناجائز ہے اور اس صورت میں پھل اور درخت مالکِ زمین کے ہوں گے اور دوسرے کو پودوں کی قیمت ملے گی اور اُجرت مثل۔ اور قیمت سے مراد اوس روز کی قیمت ہے جس دن لگائے گئے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: کسی شخص کے باغ سے گٹھلی اوڑ کر دوسرے کی زمین میں چلی گئی اور یہاں جم گئی اور پیڑ ہوگیا جیسا کہ خودرو[6] درختوں میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ ادھر اودھر سے بیج آکر جم جاتا ہے یہ درخت اوس کا ہے جس کی زمین ہے اس کا نہیں ہے جس کی گٹھلی ہے کیوں کہ گٹھلی کی کوئی قیمت نہیں ہے اسی طرح شفتالو یا آم یا اسی قسم کے دوسرے پھل اگر دوسرے کی زمین میں گرے اور جم گئے یہ درخت بھی مالکِ زمین کے ہوں گے کہ پہلے یہ پھل سڑیں گے اوس کے بعد جمیں گے اور جب سڑ کر اوپر کا حصہ جاتا رہا تو فقط گٹھلی باقی رہی جس کی کوئی قیمت نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۳: معاملۂ صحیحہ کے احکام حسب ذیل ہیں۔ درختوں کے لیے جن کاموں کی ضرورت ہے مثلاً نالیاں ٹھیک کرنا

---

1 ...... سبزیوں۔ 2 ...... ایک خوشبودار ساگ۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۸۰.

4 ...... المرجع السابق، ص۴۸۱. 5 ...... المرجع السابق، ص۵۸۱۔۵۸۳.

6 ...... خوداُگے ہوئے۔

7 ...... "الدرالمختار"، کتاب المساقاۃ، ج۹، ص۴۸۴.

www.dawateislami.net

درختوں کو پانی دینا اون کی حفاظت کرنا یہ سب کام عامل کے ذمہ ہیں اور جن چیزوں میں خرچ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً زمین کو کھودنا اوس میں کھات ڈالنا انگور کی بیلوں کے لیے چھپر بنوانا یہ بقدرِ حصص[1] دونوں کے ذمہ ہیں اسی طرح پھل توڑنا۔ جو کچھ پھل پیدا ہوں وہ حسب قرارداد دونوں تقسیم کرلیں۔ کچھ پیدا نہ ہوا تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہ عقد دونوں جانب سے لازم ہوتا ہے بعد عقد دونوں میں سے کسی کو بغیر عذر منع کا اختیار نہیں اور نہ بغیر دوسرے کی رضامندی کے فسخ کرسکتا ہے۔ عامل کو کام کرنے پر مجبور کیا جائے گا مگر جب کہ عذر ہو۔ جو کچھ طرفین کے لیے مقرر ہوا ہے اوس میں کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔ عامل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو معاملہ کے طور پر دے دے مگر جب کہ مالک نے یہ کہہ دیا ہو کہ تم اپنی رائے سے کام کرو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ معاملۂ فاسدہ کے احکام یہ ہیں۔ عامل کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، جو کچھ پیداوار ہو وہ کل مالک کی ہے اور اوس پر یہ ضرور نہیں کہ اوس میں کا کوئی جز صدقہ کرے، عامل کے لیے اُجرت مثل واجب ہے پیداوار ہو یا نہ ہو اور اوس میں وہی صاحبین[3] کا اختلاف ہے کہ پوری اُجرتِ مثل اگرچہ مقرر سے زیادہ ہو واجب ہے یا یہ کہ مقرر شدہ سے زائد نہ ہونے پائے۔ اور اگر حصہ کی تعیین نہ ہوئی ہو تو بالاتفاق پوری اُجرتِ مثل واجب ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ عامل اگر چور ہے اوس کا چور ہونا لوگوں کو معلوم ہے اندیشہ ہے کہ پھلوں کو چورائے گا تو معاملہ کو فسخ کیا جاسکتا ہے۔ یوہیں اگر عامل بیمار ہوگیا کہ پوری طرح کام نہ کرسکے گا معاملہ فسخ کیا جاسکتا ہے۔ دونوں میں سے ایک کے مرجانے سے معاملہ خود ہی فسخ ہوجاتا ہے اور اسی طرح مدت کا پورا ہونا بھی سبب فسخ ہے جبکہ ان دونوں صورتوں میں پھل طیار نہ ہوئے ہوں۔[5] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ مرنے کی صورت میں اگرچہ معاملہ فسخ ہوجاتا ہے مگر دفعِ ضرر کے لیے عقد کو پھل طیار ہونے تک باقی رکھا جائے گا لہٰذا عامل کے مرنے کے بعد اس کے ورثہ اگر یہ چاہیں کہ پھل طیار ہونے تک ہم کام کریں گے تو اُن کو ایسا موقع دیا جائے گا اگرچہ مالکِ زمین ان کو دینے سے انکار کرتا ہو۔ اور اگر وُرثہ کام کرنا نہ چاہتے ہوں کہتے ہوں کہ کچے ہی پھل توڑ کر تقسیم کردیے جائیں تو اون کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ اس صورت میں مالک کو اختیار دیا جائے گا کہ یہ بھی اگر یہی چاہتا

---

1. ......اپنے حصوں کے مقدار۔
2. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الأول فی تفسيرها...إلخ، ج٥، ص٢٧٧.
3. ......یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمة الله تعالى عليهما۔
4. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الاول فی تفسيرها...إلخ، ج٥، ص ٢٧٨.
5. ......"الدرالمختار"، كتاب المساقاة، ج٩، ص٤٨٤، ٤٨٦.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الاول فی تفسيرها...إلخ، ج٥، ص ٢٧٨.

www.dawateislami.net

ہوتو توڑ کر تقسیم کرلیں یا ورثۂ عامل کواون کے حصہ کی قیمت دے دے یا خود اپنے صرفہ سے کام کرائے اورطیار ہونے کے بعد صرفہ[1] اون کے حصہ سے منہا[2] کر کے باقی پھل اون کودے دے۔[3] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ دوشخص باغ میں شریک ہیں ایک نے دوسرے کوبطور معاملہ دے دیا یہ معاملہ فاسد ہے جب کہ عامل کو نصف سے زیادہ دینا قرار پایااوراس صورت میں دونوں نصف نصف تقسیم کرلیں اور اگر یہ شرط ٹھہری ہے کہ دونوں نصف نصف لیں گےتو معاملہ جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ دوشخصوں کومعاملہ پر دیااور یہ ٹھہرا کہ تینوں ایک ایک تہائی لیں گے یہ جائز ہےاور اگر یہ ٹھہرا کہ مالک ایک تہائی لے گااورایک عامل نصف لے گااور دوسرا عامل چھٹا حصہ لے گا یہ بھی جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دوشخصوں کا باغ ہے اسے معاملہ پر دیا یوں کہ نصف عامل لے گا اور نصف میں وہ دونوں،[6] یہ جائز ہے اور اگر یہ شرط ہوئی کہ نصف ایک حصہ دار لے گا اور دوسرے نصف میں عامل اور دوسرا حصہ دار دونوں شریک ہوں گے یہ ناجائز ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ کاشتکار نے بغیر اجازت زمیندار پیڑ لگادیا جب درخت بڑا ہوگیا تو زمیندار کہتا ہے میرا ہے اور کاشتکار کہتا ہے میرا ہے اگر زمیندار نے یہ اقرار کرلیا ہے کہ کاشتکار ہی نے لگایا ہے اور پودہ بھی اوسی کا تھا تو کاشتکار کو ملے گا مگر دیانۃً اوس کے لیے یہ درخت جائز نہیں کیوں کہ بغیر اجازت لگایا ہے اور اگر اجازت لے کر لگاتا اور مالک زمین شرکت کی بھی شرط نہ کرتا تو کاشتکار کے لیے دیانۃً بھی جائز ہوتا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ گاؤں کے بچوں کو معلّم پڑھاتا ہے گاؤں کے لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ میاں جی کے لیے کھیت بودیا جائے تھوڑے تھوڑے بیج سب نے دیے اور میاں جی کے لیے کھیت بودیا گیا تو جو کچھ پیداوار ہوئی وہ اون کی ملک ہے جنھوں نے بیج دیے ہیں معلّم کی ملک نہیں کیوں کہ بیج اونھوں نے معلّم کو دیا نہیں تھا کہ معلم مالک ہوجاتا ہاں اب اگر پیداوار معلم

---

1 ......خرچہ۔ 2 ......کٹوتی۔

3 ......"الهداية"، كتاب المساقاة، ج٢، ص٣٤٥.

و"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب المساقاة، مطلب:يشترط فى المناصبة...إلخ، ج٩، ص٤٨٤.

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب المساقاة، مطلب:يشترط فى المناصبة...إلخ، ج٩، ص٤٨٧.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الثانى فى المتفرقات، ج٥، ص٢٧٨.

6 ......یعنی نصف میں وہ دونوں شریک ہوں گے۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الثانى فى المتفرقات، ج٥، ص٢٧٩.

8 ......المرجع السابق، ص٢٨١.

www.dawateislami.net

کو دے دیں تو معلم مالک ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ خربزہ یا تربز کی پالیز[2] مالک نے پھل توڑنے کے بعد چھوڑ دی اگر چھوڑنے کا یہ مقصد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ باقی پھلوں کو لے جائے تو لوگوں کو اوس کے پھل لینا جائز ہے جیسا کہ عموماً آخر فصل میں ایسا کیا کرتے ہیں۔ اسی طرح کھیت کٹنے کے بعد جو کچھ بالیں یا دانے گرتے ہیں اگر مالک نے لوگوں کے لیے چھوڑ دیے تو لینا جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ عامل پر لازم ہے کہ اپنے کو حرام سے بچائے مثلاً باغ کے درخت خشک ہو گئے تو اُن کا جلانا عامل کے لیے جائز نہیں۔ یوہیں سوکھی شاخیں توڑ کر ان سے کھانا پکانا جائز نہیں یوہیں چھپر تُھنیاں[4] اور اس کے بانس پھونس کو جلانا جائز نہیں۔ یوہیں مہمان یا ملاقاتی آ جائے تو پھلوں سے اوس کی تواضع جائز نہیں ان سب میں مالک کی اجازت درکار ہے۔[5] (عالمگیری)

ذبح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ ﴾[6]

''تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سوئر کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مر جائے اور دب کر مرا ہو یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو درندہ نے کچھ کھا لیا ہو مگر وہ جنھیں تم ذبح کر لو اور جو کسی تھان[7] پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔''

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الثانی فی المتفرقات، ج٥، ص٢٨٢.

2 ...... خربوزہ یا تربوز کی فصل۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الثانی فی المتفرقات، ج٥، ص٢٨٢، ٢٨٣.

4 ...... وہ لکڑی جو چھپر کے نیچے سہارا دینے کے لیے لگاتے ہیں۔

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب المعاملة، الباب الثانی فی المتفرقات، ج٥، ص٢٨٣.

6 ...... پ٦، المائدہ:٣.

7 ...... امام ابن جریر طبری نے ابن جریج اور مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سے نقل کیا ہے کہ نُصُب (تھان) وہ پتھر ہیں جو زمانہ جاہلیت میں کعبہ کے اردگرد مشرکین نے نصب کر رکھے تھے ان کی تعداد تین سو ساٹھ تھی، اہل عرب ان کے سامنے جانور ذبح کرتے اور بیت اللہ سے متصل بتوں پر ان کا خون چھڑکتے اور گوشت کاٹ کر ان بتوں پر چڑھا وا چڑھاتے تھے۔ (تفسیر طبری، پ٦، المائدہ تحت الآیۃ:٣، ج٤، ص٤١٤)
اور مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: ''اہل جاہلیت نے کعبہ شریف کے گرد تین سو ساٹھ پتھر (بت) نصب کیے تھے جن کی وہ عبادت کرتے اور ان کے لیے ذبح کرتے تھے اور اس ذبح سے ان کی تعظیم و تقرب کی نیت کرتے تھے''۔
(خزائن العرفان، پ٦، المائدۃ تحت الآیۃ٣، حاشیۃ١٣)

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُؕ-وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ۪-وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ٘ ﴾[1]

''آج تمھارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (ذبیحہ) تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا اون کے لیے حلال ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ(۱۱۸) وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِؕ ﴾[2]

''کھاؤ اوس میں سے جس پر اللہ (عزوجل) کا نام لیا گیا اگر تم اوس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تمھیں کیا ہوا کہ اوس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ (عزوجل) کا نام لیا گیا۔ اور اوس نے تو مفصل[3] بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اوس کی طرف مجبور ہو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌؕ ﴾[4]

''اور اوس سے نہ کھاؤ جس پر اللہ (عزوجل) کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔''

حدیث ۱ صحیح مسلم میں ہے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان[5] میں ہیں پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا اللہ کی لعنت اوس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اوس پر جو زمین کی مینڈھ[6] بدل دے (جیسا کہ بعض کاشتکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ کی لعنت اوس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے۔ اور اللہ کی لعنت اوس پر جو بدمذہب کو پناہ دے۔[7]

1 ......پ ٦، المائدہ: ٥.

2 ......پ ٨، الأنعام: ١١٨-١١٩.

3 ......یعنی تفصیل کے ساتھ۔

4 ......پ ٨، الأنعام: ١٢١.

5 ......نیام۔ 6 ......زمین کی حد بندی کا نشان۔

7 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللّٰہ تعالٰی...إلخ، الحدیث: ٤٥-(١٩٧٨) ص ١٠٩٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم کھپچی[1] سے ذبح کرسکتے ہیں فرمایا: ''جو چیز خون بہادے اور اللہ (عزوجل) کا نام لیا گیا ہو اوسے کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے (جو جدا نہ[2] ہوں) اور اوسے میں بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں اون میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اوسے تیر مار کر گرادیا حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ان اونٹوں میں بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہوجاتے ہیں جب تم کو اوس پر قابو نہ ملے تو اوس کے ساتھ یہی کرو۔''[3]

حدیث ۳ صحیح بخاری شریف میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ان کی بکریاں سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں چرتی تھیں لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) اوس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اوس نے پتھر توڑ کر اوس سے ذبح کردی اونھوں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے دریافت کیا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اوس کے کھانے کا حکم دے دیا۔[4]

حدیث ۴ ابوداود و نسائی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ فرمایئے کسی کو شکار ملے اور اوس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی کھپچی سے ذبح کرسکتا ہے فرمایا: ''جس چیز سے چاہو خون بہادو اور اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کرو۔''[5]

حدیث ۵ ترمذی و ابوداود و نسائی ابو العشراء اور وہ اپنے والد سے راوی اونھوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کیا ذکاۃ (ذبح شرعی) حلق اور لبہ[6] ہی میں ہوتی ہے فرمایا: ''اگر تم اوس کی ران میں نیزہ بھونک دو تو بھی کافی ہے۔ ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں ہے'' جیسا کہ ابوداود و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔[7]

---

1 ...... بانس کا چرا ہوا ٹکڑا۔

2 ...... بہار شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ''جو جدا ہوں'' لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کہ خود صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ اسی باب کے مسئلہ (۱۲) میں جدا ناخن سے ذبح کرنے کی وضاحت فرماتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے لفظ ''نہ'' بڑھا دیا ہے نیز ''عمدۃ القاری، ج۹، ص۲٦۹'' پر وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ ... عِلْمِیہ

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب الذبائح والصید، باب التسمیة... إلخ، الحدیث٥٤٩٨، ج٣، ص٥٥٨ وباب ما ندّ من البهائم... إلخ، الحدیث: ٥٥٠٩، ج٣، ص٥٦١.

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب الوکالة، باب اذا أبصر الراعی... إلخ، الحدیث: ٢٣٠٤، ج٢، ص٧٩.

5 ......''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب فی الذبیحة بالمروة، الحدیث: ٢٨٢٤، ج٣، ص١٣٦.

6 ...... سینے کا بالائی حصہ۔

7 ......''جامع الترمذي''، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في الذکاة في الحلق واللبّة، الحدیث: ١٤٨٦، ج٣، ص١٥٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۶ ترمذی نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور وہ مرجائے۔ [1]

حدیث ۷ ابوداود نے ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مرجائے۔ [2]

حدیث ۸ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ (عزوجل) کا نام اونھوں نے ذکر کیا ہے یا نہیں، فرمایا کہ ''تم بِسْمِ اللہ کہو اور کھاؤ''[3] یعنی مسلم کی ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کیے جائیں۔

حدیث ۹ صحیح مسلم میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تبارک وتعالٰی نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے لہٰذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو (یعنی بے سبب اوس کو ایذا مت پہنچاؤ) اور ذبح کرو تو ذبح میں خوبی کرو اور[4] اپنی چھری کو تیز کرلے اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔''[5]

حدیث ۱۰ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اوس کو تیر سے قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔ [6]

حدیث ۱۱ صحیحین میں اونھیں سے مروی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اوس پر لعنت کی جس نے ذی روح کو نشانہ بنایا۔ [7]

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس میں روح ہو اوس کو نشانہ نہ بناؤ۔''[8]

---

1 ...... ''جامع الترمذي''، کتاب الأطعمۃ، باب ماجاء في کراھیۃ أکل المصبورۃ، الحدیث: ۱۴۷۸، ج۳، ص۱۵۰.

2 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب في المبالغۃ في الذبح، الحدیث: ۲۸۲۶، ج۳، ص۱۳۷.

3 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب التوحید، باب السوال باسماء اللّٰہ تعالٰی... إلخ، الحدیث: ۷۳۹۸، ج۴، ص۵۳۹.

4 ...... غالباً یہاں عبارت ''تم میں کوئی'' متروک ہے۔ ...**علمیہ**

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصید... إلخ، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل... إلخ، الحدیث: ۵۷۔(۱۹۵۵)، ص۱۰۸۰.

6 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الذبائح والصید، باب ما یکرہ من المثلۃ... إلخ، الحدیث: ۵۵۱۴، ج۳، ص۵۶۳.

7 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الصید... إلخ، باب النھي عن صبر البھائم، الحدیث: ۵۹۔(۱۹۵۸)، ص۱۰۸۱.

8 ...... المرجع السابق، الحدیث: ۵۸۔(۱۹۵۷)، ص۱۰۸۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذَبح کہتے ہیں اور اس جانور کو جس کی وہ رگیں کاٹی گئیں ذبیحہ اور ذِبح کہتے ہیں۔ یہاں ذال کو زیر ہے اور پہلی جگہ زبر ہے۔[1]

مسئلہ ۲ بعض جانور ذبح کیے جاسکتے ہیں بعض نہیں۔ جو شرعاً ذبح نہیں کیے جاسکتے ہیں ان میں یہ دو۲ مچھلی اور ٹڈی بغیر ذبح حلال ہیں اور جو ذبح کیے جاسکتے ہیں وہ بغیر ذکاۃ شرعی حلال نہیں۔[2] (درمختار) ذکاۃ شرعی کا یہ مطلب ہے کہ جانور کو اس طرح نحر یا ذبح کیا جائے کہ حلال ہو جائے۔

مسئلہ ۳ ذکاۃ شرعی دو قسم ہے۔ اختیاری۱ اور اضطراری۲۔ ذکاۃ اختیاری کی دو۲ قسمیں ہیں۔ ذبح۱ اور نحر۲۔ ذکاۃ اضطراری یہ ہے کہ جانور کے بدن میں کسی جگہ نیزہ وغیرہ بھونک کر خون نکال دیا جائے اس سے مخصوص صورتوں میں جانور حلال ہوتا ہے جو بیان کی جائیں گی۔ حلق کے آخری حصہ میں نیزہ وغیرہ بھونک کر رگیں کاٹ دینے کو نحر کہتے ہیں۔ ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے مابین ہے لبہ سینہ کے بالائی حصہ کو کہتے ہیں۔ اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنا سنت ہے اور اگر اس کا عکس کیا یعنی اونٹ کو ذبح کیا اور گائے وغیرہ کو نحر کیا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سنت کے خلاف ہے۔[3] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴ عوام میں یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ ذبح کیا جاتا ہے غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔

مسئلہ ۵ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ حلقوم۱ یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے، مری۲ اس سے کھانا پانی اوترتا ہے ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے ان کو ودجین۳،۴ کہتے ہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۶ پورا حلقوم[5] ذبح کی جگہ ہے یعنی اوس کے اعلیٰ، اوسط، اسفل جس جگہ میں ذبح کیا جائے جانور حلال ہوگا۔ آج کل چونکہ چمڑے کا نرخ زیادہ ہے اور یہ وزن یا ناپ سے فروخت ہوتا ہے اس لیے قصاب[6] اس کی کوشش کرتے ہیں کہ

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۰.

2 ......المرجع السابق .

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنه...إلخ، ج۵، ص۲۸۵.

و"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۱.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۱-۴۹۳.

5 ......گلا۔ 6 ......قصائی۔

www.dawateislami.net

کسی طرح چمڑے کی مقدار بڑھ جائے اور اس کے لیے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ بہت اوپر سے ذبح کرتے ہیں اور اس صورت میں ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ یہ ذبح فوق العقدہ[1] ہوجائے اور اس میں علما کو اختلاف ہے کہ جانور حلال ہوگا یا نہیں۔ اس باب میں قولِ فیصل یہ ہے کہ ذبح فوق العقدہ میں اگر تین رگیں کٹ جائیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار) علما کا یہ اختلاف اور رگوں کے کٹنے میں احتمال دیکھتے ہوئے احتیاط ضروری ہے کہ یہ معاملہ حلت وحرمت کا ہے[3] اور ایسے مقام پر احتیاط لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ ۷ ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہوجائے گا کہ اکثر کے لیے وہی حکم ہے جو کل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے گا جب بھی حلال ہوجائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ ذبح سے جانور حلال ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ (۱) ذبح کرنے والا عاقل ہو۔ مجنوں یا اتنا چھوٹا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں اور اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے، (۲) ذبح کرنے والا مسلم ہو یا کتابی۔ مشرک اور مرتد کا ذبیحہ حرام و مردار ہے۔ کتابی اگر غیر کتابی ہوگیا تو اب اس کا ذبیحہ حرام ہے اور غیر کتابی، کتابی ہوگیا تو اس کا ذبیحہ حلال ہے اور معاذ اللہ مسلمان اگر کتابی ہوگیا تو اس کا ذبیحہ حرام ہے کہ یہ مرتد ہے۔ لڑکا نابالغ ایسا ہے کہ اوس کے والدین میں ایک کتابی ہے اور ایک غیر کتابی تو اس کو کتابی قرار دیا جائے گا اور اس کا ذبیحہ حلال سمجھا جائے گا۔[5]

مسئلہ ۹ کتابی کا ذبیحہ اوس وقت حلال سمجھا جائے گا جب مسلمان کے سامنے ذبح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اللہ (عزوجل) کا نام لے کر ذبح کیا اور اگر ذبح کے وقت اوس نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا نام لیا اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہے تو جانور حرام ہے اور اگر مسلمان کے سامنے اوس نے ذبح نہیں کیا اور معلوم نہیں کہ کیا پڑھ کر ذبح کیا جب بھی حلال ہے۔ (۳) اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ذبح کرنا۔ ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہوجائے گا یہی ضروری نہیں کہ لفظ اللہ (عزوجل) ہی زبان سے کہے۔[6]

---

1 ......گھنڈی (گلے کی ابھری ہوئی ہڈی) سے اوپر ذبح۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۱.

3 ......یعنی حلال وحرام کا معاملہ ہے۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنه...إلخ، ج۵، ص۲۸۷.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۵-۴۹۹.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۴۹۶-۵۰۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ تنہا نام ہی ذکر کرے یا نام کے ساتھ صفت بھی ذکر کرے دونوں صورتوں میں جانور حلال ہوجاتا ہے مثلاً **اللہ اکبر، اللہ اعظم، اللہ اجل، اللہ الرحمن، اللہ الرحیم**، یا صرف **اللہ یا الرحمن یا الرحیم** کہے اسی طرح **سُبْحَانَ اللّٰہ یا الحمد للہ یا لآالٰہ الا اللہ** پڑھنے سے بھی حلال ہوجائے گا۔ اللہ عزوجل کا نام عربی کے سوا دوسری زبان میں لیا جب بھی حلال ہوجائے گا۔[1] (عالمگیری) (۴) خود ذبح کرنے والا اللہ عزوجل کا نام اپنی زبان سے کہے اگر یہ خود خاموش رہا دوسروں نے نام لیا اور اسے یاد بھی تھا بھولا نہ تھا تو جانور حرام ہے، (۵) نام الٰہی (عزوجل) لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہو اور اگر کسی دوسرے مقصد کے لیے **بسم اللہ** پڑھی اور ساتھ لگے ذبح کر دیا اور اس پر **بسم اللہ** پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہوا مثلاً چھینک آئی اور اس پر **الحمد للہ** کہا اور جانور ذبح کر دیا اس پر نام الٰہی (عزوجل) ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا جانور حلال نہ ہوا (۶) ذبح کے وقت غیر خدا کا نام نہ لے (۷) جس جانور کو ذبح کیا جائے وہ وقت ذبح زندہ ہو اگرچہ اوس کی حیات کا تھوڑا ہی حصہ باقی رہ گیا ہو۔ ذبح کے بعد خون نکلنا یا جانور میں حرکت پیدا ہونا یوں ضروری ہے کہ اوس سے اوس کا زندہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۱۱ بکری ذبح کی اور خون نکلا مگر اوس میں حرکت پیدا نہ ہوئی اگر وہ ایسا خون ہے جیسے زندہ جانور میں ہوتا ہے حلال ہے۔ بیمار بکری ذبح کی صرف اوس کے مونھ کو حرکت ہوئی اور اگر وہ حرکت یہ ہے کہ مونھ کھول دیا تو حرام ہے اور بند کر لیا تو حلال ہے اور آنکھیں کھول دیں تو حرام اور بند کر لیں تو حلال اور پاؤں پھیلا دیے تو حرام اور سمیٹ لیے تو حلال اور بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوگئے تو حلال یعنی اگر صحیح طور پر اوس کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامتوں سے کام لیا جائے اور اگر زندہ ہونا یقیناً معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا بہرحال جانور حلال سمجھا جائے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ ذبح ہر اوس چیز سے کر سکتے ہیں جو رگیں کاٹ دے اور خون بہا دے یہ ضرور نہیں کہ چھری ہی سے ذبح کریں بلکہ **کھپچی**[3] اور دھار دار پتھر سے بھی ذبح ہوسکتا ہے صرف ناخن اور دانت سے ذبح نہیں کر سکتے جب کہ یہ اپنی جگہ پر قائم ہوں اور اگر ناخن کاٹ کر جدا کر لیا ہو یا دانت علیحدہ ہوگیا ہو تو اس سے اگرچہ ذبح ہوجائے گا مگر پھر بھی اس کی ممانعت ہے کہ جانور کو اس سے اذیت ہوگی۔ اسی طرح کند چھری سے بھی ذبح کرنا مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مستحب یہ ہے کہ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کریں اور لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الذبائح، الباب الاوّل فی رکنه...إلخ، ج٥، ص٢٨٥.

2 ......المرجع السابق، ص٢٨٦.

3 ......بانس کا چرا ہوا ٹکڑا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج٩، ص٤٩٤.

www.dawateislami.net

یوہیں جانور کو پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مذبح کو[1] لے جانا بھی مکروہ ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا یعنی کراہت اوس فعل میں ہے نہ کہ ذبیحہ میں۔[3] (ہدایہ) عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ذبح کرنے میں اگر سر جدا ہو جائے تو اس سر کا کھانا مکروہ ہے یہ کتب فقہ میں نظر سے نہیں گزرا بلکہ فقہا کا یہ ارشاد کہ ذبیحہ کھایا جائے گا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سر بھی کھایا جائے گا۔

مسئلہ ۱۵ ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو ٹھنڈا ہونے سے پہلے اوس کی کھال اوتارنا اوس کے اعضا کاٹنا یا ذبح سے پہلے اوس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا یوہیں جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا مونھ قبلہ کو کیا جائے اور ایسا نہ کرنا مکروہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ اگر جانور شکار ہو تو ضرور ہے کہ ذبح کرنے والا حلال ہو یعنی احرام نہ باندھے ہوئے ہو اور ذبح کرنا بیرونِ حرم[6] ہو لہٰذا مُحرِم[7] کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور حرم میں شکار کو ذبح کیا تو ذبح کرنے والا محرِم ہو یا حلال دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے اور اگر وہ جانور شکار نہ ہو بلکہ پلاؤ ہو[8] جیسے مرغی، بکری وغیرہ اس کو محرم بھی ذبح کر سکتا ہے اور حرم میں بھی ذبح کر سکتے ہیں۔ نصرانی نے حرم میں جنگلی جانور کو ذبح کیا تو جانور حرام ہے یعنی مسلم ذبح کرے یا کتابی دونوں صورتوں میں حرام ہے۔[9] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸ جنگلی جانور اگر مانوس ہو جائے مثلاً ہرن وغیرہ پال لیتے ہیں اور وہ مانوس ہو جاتے ہیں ان کو اوسی طرح ذبح کیا جائے جیسے پلاؤ جانور ذبح کیے جاتے ہیں یعنی ذبح اختیاری ہونا ضرور ہے جس کا ذکر گزر چکا اور اگر گھریلو جانور وحشی کی طرح ہو جائے کہ قابو میں نہ آئے تو اس کا ذبح اضطراری ہے کہ جس طرح ممکن ہو ذبح کر سکتے ہیں۔ یوہیں اگر چوپایہ کوئیں میں

---

1 ......ذبح گاہ تک۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص٤٩٤.

3 ......"الهداية"، كتاب الذبائح، ج۲، ص۳٥۰.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص٤٩٥.

6 ......حرم کے باہر۔ 7 ......یعنی حالتِ احرام میں ہونے والے فرد۔ 8 ......گھریلو ہو۔

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص٤٩٥، وغیرہ.

www.dawateislami.net

گر پڑا کہ اوسے باقاعدہ ذبح نہ کرسکتے ہوں تو جس طرح ممکن ہو ذبح کرسکتے ہیں۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۹ ذبح میں عورت کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے یعنی مسلمہ یا کتابیہ عورت کا ذبیحہ حلال ہے اور مشرکہ و مرتدہ کا ذبیحہ حرام ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ گونگے کا ذبیحہ حلال ہے اگر وہ مسلم یا کتابی ہو اسی طرح اقلف کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اور ابرص یعنی سپید داغ[3] والے کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔[4] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ جن اگر انسان کی شکل میں ہو تو اس کا ذبیحہ جائز ہے اور انسانی شکل میں نہ ہو تو اوس کا ذبیحہ جائز نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ مجوسی نے آتش کدہ[6] کے لیے یا مشرک نے اپنے معبودان باطل کے لیے مسلمان سے جانور ذبح کرایا اور اس نے اللہ (عزوجل) کا نام لے کر جانور ذبح کیا یہ جانور حرام نہ ہوا مگر مسلمان کو ایسا کرنا مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مسلمان نے جانور ذبح کردیا اس کے بعد مشرک نے اوس پر چھری پھیری تو جانور حرام نہ ہوا کہ ذبح تو پہلے ہی ہوچکا اور اگر مشرک نے ذبح کرڈالا اس کے بعد مسلم نے چھری پھیری تو حرام ہی ہے اس کے چھری پھیرنے سے حلال نہ ہوگا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ ذبح کرنے میں قصداً بِسْمِ اللہ نہ کہی جانور حرام ہے اور اگر بھول کر ایسا ہوا جیسا کہ بعض مرتبہ شکار کے ذبح میں جلدی ہوتی ہے اور جلدی میں بِسْمِ اللہ کہنا بھول جاتا ہے اس صورت میں جانور حلال ہے۔[9] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۵ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللہ کے ساتھ غیر خدا کا نام بھی لیا اس کی دو صورتیں ہیں اگر بغیر عطف ذکر کیا ہے

---

1. ......"الهداية"، كتاب الذبائح، ج٢، ص٣٥٠.
2. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الذبائح، الباب الاول فى ركنه...إلخ، ج٥، ص٢٨٦.
3. ......برص کی بیماری۔
4. ......"الدرالمختار"، كتاب الذبائح، ج٩، ص٤٩٧.
   و"الفتاوى الهندية"، كتاب الذبائح، الباب الاول فى ركنه...إلخ، ج٥، ص٢٨٦.
5. ......"ردالمحتار"، كتاب الذبائح، ج٩، ص٤٩٧.
6. ......آگ کے پجاریوں کا عبادت خانہ۔
7. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الذبائح، الباب الاول فى ركنه...إلخ، ج٥، ص٢٨٦.
8. ......المرجع السابق، ص٢٨٧.
9. ......"الهداية"، كتاب الذبائح، ج٢، ص٣٤٧.

www.dawateislami.net

مثلاً یوں کہا بسم اللہ محمد رسول اللہ یابسم اللہ اللّٰھم تقبل من فلان ایسا کرنا مکروہ ہے مگر جانور حرام نہیں ہوگا۔اور اگر عطف کے ساتھ دوسرے کا نام ذکر کیا مثلاً یوں کہا بسم اللہ و اسم فلان اس صورت میں جانور حرام ہے کہ یہ جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہوا۔تیسری صورت یہ ہے کہ ذبح سے پہلے مثلاً جانور کو لٹانے سے پہلے اس نے کسی کا نام لیا یا ذبح کرنے کے بعد نام لیا تو اس میں حرج نہیں جس طرح قربانی اور عقیقہ میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں اور قربانی میں اون لوگوں کے نام لیے جاتے ہیں جن کی طرف سے قربانی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نام بھی لیے جاتے ہیں۔[1] (ہدایہ وغیرہا)۔یہاں سے معلوم ہوا کہ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِاللهِ بِهٖ جو حرام ہے اوس کا مطلب یہ ہے کہ ذبح کے وقت جب غیر خدا کا نام اس طرح لیا جائے گا اوس وقت حرام ہوگا اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ آگے پیچھے جب کبھی غیر خدا کا نام لے دیا جائے حرام ہو جاتا ہے بلکہ یہ لوگ تو مطلقاً ہر چیز کو حرام کہتے ہیں جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے اون کا یہ قول غلط اور باطل محض ہے اگر ایسا ہو تو سب ہی چیزیں حرام ہو جائیں گی۔کھانے پینے اور استعمال کی سب چیزوں پر لوگوں کے نام لے دیے جاتے ہیں اور ان سب کو حرام قرار دینا شریعت پر افترا اور مسلم کو زبردستی حرام کا مرتکب بنانا ہے معلوم ہوا کہ بعض مسلمان گائے،بکرا،مرغ جو اس لیے پالتے ہیں کہ ان کو ذبح کر کے کھانا پکوا کر کسی ولی اللہ کی روح کو ایصال ثواب کیا جائے گا یہ جائز ہے اور جانور بھی حلال ہے اس کو مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِاللهِ بِهٖ میں داخل کرنا جہالت ہے کیونکہ مسلمان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اوس نے تقرُّب اِلٰی غیرِ اللہ کی نیت کی،ہٹ دھرمی اور سخت بدگمانی ہے مسلم ہرگز ایسا خیال نہیں رکھتا۔عقیقہ اور ولیمہ اور ختنہ وغیرہ کی تقریبوں میں جس طرح جانور ذبح کرتے ہیں اور بعض مرتبہ پہلے ہی سے متعین کر لیتے ہیں کہ فلاں موقع اور فلاں کام کے لیے ذبح کیا جائے گا جس طرح یہ حرام نہیں ہے وہ بھی حرام نہیں۔

مسئلہ ۲۶ بِسْمِ اللہ کی (ہ) کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ (ہ) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ذکر کرنا ہے تو جانور حلال ہے اور اگر یہ مقصود نہ ہو اور (ہ) کا چھوڑ نا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ مستحب یہ ہے کہ ذبح کے وقت بِسْمِ اللہ اللہ اکبر کہے یعنی بِسْمِ اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واؤ نہ لائے اور اگر بِسْمِ اللہ و اللہ اکبر واؤ کے ساتھ کہا تو جانور اس صورت میں بھی حلال ہوگا مگر بعض علماء اس طرح کہنے کو مکروہ بتاتے ہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الذبائح، ج٢، ص٣٤٨، وغيرها.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الذبائح، ج٩، ص٥٠٣.

3 ......"الدرالمحتار"، كتاب الذبائح، ج٩، ص٥٠٣، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۸ بِسْمِ اللہ کسی دوسرے مقصد سے پڑھی اور جانور کو ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں اور اگر زبان سے بِسْمِ اللہ کہی اور دل میں یہ نیت حاضر نہیں کہ جانور ذبح کرنے کے لیے بِسْمِ اللہ کہتا ہوں تو جانور حلال ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ ذبح اختیاری میں شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کے وقت بِسْمِ اللہ پڑھے یہاں مذبوح پر بِسْمِ اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی جس جانور کو ذبح کرنے کے لیے بِسْمِ اللہ پڑھی اوسی کو ذبح کر سکتے ہیں دوسرا جانور اس تسمیہ سے حلال نہ ہوگا مثلاً بکری ذبح کرنے کے لیے لٹائی اور اس کے ذبح کرنے کو بِسْمِ اللہ پڑھی مگر اس کو ذبح نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کردی یہ حلال نہیں ہوئی یہ ضرور نہیں کہ جس چھری سے ذبح کرنا چاہتا تھا اور بِسْمِ اللہ پڑھ لی تو اوسی سے ذبح کرے بلکہ دوسری چھری سے بھی ذبح کرسکتا ہے اور شکار کرنے میں آلہ پر بِسْمِ اللہ پڑھی جاتی ہے یعنی اوسی آلہ سے شکار کرنا ہوگا دوسرے سے کرے گا حلال نہ ہوگا مثلاً تیر چھوڑنا چاہتا ہے اور بِسْمِ اللہ پڑھی مگر اس کو رکھ دیا دوسرا تیر چلایا تو جانور حلال نہیں اور اگر جس جانور کو تیر سے مارنا چاہتا ہے اوس کو تیر نہیں لگا دوسرا جانور اس تیر سے مارا تو یہ حلال ہے۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۰ خود ذبح کرنے والے کو بِسْمِ اللہ کہنا ضرور ہے دوسرے کا کہنا اس کے کہنے کے قائم مقام نہیں یعنی دوسرے کے بِسْمِ اللہ پڑھنے سے جانور حلال نہ ہوگا جبکہ ذابح نے قصداً[3] ترک کیا ہو اور دو شخصوں نے ذبح کیا تو دونوں کا پڑھنا ضروری ہے ایک نے قصداً ترک کیا تو جانور حرام ہے۔[4] (ردالمحتار) معین ذابح سے یہی مراد ہے کہ ذبح کرنے میں اوس کا معین ہو یعنی دونوں نے مل کر ذبح کیا ہو دونوں نے چھری پھیری ہو مثلاً ذابح کمزور ہے کہ اوس کی تنہا قوت کام نہیں دے گی دوسرے نے بھی شرکت کی دونوں نے مل کر چھری چلائی۔ اگر دوسرا شخص جانور کو فقط پکڑے ہوئے ہے تو یہ معین ذابح نہیں اس کے پڑھنے نہ پڑھنے کو کچھ دخل نہیں۔ یہ اگر پڑھتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ ذابح کو بِسْمِ اللہ یاد آجائے اور پڑھ لے۔

مسئلہ ۳۱ بِسْمِ اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہ ہو اور مجلس بدلنے نہ پائے اگر مجلس بدل گئی اور عمل کثیر بیچ میں پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوا۔ ایک لقمہ کھایا یا ذرا سا پانی پیا یا چھری تیز کرلی یہ عمل قلیل ہے جانور اس صورت میں حلال ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۴.

2 ......"الهداية"، کتاب الذبائح، ج۲، ص۳۴۷.

3 ......یعنی جان بوجھ کر۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۲، ص۵۰۴.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ دو بکریوں کو نیچے اوپر لٹا کر دونوں کو ایک ساتھ بِسْمِ اللہ پڑھ کر ذبح کر دیا دونوں حلال ہیں اور اگر ایک کو ذبح کر کے فوراً دوسری کو ذبح کرنا چاہتا ہے تو اوس کو پھر بِسْمِ اللہ پڑھنی ہوگی پہلے جو پڑھ چکا ہے وہ دوسری کے لیے کافی نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ بکری ذبح کے لیے لٹائی تھی بِسْمِ اللہ کہہ کر ذبح کرنا چاہتا تھا کہ وہ اوٹھ کر بھاگ گئی پھر اوسے پکڑ کے لایا اور لٹایا تو اب پھر بِسْمِ اللہ پڑھے پہلے کا پڑھنا ختم ہوگیا۔ یوہیں بکریوں کا گلہ[2] دیکھا اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر اون میں سے ایک بکری پکڑ لایا اور ذبح کر دی اس وقت قصداً بِسْمِ اللہ ترک کر دی یہ خیال کر کے کہ پہلے پڑھ چکا ہے بکری حرام ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ پلاؤ جانور اگر بھاگ جائے اور پکڑنے میں نہ آئے تو اس کے لیے ذبح اضطراری ہے یعنی تیر یا نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بِسْمِ اللہ پڑھ کر ماریں اور اس کے لیے گردن میں ہی ذبح کرنا ضرور نہیں بلکہ جس جگہ بھی زخمی کر دیا جائے کافی ہے۔ یوہیں اگر جانور کوئیں میں گر گیا اوس کو نیزہ وغیرہ سے بہ نیت ذبح بِسْمِ اللہ کہہ کر ہلاک کر دیں ذبح ہوگیا۔ اسی طرح اگر جانور اس پر حملہ آور ہوا جیسا کہ بھینسے اور سانڈ اکثر حملہ کر دیتے ہیں ان کو بھی اوسی طرح ذبح کیا جاسکتا ہے اور اگر محض اپنے سے دفع کرنے کے لیے اوسے نیزہ مارا ذبح کرنا مقصود نہ تھا تو جانور حرام ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ آبادی میں اگر بکری بھاگ گئی تو اس کے لیے ذبح اضطراری نہیں ہے کہ بکری پکڑی جاسکتی ہے اور میدان میں بھاگ گئی تو ذبح اضطراری ہوسکتا ہے اور گائے، بیل، اونٹ اگر بھاگ جائیں تو آبادی اور جنگل دونوں کا ان کے لیے یکساں حکم ہے ہوسکتا ہے کہ آبادی میں بھی ان کے پکڑنے پر قدرت نہ ہو۔[5] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۳۶ مرغی اوڑ کر درخت پر چلی گئی اگر وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر اوسے تیر مار کر ہلاک کیا اگر اوس کے جاتے رہنے کا اندیشہ نہ تھا تو نہ کھائی جائے اور اندیشہ تھا تو کھا سکتے ہیں کہ اس صورت میں ذبح اضطراری ہوسکتا ہے۔ کبوتر اوڑ گیا اگر وہ مکان پر واپس آسکتا ہے اور اوسے تیر سے مارا اگر تیر جائے ذبح پر لگا

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰٤.

2 ......بکریوں کا ریوڑ۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنه...إلخ، ج۵، ص۲۸۹.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۵.

5 ......"الهدایة"، کتاب الذبائح، ج۲، ص۳۵۰، وغیرها.

www.dawateislami.net

کھایا جاسکتا ہے ورنہ نہیں اگر وہ واپس نہیں آ سکتا تو بہر صورت کھایا جاسکتا ہے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۳۷ ہرن کو پال لیا وہ اتفاق سے جنگل میں چلا گیا کسی نے بِسْمِ اللہ کہہ کر اوسے تیر مارا اگر تیر ذبح کی جگہ پر لگا حلال ہے ورنہ نہیں ہاں اگر وحشی ہوگیا اور اب بغیر شکار کیے ہاتھ نہ آئے گا تو جہاں بھی لگے حلال ہے۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۳۸ گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے ذبح کردیا جائے حلال ہو جائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے اوس کی ماں کا ذبح کرنا اوس کے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹ بلی نے مرغی کا سر کاٹ لیا اور وہ ابھی زندہ ہے پھڑک رہی ہے ذبح نہیں کی جاسکتی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ جانور کو دن میں ذبح کرنا بہتر ہے اور مستحب یہ ہے کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کرلے کند چھری یا ایسی چیزوں سے ذبح کرنے سے بچے جس سے جانور کو ایذا ہو۔[5] (عالمگیری)

حلال و حرام جانوروں کا بیان

حدیث ۱ ترمذی نے عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے خیبر کے دن کیلے والے درندہ سے اور پنجہ والے پرند سے اور گھریلو گدھے اور مجثمہ اور خلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کرلے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہوا یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اوس سے وطی نہ کرے۔ مجثمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اوس پر تیر مارا جائے۔ خلیسہ یہ ہے کہ بھیڑیے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اوس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مرگیا۔[6]

حدیث ۲ ابوداود و دارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جنین (پیٹ کے بچہ) کا ذبح اوس کی ماں کے ذبح کی مثل ہے''۔[7]

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الصید والذبائح، ج٤، ص٣٣٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج٩، ص٥٠٧، وغیرہ.

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنه...إلخ، ج٥، ص٢٨٧.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"جامع الترمذي"، کتاب الأطعمة، باب ماجاء في کراهیة أکل المصبورة، الحدیث:١٤٧٩، ج٣، ص١٥٠.

7 ......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب ما جاء في ذکاة الجنین، الحدیث:٢٨٢٨، ج٣، ص١٣٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ احمد ونسائی ودارمی عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنھما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا اوس سے اللہ تعالٰی قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اوس کا حق کیا ہے فرمایا کہ ''اوس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔'' (1)

حدیث ۴ ترمذی وابوداود ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں جب نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکی کاٹ لیتے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے''۔ (2)

حدیث ۵ دارقطنی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کردیا ہے''۔ (3)

حدیث ٦ صحیح بخاری ومسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی انھوں نے حمار وحشی (گورخر) دیکھا اوس کا شکار کیا حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اوس کے گوشت میں کا کچھ ہے''؟ عرض کی ہاں اوس کی ران ہے اوس کو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے قبول فرمایا اور کھایا۔ (4)

حدیث ۷ صحیح بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم نے مَرّ الظَّھْرَان (5) میں خرگوش بھگا کر پکڑا میں اوس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لایا انھوں نے ذبح کیا اور اوس کی پٹھ اور رانیں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں بھیجیں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے قبول فرمائیں۔ (6)

حدیث ۸ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ (7)

---

1 ……"المسند" للإمام أحمد بن حنبل،مسندعبداللّٰہ بن عمرو،الحديث:٦٥٦٢،ج٢،ص٥٦٧.
و"سنن النسائي"،کتاب الصيد...إلخ،باب إباحة أکل العصافير،الحديث:٤٣٥٥،ص٧٠٧.
2 ……"جامع الترمذي"،کتاب الأطعمة،باب ما قطع من الحي...إلخ،الحديث:١٤٨٠،ج٣،ص١٥٣.
3 ……"سنن الدارقطني"،کتاب الأشربةوغيرها،باب الصيد...إلخ،الحديث:٤٦٦٦،ج٤،ص٣١٧.
4 ……"صحيح مسلم"،کتاب الحج،باب تحريم الصيدللمحرم،الحديث:٥٧ـ(١١٩٦)و٦٣ـ(١١٩٦)،ص٦١١،٦١٣.
5 ……مکۂ مکرمہ کے قریب ایک جگہ کا نام۔
6 ……"صحيح البخاري"،کتاب الذبائح...إلخ،باب ماجاء في التصيد،الحديث:٥٤٨٩،ج٣،ص٥٥٤.
7 ……"صحيح البخاري"،کتاب الذبائح...إلخ،باب الدجاج،الحديث:٥٥١٧،ج٣،ص٥٦٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ صحیحین میں عبداللہ بن ابی اَوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ سات غزوے میں تھے ہم حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔ [1]

حدیث ۱۰ صحیحین میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں میں جیش الخبط [2] میں گیا تھا اور امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نے نہیں دیکھی اوس کا نام عنبر ہے ہم نے آدھے مہینے تک اوسے کھایا ابوعبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اوس کی ایک ہڈی کھڑی کی بعض روایت میں ہے پسلی کی ہڈی تھی اوس کی کجی اتنی تھی کہ اوس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے ذکر کیا فرمایا: ''کھاؤ اللہ (عزوجل) نے تمہارے لیے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ'' ہم نے اوس میں سے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے پاس بھیجا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے تناول فرمایا۔ [3]

حدیث ۱۱ و ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں ام شریک رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے وزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ''ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اوسے یہ پھونکتا تھا'' [4] اور صحیح مسلم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے جو روایت ہے اوس میں یہ بھی ہے کہ اس کا نام حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فُوَیْسِق رکھا [5] یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الذبائح...إلخ، باب أكل الجراد، الحديث: ٥٤٩٥، ج٣، ص٥٥٧.

2 ...... اس لشکر میں جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا گیا روزانہ فی کس ایک مٹھی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ ایک کھجور ملتی جس کو صحابہ کرام موںھ میں رکھ کر کچھ چوس کر نکال لیتے اور رکھ لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک کھجور کو چوس چوس کر ایک دن رات گزارتے اور شدت گُرُسنگی (بھوک) سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے جس سے اون کے موںھ چھل گئے اور زخمی ہو گئے اسی وجہ سے اس کا نام جیش الخبط ہے کہ خبط درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو جھاڑ لیے جاتے ہیں اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی مینگنی کی طرح اون کو اجابت ہوتی۔ خدا (تعالٰی) نے اپنا کرم کیا کہ ساحل پر ٹیلے برابر کی یہ عنبر مچھلی اون کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے مٹکے برابر چربی نکلی اوس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے اون حضرات نے کھایا۔ اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں اونھیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے۔ ۱۲ منہ

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، باب غزوة سِيفِ البحر...إلخ، الحديث: ٤٣٦٠ و ٤٣٦٢، ج٣، ص١٢٧، ١٢٨.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾، الحديث: ٣٣٥٩، ج٢، ص٤٢٣.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب إستحباب قتل الوزغ، الحديث: ١٤٤ ـ (٢٢٣٨)، ص١٢٣٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اوس کے لیے سو۱۰۰ نیکیاں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔''[1]

حدیث ۱۴ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے جلّالہ[2] اور اس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔[3]

حدیث ۱۵ ابوداود نے عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔[4]

حدیث ۱۶ ابوداود و ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے بلی کھانے سے اور اس کے ثمن کھانے سے منع فرمایا۔[5]

حدیث ۱۷ امام احمد و ابن ماجہ و دارقطنی ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔''[6]

حدیث ۱۸ ابوداود و ترمذی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا اوسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اوسے نہ کھاؤ۔''[7]

حدیث ۱۹ شرح السنہ میں زید بن خالد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نماز کے لیے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے[8] اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔[9]

تنبیہ: گوشت یا جو کچھ غذا کھائی جاتی ہے وہ جزو بدن ہو جاتی ہے اور اوس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور چونکہ بعض جانوروں میں مذموم صفات پائے جاتے ہیں اون جانوروں کے کھانے میں اندیشہ ہے کہ انسان بھی اون بری صفتوں کے

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب إستحباب قتل الوزغ، الحدیث: ۱۴۷ ـ (۲۲۴۰)، ص ۱۲۳۰.

2 ......گندگی کھانے والا جانور۔

3 ......"جامع الترمذي"، کتاب الأطعمة، باب ما جاء في أکل لحوم الجلالة وألبانها، الحدیث: ۱۸۳۱، ج ۳، ص ۳۲۴.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأطعمة، باب في أکل الضب، الحدیث: ۳۷۹۶، ج ۳، ص ۴۹۶.

5 ......"جامع الترمذی"، کتاب البیوع، باب ماجاء في ثمن الکلب والسنّور، الحدیث: ۱۲۸۴، ج ۳، ص ۴۱.

6 ......"سنن ابن ماجه"، کتاب الأطعمة، باب الکبد والطحال، الحدیث: ۳۳۱۴، ج ۴، ص ۳۲.

7 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأطعمة، باب في أکل الطافي من السمك، الحدیث: ۳۸۱۵، ج ۳، ص ۵۰۲.

8 ......"شرح السنة"، کتاب الطب والرقی، باب الدیك، الحدیث: ۳۱۶۳، ج ۶، ص ۲۸۸ ـ ۲۸۹.

9 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب ماجاء فی الدیك والنهائم، الحدیث: ۵۱۰۱، ج ۴، ص ۴۲۲.

www.dawateislami.net

ساتھ متصف ہو جائے لہٰذا انسان کو اون کے کھانے سے منع کیا گیا حلال وحرام جانوروں کی تفصیل دشوار ہے۔ یہاں چند کلیات بیان کیے جاتے ہیں جن کے ذریعہ سے جزئیات جانے جاسکتے ہیں۔

مسئلہ ۱ کیلے والا[1] جانور جو کیلے سے شکار کرتا ہو حرام ہے جیسے شیر، گیدڑ، لومڑی، بِجُو، کتا وغیرہا کہ ان سب میں کیلے ہوتے ہیں اور شکار بھی کرتے ہیں۔ اونٹ کے کیلا ہوتا ہے مگر وہ شکار نہیں کرتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲ پنجہ والا پرند جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکرا، باز، بہری، چیل۔ حشرات الارض حرام ہیں جیسے چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ، بچھو، بر[3]، مچھر، پسو، کھٹمل، مکھی، کلی، مینڈک وغیرہا۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ گھریلو گدھا اور خچر حرام ہے اور جنگلی گدھا جسے گورخر کہتے ہیں حلال ہے گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں یہ آلۂ جہاد ہے اس کے کھانے میں تقلیل آلۂ جہاد ہوتی ہے لہٰذا نہ کھایا جائے۔[5] (درمختار وغیرہا)

مسئلہ ۴ کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا حرام ہے۔ غراب ابقع یعنی کوا جو مردار کھاتا ہے حرام ہے۔ اور مہوکا کہ یہ بھی کوے سے ملتا جلتا ایک جانور[6] ہوتا ہے حلال ہے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ پانی کے جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ جو مچھلی پانی میں مرکر تیرگئی یعنی جو بغیر مارے اپنے آپ مرکر پانی کی سطح پر اولٹ گئی وہ حرام ہے مچھلی کو مارا اور وہ مرکر اولٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔[8] (درمختار) ٹِڈّی بھی حلال ہے۔ مچھلی اور ٹڈی یہ دونوں بغیر ذبح حلال ہیں جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ دو مردے حلال ہیں مچھلی اور ٹڈی۔

مسئلہ ٦ پانی کی گرمی یا سردی سے مچھلی مرگئی یا مچھلی کو ڈورے میں باندھ کر پانی میں ڈال دیا اور مرگئی یا جال میں پھنس کر مرگئی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی جس سے مچھلیاں مرگئیں اور یہ معلوم ہے کہ اوس چیز کے ڈالنے سے مریں یا گھڑے یا گڑھے میں مچھلی پکڑ کر ڈال دی اور اوس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے مرگئی ان سب

---

1 ......نوکیلے دانتوں والا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۷.

3 ......بھڑ۔

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۸.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۸، وغیرھا.

6 ......یعنی پرندہ۔

7 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۰۹.

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۱.

www.dawateislami.net

صورتوں میں وہ مری ہوئی مچھلی حلال ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ جھینگے کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ مچھلی ہے یا نہیں اسی بنا پر اس کی حلت وحرمت میں بھی اختلاف ہے بظاہر اوس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔

مسئلہ ۸ چھوٹی مچھلیاں بغیر شکم چاک کیے بھون لی گئیں ان کا کھانا حلال ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ مچھلی کا پیٹ چاک کیا اوس میں موتی نکلا اگر یہ سیپ کے اندر ہے تو مچھلی والا اس کا مالک ہے۔ شکاری نے مچھلی بیچ ڈالی ہے تو وہ موتی مشتری کا ہے اور اگر موتی سیپ میں نہیں ہے تو مشتری شکاری کو دے دے اور یہ لقطہ ہے۔ اور مچھلی کے شکم میں انگوٹھی یا روپیہ یا اشرفی یا کوئی زیور ملا تو لقطہ ہے اگر یہ شخص خود محتاج وفقیر ہے تو اپنے صرف میں لاسکتا ہے[3] ورنہ تصدق کردے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ بعض گائیں، بکریاں غلیظ کھانے لگتی ہیں ان کو جلّالہ کہتے ہیں اس کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے اس کو کئی دن تک باندھ رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے جب بدبو جاتی رہے ذبح کرکے کھائیں اسی طرح جو مرغی غلیظ کھانے کی عادی ہو اوسے چند روز بند رکھیں جب اثر جاتا رہے ذبح کرکے کھائیں۔ جو مرغیاں چھوٹی پھرتی ہیں ان کو بند کرنا ضروری نہیں جبکہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہوں اور ان میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر یہ ہے کہ ان کو بھی بند رکھ کر ذبح کریں۔[5] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اوس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستہ سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لیے بدبودار ہو جاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو جلالہ کا ہے کہ اگر اس کے گوشت سے بدبو دفع ہوگئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ وممنوع۔

مسئلہ ۱۲ بکری کے بچہ کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم جلالہ کا ہے کہ چند روز تک اوسے باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۲.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۵.

3 ......یعنی تشہیر کے بعد اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۵.

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤ کل...إلخ، ج۵، ص۲۸۹، ۲۹۰.
و"ردالمحتار"، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۱.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤ کل...إلخ، ج۵، ص۲۹۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ بکری سے کتے کی شکل کا بچہ پیدا ہوا اگر وہ بھونکتا ہے تو نہ کھایا جائے اور اگر اوس کی آواز بکری کی طرح ہے کھایا جاسکتا ہے اور اگر دونوں طرح آواز دیتا ہے تو اوس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر زبان سے چاٹے کتا ہے اور مونھ سے پیے تو بکری ہے اور اگر دونوں طرح پانی پیے تو اوس کے سامنے گھاس اور گوشت دونوں چیزیں رکھیں گھاس کھائے تو بکری مگر اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے کھایا نہ جائے اور گوشت کھائے تو کتا ہے اور اگر دونوں چیزیں کھائے تو اوسے ذبح کر کے دیکھیں اوس کے پیٹ میں معدہ ہے تو کھا سکتے ہیں اور نہ ہو تو نہ کھائیں۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴ جانور کو ذبح کیا وہ اٹھ کر بھاگا اور پانی میں گر کر مر گیا یا اونچی جگہ سے گر کر مر گیا اوس کے کھانے میں حرج نہیں کہ اوس کی موت ذبح ہی سے ہوئی پانی میں گرنے یا لڑھکنے کا اعتبار نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ زندہ جانور سے اگر کوئی ٹکڑا کاٹ کر جدا کر لیا گیا مثلاً دنبہ کی چکی کاٹ لی یا اونٹ کا کوہان کاٹ لیا یا کسی جانور کا پیٹ پھاڑ کر اوس کی کلیجی نکال لی یہ ٹکڑا حرام ہے۔ جدا کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ گوشت سے جدا ہو گیا اگرچہ ابھی چمڑا لگا ہوا ہو اور اگر گوشت سے اس کا تعلق باقی ہے تو مردار نہیں یعنی اس کے بعد اگر جانور کو ذبح کر لیا تو یہ ٹکڑا بھی کھایا جاسکتا ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ جانور کو ذبح کر لیا ہے مگر ابھی اوس میں حیاۃ باقی ہے اوس کا کوئی ٹکڑا کاٹ لیا یہ حرام نہیں کہ ذبح کے بعد اوس جانور کا زندوں میں شمار نہیں اگرچہ جب تک جانور ذبح کے بعد ٹھنڈا نہ ہو جائے اوس کا کوئی عضو کاٹنا مکروہ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ شکار پر تیر چلایا اوس کا کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہو گیا اگر وہ ایسا عضو ہے کہ بغیر اوس کے جانور زندہ رہ سکتا ہے تو اوس کا کھانا حرام ہے اور اگر بغیر اوس کے زندہ نہیں رہ سکتا مثلاً سر جدا ہو گیا تو سر بھی کھایا جائے گا اور وہ جانور بھی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ زندہ مچھلی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا یہ حلال ہے اور اس کاٹنے سے اگر مچھلی پانی میں مرگئی تو وہ بھی حلال ہے۔[6] (ہدایہ)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الذبائح،الباب الثالث فی المتفرقات،ج٥،ص٢٩٠.
و"الدرالمختار"، كتاب الذبائح، ج٩،ص٥١٨.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الذبائح،الباب الثالث فی المتفرقات،ج٥،ص٢٩٠.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الذبائح، ج٩،ص٥١٦-٥١٧.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الذبائح، ج٩،ص٥١٧.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الذبائح،الباب الثالث فی المتفرقات،ج٥،ص٢٩١.

6 ......"الهداية"، كتاب الذبائح،فصل فيمايحل أكله...إلخ،ج٢،ص٣٥٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ کسی نے دوسرے سے اپنے جانور کے متعلق کہا اسے ذبح کردو اوس نے اوس وقت ذبح نہیں کیا مالک نے وہ جانور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالا اب اوس نے ذبح کردیا اس کو تاوان دینا ہوگا اور جس نے اس سے ذبح کرنے کو کہا تھا تاوان کی رقم اوس سے واپس نہیں لے سکتا ذبح کرنے والے کو بیع کا علم ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰ جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ذبح شرعی سے اون کا گوشت اور چربی اور چمڑا پاک ہو جاتا ہے مگر خنزیر کہ اس کا ہر جز نجس ہے اور آدمی اگرچہ طاہر ہے اس کا استعمال ناجائز ہے۔[2] (درمختار) ان جانوروں کی چربی وغیرہ کو اگر کھانے کے سوا خارجی طور پر استعمال کرنا چاہیں تو ذبح کرلیں کہ اس صورت میں اوس کے استعمال سے بدن یا کپڑا نجس نہیں ہوگا اور نجاست کے استعمال کی قباحت سے بھی بچنا ہوگا۔

اضحیہ یعنی قربانی کا بیان

مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے اور کبھی اوس جانور کو بھی اضحیہ اور قربانی کہتے ہیں جو ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے جو اس امت کے لیے باقی رکھی گئی اور نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو قربانی کرنے کا حکم دیا گیا، ارشاد فرمایا:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲﴾[3]

''تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔''

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں پھر فقہی مسائل بیان ہوں گے۔

حدیث ۱ ابوداود، ترمذی و ابن ماجہ ام المومنین عائشہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔''[4]

حدیث ۲ طبرانی حضرت امام حسن بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے

1 ......''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الذبائح، الباب الثالث فی المتفرقات، ج۵، ص۲۹۱.

2 ......''الدرالمختار''، کتاب الذبائح، ج۹، ص۵۱۳.

3 ......پ ۳۰، الکوثر: ۲.

4 ......''جامع الترمذي''، کتاب الأضاحی، باب ماجاء في فضل الأضحیۃ، الحدیث: ۱۴۹۸، ج۳، ص۱۶۲.

www.dawateislami.net

فرمایا: ''جس نے خوشیِ دل سے طالب ثواب ہوکر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔''(1)

حدیث ۳ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔''(2)

حدیث ۴ ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔''(3)

حدیث ۵ ابن ماجہ نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا کہ ''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے'' لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے فرمایا: ''ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا: ''اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔''(4)

حدیث ۶ صحیح بخاری میں براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں پھر اوس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اوس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اوس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے طیار کرلیا قربانی سے اوسے کچھ تعلق نہیں۔'' ابو بردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پروس کے لوگ غریب تھے انھوں نے چاہا کہ اون کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے پاس بکری کا چھ ماہہ ایک بچہ ہے فرمایا: ''تم اوسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہہ بچہ کفایت نہیں کرے گا۔''(5)

حدیث ۷ امام احمد وغیرہ براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اوس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کرڈالا وہ گوشت ہے جو اوس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا۔ نسک یعنی قربانی سے اوس کو کچھ تعلق نہیں۔''(6)

---

1 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۲۷۳۶، ج۳، ص۸۴.

2 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۱۰۸۹٤، ج۱۱، ص۱٤۔۱٥.

3 ......''سنن ابن ماجة''، کتاب الأضاحی، باب الأضاحی واجبة ھی أم لا، الحدیث: ۳۱۲۳، ج۳، ص۵۲۹.

4 ......المرجع السابق، باب ثواب الأضحیة، الحدیث: ۳۱۲۷، ص۵۳۱.

5 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأضاحی، باب سنة الأضحیة، الحدیث: ٥٥٤٥، ج۳، ص٥۷۱.

6 ......''المسند''، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، الحدیث: ۱۸۷۱٥، ج٦، ص٤٤٤، وغیرہ.

www.dawateislami.net

حدیث ۸ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حکم فرمایا کہ ''سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اوس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اوسے ذبح کیا پھر فرمایا:

''بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ. وَاٰلِ مُحَمَّدٍ. وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ.''[1]

الٰہی تو اس کو محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی طرف سے اور اون کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔

حدیث ۹ امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ و دارمی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کیے ہوئے ذبح کیے جب اون کا مونھ قبلہ کو کیا یہ پڑھا:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ.[2]

اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا''[3] اور ایک روایت میں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ فرمایا کہ ''الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اوس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔''[4]

حدیث ۱۰ امام بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی اونھیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ کہا، کہتے ہیں میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بِسْمِ اللهِ وَاللهُ اَكْبَرُ کہا۔''[5]

حدیث ۱۱ ترمذی میں حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیة... إلخ، الحدیث: ۱۹ ـ (۱۹۶۷)، ص ۱۰۸۷.

2 ......میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے ملت ابراہیمی پر ایک اسی کا ہو کر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ (عزوجل) کے لئے ہے جو رب (ہے) سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، الٰہی یہ تیری توفیق سے ہے اور تیرے لیے ہی ہے محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اور آپ کی امت کی طرف سے، بسم اللہ و اللہ اکبر۔

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب ما یستحب من الضحایا، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۳، ص ۱۲۶.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب في الشاة یضحی بها عن جماعة، الحدیث: ۲۸۱۰، ج۳، ص ۱۳۱.

5 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأضاحی، باب إستحباب إستحسان الضحیة... إلخ، الحدیث: ۱۷ (۱۹۶۶)، ۱۸ (۱۹۶۶) ص ۱۰۸۶.

www.dawateislami.net

کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا اونھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ [1]

حدیث ۱۲ ابوداود و نسائی **عبد اللہ بن عَمْرو** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لیے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ بتایئے اگر میرے پاس منیحہ [2] کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اوسی کی قربانی کردوں فرمایا: ''نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی'' [3] یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اوسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

حدیث ۱۳ مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اوس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ [4]

حدیث ۱۴ طبرانی **عبد اللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔'' [5]

حدیث ۱۵ ابوداود و نسائی و ابن ماجہ مجاشع بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔'' [6]

حدیث ۱۶ امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلٰی ہو اور خوب فربہ ہو۔ [7]

حدیث ۱۷ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ [8]

---

1 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأضاحي، باب ماجاء في الأضحية... إلخ، الحديث: ١٥٠٠، ج٣، ص١٦٣.

2 ......منیحہ اوس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لیے دیا ہے کہ یہ کچھ دنوں اوس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کردے، ۱۲ منہ۔

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب ماجاء في إيجاب الأضاحي، الحديث: ٢٧٨٩، ج٣، ص١٢٣.

4 ......"جامع الترمذي"، كتاب الأضاحي، باب ترك أخذ الشعر لمن أراد أن يضحّي، الحديث: ١٥٢٨، ج٣، ص١٧٧.

5 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ١٠٠٢٦، ج١٠، ص٨٣.

6 ......"سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب ما يجوز من السن في الضحايا، الحديث: ٢٧٩٩، ج٣، ص١٢٧.

7 ......"المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، حديث جد أبي الأشد، الحديث: ١٥٤٩٤، ج٥، ص٢٧٩.

8 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ١١٤٥٨، ج١١، ص١٥٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ امام احمد وغیرہ حضرت علی سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں۔ کانا[1] جس کا کانا پن ظاہر ہے اور بیمار[2] جس کی بیماری ظاہر ہو اور لنگڑا[3] جس کا لنگ ظاہر ہے اور ایسا لاغر[4] جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔''(1) اسی کی مثل امام مالک و احمد و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی۔

حدیث ۱۹ امام احمد و ابن ماجہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔(2)

حدیث ۲۰ ترمذی و ابوداود و نسائی و دارمی حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اوس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اوس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اوس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔''(3)

حدیث ۲۱ امام بخاری ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم عیدگاہ میں نحر و ذبح فرماتے تھے۔(4)

مسائل فقهيه

قربانی کئی قسم کی ہے۔ غنی[1] اور فقیر دونوں پر واجب، فقیر[2] پر واجب ہو غنی پر واجب نہ ہو، غنی[3] پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو۔ دونوں پر واجب ہو اوس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کی منت مانی یہ کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر بکری یا گائے کی قربانی کرنا ہے یا اس بکری یا اس گائے کو قربانی کرنا ہے۔ فقیر پر واجب ہو غنی پر نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ فقیر نے قربانی کے لیے جانور خریدا اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہے اور غنی اگر خریدتا تو اس خریدنے سے قربانی اوس پر واجب نہ ہوتی۔ غنی پر واجب ہو فقیر پر واجب نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ قربانی کا وجوب نہ خریدنے سے ہو نہ منت ماننے سے بلکہ خدا نے جو اسے زندہ رکھا ہے اس کے شکریہ میں اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی سنت کے اِحیا میں(5) جو قربانی واجب ہے وہ صرف غنی پر ہے۔(6) (عالمگیری)

---

1 ......''المسند''، للإمام أحمد بن حنبل، مسند الکوفیین، حدیث البراء بن عازب، الحدیث: ۱۸۵۳۵، ج۶، ص۴۰۷، وغیرہ.

2 ......''سنن ابن ماجة''، کتاب الأضاحی، باب ما یکرہ أن یضحی بہ، الحدیث: ۳۱۴۵، ج۳، ص۵۴۰.

3 ......''جامع الترمذي''، کتاب الأضاحی، باب مایکرہ من الأضاحی، الحدیث: ۱۵۰۳، ج۳، ص۱۶۵.

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأضاحی، باب الأضحی والنحر بالمصلّٰی، الحدیث: ۵۵۵۲، ج۳، ص۵۷۳.

5 ......یعنی سنت ابراہیمی کو قائم رکھنے کے لیے۔

6 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرھا... إلخ، ج۵، ص۲۹۱، ۲۹۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر مسافر نے قربانی کی یہ تطوع (نفل) ہے اور فقیر نے اگر نہ منت مانی ہو نہ قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہو اوس کا قربانی کرنا بھی تطوع ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ بکری کا مالک تھا اور اوس کی قربانی کی نیت کرلی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت نہ تھی بعد میں نیت کرلی تو اس نیت سے قربانی واجب نہیں ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ قربانی واجب ہونے کے شرائط یہ ہیں۔ اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں، اقامت یعنی مقیم ہونا، مسافر پر واجب نہیں، تونگری یعنی مالک نصاب ہونا یہاں مالداری سے مراد وہی ہے جس سے صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اوس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس مال ہی نہیں لہٰذا عبادت مالیہ اوس پر واجب نہیں۔ مرد ہونا اس کے لیے شرط نہیں۔ عورتوں پر واجب ہوتی ہے جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اس کے لیے بلوغ شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور نابالغ پر واجب ہے تو آیا خود اوس کے مال سے قربانی کی جائے گی یا اوس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔ ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ نہ خود نابالغ پر واجب ہے اور نہ اوس کی طرف سے اوس کے باپ پر واجب ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ مسافر پر اگرچہ واجب نہیں مگر نفل کے طور پر کرے تو کرسکتا ہے ثواب پائے گا۔ حج کرنے والے جو مسافر ہوں اون پر قربانی واجب نہیں اور مقیم ہوں تو واجب ہے جیسے کہ مکہ کے رہنے والے حج کریں تو چونکہ یہ مسافر نہیں ان پر واجب ہوگی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لیے جو وقت مقرر ہے اوس کے کسی حصہ میں شرائط کا پایا جانا وجوب کے لیے کافی ہے مثلاً ایک شخص ابتدائے وقت قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوگیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے اوس پر قربانی واجب ہے جبکہ دوسرے شرائط بھی پائے جائیں اسی طرح اگر غلام تھا اور آزاد ہوگیا اوس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ یوہیں اول وقت میں مسافر تھا اور اثنائے وقت میں مقیم ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہوگئی یا فقیر تھا اور وقت کے اندر مالدار ہوگیا اس پر بھی قربانی واجب ہے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الاوّل في تفسيرها...إلخ، ج٥، ص٢٩١.

2 ......المرجع السابق، ص٢٩١.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٤، وغيره.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٤.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الاوّل في تفسيرها...إلخ، ج٥، ص٢٩٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ٦ قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط وجوب پائے گئے قربانی واجب ہوگئی اور اس کا رکن اون مخصوص جانوروں میں کسی کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ قربانی کی نیت سے دوسرے جانور مثلاً مرغ کو ذبح کرنا ناجائز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ٧ جو شخص دوسو درہم یا بیس دینار کا مالک ہو یا حاجت کے سوا کسی ایسی چیز کا مالک ہو جس کی قیمت دوسو درہم ہو وہ غنی ہے اوس پر قربانی واجب ہے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ٨ اوس شخص پر دَین ہے اور اوس کے اموال سے دَین کی مقدار مُجرا کی جائے[3] تو نصاب نہیں باقی رہتی اوس پر قربانی واجب نہیں اور اگر اس کا مال یہاں موجود نہیں ہے اور ایامِ قربانی[4] گزرنے کے بعد وہ مال اوسے وصول ہوگا تو قربانی واجب نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ٩ ایک شخص کے پاس دوسو درہم تھے سال پورا ہوا اور ان میں سے پانچ درہم زکوۃ میں دیے ایک سو پچانوے باقی رہے اب قربانی کا دن آیا تو قربانی واجب ہے اور اگر اپنے ضروریات میں پانچ درہم خرچ کرتا تو قربانی واجب نہ ہوتی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ١٠ مالکِ نصاب نے قربانی کے لیے بکری خریدی تھی وہ گم ہوگئی اور اس شخص کا مال نصاب سے کم ہوگیا اب قربانی کا دن آیا تو اس پر یہ ضرور نہیں کہ دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر وہ بکری قربانی ہی کے دنوں میں مل گئی اور یہ شخص اب بھی مالک نصاب نہیں ہے تو اوس پر اس بکری کی قربانی واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ١١ عورت کا مَہر شوہر کے ذمہ باقی ہے اور شوہر مالدار ہے تو اس مَہر کی وجہ سے عورت کو مالک نصاب نہیں مانا جائے گا اگرچہ مَہر معجّل ہو اور اگر عورت کے پاس اس کے سوا بقدر نصاب مال نہیں ہے تو عورت پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٢٠.

2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرها...إلخ، ج٥، ص٢٩٢، وغیره.

3 ......کٹوتی کی جائے۔ 4 ......ایامِ قربانی یعنی دس، گیارہ، بارہ(١٠،١١،١٢) ذوالحجہ۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الاوّل فی تفسیرها...إلخ، ج٥، ص٢٩٢.

6 ......المرجع السابق. 7 ......المرجع السابق. 8 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ کسی کے پاس دوسو درہم کی قیمت کا مصحف شریف (قرآن مجید) ہے اگر وہ اوسے دیکھ کر اچھی طرح تلاوت کرسکتا ہے تو اوس پر قربانی واجب نہیں چاہے اوس میں تلاوت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو اور اگر اچھی طرح اوسے دیکھ کر تلاوت نہ کرسکتا ہو تو واجب ہے۔ کتابوں کا بھی یہی حکم ہے کہ اوس کے کام کی ہیں تو قربانی واجب نہیں ورنہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ ایک مکان جاڑے کے لیے[2] اور ایک گرمی کے لیے یہ حاجت میں داخل ہے ان کے علاوہ اس کے پاس تیسرا مکان ہو جو حاجت سے زائد ہے اگر یہ دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے اسی طرح گرمی جاڑے کے بچھونے حاجت میں داخل ہیں اور تیسرا بچھونا جو حاجت سے زائد ہے اوس کا اعتبار ہوگا۔ غازی کے لیے دو گھوڑے حاجت میں ہیں تیسرا حاجت سے زائد ہے۔ اسلحہ غازی کی حاجت میں داخل ہیں ہاں اگر ہر قسم کے دو ہتھیار ہوں تو دوسرے کو حاجت سے زائد قرار دیا جائے گا۔ گاؤں کے زمیندار کے پاس ایک گھوڑا حاجت میں داخل ہے اور دو ہوں تو دوسرے کو زائد مانا جائے گا۔ گھر میں پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے وقت پہننے کے کپڑے اور جمعہ وعید اور دوسرے موقعوں پر پہن کر جانے کے کپڑے یہ سب حاجت میں داخل ہیں اور ان تین کے سوا چوتھا جوڑا اگر دوسو درہم کا ہے تو قربانی واجب ہے۔[3] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ بالغ لڑکوں یا بی بی کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہے تو اون سے اجازت حاصل کرے بغیر اون کے کہے اگر کردی تو اون کی طرف سے واجب ادا نہ ہوا اور نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں ہے مگر کردینا بہتر ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کرلینے سے بری الذمہ ہوگیا اور اچھی نیت سے کی ہے ریا وغیرہ کی مداخلت نہیں تو اللہ (عزوجل) کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۶ یہ ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وقت میں اس کا اہل نہ تھا وجوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخر وقت میں اہل ہوگیا یعنی وجوب کے شرائط پائے گئے تو اوس پر واجب ہوگئی اور اگر ابتدائے وقت میں واجب تھی اور ابھی کی نہیں اور آخر وقت میں شرائط جاتے رہے تو واجب نہ رہی۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الأضحیة،الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ،ج۵،ص۲۹۲،۲۹۳.

2 ......سردی یعنی موسم سرما کے لیے۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الأضحیة،الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ،ج۵،ص۲۹۳.
و"ردالمحتار"،کتاب الأضحیة،ج۹،ص۵۲۰.

4 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الأضحیة،الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ،ج۵،ص۲۹۳.

5 ......"الدرالمختار"،کتاب الأضحیة،ج۹،ص۵۲۱،وغیرہ.

6 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الأضحیة،الباب الاوّل فی تفسیرھا...إلخ،ج۵،ص۲۹۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ ایک شخص فقیر تھا مگر اوس نے قربانی کرڈالی اس کے بعد ابھی وقت قربانی کا باقی تھا کہ غنی ہوگیا تو اوس کو پھر قربانی کرنی چاہیے کہ پہلے جو کی تھی وہ واجب نہ تھی اور اب واجب ہے بعض علماء نے فرمایا کہ وہ پہلی قربانی کافی ہے اور اگر باوجود مالک نصاب ہونے کے اوس نے قربانی نہ کی اور وقت ختم ہونے کے بعد فقیر ہوگیا تو اوس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے یعنی وقت گزرنے کے بعد قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ اور اگر مالک نصاب بغیر قربانی کیے ہوئے انھیں دنوں میں مرگیا تو اوس کی قربانی ساقط ہوگئی۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۸ قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی مثلاً بجائے قربانی اوس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ ناکافی ہے اس میں نیابت ہوسکتی ہے یعنی خود کرنا ضرور نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اوس نے کردی یہ ہوسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ جب قربانی کے شرائط مذکورہ پائے جائیں تو بکری کا ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا بلکہ اونٹ یا گائے کے شرکا میں اگر کسی شریک کا ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی یعنی جس کا ساتواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے اوس کی بھی قربانی نہیں ہوئی۔ گائے یا اونٹ میں ساتویں حصہ سے زیادہ کی قربانی ہوسکتی ہے۔ مثلاً گائے کو چھ یا پانچ یا چار شخصوں کی طرف سے قربانی کریں ہوسکتا ہے اور یہ ضرور نہیں کہ سب شرکا کے حصے برابر ہوں بلکہ کم و بیش بھی ہوسکتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ جس کا حصہ کم ہے تو ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ سات شخصوں نے پانچ گایوں کی قربانی کی یہ جائز ہے کہ ہر گائے میں ہر شخص کا ساتواں حصہ ہوا اور آٹھ شخصوں نے پانچ یا چھ گایوں میں بحصہ مساوی شرکت کی یہ ناجائز ہے کہ ہر گائے میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے کم ہے۔ سات بکریوں کی سات شخصوں نے شریک ہوکر قربانی کی یعنی ہر ایک کا ہر بکری میں ساتواں حصہ ہے استحساناً قربانی ہوجائے گی یعنی ہر ایک کی ایک ایک بکری پوری قرار دی جائے گی۔ یوہیں دو شخصوں نے دو بکریوں میں شرکت کرکے قربانی کی تو بطور استحسان ہر ایک کی قربانی ہوجائے گی۔[4]

مسئلہ ۲۱ شرکت میں گائے کی قربانی ہوئی تو ضرور ہے کہ گوشت وزن کرکے تقسیم کیا جائے اندازہ سے تقسیم نہ ہو

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأضحية،الباب الاوّل في تفسيرها...إلخ،ج٥،ص٢٩٣.
و"الدرالمختار"،كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢٥.

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الأضحية،الباب الاوّل في تفسيرها...إلخ،ج٥،ص٢٩٣،٢٩٤.

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢١۔٥٢٥.

4 ......"ردالمحتار"،كتاب الأضحية،ج٩،ص٥٢٥.

www.dawateislami.net

کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کسی کو زائد یا کم ملے اور یہ ناجائز ہے یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہوگا تو ہر ایک اس کو دوسرے کے لیے جائز کردے گا کہہ دے گا کہ اگر کسی کو زائد پہنچ گیا ہے تو معاف کیا کہ یہاں عدم جواز حق شرع ہے اور ان کو اس کے معاف کرنے کا حق نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارھویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن، دوراتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں اور گیارہ سے تیرہ تک تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں لہٰذا بیچ کے دو دن ایام نحر وایام تشریق دونوں ہیں اور پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ صرف یوم النحر ہے اور پچھلا دن یعنی تیرھویں ذی الحجہ صرف یوم التشریق ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳ دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب میں افضل ہے پھر گیارھویں اور پچھلا دن یعنی بارھویں سب میں کم درجہ ہے اور اگر تاریخوں میں شک ہو یعنی تیس کا چاند مانا گیا ہے اور اونتیس کے ہونے کا بھی شبہہ ہے مثلاً گمان تھا کہ اونتیس کا چاند ہوگا مگر ابر وغیرہ کی وجہ سے نہ دکھا یا شہادتیں گزریں مگر کسی وجہ سے قبول نہ ہوئیں ایسی حالت میں دسویں کے متعلق یہ شبہہ ہے کہ شاید آج گیارھویں ہو تو بہتر یہ ہے کہ قربانی کو بارھویں تک مؤخر نہ کرے یعنی بارھویں سے پہلے کرڈالے کیونکہ بارھویں کے متعلق تیرھویں تاریخ ہونے کا شبہہ ہوگا تو یہ شبہہ ہوگا کہ وقت سے بعد میں ہوئی اور اس صورت میں اگر بارھویں کو قربانی کی جس کے متعلق تیرھویں ہونے کا شبہہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت صدقہ کرڈالے بلکہ ذبح کی ہوئی بکری اور زندہ بکری میں قیمت کا تفاوت ہو کہ زندہ کی قیمت کچھ زائد ہو تو اس زیادتی کو بھی صدقہ کردے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ ایام نحر میں قربانی کرنا اوتنی قیمت کے صدقہ کرنے سے افضل ہے کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت اور صدقہ کرنا تطوّع محض ہے[5] لہٰذا قربانی افضل ہوئی۔[6] (عالمگیری) اور وجوب کی صورت میں بغیر قربانی کیے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔[7]

---

1 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الأضحية، ج۹، ص۵۲۷.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحية، ج۹، ص۵۲۰ و ۵۲۷-۵۲۹، وغیرہ.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأضحية، الباب الثالث فی وقت الأضحية، ج۵، ص۲۹۵.

4 ......المرجع السابق.

5 ......یعنی نفلی عبادت ہے۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الأضحية، الباب الثالث فی وقت الأضحية، ج۵، ص۲۹۵.

7 ......یعنی واجب ادا نہیں ہوسکتا۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ شہر میں قربانی کی جائے تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی اور دیہات میں چونکہ نماز عید نہیں ہے یہاں طلوع فجر کے بعد سے ہی قربانی ہوسکتی ہے اور دیہات میں بہتر یہ ہے کہ بعد طلوع آفتاب قربانی کی جائے اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔[1] (عالمگیری) یعنی نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے اس صورت میں قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۷ یہ جو شہر و دیہات کا فرق بتایا گیا یہ مقام قربانی کے لحاظ سے ہے قربانی کرنے والے کے اعتبار سے نہیں یعنی دیہات میں قربانی ہو تو وہ وقت ہے اگرچہ قربانی کرنے والا شہر میں ہو اور شہر میں ہو تو نماز کے بعد ہو اگرچہ جس کی طرف سے قربانی ہے وہ دیہات میں ہو لہٰذا شہری آدمی اگر یہ چاہتا ہے کہ صبح ہی نماز سے پہلے قربانی ہو جائے تو جانور دیہات میں بھیج دے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ عیدگاہ میں نماز ہو جائے جب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی مسجد میں ہوگئی اور عیدگاہ میں نہ ہوئی جب بھی ہوسکتی ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹ دسویں کو اگر عید کی نماز نہیں ہوئی تو قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ وقت نماز جاتا رہے یعنی زوال کا وقت آجائے اب قربانی ہوسکتی ہے اور دوسرے یا تیسرے دن نماز عید سے قبل ہوسکتی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ منٰے میں چونکہ عید کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا وہاں جو قربانی کرنا چاہے طلوع فجر کے بعد سے کرسکتا ہے اوس کے لیے وہی حکم ہے جو دیہات کا ہے کسی شہر میں اگر فتنہ کی وجہ سے نماز عید نہ ہو تو وہاں دسویں کی طلوع فجر کے بعد قربانی ہوسکتی ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ امام ابھی نماز ہی میں ہے اور کسی نے جانور ذبح کرلیا اگرچہ امام قعدہ میں ہو اور بقدر تشہد بیٹھ چکا ہو مگر ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو قربانی نہیں ہوئی اور اگر امام نے ایک طرف سلام پھیرلیا ہے دوسری طرف باقی تھا کہ اس نے ذبح کردیا قربانی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الثالث في وقت الأضحية، ج٥، ص٢٩٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٩.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٧، ٥٢٨.

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٠.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٢٨، ٥٣٠.

www.dawateislami.net

ہوگئی اور بہتر یہ ہے کہ خطبہ سے جب امام فارغ ہوجائے اوس وقت قربانی کی جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ امام نے نماز پڑھ لی اس کے بعد قربانی ہوئی پھر معلوم ہوا کہ امام نے بغیر وضو نماز پڑھا دی تو نماز کا اعادہ کیا جائے قربانی کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ یہ گمان تھا کہ آج عرفہ کا دن[3] ہے اور کسی نے زوال آفتاب کے بعد قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ عرفہ کا دن نہ تھا بلکہ دسویں تاریخ تھی تو قربانی جائز ہوگئی۔ یوہیں اگر دسویں کو نماز عید سے پہلے قربانی کر لی پھر معلوم ہوا کہ وہ دسویں نہ تھی بلکہ گیارہویں تھی تو اس کی بھی قربانی جائز ہوگئی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ نویں کے متعلق کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ دسویں ہے اس بنا پر اوسی روز نماز پڑھ کر قربانی کی پھر معلوم ہوا کہ گواہی غلط تھی وہ نویں تاریخ تھی تو نماز بھی ہوگئی اور قربانی بھی۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۵ ایام نحر گزر گئے اور جس پر قربانی واجب تھی اوس نے نہیں کی ہے تو قربانی فوت ہوگئی اب نہیں ہوسکتی پھر اگر اوس نے قربانی کا جانور معین کر رکھا ہے مثلاً معین جانور کے قربانی کی منت مان لی ہے وہ شخص غنی ہو یا فقیر بہر صورت اوسی معین جانور کو زندہ صدقہ کرے اور اگر ذبح کر ڈالا تو سارا گوشت صدقہ کرے اوس میں سے کچھ نہ کھائے اور اگر کچھ کھالیا ہے تو جتنا کھایا ہے اوس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر ذبح کیے ہوئے جانور کی قیمت زندہ جانور سے کچھ کم ہے تو جتنی کمی ہے اوسے بھی صدقہ کرے اور فقیر نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے اور قربانی کے دن نکل گئے چونکہ اس پر بھی اسی معین جانور کی قربانی واجب ہے لہٰذا اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو منت میں مذکور ہوا۔ یہ حکم اوسی صورت میں ہے کہ قربانی ہی کے لیے خریدا ہو اور اگر اوس کے پاس پہلے سے کوئی جانور تھا اور اوس نے اوس کے قربانی کرنے کی نیت کر لی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تو اوس پر قربانی واجب نہ ہوئی۔ اور غنی نے قربانی کے لیے جانور خرید لیا ہے تو وہی جانور صدقہ کر دے اور ذبح کر ڈالا تو وہی حکم ہے جو مذکور ہوا اور خریدا نہ ہو تو بکری کی قیمت صدقہ کرے۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الثالث فی وقت الأضحیة، ج٥، ص٢٩٥.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٢٩.

3 ......یعنی نویں ذی الحجہ کا دن۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الثالث فی وقت الأضحیة، ج٥، ص٢٩٥.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٣٠.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٣١.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، ج٥، ص٢٩٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۶ قربانی کے دن گزر گئے اور اوس نے قربانی نہیں کی اور جانور یا اوس کی قیمت کو صدقہ بھی نہیں کیا یہاں تک کہ دوسری بقرعید آ گئی اب یہ چاہتا ہے کہ سال گزشتہ کی قربانی کی قضا اس سال کر لے یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی وہی حکم ہے کہ جانور یا اوس کی قیمت صدقہ کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ جس جانور کی قربانی واجب تھی ایامِ نحر گزرنے کے بعد اوسے بیچ ڈالا تو ثمن کا صدقہ کرنا واجب ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ اوس کی طرف سے قربانی کردی جائے اور یہ نہیں بتایا کہ گائے یا بکری کس جانور کی قربانی کی جائے اور نہ قیمت بیان کی کہ اتنے کا جانور خرید کر قربانی کی جائے یہ وصیت جائز ہے اور بکری قربان کر دینے سے وصیت پوری ہوگئی اور اگر کسی کو وکیل کیا کہ میری طرف سے قربانی کر دینا اور گائے یا بکری کا تعین نہ کیا اور قیمت بھی بیان نہیں کی تو یہ توکیل صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹ قربانی کی منت مانی اور یہ معین نہیں کیا کہ گائے کی قربانی کرے گا یا بکری کی تو منت صحیح ہے بکری کی قربانی کر دینا کافی ہے اور اگر بکری کی قربانی کی منت مانی تو اونٹ یا گائے قربانی کر دینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی منت کی قربانی میں سے کچھ نہ کھائے بلکہ سارا گوشت وغیرہ صدقہ کر دے اور کچھ کھا لیا تو جتنا کھایا اوس کی قیمت صدقہ کرے۔[4] (عالمگیری)

قربانی کے جانور کا بیان

مسئلہ ۱ قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ اونٹ، گائے، بکری ہر قسم میں اوس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں نر اور مادہ، خصی[5] اور غیر خصی سب کا ایک حکم ہے یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھینس گائے میں شمار ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔[6] (عالمگیری وغیرہ)

---

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان و الزمان، ج٥، ص٢٩٦، ٢٩٧.

2 ...... المرجع السابق، ص٢٩٧. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الأضحية، الباب الثاني في وجوب الأضحية... إلخ، ج٥، ص٢٩٥.

5 ...... وہ جانور جس کے فوطے نکال دیئے گئے ہوں۔

6 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧، وغيره.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ وحشی جانور جیسے نیل گائے اور ہرن ان کی قربانی نہیں ہوسکتی وحشی اور گھریلو جانور سے مل کر بچہ پیدا ہوا مثلاً ہرن اور بکری سے اس میں ماں کا اعتبار ہے یعنی اوس بچہ کی ماں بکری ہے تو جائز ہے اور بکرے اور ہرنی سے پیدا ہے تو ناجائز۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا گائے دوسال کی بکری ایک سال کی اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اوس کی قربانی جائز ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ بکری کی قیمت اور گوشت اگر گائے کے ساتویں حصہ کی برابر ہو تو بکری افضل ہے اور گائے کے ساتویں حصہ میں بکری سے زیادہ گوشت ہو تو گائے افضل ہے یعنی جب دونوں کی ایک ہی قیمت ہو اور مقدار بھی ایک ہی ہو تو جس کا گوشت اچھا ہو وہ افضل ہے اور اگر گوشت کی مقدار میں فرق ہو تو جس میں گوشت زیادہ ہو وہ افضل ہے اور مینڈھا بھیڑ سے اور دنبہ دنبی سے افضل ہے جبکہ دونوں کی ایک قیمت ہو اور دونوں میں گوشت برابر ہو۔ بکری بکرے سے افضل ہے مگر خصی بکرا بکری سے افضل ہے اور اونٹنی اونٹ سے اور گائے بیل سے افضل ہے جبکہ گوشت اور قیمت میں برابر ہوں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہیے اور تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اوس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گیا اور مینگ تک[4] ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔ جس جانور میں جنون ہے اگر اس حد کا ہے کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں ہے تو اوس کی قربانی ناجائز ہے اور اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔ خصی یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہیں یا مجبوب یعنی جس کے خصیے اور عضو تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔ اتنا بوڑھا کہ بچہ کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کے دودھ نہ اوترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔ خارشتی جانور کی قربانی جائز ہے جبکہ فربہ[5] ہو اور اتنا لاغر ہو کہ ہڈی میں مغز نہ رہا تو قربانی جائز نہیں۔[6] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٣.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٤.

4 ......یعنی جڑ تک۔

5 ......موٹا، صحت مند۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٥.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٢٩٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز۔ اتنا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اور لنگڑا جو قربان گاہ تک[1] اپنے پاؤں سے نہ جاسکے اور اتنا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور جس کے کان یا دم یا چکی[2] کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اوس کی ناجائز ہے اور جس کے کان چھوٹے ہوں اوس کی جائز ہے۔ جس جانور کی تہائی سے زیادہ نظر جاتی رہی اوس کی بھی قربانی ناجائز ہے اگر دونوں آنکھوں کی روشنی کم ہو تو اس کا پہچاننا آسان ہے اور صرف ایک آنکھ کی کم ہو تو اس کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو ایک دو دن بھوکا رکھا جائے پھر اوس آنکھ پر پٹی باندھ دی جائے جس کی روشنی کم ہے اور اچھی آنکھ کھلی رکھی جائے اور اتنی دور چارہ رکھیں جس کو جانور نہ دیکھے پھر چارہ کو نزدیک لاتے جائیں جس جگہ وہ چارے کو دیکھنے لگے وہاں نشان رکھ دیں پھر اچھی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور دوسری کھول دیں اور چارہ کو قریب کرتے جائیں جس جگہ اس آنکھ سے دیکھ لے یہاں بھی نشان کر دیں پھر دونوں جگہوں کی پیمائش کریں اگر یہ جگہ اوس پہلی جگہ کی تہائی ہے تو معلوم ہوا کہ تہائی روشنی کم ہے اور اگر نصف ہے تو معلوم ہوا کہ بہ نسبت اچھی آنکھ کی اس کی روشنی آدھی ہے۔[3] (ہدایہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷ جس کے دانت نہ ہوں[4] یا جس کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اوس کی قربانی ناجائز ہے بکری میں ایک کا خشک ہونا ناجائز ہونے کے لیے کافی ہے اور گائے بھینس میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔ جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعہ اوس کا دودھ خشک کر دیا ہو اور خنثیٰ جانور یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں اور جلّالہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ بھیڑ یا دنبہ کی اون کاٹ لی گئی ہو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اوس کی قربانی ناجائز ہے۔[6] (عالمگیری)

1 ...... ذبح کرنے کی جگہ تک۔ 2 ...... دنبے کی گول چپٹی دم۔

3 ...... "الهداية"، كتاب الأضحية، ج ۲، ص ۳۵۸.

و"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج ۹، ص ۵۳۵ ـ ۵۳۷.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج ۵، ص ۲۹۷ ـ ۲۹۸.

4 ...... یعنی ایسا جانور جو گھاس کھانے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، ہاں البتہ اگر گھاس کھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے جیسا کہ **بحر الرائق، ج۸، ص۳۲۳، الهداية، ج۲، ص۳۵۹، تبيين الحقائق، ج۶، ص۴۸۱، الفتاوى الخانية، ج۲، ص۳۳۴، الفتاوى الهندية، ج۵، ص۲۹۸** پر مذکور ہے... **علمیه**

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج ۹، ص ۵۳۷.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج ۵، ص ۲۹۸، ۲۹۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ جانور کو جس وقت خریدا تھا اوس وقت اوس میں ایسا عیب نہ تھا جس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے بعد میں وہ عیب پیدا ہوگیا تو اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو دوسرے جانور کی قربانی کرے اور مالک نصاب نہیں ہے تو اوسی کی قربانی کرلے یہ اوس وقت ہے کہ اوس فقیر نے پہلے سے اپنے ذمہ قربانی واجب نہ کی ہو اور اگر اوس نے منت مانی ہے کہ بکری کی قربانی کروں گا اور منت پوری کرنے کے لیے بکری خریدی اوس وقت بکری میں ایسا عیب نہ تھا پھر پیدا ہوگیا اس صورت میں فقیر کے لیے بھی یہی حکم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے۔[1] (ہدایہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ فقیر نے جس وقت جانور خریدا تھا اوسی وقت اوس میں ایسا عیب تھا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور وہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو اس کی قربانی کرسکتا ہے اور غنی عیب دار خریدے اور عیب دار ہی کی قربانی کرے تو ناجائز ہے اور اگر عیبی جانور کو خریدا تھا اور بعد میں اوس کا عیب جاتا رہا تو غنی اور فقیر دونوں کے لیے اوس کی قربانی جائز ہے مثلاً ایسا لاغر جانور خریدا جس کی قربانی ناجائز ہے اور اوس کے یہاں وہ فربہ ہوگیا تو غنی بھی اس کی قربانی کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ قربانی کرتے وقت جانور اوچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا یہ عیب مضر نہیں یعنی قربانی ہوجائے گی اور اگر اوچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوگیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ لایا گیا اور ذبح کردیا گیا جب بھی قربانی ہوجائے گی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ قربانی کا جانور مرگیا تو غنی پر لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے اور فقیر کے ذمہ دوسرا جانور واجب نہیں اور اگر قربانی کا جانور گم ہوگیا یا چوری ہوگیا اور اوس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اب وہ مل گیا تو غنی کو اختیار ہے کہ دونوں میں جس ایک کو چاہے قربانی کرے اور فقیر پر واجب ہے کہ دونوں کی قربانیاں کرے۔[4] (درمختار) مگر غنی نے اگر پہلے جانور کی قربانی کی تو اگرچہ اس کی قیمت دوسرے سے کم ہو کوئی حرج نہیں اور اگر دوسرے کی قربانی کی اور اس کی قیمت پہلے سے کم ہے تو جتنی کمی ہے اوتنی رقم صدقہ کرے ہاں اگر پہلے کو بھی قربان کردیا تو اب وہ تصدق[5] واجب نہ رہا۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الأضحية، ج٢، ص٣٥٩.
و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٩.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٩.

5 ......صدقہ کرنا۔

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٣٩.

www.dawateislami.net

قربانی کے جانور میں شرکت

مسئلہ ۱۳ سات شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی تھی ان میں ایک کا انتقال ہوگیا اس کے ورثہ نے شرکا سے یہ کہہ دیا کہ تم اس گائے کو اپنی طرف سے اور اوس کی طرف سے قربانی کرو اونھوں نے کرلی تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور اگر بغیر اجازت ورثہ ان شرکا نے کی تو کسی کی نہ ہوئی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۴ گائے کے شرکا میں سے ایک کافر ہے یا ان میں ایک شخص کا مقصود قربانی نہیں ہے بلکہ گوشت حاصل کرنا ہے تو کسی کی قربانی نہ ہوئی بلکہ اگر شرکا میں سے کوئی غلام یا مدبر ہے جب بھی قربانی نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ لوگ اگر قربانی کی نیت بھی کریں تو نیت صحیح نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ شرکا میں سے ایک کی نیت اس سال کی قربانی ہے اور باقیوں کی نیت سال گزشتہ کی قربانی ہے تو جس کی اس سال کی نیت ہے اوس کی قربانی صحیح ہے اور باقیوں کی نیت باطل کیونکہ سال گزشتہ کی قربانی اس سال نہیں ہوسکتی ان لوگوں کی یہ قربانی تطوّع یعنی نفل ہوئی اور ان لوگوں پر لازم ہے کہ گوشت کو صدقہ کردیں بلکہ ان کا ساتھی جس کی قربانی صحیح ہوئی ہے وہ بھی گوشت صدقہ کردے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ قربانی کے سب شرکا کی نیت تقرُّب ہو[4] اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ گوشت نہ ہو اور یہ ضرور نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہوں وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر واجب نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے مثلاً دَمِ اِحصار اور احرام میں شکار کرنے کی جزا اور سر منڈانے کی وجہ سے دَم واجب ہوا ہو اور تمتع و قران کا دَم[5] کہ ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہوسکتی ہے کہ عقیقہ بھی تقرب کی ایک صورت ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ تین شخصوں نے قربانی کے جانور خریدے ایک نے دس کا دوسرے نے بیس کا تیسرے نے تیس کا اور ہر ایک نے جتنے میں خریدا ہے اوس کی واجبی قیمت بھی اوتنی ہی ہے یہ تینوں جانور مل گئے یہ پتا نہیں چلتا کہ کس کا کون ہے تینوں نے

---

1 ....."الهداية"، كتاب الأضحية، ج٢، ص٣٦٠.

2 ....."الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٠.

3 ....."ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٠.

4 .....یعنی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا مقصود ہو۔ 5 .....یعنی حج تمتع اور حج قران کا دم، تفصیل کے لیے بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۶ ملاحظہ فرمائیں۔

6 ....."ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٠.

www.dawateislami.net

یہ اتفاق کرلیا کہ ایک ایک جانور ہر شخص قربانی کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا سب کی قربانیاں ہوگئیں مگر جس نے تیس میں خریدا تھا وہ بیس روپے خیرات کرے کیوں کہ ممکن ہے کہ دس والے کو اوس نے قربانی کیا ہو اور جس نے بیس میں خریدا تھا وہ دس روپے خیرات کرے اور جس نے دس میں خریدا تھا اوس پر کچھ صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر ہر ایک نے دوسرے کو ذبح کرنے کی اجازت دے دی تو قربانی ہوجائے گی اور اوس پر کچھ واجب نہ ہوگا۔[1] (درمختار)

قربانی کے بعض مستحبات

مسئلہ ۱۸ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور بکری کی قسم میں سے قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو[2] جس کے خصیے کوٹ کر خصی کر دیا ہو کہ حدیث میں ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ ذبح کرنے سے پہلے چھری کو تیز کرلیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے اوس کے تمام اعضا سے روح نکل نہ جائے اوس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹیں اور نہ چمڑا اوتاریں اور بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر اچھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو حکم دے وہ ذبح کرے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقت قربانی حاضر ہو حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا: ''کھڑی ہوجاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ کہ اوس کے خون کے پہلے ہی قطرہ میں جو کچھ گناہ کیے ہیں سب کی مغفرت ہوجائے گی اس پر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی یا نبی اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) یہ آپ کی آل کے لیے خاص ہے یا آپ کی آل کے لیے بھی ہے اور عامۂ مسلمین کے لیے بھی فرمایا کہ میری آل کے لیے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لیے عام بھی ہے۔[4] (عالمگیری، زیلعی، شلبیہ)

مسئلہ ۲۰ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہیے اگر کسی مجوسی یا دوسرے مشرک سے قربانی کا جانور ذبح کرادیا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام و مردار ہے اور کتابی سے قربانی کا جانور ذبح کرانا مکروہ ہے کہ قربانی سے مقصود

---

1 ......''الدرالمختار''، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۱.

2 ......یعنی سفید و سیاہ رنگ والا ہو۔

3 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ج۵، ص۳۰۰.
و''سنن أبي داود''، کتاب الضحایا، باب مایستحب من الضحایا، الحدیث: ۲۷۹۵، ج۳، ص۱۲۶.

4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الأضحیة، الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب، ج۵، ص۳۰۰.
و''تبیین الحقائق''، کتاب الأضحیة، ج۶، ص۴۸۷.
و''حاشیة الشلبیة'' هامش علی ''تبیین الحقائق''، کتاب الأضحیة، ج۶، ص۴۸۷.

www.dawateislami.net

تقرب الی اللہ ہے[1] اس میں کافر سے مدد نہ لی جائے بلکہ بعض ائمہ کے نزدیک اس صورت میں بھی قربانی نہیں ہوگی مگر ہمارا مذہب وہی پہلا ہے کہ قربانی ہوجائے گی اور مکروہ ہے۔[2] (زیلعی، شلبیہ)

قربانی کا گوشت و پوست وغیرہ کیا کرے

مسئلہ ۲۱: قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی یا فقیر کو دے سکتا ہے کھلا سکتا ہے بلکہ اوس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مستحب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لیے اور ایک حصہ دوست و احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، ایک تہائی سے کم صدقہ نہ کرے۔ اور کل کو صدقہ کردینا بھی جائز ہے اور کل گھر ہی رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لیے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اوس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لیے رکھ چھوڑے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ ۲۳: قربانی اگر منت کی ہے تو اوس کا گوشت نہ خود کھا سکتا ہے نہ اغنیا کو کھلا سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کردینا واجب ہے وہ منت ماننے والا فقیر ہو یا غنی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ خود نہیں کھا سکتا ہے نہ غنی کو کھلا سکتا ہے۔[4] (زیلعی)

مسئلہ ۲۴: میت کی طرف سے قربانی کی تو اوس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے دوست احباب کو دے فقیروں کو دے یہ ضرور نہیں کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے کیوں کہ گوشت اس کی مِلک ہے یہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اگر میت نے کہہ دیا ہے کہ میری طرف سے قربانی کردینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کردے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: قربانی کا چمڑا اور اوس کی جھول[6] اور رسّی اور اوس کے گلے میں ہار ڈالا ہے وہ ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کردے۔ قربانی کے چمڑے کو خود بھی اپنے کام میں لاسکتا ہے یعنی اوس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے

---

1 ......یعنی اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنا ہے۔

2 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٧.

و"حاشية الشلبية" هامش على "تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٧.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الأضحية، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب، ج٥، ص٣٠٠.

4 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الأضحية، ج٦، ص٤٨٦.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٢.

6 ......قربانی کے جانوروں پر ڈالنے والا کپڑا۔

www.dawateislami.net

مثلاً اوس کی جانماز بنائے، چلنی[1]، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان، ڈول وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کر سکتا ہے۔[2] (درمختار) چمڑے کا ڈول بنایا تو اسے اپنے کام میں لائے اُجرت پر نہ دے اور اگر اُجرت پر دے دیا تو اس اُجرت کو صدقہ کرے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ قربانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بدل سکتا ہے جس کو باقی رکھتے ہوئے اوس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب، ایسی چیز سے بدل نہیں سکتا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی، گوشت، سرکہ، روپیہ، پیسہ اور اگر اوس نے ان چیزوں کو چمڑے کے عوض میں حاصل کیا تو ان چیزوں کو صدقہ کر دے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۷ اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض میں بیچا مگر اس لیے نہیں کہ اوس کو اپنی ذات پر یا بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لیے کہ اوسے صدقہ کر دے گا تو جائز ہے۔[5] (عالمگیری) جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس دینیہ میں دیا کرتے ہیں اور بعض مرتبہ وہاں کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے اوسے بیچ کر روپیہ بھیج دیتے ہیں یا کئی شخصوں کو دینا ہوتا ہے اوسے بیچ کر دام ان فقرا پر تقسیم کر دیتے ہیں یہ بیع جائز ہے اس میں حرج نہیں اور حدیث میں جو اس کے بیچنے کی ممانعت آئی ہے اس سے مراد اپنے لیے بیچنا ہے۔

مسئلہ ۲۸ گوشت کا بھی وہی حکم ہے جو چمڑے کا ہے کہ اس کو اگر ایسی چیز کے بدلے میں بیچا جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کیا جائے تو صدقہ کر دے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹ قربانی کی چربی اور اوس کی سری، پائے اور اون اور دودھ جو ذبح کے بعد دوہا ہے ان سب کا وہی حکم ہے کہ اگر ایسی چیز اس کے عوض میں لی جس کو ہلاک کر کے نفع حاصل کرے گا تو اوس کو صدقہ کر دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس میں کی کوئی چیز قصاب یا ذبح کرنے والے کو اُجرت میں نہیں دے سکتا کہ اس کو اُجرت میں دینا بھی بیچنے ہی کے معنی میں ہے۔[8] (ہدایہ)

---

1 ......آٹا وغیرہ چھاننے کا آلہ، چھلنی۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۳.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۴.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۳.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب... إلخ، ج۵، ص۳۰۱.

6 ......"الھدایة"، کتاب الأضحیة، ج۲، ص۳۶۰.

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الأضحیة، الباب السادس فی بیان ما یستحب... إلخ، ج۵، ص۳۰۱.

8 ......"الھدایة"، کتاب الأضحیة، ج۲، ص۳۶۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ قصاب کو اُجرت میں نہیں دیا بلکہ جیسے دوسرے مسلمانوں کو دیتا ہے اس کو بھی دیا اور اُجرت اپنے پاس سے دوسری چیز دے گا تو جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲ بھیڑ کے کسی جگہ کے بال نشانی کے لیے کاٹ لیے ہیں ان بالوں کو پھینک دینا یا کسی کو ہبہ کر دینا ناجائز ہے بلکہ انھیں صدقہ کرے۔[1] (عالمگیری)

ذبح سے پہلے قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا منع ہے

مسئلہ ۳۳ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے کسی کام کے لیے کاٹ لینا یا اوس کا دودھ دوہنا مکروہ و ممنوع ہے اور قربانی کے جانور پر سوار ہونا یا اوس پر کوئی چیز لادنا یا اوس کو اُجرت پر دینا غرض اوس سے منافع حاصل کرنا منع ہے اگر اوس نے اون کاٹ لی یا دودھ دوہ لیا تو اوسے صدقہ کر دے اور اُجرت پر جانور کو دیا ہے تو اُجرت کو صدقہ کرے اور اگر خود سوار ہوا یا اوس پر کوئی چیز لادی تو اس کی وجہ سے جانور میں جو کچھ کمی آئی اوتنی مقدار میں صدقہ کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴ جانور دودھ والا ہے تو اوس کے تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑکے کہ دودھ خشک ہو جائے اگر اس سے کام نہ چلے تو جانور کو دوہ کر دودھ صدقہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ جانور ذبح ہو گیا تو اب اوس کے بال کو اپنے کام کے لیے کاٹ سکتا ہے اور اگر اوس کے تھن میں دودھ ہے تو دوہ سکتا ہے کہ جو مقصود تھا وہ پورا ہو گیا اب یہ اس کی مِلک ہے اپنے صرف میں لاسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ قربانی کے لیے جانور خریدا تھا قربانی کرنے سے پہلے اوس کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ کو بھی ذبح کر ڈالے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا تو اوس کا ثمن صدقہ کر دے اور اگر نہ ذبح کیا نہ بیع کیا اور ایام نحر[5] گزر گئے تو اوس کو زندہ صدقہ کر دے اور اگر کچھ نہ کیا اور بچہ اوس کے یہاں رہا اور قربانی کا زمانہ آ گیا یہ چاہتا ہے کہ اس سال کی قربانی میں اسی کو ذبح کرے یہ نہیں کرسکتا اور اگر قربانی اسی کی کر دی تو دوسری قربانی پھر کرے کہ وہ قربانی نہیں ہوئی اور وہ بچہ ذبح کیا ہوا صدقہ کر دے بلکہ ذبح سے جو کچھ اوس کی قیمت میں کمی ہوئی اسے بھی صدقہ کرے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٤٤.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١.

4 ......المرجع السابق.

5 ......قربانی کے دن یعنی دس، گیارہ، بارہ ذی الحجہ کے دن۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب... إلخ، ج٥، ص٣٠١۔٣٠٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۷ قربانی کی اور اوس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہے تو اسے بھی ذبح کردے اور اسے صرف میں لاسکتا ہے اور مرا ہوا بچہ ہو تو اسے پھینک دے مردار ہے۔

دوسرے کے قربانی کے جانور کو بِلا اِجازت ذبح کردیا

مسئلہ ۳۸ دو شخصوں نے غلطی سے یہ کیا کہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کی بکری ذبح کردی یعنی ہر ایک نے دوسرے کی بکری کو اپنی سمجھ کر قربانی کردیا تو بکری جس کی تھی اوسی کی قربانی ہوئی اور چونکہ دونوں نے ایسا کیا لہٰذا دونوں کی قربانیاں ہوگئیں اور اس صورت میں کسی پر تاوان نہیں بلکہ ہر ایک اپنی اپنی بکری ذبح شدہ لے لے اور فرض کرو کہ ہر ایک کو اپنی غلطی اوس وقت معلوم ہوئی جب اوس بکری کو صرف کرچکا تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی بکری کھا ڈالی لہٰذا ہر ایک دوسرے سے معاف کرالے اور اگر معافی پر راضی نہ ہوں تو چونکہ ہر ایک نے دوسرے کی قربانی کا گوشت بلا اجازت کھا ڈالا گوشت کی قیمت کا تاوان لے لے اس تاوان کو صدقہ کرے کہ قربانی کے گوشت کے معاوضہ کا یہی حکم ہے۔ یہ تمام باتیں اوس وقت ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے اس فعل پر کہ اوس نے اس کی بکری ذبح کر ڈالی راضی ہو تو جس کی بکری تھی اوسی کی قربانی ہوئی اور اگر راضی نہ ہو تو بکری کی قیمت کا تاوان لے گا اور اس صورت میں جس نے ذبح کی اوس کی قربانی ہوئی یعنی بکری کا جب تاوان لیا تو بکری ذابح کی[1] ہوگئی اور اسی کی جانب سے قربانی ہوئی اور گوشت کا بھی یہی مالک ہوا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹ دوسرے کی قربانی کی بکری بغیر اوس کی اجازت کے قصداً ذبح کردی اس کی دو صورتیں ہیں مالک کی طرف سے اس نے قربانی کی یا اپنی طرف سے، اگر مالک کی نیت سے قربانی کی تو اوس کی قربانی ہوگئی کہ وہ جانور قربانی کے لیے تھا اور قربان کردیا گیا اس صورت میں مالک اوس سے تاوان نہیں لے سکتا اور اگر اوس نے اپنی طرف سے قربانی کی اور ذبح شدہ بکری کے لینے پر مالک راضی ہے تو قربانی مالک کی جانب سے ہوئی اور ذابح کی نیت کا اعتبار نہیں اور مالک اگر اس پر راضی نہیں بلکہ بکری کا تاوان لیتا ہے تو مالک کی قربانی نہیں ہوئی بلکہ ذابح کی ہوئی کہ تاوان دینے سے بکری کا مالک ہوگیا اور اوس کی اپنی قربانی ہوگئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰ اگر بکری قربانی کے لیے معین نہ ہو تو بغیر اجازتِ مالک اگر دوسرا شخص قربانی کردے گا تو قربانی نہ ہوگی مثلاً ایک شخص نے پانچ بکریاں خریدی تھیں اور اوس کا یہ خیال تھا کہ ان میں سے ایک بکری کو قربانی کروں گا اور اون میں

---

1 ......ذبح کرنے والے کی۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵۴۴۔۵۴٦.

3 ......المرجع السابق، ص۵٤٦.

www.dawateislami.net

سے کسی ایک کو معیّن نہیں کیا تھا تو دوسرا شخص مالک کی جانب سے قربانی نہیں کرسکتا اگر کرے گا تو تاوان لازم ہوگا ذبح کے بعد مالک اوس کی قربانی کی نیت کرے بیکار ہے یعنی اس صورت میں قربانی نہیں ہوئی۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱ دوسرے کی بکری غصب کرلی اور اوس کی قربانی کرلی اگر مالک نے زندہ بکری کا اوس شخص سے تاوان لے لیا تو قربانی ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار ہے اس پر توبہ واستغفار لازم ہے اور اگر مالک نے تاوان نہیں لیا بلکہ ذبح کی ہوئی بکری لی اور ذبح کرنے سے جو کچھ کمی ہوئی اوس کا تاوان لیا تو قربانی نہیں ہوئی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲ اپنی بکری دوسرے کی طرف سے ذبح کردی اوس کے حکم سے ایسا کیا یا بغیر حکم بہرصورت اوس کی قربانی نہیں کیونکہ اوس کی طرف سے قربانی اوس وقت ہوسکتی ہے جب اوس کی مِلک ہو۔[3] (شلبیہ)

مسئلہ ۴۳ ایک شخص کے پاس کسی کی بکری امانت کے طور پر تھی امین نے قربانی کردی یہ قربانی صحیح نہیں نہ مالک کی طرف سے نہ امین کی طرف سے اگرچہ مالک نے امین سے اپنی بکری کا تاوان لیا ہو اسی طرح اگر کسی کا جانور اس کے پاس عاریت یا اجارہ کے طور پر[4] ہے اور اس نے قربانی کردیا یہ قربانی جائز نہیں۔ مرہون کو[5] راہن نے[6] قربانی کیا تو ہو جائے گی کہ جانور اوس کی مِلک ہے اور مرتہن نے کیا تو اس میں اختلاف ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴ مویشی خانہ کے جانور ایک مدت مقررہ کے بعد نیلام ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ اوسے لے لیتے ہیں اس کی قربانی جائز نہیں کیونکہ یہ جانور اس کی مِلک نہیں۔

مسئلہ ۴۵ دو شخصوں کے مابین ایک جانور مشترک ہے[8] اوس کی قربانی نہیں ہوسکتی کہ مشترک مال میں دونوں کا حصہ ہے ایک کا حصہ دوسرے کے پاس امانت ہے اور اگر دو جانوروں میں دو شخص برابر کے شریک ہیں ہر ایک نے ایک ایک کی قربانی کردی دونوں کی قربانیاں ہو جائیں گی۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶ ایک شخص کے نو بال بچے ہیں اور ایک خود، اوس نے دس بکریوں کی قربانی کی اور یہ نیت نہیں کہ کس کی

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵٤۷.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"حاشیة الشلبیة" هامش علی "تبیین الحقائق"، کتاب الأضحیة، ج ٦، ص٤٨٨.

4 ......یعنی کرائے کے طور پر۔ 5 ......رہن رکھی ہوئی چیز کو۔ 6 ......رہن رکھوانے والے نے۔

7 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵٤۷.

8 ......یہاں جانور سے مراد بکری یا اس جیسا جانور مراد ہے جس میں صرف ایک حصہ ہوتا ہے۔...علمیه

9 ......"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج۹، ص۵٤٨.

www.dawateislami.net

طرف سے کس بکری کی قربانی ہے مگر یہ نیت ضرور ہے کہ دسوں بکریاں ہم دسوں کی طرف سے ہیں یہ قربانی جائز ہے سب کی قربانیاں ہوجائیں گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی اگر وہ نابالغ ہیں تو سب کی قربانیاں جائز ہیں اور بالغ ہیں اور سب لڑکوں نے کہہ دیا ہے تو سب کی طرف سے صحیح ہے اور اگر اونھوں نے کہا نہیں یا بعض نے نہیں کہا ہے تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ بیع فاسد کے ذریعہ بکری خریدی اور قربانی کر دی یہ قربانی ہوگئی کہ بیع فاسد میں قبضہ کر لینے سے مِلک ہوجاتی ہے اور بائع کو اختیار ہے اگر اوس نے زندہ بکری کی واجبی قیمت مشتری سے لے لی تو اب اس کے ذمہ کچھ واجب نہیں اور اگر بائع نے ذبح کی ہوئی بکری لے لی تو قربانی کرنے والا اس ذبح کی ہوئی بکری کی قیمت صدقہ کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹ ایک شخص نے دوسرے کو بکری ہبہ کر دی موہوب لہ [4] نے اوس کی قربانی کر دی اس کے بعد واہب [5] اپنا ہبہ واپس لینا چاہتا ہے وہ واپس لے سکتا ہے اور موہوب لہ کی قربانی صحیح ہے اور اس کے ذمہ کچھ صدقہ کرنا بھی واجب نہیں۔[6] (عالمگیری)

متفرق مسائل

مسئلہ ۵۰ دوسرے سے قربانی ذبح کرائی ذبح کے بعد وہ یہ کہتا ہے میں نے قصداً بِسْمِ اللہ نہیں پڑھی اس کو اوس جانور کی قیمت دینی ہوگی پھر اگر قربانی کا وقت باقی ہے تو اس قیمت سے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اس کا گوشت صدقہ کرے خود نہ کھائے اور وقت باقی نہ ہو تو اس قیمت کو صدقہ کر دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱ تین شخصوں نے تین بکریاں قربانی کے لیے خریدیں پھر یہ بکریاں مل گئیں پتا نہیں چلتا کہ کس کی کونسی بکری ہے اس صورت میں یہ کرنا چاہیے کہ ہر ایک دوسرے کو ذبح کرنے کا وکیل کر دے سب کی قربانیاں ہوجائیں گی کہ اس نے

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة،الباب الخامس فی بیان محل إقامة الواجب...إلخ،ج٥،ص٣٠٠.

2 ......المرجع السابق،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر...إلخ،ج٥،ص٣٠٢.

3 ......المرجع السابق.

4 ......جسے بکری ہبہ کی گئی۔ 5 ......ہبہ کرنے والا۔

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة،الباب السابع فی التضحیة عن الغیر...إلخ،ج٥،ص٣٠٣.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اپنی بکری ذبح کی جب بھی جائز ہے اور دوسرے کی ذبح کی جب بھی جائز ہے کہ یہ اوس کا وکیل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲ دوسرے سے ذبح کرایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللہ کہنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضرورت دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۳ قربانی کے لیے گائے خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کر لیا سب کی قربانیاں ہو جائیں گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اوس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسروں کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں اور اگر خریدنے سے پہلے ہی شرکت کر لی جائے تو یہ سب سے بہتر اور اگر غیر مالک نصاب نے قربانی کے لیے گائے خریدی تو خریدنے سے ہی اوس پر اس گائے کی قربانی واجب ہوگئی اب وہ دوسرے کو شریک نہیں کر سکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴ پانچ شخصوں نے قربانی کے لیے گائے خریدی ایک شخص آتا ہے وہ یہ کہتا ہے مجھے بھی اس میں شریک کر لو چار نے منظور کر لیا اور ایک نے انکار کیا اوس گائے کی قربانی ہوئی سب کی طرف سے جائز ہوگئی کیونکہ یہ چھٹا شخص اون چاروں کا شریک ہے اور ان میں ہر ایک کا ساتویں حصہ سے زیادہ ہے اور گوشت یوں تقسیم ہوگا کہ پانچواں حصہ اوس کا ہے جس نے شرکت سے انکار کیا باقی چار حصوں کو یہ پانچوں برابر بانٹ لیں۔ یا یوں کرو کہ پچیس حصے کر کے اوس کو پانچ حصے دو جس نے شرکت سے انکار کیا ہے باقیوں کو چار چار حصے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ قربانی کے لیے بکری خریدی اور قربانی کر دی پھر معلوم ہوا کہ بکری میں عیب ہے مگر ایسا عیب نہیں جس کی قربانی نہ ہو سکے اس کو اختیار ہے کہ اوس کی وجہ سے جو کچھ قیمت میں کمی ہوسکتی ہے وہ بائع سے واپس لے اور اوس کا صدقہ کرنا اس پر واجب نہیں اور اگر بائع[5] کہتا ہے کہ میں ذبح کی ہوئی بکری لوں گا اور ثمن واپس کر دوں گا تو مشتری[6] اس ثمن کو صدقہ کر دے صرف اوتنا حصہ جو عیب کی وجہ سے کم ہوسکتا ہے اوس کو رکھ سکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶ قربانی کی ذبح کی ہوئی بکری غصب کر لی غاصب سے اس کا تاوان لے سکتا ہے مگر اس تاوان کو صدقہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية،الباب السابع في التضحية عن الغير...إلخ، ج٥، ص٣٠٤.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الأضحية، ج٩، ص٥٥١.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية،الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ج٥، ص٣٠٤.

4 ......المرجع السابق، ص٣٠٤، ٣٠٥.

5 ......بیچنے والا۔ 6 ......خریدار۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الأضحية،الباب التاسع في المتفرقات، ج٥، ص٣٠٧.

www.dawateislami.net

کرنا ضروری ہے کہ یہ اوس قربانی کا معاوضہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷ مالکِ نصاب نے قربانی کی منت مانی تو اوس کے ذمہ دو قربانیاں واجب ہوگئیں ایک وہ جو غنی پر واجب ہوتی ہے اور ایک منت کی وجہ سے۔ دو یا دو سے زیادہ قربانیوں کی منت مانی تو جتنی قربانیوں کی منت ہے سب واجب ہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸ ایک سے زیادہ قربانی کی سب قربانیاں جائز ہیں ایک واجب باقی نفل اور اگر ایک پوری گائے قربانی کی تو پوری سے واجب ہی ادا ہوگا یہ نہیں کہ ساتواں حصہ واجب ہو باقی نفل۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

تنبیہ: قربانی کے مسائل تفصیل کے ساتھ مذکور ہوچکے اب مختصر طور پر اس کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام کے لیے آسانی ہو۔ قربانی کا جانور اون شرائط کے موافق ہو جو مذکور ہوئیں یعنی جو اوس کی عمر بتائی گئی اوس سے کم نہ ہو اور اون عیوب سے پاک ہو جن کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور بہتر یہ کہ عمدہ اور فربہ ہو۔ قربانی سے پہلے اوسے چارہ پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں۔ اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذبح کریں اور پہلے سے چھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اوس کے سامنے چھری تیز کی جائے۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اوس کا مونھ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اوس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کردیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دُعا پڑھی جائے۔

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ.[4]

اسے پڑھ کر ذبح کردے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ[5] صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم.

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الأضحیة، الباب التاسع فی المتفرقات، ج٥، ص٣٠٧.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الأضحیة، ج٩، ص٥٤٩، ٥٥٠.

3 ......المرجع السابق، ص٥٥١.

4 ......میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہوکر، اور میں مشرکوں میں نہیں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تیرے ہی لیے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللہ کے نام سے شروع اللہ سب سے بڑا ہے، بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر۔

5 ......اے اللہ (عزوجل) تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم سے قبول فرمائی۔

www.dawateislami.net

اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے یعنی جب تک اوس کی روح بالکل نہ نکل جائے اوس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اوتاریں اور اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو مِنّی کی جگہ مِنْ کے بعد اوس کا نام لے۔ اور اگر وہ مشترک جانور ہے جیسے گائے اونٹ تو وزن سے گوشت تقسیم کیا جائے محض تخمینہ سے[1] تقسیم نہ کریں۔ پھر اس گوشت کے تین حصے کرکے ایک حصہ فقرا پر تصدّق کرے[2] اور ایک حصہ دوست و احباب کے یہاں بھیجے اور ایک اپنے گھر والوں کے لیے رکھے اور اس میں سے خود بھی کچھ کھالے اور اگر اہل و عیال زیادہ ہوں تو تہائی سے زیادہ بلکہ کل گوشت بھی گھر کے صرف میں[3] لاسکتا ہے۔ اور قربانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لیے دیدے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دیدے۔ بعض جگہ یہ چمڑا امام مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ اعانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں۔ بحر الرائق میں مذکور ہے کہ قربانی کرنے والا بقرعید کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے اس سے پہلے کوئی دوسری چیز نہ کھائے یہ مستحب ہے اس کے خلاف کرے جب بھی حرج نہیں۔[4]

فائدہ: احادیث سے ثابت ہے کہ سید عالم حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے اس امت مرحومہ کی طرف سے قربانی کی یہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کے بے شمار الطاف میں سے ایک خاص کرم ہے کہ اس موقع پر بھی امت کا خیال فرمایا اور جو لوگ قربانی نہ کرسکے اون کی طرف سے خود ہی قربانی ادا فرمائی۔ یہ شبہہ کہ ایک مینڈھا ان سب کی طرف سے کیونکر ہوسکتا ہے یا جو لوگ ابھی پیدا ہی نہ ہوئے اون کی قربانی کیونکر ہوئی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے خصائص سے ہے۔ جس طرح حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے چھ مہینے کے بکری کے بچہ کی قربانی ابو بردہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے جائز فرمادی اوروں کے لیے اس کی ممانعت کردی۔ اسی طرح اس میں خود حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی خصوصیت ہے۔ کہنا یہ ہے کہ جب حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے اُمت کی طرف سے قربانی کی تو جو مسلمان صاحب استطاعت ہو اگر حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے نام کی ایک قربانی کرے تو زہے نصیب اور بہتر سینگ والا مینڈھا ہے جس کی سیاہی میں سفیدی کی بھی آمیزش ہو جیسے مینڈھے کی خود حضور اکرم (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے قربانی فرمائی۔

عقیقہ کا بیان

اس کے متعلق پہلے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔

---

1 ......اندازہ سے۔ 2 ......صدقہ کردے۔ 3 ......استعمال میں۔

4 ......"البحر الرائق"، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ... إلخ، ج۲، ص۵۷.

www.dawateislami.net

حدیث ۱ امام بخاری نے سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اوس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اوس سے اذیت کو دور کرو'' (1) یعنی اوس کا سر مونڈا دو۔

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی و نسائی نے اُمّ کرز رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سُنا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔'' (2)

حدیث ۳ امام احمد و ابوداود و ترمذی و نسائی سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اوس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اوس کا نام رکھا جائے اور سر مونڈا جائے۔'' (3) گروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اوس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اوس کی نشو و نما اور اوس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حدیث ۴ ترمذی نے اَمیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ ''اے فاطمہ اس کا سر مونڈا دو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو'' ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔ (4)

حدیث ۵ ابوداود اِبن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔ (5)

حدیث ۶ ابوداود بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اوس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا (6) اب جبکہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر مونڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔ (7)

حدیث ۷ ابوداود و ترمذی ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما

---

(1)......"صحیح البخاري"، کتاب العقیقة، باب إماطة الأذی عن الصبي في العقیقة، الحدیث: ٥٤٧٢، ج٣، ص٥٤٧.

(2)......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب العقیقة، الحدیث: ٢٨٣٥، ج٣، ص١٤١.

(3)......"جامع الترمذي"، کتاب الأضاحی، باب من العقیقة، الحدیث: ١٥٢٧، ج٣، ص١٧٧.

(4)......المرجع السابق، باب العقیقة بشاة، الحدیث: ١٥٢٤، ص١٧٥.

(5)......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب العقیقة، الحدیث: ٢٨٤١، ج٣، ص١٤٣.
و"سنن النسائي"، کتاب العقیقة، باب کم یعق عن الجاریة، الحدیث: ٤٢٢٥، ص٦٨٨.

(6)......یعنی سر پر مَل لیتا۔

(7)......"سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب العقیقة، الحدیث: ٢٨٤٣، ج٣، ص١٤٤.

www.dawateislami.net

پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اون کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (1)

حدیث ۸ امام مسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور **تحنیک** کرتے یعنی کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اوس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اوس کے شکم میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا لعاب دہن پہنچے۔ (2)

حدیث ۹ بخاری و مسلم حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی کہتی ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں لائی اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے مونھ میں ڈال دی اور ان کے لیے دُعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔ (3)

مسائل: بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اوس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک عقیقہ مباح و مستحب ہے۔ یہ جو بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ عقیقہ سنت نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ سنت مؤکدہ نہیں ورنہ جب خود حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے فعل سے اس کا ثبوت موجود ہے تو مطلقاً اس کی سنیت سے انکار صحیح نہیں۔ بعض کتابوں میں یہ آیا ہے کہ قربانی سے یہ منسوخ ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اوس کا وجوب منسوخ ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ زکوۃ نے حقوق مالیہ کو منسوخ کر دیا یعنی اون کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔ جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اوس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے ان شاءاللہ تعالٰی بلائیں دور ہو جائیں گی۔ بہتر یہ ہے کہ دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے۔ یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان و اقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اوس کا نام رکھا جائے اور اوس کا سر مونڈا جائے اور سر مونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے۔ اور بالوں کو وزن کر کے اوتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱ ہندوستان میں عموماً بچہ پیدا ہونے پر چھٹی (4) کی جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں اس موقع پر ناجائز رسمیں برتی جاتی ہیں مثلاً عورتوں کا گانا بجانا ایسی باتوں سے بچنا اور ان کو چھوڑنا ضروری و لازم ہے بلکہ مسلمانوں کو وہ کرنا چاہیے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول و فعل سے ثابت ہے۔ عقیقہ سے بہت زائد رسوم میں صرف کر دیتے ہیں اور عقیقہ نہیں

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الصبي يولد فيؤذن في أذنه، الحديث: ٥١٠٥، ج٤، ص٤٢٣.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع... إلخ، الحديث: ١٠١-(٢٨٦)، ص١٦٥.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب العقيقة، باب تسمية المولود... إلخ، الحديث: ٥٤٦٩، ج٣، ص٥٤٦.

4 ...... بچے کی پیدائش کے چھٹے دن منائی جانے والی خوشی۔

www.dawateislami.net

کرتے۔عقیقہ کریں تو سنت بھی ادا ہو جائے اور مہمانوں کے کھلانے کے لیے گوشت بھی ہو جائے۔

مسئلہ ۲: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

مسئلہ ۳: عبداللہ و عبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اوس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔[1] (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: محمد بہت پیارا نام ہے اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا یہ نام ہو اور پکارنے کے لیے کوئی دوسرا نام تجویز کرلیا جائے اور ہندوستان میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی برکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

مسئلہ ۵: مردہ بچہ پیدا ہوا تو اوس کا نام رکھنے کی ضرورت نہیں بغیر نام اس کو دفن کردیں[2] اور زندہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھا جائے اگرچہ پیدا ہو کر مر جائے۔[3]

مسئلہ ۶: عقیقہ کے لیے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی۔ بعض نے یہ کہا کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اوس دن کو یاد رکھیں اوس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے وہ ساتواں ہوگا مثلاً جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات ساتویں دن ہے اور سنیچر کو پیدا ہوا تو ساتویں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کرے گا اوس میں ساتویں کا حساب ضرور آئے گا۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون في تسمية الاولاد...إلخ، ج٥،ص٣٦٢، وغيره.

2 ......یہ ظاہر الروایہ ہے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالٰی کا مذہب یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ بہر حال اس کی تکریم کے لیے اس کا نام رکھا جائے۔ ملتقی الابحر میں ہے کہ اس پر فتویٰ ہے اور نہر سے مستفاد ہے کہ یہی مختار ہے ایسا ہی درمختار باب صلاۃ الجنازۃ جلد۳، صفحہ۱۵۳ میں ہے۔ بہار شریعت، ج۱ حصہ۴، صفحہ۸۴۱، نماز جنازہ کا بیان میں بھی اسی کو اختیار کیا اور اس حصے پر اعلیٰ حضرت کی یہ تصدیق بھی ہے کہ اسے مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا لہٰذا مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔...علمیه

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون في تسمية الاولاد...إلخ، ج٥،ص٣٦٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اور لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں۔ اور عقیقہ میں گائے ذبح کی جائے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ کافی ہے یعنی سات حصوں میں دو حصے یا ایک حصہ۔

مسئلہ ۸ گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہوسکتی ہے جس کا ذکر قربانی میں گزرا۔

مسئلہ ۹ بچہ کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۱۰ عقیقہ کا جانور اونھیں شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔ اس کا گوشت فقرا اور عزیز وقریب دوست واحباب کو کچا تقسیم کردیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اون کو بطورِ ضیافت [1] ودعوت کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ ۱۱ بہتر یہ ہے کہ اوس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اوتار لیا جائے یہ بچہ کی سلامتی کی نیک فال ہے [2] اور ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔ گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

مسئلہ ۱۲ بعض کا یہ قول ہے کہ سری پائے حجام کو اور ایک ران دائی کو دیں باقی گوشت کے تین حصے کریں ایک حصہ فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں۔

مسئلہ ۱۳ عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچہ کے ماں باپ اور دادا دادی، نانا نانی نہ کھائیں یہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

مسئلہ ۱۴ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کی جگہ ایک ہی بکری کسی نے کی تو یہ بھی جائز ہے۔ ایک حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ میں ایک مینڈھا ذبح ہوا۔

مسئلہ ۱۵ اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ اپنے صرف میں لائے یا مساکین کو دے یا کسی اور نیک کام مسجد یا مدرسہ میں صرف کرے۔

مسئلہ ۱۶ عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اوسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھے بھی ذبح کرنے سے عقیقہ ہوجائے گا۔

واللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ قَدْ تَمّ ھٰذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

وَاَنَا الْفَقِیْرُ اَبُوالْعُلَا مُحَمَّد اَمْجَدْ عَلِی الْاَعْظَمِی عفی عنه.

---

1 ......یعنی بطور مہمان نوازی۔ 2 ......یعنی نیک شگون ہے۔

www.dawateislami.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ ط

حظر و اباحت کا بیان [1]

اس کتاب میں ان چیزوں کا بیان ہے جو شرعاً ممنوع یا مباح ہیں۔ اصطلاح شرح میں مباح اس کو کہتے ہیں، جس کے کرنے اور چھوڑنے دونوں کی اجازت ہو، نہ اس میں ثواب ہے نہ اس میں عذاب ہے۔ مکروہ کی دونوں قسموں کی تعریفیں حصۂ دوم [2] میں ذکر کردی گئیں وہاں سے معلوم کریں۔

اس کتاب کے مسائل چند ابواب پر منقسم ہیں۔ سب سے پہلے کھانے پینے سے جن مسائل کا تعلق ہے، وہ بیان کیے جاتے ہیں کہ انسانی زندگی کا تعلق کھانے پینے سے ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۞ وَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ۞ ﴾ [3]

''اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) نے جو تمھارے لیے حلال کیا ہے اسے حرام نہ کرو اور حد سے نہ گزرو، بے شک اللہ (عزوجل) حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور اللہ (عزوجل) نے جو تمہیں حلال پاکیزہ رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ كُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ ؕ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ۞ ﴾ [4]

''کھاؤ اس میں سے جو اللہ (عزوجل) نے تمھیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۞ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ‌ ؕ قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ‌ ؕ

---

1 ......یعنی ممنوع اور مباح چیزوں کا بیان۔

2 ......یعنی بہار شریعت، ج۱، حصہ دوم۔

3 ......پ۷، المآئدۃ: ۸۷ ـ ۸۸.

4 ......پ۸، الانعام: ۱٤۲.

www.dawateislami.net

﴿ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۳۲ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ ﴾ [1]

''اے بنی آدم! اپنی زینت لو، جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور اسراف (زیادتی) نہ کرو، بے شک وہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اے محبوب! تم فرمادو، کس نے حرام کی اللہ (عزوجل) کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور ستھرا رزق، تم فرمادو کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن تو خاص انھیں کے لیے ہے، اسی طرح ہم تفصیل کے ساتھ اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے۔ تم فرمادو کہ میرے رب (عزوجل) نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں ظاہر ہیں اور جو چھپی ہیں اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ (عزوجل) کا شریک کرو جس کی اس نے کوئی دلیل نہیں اُتاری اور یہ کہ اللہ (عزوجل) پر وہ بات کہو جس کا تمھیں علم نہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ ﴾ [2]

''نہ اندھے پر تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر مضایقہ اور نہ بیمار پر حرج اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے یہاں یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں [3] یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمھارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے یہاں، تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ مجتمع ہوکر کھاؤ یا الگ الگ۔''

پہلے کھانے کے متعلق چند حدیثیں بیان کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے، شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہوجاتا ہے۔''[4] یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔

---

1 ......پ۸، الاعراف: ۳۱ - ۳۳.
2 ......پ۱۸، النور: ۶۱.
3 ......بہارِ شریعت میں اس مقام پر ﴿ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ ﴾ کا ترجمہ ''یا اپنے ماموؤں کے یہاں'' موجود نہیں تھا، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے لہٰذا متن میں کنز الایمان سے اس کا اضافہ کردیا گیا ہے۔...علمیہ
4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب... إلخ، الحدیث: ۱۰۲ - (۲۰۱۷)، ص۱۱۱۶.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان اپنی ذریّت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمھیں رہنا ملے گا نہ کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے، اب تمھیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔'' (1)

حدیث ۳ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی پرورش میں تھا (یعنی یہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے ربیب اور اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے فرزند ہیں) کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ، جو تمھارے قریب ہے۔'' (2)

حدیث ۴ ابوداود و ترمذی وحاکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ۔'' (3)

اور امام احمد وابن ماجہ وابن حبان وبیہقی کی روایت میں یوں ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ ۔ (4)

حدیث ۵ امام احمد وابوداود وابن ماجہ وحاکم وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ''مجتمع ہوکر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، تمھارے لیے اس میں برکت ہوگی۔'' (5) ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا۔ ارشاد فرمایا کہ ''شاید تم الگ الگ کھاتے ہوگے۔ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو، برکت ہوگی۔'' (6)

حدیث ۶ شرح سنہ میں ابوایوب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر تھے، کھانا پیش کیا گیا ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھی، مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی،

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشرب... إلخ، الحدیث: ۱۰۳ ـ (۲۰۱۸)، ص۱۱۱٦.

2 ...... المرجع السابق، الحدیث: ۱۰۸ ـ (۲۰۲۲)، ص۱۱۱۸.

3 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام، الحدیث: ۳۷٦۷، ج۳، ص٤۸۷.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، کتاب الأطعمة، باب التسمیة عند الطعام، الحدیث: ۳۲٦٤، ج٤، ص۱۱.

5 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأطعمة، باب في الإجتماع علی الطعام، الحدیث: ۳۷٦٤، ج۳، ص٤۸٦.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، کتاب الأطعمة، باب الإجتماع علی الطعام، الحدیث: ۳۲۸٦، ج٤، ص۲۱.

www.dawateislami.net

ہم نے عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا: ''ہم سب نے کھانے کے وقت **بِسْمِ اللہ** پڑھی تھی، پھر ایک شخص بغیر **بِسْمِ اللہ** پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔'' (1)

حدیث ۷ ابوداود نے اُمَیَّہ بن مَخْشی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ایک شخص بغیر **بِسْمِ اللہ** پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھاچکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا، یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہا: **بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ** رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے تبسم کیا اور یہ فرمایا کہ ''شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا، جب اس نے اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔'' (2) اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ **بِسْمِ اللہ** نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی گئی تھی واپس آ گئی۔

حدیث ۸ صحیح مسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: جب ہم لوگ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) شروع نہ کرتے، کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) کے پاس حاضر تھے، ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی، جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا، حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے، حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔

اور یہ فرمایا کہ ''جب کھانے پر اللہ (عزوجل) کا نام نہیں لیا جاتا تو وہ کھانا شیطان کے لیے حلال ہوجاتا ہے۔ شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ قسم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے، اس کے بعد حضور (علیہ الصلوۃ والسلام) نے اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کیا یعنی **بِسْمِ اللہ** کہی اور کھانا کھایا۔ (3) اسی کے مثل امام احمد وابوداود ونسائی وحاکم نے بھی روایت کی ہے۔

حدیث ۹ ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''جس کھانے پر اللہ (عزوجل) کا نام ذکر نہ کیا ہو، وہ بیماری ہے اور اس میں برکت نہیں ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو **بِسْمِ اللہ** پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھایا گیا ہو تو **بِسْمِ اللہ** پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔'' (4)

---

1 ......''شرح السنۃ''، کتاب الأطعمۃ، باب التسمیۃ علی الأکل...إلخ، الحدیث: ۲۸۱۸، ج۶، ص۶۱۔۶۲.

2 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام، الحدیث: ۳۷۶۸، ج۳، ص۳۸۸.

3 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأشربۃ، باب آداب الطعام والشرب...إلخ، الحدیث: ۱۰۲۔(۲۰۱۷)، ص۱۱۱۶.

4 ......''تاریخ دمشق'' لابن عساکر، رقم: ۱۲۴۷۴، ج۶۰، ص۳۲۵.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کھائے یا پیے تو یہ کہہ لے: **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ**.[1] پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہوگی، اگرچہ اس میں زہر ہو۔''[2]

حدیث ۱۱ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کھانا کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور پانی پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے۔''[3]

حدیث ۱۲ صحیح مسلم میں انھیں سے مروی ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے، نہ پانی پیے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔''[4]

حدیث ۱۳ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''داہنے ہاتھ سے کھائے اور داہنے ہاتھ سے پیے اور داہنے ہاتھ سے لے اور داہنے ہاتھ سے دے، کیونکہ شیطان بائیں سے کھاتا ہے، بائیں سے پیتا ہے اور بائیں سے لیتا ہے اور بائیں سے دیتا ہے۔''[5]

حدیث ۱۴ ابن النجار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''تین انگلیوں سے کھانا انبیا علیہم السلام کا طریقہ ہے۔''[6]

اور حکیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔''[7]

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے۔[8]

---

1 ......ترجمہ: اللہ تعالٰی کے نام سے شروع کرتا ہوں، جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اے ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے!

2 ......"الفردوس بمأثور الخطاب"، الحدیث: ۱۱۱۳، ج۱، ص۱٦۸.

3 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشرب...إلخ، الحدیث: ۱۰۵۔(۲۰۲۰)، ص۱۱۱۷.

4 ......المرجع السابق، الحدیث: ۱۰٦۔(۲۰۲۰)، ص۱۱۱۷.

5 ......"سنن ابن ماجه"، کتاب الأطعمة، باب الأکل بالیمین، الحدیث: ۳۲٦٦، ج٤، ص۱۲.

6 ......"الجامع الصغیر" للسیوطي، الحدیث: ۳۰۷٤، ص۱۸٤.

7 ......"کنز العمال"، کتاب المعیشة...إلخ، رقم: ٤۰۸۷۲، ج۱۵، ص۱۱۵.

8 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب استحباب لعق الاصابع...إلخ، الحدیث: ۱۳۲۔(۲۰۳۲)، ص۱۱۲۲.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ ''تمھیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔'' (1)

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کھانے کے بعد ہاتھ کو نہ پونچھے، جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے۔'' (2) یعنی ایسے شخص کو چٹا دے جو کراہت و نفرت نہ کرتا ہو، مثلاً تلامذہ و مریدین کہ یہ استاد و شیخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔

حدیث ۱۸ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے نُبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔'' (3)

رزین کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کرے، جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔ (4)

حدیث ۱۹ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے کھانے اور پانی میں پھونکنے سے ممانعت فرمائی۔ (5)

حدیث ۲۰ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''شیطان تمھارے ہر کام میں حاضر ہو جاتا ہے۔ کھانے کے وقت بھی حاضر ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کرکے کھالے اسے شیطان کے لیے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصّے میں برکت ہے۔'' (6)

حدیث ۲۱ ابن ماجہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھا رہے

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع... إلخ، الحدیث: ۱۳۳۔(۲۰۳۳)، ص ۱۱۲۲.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأطعمۃ، باب لعق الاصابع... إلخ، الحدیث: ۵۴۵۶، ج ۳، ص ۵۴۲.

3 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند البصریین، حدیث نبیشۃ الھذلی، الحدیث: ۲۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۸۲.

4 ...... ''مشکاۃ المصابیح''، کتاب الأطعمۃ، الفصل الثالث، الحدیث: ۴۲۴۲، ج ۲، ص ۴۵۵.

5 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰہ بن العباس، الحدیث: ۲۸۱۸، ج ۱، ص ۶۶۲.

و ''المعجم الأوسط'' باب المیم، الحدیث: ۵۱۳۸، ج ۴، ص ۴۰.

6 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع... إلخ، الحدیث: ۱۳۵۔(۲۰۳۳)، ص ۱۱۲۳.

www.dawateislami.net

تھے، ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا، انہوں نے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا۔ یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا (کہ یہ کتنی حقیر و ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انھوں نے کھالیا) کسی نے ان سے کہا، خدا امیر کا بھلا کرے (معقل بن یسار وہاں امیر و سردار کی حیثیت سے تھے) یہ گنوار کنکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے۔ انھوں نے فرمایا ان عجمیوں کی وجہ سے میں اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا ہے، ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے، اسے صاف کر کے کھا جائے، شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ [1]

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مکان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: "عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔" [2] یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔

حدیث ۲۳ طبرانی نے عبد اللہ ابن اُم حرام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے فرمایا کہ "روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان و زمین کی برکات سے ہے، جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کو کھالے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" [3]

حدیث ۲۴ دارمی نے اسما رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تو حکم کرتیں کہ چھپا دیا جائے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جائے اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے سنا ہے کہ اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ [4]

حدیث ۲۵ حاکم جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ابوداود اسما رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں، کہ ارشاد فرمایا: "کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔" [5]

حدیث ۲۶ صحیح بخاری شریف میں ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا، اُس وقت نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم یہ پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب اللقمة إذا سقطت، الحديث: ٣٢٧٨، ج٤، ص١٧.

2 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب النهي عن إلقاء الطعام، الحديث: ٣٣٥٣، ج٤، ص٤٩.

3 ......"الجامع الصغير" للسيوطي، الحديث: ١٤٢٦، ص٨٨.

4 ......"سنن الدارمي"، كتاب الأطعمة، باب النهي عن اكل الطعام الحار، الحديث: ٢٠٤٧، ج٢، ص١٣٧.

5 ......"المستدرك" للحاكم، كتاب الأطعمة، باب أبردوا الطعام الحار، الحديث: ٧٢٠٧، ج٥، ص١٦٢.

www.dawateislami.net

مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا .[1]

حدیث ۲۷ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ (عزوجل) کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔''[2]

حدیث ۲۸ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کھانے سے فارغ ہوکر یہ پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ .[3]

حدیث ۲۹ ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔''[4]

حدیث ۳۰ ابوداود نے ابوایوب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب کھاتے یا پیتے، یہ پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا .[5]

حدیث ۳۱ ضیا نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ارشاد فرمایا: ''آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔''[6] اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے الحمد للہ کہے۔

حدیث ۳۲ نسائی وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، الحديث: ٥٤٥٨، ج٣، ص٥٤٣.
و"سنن الترمذي"، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، الحديث: ٣٤٦٧، ج٥، ص٢٨٣.
ترجمہ: اللہ تعالٰی کے لیے بے شمار تعریفیں، نہایت پاکیزہ اور بابرکت نہ کفایت کی گئی نہ چھوڑی گئی اور نہ اس سے لاپرواہی برتی گئی۔اے ہمارے رب! (قبول فرما)

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الذكر والدعاء...إلخ، باب استحباب حمد الله ...إلخ، الحديث: ٨٩-(٢٧٣٤)، ص١٤٦٣.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، الحديث: ٣٨٥٠، ج٣، ص٥١٣.
ترجمہ: اللہ تعالٰی کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔
نوٹ: بہارِ شریعت کے بعض نسخوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. لکھا ہے۔ جبکہ بہارِ شریعت مطبوعہ مکتبہ رضویہ، باب المدینہ کراچی، ابوداود (الحدیث: 3850)، ترمذی (الحدیث: 3457) اور ابن ماجہ (الحدیث: 3283) میں یہ دعا ان الفاظ کے ساتھ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ .

4 ...... "سنن الترمذى"، كتاب صفة القيامة، باب: ٤٣، الحديث: ٢٤٩٤، ج٤، ص٢١٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل اذا طعم، الحديث: ٣٨٥١، ج٣، ص٥١٣.
ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں، جس نے کھلایا، پلایا اور اسے با آسانی اتارا اور اس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

6 ...... "الاحاديث المختارة"، مسند انس بن مالك، الحديث: ٢٣٠٠، ج٦، ص٢٨٦.

www.dawateislami.net

اَلَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْنَا فَھَدٰنَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ رَّبِّیْ وَلَا مُکَافًی وَّلَا مَکْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَانَا مِنَ الْعُرْیِ وَھَدٰنَا مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ تَفْضِیْلاً وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.[1]

حدیث ۳۳ امام احمد و ابوداود و ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کھانا کھائے تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَبْدِلْنَا خَیْرًا مِّنْہُ.[2] اور جب دودھ پیے تو یہ کہے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ'[3] کیونکہ دودھ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی قائم مقام ہو۔''[4]

حدیث ۳۴ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے کھانے پر سے اُٹھنے کی ممانعت کی، جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے۔[5]

حدیث ۳۵ ابن ماجہ نے عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب دسترخوان چنا جائے تو کوئی شخص دسترخوان سے نہ اٹھے، جب تک دسترخوان نہ اٹھالیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھا چکا ہو، جب تک سب لوگ فارغ نہ ہوجائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کیے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا، وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔''[6]

---

1 ......''کنزالعمال''، کتاب المعیشة، رقم:٤٠٨٤٣، ج١٥، ص١١٣.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا، اس نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں ہدایت دی اور ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں ہر نعمت خوب عطا کی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، اس حال میں کہ نہ تو وہ نعمت چھوڑی گئی نہ اس کا بدلہ دیا گیا اور نہ ناشکری کی گئی اور نہ اس سے لاپرواہی برتی گئی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور برہنگی میں کپڑا پہنایا اور گمراہی سے ہدایت دی اور اندھے پن سے بینا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر ہمیں فضیلت دی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

2 ......ترجمہ: اے اللہ! عزوجل ہمارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر بدل عطا فرما۔

3 ......ترجمہ: اے اللہ! عزوجل ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما۔

4 ......''شعب الایمان''، باب في المطاعم والمشارب، الحدیث: ٥٩٥٧، ج٥، ص١٠٤.

5 ......''سنن ابن ماجه''، کتاب الأطعمة، باب النهي ان يقام عن الطعام حتی يرفع...إلخ، الحدیث: ٣٢٩٤، ج٤، ص٢٤.

6 ......المرجع السابق، الحدیث: ٣٢٩٥، ج٤، ص٢٤.

www.dawateislami.net

اسی حدیث کی بناء پر علما یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت پیش کرے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

حدیث ۳۶ ترمذی وابوداود نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے۔ اس کو میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے ذکر کیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس کے بعد وضو کرنا ہے۔''[1]

(اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے)۔

حدیث ۳۷ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، کہ ارشاد فرمایا: ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا (ہاتھ مونھ دھونا) محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین (علیہم السلام) کی سنتوں میں سے ہے۔''[2]

حدیث ۳۸ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالٰی اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے، وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت وضو کرے۔''[3] یعنی ہاتھ مونھ دھولے۔

حدیث ۳۹ ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''اکٹھے ہوکر کھاؤ، الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔''[4]

حدیث ۴۰ ترمذی نے عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی ثرید اور بوٹیاں لائی گئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑنے لگا اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا۔ پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے۔ اسکے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائی گئیں، میں نے اپنے سامنے سے کھانی شروع کیں اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا۔

پھر فرمایا کہ عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ، کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں۔ پھر پانی لایا گیا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مونھ اور کلائیوں اور سر پر مسح کرلیا اور فرمایا کہ ''عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الوضوء قبل الطعام وبعده، الحديث: ١٨٥٣، ج٤، ص٣٣٤.

2 ......"المعجم الأوسط"، باب الميم، الحديث: ٧١٦٦، ج٥، ص٢٣١.

3 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب الوضوء عند الطعام، الحديث: ٣٢٦٠، ج٤، ص٩.

4 ......المرجع السابق، باب الإجتماع على الطعام، الحديث: ٣٢٨٧، ج٤، ص٢١.

www.dawateislami.net

آگ سے پکائی گئی ہو، اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔"[1]

حدیث ۴۱ ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ نے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بُو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے۔"[2] اسی کی مثل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۴۲ حاکم نے ابوعبس بن جبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ارشاد فرمایا: "کھانے کے وقت جوتے اتار لو کہ یہ سنتِ جمیلہ (اچھا طریقہ) ہے۔"[3] اور انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت میں ہے، کہ "کھانا رکھا جائے تو جوتے اتارلو، کہ اس سے تمھارے پاؤں کے لیے راحت ہے۔"[4]

حدیث ۴۳ ابوداود عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوش گوار اور زود ہضم ہے۔[5]

یہ اس وقت ہے کہ گوشت اچھی طرح پک گیا ہو۔ ہاتھ یا دانت سے نوچ کر کھایا جاسکتا ہو۔ آج کل یورپ کی تقلید میں بہت سے مسلمان بھی چھری کانٹے سے کھاتے ہیں، یہ مذموم طریقہ ہے اور اگر بوجہ ضرورت چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا جائے کہ گوشت اتنا گلا ہوا نہیں ہے کہ ہاتھ سے توڑا جاسکے یا دانتوں سے نوچا جاسکے یا مثلاً مسلّم ران بھنی ہوئی ہے کہ دانتوں سے نوچنے میں دقت ہوگی تو چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں، اسی قسم کے بعض مواقع پر حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول فرمانا آیا ہے، اس سے آج کل کے چھری کانٹے سے کھانے کی دلیل لانا صحیح نہیں۔

حدیث ۴۴ صحیح بخاری میں اَبُو جُحَیْفَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: "میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔"[6]

حدیث ۴۵ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے خوان پر کھانا

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في التسمية، الحديث: ١٨٥٥، ج٣، ص٣٣٥.

2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في غسل اليد من الطعام، الحديث: ٣٨٥٢، ج٣، ص٥١٤.

3 ......"المستدرك" للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضی الله عنهم، باب دعا النبی... إلخ، الحديث: ٥٥٥٠، ج٤، ص٤٢٣.

4 ......"سنن الدارمي"، كتاب الأطعمة، باب في خلع النعال عند الاكل، الحديث: ٢٠٨٠، ج٢، ص١٤٨.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في أكل اللحم، الحديث: ٣٧٧٨، ج٣ ص٤٩٠.

6 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأطعمة، باب الأكل متكئاً، الحديث: ٥٣٩٨، ج٣، ص٥٢٨.

www.dawateislami.net

نہیں تناول فرمایا، نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے لیے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے پتلی چپاتی دیکھی بھی نہیں۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے؟ کہا کہ دسترخوان پر۔ [1]

خوان تپائی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے، جس پر امراء کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکنا نہ پڑے، اس پر کھانا کھانا متکبرین کا طریقہ تھا۔ جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امراء کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں، چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔

حدیث ۴۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی بُرا نہیں کہا)، اگر خواہش ہوئی کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔ [2]

حدیث ۴۷ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص کا کھانا، دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا، چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا، آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔'' [3]

حدیث ۴۸ صحیح بخاری میں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو، تمھارے لیے اس میں برکت ہوگی۔'' [4]

حدیث ۴۹ ابن ماجہ و ترمذی و دارمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک برتن میں ثرید پیش کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ ''کناروں سے کھاؤ، بیچ میں سے نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت اترتی ہے۔'' [5] ثرید ایک قسم کا کھانا ہے، روٹی توڑ کر شوربے میں مَل دیتے ہیں۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ کھانا پسند تھا۔

حدیث ۵۰ طبرانی نے عبدالرحمٰن بن موقع سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کوئی ظرف [6] جو بھرا جائے، پیٹ سے زیادہ برا نہیں اگر تمھیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالو اور ایک تہائی میں

---

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الاطعمة، باب ما کان النبي صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و اصحابه یأ کلون، باب شاة مسموطة ... إلخ، الحدیث: ٥٤١٥، ٥٤٢١، ج٣، ص ٥٣٢، ٥٣٣.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأطعمة، باب ما عاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم طعاما، الحدیث: ٥٤٠٩، ج٣، ص ٥٣١.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب فضیلة المواساة... إلخ، الحدیث: ١٧٩ـ(٢٠٥٩)، ص ١١٤٠.

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب البیوع، باب ما یستحب من الکیل، الحدیث: ٢١٢٨، ج٢ ص ٢٧.
و''مشکاة المصابیح''، کتاب الأطعمة، الفصل الاول، الحدیث: ٤١٩٨، ج٢، ص ٤٤٨.

5 ...... ''سنن الدارمي''، کتاب الأطعمة، باب النهي عن اکل وسط الثرید... إلخ، الحدیث: ٢٠٤٦، ج٢، ص ١٣٧.
و''مشکاة المصابیح''، کتاب الأطعمة، الفصل الثاني، الحدیث: ٤٢١١، ج٢، ص ٤٤٩.

6 ...... برتن۔

www.dawateislami.net

پانی اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لیے رکھو۔'' (1)

حدیث ۵۱ ترمذی و ابن ماجہ نے مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں۔ اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے۔'' (2)

حدیث ۵۲ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی، فرمایا: ''اپنی ڈکار کم کر، اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔'' (3)

حدیث ۵۳ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم) سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (4)

حدیث ۵۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا، جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔ (5)

حدیث ۵۵ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جن کے یہاں کھجوریں ہیں، اس گھر والے بھوکے نہیں۔'' (6) دوسری روایت میں یہ ہے، کہ ''جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں، اس گھر والے بھوکے ہیں۔'' (7)

یہ اس زمانے اور اس ملک کے لحاظ سے ہے کہ وہاں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں اور جب گھر میں کھجوریں ہیں تو بال بچوں اور گھر والوں کے لیے اطمینان کی صورت ہے کہ بھوک لگے گی تو انھیں کھالیں گے، بھوکے نہیں رہیں گے۔

---

1 ......''کنز العمال''، کتاب المعیشۃ...إلخ، رقم: ٤٠٨١٣، ج١٥، ص١١٠.

2 ......''سنن الترمذي''، کتاب الزھد، باب ماجاء في کراھیۃ کثرۃ الاکل، الحدیث: ٢٣٨٧، ج٤، ص١٦٨.

3 ......''سنن الترمذي''، کتاب صفۃ القیامۃ...إلخ، باب حدیث أکثرھم شبعا في الدنیا...إلخ، الحدیث: ٢٤٨٦، ج٤، ص٢١٧.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأشربۃ، باب إستحباب تواضع الأکل...إلخ، الحدیث: ١٤٨ـ(٢٠٤٤)، ص١١٣٠.

5 ......المرجع السابق، باب نھی الآکل مع جماعۃ عن قران تمرتین...إلخ، الحدیث: ١٥١ـ(٢٠٤٥)، ص١١٣١.

6 ......المرجع السابق، باب في إدخال التمر ونحوہ من الأقوات للعیال، الحدیث: ١٥٢ـ(٢٠٤٦)، ص١١٣١.

7 ......المرجع السابق، الحدیث: ١٥٣ـ(٢٠٤٦)، ص١١٣١.

www.dawateislami.net

حدیث ۵۶ صحیح مسلم میں ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اولش) میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک دن کھانے کا برتن میرے پاس بھیج دیا، اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا، کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا: ''نہیں، مگر میں بُو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں۔'' میں نے عرض کی، جس کو حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ناپسند فرماتے ہیں، میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ [1]

حدیث ۵۷ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی، جس میں سبز ترکاریاں تھیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''بعض صحابہ کو پیش کردو اور ان سے فرمایا کہ تم کھالو، اس لیے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے۔'' [2] یعنی ملائکہ سے۔

حدیث ۵۸ ترمذی و ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے لہسن کھانے سے منع فرمایا، مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ [3]

حدیث ۵۹ ترمذی نے اُم ہانی رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں کہ میرے یہاں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تشریف لائے، فرمایا: ''کچھ تمھارے یہاں ہے۔ میں نے عرض کی، سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں، فرمایا: لاؤ، جس گھر میں سرکہ ہے، اس گھر والے سالن سے محتاج نہیں۔'' [4]

حدیث ۶۰ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے گھر والوں سے سالن کو دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا، ہمارے یہاں سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اسے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کہ ''سرکہ اچھا سالن ہے۔'' [5]

---

1 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الأشربة، باب إباحة أكل الثوم... إلخ، الحديث: ۱۷۰ ـ (۲۰۵۳)، ص ۱۱۳۵.

2 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الاذان، باب الإنفتال والإنصراف... إلخ، الحديث: ۸۵۵، ج ۱، ص ۲۹۷.

3 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، الحديث: ۳۸۲۸، ج ۳، ص ۵۰۶.

4 ...... ''سنن الترمذي'' ''الشمائل المحمدية''، باب ماجاء في إدام رسول الله صلى الله عليه وسلم، الحديث: ۱۷۲، ج ۵، ص ۵۳۲.

و ''سنن الترمذي''، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في الخل، الحديث: ۱۸۴۸، ج ۳، ص ۳۳۲.

5 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الأشربة، باب فضيلة الخل... إلخ، الحديث: ۱۶۶ ـ (۲۰۵۲)، ص ۱۱۳۴.

www.dawateislami.net

حدیث ۶۱ ابن ماجہ نے اسما بنتِ یزید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں کھانا حاضر لایا گیا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ہم پر پیش فرمایا، ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے۔ فرمایا: ''بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔'' (1)

یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھالے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے۔ بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے، کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے، جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔

حدیث ۶۲ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم باہر تشریف لائے اور ابوبکر و عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ملے، ارشاد فرمایا: کیا چیز تمھیں اس وقت گھر سے باہر لائی؟ عرض کی، بھوک۔ فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو چیز تمھیں گھر سے باہر لائی، وہی مجھے بھی لائی۔ ارشاد فرمایا: اُٹھو! وہ لوگ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے، دیکھا تو وہ گھر میں نہیں ہیں، انصاری کی بی بی نے جو ہیں ان حضرات کو دیکھا مرحباً و اہلاً کہا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ کہا کہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔

اتنے میں انصاری آگئے۔ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اور شیخین کو دیکھ کر کہا، **الحمد للّٰہ** آج مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں، جس کے یہاں ایسے معزز مہمان آئے ہوں پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لائے، جس میں ادھ پکی اور خشک کھجوریں بھی تھیں اور رطب بھی تھے اور ان حضرات سے کہا، کہ کھایئے اور خود چھری نکالی (یعنی بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا) حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: دودھ والی کو نہ ذبح کرنا۔ انصاری نے بکری ذبح کی، ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں، پانی پیا۔ جب کھاپی کر فارغ ہوئے، ابوبکر و عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے فرمایا کہ ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا، تمھیں بھوک گھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے یہ نعمت تم کو ملی۔'' (2)

حدیث ۶۳ مسلم و ابوداود نے اُمِ سلمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اُتارتا ہے۔'' (3)

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب عرض الطعام، الحديث: ٣٢٩٨، ج٤، ص٢٦.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره... إلخ، الحديث: ١٤٠ـ(٢٠٣٨)، ص١١٢٥.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم إستعمال أواني الذهب... إلخ، الحديث: ١ـ(٢٠٦٥)، ص١١٤٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۶۴ ابوداود وغیرہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شِفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے۔''[1] یعنی وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے، لہٰذا پوری کو غوطہ دیدو۔

حدیث ۶۵ ابوداود و ابن ماجہ و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے، جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔''[2]

مسائل فقهيه

بعض صورت میں کھانا فرض ہے کہ کھانے پر ثواب ہے اور نہ کھانے میں عذاب۔ اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مر جائے گا تو اتنا کھالینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گنہگار ہوا۔ اتنا کھالینا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت آ جائے اور روزہ رکھ سکے یعنی نہ کھانے سے اتنا کمزور ہو جائے گا کہ کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا اور روزہ نہ رکھ سکے گا تو اس مقدار سے کھالینا ضروری ہے اور اس میں بھی ثواب ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱ اضطرار کی حالت میں یعنی جبکہ جان جانے کا اندیشہ ہے اگر حلال چیز کھانے کے لیے نہیں ملتی تو حرام چیز یا مردار یا دوسرے کی چیز کھا کر اپنی جان بچائے اور ان چیزوں کے کھالینے پر اس صورت میں مؤاخذہ نہیں، بلکہ نہ کھا کر مر جانے میں مؤاخذہ ہے اگرچہ پرائی چیز کھانے میں تاوان[4] دینا ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۲ پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے، تو کسی چیز کو پی کر اپنے کو ہلاکت سے بچانا فرض ہے۔ پانی نہیں ہے اور شراب موجود ہے اور معلوم ہے کہ اس کے پی لینے میں جان بچ جائے گی، تو اتنی پی لے جس سے یہ اندیشہ جاتا رہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب في الذباب يقع في الطعام، الحديث: ٣٨٤٤، ج٣، ص ٥١١.
2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الاستتار في الخلاء، الحديث: ٣٥، ج١، ص ٤٦.
3 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص ٥٥٩.
4 ......یعنی جو کچھ نقصان ہوا، وہ ادا کرے۔
5 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص ٥٥٩.
6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص ٥٥٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ دوسرے کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے، تو قیمت سے خرید کر کھا پی لے وہ قیمت سے بھی نہیں دیتا اور اس کی جان پر بنی ہے، تو اس سے زبردستی چھین لے اور اگر اس کے لیے بھی یہی اندیشہ ہے تو کچھ لے لے اور کچھ اس کے لیے چھوڑ دے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ ایک شخص اضطرار کی حالت میں ہے دوسرا شخص اس سے یہ کہتا ہے کہ تم میرا ہاتھ کاٹ کر اس کا گوشت کھالو۔ اس کے لیے اس گوشت کے کھانے کی اجازت نہیں ہے، یعنی انسان کا گوشت کھانا اس حالت میں بھی مباح نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ کھانے پینے پر دوا اور علاج کو قیاس نہ کیا جائے، یعنی حالتِ اضطرار میں مردار اور شراب کو کھانے پینے کا حکم ہے، مگر دوا کے طور پر شراب جائز نہیں کیونکہ مردار کا گوشت اور شراب یقینی طور پر بھوک اور پیاس کا دفعیہ ہے اور دوا کے طور پر شراب پینے میں یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ مرض کا ازالہ ہی ہو جائے گا۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ بھوک سے کم کھانا چاہیے اور پوری بھوک بھر کر کھانا کھالینا مباح ہے یعنی نہ ثواب ہے نہ گناہ، کیونکہ اس کا بھی صحیح مقصد ہوسکتا ہے کہ طاقت زیادہ ہوگی اور بھوک سے زیادہ کھالینا حرام ہے۔ زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ اتنا کھالینا جس سے پیٹ خراب ہونے کا گمان ہے، مثلاً دست آئیں گے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷ اگر بھوک سے کچھ زیادہ اس لیے کھالیا کہ کل کا روزہ اچھی طرح رکھ سکے گا روزہ میں کمزوری نہیں پیدا ہوگی تو حرج نہیں، جبکہ اتنی ہی زیادتی ہو جس سے معدہ خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور معلوم ہے کہ زیادہ نہ کھایا تو کمزوری ہوگی، دوسرے کاموں میں دقت ہوگی۔ یوہیں اگر مہمان کے ساتھ کھا رہا ہے اور معلوم ہے کہ یہ ہاتھ روک دے گا تو مہمان شرما جائے گا اور سیر ہو کر نہ کھائے گا تو اس صورت میں بھی کچھ زیادہ کھالینے کی اجازت ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ سیر ہو کر کھانا اس لیے کہ نوافل کثرت سے پڑھ سکے گا اور پڑھنے پڑھانے میں کمزوری پیدا نہ ہوگی، اچھی طرح اس کام کو انجام دے سکے گا یہ مندوب ہے اور سیری سے زیادہ کھایا مگر اتنا زیادہ نہیں کہ شکم خراب ہو جائے یہ مکروہ ہے۔ عبادت گزار شخص کو یہ اختیار ہے کہ بقدر مباح تناول کرے یا بقدر مندوب، مگر اسے یہ نیت کرنی چاہیے کہ اس کے لیے کھاتا ہوں

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۵۹.

2 ......المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵٦۰.

5 ......المرجع السابق، ص۵٦۱.

www.dawateislami.net

کہ عبادت کی قوت پیدا ہو[1] کہ اس نیت سے کھانا ایک قسم کی طاعت ہے۔ کھانے سے اس کا مقصود تلذذ و تنعم نہ ہو[2] کہ یہ بری صفت ہے۔

قرآن مجید میں کفار کی صفت یہ بیان کی گئی، کہ کھانے سے ان کا مقصود تمتع و تنعم[3] ہوتا ہے اور حدیث میں کثرت خوری کفار کی صفت بتائی گئی۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ ریاضت و مجاہدہ میں ایسی تقلیل غذا[5] کہ عبادت مفروضہ[6] کی ادا میں ضعف پیدا ہوجائے، مثلاً اتنا کمزور ہوگیا کہ کھڑا ہوکر نماز نہ پڑھ سکے گا یہ ناجائز ہے اور اگر اس حد کی کمزوری نہ پیدا ہو تو حرج نہیں۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ زیادہ کھالیا اس لیے کہ قے کرڈالے گا اور یہ صورت اس کے لیے مفید ہو تو حرج نہیں کیونکہ بعض لوگوں کے لیے یہ طریقہ نافع ہوتا ہے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ طرح طرح کے میوے کھانے میں حرج نہیں، اگرچہ افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ جوان آدمی کو یہ اندیشہ ہے کہ سیر ہوکر کھائے گا تو غلبۂ شہوت ہوگا تو کھانے میں کمی کرے کہ غلبۂ شہوت نہ ہو، مگر اتنی کمی نہ کرے کہ عبادت میں قصور پیدا ہو۔[10] (عالمگیری) اسی طرح بعض لوگوں کو گوشت کھانے سے غلبۂ شہوت

---

1 ...... مزید نیتوں کے لیے امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کی طرف سے **فیضانِ سنت** (تخریج شدہ) میں بیان کردہ کھانے کی 7 نیتیں پیشِ خدمت ہیں:

﴿۱﴾ تلاوت۔ ﴿۲﴾ والدین کی خدمت۔ ﴿۳﴾ تحصیلِ علمِ دین۔ ﴿۴﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر مَدَنی قافلے میں سفر۔ ﴿۵﴾ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت۔ ﴿۶﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿۷﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پرقوّت حاصِل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے، خوب ڈٹ کر کھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی، گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنَم لیتی ہیں) (ماخوذ از: فیضانِ سنت (تخریج شدہ) ج ۱، ص ۱۸۲)

2 ...... یعنی صرف حصولِ لذت اور خواہش کی تکمیل کے لیے نہ ہو۔

3 ...... یعنی صرف لطف و لذت اٹھانا۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج ۹، ص ٥٦٠.

5 ...... یعنی کھانے میں کمی کرنا۔

6 ...... یعنی فرض کی ہوئی عبادت۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج ۹، ص ٥٦١.

8 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج ۹، ص ٥٦١.

9 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج ۹، ص ٥٦١.

10 ......"الفتاوى الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية، ج ٥، ص ٣٣٦.

www.dawateislami.net

ہوتا ہے، وہ بھی گوشت میں کمی کر دیں۔

مسئلہ ۱۳: ایک قسم کا کھانا ہوگا تو بقدر حاجت نہ کھا سکے گا طبیعت گھبرا جائے گی، لہٰذا کئی قسم کے کھانے طیار کراتا ہے کہ سب میں سے کچھ کچھ کھا کر ضرورت پوری کر لے گا اس مقصد کے لیے متعدد قسم کے کھانے میں حرج نہیں یا اس لیے بہت سے کھانے پکواتا ہے کہ لوگوں کی ضیافت کرنی ہے، وہ سب کھانے صرف ہو جائیں گے تو اس میں بھی حرج نہیں اور یہ مقصود نہ ہو تو اسراف ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کھانے کے آداب و سنن یہ ہیں۔

(۱) کھانے سے پہلے اور

(۲) بعد میں ہاتھ دھونا

(۳) کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھے نہ جائیں اور

(۴) کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر رومال یا تولیا سے پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔[2]

مسئلہ ۱۵: سنت یہ ہے کہ قبل طعام اور بعد طعام دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے جائیں، بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھو لیتے ہیں بلکہ صرف چٹکی دھونے پر کفایت کرتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: مستحب یہ ہے کہ ہاتھ دھوتے وقت خود اپنے ہاتھ سے پانی ڈالے، دوسرے سے اس میں مدد نہ لے یعنی اس کا وہی حکم ہے جو وضو کا ہے۔[4] (عالمگیری)

(۵) کھانے کے بعد اچھی طرح ہاتھ دھوئیں، کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے، بھوسی یا آٹے یا بیسن سے ہاتھ دھونے میں حرج نہیں۔ اس زمانے میں صابون سے ہاتھ دھونے کا رواج ہے اس میں بھی حرج نہیں، کھانے کے لیے مونھ دھونا سنت نہیں یعنی اگر کسی نے نہ دھویا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے سنت ترک کر دی، ہاں جُنب نے اگر مونھ نہ دھویا تو مکروہ ہے اور حیض والی کا بغیر دھوئے کھانا مکروہ نہیں۔

(۶) کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد پہلے بوڑھوں کے ہاتھ دھلائے جائیں، اس کے بعد جوانوں کے۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية، ج٥، ص٣٣٦.

2 ......المرجع السابق، ص٣٣٧. 3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية، ج٥، ص٣٣٧.

www.dawateislami.net

(۷) یہی حکم علما و مشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے پہلے دھلائے جائیں۔

(۸) کھانا بِسْمِ اللہ پڑھ کر شروع کیا جائے اور

(۹) ختم کرکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں اگر بِسْمِ اللہ کہنا بھول گیا ہے تو جب یاد آ جائے یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ.

(۱۰) بِسْمِ اللہ بلند آواز سے کہے کہ ساتھ والوں کو اگر یاد نہ ہو تو اس سے سن کر انھیں یاد آ جائے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ آہستہ کہے۔ مگر جب سب لوگ فارغ ہو چکے ہوں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھی زور سے کہے کہ دوسرے لوگ سن کر شکر خدا بجا لائیں۔

(۱۱) روٹی پر کوئی چیز نہ رکھی جائے، بعض لوگ سالن کا پیالہ یا چٹنی کی پیالی یا نمک دانی رکھ دیتے ہیں، ایسا نہ کرنا چاہیے نمک اگر کاغذ میں ہے تو اسے روٹی پر رکھ سکتے ہیں۔

(۱۲) ہاتھ یا چھری کو روٹی سے نہ پونچھیں۔

(۱۳) تکیہ لگا کر یا

(۱۴) ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔

(۱۵) بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دے کر کھانا بھی مکروہ ہے۔

(۱۶) روٹی کا کنارہ توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کی کھا لینا اسراف ہے، بلکہ پوری روٹی کھائے، ہاں اگر کنارے کچے رہ گئے ہیں، اس کے کھانے سے ضرر ہوگا تو توڑ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر معلوم ہے کہ یہ ٹوٹے ہوئے دوسرے لوگ کھا لیں گے، ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں۔ یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصہ پھولا ہوا ہے اسے کھا لیتا ہے، باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔

(۱۷) روٹی جب دسترخوان پر آ گئی تو کھانا شروع کردے سالن کا انتظار نہ کرے، اسی لیے عموماً دسترخوان پر روٹی سب سے آخر میں لاتے ہیں تاکہ روٹی کے بعد انتظار نہ کرنا پڑے۔

(۱۸) دہنے ہاتھ سے کھانا کھائے۔

(۱۹) ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر دسترخوان پر گر گیا، اسے چھوڑ دینا اسراف ہے بلکہ پہلے اس کو اٹھا کر کھائے۔

(۲۰) رکابی یا پیالے کے بیچ میں سے ابتداءً نہ کھائے، بلکہ ایک کنارہ سے کھائے اور

(۲۱) جو کنارہ اس کے قریب ہے، وہاں سے کھائے۔

www.dawateislami.net

(۲۲) جب کھانا ایک قسم کا ہو تو ایک جگہ سے کھائے ہر طرف ہاتھ نہ مارے۔ ہاں اگر طباق میں مختلف قسم کی چیزیں لاکر رکھی گئیں، ادھر ادھر سے کھانے کی اجازت ہے کہ یہ ایک چیز نہیں۔

(۲۳) کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔

(۲۴) گرم کھانا نہ کھائے اور

(۲۵) نہ کھانے پر پھونکے۔

(۲۶) نہ کھانے کو سونگھے۔

(۲۷) کھانے کے وقت باتیں کرتا جائے، بالکل چپ رہنا مجوسیوں [1] کا طریقہ ہے، مگر بیہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے۔

(۲۸) کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے، ان میں جھوٹا نہ لگا رہنے دے اور

(۲۹) برتن کو انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔ حدیث میں ہے، ''کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اس کے لیے دعا کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ اللہ (عزوجل) تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔'' [2] اور ایک روایت میں ہے، ''برتن اس کے لیے استغفار کرتا ہے۔'' [3]

(۳۰) کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور

(۳۱) ختم بھی اسی پر کریں، اس سے ستر بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ [4] (بزازیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: راستہ اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔ [5]

مسئلہ ۱۸: دسترخوان پر روٹی کے ٹکڑے جمع ہو گئے اگر کھانا ہے تو کھالے ورنہ مرغی، گائے، بکری وغیرہ کو کھلا دے یا کہیں احتیاط کی جگہ پر رکھ دے، کہ چیونٹیاں یا چڑیاں کھالیں گی راستہ پر نہ پھینکے۔ [6] (بزازیہ)

---

1 ......یعنی آگ کی پوجا کرنے والوں۔

2 ......"کنزالعمال"، کتاب المعیشة... إلخ، رقم:٤٠٨٢٢، ج١٥، ص١١١.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث:٢٠٧٥٠، ج٧، ص٣٨٢.

4 ......"البزازیة" ہامش علی "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الفصل الخامس في الأکل، ج٦، ص٣٦٥.
و "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦١، وغیرھما.

5 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الحادي عشر في الکراھیة، ج٥، ص٣٣٧، وغیرھا.

6 ......"البزازیة" ہامش علی "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الفصل الخامس في الأکل، ج٦، ص٣٦٥۔٣٦٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۹ کھانے میں عیب نہ بتانا چاہیے نہ یہ کہنا چاہیے کہ برا ہے۔ ''حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے کبھی کھانے کو عیب نہ لگایا، اگر پسند آیا تناول فرمایا، ورنہ نہ کھایا۔'' [1]

مسئلہ ۲۰ کھانا کھاتے وقت جب کوئی آجاتا ہے تو ہندوستان کا عرف یہ ہے کہ اسے کھانے کو پوچھتے ہیں، کہتے ہیں آؤ کھانا کھاؤ، اگر نہ پوچھیں تو طعن [2] کرتے ہیں کہ انھوں نے پوچھا تک نہیں، یہ بات یعنی دوسرے مسلمان کو کھانے کے لیے بلانا اچھی بات ہے، مگر بلانے والے کو یہ چاہیے، کہ یہ پوچھنا محض نمائش کے لیے نہ ہو بلکہ دل سے پوچھے۔

یہ بھی رواج ہے کہ جب پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے بِسْمِ اللہ، یہ نہ کہنا چاہیے، کہ یہاں بِسْمِ اللہ کہنے کے کوئی معنی نہیں، اس موقع پر بِسْمِ اللہ کہنے کو علما نے بہت سخت ممنوع فرمایا بلکہ ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہنا بہتر ہے، مثلاً اللہ تعالٰی برکت دے، زیادہ دے۔

مسئلہ ۲۱ باپ کو بیٹے کے مال کی حاجت ہے، اگر احتیاج [3] اس وجہ سے ہے کہ اس کے پاس دام [4] نہیں ہیں کہ اس چیز کو خرید سکے تو بیٹے کی چیز بلا کسی معاوضہ کے استعمال کرنا جائز ہے اور اگر دام ہیں مگر چیز نہیں ملتی تو معاوضہ دے کر لے، یہ اس وقت ہے کہ بیٹا نالائق ہے اور اگر لائق ہے تو بغیر حاجت بھی اس کی چیز لے سکتا ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ ایک شخص بھوک سے اتنا کمزور ہوگیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتا، کہ لوگوں سے اپنی حالت بیان کرے تو جس کو اس کی یہ حالت معلوم ہے، اُس پر فرض ہے کہ اسے کھانے کو دے تا کہ گھر سے نکلنے کے قابل ہو جائے، اگر ایسا نہیں کیا اور وہ بھوک سے مرگیا تو جن لوگوں کو اس کا یہ حال معلوم تھا سب گنہگار ہوئے اور اگر یہ شخص جس کو اس کا حال معلوم تھا اس کے پاس بھی کچھ نہیں ہے کہ اسے کھلائے تو اس پر یہ فرض ہے کہ دوسروں سے کہے اور لوگوں سے کچھ مانگ لائے اور ایسا نہ ہوا اور وہ مرگیا تو یہ سب لوگ جن کو اس کے حال کی خبر تھی گنہگار ہوئے۔

اور اگر یہ شخص گھر سے باہر جاسکتا ہے مگر کمانے پر قادر نہیں تو جاکر لوگوں سے مانگے اور جس کے پاس صدقے کی قسم سے کوئی چیز ہو، اس پر دینا واجب ہے اور اگر وہ محتاج شخص کماسکتا ہے تو کام کر کے پیسے حاصل کرے، اس کے لیے مانگنا حلال نہیں، محتاج شخص اگر کمانے پر قادر نہیں ہے مگر یہ کرسکتا ہے کہ دروازوں پر جاکر سوال کرے تو اس پر ایسا کرنا فرض ہے، ایسا نہ کیا

1……انظر: ''صحیح البخاري''، کتاب الأطعمة، باب ما عاب النبي صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم طعاما، الحدیث: ۵۴۰۹، ج۳، ص۵۳۱.

2……ملامت۔　3……یعنی ضرورت۔　4……یعنی روپیہ۔

5……''الفتاوی الھندیة''، کتاب الکراھیة، الباب الحادي عشر في الکراھیة، ج۵، ص۳۳۸.

www.dawateislami.net

اور بھوک سے مرگیا تو گنہگار ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ کھانے میں پسینہ ٹپک گیا یا رال ٹپک پڑی یا آنسو گر گیا وہ کھانا حرام نہیں ہے، کھایا جاسکتا ہے۔اسی طرح اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل گئی اوراس سے طبیعت کو نفرت پیدا ہوگئی وہ پیا جاسکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ روٹی میں اگر اُپلے کا ٹکڑا[3] ملا اور وہ سخت ہے تو اتنا حصہ توڑ کر پھینک دے، پوری روٹی کو نجس نہیں کہا جائے گا اور اگر اس میں نرمی آگئی ہے تو بالکل نہ کھائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ نالی وغیرہ کسی ناپاک جگہ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا تو اس پر یہ لازم نہیں کہ اسے نکال کر دھوئے اور کسی دوسری جگہ ڈال دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ گیہوں[6] کے ساتھ آدمی کا دانت بھی چکی میں پس گیا، اس آٹے کو نہ خود کھاسکتا ہے نہ جانوروں کو کھلاسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ باغ میں پہنچا وہاں پھل گرے ہوئے ہیں، تو جب تک مالکِ باغ کی اجازت نہ ہو پھل نہیں کھاسکتا اور اجازت دونوں طرح ہوسکتی ہے۔صراحۃً اجازت ہو، مثلاً مالک نے کہہ دیا ہو کہ گرے ہوئے پھلوں کو کھاسکتے ہو یا دلالۃً اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عرف وعادت ہے کہ باغ والے گرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو منع نہیں کرتے۔

درختوں سے پھل توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں، مگر جبکہ پھلوں کی کثرت ہو معلوم ہو کہ توڑ کر کھانے میں بھی مالک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھاسکتا ہے، مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اٹھالائے۔[9] (عالمگیری) ان سب صورتوں میں عرف وعادت کا لحاظ ہے اور اگر عرف وعادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالک کو ناگواری ہوگی تو کھانا جائز نہیں۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الحادي عشر في الكراهية، ج ٥، ص ٣٣٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......وہ گوبر جس کو جلانے کے لیے سکھاتے ہیں اس کا ٹکڑا۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الحادي عشر في الكراهية، ج ٥، ص ٣٣٩.

5 ...... المرجع السابق.

6 ......گندم۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الحادي عشر في الكراهية، ج ٥، ص ٣٣٩.

8 ......المرجع السابق.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ خریف[1] کے موسم میں درختوں کے پتے گر جاتے ہیں، اگر وہ پتے کام کے ہوں تو اٹھالانا ناجائز ہے اور مالک کے لیے بیکار ہوں جیسا کہ ہمارے ملک میں باغات میں پتے گر جاتے ہیں اور مالک ان کو کام میں نہیں لاتا، بھاڑ[2] جلانے والے اٹھالاتے ہیں ایسے پتوں کو اٹھالانے میں حرج نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ دوست کے گھر گیا جو چیز پکی ہوئی ملی، خود لے کر کھالی یا اس کے باغ میں گیا اور پھل توڑ کر کھالیے، اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے، مگر یہاں اچھی طرح غور کر لینے کی ضرورت ہے بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اسے ناگوار ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ روٹی کو چھری سے کاٹنا نصاریٰ کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے۔ ہاں اگر ضرورت ہو، مثلاً ڈبل روٹی کہ چھری سے کاٹ کر اس کے ٹکڑے کر لیے جاتے ہیں تو حرج نہیں یا دعوتوں میں بعض مرتبہ ہر شخص کو نصف نصف شیرمال دی جاتی ہے، ایسے موقع پر چھری سے کاٹ کر ٹکڑے بنانے میں حرج نہیں کہ یہاں مقصود دوسرا ہے۔ اسی طرح اگر مُسلّم ران بھنی ہوئی ہو اور چھری سے کاٹ کر کھائی جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۲ مسلمانوں کے کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ فرش وغیرہ پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، میز کرسی پر کھانا نصاریٰ کا طریقہ ہے، اس سے اجتناب چاہیے بلکہ مسلمانوں کو ہر کام سلف صالحین کے طریقہ پر کرنا چاہیے، غیروں کے طریقہ کو ہرگز اختیار نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۳ خمیری روٹی پکوانے میں نانبائی[5] سے خمیر لے لیتے ہیں پھر ان کے آٹے میں سے اسی انداز سے نانبائی لے لیتا ہے اس میں حرج نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ بہت سے لوگوں نے چندہ کر کے کھانے کی چیز طیار کی اور سب مل کر اسے کھائیں گے، چندہ سب نے برابر دیا ہے اور کھانا کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ اس میں حرج نہیں۔ اسی طرح مسافروں نے اپنے توشے اور کھانے کی چیزیں ایک ساتھ مل کر کھائیں اس میں بھی حرج نہیں، اگرچہ کوئی کم کھائے گا کوئی زیادہ یا بعض کی چیزیں اچھی ہیں

---

1 ...... یعنی خزاں۔ 2 ...... بھٹی، تنور۔

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية، ج٥، ص ٣٤٠.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی روٹی پکانے والا۔

6 ......

www.dawateislami.net

اور بعض کی ویسی نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ کھانا کھانے کے بعد خلال کرنے میں جو کچھ دانتوں میں سے ریشہ وغیرہ نکلا بہتر ہے کہ اسے پھینک دے اور نگل گیا تو اس میں بھی حرج نہیں اور خلال کا تنکا یا جو کچھ خلال سے نکلا اس کو لوگوں کے سامنے نہ پھینکے، بلکہ اسے لیے رہے جب اس کے سامنے طشت[2] آئے، اس میں ڈال دے پھول اور میوہ کے تنکے سے خلال نہ کرے۔[3] (عالمگیری)

خلال کے لیے نیم کی سینک بہت بہتر ہے کہ اس کی تلخی سے مونھ کی صفائی ہوتی ہے اور یہ مسوڑوں کے لیے بھی مفید ہے جھاڑو کی سینکیں[4] بھی اس کام میں لا سکتے ہیں جبکہ وہ کوری ہوں مستعمل نہ ہوں۔

پانی پینے کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے۔"[5]

اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ فرماتے تھے کہ "اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار ہے۔"[6]

حدیث ۲ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے، بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو مونھ سے ہٹاؤ تو اللہ (عزوجل) کی حمد کرو۔"[7]

حدیث ۳ ابوداود و ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔[8]

---

1. "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهية، ج٥، ص٣٤١.
2. یعنی ہاتھ دھونے کا برتن، تھال۔
3. "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ج٥، ص٣٤٥.
4. یعنی جھاڑو کی تیلیاں۔
5. "صحيح مسلم"، كتاب الأشربة، باب كراهة التنفس في نفس الاناء... إلخ، الحديث: ١٢٣-(٢٠٢٨)، ص١١٢٠.
6. المرجع السابق.
7. "سنن الترمذي"، كتاب الاشربة، باب ماجاء في التنفس في الاناء، الحديث: ١٨٩٢، ج٣، ص٣٥٢.
8. "سنن أبي داود"، كتاب الأشربة، باب في النفخ في الشراب... إلخ، الحديث: ٣٧٢٨، ج٣ ص٤٧٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۴ ترمذی نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کی، کہ برتن میں کبھی کوڑا دکھائی دیتا ہے، فرمایا: ''اسے گرادو۔'' اس نے عرض کی، کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں، فرمایا: ''برتن کو مونھ سے جدا کر کے سانس لو۔''[1]

حدیث ۵ ابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے پیالے میں جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے، وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت فرمائی۔[2]

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مشک کے دہانے سے پینے کو منع فرمایا۔[3]

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم و سنن ترمذی میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مشک کے دہانے کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔[4]

ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی روایت کیا ہے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے منع فرمانے کے بعد ایک شخص رات میں اُٹھا اور مشک کا دہانہ پانی پینے کے لیے موڑا، اس میں سے سانپ نکلا۔[5]

حدیث ۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔[6]

حدیث ۹ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پیے اور جو بھول کر ایسا کر گزرے، وہ قے کر دے۔''[7]

---

1 ......"سنن الترمذي"، کتاب الأشربة، باب ماجاء في کراهية النفخ في الشراب، الحديث: ۱۸۹٤، ج۳، ص۳۵۳.

2 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأشربة، باب في الشرب من ثلمة القدح، الحديث: ۳۷۲۲، ج۳، ص٤۷۳.

و"سنن الدارمي"، کتاب الأشربة، باب من شرب بنفس واحد، الحديث: ۲۱۲۱، ج۲، ص۱٦۱.

3 ......"صحيح البخاري"، کتاب الأشربة، باب الشرب من فم السقاء، الحديث: ٥٦۲۹، ج۳، ص٥۹۲.

4 ......المرجع السابق، باب إختناث الأسقية، الحديث: ٥٦۲٦، ج۳، ص٥۹۲.

5 ......"سنن ابن ماجه"، کتاب الأشربة، باب اختناث الأسقية، الحديث: ۳٤۱۹، ج٤، ص۷۸.

6 ......"صحيح مسلم"، کتاب الأشربة، باب في الشرب قائما...إلخ، الحديث: ۱۱۳-(۲۰۲٤)، ص۱۱۱۹.

7 ......المرجع السابق، الحديث: ۱۱٦-(۲۰۲٦)، ص۱۱۱۹.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں آبِ زمزم کا ایک ڈول نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر لایا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے کھڑے کھڑے اسے پیا۔[1]

حدیث ۱۱ صحیح بخاری میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے رحبۂ کوفہ[2] میں بیٹھ گئے، جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا۔ انھوں نے پیا اور وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔[3]

اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے۔ اسی طرح آبِ زمزم کو بھی کھڑے ہوکر پینا سنت ہے۔ یہ دونوں پانی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہوکر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضا کی طرف سرایت کرجاتا ہے اور یہ مضر ہے، مگر یہ دونوں برکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے، لہٰذا ان کا تمام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔

بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جھوٹا پانی بھی کھڑے ہوکر پینا چاہیے، مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا، صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء مذکور پایا۔ **والعلم عنداللہ۔**

حدیث ۱۲ ترمذی نے کبشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: میرے یہاں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تشریف لائے، مشک لٹکی ہوئی تھی، اس کے دہانے سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ (حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) کے اس فعل کو علما نے بیان جواز پر محمول کیا ہے)، میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کر رکھ لیا۔[4] ان کا کاٹ کر رکھ لینا بغرض تبرک تھا، کہ چونکہ اس سے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) کا دہن اقدس لگا ہے، یہ برکت کی چیز ہے اور اس سے بیماروں کو شفا ہوگی۔

حدیث ۱۳ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پیڑوں کو پانی دے رہے تھے ارشاد فرمایا: ''کیا تمھارے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے؟ (اگر ہو تو لاؤ) ورنہ ہم مونھ لگا کر پانی پی لیں۔'' انھوں نے کہا، میرے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے، اپنی جھونپڑی میں گئے اور برتن میں پانی انڈیل کر اس میں بکری کا دودھ دوہا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب في الشرب من زمزم قائما، الحدیث: ۱۱۷ـ(۲۰۲۷)، ص ۱۱۱۹.

2 ...... یعنی کوفہ کی جامع مسجد کے صحن۔

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأشربة، باب الشرب قائما، الحدیث: ۵۶۱۶، ج۳، ص ۵۸۹.

4 ...... "سنن الترمذي"، کتاب الأشربة، باب ماجاء في الرخصة...إلخ، الحدیث: ۱۸۹۹، ج۳، ص ۳۵۵.

www.dawateislami.net

پیا پھر دوبارہ انھوں نے پانی لے کر دودھ دوہا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ساتھی نے پیا۔ (1)

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لیے بکری کا دودھ دوہا گیا اور انس کے گھر میں جو کوآں تھا، اس کا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے نوش فرمایا۔ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بائیں طرف ابوبکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ تھے اور دہنی طرف ایک اعرابی تھے، حضرت عمر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے عرض کی، یارسول اللّٰہ! (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ابوبکر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کو دیجیے، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اعرابی کو دیا کیونکہ یہ دہنی جانب تھے اور ارشاد فرمایا: ”دہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو دہنے ہو، دہنے کو مقدم رکھا کرو۔“ (2)

حدیث ۱۵ بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے نوش فرمایا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی دہنی جانب سب سے چھوٹے ایک شخص تھے (عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) اور بڑے بڑے اصحاب بائیں جانب تھے۔ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ”لڑکے اگر تم اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں۔“ انھوں نے عرض کی، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اولش (3) میں دوسروں کو اپنے پر ترجیح نہیں دوں گا، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ان کو دے دیا۔ (4)

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ”حریر اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمھارے لیے آخرت میں ہیں۔“ (5)

حدیث ۱۷ ترمذی نے زہری سے روایت کی، کہ رسول اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں اور ٹھنڈی ہو۔ (6)

---

1 ......”صحيح البخاري“، كتاب الأشربة، باب شرب اللبن بالماء، الحديث: ٥٦١٣، ج٣، ص٥٨٨.
و باب الكرع في الحوض، الحديث: ٥٦٢١، ج٣، ص٥٩٠.

2 ......”صحيح البخاري“، كتاب المساقاة، باب من رأى صدقة الماء...إلخ، الحديث: ٢٣٥٢، ج٢، ص٩٥.
و”مشكاة المصابيح“، كتاب الأطعمة، باب الاشربة، الحديث: ٤٢٧٣، ج٢، ص٤٦٢.

3 ......یعنی حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تبرک۔

4 ......”صحيح البخاري“، كتاب المساقاة، باب من رأى صدقة الماء...إلخ، الحديث: ٢٣٥١، ج٢، ص٩٥.

5 ......”صحيح البخاري“، كتاب الأطعمة، باب الاكل في إناء...إلخ، الحديث: ٥٤٢٦، ج٣، ص٥٣٥.
و كتاب الأشربة، باب الشرب في آنية الذهب، الحديث: ٥٦٣٢، ج٣، ص٥٩٣.

6 ......”سنن الترمذي“، كتاب الأشربة، باب ماجاء اى الشراب...إلخ، الحديث: ١٩٠٣، ج٣، ص٣٥٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ ابن ماجہ نے **عبد اللہ** بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونھ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پیے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں، جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پیے تو اسے ہلا لے، مگر جبکہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے پیتا ہے، اللہ تعالٰی اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں۔ ہاتھ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا برتن تھا کہ انھوں نے اپنا پیالہ بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔''(1)

حدیث ۱۹ ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔'' (2)

حدیث ۲۰ مسلم واحمد وترمذی نے ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ساقی (جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے) وہ سب کے آخر میں پیے گا۔''(3)

حدیث ۲۱ دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''پانی کو چوس کر پیو کہ یہ خوش گوار اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔'' (4)

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا: ''پانی اور نمک اور آگ۔'' کہتی ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پانی کو تو ہم نے سمجھ لیا، مگر نمک اور آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا: ''اے حمیراء! جس نے آگ دے دی گویا اس نے اُس پورے کو صدقہ کیا جو آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دے دیا گویا اُس نے تمام اُس کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اُس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کیا(5) اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے تو گویا اُسے زندہ کر دیا۔''(6)

1 ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الأشربة، باب الشرب بالاكف والكرع، الحديث: ٣٤٣١، ج٤، ص٨٢.

2 ......المرجع السابق، الحديث: ٣٤٣٣، ج٤، ص٨٤.

3 ......''صحيح مسلم''، كتاب المساجد...إلخ، باب قضاء الصلاة الفائتة...إلخ، الحديث: ٣١١ـ(٦٨١)، ص٣٤٤.
و''سنن الترمذي''، كتاب الأشربة، باب ماجاء أن ساقي القوم...إلخ، الحديث: ١٩٠١، ج٣، ص٣٥٦.

4 ...... ''كنزالعمال''، كتاب المعيشة...إلخ، رقم: ٤١٠٤٢، ج١٥، ص١٢٦.

5 ......یعنی غلام آزاد کیا۔

6 ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الرهون، باب المسلمون شركاء في ثلاث، الحديث: ٢٤٧٤، ج٣، ص١٧٧.

www.dawateislami.net

مسائل فقهيه

مسئلہ ۱ پانی بِسْمِ اللہ کہہ کر دہنے ہاتھ سے پیے اور تین سانس میں پیے، ہر مرتبہ برتن کو مونھ سے ہٹا کر سانس لے۔ پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے۔اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے اور پانی کو چوس کر پیے، غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیے، جب پی چکے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے۔

اس زمانہ میں بعض لوگ بائیں ہاتھ میں کٹورا یا گلاس لے کر پانی پیتے ہیں خصوصاً کھانے کے وقت دہنے ہاتھ سے پینے کو خلافِ تہذیب جانتے ہیں ان کی یہ تہذیب تہذیبِ نصاریٰ ہے۔اسلامی تہذیب دہنے ہاتھ سے پینا ہے۔

آجکل ایک تہذیب یہ بھی ہے کہ گلاس میں پینے کے بعد جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں کہ اب وہ پانی جھوٹا ہو گیا جو دوسرے کو نہیں پلایا جائے گا، یہ ہندوؤں سے سیکھا ہے اسلام میں چھوت چھات نہیں، مسلمان کے جھوٹے سے بچنے کے کوئی معنی نہیں اور اس علت سے پانی کو پھینکنا اسراف ہے۔

مسئلہ ۲ مشک کے دہانے میں مونھ لگا کر پانی پینا مکروہ ہے۔کیا معلوم کوئی مضر [1] چیز اس کے حلق میں چلی جائے۔[2] (عالمگیری) اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پینا مگر جبکہ لوٹے کو دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے۔صراحی میں مونھ لگا کر پانی پینے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۳ سبیل کا پانی مالدار شخص بھی پی سکتا ہے مگر وہاں سے پانی کوئی شخص گھر نہیں لے جاسکتا۔ کیونکہ وہاں پینے کے لیے پانی رکھا گیا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لیے۔ہاں اگر سبیل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو لے جاسکتا ہے۔[3] (عالمگیری) جاڑوں [4] میں اکثر جگہ مسجد کے سقایہ میں پانی گرم کیا جاتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں، اس سے وضو و غسل کریں، یہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جاسکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں۔اسی طرح مسجد کے لوٹوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جاسکتے، بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لوٹوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۴ لوٹوں میں وضو کا پانی بچا ہوا ہوتا ہے اسے بعض لوگ پھینک دیتے ہیں، یہ ناجائز و اسراف ہے۔

---

1 ......نقصان دہ۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الكراهة، ج٥، ص٣٤١.

3 ......المرجع السابق.

4 ......سردیوں۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ وضو کا پانی اور آبِ زم زم کو کھڑے ہو کر پیا جائے، باقی دوسرے پانی کو بیٹھ کر۔ [1]

ولیمہ اور ضیافت کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ پر زردی کا اثر دیکھا (یعنی خلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا ہوا دیکھا) فرمایا: یہ کیا ہے؟ (یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہیے یہ کیونکر لگا) عرض کی، میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے (اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی)، فرمایا: "اللہ تعالٰی تمھارے لیے مبارک کرے، تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے یا ایک ہی بکری سے۔" [2]

حدیث ۲ بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا، ایسا ولیمہ ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ [3] یعنی تمام ولیموں میں یہ بہت بڑا ولیمہ تھا کہ ایک پوری بکری کا گوشت پکا تھا۔

صحیح بخاری شریف کی دوسری روایت انھیں سے ہے کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالٰی عنہا کے زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا، لوگوں کو پیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔ [4]

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں: خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے قیام فرمایا، میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بُلا لایا، ولیمہ میں نہ گوشت تھا، نہ روٹی تھی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے حکم دیا، دسترخوان بچھا دیے گئے، اُس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ [5]

امام احمد و ترمذی و ابوداود و ابن ماجہ کی روایت میں ہے، کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ولیمہ میں ستو اور کھجوریں تھیں۔ [6]

---

1 ......انظر "صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب في الشرب من زمزم قائما، الحدیث: ۱۱۷۔(۲۰۲۷)، ص۱۱۱۹.
و"صحیح البخاري"، کتاب الأشربة، باب الشرب قائما، الحدیث: ۵۶۱۶، ج۳، ص۵۸۹.

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب النکاح، باب کیف یدعی للمتزوج، الحدیث: ۵۱۵۵، ج۳، ص۴۴۹.

3 ......المرجع السابق، باب الولیمة ولو بشاة، الحدیث: ۵۱۶۸، ج۳، ص۴۵۳.

4 ......"صحیح البخاري"، کتاب التفسیر، باب قوله ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ ... إلخ﴾، الحدیث: ۴۷۹۴، ج۳، ص۳۰۶.

5 ......"صحیح البخاري"، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، الحدیث: ۴۲۱۳، ج۳، ص۸۶.

6 ......"سنن الترمذي"، کتاب النکاح، باب ماجاء في الولیمة، الحدیث: ۱۰۹۷، ج۲، ص۳۴۹.

www.dawateislami.net

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آنا چاہیے۔''(1)

حدیث ۵ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہیے پھر اگر چاہے کھائے، چاہے نہ کھائے۔'' (2)

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے، جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور فقرا چھوڑ دیے جاتے ہیں اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلا سبب انکار کر دیا) اس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی نافرمانی کی۔'' (3)

مسلم کی ایک روایت میں ہے، ولیمہ کا کھانا برا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے۔ اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی نافرمانی کی۔ (4)

حدیث ۷ ابو داود نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کرکے نکلا۔''(5)

حدیث ۸ ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''(شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے، اسے کرنا ہی چاہیے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے)۔ جو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا، اللہ تعالٰی اس کو سنائے گا'' (6) یعنی اس کی سزا دے گا۔

حدیث ۹ ابو داود نے عکرمہ سے روایت کی، کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں، رسول اللہ

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب حق إجابة الوليمة...إلخ، الحديث: ٥١٧٣، ج٣، ص٤٥٤.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب الأمر بإجابة الداعي...إلخ، الحديث: ١٠٥ ـ (١٤٣٠)، ص٧٤٩.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب من ترك الدعوة...إلخ، الحديث: ٥١٧٧، ج٣، ص٤٥٥.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب الامر بإجابة الداعي...إلخ، الحديث: ١٠٧ ـ (١٤٣٢)، ص٧٤٩.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأطعمة، باب ماجاء في إجابة الدعوة، الحديث: ٣٧٤١، ج٣، ص٤٧٩.

6 ...... "سنن الترمذي"، كتاب النكاح، باب ماجاء في الوليمة، الحديث: ١٠٩٩، ج٢، ص٣٤٩.

www.dawateislami.net

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (1)

حدیث ۱۰ امام احمد و ابوداود نے ایک صحابی سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمھارے دروازہ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔'' (2)

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابوشعیب تھی، انھوں نے اپنے غلام سے کہا، کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے۔ میں نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی مع چار اصحاب کے دعوت کروں گا۔ تھوڑا سا کھانا طیار کیا اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو بلانے آئے، ایک شخص حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے ساتھ ہولیے، نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ابوشعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا، اگر تم چاہو اسے اجازت دو اور چاہو تو نہ اجازت دو، انھوں نے عرض کی، میں نے ان کو اجازت دی۔'' (3)

یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلائے چلا آئے تو ظاہر کردے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے، اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے، کیونکہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحبِ خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسروں کو کیوں لایا۔

حدیث ۱۲ بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔ (4)

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔'' (5)

---

1 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأطعمة، باب في طعام المتباريين، الحديث: ۳۷۵٤، ج۳، ص٤۸۳ .

2 ......المرجع السابق، باب اذا إجتمع داعيان... إلخ، الحديث: ۳۷۵٦، ج۳، ص٤۸٤ .

و''المسند''، حديث رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث: ۲۳۵۲٦، ج۹، ص۱۲۲ .

3 ......''صحيح البخاري''، کتاب الأطعمة، باب الرجل يدعى إلى الطعام... إلخ، الحديث: ۵٤٦۱، ج۳، ص۵٤۳ .

4 ......''شعب الإيمان''، باب في المطاعم والمشارب، فصل في طيب المطعم... إلخ، الحديث: ۵۸۰۳، ج۵، ص٦۸ .

5 ......''صحيح مسلم''، کتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار... إلخ، الحديث: ۷۷-(۳۸)، ص٤٤ .

''مشكاة المصابيح''، کتاب الأطعمة، باب الضيافة، الحديث: ٤۲٤۳، ج۲، ص٤۵٦ .

www.dawateislami.net

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔'' (1)

حدیث ۱۴: صحیح بخاری و مسلم میں ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، وہ مہمان کا اکرام کرے، ایک دن رات اُس کا جائزہ ہے (یعنی ایک دن اس کی پوری خاطر داری کرے، اپنے مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا طیار کرائے) اور ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد صدقہ ہے، مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔'' (2)

حدیث ۱۵: ترمذی ابی الاحوص جشمی سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا، اس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں۔ ارشاد فرمایا: ''بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔'' (3)

حدیث ۱۶: ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔'' (4)

مسائل فقهيه

دعوتِ ولیمہ سنت ہے۔ ولیمہ یہ ہے کہ شبِ زفاف کی صبح کو اپنے دوست احباب عزیز و اقارب اور محلّہ کے لوگوں کی حسب استطاعت ضیافت کرے اور اس کے لیے جانور ذبح کرنا اور کھانا طیار کرانا جائز ہے اور جو لوگ بلائے جائیں ان کو جانا چاہیے کہ ان کا جانا اس کے لیے مسرت کا باعث ہوگا۔ ولیمہ میں جس شخص کو بلایا جائے اس کو جانا سنت ہے یا واجب۔ علما کے دونوں قول ہیں، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اِجابت سنت مؤکدہ ہے۔

ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے اور یہ شخص اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانا افضل ہے کہ اپنے مسلم بھائی کی خوشی میں شرکت اور اس کا دل خوش کرنا ہے اور روزہ دار ہو جب بھی جائے اور صاحب خانہ کے لیے دعا کرے اور ولیمہ کے سوا

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب إكرام الضيف...إلخ، الحديث:٦١٣٨، ج٤، ص١٣٦.

2 ......المرجع السابق، الحديث:٦١٣٥، ج٤، ص١٣٦.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب البروالصلة، باب ماجاء في الإحسان والعفو، الحديث: ٢٠١٣، ج٣، ص٤٠٥.

4 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الأطعمة، باب الضيافة، الحديث:٣٣٥٨، ج٤، ص٥٢.

www.dawateislami.net

دوسری دعوتوں کا بھی یہی حکم ہے کہ روزہ دار نہ ہو تو کھائے، ورنہ اس کے لیے دعا کرے۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱ دعوتِ ولیمہ کا یہ حکم جو بیان کیا گیا ہے، اس وقت ہے کہ دعوت کرنے والوں کا مقصود ادائے سنت ہو اور اگر مقصود تفاخر ہو یا یہ کہ میری واہ واہ ہوگی جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر یہی دیکھا جاتا ہے، تو ایسی دعوتوں میں نہ شریک ہونا بہتر ہے خصوصاً اہلِ علم کو ایسی جگہ نہ جانا چاہیے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲ دعوت میں جانا اس وقت سنت ہے جب معلوم ہو کہ وہاں گانا بجانا، لہو ولعب نہیں ہے اور اگر معلوم ہے کہ یہ خرافات وہاں ہیں تو نہ جائے۔ جانے کے بعد معلوم ہوا کہ یہاں لغویات ہیں، اگر وہیں یہ چیزیں ہوں تو واپس آئے اور اگر مکان کے دوسرے حصے میں ہیں جس جگہ کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں نہیں ہیں تو وہاں بیٹھ سکتا ہے اور کھا سکتا ہے پھر اگر یہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہے تو روک دے اور اگر اس کی قدرت اسے نہ ہو تو صبر کرے۔

یہ اس صورت میں ہے کہ یہ شخص مذہبی پیشوا نہ ہو اور اگر مقتدیٰ و پیشوا ہو، مثلاً علما و مشائخ، یہ اگر نہ روک سکتے ہوں تو وہاں سے چلے آئیں نہ وہاں بیٹھیں نہ کھانا کھائیں اور پہلے ہی سے یہ معلوم ہو کہ وہاں یہ چیزیں ہیں تو مقتدیٰ ہو یا نہ ہو کسی کو جانا جائز نہیں اگرچہ خاص اُس حصۂ مکان میں یہ چیزیں نہ ہوں بلکہ دوسرے حصہ میں ہوں۔[3] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳ اگر وہاں لہو ولعب ہو اور یہ شخص جانتا ہے کہ میرے جانے سے یہ چیزیں بند ہو جائیں گی تو اس کو اس نیت سے جانا چاہیے کہ اس کے جانے سے منکراتِ شرعیہ روک دیے جائیں گے اور اگر معلوم ہے کہ وہاں نہ جانے سے ان لوگوں کو نصیحت ہوگی اور ایسے موقع پر یہ حرکتیں نہ کریں گے، کیونکہ وہ لوگ اس کی شرکت کو ضروری جانتے ہیں اور جب یہ معلوم ہوگا کہ اگر شادیوں اور تقریبوں میں یہ چیزیں ہوں گی تو وہ شخص شریک نہ ہوگا تو اس پر لازم ہے کہ وہاں نہ جائے تاکہ لوگوں کو عبرت ہو اور ایسی حرکتیں نہ کریں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ دعوتِ ولیمہ صرف پہلے دن ہے یا اس کے بعد دوسرے دن بھی یعنی دو۲ ہی دن تک یہ دعوت ہوسکتی ہے، اس

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ج٥، ص٣٤٣.
و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٧٤.

2 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٧٤.

3 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الأكل والشرب، ج٢، ص٣٦٥.
و"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٧٤.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ج٥، ص٣٤٣.

www.dawateislami.net

کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔[1] (عالمگیری) ہندوستان میں شادیوں کا سلسلہ کئی دن تک قائم رہتا ہے۔ سنت سے آگے بڑھنا ریا وسمعہ[2] ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵ ایک دسترخوان پر جو لوگ کھانا تناول کرتے ہیں، ان میں سے ایک شخص کوئی چیز اٹھا کر دوسرے کو دیدے یہ جائز ہے، جبکہ معلوم ہو کہ صاحبِ خانہ کو یہ دینا ناگوار نہ ہوگا اور اگر معلوم ہے کہ اسے ناگوار ہوگا تو دینا جائز نہیں، بلکہ اگر مشتبہ حال ہو معلوم نہ ہو کہ ناگوار ہوگا یا نہیں جب بھی نہ دے۔[3] (عالمگیری)

بعض لوگ ایک ہی دسترخوان پر معززین کے سامنے عمدہ کھانے چنتے ہیں اور غریبوں کے لیے معمولی چیزیں رکھ دیتے ہیں۔ اگرچہ ایسا نہ کرنا چاہیے کہ غریبوں کی اس میں دل شکنی ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں جس کے پاس کوئی اچھی چیز ہے، اس نے ایسے کو دے دی جس کے پاس نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ صاحبِ خانہ کو ناگوار ہوگا کیونکہ اگر دینا ہوتا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بھی یہ چیز رکھتا یا کم از کم یہ صورت اشتباہ کی ہے، لہٰذا ایسی حالت میں چیز دینا ناجائز ہے اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، مثلاً روٹی، گوشت اور ایک کے پاس روٹی ختم ہوگئی، دوسرے نے اپنے پاس سے اٹھا کر دے دی تو ظاہر یہی ہے کہ صاحبِ خانہ کو ناگوار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۶ دوسرے کے یہاں کھانا کھا رہا ہے، سائل نے مانگا اس کو یہ جائز نہیں کہ سائل کو روٹی کا ٹکڑا دیدے کیونکہ اس نے اس کے کھانے کے لیے رکھا ہے، اس کو مالک نہیں کر دیا کہ جس کو چاہے دیدے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ دو دسترخوان پر کھانا کھایا جا رہا ہے تو ایک دسترخوان والا دوسرے دسترخوان والے کو کوئی چیز اس پر سے اٹھا کر نہ دے۔ مگر جبکہ یقین ہو کہ صاحبِ خانہ کو ایسا کرنا ناگوار نہ ہوگا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ کھاتے وقت صاحبِ خانہ کا بچہ آ گیا تو اس کو یا صاحبِ خانہ کے خادم کو اس کھانے میں سے نہیں دے سکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ کھانا ناپاک ہوگیا تو یہ جائز نہیں کہ کسی پاگل یا بچہ کو کھلائے یا کسی ایسے جانور کو کھلائے جس کا کھانا حلال ہے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا و الضيافات، ج٥، ص٣٤٣.

2 ......ریا یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا اور سمعہ یعنی اس لیے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا و الضيافات، ج٥، ص٣٤٤.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ مہمان کو چار باتیں ضروری ہیں۔

(۱) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔

(۲) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ جیسا کہ آج کل اکثر دعوتوں میں لوگ آپس میں کہا کرتے ہیں۔

(۳) بغیر اجازتِ صاحبِ خانہ وہاں سے نہ اٹھے۔

(۴) اور جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دعا کرے۔ میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار نہ کرے، کہ کہیں اصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے مضر ہو، میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے، بلکہ وہاں حاضر رہے اور مہمانوں کے سامنے خادم وغیرہ پر ناراض نہ ہو اور اگر صاحبِ وسعت ہو تو مہمان کی وجہ سے گھر والوں پر کھانے میں کمی نہ کرے۔

میزبان کو چاہیے کہ مہمان کی خاطر داری میں خود مشغول ہو، خادموں کے ذمہ اس کو نہ چھوڑے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی سنت ہے اگر مہمان تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تقاضائے مُروت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کھلانے میں مشغول ہو۔ مہمانوں کے ساتھ ایسے کو نہ بٹھائے جس کا بیٹھنا ان پر گراں ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ جب کھا کر فارغ ہوں ان کے ہاتھ دھلائے جائیں اور یہ نہ کرے کہ ہر شخص کے ہاتھ دھونے کے بعد پانی پھینک کر دوسرے کے سامنے ہاتھ دھونے کے لیے طشت پیش کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جس نے ہدیہ بھیجا اگر اس کے پاس حلال و حرام دونوں قسم کے اموال ہوں مگر غالب مال حلال ہے تو اس کے قبول کرنے میں حرج نہیں۔ یہی حکم اس کے یہاں دعوت کھانے کا ہے اور اگر اس کا غالب مال حرام ہے تو نہ ہدیہ قبول کرے اور نہ اس کی دعوت کھائے، جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ یہ چیز جو اُسے پیش کی گئی ہے حلال ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ جس شخص پر اس کا دَین[4] ہے، اگر اس نے دعوت کی اور قرض سے پہلے بھی وہ اسی طرح دعوت کرتا تھا تو قبول کرنے میں حرج نہیں اور اگر پہلے بیس دن میں دعوت کرتا تھا اور اب دس دن میں کرتا ہے یا اب اُس نے کھانے میں تکلّفات

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ج٥، ص٣٤٤ ـ ٣٤٥.

2 ......المرجع السابق، ص٣٤٥.

3 ......المرجع السابق، ص٣٤٢.

4 ......اُدھار یعنی قرض۔

www.dawateislami.net

بڑھا دیے، تو قبول نہ کرے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے۔[1] (عالمگیری)

ظروف کا بیان

مسئلہ ۱ سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اوران کی پیالیوں سے تیل لگانا یاان کے عطر دان سے عطر لگانا یاان کی انگیٹھی سے بخور کرنا[2] منع ہے اور یہ ممانعت مرد وعورت دونوں کے لیے ہے۔عورتوں کوان کے زیور پہننے کی اجازت ہے۔ زیور کے سوادوسری طرح سونے چاندی کا استعمال مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲ سونے چاندی کے چمچے سے کھانا، ان کی سلائی یا سرمہ دانی سے سرمہ لگانا، ان کے آئینہ میں مونھ دیکھنا، ان کی قلم دوات سے لکھنا، ان کے لوٹے یا طشت سے وضو کرنا یا ان کی کرسی پر بیٹھنا، مرد عورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سونے چاندی کی آرسی[5] پہننا عورت کے لیے جائز ہے، مگر اُس آرسی میں مونھ دیکھنا عورت کے لیے بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۴ سونے چاندی کی چیزوں کے استعمال کی ممانعت اس صورت میں ہے کہ ان کو استعمال کرنا ہی مقصود ہو اور اگر یہ مقصود نہ ہو تو ممانعت نہیں، مثلاً سونے چاندی کی پلیٹ یا کٹورے میں کھانا رکھا ہوا ہے اگر یہ کھانا اسی میں چھوڑ دیا جائے تو اضاعتِ مال ہے اُس کو اُس میں سے نکال کر دوسرے برتن میں لے کر کھائے یا اُس میں سے پانی چلّو میں لے کر پیا یا پیالی میں تیل تھا، سر پر پیالی سے تیل نہیں ڈالا بلکہ کسی برتن میں یا ہاتھ پر تیل اس غرض سے لیا کہ اُس سے استعمال ناجائز ہے، لہٰذا تیل کو اُس میں سے لے لیا جائے اور اب استعمال کیا جائے یہ جائز ہے اور اگر ہاتھ میں تیل کا لینا بغرض استعمال ہو جس طرح پیالی سے تیل لے کر سر یا داڑھی میں لگاتے ہیں، اس طرح کرنے سے ناجائز استعمال سے بچنا نہیں ہے کہ یہ بھی استعمال ہی ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الثاني عشر في الهدایا والضیافات، ج٥، ص٣٤٢.

2 ......یعنی دھونی لینا۔

3 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٤.

4 ......المرجع السابق.

5 ......ایک زیور جو عورتیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنتی ہیں، اس میں شیشہ جڑا ہوتا ہے۔

6 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵: چائے کے برتن سونے چاندی کے استعمال کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سونے چاندی کی گھڑی ہاتھ میں باندھنا بلکہ اس میں وقت دیکھنا بھی ناجائز ہے، کہ گھڑی کا استعمال یہی ہے کہ اس میں وقت دیکھا جائے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: سونے چاندی کی چیزیں محض مکان کی آرائش وزینت کے لیے ہوں، مثلاً قرینہ سے[2] یہ برتن وقلم و دوات لگادیے، کہ مکان آراستہ ہوجائے اس میں حرج نہیں۔ یوہیں سونے چاندی کی کرسیاں یا میز یا تخت وغیرہ سے مکان سجا رکھا ہے، ان پر بیٹھتا نہیں ہے تو حرج نہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: بچوں کو بسم اللہ پڑھانے کے موقع پر چاندی کی دوات قلم تختی لاکر رکھتے ہیں، یہ چیزیں استعمال میں نہیں آتیں، بلکہ پڑھانے والے کو دے دیتے ہیں، اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۸: سونے چاندی کے سوا ہر قسم کے برتن کا استعمال جائز ہے، مثلاً تانبے، پیتل، سیسہ، بلور وغیرہا۔ مگر مٹی کے برتنوں کا استعمال سب سے بہتر کہ حدیث میں ہے کہ ''جس نے اپنے گھر کے برتن مٹی کے بنوائے، فرشتے اُس کی زیارت کو آئیں گے۔'' تانبے اور پیتل کے برتنوں پر قلعی ہونی چاہیے، بغیر قلعی ان کے برتن استعمال کرنا مکروہ ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جس برتن میں سونے چاندی کا کام بنا ہوا ہے اس کا استعمال جائز ہے، جبکہ موضع استعمال[5] میں سونا چاندی نہ ہو، مثلاً کٹورے یا گلاس میں چاندی کا کام ہو تو پانی پینے میں اس جگہ مونھ نہ لگے جہاں سونا یا چاندی ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ وہاں ہاتھ بھی نہ لگے، اور قول اول اصح ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: چھڑی کی موٹھ[7] سونے چاندی کی ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہے۔ کیونکہ اس میں استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ موٹھ پر ہاتھ رکھا جاتا ہے، لہٰذا موضع استعمال میں سونا چاندی ہوئی اور اگر اُس کی شام[8] سونے چاندی کی ہو، دستہ سونے چاندی کا نہ ہو تو استعمال میں حرج نہیں، کیونکہ ہاتھ رکھنے کی جگہ پر سونا چاندی نہیں ہے۔ اسی طرح قلم کی نب اگر سونے چاندی کی ہو تو اس سے لکھنا ناجائز ہے کہ وہی موضع استعمال ہے اور اگر قلم کے بالائی حصہ میں ہو تو ناجائز نہیں۔

---

1 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵٦٥.

2 ...... یعنی سجا کر، ترتیب سے رکھنا۔

3 ...... ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵٦٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... استعمال کی جگہ۔

6 ...... ''الدرالمختار''، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵٦۷.

7 ...... یعنی چھڑی کا دستہ۔

8 ...... یعنی چھڑی کے سروں پر چڑھایا جانے والا کسی دھات کا چھلے کی طرح کا خول۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ چاندی سونے کا کرسی یا تخت میں کام بنا ہوا ہے یا زین میں کام بنا ہوا ہے تو اس پر بیٹھنا جائز ہے، جبکہ سونے چاندی کی جگہ سے بچ کر بیٹھے۔ محصل[1] یہ ہے کہ جو چیز خالص سونے چاندی کی ہے، اُس کا استعمال مطلقاً ناجائز ہے اور اگر اس میں جگہ جگہ سونا چاندی ہے تو اگر موضع استعمال میں ہے تو ناجائز، ورنہ جائز۔ مثلاً چاندی کی انگیٹھی سے بخور کرنا مطلقاً ناجائز ہے، اگرچہ دھونی لیتے وقت اس کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔ اسی طرح اگر حقہ کی فرشی[2] چاندی کی ہے تو اس سے حقہ پینا ناجائز ہے، اگرچہ یہ شخص فرشی پر ہاتھ نہ لگائے۔

اسی طرح حقہ کی مونھ نال[3] سونے چاندی کی ہے تو اس سے حقہ پینا ناجائز ہے اور اگر نیچہ[4] پر جگہ جگہ چاندی سونے کا تار ہو تو اس سے حقہ پی سکتا ہے، جبکہ استعمال کی جگہ پر تار نہ ہو۔ کرسی میں استعمال کی جگہ بیٹھنے کی جگہ ہے اور اس کا تکیہ ہے جس سے پیٹھ لگاتے ہیں اور اس کے دستے ہیں جن پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ تخت میں موضع استعمال بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اسی طرح زین میں اور رکاب بھی سونے چاندی کی ناجائز ہے اور اس میں کام بنا ہوا ہو تو موضع استعمال میں نہ ہو۔ یہی حکم لگام اور دُمچی[5] کا ہے۔[6] (ہدایہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ برتن پر سونے چاندی کا مُلمّع ہو[7] تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔[8] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳ آئینہ کا حلقہ جو بوقتِ استعمال پکڑنے میں نہ آتا ہو اس میں سونے چاندی کا کام ہو، اس کا بھی وہی حکم ہے۔[9] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۴ تلوار کے قبضے میں اور چھری یا پیش قبض[10] کے دستے میں چاندی یا سونے کا کام ہے تو ان کا بھی وہی حکم ہے۔[11] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ......خلاصہ۔　2 ......یعنی پیندا۔　3 ......دھات وغیرہ کی بنی ہوئی چھوٹی سی نلی جسے حقے میں لگاتے ہیں۔

4 ......حقہ کی نلیاں۔　5 ......یعنی تسمہ جو زین کے پچھلے حصے سے جڑا ہوتا ہے، دُم کے نیچے سے گزرتا اور زین کو آگے کی طرف سے جانے سے روکتا ہے۔

6 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الأكل والشرب، ج٢، ص٣٦٣.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٧.

7 ......یعنی برتن پر سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا ہوا ہو۔

8 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الأكل والشرب، ج٢، ص٣٦٤.

9 ......المرجع السابق.
و"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٨.

10 ......یعنی خنجر۔

11 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الأكل والشرب، ج٢، ص٣٦٤.
و"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٦٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵ کپڑے میں سونے چاندی کے حروف بنائے گئے، اس کے استعمال کا بھی وہی حکم ہے۔[1] (درمختار) اس میں تفصیل ہے جو لباس کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ ۱۶ ٹوٹے ہوئے برتن کو چاندی یا سونے کے تار سے جوڑنا، جائز ہے اور اُس کا استعمال بھی جائز ہے، جبکہ اُس جگہ سے استعمال نہ کرے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا لکڑی کا پیالہ تھا، وہ ٹوٹ گیا تو چاندی کے تار سے جوڑا گیا۔[2] اور یہ پیالہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔[3]

خبر کہاں معتبر ہے؟

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۝۶ ﴾[4]

''اے ایمان والو! اگر فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو اُسے خوب جانچ لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ناواقفی میں کسی قوم کو تکلیف پہنچا دو پھر تمھیں اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔''

مسئلہ ۱ اپنے نوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لیے بھیجا، اگرچہ یہ مجوسی یا ہندو ہو وہ گوشت لایا اور کہتا ہے کہ مسلمان یا کتابی سے خرید کر لایا ہوں تو یہ گوشت کھایا جاسکتا ہے اور اگر اس نے آکر یہ کہا کہ مشرک مثلاً مجوسی یا ہندو سے خرید کر لایا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خریدنا بیچنا معاملات میں ہے اور معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے، اگرچہ حلّت وحرمت[5] دِیانات[6] میں سے ہیں اور دیانات میں کافر کی خبر نامقبول ہے، مگر چونکہ اصل خبر خریدنے کی ہے اور حلت وحرمت اس مقام پر ضمنی چیز ہے، لہٰذا جب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمناً یہ بھی ثابت ہوجائے گی اور اصل خبر حلت وحرمت کی ہوتی تو نامعتبر ہوتی۔[7] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۶۸.

2 ...... "صحیح البخاري"، کتاب فرض الخمس، باب ما ذکر...إلخ، الحدیث: ۳۱۰۹، ج۲، ص۳۴۴.

3 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأشربة، باب الشرب...إلخ، الحدیث: ۵۶۳۸، ج۳، ص۵۹۵.

4 ...... پ۲۶، الحجرٰت: ۶.

5 ...... یعنی حلال وحرام ہونا۔

6 ...... اس کی وضاحت صفحہ 400 پر آرہی ہے۔

7 ...... "الهداية"، کتاب الکراهية، فصل في الأکل و الشرب، ج۲، ص۳۶۴.

و "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۶۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہونا اس وقت ہے، جب غالب گمان یہ ہو کہ سچ کہتا ہے اور اگر غالب گمان اس کا جھوٹا ہونا ہو تو اس پر عمل نہ کرے۔[1] (جوہرہ)

مسئلہ ۳ گوشت خریدا پھر یہ معلوم ہوا کہ جس سے خریدا ہے وہ مشرک ہے، پھیرنے[2] کو لے گیا، اس نے کہا کہ اس جانور کو مسلم نے ذبح کیا ہے، اب بھی اس گوشت کو کھانا ممنوع ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ لونڈی غلام اور بچے کی ہدیہ کے متعلق خبر معتبر ہے، مثلاً بچے نے کسی کے پاس کوئی چیز لاکر یہ کہا کہ میرے والد نے آپ کے پاس یہ ہدیہ بھیجا ہے، وہ شخص چیز کو لے سکتا ہے اور اس میں تصرف کرسکتا ہے، کھانے کی چیز ہو تو کھا سکتا ہے۔ اسی طرح لونڈی غلام نے کوئی چیز دی اور یہ کہا کہ میرے مولیٰ نے یہ چیز ہدیہ بھیجی ہے، بلکہ یہ دونوں خود اپنے متعلق اس کی خبر دیں کہ ہمارے مولیٰ نے خود ہمیں ہدیہ کیا ہے یہ خبر بھی مقبول ہے۔ فرض کرو لونڈی نے یہ خبر دی تو اس سے یہ شخص وطی بھی کرسکتا ہے۔[4] (زیلعی)

مسئلہ ۵ ان لوگوں نے یہ خبر دی کہ ہمارے ولی یا مولیٰ نے ہمیں خریدنے کی اجازت دی ہے یہ خبر بھی معتبر ہے، جبکہ غالب گمان ان کی سچائی ہو، لہٰذا بچہ نے کوئی چیز خریدی مثلاً نمک، مرچ، ہلدی، دھنیا اور کہتا ہے ہم کو اس کی اجازت ہے تو اس کے ہاتھ اس چیز کو بیچ سکتے ہیں اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ جھوٹ کہتا ہے تو اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے۔ مثلاً اسے چند پیسوں کی مٹھائی یا پھل وغیرہ خریدنا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ مجھے اجازت ہے اس کا اعتبار نہ کیا جائے، جبکہ اس صورت میں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُس کو پیسے اس لیے نہیں ملے ہیں کہ مٹھائی وغیرہ خرید کر کھالے۔[5] (درمختار، ردالمحتار) یعنی جبکہ گمان غالب یہ ہو کہ اسے خریدنے کی اجازت نہیں ہے، مثلاً یہ گمان ہے کہ چھپا کر لایا ہے، مٹھائی خرید رہا ہے، اس کے گھر والے ایسے کہاں ہیں کہ مٹھائی کھانے کو پیسے دے دیں اس صورت میں اس کے ہاتھ مٹھائی کا بیچنا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۶ کافر یا فاسق نے یہ خبر دی کہ میں فلاں شخص کا اس چیز کے بیچنے میں وکیل ہوں، اس کی خبر اعتبار کی جاسکتی ہے اور اُس چیز کو خرید سکتے ہیں۔ اسی طرح دیگر معاملات میں بھی ان کی خبریں مقبول ہیں، جبکہ ظن غالب یہ ہو کہ سچ کہتا ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ...... الجوهرة النيرة، كتاب الحظر والاباحة، جز۲، ص۳٦۲.

2 ...... واپس کرنے۔

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵٦۹.

4 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، ج۷، ص۲۸.

5 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۷۰.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۵۷۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ دیانات میں مخبر[1] کا عادل ہونا ضروری ہے۔ دیانات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق بندہ اور رب کے مابین ہے۔ مثلاً حلت، حرمت، نجاست، طہارت اور اگر دیانت کے ساتھ زوالِ ملک بھی ہو مثلاً میاں بی بی کے متعلق کسی نے یہ خبر دی کہ یہ دونوں رضاعی بھائی بہن ہیں تو اس کے ثبوت کے لیے فقط عدالت کافی نہیں، بلکہ عدد اور عدالت دونوں چیزیں درکار ہیں یعنی خبر دینے والے دو۲ مرد یا ایک مرد دو۲ عورتیں ہوں اور یہ سب عادل ہوں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ پانی کے متعلق کسی مسلم عادل نے یہ خبر دی کہ یہ نجس ہے تو اس سے وضو نہ کرے، بلکہ اگر دوسرا پانی نہ ہو تو تیمّم کرے اور اگر فاسق یا مستور[3] نے خبر دی کہ پانی نجس ہے تو تحری (غور) کرے اگر دل پر یہ بات جمتی ہے کہ سچ کہتا ہے تو پانی کو پھینک دے اور تیمّم کرے وضو نہ کرے اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ جھوٹ کہتا ہے تو وضو کرے اور احتیاط یہ ہے کہ وضو کے بعد تیمّم بھی کرلے اور اگر کافر نے نجاست کی خبر دی اور غالب گمان یہ ہے کہ سچ کہتا ہے جب بھی بہتر یہ ہے کہ اسے پھینک دے پھر تیمّم کرے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۹ ایک عادل نے یہ خبر دی کہ پاک ہے اور دوسرے عادل نے نجاست کی خبر دی یا ایک نے خبر دی کہ یہ مسلم کا ذبیحہ ہے اور دوسرے نے یہ کہ مشرک کا ذبیحہ ہے، اس میں بھی تحری کرے، جدھر غالب گمان ہو اُس پر عمل کرے۔[5] (ردالمحتار)

لباس کا بیان

حدیث ۱ امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم: ''تُو جو چاہے کھا اور تُو جو چاہے پہن، جب تک دو باتیں نہ ہوں، اسراف و تکبر۔''[6]

حدیث ۲ امام احمد و نسائی و ابن ماجہ بروایت عَمْرُو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو، جب تک اسراف و تکبر کی آمیزش نہ ہو۔''[7]

---

1 ...... خبر دینے والا۔
2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، ج۹، ص۵۷۱.
3 ...... مستور: یعنی وہ شخص جس کا عادل یا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو۔
4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحۃ، ج۹، ص۵۷۱.
5 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، ج۹، ص۵۷۳.
6 ...... "صحیح البخاري"، کتاب اللباس، باب قول اللّٰہ تعالٰی: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ﴾، ج٤، ص٤٥.
7 ...... "سنن ابن ماجہ"، کتاب اللباس، باب البس ما شئت... إلخ، الحدیث: ٣٦٠٥، ج٤، ص١٦٢.
و"سنن النسائي"، کتاب الزکاۃ، باب الإختیال في الصدقۃ، الحدیث: ٢٥٥٥، ص٤٢٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو حِبرہ بہت پسند تھا۔ یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر ہوتی تھی جو یمن میں بنتی تھی۔ [1]

حدیث ۴ ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو دیکھا، حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) سرخ حُلّہ [2] پہنے ہوئے تھے یعنی اس میں سرخ دھاریاں تھیں، میں کبھی حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیکھتا اور کبھی چاند کو، حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ [3]

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگی ہوئی کملی اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی وفات انھیں میں ہوئی۔ [4] (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے)۔

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: کہ ''جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کرلے کہ زمین سے لگ جائے) اُس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔'' [5] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے، ''جو اِترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا، اس کی طرف اللہ (عزوجل) نظرِ رحمت نہیں کرے گا۔'' [6] صحیح بخاری کی انھیں سے روایت ہے، کہ ''ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا، زمین میں دھنسا دیا گیا، اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔'' [7]

حدیث ۷ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ٹخنوں سے نیچے تہبند کا جو حصہ ہے، وہ آگ میں ہے۔'' [8]

حدیث ۸ ابوداود و ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب البرود و الحبرة... إلخ، الحديث: ٥٨١٣، ج٤، ص٥٤.

2 ...... حُلّہ: چادر و تہبند کے مجموعہ کو کہتے ہیں یعنی جوڑا۔

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال، الحديث: ٢٨٢٠، ج٤، ص٣٧٠.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب الأكسية والخمائص، الحديث: ٥٨١٨، ج٤، ص٥٥.

5 ...... المرجع السابق، باب من جر ثوبه من الخيلاء، الحديث: ٥٧٨٨، ج٤، ص٤٦.

6 ...... المرجع السابق، الحديث: ٥٧٩١، ج٤، ص٤٧.

7 ...... المرجع السابق، الحديث: ٥٧٩٠، ج٤، ص٤٧.

8 ...... المرجع السابق، باب ما أسفل من الكعبين فهو في النار، الحديث: ٥٧٨٧، ج٤، ص٤٦.

www.dawateislami.net

وسلَّم فرماتے ہیں: ''مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو، اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو نیچے ہو آگ میں ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا، جو تہبند کو ازراہِ تکبر گھسیٹے۔''(1)

حدیث ۹ ابوداود ونسائی وابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اسبال یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تہبند وقمیص وعمامہ سب میں ہے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: ایک بالشت لٹکالیں (یعنی آدھی پنڈلی کے نیچے ایک بالشت لٹکائیں) عرض کی، اب تو عورتوں کے قدم کھل جائیں گے، ارشاد فرمایا: ایک ہاتھ لٹکالیں اس سے زیادہ نہیں۔''(2)

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے پاس سے گزرا اور میرا تہبند کچھ لٹک رہا تھا، ارشاد فرمایا: ''عبد اللہ! اپنے تہبند کو اونچا کرو۔'' میں نے اونچا کرلیا پھر فرمایا: ''زیادہ اونچا کرو۔'' میں نے زیادہ کرلیا۔ اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ کسی نے عبد اللہ سے پوچھا، کہاں تک اونچا کیا جائے؟ کہا، نصف پنڈلی تک۔(3)

حدیث ۱۱ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا اتکبر سے نیچا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) میرا تہبند لٹک جاتا ہے، مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھوں (یعنی ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا، سرک جاتا تھا)۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''تم ان میں سے نہیں جو براہِ تکبر لٹکاتے ہیں۔''(4) (یعنی جو بالقصد تہبند کو نیچا کرتے ہیں، اُن کے لیے وہ وعید ہے۔)

حدیث ۱۲ ابوداود نے عکرمہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ان کے تہبند کا حاشیہ پشت قدم پر تھا، میں نے کہا: آپ اس طرح کیوں تہبند باندھتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو اس طرح تہبند باندھے ہوئے دیکھا ہے۔''(5)

---

(1)......''سنن ابن ماجه''، كتاب اللباس، باب موضع الإزار أين هو، الحديث:٣٥٧٣، ج٤، ص١٤٨.
و''مشكاة المصابيح''، كتاب اللباس، الحديث:٤٣٣١، ج٢، ص٤٧٢.

(2)......''سنن أبي داود''، كتاب اللباس، باب في قدر موضع الإزار، الحديث:٤٠٩٤، ج٤، ص٨٣.
وباب في قدر الذيل، الحديث:٤١١٧، ج٤، ص٨٩.

(3)......''صحيح مسلم''، كتاب اللباس، باب تحريم جر الثوب خيلاء...إلخ، الحديث:٤٧-(٢٠٨٦)، ص١١٥٦.

(4)......''صحيح البخاري''، كتاب اللباس، باب من جر إزاره من غير خيلاء، الحديث:٥٧٨٤، ج٤، ص٤٥.

(5)......''سنن أبي داود''، كتاب اللباس، باب في قدرموضع الازار، الحديث:٤٠٩٦، ج٤، ص٨٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ ترمذی وابوداود نے اسما بنت یزید رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔ (1)

حدیث ۱۴ امام احمد وترمذی ونسائی وابن ماجہ نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سپید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں اور انھیں میں اپنے مردے کفناؤ۔'' (2)

حدیث ۱۵ ابن ماجہ نے ابوداود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب میں اچھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو، سپید ہیں یعنی سپید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے۔'' (3)

حدیث ۱۶ ترمذی وابوداود نے عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہتے ہیں: ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے گزرے اور انھوں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو سلام کیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے سلام کا جواب نہیں دیا۔'' (4)

حدیث ۱۷ ابوداود نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے سامنے آئیں، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے مونھ پھیر لیا اور یہ فرمایا: ''اے اسماء! جب عورت بالغ ہوجائے تو اُس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہیے، سوا مونھ اور ہتھیلیوں کے۔'' (5)

حدیث ۱۸ امام مالک علقمہ بن ابی علقمہ سے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں، کہ حفصہ بنتِ عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس باریک دوپٹا اوڑھ کر آئیں، حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹا پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹا دے دیا۔ (6)

حدیث ۱۹ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔ (7)

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب اللباس، باب ما جاء في القميص، الحديث: ٤٠٢٧، ج٤، ص٦١.
و''مشكاة المصابيح''، كتاب اللباس، الحديث: ٤٣٢٩، ج٢، ص٤٧٢.

2 ...... ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند البصريين، حديث سمرة بن جندب، الحديث: ٢٠١٧٤، ج٧، ص٢٦٠.

3 ...... ''سنن ابن ماجه''، كتاب اللباس، باب البياض من الثياب، الحديث: ٣٥٦٨، ج٤، ص١٤٦.

4 ...... ''سنن الترمذي''، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية لبس المعصفر للرجال، الحديث: ٢٨١٦، ج٤، ص٣٦٨.

5 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب اللباس، باب فيما تبدى المرأة من زينتها، الحديث: ٤١٠٤، ج٤، ص٨٥.

6 ...... ''الموطأ'' للإمام مالك، كتاب اللباس، باب مايكره للنساء لبسه من الثياب، الحديث: ١٧٣٩، ج٢، ص٤١٠.

7 ...... ''سنن الترمذي''، كتاب اللباس، باب في سدل العمامة بين الكتفين، الحديث: ١٧٤٢، ج٣، ص٢٨٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۰ بیہقی نے شعب الایمان میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکا لو۔'' (1)

حدیث ۲۱ ترمذی نے رکانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامہ ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔''(2)

حدیث ۲۲ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے مجھ سے یہ فرمایا: ''عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھو، جب تک پیوند نہ لگالو۔''(3)

حدیث ۲۳ ابوداود نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا سنتے نہیں ہو، کیا سنتے نہیں ہو؟ ردی حالت میں ہونا(4) ایمان سے ہے، ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔'' (5)

حدیث ۲۴ امام احمد و ابوداود و ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے، قیامت کے دن اللہ تعالٰی اُس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔'' (6)

لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو، وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما کے سے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔

حدیث ۲۵ ابوداود نے ایک صحابی سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو باوجود قدرت اچھے کپڑے پہننا تواضع کے طور پر چھوڑ دے، اللہ تعالٰی اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔''(7)

حدیث ۲۶ امام احمد و نسائی جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ہمارے

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في الملابس، فصل في العمائم، الحديث: ٦٢٦٢، ج٥، ص١٧٦.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب العمائم على القلانس، الحديث: ١٧٩١، ج٣، ص٣٠٥.

3 ......المرجع السابق، باب ما جاء في ترقيع الثوب، الحديث: ١٧٨٧، ج٣ ص٣٠٢.

4 ......یعنی لباس کی سادگی۔

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب النهي عن كثير من الإرفاه، الحديث: ٤١٦١، ج٤، ص١٠٣.

6 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ٥٦٦٨، ج٢، ص٤٠٣.

7 ......"سنن أبي داود"، كتاب الادب، باب من كظم غيظا، الحديث: ٤٧٧٨، ج٤، ص٣٢٦.

www.dawateislami.net

یہاں تشریف لائے، ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، فرمایا: ''کیا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کرلے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا: کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی، جس سے کپڑے دھولے۔''(1)

حدیث ۲۷ ترمذی نے عبداللہ ابن عَمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔''(2)

حدیث ۲۸ امام احمد و نسائی نے ابوالاحوص سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی، کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھٹیا تھے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں ہے۔ فرمایا: کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی، خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے۔ اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام۔ فرمایا: جب خدا نے تمھیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہیے۔''(3)

حدیث ۲۹ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عمر و انس و ابن زبیر و ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنھم سے مروی، نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو دنیا میں ریشم پہنے گا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔''(4)

حدیث ۳۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو دنیا میں ریشم پہنے گا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''(5)

حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی، مگر اتنا۔ اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے دو۲ انگلیاں بیچ والی اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا۔''(6)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خطبہ میں فرمایا: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ریشم کی ممانعت فرمائی ہے، مگر دو۲ یا تین یا چار اُنگلیوں کی برابر یعنی کسی کپڑے میں اتنی چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جاسکتی ہے۔(7)

حدیث ۳۲ صحیح مسلم میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے، انھوں نے ایک کسروانی جبہ نکالا،

---

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في الخلقان وفي غسل الثوب، الحديث: ٤٠٦٢، ج٤، ص٧٢.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء ان الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده، الحديث: ٢٨٢٨، ج٤، ص٣٧٤.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث مالك بن نضلة أبي الأحوص، الحديث: ١٥٨٨٨، ج٥، ص٣٨٣.
و"مشكاة المصابيح"، كتاب اللباس، الحديث: ٤٣٥٢، ج٢، ص٤٧٥.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب لبس الحرير... إلخ، الحديث: ٥٨٣٤، ج٤، ص٥٩.

5 ......المرجع السابق، الحديث: ٥٨٣٥، ج٤، ص٥٩.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب اللباس، باب تحريم إستعمال إناء الذهب، الحديث: ١٢-(٢٠٦٩)، ص١١٤٨.

7 ......المرجع السابق، الحديث: ١٥-(٢٠٦٩)، ص١١٤٩.

www.dawateislami.net

جس کا گریبان دیباج کا تھا اور دونوں چاکوں میں دیباج کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ یہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ جب حضرت عائشہ کا انتقال ہوگیا میں نے لے لیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو بغرض شفا پلاتے ہیں۔[1]

حدیث ۳۳ ترمذی ونسائی نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔''[2]

حدیث ۳۴ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، فرمایا: ''یہ کافروں کے کپڑے ہیں، انھیں تم مت پہنو۔'' میں نے کہا، انھیں دھوڈالوں۔ فرمایا کہ ''جلادو۔''[3]

حدیث ۳۵ ترمذی ابوالمَلیح سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے درندہ کی کھال بچھانے سے منع فرمایا ہے۔[4]

حدیث ۳۶ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب قمیص پہنتے تو دہنے سے شروع کرتے۔[5]

حدیث ۳۷ ترمذی وابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب نیا کپڑا پہنتے، اُس کا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.[6]

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب اللباس، باب تحریم إستعمال إناء الذهب،الحدیث: ۱۰ـ(۲۰۶۹)،ص۱۱۴۷.
و"مشکاة المصابیح"، کتاب اللباس،الحدیث: ۴۳۲۵، ج۲،ص۴۷۱.

2 ...... "سنن النسائي"، کتاب الزینة من السنن، باب تحریم الذهب علی الرجال،الحدیث:۵۱۵۸،ص۷۲۱.

3 ...... "صحیح مسلم"، کتاب اللباس،باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر،الحدیث:۲۷،۲۸ـ(۲۰۷۷)،ص۱۱۵۱.

4 ...... "سنن الترمذي"، کتاب اللباس،باب ماجاء في النهي عن جلود السباع،الحدیث:۱۷۷۷،ج۳،ص۲۹۹.

5 ...... المرجع السابق،باب ماجاء في القمص،الحدیث:۱۷۷۲،ج۳ص۲۹۷.

6 ...... المرجع السابق،باب مایقول إذا لبس ثوبا جدیدا،الحدیث:۱۷۷۳،ج۳،ص۲۹۷.

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تیرا شکر ہے جیسے تو نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا، ویسے ہی میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس مقصد کے لیے یہ بنایا گیا ہے، اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

www.dawateislami.net

حدیث ۳۸ ابوداود نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ [1] تو اُس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''[2]

حدیث ۳۹ امام احمد نے ابومطر سے روایت کی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تین درہم میں کپڑا خریدا، اُس کو پہنتے وقت یہ پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ ۔ [3]
پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔ [4]

حدیث ۴۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ۔ [5] پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے سنا ہے، کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کردے، وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالٰی کے کنف وحفظ وستر میں رہے گا۔[6] تینوں لفظ کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اللہ تعالٰی اُس کا حافظ ونگہبان ہے۔

حدیث ۴۱ امام احمد وابوداود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص جس قوم سے تشبہ کرے، وہ انھیں میں سے ہے۔''[7] یہ حدیث ایک اصل کلی ہے۔ لباس وعادات واطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار وفساق وفجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح وتقویٰ کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انھیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں۔ کفار وفساق سے تشبہ کا ادنیٰ مرتبہ کراہت ہے، مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے کہ پہچانا جاسکے اور غیر مسلم کا شبہ اس پر نہ ہوسکے۔

---

1 ...... تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں، جس نے مجھے یہ (لباس) پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر یہ عطا فرمایا۔

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا، الحدیث: ۴۰۲۳، ج۴، ص۵۹.
و"المستدرك" للحاکم، کتاب اللباس، باب الدعاء عند فراغ الطعام، الحدیث: ۷۴۸۶، ج۵، ص۲۷۰.
و"مشکوۃ المصابیح" کتاب اللباس، الفصل الثاني، الحدیث ۴۳۴۳، ج۲، ص۱۱۷.

3 ...... اللہ تعالٰی کا شکر ہے، جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند علي بن أبي طالب، الحدیث: ۱۳۵۲، ج۱، ص۳۳۱.

5 ...... تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں، جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس سے میں لوگوں میں زینت کرتا ہوں اور اپنا ستر ڈھانپتا ہوں۔

6 ...... "سنن الترمذي"، احادیث شتی، باب۱۰۷: (۱۲۱)، الحدیث: ۳۵۷۱، ج۵، ص۳۲۷.

7 ...... "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، الحدیث: ۴۰۳۱، ج۴، ص۶۲.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۲ ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اوران مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔ (1)

حدیث ۴۳ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس مرد پر لعنت کی، جوعورت کا لباس پہنتا ہے اوراس عورت پر لعنت کی، جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔ (2)

حدیث ۴۴ ابوداودعمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''نہ میں سرخ زین پوش پرسوار ہوتا ہوں اورنہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اورنہ وہ قمیص پہنتا ہوں، جس میں ریشم کا کف لگا ہوا ہو(یعنی چارانگل سے زائد)سن لو!مردوں کی خوشبووہ ہے، جس میں بوہواوررنگ نہ ہواورعورتوں کی خوشبووہ ہے، جس میں رنگ ہو، بونہ ہو۔'' (3)

یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہوتی ہے، اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہیے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہوجائیں اورعورتیں ہلکی خوشبواستعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے اور یہ رنگین خوشبومثلاً خلوق سے حاصل ہوتی ہے، تیز خوشبو سے خواہ مخواہ لوگوں کی نگاہیں اٹھیں گی۔

حدیث ۴۵ ترمذی نے ابورمثہ تیمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ میں نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) دوسبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ (4)

حدیث ۴۶ ابوداود نے دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں چند قبطی کپڑے لائے گئے، حضور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ایک مجھے دیا اور یہ فرمایا کہ ''اس کے دوٹکڑے کرلو، ایک ٹکڑے کی قمیص بنوالو اورایک اپنی بی بی کودے دینا، وہ اوڑھنی بنالے گی۔'' جب یہ چلے تو حضور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''اپنی بی بی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگالے تاکہ بدن نہ جھلکے۔'' (5)

حدیث ۴۷ صحیح بخاری ومسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا بچھونا جس پر آرام فرماتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔'' (6)

---

1. ......''سنن أبي داود''، کتاب اللباس، باب في لباس النساء، الحدیث:۴۰۹۷، ج۴، ص۸۳.
2. ......المرجع السابق،الحدیث:۴۰۹۸، ج۴، ص۸۳.
3. ......المرجع السابق، باب من کرھه،الحدیث:۴۰۴۸، ج۴، ص۶۸.
4. ......''سنن الترمذي''، کتاب الأدب، باب ماجاء في الثوب الأخضر،الحدیث:۲۸۲۱، ج۴، ص۳۷۱.
5. ......''سنن أبي داود''، کتاب اللباس، باب في لبس القباطی للنساء،الحدیث:۴۱۱۶، ج۴، ص۸۸.
6. ......''صحیح مسلم''، کتاب اللباس، باب التواضع في اللباس...إلخ،الحدیث:۳۸۔(۲۰۸۲)، ص۱۱۵۳.

www.dawateislami.net

مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔"[1]

حدیث ۴۸ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اُس کی زوجہ کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔"[2] یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لیے بچھونے جائز ہیں اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیے۔

مسئلہ ۱ اتنا لباس جس سے سترِ عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ (عزوجل) نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے۔ یہ مستحب ہے خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا مباح ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے اور تکبر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بہت بری صفت ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲ بہتر یہ ہے کہ اونی یا سوتی یا کتان کے کپڑے بنوائے جائیں جو سنت کے موافق ہوں، نہ نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں نہ بہت گھٹیا، بلکہ متوسط[4] قسم کے ہوں کہ جس طرح بہت اعلیٰ درجہ کے کپڑوں سے نمود[5] ہوتی ہے، بہت گھٹیا کپڑے پہننے سے بھی نمائش ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظریں اُٹھتی ہیں سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی صاحبِ کمال اور تارک الدنیا شخص ہیں۔ سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فتح مکہ کے دن جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو سرِ اقدس پر سیاہ عمامہ تھا۔ سبز کپڑوں کو بعض کتابوں میں سنت لکھا ہے۔[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔[7] (ردالمحتار) اس زمانہ میں بہت سے مسلمان پاجامہ کی جگہ جانگھیا[8] پہننے لگے ہیں۔ اس

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب اللباس، باب التواضع في اللباس...إلخ، الحدیث: ۳۷-(۲۰۸۲)، ص ۱۱۵۳.

2 ......المرجع السابق، باب کراهة مازاد علی الحاجة...إلخ، الحدیث: ۴۱-(۲۰۸۴)، ص ۱۱۵۴.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص ۵۷۹.

4 ......درمیانہ۔ 5 ...... نمائش۔

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص ۵۷۹.

7 ......المرجع السابق. 8 ...... یعنی نیکر۔ گھٹنوں سے اوپر کا پاجامہ۔

www.dawateislami.net

کے ناجائز ہونے میں کیا کلام کہ گھٹنے کا کھلا ہونا حرام ہے اور بہت لوگوں کے کُرتے کی آستینیں کہنی کے اوپر ہوتی ہیں یہ بھی خلافِ سنت ہے اور یہ دونوں کپڑے نصاریٰ کی تقلید میں پہنے جاتے ہیں، اس چیز نے ان کی قباحت میں اور اضافہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے، کہ وہ کفار کی تقلید اور ان کی وضع قطع سے بچیں۔ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد جو آپ نے لشکریوں کے لیے بھیجا تھا، جن میں بیشتر حضرات صحابۂ کرام تھے، اس کو مسلمان پیش نظر رکھیں اور عمل کی کوشش کریں اور وہ ارشاد یہ ہے: اِیَّاکُمْ وَزِیَّ الْاَعَاجِمِ [1] عجمیوں کے بھیس سے بچو، ان جیسی وضع قطع نہ بنالینا۔

مسئلہ ۴: ریشم کے کپڑے مرد کے لیے حرام ہیں، بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نرے ریشم کے کپڑے حرام ہیں، ہاں اگر تانا سوت ہو اور بانا ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا جائز ہے اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو ہر شخص کے لیے ہر موقع پر جائز ہے۔ مجاہد اور غیر مجاہد دونوں پہن سکتے ہیں۔ لڑائی کے موقع پر ایسا کپڑا پہننا جس کا بانا ریشم ہو اس وقت جائز ہے جبکہ کپڑا موٹا ہو اور اگر باریک ہو تو ناجائز ہے کہ اس کا جو فائدہ تھا، اس صورت میں حاصل نہ ہوگا۔ [2] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۵: تانا ریشم ہو اور بانا سوت، مگر کپڑا اس طرح بنایا گیا ہے کہ ریشم ہی ریشم دکھائی دیتا ہے تو اس کا پہننا مکروہ ہے۔ [3] (عالمگیری) بعض قسم کی مخمل ایسی ہوتی ہے کہ اس کے روئیں ریشم کے ہوتے ہیں، اس کے پہننے کا بھی یہی حکم ہے، اس کی ٹوپی اور صدری [4] وغیرہ نہ پہنی جائے۔

مسئلہ ۶: ریشم کے بچھونے پر بیٹھنا، لیٹنا اور اس کا تکیہ لگانا بھی ممنوع ہے، اگرچہ پہننے میں بہ نسبت اس کے زیادہ برائی ہے۔ [5] (عالمگیری) مگر درمختار میں اسے مشہور کے خلاف بتایا ہے [6] اور ظاہر یہی ہے کہ یہ جائز ہے۔

مسئلہ ۷: ٹُسر، کہ ایک قسم کے ریشم کا نام ہے، بھاگلپوری کپڑے ٹُسر کے کہلاتے ہیں۔ وہ موٹا ریشم ہوتا ہے، اس کا حکم بھی وہی ہے، جو باریک ریشم کا ہے۔ کاشی سلک اور چینا سلک بھی ریشم ہی ہے، اس کے پہننے کا بھی وہی حکم ہے۔ سن اور رام بانس

---

1. ......"المقاصد الحسنة" للسخاوي، حرف الهمزة، رقم: ۲۷۲، ص۱٤۲.
2. ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ج۲، ص۳٦٥.
   و"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۰.
3. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس ما يكره... إلخ، ج۵، ص۳۳۱.
4. ......یعنی واسکٹ۔
5. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس ما يكره... إلخ، ج۵، ص۳۳۱.
6. ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۷.

www.dawateislami.net

کے کپڑے جو بظاہر بالکل ریشم معلوم ہوتے ہوں، ان کا پہننا اگرچہ ریشم کا پہننا نہیں ہے مگر اس سے بچنا چاہیے۔ خصوصاً علما کو کہ لوگوں کو بدظنی کا موقع ملے گا یا دوسروں کو ریشم پہننے کا ذریعہ بنے گا۔ اس زمانہ میں کیلے کا ریشم چلا ہے۔ یہ ریشم نہیں ہے بلکہ کسی درخت کی چھال سے اس کو بناتے ہیں اور یہ بہت ظاہر طور پر شناخت میں آتا ہے، اس کو پہننے میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۸ ریشم کا لحاف اوڑھنا ناجائز ہے کہ یہ بھی لبس میں داخل ہے۔ ریشم کے پردے دروازوں پر لٹکانا مکروہ ہے۔ کپڑے بیچنے والے نے ریشم کے کپڑے کندھے پر ڈال لیے جیسا کہ پھیری کرنے والے کندھوں پر ڈال لیا کرتے ہیں، یہ ناجائز نہیں کہ یہ پہننا نہیں ہے اور اگر جبہ یا کرتہ ریشم کا ہو اور اُس کی آستینوں میں ہاتھ ڈال لیے، اگرچہ بیچنے ہی کے لیے لے جارہا ہے یہ ممنوع ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ عورتوں کو ریشم پہننا جائز ہے اگرچہ خالص ریشم ہو اس میں سوت کی بالکل آمیزش نہ ہو۔[2] (عامۂ کتب)

مسئلہ ۱۰ مردوں کے کپڑوں میں ریشم کی گوٹ چار انگل تک کی جائز ہے اس سے زیادہ ناجائز، یعنی اس کی چوڑائی چار انگل تک ہو، لمبائی کا شمار نہیں۔ اسی طرح اگر کپڑے کا کنارہ ریشم سے بُنا ہو جیسا کہ بعض عمامے یا چادروں یا تہبند کے کنارے اس طرح کے ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار انگل تک کا کنارہ ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

یعنی جبکہ اس کنارہ کی بناوٹ بھی ریشم کی ہو اور اگر سوت کی بناوٹ ہو تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔ عمامہ یا چادر کے پلّو ریشم سے بُنے ہوں تو چونکہ بانا ریشم کا ہونا ناجائز ہے، لہٰذا یہ پلّو بھی چار انگل تک کا ہی ہونا چاہیے زیادہ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۱ آستین یا گریبان یا دامن کے کنارہ پر ریشم کا کام ہو تو وہ بھی چار انگل ہی تک ہو صدری یا جبہ کا ساز ریشم کا ہو تو چار انگل تک جائز ہے اور ریشم کی گھنڈیاں بھی جائز ہیں۔ ٹوپی کا طرہ بھی چار انگل کا جائز ہے، پائجامہ کا نیفہ بھی چار انگل تک کا جائز ہے، اچکن یا جبہ میں شانوں اور پیٹھ پر ریشم کے پان یا کیری چار انگل تک کے جائز ہیں۔[4] (ردالمحتار) یہ حکم اس وقت ہے کہ پان[5] وغیرہ مغرق ہوں[6] کہ کپڑا دکھائی نہ دے اور اگر مغرق نہ ہوں تو چار انگل سے زیادہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۲ ریشم کے کپڑے کا پیوند کسی کپڑے میں لگایا اگر یہ پیوند چار انگل تک کا ہو جائز ہے اور زیادہ ہو تو ناجائز۔ ریشم کو روئی کی طرح کپڑے میں بھر دیا گیا مگر ابرا[7] اور استر[8] دونوں سوتی ہوں تو اس کا پہننا جائز ہے اور اگر ابرا یا استر دونوں

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب التاسع في اللبس ما یکرہ...إلخ، ج٥، ص٣٣١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨٠.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨١.

5 ......پان کے پتے کی شکل۔

6 ......یعنی ریشم سے بالکل ڈھکا ہوا ہوں۔

7 ......یعنی دوہرے کپڑے کی اوپری تہ۔

8 ......یعنی دوہرے کپڑے کی نیچے کی تہ۔

www.dawateislami.net

میں سے کوئی بھی ریشم ہو تو ناجائز ہے۔ اسی طرح ٹوپی کا استر بھی ریشم کا ناجائز ہے اور ٹوپی میں ریشم کا کنارہ چار انگل تک جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ ٹوپی میں لیس لگائی گئی یا عمامہ میں گوٹا لچکا لگایا گیا، اگر یہ چار انگل سے کم چوڑا ہے جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱۴ متفرق جگہوں پر ریشم کا کام ہے، تو اس کو جمع نہیں کیا جائے گا یعنی اگر ایک جگہ چار انگل سے زیادہ نہیں ہے مگر جمع کریں تو زیادہ ہو جائے گا یہ ناجائز نہیں، لہٰذا کپڑے کی بناوٹ میں جگہ جگہ ریشم کی دھاریاں ہوں تو جائز ہے، جبکہ ایک جگہ چار انگل سے زیادہ چوڑی کوئی دھاری نہ ہو۔ یہی حکم نقش و نگار کا ہے کہ ایک جگہ چار انگل سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔

اور اگر پھول یا کام اس طرح بنایا ہے کہ ریشم ہی ریشم نظر آتا ہو جس کو مغرق کہتے ہیں، جس میں کپڑا نظر ہی نہیں آتا تو اس کام کو متفرق نہیں کہا جاسکتا۔ اس قسم کا ریشم یا زری کا کام ٹوپی یا اچکن یا صدری یا کسی کپڑے پر ہو اور چار انگل سے زائد ہو تو ناجائز ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار) دھاریوں کے لیے چار انگل سے زیادہ نہ ہونا، اس وقت ضروری ہے کہ بانے میں دھاریاں ہوں اور اگر تانے میں ہوں اور بانا سوت ہو تو چار انگل سے زیادہ ہونے کی صورت میں بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵ کپڑا اس طرح بُنا گیا کہ ایک تاگا سوت ہے اور ایک ریشم، مگر دیکھنے میں بالکل ریشم معلوم ہوتا ہے یعنی سوت نظر نہیں آتا یہ ناجائز ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ سونے چاندی سے کپڑا بُنا جائے جیسا کہ بنارسی کپڑے میں زری بنی جاتی ہے۔ کمخواب اور پوت میں زری ہوتی ہے اور اسی طرح بنارسی عمامہ کے کنارے اور دونوں طرف کے حاشیے زری کے ہوتے ہیں ان کا یہ حکم ہے کہ اگر ایک جگہ چار انگل سے زیادہ ہو تو ناجائز ہے، ورنہ جائز، مگر کمخواب اور پوت میں چونکہ تانا بانا[4] دونوں ریشم ہوتا ہے، لہٰذا زری اگرچہ چار انگل سے کم ہو، جب بھی ناجائز ہے۔

ہاں اگر سوتی کپڑا ہوتا یا تانا ریشم اور بانا سوت ہوتا اور اُس میں زری بنی جاتی تو چار انگل تک جائز ہوتا۔ جیسا کہ عمامہ سوت کا ہوتا ہے اور اس میں زری بنی جاتی ہے، اس کا یہی حکم ہے کہ ایک جگہ چار انگل سے زیادہ ناجائز ہے، یہ حکم مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے ریشم اور سونا چاندی پہننا جائز ہے، ان کے لیے چار انگل کی تخصیص نہیں۔ اسی طرح عورتوں کے لیے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۱.

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ۹، ص۵۸۲.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۲.

4 ......وہ دھاگے جو کپڑا بُننے میں لمبائی اور چوڑائی میں دیئے جاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

گوٹے لچکے[1]، اگرچہ کتنے ہی چوڑے ہوں جائز ہیں اور مغرق[2] اور غیر مغرق کا فرق بھی مردوں ہی کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے مطلقاً جائز ہے۔[3] (المستفاد من ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: زری کی بناوٹ کا جو حکم ہے وہی اس کے نقش و نگار کا بھی ہے، اب بھی زری کی ٹوپیاں بعض لوگ پہنتے ہیں، اگر کام کے درمیان سے کپڑا نظر آتا ہو تو چونکہ ایک جگہ چار انگل نہیں ہے جائز ہے اور مغرق ہو کہ بالکل کام ہی کام لسا ہوا ہو[4] تو چار انگل سے زیادہ ناجائز ہے۔ اسی طرح کامدانی[5] کہ کپڑا زری کے کام سے چھپ گیا ہو تو چار انگل سے زیادہ جب ایک جگہ ہو ناجائز ہے، ورنہ جائز۔

مسئلہ ۱۸: کمر کی پیٹی ریشم کی ہو تو ناجائز ہے اور اگر سوتی ہو، اس میں ریشم کی دھاری ہو اور چار انگل تک ہو تو جائز ہے۔[6] (عالمگیری) کلابتو[7] کی پیٹی ناجائز ہے۔ بعض رؤسا اپنے سپاہیوں اور چپراسیوں کی پیٹیاں اس قسم کی بنواتے ہیں، ان کو بچنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۹: ریشم کی مچھر دانی مردوں کے لیے بھی جائز ہے، کیونکہ اس کا استعمال پہننے میں داخل نہیں۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۰: ریشم کے کپڑے میں تعویذ سی کر گلے میں لٹکانا یا بازو پر باندھنا ناجائز ہے کہ یہ پہننے میں داخل ہے۔ اسی طرح سونے اور چاندی میں رکھ کر پہننا بھی ناجائز ہے اور چاندی یا سونے ہی پر تعویذ کھدا ہوا ہو، یہ بدرجۂ اَولیٰ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۱: ریشم کی ٹوپی اگرچہ عمامہ کے نیچے ہو، یہ بھی ناجائز ہے۔ اسی طرح زری کی ٹوپی بھی ناجائز ہے، اگرچہ عمامہ کے نیچے ہو۔[9] (درمختار، ردالمحتار) زریں کلاہ جو افغانی اور سرحدی اور پنجابی عمامہ کے نیچے پہنتے ہیں اور وہ مغرق ہوتی ہے اور اس کا کام چار انگل سے زیادہ ہوتا ہے یہ ناجائز ہے، ہاں اگر چار انگل یا کم ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۲: ریشم کا کمربند ممنوع ہے۔ ریشم کے ڈورے میں تسبیح گوندھی جائے تو اُس کو گلے میں ڈالنا منع ہے۔ اسی طرح گھڑی کا ڈورا ریشم کا ہو تو اس کو گلے میں ڈالنا یا ریشم کی چین کاج میں ڈال کر لٹکانا بھی ممنوع ہے، ریشم کا ڈورا یا فیتا کلائی پر

---

1 ...... دیکھئے اعلام۔ 2 ...... سونے چاندی سے اس طرح لپا ہو کہ اس میں کپڑا نظر نہ آئے۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۲. وغیرہ

4 ...... یعنی بالکل ڈھکا ہوا ہو۔

5 ...... یعنی وہ ریشمی کپڑا جس پر سونے چاندی کے تاروں سے بوٹے کاڑھے گئے ہوں۔

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب التاسع في اللبس مایکرہ... إلخ، ج۵، ص۳۳۲.

7 ...... یعنی چاندی یا سونے کے تاروں کی ڈور۔

8 ...... "الدرالمختار" کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۳.

9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸۴.

www.dawateislami.net

باندھنا بھی منع ہے۔ ان سب میں یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ یہ چیز چار انگل سے کم ہے کیونکہ یہ چیز پوری ریشم کی ہے۔ سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو گلے میں پہننا یا کاج میں لٹکانا یا کلائی پر باندھنا منع ہے۔[1] (ردالمحتار) بلکہ دوسری دھات مثلاً تانبے، پیتل، لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ ان دھاتوں کا بھی پہننا ناجائز ہے اور اگر ان چیزوں کو لٹکایا نہیں اور نہ کلائی پر باندھا بلکہ جیب میں پڑی رہتی ہیں تو ناجائز نہیں کہ ان کے پہننے سے ممانعت ہے، جیب میں رکھنا منع نہیں۔

مسئلہ ۲۳ قرآن مجید کا جزدان ایسے کپڑے کا بنایا جس کا پہننا ممنوع ہے تو اس میں قرآن مجید رکھ سکتا ہے، مگر اُس میں فیتا لگا کر گلے میں ڈالنا ممنوع ہے یعنی ممانعت اُسی صورت میں ہے کہ جزدان ریشم یا زری کا ہو۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ ریشم کی تھیلی میں روپیہ رکھنا منع نہیں، ہاں اس کو گلے میں لٹکانا منع ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ ریشم کا بٹوا گلے میں لٹکانا منع ہے اور اُس میں چھالیا، تمباکو رکھ کر اُسے جیب میں رکھنا اور اُس میں سے کھانا منع نہیں کہ اُس کا پہننا منع ہے نہ کہ مطلقاً استعمال اور زری کے بٹوے کا مطلقاً استعمال منع ہے، کیونکہ سونے چاندی کا مطلقاً استعمال منع ہے، اس میں سے چھالیا، تمباکو کھانا بھی منع ہے۔

مسئلہ ۲۶ فصاد فصد لیتے وقت[4] پٹی باندھتا ہے تاکہ رگیں ظاہر ہو جائیں، یہ پٹی ریشم کی ہو تو مرد کو باندھنا ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ ریشم کے مُصلّے پر نماز پڑھنا حرام نہیں۔[6] (ردالمحتار) مگر اس پر پڑھنا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۲۸ مکان کو ریشم، چاندی، سونے سے آراستہ کرنا مثلاً دیواروں، دروازوں پر ریشمی پردے لٹکانا اور جگہ جگہ قرینہ سے سونے چاندی کے ظروف و آلات[7] رکھنا، جس سے مقصود محض آرائش و زیبائش ہو تو کراہت ہے اور اگر تکبر و تفاخر سے ایسا کرتا ہے تو ناجائز ہے۔[8] (ردالمحتار) غالباً کراہت کی وجہ یہ ہوگی کہ ایسی چیزیں اگرچہ ابتداءً تکبر سے نہ ہوں، مگر

---

1 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨٤.

2 ......المرجع السابق، ص٥٨٥

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨٤.

4 ......یعنی فصد کھولنے والا رگ سے خون نکالتے وقت۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس ما يكره... إلخ، ج٥، ص٣٣٢.

6 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨٥.

7 ......یعنی برتن اور اَوزار۔

8 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٨٥.

www.dawateislami.net

بالآخر عموماً ان سے تکبر پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

مسئلہ ۲۹ فقہا و علما کو ایسے کپڑے پہننے چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے استفادہ[1] کا موقع ملے اور علم کی وقعت لوگوں کے ذہن نشین ہو۔[2] (ردالمحتار) اور اگر اس کو اپنا ذاتی تشخص و امتیاز مقصود ہو تو یہ مذموم ہے۔

مسئلہ ۳۰ کھانے کے وقت بعض لوگ گھٹنوں پر کپڑا ڈال لیتے ہیں تاکہ اگر شوربا ٹپکے تو کپڑے خراب نہ ہوں، جو کپڑا گھٹنوں پر ڈالا گیا اگر ریشم ہے تو ناجائز ہے۔ ریشم کا رومال ناک وغیرہ پونچھنے یا وضو کے بعد ہاتھ منھ پونچھنے کے لیے جائز ہے یعنی جبکہ اس سے پونچھنے کا کام لے، رومال کی طرح اُسے نہ رکھے اور تکبر بھی مقصود نہ ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱ سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے، جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے۔[4] (درمختار) یعنی جبکہ بٹن بغیر زنجیر ہوں اور اگر زنجیر والے بٹن ہوں تو ان کا استعمال ناجائز ہے کہ یہ زنجیر زیور کے حکم میں ہے، جس کا استعمال مرد کو ناجائز ہے۔

مسئلہ ۳۲ آشوب چشم[5] کی وجہ سے موتھ پر سیاہ ریشم کا نقاب ڈالنا جائز ہے کہ یہ عذر کی صورت ہے۔[6] (درمختار) اس زمانے میں رنگین چشمے بکتے ہیں، جو دھوپ اور روشنی کے موقع پر لگائے جاتے ہیں، ایسا چشمہ ہوتے ہوئے ریشم کے استعمال کی ضرورت نہیں رہتی۔

مسئلہ ۳۳ نابالغ لڑکوں کو بھی ریشم کے کپڑے پہنانا حرام ہے اور گناہ پہنانے والے پر ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا پہننا مرد کو منع ہے گہرا رنگ ہو کہ سرخ ہو جائے یا ہلکا ہو کہ زرد رہے دونوں کا ایک حکم ہے۔ عورتوں کو یہ دونوں قسم کے رنگ جائز ہیں، ان دونوں رنگوں کے سوا باقی ہر قسم کے رنگ زرد، سرخ، دھانی، بسنتی، چمپئی، نارنجی وغیرہا مردوں کو بھی جائز ہیں۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ سرخ رنگ یا شوخ رنگ کے کپڑے مرد نہ پہنے، خصوصاً جن رنگوں میں زنانہ پن ہو مرد اس کو بالکل نہ پہنے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی فائدہ حاصل کرنے۔ نفع اٹھانے۔

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸٦.

3 ...... المرجع السابق، ص۵۸۷۔۵۸۸.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸٦.

5 ...... یعنی آنکھ دُکھنا۔

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۸٦.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب التاسع في اللبس، ج۵، ص۳۳۱.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۹۰.

www.dawateislami.net

اور یہ ممانعت رنگ کی وجہ سے نہیں بلکہ عورتوں سے تشبہ ہوتا ہے اس وجہ سے ممانعت ہے، لہٰذا اگر یہ علت نہ ہو تو ممانعت بھی نہ ہوگی، مثلاً بعض رنگ اس قسم کے ہیں کہ عمامہ رنگا جاسکتا ہے اور کرتہ پاجامہ اسی رنگ سے رنگا جائے یا چادر رنگ کر اوڑھیں تو اس میں زنانہ پن ظاہر ہوتا ہے تو عمامہ کو جائز کہا جائے گا اور دوسرے کپڑوں کو مکروہ۔

مسئلہ ۳۵ جس کے یہاں میت ہوئی اسے اظہارِ غم میں سیاہ کپڑے پہننا، ناجائز ہے۔[1] (عالمگیری) سیاہ بلے لگانا[2] بھی ناجائز ہے کہ اولاً تو وہ سوگ کی صورت ہے، دوم یہ کہ نصاریٰ کا یہ طریقہ ہے۔

ایام محرم میں یعنی پہلی محرم سے بارہویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کہ یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سُرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے، کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لیے سُرخ پہنتے ہیں۔[3] (اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ)

مسئلہ ۳۶ اون اور بالوں کے کپڑے انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ سب سے پہلے سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ کپڑے پہنے۔ حدیث میں ہے کہ اون کے کپڑے پہن کر اپنے دلوں کو منور کرو کہ یہ دنیا میں مذلّت ہے اور آخرت میں نور ہے۔[4] (عالمگیری)

اور صوف یعنی اون کے کپڑے، اولیائے کاملین اور بزرگانِ دین نے پہنے اور ان کو صوفی کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صوف یعنی اون کے کپڑے پہنتے تھے۔ اگرچہ ان کے جسم پر کالی کملی ہوتی، مگر دل مخزن انوارِ الٰہی اور معدن اسرارِ نامتناہی ہوتا، مگر اس زمانے میں اون کے کپڑے بہت بیش قیمت ہوتے ہیں اور ان کا شمار لباسہائے فاخرہ میں ہوتا ہے، یہ چیزیں فقرا اور غربا کو کہاں ملیں، انھیں تو امرا اور رؤسا استعمال کرتے ہیں۔

فقہا اور حدیث کا مقصد غالبًا ان بیش قیمت اونی کپڑوں سے پورا نہ ہوگا، بلکہ وہی معمولی دیسی کمبل جو کم وقعت سمجھے جاتے ہیں، ان کے استعمال سے وہ بات پوری ہوگی۔

مسئلہ ۳۷ پاجامہ پہننا سنت ہے، کیونکہ اس میں بہت زیادہ سترعورت ہے۔[5] (عالمگیری) اس کو سنت بایں معنی کہا گیا ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اسے پسند فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم نے پہنا۔ خود حضور اقدس

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

2 ......یعنی بازو پر سیاہ پٹی لگانا۔

3 ......ماخوذ از فتاوی رضویہ، ج۲۲، ص۱۸۵.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تہبند پہنا کرتے تھے، پاجامہ پہننا ثابت نہیں۔

مسئلہ ۳۸ مرد کو ایسا پاجامہ پہننا جس کے پائنچے کے اگلے حصے پشت قدم پر رہتے ہوں مکروہ ہے۔ کپڑوں میں اسبال یعنی اتنا نیچا کرتہ، جبہ، پاجامہ، تہبند پہننا کہ ٹخنے چھپ جائیں ممنوع ہے، یہ کپڑے آدھی پنڈلی سے لے کر ٹخنے تک ہوں یعنی ٹخنے نہ چھپنے پائیں۔[1] (عالمگیری)

مگر پاجامہ یا تہبند بہت اونچا پہننا آج کل وہابیوں کا طریقہ ہے، لہٰذا اتنا اونچا بھی نہ پہنے کہ دیکھنے والا وہابی سمجھے۔ اس زمانے میں بعض لوگوں نے پاجامے بہت نیچے پہننے شروع کر دیے ہیں کہ ٹخنے تو کیا ایڑیاں بھی چھپ جاتی ہیں، حدیث میں اس کی بہت سخت ممانعت آئی ہے، یہاں تک کہ ارشاد فرمایا: ''ٹخنے سے جو نیچا ہو، وہ جہنم میں ہے۔''[2]

اور بعض لوگ اتنا اونچا پہنتے ہیں کہ گھٹنے بھی کھل جاتے ہیں جس کو نیکر کہتے ہیں، یہ نصرانیوں سے سیکھا ہے، اونچا پہنتے ہیں تو گھٹنے کھول دیتے ہیں اور نیچا پہنتے ہیں تو ایڑیاں چھپا دیتے ہیں۔ افراط و تفریط سے علیحدہ ہو کر مسنون طریقہ نہیں اختیار کرتے۔

بعض لوگ چوڑی دار پاجامہ پہنتے ہیں، اس میں بھی ٹخنے چھپتے ہیں اور عضو کی پوری ہیأت نظر آتی ہے۔ عورتوں کو بالخصوص چوڑی دار پاجامہ نہیں پہننا چاہیے، عورتوں کے پاجامے ڈھیلے ڈھالے ہوں اور نیچے ہوں کہ قدم چھپ جائیں، ان کے لیے جہاں تک پاؤں کا زیادہ حصہ چھپے اچھا ہے۔

مسئلہ ۳۹ موٹے کپڑے پہننا اور پرانا ہو جائے تو پیوند لگا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔[3] (عالمگیری) حدیث میں فرمایا کہ ''جب تک پیوند لگا کر پہن نہ لو، کپڑے کو پرانا نہ سمجھو۔''[4]

اور بہت باریک کپڑے نہ پہنے جس سے بدن کی رنگت جھلکے، خصوصاً تہبند کہ اگر یہ باریک ہے تو سترِ عورت نہ ہو سکے گا۔ اس زمانہ میں ایک یہ بلا بھی پیدا ہو گئی ہے کہ ساڑی کا تہبند پہنتے ہیں جس سے بالکل سترِ عورت نہیں ہوتا اور اسی کو پہن کر بعض لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں اور ان کی نماز بھی نہیں ہوتی کہ سترِ عورت نماز میں فرض ہے۔ بعض لوگ پاجامہ اور تہبند کی جگہ دھوتی باندھتے ہیں، دھوتی باندھنا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور اس سے سترِ عورت بھی نہیں ہوتا، چلنے میں ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے اور نظر آتا ہے۔

مسئلہ ۴۰ سدل یعنی سر یا شانے پر کپڑا ڈال کر اس کے کنارے لٹکائے رکھنا نماز میں مکروہ ہے، جس کا بیان گزر چکا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهو في النار، الحديث: ٥٧٨٧، ج٤، ص٤٦.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

4 ......"سنن الترمذی"، كتاب اللباس، باب ماجاء فی ترقيع الثوب، الحديث: ١٧٨٧، ج٣، ص٣٠٢.

www.dawateislami.net

مگر نماز میں نہ ہو تو مکروہ ہے یا نہیں اس میں تفصیل یہ ہے کہ اگر کرتہ یا پاجامہ یا تہبند پہنے ہوئے ہے اور چادر کو سر یا شانوں سے لٹکا دیا تو مکروہ نہیں اور اگر کرتہ نہیں پہنے ہوئے ہے تو سدل مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: پوستین[2] پہننا جائز ہے۔ بزرگانِ دین، علما و مشائخ نے پہنی ہے۔ جو جانور حلال نہیں، اگر اس کو ذبح کرلیا ہو یا اس کے چمڑے کی دباغت کرلی ہو تو اُس کی پوستین بھی پہنی جاسکتی ہے اور اس کی ٹوپی اوڑھی جاسکتی ہے، مثلاً لومڑی کی پوستین یا سمور کی پوستین کہ بلی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے جس کی پوستین بنائی جاتی ہے۔ اسی طرح سنجاب کی پوستین، یہ گھونس[3] کی شکل کا جانور ہوتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: درندہ جانور شیر چیتا وغیرہ کی پوستین میں بھی حرج نہیں اس کو پہن سکتے ہیں، اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔[5] (عالمگیری) اگرچہ افضل اس سے بچنا ہے۔ حدیث میں ''چیتے کی کھال پر سوار ہونے کی ممانعت آئی ہے۔''[6]

مسئلہ ۴۳: ناک منھ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ منھ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے، اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہ تکبر ہو تو منع ہے۔[7] (عالمگیری)

عمامہ کا بیان

عمامہ باندھنا سنت ہے، خصوصاً نماز میں کہ جو نماز عمامہ کے ساتھ پڑھی جاتی ہے، اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔ عمامہ کے متعلق چند حدیثیں اوپر ذکر کی جاچکی ہیں۔

مسئلہ ۱: عمامہ باندھے تو اس کا شملہ پیٹھ پر دونوں شانوں کے درمیان لٹکالے۔ شملہ کتنا ہونا چاہیے اس میں اختلاف ہے، زیادہ سے زیادہ اتنا ہو کہ بیٹھنے میں نہ دبے۔[8] (عالمگیری) بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے، یہ سنت کے خلاف ہے اور بعض شملہ کو اوپر لاکر عمامہ میں گھرس دیتے ہیں، یہ بھی نہ چاہیے خصوصاً حالتِ نماز میں ایسا ہے تو نماز مکروہ ہوگی۔

---

1 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

2 ......یعنی کھال کا کوٹ یا کُرتہ۔ 3 ...... یعنی بڑا چوہا۔

4 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

5 ......المرجع السابق.

6 ......''المصنف'' لعبد الرزاق، كتاب الطهارة، باب جلود السباع، رقم: ٢٢٠، ج١، ص٥٤.

7 ......''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ج٥، ص٣٣٣.

8 ......المرجع السابق، ص٣٣٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ عمامہ کو جب پھر سے باندھنا ہو تو اسے اتار کر زمین پر پھینک نہ دے، بلکہ جس طرح لپیٹا ہے اُسی طرح اودھیڑا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ ٹوپی پہننا خود حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے ثابت ہے۔[2] (عالمگیری) مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام عمامہ بھی باندھتے تھے یعنی عمامہ کے نیچے ٹوپی ہوتی اور یہ فرمایا کہ ''ہم میں اور اُن میں فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔''[3] یعنی ہم دونوں چیزیں رکھتے ہیں اور وہ صرف عمامہ ہی باندھتے ہیں، اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہاں کے کفار بھی اگر پگڑی باندھتے ہیں تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔

بعض نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا کہ صرف ٹوپی پہننا مشرکین کا طریقہ ہے، مگر یہ قول صحیح نہیں کیونکہ مشرکینِ عرب بھی عمامہ باندھا کرتے تھے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں مذکور ہے کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کا چھوٹا عمامہ سات ہاتھ کا اور بڑا عمامہ بارہ ہاتھ کا تھا۔[4] بس اسی سنت کے مطابق عمامہ رکھے، اس سے زیادہ بڑا نہ رکھے۔ بعض لوگ بہت بڑے عمامے باندھتے ہیں، ایسا نہ کرے کہ سنت کے خلاف ہے۔ مارواڑ کے علاقے میں بہت سے لوگ پگڑیاں باندھتے ہیں، جو بہت کم چوڑی ہوتی ہیں اور چالیس پچاس گز لمبی ہوتی ہیں، اس طرح کی پگڑیاں مسلمان نہ باندھیں۔

متفرق مسائل: بزرگانِ دین، اولیا و صالحین کے مزاراتِ طیبہ پر غلاف ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحبِ مزار کی وقعت نظرِ عوام میں پیدا ہو، اُن کا ادب کریں اُن کے برکات حاصل کریں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ یادداشت کے لیے یعنی اس غرض سے کہ بات یاد رہے بعض لوگ رومال یا کمر بند میں گرہ لگا لیتے ہیں یا کسی جگہ انگلی وغیرہ پر ڈورا باندھ لیتے ہیں، یہ جائز ہے اور بلا وجہ ڈورا باندھ لینا مکروہ ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۵ گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسماءِ الٰہیہ[7] یا ادعیہ[8] سے تعویذ کیا

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس... إلخ، ج٥، ص٣٣٠.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... ''سنن الترمذي''، كتاب اللباس، باب العمائم على القلانس، الحديث: ١٧٩١، ج٣، ص٣٠٥.

4 ...... ''مرقاة المفاتيح'' شرح ''مشكاة المصابيح''، كتاب اللباس، الباب الثاني، تحت الحديث: ٤٣٤٠، ج٨، ص١٤٨.

5 ...... ''ردالمحتار''، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٩.

6 ...... ''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٩.

7 ...... اللہ تعالٰی کے ناموں۔ 8 ...... دعاؤں۔

www.dawateislami.net

جائے اور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانۂ جاہلیت میں کیے جاتے تھے، اسی طرح تعویذات اور آیات و احادیث و ادعیہ کو رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا بھی جائز ہے۔ جنب و حائض و نفسا بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ غلاف میں ہوں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶ بچھونے یا مُصلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو[2] یا روشنائی سے لکھی ہو، اگرچہ حروف مفردہ لکھے ہوں کیونکہ حروف مفردہ[3] کا بھی احترام ہے۔[4] (ردالمحتار) اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا، اُن پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں، ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۷ بعض کاشتکار اپنے کھیتوں میں کپڑا لپیٹ کر کسی لکڑی پر لگا دیتے ہیں، اس سے مقصود نظرِ بد سے کھیتوں کو بچانا ہوتا ہے کیونکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے گی، اس کے بعد زراعت پر پڑے گی اور اُس صورت میں زراعت کو نظر نہیں لگے گی، ایسا کرنا ناجائز نہیں کیونکہ نظر کا لگنا صحیح ہے، احادیث سے ثابت ہے، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرے یہ کہے:

تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِیْهِ .

یا اردو میں یہ کہدے کہ اللہ (عزوجل) برکت کرے۔ اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔[5] (ردالمحتار)

جوتا پہننے کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے، گویا وہ سوار ہے یعنی کم تھکتا ہے۔''[6]

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو میں نے ایسی

---

1 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۶۰۰.

2 ...... یعنی کڑھائی کی گئی ہو۔

3 ...... یعنی جُدا جُدا لکھے ہوئے حروف۔

4 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۶۰۰.

5 ...... ''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۶۰۱.

6 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب اللباس، باب إستحباب لبس النعال... إلخ، الحدیث: ۶۷-(۲۰۹۷)، ص۱۱۶۱.

www.dawateislami.net

نعلین پہنے دیکھا، جن میں بال نہ تھے۔[1]

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی نعلین میں دو قبال تھے۔[2] یعنی انگلیوں کے مابین دو تسمے تھے۔

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب جوتا پہنے تو پہلے دہنے پاؤں میں پہنے اور جب اوتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کہ دہنا پہننے میں پہلے ہو اور اُتارنے میں پیچھے۔''[3]

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں اتاردے یا دونوں پہن لے۔''[4]

حدیث ۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ تسمہ کو درست کرلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے۔''[5]

حدیث ۷ ترمذی نے جابر سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے کھڑے ہوکر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔[6]

یہ حکم ان جوتوں کا ہے جن کو کھڑے ہوکر پہننے میں دِقت ہوتی ہے، جن میں تسمے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح بوٹ جوتا بھی بیٹھ کر پہنے کہ اس میں بھی فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہوکر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے اور جو اس قسم کے نہ ہوں جیسے سلیم شاہی یا پمپ یا وہ چپل جس میں تسمہ باندھنا نہیں ہوتا، ان کو کھڑے ہوکر پہننے میں مضایقہ نہیں۔

حدیث ۸ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کبھی ایک نعل پہن کر بھی چلے ہیں۔[7] یہ بیان جواز کے لیے ہوگا یا دو ایک قدم چلنا ہوا ہوگا مثلاً حجرے کا دروازہ کھولنے کے لیے۔

---

1 ......''صحيح البخاري''،كتاب اللباس، باب النعال السبتية وغيرها، الحديث:٥٨٥١،ج٤،ص٦٤.

2 ......المرجع السابق، باب قبالان في نعل...إلخ، الحديث:٥٨٥٧،ج٤،ص٦٦.

3 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث:١٠٠١٠،ج٣،ص٤٩٤.

4 ......''صحيح البخاري''،كتاب اللباس، باب لايمشي في نعل واحدة، الحديث:٥٨٥٦،ج٤،ص٦٦.

5 ......''صحيح مسلم''،كتاب اللباس، باب النهي عن اشتمال الصماء، الحديث:٧١۔(٢٠٩٩)،ص١١٦٢.

6 ......''سنن ابن ماجه''،كتاب اللباس، باب الإنتعال قائما، الحديث:٣٦١٨،ج٤،ص١٦٧.

7 ......''سنن الترمذي''،كتاب اللباس، باب ماجاء في الرخصة في المشي...إلخ،الحديث:١٧٨٤،ج٣،ص٣٠١.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ ابوداود نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی، کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے، بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے، ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔

حدیث ۱۰ ابوداود نے عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سر دیکھتا ہوں؟ انھوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ہم کو کثرتِ ارفاہ یعنی بنے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے۔ اُس نے کہا، کیا بات ہے کہ آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انھوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔[2]

مسئلہ ۱ بال کے چمڑے کی جوتیاں جائز ہیں، بلکہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بعض مرتبہ اس قسم کی نعلین استعمال فرمائی ہیں۔ لوہے کی کیلوں سے سلے ہوئے جوتے جائز ہیں، بلکہ اس زمانے میں ایسے بہت جوتے بنتے ہیں جن کی سلائی کیلوں سے ہوتی ہے۔[3] (عالمگیری)

انگوٹھی اور زیور کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ وقیصر ونجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کی، کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی، جس میں یہ نقش تھا ''محمد رسول اللہ''۔[4]

امام بخاری کی روایت میں ہے، کہ ''انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا۔
ایک سطر میں محمد، دوسری میں رسول، تیسری میں اللہ''۔[5]

حدیث ۲ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب اللباس، باب في لباس النساء...إلخ، الحدیث:٤٠٩٩، ج٤، ص٨٤.

2 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الترجل، باب النهي عن كثير من الارفاه...إلخ، الحدیث:٤١٦٠، ج٤، ص١٠٢.

3 ...... ''الفتاوی الهندیة''، کتاب الکراهیة، الباب التاسع في اللبس...إلخ، ج٥، ص٣٣٣.

4 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب اللباس، باب فی اتخاذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما...إلخ، الحدیث:٥٦ـ(٢٠٩٢)، ص١١٥٩.

5 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب اللباس، باب هل یجعل نقش الخاتم ثلاثة أسطر، الحدیث:٥٨٧٨، ج٤، ص٧١.

www.dawateislami.net

نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔[1]

اور ایک روایت میں ہے، کہ اس کو دہنے ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی، جس میں یہ نقش تھا۔ محمد رسول اللہ اور یہ فرمایا کہ ''کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے اور حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔[2]

حدیث ۳ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُس کا نگینہ بھی تھا۔[3]

حدیث ۴ صحیح بخاری و مسلم میں انھیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے دہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔[4]

حدیث ۵ مسلم کی روایت انھیں سے ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں۔[5]

حدیث ۶ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمایا۔[6]

حدیث ۷ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابوداود و نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم دہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔[7] اور ابوداود نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔[8]

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب اللباس، باب تحریم خاتم الذھب علی الرجال...إلخ، الحدیث: ۵۳ـ(۲۰۹۱)، ص۱۱۵۷.

2 ......المرجع السابق، باب لبس النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما، الحدیث: ۵۵ـ(۲۰۹۱)، ص۱۱۵۸.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب اللباس، باب فص الخاتم، الحدیث: ۵۸۷۰، ج۴، ص۶۹.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب اللباس، باب في خاتم الورق فصه حبشي، الحدیث: ۶۲ـ(۲۰۹۴)، ص۱۱۶۰.

5 ......المرجع السابق، باب في لبس الخاتم في الخنصر من الید، الحدیث: ۶۳ـ(۲۰۹۵)، ص۱۱۶۰.

6 ......المرجع السابق، باب النهی عن التختم في الوسطی...إلخ، الحدیث: ۶۵ـ(۲۰۹۵)، ص۱۱۶۱.

7 ......"سنن أبي داود"، کتاب الخاتم، باب ماجاء في التختم في الیمین أو الیسار، الحدیث: ۴۲۲۶، ج۴، ص۱۲۳.

8 ......المرجع السابق، الحدیث: ۴۲۲۷، ج۴، ص۱۲۴.

www.dawateislami.net

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی دہنے میں پہنی اور کبھی بائیں میں، مگر بیہقی نے کہا کہ دہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا منسوخ ہے۔ (1)

حدیث ۸ ابوداود ونسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے دہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ ''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں'' (2)

حدیث ۹ صحیح مسلم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔ (3)

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تشریف لے گئے۔ کسی نے ان سے کہا، اپنی انگوٹھی اٹھالو اور کسی کام میں لانا۔ انھوں نے کہا، خدا کی قسم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا، جبکہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے اُسے پھینک دیا۔ (4)

حدیث ۱۱ ابوداود ونسائی نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور سونا پہننے سے ممانعت فرمائی، مگر ریزہ ریزہ کرکے یعنی اگر کپڑے میں سونے کے باریک باریک ریزہ لگائے جائیں تو ممنوع نہیں۔ (5)

حدیث ۱۲ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں، کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں، کیونکہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی۔'' (6) لہٰذا مردوں کے لیے برا ہے، چھوٹے اور بڑے دونوں کے لیے۔

حدیث ۱۳ ترمذی وابوداود ونسائی نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے

(1)......انظر: ''التوشیح''شرح''الجامع الصحیح''للسیوطي، کتاب اللباس، باب من جعل فص الخاتم في بطن کفه، تحت الحدیث:٥٨٧٦، ج٨، ص٣٥٩٨.

(2)......''سنن أبي داود''، کتاب اللباس، باب في الحریر للنساء، الحدیث:٤٠٥٧، ج٤، ص٧١.

(3)......''صحیح مسلم''، کتاب اللباس، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، الحدیث:٢٩-(٢٠٧٨)، ص١١٥٢.

(4)......المرجع السابق، باب تحریم خاتم الذهب علی الرجال...إلخ، الحدیث:٥٢-(٢٠٩٠)، ص١١٥٧.

(5)......''سنن أبي داود''، کتاب الخاتم، باب ماجاء في الذهب للنساء، الحدیث:٤٢٣٩، ج٤، ص١٢٧.

(6)......''الموطأ'' للإمام مالك، کتاب اللباس، باب ماجاء في لبس الثیاب المصبغة والذهب، الحدیث:١٧٣٧، ج٢، ص٤٠٩.

www.dawateislami.net

ہوئے تھے، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پھینکا اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔'' (1)

ترمذی کی روایت میں ہے کہ لوہے کے بعد سونے کی انگوٹھی پہن کر آئے، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: کہ ''کیا بات ہے کہ تم کو جنتیوں کا زیور پہنے دیکھتا ہوں۔'' (2) یعنی سونا تو اہلِ جنت جنت میں پہنیں گے۔

حدیث ۱۴ ابوداود و نسائی نے **عبداللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) دس۱۰ چیزوں کو برا بتاتے تھے:

① زردی یعنی مرد کو خلوق استعمال کرنا۔ ② سپید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا۔ ③ تہبند لٹکانا۔ ④ سونے کی انگوٹھی پہننا۔ ⑤ بے محل عورت کا زینت کو ظاہر کرنا یعنی شوہر اور محارم کے سوا دوسروں کے سامنے اظہارِ زینت۔ ⑥ پانسا پھینکنا یعنی چوسر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا۔ ⑦ جھاڑ پھونک کرنا، مگر معوذات سے یعنی جس میں ناجائز الفاظ ہوں ان سے جھاڑ پھونک منع ہے۔ اور ⑧ تعویذ باندھنا یعنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف شرع الفاظ ہوں۔ اور ⑨ پانی کو غیر محل میں گرانا یعنی وطی کے بعد منی کو باہر گرانا کہ یہ آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد لواطت ہو۔ اور ⑩ بچہ کو فاسد کردینا، مگر اس دسویں کو حرام نہیں کیا یعنی بچہ کے دودھ پینے کے زمانے میں اس کی ماں سے وطی کرنا کہ اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ خراب ہوجائے گا۔ (3)

حدیث ۱۵ ابوداود نے **عبداللہ** بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لائی اور اُس کے پاؤں میں گھنگرو تھے۔ حضرت عمر نے انھیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے سنا ہے کہ ''ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔'' (4)

حدیث ۱۶ ابوداود نے روایت کی، کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی، جس کے پاؤں میں

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الخاتم، باب ماجاء في خاتم الحديد، الحديث: ٤٢٢٣، ج٤، ص١٢٢.

2 ...... "سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب ماجاء في خاتم الحديد، الحديث: ١٧٩٢، ج٣، ص٣٠٥.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الخاتم، باب ماجاء في خاتم الذهب، الحديث: ٤٢٢٢، ج٤، ص١٢١.

4 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في الجلاجل، الحديث: ٤٢٣٠، ج٤، ص١٢٤.

www.dawateislami.net

گھنگرو بج رہے تھے، فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا، جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا۔ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے سنا ہے، کہ ''جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں، اس میں فرشتے نہیں آتے۔'' [1]

مسئلہ ۱ مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے، صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے، جو وزن میں ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔ تلوار کا حلیہ چاندی کا جائز ہے یعنی اس کے نیام اور قبضہ یا پر تلے [2] میں چاندی لگائی جاسکتی ہے، بشرطیکہ وہ چاندی موضع استعمال میں نہ ہو۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جاسکتی ہے، دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہا ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔

حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں؟ انھوں نے اس کو بھی اتار دیا اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا کہ ''چاندی کی اور اس کو ایک مثقال پورا نہ کرنا۔'' [4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ بعض علما نے یشب [5] اور عقیق [6] کی انگوٹھی جائز بتائی اور بعض نے ہر قسم کے پتھر کی انگوٹھی کی اجازت دی اور بعض ان سب کی ممانعت کرتے ہیں۔

لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ چاندی کے سوا ہر قسم کی انگوٹھی سے بچا جائے، خصوصاً جبکہ صاحبِ ہدایہ جیسے جلیل القدر کا میلان ان سب کے عدم جواز [7] کی طرف ہے۔

مسئلہ ۴ انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے نگینہ نہیں، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہوسکتا ہے۔ عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہا سب کا نگینہ جائز ہے۔ [8] (درمختار)

---

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الخاتم، باب ماجاء في الجلاجل، الحديث: ٤٢٣١، ج٤، ص١٢٥.

2 ......یعنی وہ پٹی یا چوڑا تسمہ جس میں تلوار لٹکی رہتی ہے۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٢.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٣.

"سنن أبي داود"، كتاب الخاتم، باب ماجاء في خاتم الحديد، الحديث: ٤٢٢٣، ج٤، ص١٢٢.

5 ......یعنی ایک قیمتی پتھر کا نام جو مائل بہ سبزی ہوتا ہے۔　6 ......یعنی ایک سرخ رنگ کا قیمتی پتھر۔　7 ......یعنی ناجائز ہونے۔

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵: جب ان چیزوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں تو ان کا بنانا اور بیچنا بھی ممنوع ہوا کہ یہ ناجائز کام پر اعانت[1] ہے۔ ہاں بیع کی[2] ممانعت ویسی نہیں جیسی پہننے کی ممانعت ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی ممانعت نہیں۔[4] (عالمگیری) اس سے معلوم ہوا کہ سونے کے زیوروں میں جو بہت لوگ اندر تانبے یا لوہے کی سلاخ رکھتے ہیں اور اوپر سے سونے کا پتّر چڑھا دیتے ہیں، اس کا پہننا جائز ہے۔

مسئلہ ۷: انگوٹھی کے نگینہ میں سوراخ کرکے اس میں سونے کی کیل ڈال دینا جائز ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۸: انگوٹھی اُنھیں کے لیے مسنون ہے جن کو مہر کرنے کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور علما جو فتویٰ پر مہر کرتے ہیں، ان کے سوا دوسروں کے لیے جن کو مہر کرنے کی حاجت نہ ہو مسنون نہیں مگر پہننا جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مرد کو چاہیے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ ہاتھ کی پشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہننا زینت کے لیے ہے اور زینت اسی صورت میں زیادہ ہے کہ نگینہ باہر کی جانب رہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۰: دہنے یا بائیں جس ہاتھ میں چاہیں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا میں پہنی جائے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: انگوٹھی پر اپنا نام کندہ کرا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نام پاک بھی کندہ کرا سکتا ہے، مگر ''محمد رسول اللہ'' یعنی یہ عبارت کندہ نہ کرائے کہ یہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی انگشتری پر تین سطروں میں کندہ تھی، پہلی سطر محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)، دوسری رسول، تیسری اسم جلالت اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرما دیا تھا کہ کوئی دوسرا شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے۔ نگینہ پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: انگوٹھی وہی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ

---

1 ......مدد۔ 2 ......یعنی فروخت کرنے کی۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۹۵.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب العاشر في إستعمال الذهب والفضة، ج۵، ص۳۳۵.

5 ......"الهداية"، کتاب الکراهية، فصل في اللبس، ج٤، ص۳٦۷.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب العاشر في إستعمال الذهب والفضة، ج۵، ص۳۳۵.

7 ......"الهداية"، کتاب الکراهية، فصل في اللبس، ج٤، ص۳٦۷.

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۹٦.

9 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔[1] (ردالمحتار) اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں، عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۳ ملتے ہوئے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوانا جائز ہے اور اگر کسی کی ناک کٹ گئی ہو تو سونے کی ناک بنوا کر لگا سکتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ضرورت کی وجہ سے سونے کو جائز کہا گیا، کیونکہ چاندی کے تار سے دانت باندھے جائیں یا چاندی کی ناک لگائی جائے تو اس میں تعفن[2] پیدا ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ دانت گر گیا اسی دانت کو سونے یا چاندی کے تار سے بندھوا سکتا ہے، دوسرے شخص کا دانت اپنے میں نہیں لگا سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ لڑکوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا، وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلاضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کہ اُس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے، اب اُنھیں چھوڑ دو اور بِسْمِ اللہ کہہ کر دروازے بند کر لو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بِسْمِ اللہ کہہ کر مشکوں کے دہانے باندھو اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو، ڈھانکو نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو۔''[6]

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے، کہ ''برتن چھپا دو اور مشکوں کے مونھ بند کر دو اور دروازے بھیڑ دو اور بچوں کو

---

1 ......''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۹۷.

2 ......بدبو۔

3 ...... ''الفتاوی الهندية''، کتاب الکراهية، الباب العاشر في إستعمال الذهب والفضة، ج۵، ص۳۳٦.

4 ......''الفتاوی الهندية''، کتاب الکراهية، الباب العاشر في إستعمال الذهب والفضة، ج۵، ص۳۳٦.

5 ......''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۵۹۸.

6 ......''صحيح مسلم''، کتاب الأشربة، باب الأمر بتغطية الإناء...إلخ، الحديث:۹۷۔(۲۰۱۲)، ص۱۱۱٤.

www.dawateislami.net

سمیٹ لو، شام کے وقت کیونکہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں اورا چک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ کرلے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔" [1]

مسلم کی ایک روایت میں ہے، "برتن چھپادو اور مشک کا مونھ باندھ دو اور دروازے بند کردو اور چراغ بجھادو کہ شیطان مشک کونہیں کھولے گا اور نہ دروازہ اور برتن کھولے گا، اگر کچھ نہ ملے تو بِسْمِ اللہ کہہ کر ایک لکڑی آڑی کرکے رکھ دے۔" [2]

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے، کہ "سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے، جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا مونھ باندھا ہوا نہیں ہے، اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔" [3]

حدیث ۲ امام احمد ومسلم وابوداود نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: "جب آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشا کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوپایوں اور بچوں کو نہ چھوڑو، کیونکہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔" [4]

حدیث ۳ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔" [5]

حدیث ۴ صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں جل گیا، حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ "یہ آگ تمھاری دشمن ہے، جب سویا کرو تو بجھا دیا کرو۔" [6]

حدیث ۵ شرح السنہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ "جب رات میں کتے کا بھونکنا اور گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھو کہ وہ اُس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب پہچل بند ہوجائے [7] تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عزوجل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے، زمین پر منتشر کرتا ہے۔" [8]

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب بدء الخلق، باب إذا وقع الذباب في شراب أحدکم...إلخ، الحدیث:٣٣١٦، ج٢، ص٤٠٨.

2 ......"صحیح مسلم"، کتاب الأشربة، باب الأمر بتغطیة الإناء...إلخ، الحدیث:٩٦-(٢٠١٢)، ص١١١٤.

3 ......المرجع السابق، الحدیث:٩٩-(٢٠١٤)، ص١١١٥.

4 ......المرجع السابق، الحدیث:٩٨-(٢٠١٣)، ص١١١٥.

5 ......"صحیح البخاري"، کتاب الإستئذان، باب لا تترك النار في البیت عند النوم، الحدیث:٦٢٩٣، ج٤، ص١٨٦.

6 ......المرجع السابق، الحدیث:٦٢٩٤، ج٤، ص١٨٦.

7 ......یعنی جب لوگوں کی آمدورفت بند ہوجائے۔

8 ......"شرح السنة"، کتاب الأشربة، باب إیکاء الأسقیة و تخمیر الآنیة، الحدیث:٢٩٥٤، ج٦، ص١٤١-١٤٢.

www.dawateislami.net

بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے آداب

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ ﴾ [1]

''(لقمان نے بیٹے سے کہا) کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ ٹیڑھا نہ کر اور زمین پر اِتراتا نہ چل، بے شک اللہ (عزوجل) کو پسند نہیں ہے کوئی اِترانے والا، فخر کرنے والا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر، بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ﴿٣٧﴾ ﴾ [2]

''اور زمین میں اِتراتا نہ چل، بے شک تو ہرگز نہ توزمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہنچے گا۔''

﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ ﴾ [3]

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں، جاہل جب ان سے مخاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں: سلام اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات گزارتے ہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ ﴾ [4]

''اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو، اللہ (عزوجل) تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اُوٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو، اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔''

---

1 ......پ ٢١، لقمٰن: ١٨ ـ ١٩.

2 ......پ ١٥، بنیٓ اسرآء يل: ٣٧.

3 ......پ ١٩، الفرقان: ٦٣ ـ ٦٤.

4 ......پ ٢٨، المجادلة: ١١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اوٹھا کر خود بیٹھ جائے ولیکن ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو۔''[1] یعنی بیٹھنے والوں کو یہ چاہیے کہ آنے والے کے لیے سرک جائیں اور جگہ دے دیں کہ وہ بھی بیٹھ جائے یا یہ کہ آنے والا کسی کو نہ اٹھائے بلکہ ان سے کہے کہ سرک جاؤ، مجھے بھی جگہ دیدو۔

صحیح بخاری میں یہ بھی مذکور ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اسے مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔[2] حضرت ابن عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کا یہ فعل کمال ورع سے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا جی نہ چاہتا ہو اور محض ان کی خاطر سے جگہ چھوڑ دی ہو۔

حدیث ۲ ابوداود نے سعید بن ابی الحسن سے روایت کی، کہتے ہیں: کہ ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے پاس ایک شہادت میں آئے۔ ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ گیا، انھوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ ''کوئی شخص ایسے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پوچھے جس کو یہ کپڑا پہنایا نہیں ہے۔''[3]

اس حدیث میں بھی اگر چہ یہ نہیں ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو اس کی جگہ سے اٹھایا ہو، بلکہ وہ شخص خود اٹھ گیا تھا اور بظاہر یہ صورت ممانعت کی نہیں ہے مگر یہ کمال احتیاط ہے کہ انھوں نے اس صورت میں بھی بیٹھنا گوارا نہ کیا کہ اگر چہ اٹھنے کو کہا نہیں مگر اٹھنا چونکہ انھیں کے لیے ہوا، لہٰذا یہ خیال کیا کہ کہیں یہ بھی اٹھانے ہی کے حکم میں نہ ہو۔

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا، پھر آ گیا تو اس جگہ کا وہی حق دار ہے۔''[4] یعنی جبکہ جلد آجائے۔

حدیث ۴ ابوداود نے ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب بیٹھتے اور ہم لوگ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے پاس بیٹھتے اور اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو نعلین مبارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ جاتے اس سے صحابہ کو یہ پتا چلتا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تشریف لائیں گے اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔[5]

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب تحريم إقامة الإنسان من موضعه...إلخ، الحديث:۲۸ـ(۲۱۷۷)، ص۱۱۹۸.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الإستئذان، باب ﴿إِذَا قِيْلَ لَكُمْ ...إلخ﴾، الحديث: ۶۲۷۰، ج۴، ص۱۷۹.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الرجل يقوم للرجل من مجلسه، الحديث:۴۸۲۷، ج۴، ص۳۳۹.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به، الحديث:۳۱ـ(۲۱۷۹)، ص۱۱۹۹.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب إذا قام من مجلسه ثم رجع، الحديث:۴۸۵۴، ج۴، ص۳۴۶.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ ترمذی و ابوداود نے عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کسی کو یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کر دے (یعنی دونوں کے درمیان میں بیٹھ جائے)، مگر ان کی اجازت سے۔'' (1)

حدیث ۶ بیہقی نے شعب الایمان میں واثلہ بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس کے لیے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اپنی جگہ سے سرک گئے اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) جگہ کشادہ موجود ہے، (حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں)۔ ارشاد فرمایا: ''مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے، اس کے لیے سرک جائے۔'' (2)

حدیث ۷ رزین نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب مسجد میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں سے احتبا کرتے۔'' (3)

احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث ۸ ابوداود نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ ''نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب نماز فجر پڑھ لیتے چار زانو بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔'' (4)

حدیث ۹ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا کچھ سایہ میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔'' (5)

حدیث ۱۰ ابوداود نے عمرو بن شرید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں: میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کے پیچھے کر لیا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی پر ٹیک لگائی۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية الجلوس... إلخ، الحديث: ٢٧٦١، ج٤، ص٣٤٦.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في مقاربة و موادة أهل الدين، فصل في قيام المرء... إلخ، الحديث: ٨٩٣٣، ج٦، ص٤٦٨.

3 ......"مشكاة المصابيح"، كتاب الآداب، باب الجلوس... إلخ، الحديث: ٤٧١٣، ج٣، ص٢١.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الادب، باب في الرجل يجلس متربعا، الحديث: ٤٨٥٠، ج٤، ص٣٤٥.

5 ......المرجع السابق، باب في الجلوس بين الظل الشمس، الحديث: ٤٨٢١، ج٤، ص٣٣٧.

www.dawateislami.net

میرے پاس سے گزرے اور یہ فرمایا: ''کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو، جن پر خدا کا غضب ہے۔'' (1)

حدیث ۱۱ ابوداود نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی یعنی مجلس کے کنارہ پر بیٹھتے اسے چیر کر اندر نہیں گھستے۔ (2)

حدیث ۱۲ طبرانی نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لیے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں، تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ ان کو راضی کرے۔'' (3)

حدیث ۱۳ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''چند کلمات ہیں کہ جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا۔ اللہ تعالٰی اس کے گناہ مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر و مجلس ذکر میں ان کو کہے گا، تو اللہ عزوجل ان کو اس خیر پر مہر کر دے گا، جس طرح کوئی شخص انگوٹھی سے مہر کرتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔'' (4)

حدیث ۱۴ حاکم نے مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے۔ انھوں نے نقصان کیا اگر اللہ عزوجل چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔'' (5)

حدیث ۱۵ بزار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب بیٹھو جوتے اتار لو، تمھارے قدم آرام پائیں گے۔'' (6)

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے، جبکہ چت لیٹا ہو۔ (7)

---

1 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في الجلسة المکروھة، الحدیث:٤٨٤٨، ج٤، ص٣٤٥.

2 ......المرجع السابق، باب في التحلق، الحدیث:٤٨٢٥، ج٤، ص٣٣٩.

3 ......"کنزالعمال"، کتاب الصحبة، رقم: ٢٥٣٧٠، ج٩، ص٥٨.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في کفارة المجلس، الحدیث:٤٨٥٧، ج٤، ص٣٤٧.

5 ......"المستدرك"، کتاب الدعاء والتکبیر...إلخ، باب ما عمل آدمي من عمل...إلخ، الحدیث:١٨٦٩، ج٢، ص١٦٨.

6 ......"کنزالعمال"، کتاب الصحبة، رقم: ٢٥٣٩٠، ج٩، ص٥٩.

7 ......"صحیح مسلم"، کتاب اللباس...إلخ، باب في منع الإستلقاء..إلخ، الحدیث:٧٢ـ(٢٠٩٩)، ص١١٦٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں عباد بن تمیم سے روایت ہے، وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو مسجد میں لیٹے ہوئے میں نے دیکھا، حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا تھا۔'' [1]

یہ بیان جواز کے لیے ہے اور اس صورت میں کہ ستر کھلنے کا اندیشہ نہ ہو، اور پہلی حدیث اس صورت میں ہے کہ ستر کھلنے کا اندیشہ ہو۔ مثلاً آدمی تہبند پہنے ہو اور چت لیٹ کر ایک پاؤں کھڑا کر کے اس پر دوسرے کو رکھے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اگر پاؤں پھیلا کر ایک کو دوسرے پر رکھے تو اس صورت میں کھلنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

حدیث ۱۸ شرح سنہ میں ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم جب رات میں منزل میں اوترتے تو دہنی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اوترتے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔'' [2]

حدیث ۱۹ ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔ [3]

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا، فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ (عزوجل) پسند نہیں کرتا۔'' [4]

حدیث ۲۱ ابوداود و ابن ماجہ نے طخفہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، (یہ اصحاب صفہ میں سے تھے) کہتے ہیں، سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے۔'' میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم تھے۔ [5]

حدیث ۲۲ ابن ماجہ نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم میرے پاس سے گزرے اور پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا: ''اے جندب (یہ حضرت ابوذر کا نام ہے) یہ جہنمیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔'' [6] یعنی اس طرح کافر لیٹتے ہیں یا یہ کہ جہنمی جہنم میں اس طرح لیٹیں گے۔

---

1 ......''صحیح البخاري''، کتاب الإستئذان، باب الإستلقاء، الحدیث:٦٢٨٧، ج٤، ص١٨٤.

2 ......''شرح السنة''، کتاب الإستئذان، باب کیفیة النوم، الحدیث:٣٢٥٢، ج٦، ص٣٨٠.

3 ......''سنن الترمذي''، کتاب الأدب، باب ماجاء، في الاتکاء، الحدیث:٢٧٧٩، ج٤، ص٣٥٣.

4 ......المرجع السابق، باب ماجاء في کراهیة الإضطجاع علی البطن، الحدیث:٢٧٧٧، ج٤، ص٣٥٢.

5 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في الرجل ینبطح علی بطنه، الحدیث:٥٠٤٠، ج٤، ص٤٠٢.

6 ......''سنن ابن ماجه''، کتاب الأدب، باب النهي عن الإضطجاع علی الوجه، الحدیث:٣٧٢٤، ج٤، ص٢١٤. و''المشکوٰة المصابیح''، کتاب الآداب، باب الجلوس... إلخ، الحدیث ٤٧٣١، ج٢، ص١٧٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۳ ابوداود نے علی بن شیبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص ایسی چھت پر رات میں رہے، جس پر روک نہیں ہے یعنی دیوار یا منڈیر نہیں ہے اس سے ذمہ بری ہے۔''[1] یعنی اگر رات میں چھت سے گر جائے تو اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

حدیث ۲۴ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا کہ جس پر روک نہ ہو۔[2]

حدیث ۲۵ ابویعلیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو ملامت کرے۔''[3]

حدیث ۲۶ امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے تنہائی سے منع فرمایا۔''[4] یعنی اس سے کہ آدمی تنہا سوئے۔

حدیث ۲۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔''[5]

حدیث ۲۸ ابوداود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔''[6]

حدیث ۲۹ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تمھارے سامنے عورتیں آجائیں تو ان کے درمیان میں نہ گزرو، داہنے یا بائیں کا راستہ لے لو۔''[7]

مسئلہ ۱ قیلولہ[8] کرنا جائز بلکہ مستحب ہے۔[9] (عالمگیری) غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شبِ بیداری کرتے

---

1 ......''سنن أبي داود''،کتاب الأدب، باب في النوم علی سطح غیرمحجر،الحدیث:٥٠٤١،ج٤،ص٤٠٢.
و''مشکاۃ المصابیح''،کتاب الأدب، باب الجلوس...إلخ،الحدیث:٤٧٢٠،ج٣،ص٢٢.

2 ......''سنن الترمذي''،کتاب الأدب، باب...، الحدیث:٢٨٦٣،ج٤،ص٣٨٨.

3 ......''المسند أبي یعلی''،مسند عائشة رضی اللہ عنھا، الحدیث:٤٨٩٧،ج٤،ص٢٧٨.

4 ......''المسند''للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر، الحدیث:٥٦٥٤،ج٢،ص٤٠١.

5 ......''صحیح مسلم''،کتاب اللباس، باب تحریم التبختر في المشي...إلخ، الحدیث:٤٩،٥٠-(٢٠٨٨)١١٥٦.

6 ......''سنن أبي داود''،کتاب الأدب، باب في مشی النساء مع الرجال في الطریق،الحدیث:٥٢٧٣،ج٤،ص٤٧٠.

7 ......''شعب الإیمان''، باب في تحریم الفروج، الحدیث:٥٤٤٧،ج٤،ص٣٧١-٣٧٢.

8 ......یعنی دوپہر کی تھوڑی نیند یا دوپہر کا (بغیر سوئے ہوئے) آرام۔

9 ......''الفتاوی الھندیة''،کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون في المتفرقات،ج٥،ص٣٧٦.

www.dawateislami.net

ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی یا مطالعہ میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوا قیلولہ سے دفع ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲ دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔ سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر دہنی کروٹ پر دہنے ہاتھ کو رخسارہ کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر اور سوتے وقت قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا، سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل و تسبیح و تحمید پڑھے یہاں تک کہ سوجائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اسی پر اٹھے گا۔ سو کر صبح سے پہلے ہی اٹھ جائے اور اٹھتے ہی یادِ خدا کرے یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَا تَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ .[1] اسی وقت اس کا پکا ارادہ کرے کہ پرہیزگاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ بعد نمازِ عشا باتیں کرنے کی تین صورتیں ہیں۔

اول: علمی گفتگو کسی سے مسئلہ پوچھنا یا اس کا جواب دینا یا اس کی تحقیق و تفتیش کرنا اس قسم کی گفتگو سونے سے افضل ہے۔

دوم: جھوٹے قصے کہانی کہنا مسخرہ پن اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنا یہ مکروہ ہے۔

سوم: موانست کی بات چیت کرنا جیسے میاں بیوی میں یا مہمان سے اس کے انس کے لیے کلام کرنا یہ جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوجائے اور تسبیح و استغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴ دو مرد برہنہ ایک ہی کپڑے کو اوڑھ کر لیٹیں یہ ناجائز ہے۔ اگرچہ بچھونے کے ایک کنارہ پر ایک لیٹا ہو اور دوسرے کنارہ پر دوسرا ہو، اسی طرح دو عورتوں کا برہنہ ہو کر ایک کپڑے کو اوڑھ کر لیٹنا بھی ناجائز ہے۔[3] ''حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔''[4]

مسئلہ ۵ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہوجائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے یعنی لڑکا جب اتنا بڑا ہوجائے اپنی ماں یا بہن یا کسی عورت کے ساتھ نہ سوئے صرف اپنی زوجہ یا باندی کے ساتھ سوسکتا ہے، بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد زندگی دی اور (قیامت کے دن) اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦.

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج٩، ص٦٢٩.

4 ......انظر: "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، الحديث: ٧٤-(٣٣٨)، ص١٨٦.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج٩، ص٦٢٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ میاں بیوی جب ایک چارپائی پر سوئیں تو دس برس کے بچہ کو اپنے ساتھ نہ سلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ راستہ چھوڑ کر کسی کی زمین میں چلنے کا حق نہیں اور اگر وہاں راستہ نہیں ہے تو چل سکتا ہے، مگر جبکہ مالک زمین منع کرے تو اب نہیں چل سکتا، یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور جو بہت سے لوگ ہوں تو جب تک مالک زمین راضی نہ ہو نہیں چلنا چاہیے۔ راستہ میں پانی ہے اس کے کنارہ کسی کی زمین ہے، ایسی صورت میں اس زمین میں چل سکتا ہے۔[2] (عالمگیری)

بعض مرتبہ کھیت بویا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ اس میں چلنا کاشتکار کے نقصان کا سبب ہے، ایسی صورت میں ہرگز اُس میں چلنا نہ چاہیے۔ بلکہ بعض مرتبہ کاشت کار کھیت کے کنارہ پر جہاں سے چلنے کا احتمال ہوتا ہے کانٹے رکھ دیتے ہیں، یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی ممانعت ہے۔ مگر اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے ان کو جاننا چاہیے کہ اس صورت میں چلنا منع ہے۔

دیکھنے اور چھونے کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۝۳۰ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝۳۱ ﴾[3]

''مسلمان مردوں سے فرمادو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ (عزوجل) کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین

1 ......''الدرالمختار''، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۰.

2 ......''الفتاوی الھندیة''، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۳.

3 ......پ۱۸، النور: ۳۰۔۳۱.

www.dawateislami.net

کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں نہ ماریں جس سے ان کا چھپا ہوا سنگار معلوم ہو جائے اور اللہ (عزوجل) کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۵۹) ﴾ (1)

''اے نبی! اپنی ازواج اور صاحبزادیوں اور مومنین کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنے اوپر اپنی اوڑھنیاں لٹکالیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ (2) وہ پہچانی جائیں گی اوران کو ایذا نہیں دی جائے گی اور اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ(۶۰) ﴾ (3)

''اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگار ظاہر نہ کریں اوراس سے بچنا ان کے لیے بہتر ہے اور اللہ (عزوجل) سنتا جانتا ہے۔''

حدیث ۱ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے، جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور وہ پسند آگئی اور اس کے دل میں کچھ واقع ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے، اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔'' (4)

حدیث ۲ دارمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آگئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔'' (5)

---

1 ...... پ ۲۲، الاحزاب: ۵۹.

2 ...... بہارِ شریعت میں اس مقام پر ﴿ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى ﴾ کا ترجمہ ''یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ'' موجود نہیں تھا، لہٰذا متن میں کنز الایمان سے اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے... علمیه

3 ...... پ ۱۸، النور: ٦٠.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب النکاح، باب ندب من رأى إمرأة...إلخ، الحدیث: ۹۔(۱٤۰۳)، ص ۷۲٦.

5 ...... ''سنن الدارمي''، کتاب النکاح، باب الرجل یری المرأة فیخاف علی نفسه، الحدیث: ۲۲۱۵، ج ۲، ص ۱۹٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ صحیح مسلم میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا۔ ''حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیرلو۔'' (1)

حدیث ۴ امام احمد وابوداود وترمذی ودارمی نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا کہ ''ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلاقصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔'' (2)

حدیث ۵ ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے، تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے۔'' (3) یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔

حدیث ۶ امام احمد نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے یعنی بلاقصد پھر اپنی آنکھ میچ لے، اللہ تعالٰی اس کے لیے ایسی عبادت پیدا کردے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا۔'' (4)

حدیث ۷ بیہقی نے حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دیکھنے والے پر اور اُس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ (عزوجل) کی لعنت۔'' (5) یعنی دیکھنے والا جب بلاعذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے کو بلاعذر قصداً دکھائے۔

حدیث ۸ ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی شرم گاہ کی طرف کبھی نظر نہیں کی۔ (6)

حدیث ۹ ترمذی وابوداود وابن ماجہ بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: اپنی عورت یعنی ستر کی جگہ کو محفوظ رکھو، مگر بی بی سے یا اس باندی سے جس کے تم مالک ہو۔ میں نے عرض کی،

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الآداب، باب نظر الفجاءة، الحديث: ٤٥ ـ (٢١٥٩)، ص١١٩٠.

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث بريدة الأسلمي، الحديث: ٢٣٠٥٢، ج٩، ص١٨ ـ ١٩.

و "سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في نظرة الفجاءة، الحديث: ٢٧٨٦، ج٤، ص٣٥٦.

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الرضاع، باب: ١٨، الحديث: ١١٧٦، ج٢، ص٣٩٢.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبي أمامة الباهلي، الحديث: ٢٢٣٤١، ج٨، ص٢٩٩.

5 ...... "شعب الإيمان"، باب الحياء، فصل في الحمام، الحديث: ٧٧٨٨، ج٦، ص١٦٢.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الطهارة، باب النهي أن يرى عورة أخيه، الحديث: ٦٦٢، ج١، ص٣٦٥.

www.dawateislami.net

یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) یہ فرمائیے کہ اگر مرد تنہائی میں ہو ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل سے شرم کرنا زیادہ سزاوار ہے۔''[1]

حدیث ۱۰ ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے، تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''[2]

حدیث ۱۱ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ، کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ ہم نے عرض کی، اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)۔ فرمایا: اور مجھ سے بھی، مگر اللہ (عزوجل) نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی، وہ مسلمان ہوگیا یا میں سلامت رہتا ہوں۔''[3] حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہوسکتے ہیں۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔'' ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ ''دیور موت ہے۔''[4] یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔

حدیث ۱۳ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''برہنہ ہونے سے بچو، کیونکہ تمھارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے، لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔''[5]

حدیث ۱۴ ترمذی و ابوداود نے جرہد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ران عورت ہے۔''[6] یعنی چھپانے کی چیز ہے۔

---

1 ...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب النکاح، باب التستر عند الجماع، الحدیث: ۱۹۲۰، ج۲، ص۴۴۸.
و''مشکاة المصابیح''، کتاب النکاح، باب النظر إلی المخطوبة...إلخ، الحدیث: ۳۱۱۷، ج۲، ص۲۰۸.

2 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب الفتن، باب ماجاء في لزوم الجماعة، الحدیث: ۲۱۷۲، ج۴، ص۶۷.

3 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب الرضاع، باب: ۱۷، الحدیث: ۱۱۷۵، ج۲، ص۳۹۱.

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم...إلخ، الحدیث: ۵۲۳۲، ج۳، ص۳۷۲.
و''صحیح مسلم''، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالأجنبیة...إلخ، الحدیث: ۲۰۔(۲۱۷۲)، ص۱۱۹۶.

5 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب الأدب، باب ماجاء في الإستتار عند الجماع، الحدیث: ۲۸۰۹، ج۴، ص۳۶۵.

6 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الحمام، باب النهی عن التعری، الحدیث: ۴۰۱۴، ج۴، ص۵۶.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵ ابوداود و ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''اے علی! ران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔''[1]

حدیث ۱۶ صحیح مسلم میں ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے۔''[2]

حدیث ۱۷ امام احمد و ترمذی و ابوداود نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر تھیں کہ **عبد اللہ** بن اُم مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ان دونوں سے فرمایا کہ ''پردہ کرلو۔'' کہتی ہیں: میں نے عرض کی، یارسول **اللہ** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! وہ تو نابینا ہیں، ہمیں نہیں دیکھیں گے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کیا تم دونوں اندھی ہو، کیا تم انھیں نہیں دیکھوگی۔''[3]

حدیث ۱۸ صحیح بخاری و مسلم میں **عبد اللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے، گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔''[4]

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''خبردار کوئی مرد ثیب عورت کے یہاں رات کو نہ رہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح کرنے والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔''[5]

حدیث ۲۰ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ ایک شخص نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''اسے دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔''[6] یعنی ان کی آنکھیں کچھ بھوری ہوتی ہیں۔

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء في غسل الميت، الحديث: ١٤٦٠، ج٢، ص٢٠٠.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، الحديث: ٧٤-(٣٣٨)، ص١٨٦.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في إحتجاب النساء من الرجال، الحديث: ٢٧٨٧، ج٤، ص٣٥٦.

و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم، الحديث: ٢٦٥٩٩، ج١٠، ص١٨٣.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب النكاح، باب لا تباشر المرأة... إلخ، الحديث: ٥٢٤٠، ج٣، ص٤٧٤.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية... إلخ، الحديث: ١٩-(٢١٧٢)، ص١١٩٦.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب ندب من اراد نكاح إمرأة... إلخ، الحديث: ٧٤-(١٤٢٤)، ص٧٣٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۱ امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا: ''اسے دیکھ لو! کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت ہونے کا پہلو غالب ہے۔''[1]

مسائل فقہیہ

اس باب کے مسائل چار قسم کے ہیں۔ مرد کا مرد کو دیکھنا، عورت کا عورت کو دیکھنا، عورت کا مرد کو دیکھنا، مرد کا عورت کو دیکھنا۔

مرد مرد کے ہر حصۂ بدن کی طرف نظر کرسکتا ہے سوا ان اعضا کے جن کا ستر ضروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصۂ بدن کا چھپانا فرض ہے، جن اعضا کا چھپانا ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو اسے منع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱ بہت چھوٹے بچے کے لیے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہوگیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے دس برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲ جس حصۂ بدن کی طرف نظر کرسکتا ہے اس کو چھو بھی سکتا ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ لڑکا جب مراہق[5] ہو جائے اور وہ خوبصورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوبصورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف بھی نظر کرسکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔

---

1 ......"سنن النسائی"، کتاب النکاح، باب إباحة النظر قبل التزويج، الحديث: ۳۲۳۲، ص ۵۲۷.
و "مشكاة المصابيح"، كتاب النكاح، باب النظر إلى المخطوبة، الحديث: ۳۱۰۷، ج ۲، ص ۲۰۶.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج ۵، ص ۳۲۷.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج ۹، ص ۶۰۲.

4 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج ۲، ص ۳۷۱.

5 ......یعنی بالغ ہونے کے قریب۔

www.dawateislami.net

شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شبہہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے، بوسہ کی خواہش پیدا ہونا بھی شہوت کی حد میں داخل ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ عورت کا عورت کو دیکھنا، اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی باقی اعضا کی طرف نظر کر سکتی ہے۔ بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ عورت صالحہ کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے، یعنی اس کے سامنے دوپٹا وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی، مسلمان عورت کو یہ بھی حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا ستر کھولے۔[3] (عالمگیری)

گھروں میں کافرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں ان کے سامنے اسی طرح مواضع ستر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اجتناب[4] لازم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں کافرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں، اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافرہ سے ہرگز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافرہ کے سامنے ان اعضا کے کھولنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۶ عورت کا مرد اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے، جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو، کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شبہہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی جوان ہو، اس کو شہوت ہو سکتی ہو اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شہوت نہیں پیدا ہوگی۔[6] (عالمگیری) بعض جوان عورتیں اپنے پیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور بعض پیر اپنی مریدہ سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حدِ شہوت میں ہوتا ہے ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار ہیں۔

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج۹، ص۶۰۲.

2 ......"الهداية"، کتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۰.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الثامن فيمايحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۷.

4 ......بچنا۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۷.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ مرد کا عورت کو دیکھنا، اس کی کئی صورتیں ہیں:

① مرد کا اپنی زوجہ یا باندی کو دیکھنا۔ ② مرد کا اپنے محارم کی طرف نظر کرنا۔ ③ مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا۔

④ مرد کا دوسرے کی باندی کو دیکھنا۔

پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ عورت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کرسکتا ہے شہوت اور بلاشہوت دونوں صورتوں میں دیکھ سکتا ہے، اسی طرح یہ دونوں قسم کی عورتیں اس مرد کے ہر عضو کو دیکھ سکتی ہیں، ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کرے، کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور نظر میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں باندی سے مراد وہ ہے جس سے وطی جائز ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جس باندی سے وطی نہ کرسکتا ہو مثلاً وہ مشترکہ ہے یا مکاتبہ یا مشترکہ یا رضاعت یا مصاہرت کی وجہ سے اس سے وطی حرام ہو وہ اجنبیہ کے حکم میں ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ زوجہ اور اس باندی کے ہر عضو کو چھو بھی سکتا ہے اور یہ بھی اس کے ہر عضو کو چھو سکتی ہے، یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کو بھی چھو سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ جماع کے وقت دونوں بالکل برہنہ بھی ہوسکتے ہیں جبکہ وہ مکان بہت چھوٹا دس پانچ ہاتھ کا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ میاں بی بی جب بچھونے پر ہوں مگر جماع میں مشغول نہ ہوں، اس حالت میں ان کے محارم وہاں اجازت لے کر آسکتے ہیں، بغیر اجازت نہیں آسکتے۔ اسی طرح خادم یعنی غلام اور باندی بھی آسکتی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ باندی کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کرلیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ وطی کرنے کے لیے ایسا کیا ہے یہ مکروہ ہے۔ یوہیں سَوت[6] کے سامنے بی بی سے وطی کرنا مکروہ ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ جو عورت اس کے محارم میں ہو اس کے سر، سینہ، پنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کرسکتا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص٣٢٧.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج٩، ص٦٠٥.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج٩، ص٦٠٤.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص٣٢٨.

4 ......المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ......یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سَوت کہلاتی ہیں۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص٣٢٨.

www.dawateislami.net

ہے، جبکہ دونوں میں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو محارم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔[1] (ہدایہ) اسی طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔[2] (ردالمحتار) کان اور گردن اور شانہ اور چہرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ محارم سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے، یہ حرمت نسب سے ہو یا سبب سے مثلاً رضاعت یا مصاہرت[4] اگر زنا کی وجہ سے حرمت مصاہرت ہو جیسے مزنیہ کے اصول وفروع[5] ان کی طرف نظر کا بھی وہی حکم ہے۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ محارم کے جن اعضا کی طرف نظر کرسکتا ہے ان کو چھو بھی سکتا ہے، جبکہ دونوں میں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے مگر ران اس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے چھپی ہو، یعنی کپڑے کے اوپر سے اور بغیر حائل چھونا جائز نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ والدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے۔ حدیث میں ہے "جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما، تو ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔"[8] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ محارم کے ساتھ سفر کرنا یا خلوت میں اس کے ساتھ ہونا، یعنی مکان میں دونوں کا تنہا ہونا کہ کوئی دوسرا وہاں نہ ہو جائز ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ دوسرے کی باندی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو محارم کا ہے۔ مدبرہ اور مکاتبہ کا بھی یہی حکم ہے۔[10] (ہدایہ)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۰.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج۹، ص۶۰۶.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۸.

4 ......**رضاعت** (یعنی دودھ کے رشتے) اور **مصاہرت** (یعنی سُسرالی رشتے) کی معلومات کے لیے **"بہارِ شریعت، جلد دوم، حصہ ۷"**، ملاحظہ فرمائیں۔

5 ......یعنی جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں زانی کے لیے۔

6 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۰.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۸.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج۹، ص۶۰۶.

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۸.

10 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۱.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ کنیز کو خریدنے کا ارادہ ہو تو اس کی کلائی اور بازو اور پنڈلی اور سینہ کی طرف نظر کرسکتا ہے، کیونکہ اس حالت میں دیکھنے کی ضرورت ہے اور اس کے ان اعضا کو چھو بھی سکتا ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اس کے چہرہ اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے موافق یا مخالف شہادت دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے اس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضرورت ہے کہ بہت سی عورتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں، لہٰذا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ بعض علما نے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ اجنبیہ عورت کے چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بلوائے عام ہے چھونے کی ضرورت نہیں، لہٰذا چھونا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مصافحہ جائز نہیں اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بوقت بیعت بھی عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محل شہوت نہ ہو تو اس سے مصافحہ میں حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مصافحہ کرسکتا ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۳ بہت چھوٹی لڑکی جو مشتہاۃ[4] نہ ہو اس کو دیکھنا بھی جائز ہے اور چھونا بھی جائز ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۴ اجنبیہ عورت نے کسی کے یہاں کام کاج کرنے روٹی پکانے کی نوکری کی ہے اس صورت میں اس کی کلائی کی طرف نظر جائز ہے۔ کہ وہ کام کاج کے لیے آستین چڑھائے گی کلائیاں اس کی کھلیں گی اور جب اس کے مکان میں ہے تو کیوں کر بچ سکے گا، اسی طرح اس کے دانتوں کی طرف نظر کرنا بھی جائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ اجنبیہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے، جبکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنہ کا ہے اس زمانے میں ویسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانہ میں تھے، لہٰذا اس زمانہ میں اس کو دیکھنے کی ممانعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے

---

1 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۱.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۶۱۰.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۹.

3 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۶۸، وغيرها.

4 ......یعنی قابلِ شہوت۔

5 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۶۸.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل...إلخ، ج۵، ص۳۲۹.

www.dawateislami.net

کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے اور ایک صورت اور بھی ہے وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے۔ کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ "جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا۔"[1] اسی طرح عورت اُس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہیے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ ونقشہ وغیرہ بیان کردے تاکہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے، اس کی ایک لڑکی بھی ہے اور معلوم ہوا کہ یہ لڑکی بالکل اپنی ماں کی شکل وصورت کی ہے اس مقصد سے کہ اس کی ماں سے نکاح کرنا ہے لڑکی کو دیکھنا جائز نہیں جبکہ یہ مشتہاۃ ہو۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت بیمار ہے اس کے علاج میں بعض اعضا کی طرف نظر کرنے کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چھونا پڑتا ہے۔ مثلاً نبض دیکھنے میں ہاتھ چھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں ورم کا خیال ہو تو ٹٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہو تو اسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹٹولنا بھی پڑتا ہے اس صورت میں موضع مرض کی طرف نظر کرنا یا اس ضرورت سے بقدر ضرورت اس جگہ کو چھونا جائز ہے۔

یہ اس صورت میں ہے کوئی عورت علاج کرنے والی نہ ہو، ورنہ چاہیے یہ کہ عورتوں کو بھی علاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مواقع پر وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتنی خرابی نہیں جو مرد کے دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ دائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے ورم کو دیکھ سکتی ہیں جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ علاج کی ضرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ احتیاط ضروری ہے کہ صرف اتنا ہی حصۂ بدن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضرورت ہے باقی حصۂ بدن کو اچھی طرح چھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔[5] (ہدایہ وغیرہا)

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب النكاح، باب ماجاء في النظر إلى المخطوبة، الحديث: ١٠٨٩، ج٢، ص٣٤٦.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج٩، ص٦١٠.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج٩، ص٦١١.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج٢، ص٣٦٩، وغيرها.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۹ عمل دینے [1] کی ضرورت ہو تو مرد مرد کے موضع حقنہ [2] کی طرف نظر کرسکتا ہے یہ بھی بوجہ ضرورت جائز ہے اور ختنہ کرنے میں موضع ختنہ کی طرف نظر کرنا بلکہ اس کا چھونا بھی جائز ہے کہ یہ بھی بوجہ ضرورت ہے۔[3] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ عورت کو فصد کرانے [4] کی ضرورت ہے اور کوئی عورت ایسی نہیں ہے جو اچھی طرح فصد کھولے تو مرد سے فصد کرانا جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ اجنبیہ عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ بدن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی، تو اس صورت میں اس کی طرف نظر کرنا جائز ہے، کہ یہاں عورت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ ان کپڑوں کو دیکھنا ہوا یہ اس وقت ہے کہ اس کے کپڑے چست نہ ہوں اور اگر چست کپڑے پہنے ہو کہ جسم کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مثلاً چست پائجامہ میں پنڈلی اور ران کی پوری ہیئت نظر آتی ہے تو اس صورت میں نظر کرنا ناجائز ہے۔

اسی طرح بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آب رواں [6] یا جالی یا باریک ململ ہی کا ڈوپٹا [7] جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک تنزیب یا جالی کے کرتے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بالکل نظر آتی ہے اس حالت میں نظر کرنا حرام ہے اور ایسے موقع پر ان کو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ خصی یعنی جس کے انثیین نکال لیے گئے ہوں یا مجبوب جس کا عضو تناسل کاٹ لیا گیا جب ان کی عمر پندرہ سال کی ہو تو ان کے لیے بھی اجنبیہ کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ یہی حکم زنخوں [9] کا بھی ہے۔[10] (ہدایہ)

مسئلہ ۳۳ جس عضو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن سے جدا ہو جائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجائز ہی رہے گا، مثلاً پیڑو کے بال [11] کہ ان کو جدا کرنے کے بعد بھی دوسرا شخص دیکھ نہیں سکتا۔ عورت کے سر کے بال یا اس کے

---

1 ...... یعنی دوا دینے۔

2 ...... یعنی کسی دوا کی بتی یا پچکاری چڑھانے کی جگہ (یعنی پیچھے کا مقام)۔

3 ...... "الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳٦۹.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص۳۳۰.

4 ...... یعنی رگ سے خون نکلوانے۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص۳۳۰.

6 ...... ایک قسم کا نہایت اچھا اور باریک کپڑا۔

7 ...... دوپٹا۔

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل... إلخ، ج٥، ص۳۲۹.

9 ...... یعنی ہیجڑے۔

10 ...... "الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في الوطء والنظر واللمس، ج۲، ص۳۷۲.

11 ...... یعنی ناف کے نیچے کے بال۔

www.dawateislami.net

پاؤں یا کلائی کی ہڈی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اجنبی شخص اُن کو نہیں دیکھ سکتا۔ عورت کے پاؤں کے ناخن کہ ان کو بھی اجنبی شخص نہیں دیکھ سکتا اور ہاتھ کے ناخن کو دیکھ سکتا ہے۔[1] (درمختار) اکثر دیکھا گیا ہے کہ غسل خانہ یا پاخانہ میں موئے زیر ناف مونڈ کر بعض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا درست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کر دیں۔ عورتوں کو بھی لازم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی کی نظر نہ پڑے۔

مسئلہ ۳۴ عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ اجنبیہ عورت کے ساتھ خلوت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حرام ہے ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی ہے کہ شہوت کے قابل نہ ہو تو خلوت ہو سکتی ہے۔ عورت کو طلاق بائن دے دی تو اس کے ساتھ تنہا مکان میں رہنا ناجائز ہے اور اگر دوسرا مکان نہ ہو تو دونوں کے مابین پردہ لگا دیا جائے، تاکہ دونوں اپنے اپنے حصہ میں رہیں یہ اس وقت ہے کہ شوہر فاسق نہ ہو اور اگر فاسق ہو تو ضروری ہے کہ وہاں کوئی ایسی عورت بھی رہے جو شوہر کو عورت سے روکنے پر قادر ہو۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶ محارم کے ساتھ خلوت جائز ہے، یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں۔ مگر رضاعی بہن اور ساس کے ساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ یہ جوان ہوں۔ یہی حکم عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَاؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ ﴾[5]

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر و المس، ج۹، ص۶۱۲ ـ ۶۱۴.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر و المس، ج۹، ص۶۱۵.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر و المس، ج۹، ص۶۰۷.

4 ......المرجع السابق، ص۶۰۸.

5 ......پ۱۸، النور: ۲۷ ـ ۲۹.

www.dawateislami.net

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اندر نہ جاؤ جب تک تمھیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ، یہ تمھارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (عزوجل) اس کو جانتا ہے، اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ایسے گھروں کے اندر چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان میں تمھارا سامان ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جس کو چھپاتے ہو۔'' اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ﳴ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَیْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۵۸) وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ(۵۹) ﴾ [1]

''اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں وہ جن کے تم مالک ہو (غلام) اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشا کے بعد یہ تین وقت تمھاری شرم کے ہیں، ان تین کے علاوہ کچھ گناہ نہیں تم پر، نہ ان پر، تمھارے پاس آمدورفت رکھتے ہیں بعض بعض کے پاس۔ یو ہیں اللہ (عزوجل) تمھارے لیے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ (عزوجل) علم وحکمت والا ہے اور جب تم میں کے لڑکے جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا۔ یو ہیں اللہ (عزوجل) تمھارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ (عزوجل) علم وحکمت والا ہے۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری ومسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے مجھے بلایا تھا۔ میں نے ان کے دروازہ پر جا کر تین بار سلام کیا، جب جواب نہیں ملا تو میں واپس چلا آیا۔ اب حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ میں آیا تھا اور دروازہ پر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو واپس گیا اور رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) یہ فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے ایسا فرمایا ہے۔ ابوسعید خدری (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کہتے ہیں میں نے جا کر گواہی دی۔ [2]

---

1 ......پ۱۸، النور: ۵۸۔۵۹.

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأدب، باب الاستئذان، الحدیث:۳۳۔(۲۱۵۳)، ص۱۱۸۶.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ میں مکان میں گیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو پیالے میں دودھ ملا اور فرمایا: ''ابو ہریرہ! اصحاب صفہ کے پاس جاؤ انھیں بلا لاؤ۔'' (تاکہ ان کو دودھ دیا جائے) میں انھیں بلا لایا، وہ آئے اور اجازت طلب کی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔ [1]

حدیث ۳ ابو داود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص بلایا جائے اور اسی بلانے والے کے ساتھ ہی آئے تو یہی (بلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔'' [2] یعنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ''آدمی بھیجنا ہی اجازت ہے۔'' [3]

یہ حکم اس وقت ہے کہ فوراً آئے اور قرائن سے معلوم ہو کہ صاحبِ خانہ انتظار میں ہے، مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور اگر دیر میں آئے تو اجازت حاصل کرے، جیسا کہ اصحاب صفہ نے کیا تھا۔

حدیث ۴ ترمذی و ابو داود نے کلدہ بن حنبل سے روایت کی، کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس بھیجا تھا میں بغیر سلام کیے اور بغیر اجازت اندر چلا گیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''باہر جاؤ اور یہ کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَ اَدْخُلُ کیا اندر آ جاؤں۔'' [4]

حدیث ۵ امام مالک نے عطا بن یسار (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کی، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ہاں۔ انھوں نے کہا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ، انھوں نے کہا، میں اس کی خدمت کرتا ہوں یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے۔ پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔'' [5]

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب الإستئذان، باب إذا دعی الرجل فجاء هل یستأذن، الحدیث: ٦٢٤٦، ج٤، ص١٧٠.

2 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في الرجل یدعی أیکون ذلك إذنه، الحدیث: ٥١٩٠، ج٤، ص٤٤٧.

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ٥١٨٩، ج٤ ص٤٤٧.

4 ......"سنن الترمذي"، کتاب الإستئذان... إلخ، باب ماجاء في التسلیم قبل الإستئذان، الحدیث: ٢٧١٩، ج٤، ص٣٢٥.
و"مشکاة المصابیح"، کتاب الآداب، باب الإستئذان، الحدیث: ٤٦٧١، ج٣، ص١٢-١٣.

5 ......"الموطأ" للإمام مالك، کتاب الإستئذان، باب الإستئذان، الحدیث: ١٨٤٧، ج٢، ص٤٤٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۶ بیہقی نے شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے، اسے اجازت نہ دو۔'' (1)

حدیث ۷ ابوداود نے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کسی کے دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ''۔ (2) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔

حدیث ۸ ترمذی نے ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کسی شخص کو یہ حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت حاصل کیے نظر کرے اور اگر نظر کرلی تو داخل ہی ہوگیا اور یہ نہ کرے کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اپنے لیے دعا کرے، ان کے لیے نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔'' (3)

حدیث ۹ امام احمد و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لیے جھانکے اور انھوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ قصاص (4)۔'' (5)

حدیث ۱۰ ترمذی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اجازت سے قبل پردہ ہٹا کر مکان کے اندر نظر کی، اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازہ پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر پڑ گئی (یعنی بلا قصد) تو اس کی خطا نہیں خطا گھر والوں کی ہے۔'' (6) (کہ انہوں نے دروازہ پر پردہ کیوں نہیں لٹکایا)۔

مسائل فقهيه

مسئلہ ۱ جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے، تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے، اس کے بعد بات چیت شروع کرے اور اگر جس کے پاس گیا ہے وہ باہر ہے تو اجازت کی ضرورت

1 ......"شعب الإيمان"،باب في مقاربة و موادة أهل الدين،الحديث:٨٨١٦،ج٦،ص٤٤١.

2 ......"سنن أبي داود"،كتاب الأدب،باب كم مرة يسلم الرجل في الاستئذان،الحديث:٥١٨٦،ج٤،ص٤٤٦.

3 ......"سنن الترمذي"،كتاب الصلاة،باب ماجاء في كراهية أن يخص الإمام نفسه بالدعاء،الحديث:٣٥٧،ج١،ص٣٧٣.

4 ......یعنی آنکھ پھوڑنے کے عوض نہ مال دیا جائے گا نہ بدلہ میں اس کی آنکھ پھوڑی جائے گی۔

5 ......"سنن النسائي"،كتاب القسامة والقود،باب من إقتص وأخذحقه دون السلطان،الحديث:٤٨٧٠،ص٧٨٠.

6 ......"سنن الترمذي"،كتاب الإستئذان...إلخ،باب ماجاء في الاستئذان قبالة البيت،الحديث:٢٧١٦،ج٤،ص٣٢٤.

www.dawateislami.net

نہیں سلام کرے اس کے بعد کلام شروع کرے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲ کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اس نے کہا کون؟ تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے، کہ میں جیسا کہ بہت سے لوگ میں کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ناپسند فرمایا۔[2] بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرے کیونکہ میں کا لفظ تو ہر شخص اپنے کو کہہ سکتا ہے یہ جواب ہی کب ہوا۔

مسئلہ ۳ اگر تم نے اجازت مانگی اور صاحبِ خانہ نے اجازت نہ دی تو اس سے ناراض نہ ہو، اپنے دل میں کدورت[3] نہ لاؤ، خوشی خوشی وہاں سے واپس آؤ۔ ہوسکتا ہے اس کو اس وقت تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو کسی ضروری کام میں مشغول ہو۔

مسئلہ ۴ اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ فرشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[4] (ردالمحتار) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہے۔[5]

مسئلہ ۵ آنے والے نے سلام نہیں کیا اور بات چیت شروع کردی تو اسے اختیار ہے، کہ اسکی بات کا جواب نہ دے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جس نے سلام سے قبل کلام کیا، اس کی بات کا جواب نہ دو۔''[6] (ردالمحتار)

مسئلہ ٦ آنے کے وقت بھی سلام کرے اور جاتے وقت بھی یہاں تک کہ دونوں کے درمیان میں اگر دیوار یا درخت حائل ہوجائے، جب بھی سلام کرے۔[7] (ردالمحتار)

سلام کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝۸۶ ﴾[8]

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبیح... إلخ، ج۲، ص۳۷۷.

2 ......انظر: "سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب الرجل یستأذن بالدق، الحدیث: ۵۱۸۷، ج۴، ص۴٤٦.

3 ......یعنی ناراضگی۔

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦۸۲.

5 ......انظر: "شرح الشفاء" للقاري، الباب الرابع، فصل في المواطن التي تستحب فیها الصلاة والسلام، ج۲، ص۱۱۸.

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦۸۲.

7 ......المرجع السابق.

8 ......پ۵، النسآء: ۸٦.

www.dawateislami.net

''جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ﴾ (1)

''جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو، اللہ (عزوجل) کی طرف سے تحیت ہے مبارک پاکیزہ۔''

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا، جب پیدا کیا یہ فرمایا کہ ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور سلام کرو اور سنو کہ وہ تمھیں کیا جواب دیتے ہیں جو کچھ وہ تحیت کریں وہی تمھاری اور تمھاری ذریت کی تحیت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا، انھوں نے جواب میں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللہِ۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ جواب میں ملائکہ نے وَرَحْمَةُ اللہِ زیادہ کیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی خلقت کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اب۔ (2) (بہت چھوٹے قد کا انسان ہوتا ہے)۔

حدیث ۲: صحیح بخاری و مسلم میں عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کون سی چیز سب سے اچھی ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہیں پہچانتے سب کو سلام کرو۔'' (3)

حدیث ۳: نسائی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ۶ حق ہیں۔ ① جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور ② جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو اور ③ جب وہ بلائے تو اجابت کرے، یعنی حاضر ہو اور ④ جب اس سے ملے تو سلام کرے اور ⑤ جب چھینکے تو جواب دے اور ⑥ حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے۔'' (4)

---

1 ......پ ۱۸، النور: ۶۱.

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب الجنة... إلخ، باب یدخل الجنة اقوام... إلخ، الحدیث: ۲۸ـ(۲۸۴۱)، ص ۱۵۲۲.
و''صحیح البخاري''، کتاب الإستئذان، باب بدء السلام، الحدیث: ۶۲۲۷، ج ۴، ص ۱۶۴.

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام، الحدیث: ۱۲، ج ۱ ص ۱۶.

4 ......''سنن النسائي''، کتاب الجنائز، باب النهي عن سب الأموات، الحدیث: ۱۹۳۵، ص ۳۲۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۴ ترمذی و دارمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلم کے مسلم پر چھ حقوق ہیں، معروف کے ساتھ ① جب اس سے ملے تو سلام کرے اور ② جب وہ بلائے اجابت کرے اور ③ جب چھینکے یہ جواب دے اور ④ جب بیمار ہو عیادت کرے اور ⑤ جب وہ مرجائے اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور ⑥ جو چیز اپنے لیے پسند کرے، اس کے لیے پسند کرے۔'' (1)

حدیث ۵ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جنت میں تم نہیں جاؤ گے، جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' (2)

حدیث ۶ امام احمد و ترمذی و ابوداود، ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمتِ الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔'' (3)

حدیث ۷ بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص پہلے سلام کرتا ہے، وہ تکبر سے بری ہے۔'' (4)

حدیث ۸ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔'' (5)

حدیث ۹ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انھیں سلام کرو، تم پر تمھارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔'' (6)

حدیث ۱۰ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔'' (7)

---

(1)...... "سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في تشميت العاطس، الحديث: ٢٧٤٥، ج٤، ص٣٣٨.
(2)...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان أنه لايدخل الجنة إلا المؤمنون... إلخ، الحديث: ٩٣-(٥٤)، ص٤٧.
(3)...... "سنن أبي داود"، كتاب السلام، باب في فضل من بدأ بالسلام، الحديث: ٥١٩٧، ج٤، ص٤٤٩.
(4)...... "شعب الإيمان"، باب في مقاربة و موادة أهل الدين، الحديث: ٨٧٨٦، ج٦، ص٤٣٣.
(5)...... "سنن أبي داود"، كتاب السلام، باب في الرجل يفارق الرجل... إلخ، الحديث: ٥٢٠٠، ج٤، ص٤٥٠.
(6)...... "سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان... إلخ، باب ماجاء في التسليم إذا دخل بيته، الحديث: ٢٧٠٧، ج٤، ص٣٢٠.
(7)...... المرجع السابق، باب ماجاء في السلام قبل الكلام، الحديث: ٢٧٠٨، ج٤، ص٣٢١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۱ ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہیے اور کسی کو کھانے کے لیے نہ بلاؤ، جب تک وہ سلام نہ کرلے۔'' (1)

حدیث ۱۲ ابن النجار نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سوال سے پہلے سلام ہے، جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے، اسے جواب نہ دو۔'' (2)

حدیث ۱۳ ترمذی و ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے، پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے، کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام پچھلی مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔'' (3) یعنی جیسے وہ سنت ہے، یہ بھی سنت ہے۔

حدیث ۱۴ امام مالک و بیہقی نے شعب الایمان میں طفیل بن ابی بن کعب سے روایت کی، کہ یہ صبح کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے۔ وہ گھٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور کسی بیچنے والے اور مسکین یا کسی کے سامنے سے گزرتے سب کو سلام کرتے۔ طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس آیا، انھوں نے بازار چلنے کو کہا، میں نے کہا، آپ بازار جاکر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں، نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں؟ یہیں بیٹھے باتیں کیجیے یعنی حدیثیں سنائیے۔ انھوں نے فرمایا: ''ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا، اسے سلام کریں گے۔'' (4)

حدیث ۱۵ امام احمد و بیہقی نے شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ایک دن نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کی کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں، ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے آدمی بھیج کر اسے بلایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو۔ اُس نے کہا نہیں بیچوں گا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ہبہ کردو۔ اس نے کہا نہیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: اس کو جنت کے پھل کے عوض بیچ دو۔ اس نے کہا نہیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''تجھ سے بڑھ کر بخیل میں نے نہیں دیکھا، مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔'' (5)

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان... إلخ، باب في السلام قبل الكلام، الحديث: ۲۷۰۸، ج ٤، ص ۳۲۱.

2 ......"كنز العمال"، كتاب الصحبة، رقم: ۲۵۲۸۷، ج ۹، ص ۵۲.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان... إلخ، باب في التسليم عند القيام... إلخ، الحديث: ۲۷۱۵، ج ٤، ص ۳۲٤.

4 ......"المؤطا" للإمام مالك، كتاب السلام، باب جامع السلام، الحديث: ۱۸٤٤، ج ۲، ص ٤٤٤ ـ ٤٤٥.

5 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ۱٤۵۲٤، ج ۵، ص ۷۹.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۶ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ فرمایا: ''جماعت کہیں سے گزری اور اس میں سے ایک نے سلام کرلیا یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں، ان میں سے ایک نے جواب دے دیا یہ کافی ہے۔'' [1] یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔'' [2] یعنی ایک طرف زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم تو سلام وہ لوگ کریں جو کم ہیں۔ بخاری کی دوسری روایت انھیں سے یہ ہے کہ ''چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو۔'' [3]

حدیث ۱۸ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم بچوں کے سامنے سے گزرے اور بچوں کو سلام کیا۔ [4]

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''یہود و نصارٰی کو ابتداءً سلام نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔'' [5]

حدیث ۲۰ صحیح بخاری و مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ایک مجلس پر گزرے، جس میں مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ہی تھے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے سلام کیا۔ [6] یعنی مسلمانوں کی نیت سے۔

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب یہود تم کو سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں **السام علیک** تو تم اس کے جواب میں **وعلیک** کہو یعنی **وعلیک السلام** نہ کہو۔'' [7] سام کے معنی موت ہیں وہ لوگ حقیقۃً سلام نہیں کرتے، بلکہ مسلم کے جلد مرجانے کی دعا کرتے ہیں۔ اسی کی مثل انس

---

1 ......''شعب الإیمان''،باب في مقاربة وموادة اهل الدین، فصل في سلام الواحد...إلخ،الحدیث:۸۹۲۲،ج۶،ص۴٦٦.

2 ......''صحیح البخاري''،کتاب الاستئذان،باب یسلم الراکب علی الماشي،الحدیث:٦٢٣٢،ج٤،ص١٦٦.

3 ......المرجع السابق،باب تسلیم القلیل علی الکثیر،الحدیث:٦٢٣١،ج٤،ص١٦٦.

4 ......المرجع السابق،باب التسلیم علی الصبیان،الحدیث:٦٢٤٧،ج٤،ص١٧٠.

5 ......''صحیح مسلم''،کتاب السلام،باب النهي عن إبتداء أهل الکتاب بالسلام...إلخ،الحدیث:١٣ـ(٢١٦٧)،ص١١٩٤.

6 ......''صحیح البخاري''،کتاب الإستئذان،باب التسلیم في مجلس فیه...إلخ،الحدیث:٦٢٥٤،ج٤،ص١٧٢.
و''مشکاة المصابیح''،کتاب الآداب،باب السلام،الحدیث:٤٦٣٩،ج٣،ص٥.

7 ......''صحیح البخاري''،کتاب الاستئذان،باب کیف الرد علی اهل الذمة بالسلام،الحدیث:٦٢٥٧،ج٤،ص١٧٤.

www.dawateislami.net

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بھی مروی ہے، کہ ''اہلِ کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہہ دو۔'' [1]

حدیث ۲۲: صحیح بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں، ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم نہیں مانتے اور بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی، راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ ''نظر نیچی رکھنا اور اذیت کو دور کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے منع کرنا۔'' [2] دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا۔ [3] ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والے کی فریاد سننا اور بھولے ہوئے کو ہدایت کرنا۔ [4]

حدیث ۲۳: شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''راستوں کے بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے، مگر اس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نظر نیچی رکھے اور بوجھ لادنے پر مدد کرے۔'' [5]

حدیث ۲۴: ترمذی و ابو داود نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دس یعنی دس نیکیاں ہیں۔ پھر دوسرا آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا۔ ارشاد فرمایا: اس کے لیے بیس۔ پھر تیسرا شخص آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہ کہا اس کو جواب دیا اور یہ بھی بیٹھ گیا حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''اس کے لیے تیس۔'' [6] اور معاذ بن انس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی روایت میں ہے، کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''اس کے لیے چالیس۔'' [7] اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الاستئذان، باب كيف الرد على أهل الذمة بالسلام، الحديث: ٦٢٥٨، ج٤، ص١٧٤.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب من حق الجلوس على الطريق رد السلام، الحديث: ٣-(٢١٦١)، ص١١٩١.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الجلوس بالطرقات، الحديث: ٤٨١٦، ج٤، ص٣٣٧.

4 ...... المرجع السابق، الحديث: ٤٨١٧، ج٤، ص٣٣٧.

5 ...... "شرح السنة"، كتاب الاستئذان... إلخ، باب كراهية الجلوس على الطرق، الحديث: ٣٢٣٢، ج٦، ص٣٦٥.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب السلام، باب كيف السلام، الحديث: ٥١٩٥، ج٤، ص٤٤٩.

7 ...... المرجع السابق، الحديث: ٥١٩٦، ج٤، ص٤٤٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۵ ترمذی میں بروایت عَمْرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جوشخص ہمارے غیر کے ساتھ تَشَبُّہ[1] کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ تَشَبُّہ نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔''[2]

حدیث ۲۶ ابوداود و ترمذی نے ابوجری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا علیک السلام یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)۔ میں نے دومرتبہ کہا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''علیک السلام نہ کہو، علیک السلام مردہ کی تحیت ہے، السلام علیک کہا کرو۔''[3]

مسائل فقهیه

سلام کرنے میں یہ نیت ہو کہ اس کی عزت و آبرو اور مال سب کچھ اس کی حفاظت میں ہے، ان چیزوں سے تعرض کرنا حرام ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱ صرف اسی کو سلام نہ کرے جس کو پہچانتا ہو، بلکہ ہر مسلمان کو سلام کرے چاہے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔ بلکہ بعض صحابۂ کرام اسی ارادہ سے بازار جاتے تھے کہ کثرت سے لوگ ملیں گے اور زیادہ سلام کرنے کا موقع ملے گا۔

مسئلہ ۲ اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے سلام کرنا یا جواب دینا کسی نے کہا جواب دینا افضل ہے کیونکہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب۔ بعض نے کہا کہ سلام کرنا افضل ہے کہ اس میں تواضع ہے جواب تو سبھی دے دیتے ہیں مگر سلام کرنے میں بعض مرتبہ بعض لوگ کسرشان[5] سمجھتے ہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ ایک شخص کو سلام کرے تو اس کے لیے بھی لفظ جمع ہونا چاہیے یعنی اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہے اور جواب دینے والا بھی وَعَلَیْکُمُ السَّلام کہے بجائے عَلَیْکُمْ عَلَیْکَ نہ کہے اور دو یا دو سے زیادہ کو سلام کرے جب بھی عَلَیْکُمْ کہے اور بہتر یہ ہے کہ سلام میں رحمت و برکت کا بھی ذکر کرے یعنی اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کہے اور جواب دینے والا بھی وہی کہے

---

1 ......یعنی مشابہت کرے۔

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان...إلخ، باب ماجاء في كراهية إشارة اليد بالسلام، الحديث: ٢٧٠٤، ج٤، ص٣١٩.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان...إلخ، باب ماجاء في كراهية أن يقول...إلخ، الحديث: ٢٧٣٠، ٢٧٣١، ج٤، ص٣٣١.

4 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٢.

5 ......یعنی خلافِ شان۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٤، ٣٢٥.

www.dawateislami.net

بَرَکَاتُہٗ پر سلام کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد اور الفاظ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: جواب میں واوٗ ہونا یعنی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہنا بہتر ہے اور اگر صرف عَلَیْکُمُ السَّلَامُ بغیر واوٗ کہا یہ بھی ہوسکتا ہے اور اگر جواب میں اس نے بھی وہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیا تو اس سے بھی جواب ہوجائے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگرچہ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بھی سلام ہے مگر یہ لفظ شیعوں میں اس طرح جاری ہے کہ اس کے کہنے سے سننے والے کا ذہن فوراً اس کی طرف منتقل ہوتا ہے، کہ یہ شخص شیعی ہے، لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۶: سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا، بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جن لوگوں کو اس نے سلام کیا ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا، بلکہ کسی اور نے جو اس مجلس سے خارج تھا جواب دیا تو یہ جواب اہلِ مجلس کی طرف سے نہیں ہوا یعنی وہ لوگ بریئ الذمہ نہ ہوئے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور کسی نے سلام نہ کیا تو سب نے سنت کو ترک کیا، سب پر الزام ہے[5] اور اگر ان میں سے ایک نے سلام کرلیا تو سب بری ہوگئے اور افضل یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں۔ یوہیں اگر ان میں سے کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہوئے اور اگر ایک نے جواب دے دیا تو سب بری ہوگئے اور افضل یہ ہے کہ سب جواب دیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: ایک شخص مجلس میں آیا اور اس نے سلام کیا اہلِ مجلس پر جواب دینا واجب ہے اور دوبارہ پھر سلام کیا تو جواب دینا واجب نہیں۔ مجلس میں آکر کسی نے السلام علیک کہا یعنی صیغہ واحد بولا اور کسی ایک شخص نے جواب دے دیا تو جواب ہوگیا خاص اس کو جواب دینا واجب نہیں جس کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے۔ ہاں اگر اس نے کسی شخص کا نام لے کر سلام کیا کہ فلاں صاحب السلام علیک تو خاص اس شخص کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب اس کے جواب کے قائم مقام نہیں ہوگا۔[7] (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: اہلِ مجلس پر سلام کیا ان میں سے کسی نابالغ عاقل نے جواب دے دیا تو یہ جواب کافی ہے اور بڑھیا نے

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٤، ٣٢٥.
2. ......المرجع السابق.
3. ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٣.
4. ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٢.
5. ......یعنی سب گنہگار ہوں گے۔
6. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.
7. ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح والتسليم، ج٢، ص٣٧٧.
و"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

www.dawateislami.net

جواب دیا، یہ جواب بھی ہو گیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناسمجھ بچہ نے جواب دیا، یہ نا کافی ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ سائل نے دروازہ پر آ کر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔ کچہری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو، اس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔ لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے، ہاں اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ اسے وہ لوگ کھانے میں شریک کرلیں گے تو سلام کرلے۔[2] (خانیہ، بزازیہ) یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے منھ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لیے بیٹھا ہی ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کرسکتا ہے کہ اب وہ عاجز نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص شہر سے آرہا ہے دوسرا دیہات سے، دونوں میں کون سلام کرے؟ بعض نے کہا شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض علما فرماتے ہیں دیہاتی شہری کو سلام کرے۔ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے، دوسرا یہاں سے گزرا تو یہ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں، ایک شخص پیچھے سے آیا، یہ آگے والے کو سلام کرے۔[4] (بزازیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مرد اور عورت کی ملاقات ہو تو مرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اجنبیہ نے مرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۴ جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرے بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ کفار کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہے اگر ایسی جگہ گزرنا ہو جہاں مسلم و کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ کہے اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے۔ کہ

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٣.

2 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح والتسليم، ج٢، ص٣٧٧.
و"البزازية" هامش على "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، نوع في السلام، ج٦، ص٣٥٤-٣٥٥.

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٥.

4 ......"البزازية" هامش على "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، نوع في السلام، ج٦، ص٣٥٥.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

5 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح...إلخ، ج٢، ص٣٧٧.

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

www.dawateislami.net

السَّلامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی کہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کافر کو اگر حاجت کی وجہ سے سلام کیا، مثلاً سلام نہ کرنے میں اس سے اندیشہ ہے تو حرج نہیں اور بقصد تعظیم کافر کو ہرگز ہرگز سلام نہ کرے کہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ سلام اس لیے ہے کہ ملاقات کرنے کو جو شخص آئے وہ سلام کرے کہ زائر اور ملاقات کرنے والے کی یہ تحیت ہے۔ لہٰذا جو شخص مسجد میں آیا اور حاضرین مسجد تلاوت قرآن و تسبیح و درود میں مشغول ہیں یا انتظارِ نماز میں بیٹھے ہیں تو سلام نہ کرے کہ یہ سلام کا وقت نہیں۔ اسی واسطے فقہا یہ فرماتے ہیں کہ ان کو اختیار ہے کہ جواب دیں یا نہ دیں۔ ہاں اگر کوئی شخص مسجد میں اس لیے بیٹھا ہے کہ لوگ اس کے پاس ملاقات کو آئیں تو آنے والے سلام کریں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ کوئی شخص تلاوت میں مشغول ہے یا درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں ہے تو اس کو سلام نہ کرے۔ اسی طرح اذان و اقامت و خطبۂ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے۔ سب لوگ علمی گفتگو کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہے باقی سن رہے ہوں، دونوں صورتوں میں سلام نہ کرے، مثلاً عالم وعظ کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین سن رہے ہیں، آنے والا شخص چپکے سے آکر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ عالمِ دین تعلیمِ علمِ دین میں مشغول ہے، طالب علم آیا تو سلام نہ کرے اور سلام کیا تو اس پر جواب دینا واجب نہیں۔[5] (عالمگیری) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگرچہ وہ پڑھا نہ رہا ہو سلام کا جواب دینا واجب نہیں، کیونکہ یہ اس کی ملاقات کو نہیں آیا ہے کہ اس کے لیے سلام کرنا مسنون ہو بلکہ پڑھنے کے لیے آیا ہے، جس طرح قاضی کے پاس جو لوگ اجلاس میں جاتے ہیں وہ ملنے کو نہیں جاتے بلکہ اپنے مقدمہ کے لیے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۰ جو شخص ذکر میں مشغول ہو اس کے پاس کوئی شخص آیا تو سلام نہ کرے اور کیا تو ذاکر[6] پر جواب واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ جو شخص پیشاب پاخانہ پھر رہا ہے یا کبوتر اڑا رہا ہے یا گا رہا ہے یا حمام یا غسل خانہ میں ننگا نہا رہا ہے، اس کو

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨١.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٥.

4 ...... المرجع السابق، ص٣٢٥ ـ ٣٢٦.

5 ...... المرجع السابق، ص٣٢٦.

6 ...... یعنی ذکر کرنے والا۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٦.

www.dawateislami.net

سلام نہ کیا جائے اور اس پر جواب دینا واجب نہیں۔[1] (عالمگیری) پیشاب کے بعد ڈھیلا لے کر استنجا سکھانے کے لیے ٹہلتے ہیں، یہ بھی اسی حکم میں ہے کہ پیشاب کر رہا ہے۔

مسئلہ ۲۲ جو شخص علانیہ فسق کرتا ہوا سے سلام نہ کرے کسی کے پڑوس میں فساق رہتے ہیں، مگر ان سے یہ اگر سختی برتتا ہے تو وہ اس کو زیادہ پریشان کریں گے اور نرمی کرتا ہے ان سے سلام کلام جاری رکھتا ہے تو وہ ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہیں تو ان کے ساتھ ظاہری طور پر میل جول رکھنے میں یہ معذور ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں ان کو سلام کیا جائے یا نہ کیا جائے، جو علما سلام کرنے کو جائز فرماتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ سلام اس مقصد سے کرے کہ اتنی دیر تک کہ وہ جواب دیں گے، کھیل سے باز رہیں گے۔ یہ سلام ان کو معصیت سے بچانے کے لیے ہے، اگر چہ اتنی ہی دیر تک سہی۔ جو فرماتے ہیں کہ سلام کرنا ناجائز ہے ان کا مقصد زجر و توبیخ ہے کہ اس میں ان کی تذلیل ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اوس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو جواب یوں دے کہ پہلے اس پہنچانے والے کو اس کے بعد اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یہ کہے وَعَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلام۔[4] (عالمگیری)

یہ سلام پہنچانا اس وقت واجب ہے جب اس نے اس کا التزام کرلیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا کہ اس وقت یہ سلام اس کے پاس امانت ہے جو اس کا حقدار ہے اس کو دینا ہی ہوگا ورنہ یہ بمنزلہ ودیعت ہے کہ اس پر یہ لازم نہیں کہ سلام پہنچانے وہاں جائے۔ اسی طرح حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے دربار میں میرا سلام عرض کر دینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔[6] (درمختار، ردالمحتار) مگر چونکہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا تو اگر فوراً تحریری جواب نہ ہو جیسا کہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ خط کا جواب فوراً ہی نہیں لکھا جاتا خواہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٦.

2 ......المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٥.

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٥.

www.dawateislami.net

مخواہ کچھ دیر ہوتی ہے تو زبان سے جواب فوراً دے دے، تاکہ تاخیر سے گناہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے علامہ سید احمد طحطاوی نے اس جگہ فرمایا: وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ.[1] یعنی لوگ اس سے غافل ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السَّلام عَلَیْکُم لکھا ہوتا ہے اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

مسئلہ ۲۶ سلام کی میم کو ساکن کہا یعنی سَلامْ عَلَیْکُمْ، جیسا کہ اکثر جاہل اسی طرح کہتے ہیں یا سَلامُ عَلَیْکُمْ میم کے پیش کے ساتھ کہا، ان دونوں صورتوں میں جواب واجب نہیں کہ یہ مسنون سلام نہیں۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ ابتداءً کسی نے یہ کہا عَلَیْکَ السَّلام یا عَلَیْکُمُ السَّلام، تو اس کا جواب نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "یہ مُردوں کی تحیت ہے۔"[3]

مسئلہ ۲۸ سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا اور اگر وہ بہرا ہے تو اس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔[4] (بزازیہ)

مسئلہ ۲۹ انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ "انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا۔"[5]

مسئلہ ۳۰ بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں، بلکہ بعض صرف آنکھوں کے اشارہ سے جواب دیتے ہیں یوں جواب نہیں ہوا، ان کو مونھ سے جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۱ بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حدِ رکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ ۳۲ اس زمانہ میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لیے ہیں۔ ان میں سب سے بُرا یہ ہے جو بعض لوگ

---

1 ......"حاشية الطحطاوي"على"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع،ج٤،ص٢٠٧.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع،ج٩،ص٦٨٦.

3 ......"ردالمحتار"،كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع،ج٩،ص٦٨٦.
و"سنن أبي داود"،كتاب السلام،باب كراهية أن يقول عليك السلام،الحديث:٥٢٠٩،ج٤،ص٣٥٢.

4 ......"البزازية"هامش على"الفتاوى الهندية"،كتاب الكراهية، نوع في السلام،ج٦،ص٣٥٥.

5 ......"سنن الترمذي"،كتاب الإستئذان والآداب،باب في كراهية إشارة اليد بالسلام،الحديث:٢٧٠٤،ج٤،ص٣١٩.

www.dawateislami.net

کہتے ہیں بندگی عرض یہ لفظ ہرگز نہ کہا جائے۔ بعض لوگ آداب عرض کہتے ہیں، اگرچہ اس میں اتنی برائی نہیں مگر سنت کے خلاف ہے۔ بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں، اس کو سلام کہا جاسکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے۔

بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جاسکتا ہے قرآن مجید میں ہے کہ ملائکہ جب ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ﴿فَقَالُوْا سَلٰمًا﴾ [1] انھوں نے آکر سلام کہا، اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہوجائے گا۔

بعض لوگ اس قسم کے ہیں کہ وہ خود تو کیا سلام کریں گے، اگر ان کو سلام کیا جاتا ہے تو بگڑتے ہیں، کہتے ہیں کہ کیا ہمیں برابر کا سمجھ لیا ہے، یعنی کوئی غریب آدمی سلام مسنون کرے تو وہ اپنی کسرشان [2] سمجھتے ہیں۔

اور بعض یہ چاہتے ہیں کہ انھیں آداب عرض کہا جائے یا جھک کر ہاتھ سے اشارہ کیا جائے اور بعض یہاں تک بے باک ہیں کہ یہ کہتے ہیں، کیا ہمیں دُھنا [3] جولاہا [4] مقرر کر رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھولے۔

مسئلہ ۳۳ کسی کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا یہ انبیا و ملائکہ علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے، مثلاً موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، جبریل علیہ السلام، نبی اور فرشتہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کے ساتھ یوں نہ کہا جائے۔

مسئلہ ۳۴ اکثر جگہ یہ طریقہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو۔ یہ سلام کا جواب نہیں ہے، بلکہ یہ جواب جاہلیت میں کفار دیا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے حیاک اللّٰہ۔ اسلام نے یہ بتایا کہ جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلام کہا جائے۔

مصافحہ و معانقہ و بوسہ و قیام کا بیان

حدیث ۱ امام احمد وترمذی وابن ماجہ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔'' [5]

اور ابوداود کی روایت میں ہے، ''جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ (عزوجل) کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہوجائے گی۔'' [6]

---

1 ......پ ١٤، الحجر: ٥٢.

2 ......یعنی اپنی بے عزتی۔ 3 ......یعنی روئی دُھنے والا۔ 4 ......یعنی کپڑا بُننے والا۔

5 ......"سنن الترمذي"، كتاب الإستئذان... إلخ، باب ماجاء في المصافحة، الحديث: ٢٧٣٦، ج٤، ص٣٣٣.

6 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في المصافحة، الحديث: ٥٢١١، ج٤، ص٤٥٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ بیہقی نے شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شبِ قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہ رہے گا، مگر جھڑ جائے گا۔'' (1)

حدیث ۳ صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دریافت کیا کیا اصحاب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم میں مصافحہ کا دستور تھا؟ کہا: ''ہاں۔'' (2)

حدیث ۴ امام مالک نے عطاء خراسانی سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''آپس میں مصافحہ کرو، دل کی کپٹ جاتی رہے گی (3) اور باہم ہدیہ کرو، محبت پیدا ہوگی اور عداوت نکل جائے گی۔'' (4)

حدیث ۵ امام احمد نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک نے دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالٰی کے ذمہ میں یہ حق ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کردے اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ ان کی مغفرت ہوجائے گی اور جو لوگ جمع ہوکر اللہ تعالٰی کا ذکر کرتے ہیں اور سوا رضائے الٰہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہے تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہوجاؤ! تمھاری مغفرت ہوگئی، تمھارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔'' (5)

حدیث ۶ طبرانی نے سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔'' (6)

حدیث ۷ ابن النجار نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالٰی دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظرِ محبت سے دیکھے، اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو

---

(1)......"شعب الإيمان"، باب في مقاربة وموادة أهل الدين، فصل في المصافحة...إلخ، الحديث:٨٩٥٥، ج٦، ص٤٧٤.

(2)......"صحيح البخاري"، كتاب الإستئذان باب المصافحة، الحديث:٦٢٦٣، ج٤، ص١٧٧.

(3)......یعنی کینہ ختم ہوجائے گا۔

(4)......"الموطأ" للإمام مالك، كتاب حسن الخلق، باب ماجاء في المهاجرة، الحديث:١٧٣١، ج٢، ص٤٠٧.

(5)......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، الحديث:١٢٤٥٤، ١٢٤٥٦، ج٤، ص٢٨٦.

(6)......"المعجم الكبير"، الحديث:٦١٥٠، ج٦، ص٢٥٦.

www.dawateislami.net

نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔''[1]

حدیث ۸ امام احمد وترمذی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔''[2]

حدیث ۹ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے جھک جائے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا، تو کیا اس سے چپٹ جائے اور بوسہ لے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' اس نے کہا، تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ فرمایا: ''ہاں۔''[3]

حدیث ۱۰ ابوداود نے روایت کی، کہ ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا، کیا تم لوگ جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے ملتے تھے تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تم سے مصافحہ کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: میں نے جب کبھی ملاقات کی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے مصافحہ کیا۔ ایک دن حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے آدمی بھیجا، میں گھر پر موجود نہ تھا، جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا میں حاضر ہوا، اس وقت حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تخت پر تھے، مجھے چپٹا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا، خوب اچھا۔[4]

حدیث ۱۱ صحیح بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر گیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دریافت کیا، کہ وہ یہاں ہیں؟ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے انھیں گلے لگایا اور وہ بھی چپٹ گئے۔ پھر فرمایا: ''اے اللہ (عزوجل)! میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اسے محبوب بنالے جو اسے محبوب رکھے۔''[5]

حدیث ۱۲ امام احمد نے یعلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالٰی عنہما دوڑ کر رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں آئے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے انھیں چپٹا لیا اور فرمایا: ''اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے۔''[6]

---

1 ......''کنزالعمال''، کتاب الصحبة، رقم: ۲۵۳۵۸، ج۹، ص۵۷.

2 ......''سنن الترمذي''، کتاب الإستئذان... إلخ، باب ما جاء في المصافحة، الحدیث: ۲۷۴۰، ج۴ ص۳۳۴.

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ۲۷۳۷، ج۴ ص۳۳۳.

4 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في المعانقة، الحدیث: ۵۲۱۴، ج۴ ص۴۵۳.

5 ......''صحیح مسلم''، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، الحدیث: ۵۷۔(۲۴۲۱)، ص۱۳۱۹.

6 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث یعلی بن مرة الثقفی، الحدیث: ۱۷۵۷۳، ج۶، ص۱۷۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ ترمذی نے اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب مدینہ میں آئے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میرے مکان میں تشریف فرما تھے۔ انھوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کپڑا گھسیٹتے ہوئے برہنہ یعنی بغیر چادر اوڑھے ہوئے چل دیے۔ واللہ! میں نے کبھی اس کے پہلے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو برہنہ یعنی بغیر چادر اوڑھے کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اس طرح دیکھا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے انھیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ [1]

حدیث ۱۴ ابوداود نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاح تھا، وہ باتیں کررہے تھے اور لوگوں کو ہنسا رہے تھے۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ایک لکڑی سے ان کی کمر میں کونچا دیا۔ انھوں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے عرض کی، مجھے اس کا بدلہ دیجیے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: بدلہ لے لو۔ انھوں نے کہا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) قمیص پہنے ہوئے ہیں، میرے بدن پر قمیص نہیں ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے قمیص ہٹادی، وہ چپٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور یہ کہا کہ میرا مقصد یہی تھا۔ [2] (بدلہ لینا مقصود نہ تھا)

حدیث ۱۵ ابوداود و بیہقی نے عامر شعبی سے مرسلاً روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا۔ [3]

حدیث ۱۶ ابوداود نے زارع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ جب قبیلۂ عبدالقیس کا وفد حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں آیا تھا، یہ بھی اس وفد میں تھے، یہ کہتے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے، اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے۔ [4]

حدیث ۱۷ ابوداود نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ان کی طرف کھڑے ہوجاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہوجاتیں اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ہاتھ پکڑلیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ [5]

---

1 ......"سنن الترمذي"، کتاب الإستئذان... إلخ، باب ما جاء في المعانقة والقبلة، الحديث: ۲۷۴۱، ج۴، ص۳۳۵.

2 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في قبلة الجسد، الحديث: ۵۲۲۴، ج۴، ص۴۵۶.

3 ......المرجع السابق، باب في قبلة ما بين العينين، الحديث: ۵۲۲۰، ج۴، ص۴۵۵.

4 ......المرجع السابق، باب قبلة الرجل، الحديث: ۵۲۲۵، ج۴، ص۴۵۶.

5 ......المرجع السابق، باب في القيام، الحديث: ۵۲۱۷، ج۴، ص۴۵۴.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ ابوداود نے براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ شروع شروع مدینہ میں آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بخار میں لیٹی ہوئی تھیں، حضرت ابوبکر ان کے پاس گئے اور پوچھا بیٹی کیسی ہو اور ان کے رخسارہ پر بوسہ دیا۔ (1)

حدیث ۱۹ ترمذی نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ دو یہودی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی نو نشانیاں کیا ہیں؟ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ① اللہ (عزوجل) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ② اور چوری نہ کرو۔ ③ اور زنا نہ کرو۔ ④ اور جس جان کو اللہ (عزوجل) نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ ⑤ اور جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لیے نہ لے جاؤ۔ ⑥ اور جادو نہ کرو۔ ⑦ اور سود نہ کھاؤ۔ ⑧ اور عفیفہ (2) پر زنا کی تہمت نہ دھرو۔ ⑨ اور لڑائی کے دن مونھ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودی ہفتہ کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو۔'' جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ فرمایا تو انھوں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔ (3)

حدیث ۲۰ ابوداود نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہتے ہیں کہ ہم حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے قریب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ (4)

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ جب بنی قریظہ (5) اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حکم پر اترے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہ وہاں سے قریب میں تھے۔ جب مسجد کے قریب آگئے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے انصار سے فرمایا: ''اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔'' (6)

---

1 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في قبلة الخد، الحدیث: ٥٢٢٢، ج٤، ص٤٥٥.

2 ......پاکدامن عورت۔

3 ......"سنن الترمذي"، کتاب الإستئذان... إلخ، باب ما جاء في قبلة الید والرجل، الحدیث: ٢٧٤٢، ج٤، ص٣٣٥.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في قبلة الید، الحدیث: ٥٢٢٣، ج٤، ص٤٥٦.

5 ......یہودیوں کے ایک قبیلے کا نام ہے۔

6 ......"صحیح البخاري"، کتاب الجهاد، باب اذا نزل العدو علی حکم رجل، الحدیث: ٣٠٤٣، ج٢، ص٣٢٢.
و کتاب المغازي، باب مرجع النبي صلی اللہ علیه وسلم من الأحزاب... إلخ، الحدیث: ٤١٢١، ج٣، ص٥٦.
و"صحیح مسلم"، کتاب الجهاد... إلخ، باب جواز قتال من نقض العهد... إلخ، الحدیث: ٦٤ـ(١٧٦٨)، ص٩٧٢.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۲ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کھڑے ہوتے ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔ [1]

حدیث ۲۳ ترمذی وابوداود نے معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔'' [2]

حدیث ۲۴ ابوداود نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے۔ ہم حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ارشاد فرمایا: ''اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوسرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔'' [3]

یعنی عجمیوں کا کھڑے ہونے میں جو طریقہ ہے وہ قبیح و مذموم ہے، اس طرح کھڑے ہونے کی ممانعت ہے، وہ یہ ہے کہ اُمرا بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بروجہ تعظیم ان کے قریب کھڑے رہتے ہیں۔ دوسری صورت عدم جواز کی وہ ہے کہ وہ خود پسند کرتا ہو کہ میرے لیے لوگ کھڑے ہوا کریں اور کوئی کھڑا نہ ہو تو برا مانے جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی بہت جگہ رواج ہے کہ امیروں، رئیسوں، زمین داروں کے لیے ان کی رعایا کھڑی ہوتی ہے، نہ کھڑی ہو تو زدوکوب تک نوبت آتی ہے۔ ایسے ہی متکبرین و متجبرین کے متعلق معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ والی حدیث میں وعید آئی ہے [4] اور اگر ان کی طرف سے یہ نہ ہو بلکہ یہ کھڑا ہونے والا اس کو مستحق تعظیم سمجھ کر ثواب کے لیے کھڑا ہوتا ہے یا تواضع کے طور پر کسی کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو یہ ناجائز نہیں بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ ۱ مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت تواتر سے ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک حدیث یہ ہے کہ ''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو حرکت دی، اس کے تمام گناہ گر جائیں گے۔'' جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جواز یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر وعصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور بعض کتابوں میں جو اس کو بدعت کہا گیا، اس سے مراد بدعتِ حسنہ ہے۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

1 ......"شعب الإيمان"،باب في مقاربة وموادة أهل الدين، فصل في قيام المرء...إلخ،الحديث:٨٩٣٠،ج٦،ص٤٦٧.

2 ......"سنن الترمذي"،كتاب الأدب،باب ما جاء في كراهية قيام الرجل للرجل،الحديث:٢٧٦٤،ج٤،ص٣٤٧.

3 ......"سنن أبي داود"،كتاب الأدب،باب الرجل يقوم للرجل يعظمه بذلك،الحديث:٥٢٣٠،ج٤،ص٤٥٨.

4 ......انظر:"سنن أبي داود"،كتاب الأدب،باب فی قيام الرجل للرجل،الحديث:٥٢٢٩،ج٤،ص٤٥٧.

5 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"،كتاب الحظر والإباحة،باب الإستبراء وغيره،ج٩،ص٦٢٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جس طرح فجر وعصر کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے، کیونکہ اصل مصافحہ کرنا جائز ہے تو کسی وقت بھی کیا جائے جائز ہی ہے، جب تک شرع مطہر سے ممانعت ثابت نہ ہو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ مصافحہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی دوسرے کی ہتھیلی سے ملائے، فقط انگلیوں کے چھونے کا نام مصافحہ نہیں ہے۔ سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ ''حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا دستِ مبارک ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا۔''[3] یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو۔ دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہا نے بیان کیا اور اس کی نسبت بھی وہ کہتے ہیں کہ حدیث سے ثابت ہے، وہ یہ کہ ہر ایک اپنا داہنا ہاتھ دوسرے کے دہنے سے اور بایاں بائیں سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔[4]

مسئلہ ۵ مصافحہ مسنون یہ ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے اس کے بعد مصافحہ کریں۔ رخصت کے وقت بھی عموماً مصافحہ کرتے ہیں، اس کے مسنون ہونے کی تصریح نظر فقیر سے نہیں گزری۔ مگر اصل مصافحہ کا جواز[5] حدیث سے ثابت ہے تو اس کو بھی جائز ہی سمجھا جائے گا۔

مسئلہ ۶ معانقہ کرنا[6] بھی جائز ہے جبکہ خوف فتنہ اور اندیشۂ شہوت نہ ہو۔ چاہیے کہ جس سے معانقہ کیا جائے وہ صرف تہبند یا فقط پاجامہ پہنے ہوئے نہ ہو، بلکہ کرتا یا اچکن بھی پہنے ہو یا چادر اوڑھے ہو یعنی کپڑا حائل ہو۔[7] (زیلعی) حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے معانقہ کیا۔[8]

مسئلہ ۷ بعد نماز عیدین مسلمانوں میں معانقہ کا رواج ہے اور یہ بھی اظہار خوشی کا ایک طریقہ ہے۔ یہ معانقہ بھی جائز ہے، جبکہ محل فتنہ نہ ہو مثلاً امرد خوبصورت سے معانقہ کرنا کہ یہ محل فتنہ ہے۔

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج٩، ص٦٢٨.

2 ......المرجع السابق، ص٦٢٩.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الاستئذان، باب المصافحة، ج٤، ص١٧٧.
حدیثِ پاک کے مطابق ترجمہ یوں ہوگا ''کہ میرا ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا''۔...علمیه

4 ...... انظر "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج٩، ص٦٢٩.

5 ......یعنی جائز ہونا۔

6 ...... یعنی گلے ملنا۔

7 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، فصل في الإستبراء وغيره، ج٧، ص٥٦.

8 ......انظر: "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في قبلة ما بين العينين، الحديث: ٥٢٢٠، ج٤، ص٤٥٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ بوسہ دینا اگر بشہوت ہو تو ناجائز ہے اور اکرام و تعظیم کے لیے ہو تو ہوسکتا ہے۔ پیشانی پر بوسہ بھی انھیں شرائط کے ساتھ جائز ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا۔[1] اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔

مسئلہ ۹ بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد خود اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے،[2] ایسا نہیں کرنا چاہیے۔[3] (زیلعی)

مسئلہ ۱۰ عالمِ دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے، بلکہ اس کے قدم چومنا بھی جائز ہے۔ بلکہ اگر کسی نے عالمِ دین سے یہ خواہش کی کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو اس کے کہنے کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لیے اس کی طرف بڑھا سکتا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ عورت نے عورت کے مونھ یا رخسارہ کو بوقتِ ملاقات یا بوقتِ رخصت بوسہ دیا، یہ مکروہ ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ عالم یا کسی بڑے کے سامنے زمین کو بوسہ دینا حرام ہے۔ جس نے ایسا کیا اور جو اس پر راضی ہوا، دونوں گنہگار ہوئے۔[6] (زیلعی)

مسئلہ ۱۳ بوسہ کی چھ قسمیں ہیں:

① بوسہ رحمت، جیسے والدین کا اولاد کو بوسہ دینا۔

② بوسہ شفقت، جیسے اولاد کا والدین کو بوسہ دینا۔

③ بوسہ محبت، جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی پیشانی کو بوسہ دے۔

④ بوسہ تحیت، جیسے بوقت ملاقات ایک مسلم دوسرے مسلم کو بوسہ دے۔

⑤ بوسہ شہوت، جیسے مرد عورت کو بوسہ دے اور

⑥ ایک قسم بوسہ دیانت ہے، جیسے حجر اسود کا بوسہ۔[7] (زیلعی)

---

1 ......"سنن إبن ماجه"، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه صلَّى الله تعالٰى عليه وسلَّم، الحديث: ١٦٢٧، ج٢، ص٢٨٣.

2 ......لیکن اگر حصول برکت کے لیے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مصافحہ کیا پھر برکت کیلیۓ اپنا ہاتھ چوم لیا تو ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ ان ہستیوں سے ہو جن سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ (جدالممتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، (مقوله: ٤٦٨٣)، ج٧، ص٦٥)۔... **علمیه**

3 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، فصل في الإستبراء وغيره، ج٧، ص٥٦.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج٩، ص٦٣١.

5 ......المرجع السابق، ص٦٣٢.

6 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، فصل في الإستبراء وغيره، ج٧، ص٥٦.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ مصحف یعنی قرآن مجید کو بوسہ دینا بھی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ روزانہ صبح کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے یہ میرے رب کا عہد اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی مصحف کو بوسہ دیتے اور چہرے سے مس کرتے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ سجدہ تحیت یعنی ملاقات کے وقت بطورِ اکرام کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر بقصد عبادت ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶ بادشاہ کو بروجہ تحیت سجدہ کرنا یا اس کے سامنے زمین کو بوسہ دینا کفر نہیں، مگر یہ شخص گنہگار ہوا اور اگر عبادت کے طور پر سجدہ کیا تو کفر ہے۔ عالم کے پاس آنے والا بھی اگر زمین کو بوسہ دے، یہ بھی ناجائز و گناہ ہے، کرنے والا اور اس پر راضی ہونے والا دونوں گنہگار ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ملاقات کے وقت جھکنا منع ہے۔[4] (عالمگیری) یعنی اتنا جھکنا کہ حدِ رکوع تک ہو جائے۔

مسئلہ ۱۸ آنے والے کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز بلکہ مندوب ہے، جبکہ ایسے کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جو مستحق تعظیم ہے، مثلاً عالم دین کی تعظیم کو کھڑا ہونا۔ کوئی شخص مسجد میں بیٹھا ہے یا قرآن مجید پڑھ رہا ہے اور ایسا شخص آ گیا جس کی تعظیم کرنی چاہیے تو اس حالت میں بھی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میرے لیے کھڑے ہوں اس کی یہ بات ناپسند و مذموم ہے۔[6] (ردالمحتار) احادیث میں اسی قیام کی مذمت ہے یا اس قیام کو برا بتایا گیا ہے۔ جو اعاجم میں مروج ہے کہ سلاطین بیٹھے ہوتے ہیں اور اُس کے آس پاس تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں، آنے والے کے لیے کھڑا ہونا اس قیام ممنوع میں داخل نہیں۔ قیام میلاد شریف کی ممانعت پر ان احادیث سے دلیل لانا جہالت ہے۔

مسئلہ ۲۰ جہاں یہ اندیشہ ہو کہ تعظیم کے لیے اگر کھڑا نہ ہوا تو اس کے دل میں بغض و عداوت پیدا ہوگا، خصوصاً ایسی

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۴.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۲.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب الثامن والعشرون في ملاقاة الملوك، ج۵، ص۳۶۸ ـ ۳۶۹.

4 ......المرجع السابق، ص۳۶۹.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۲.

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغیرہ، ج۹، ص۶۳۳.

www.dawateislami.net

جگہ جہاں قیام کا رواج ہے تو قیام کرنا چاہیے تاکہ ایک مسلم کو بغض وعداوت سے بچایا جائے۔[1] (ردالمحتار)

چھینک اور جماہی کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے، جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے، اُسے دفع کرے کیونکہ جب جماہی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔''[2] یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ کسل اور غفلت کی دلیل ہے، ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ ''جب وہ (ہا) کہتا ہے شیطان ہنستا ہے۔''[3]

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے جب یہ یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔''[4]

ترمذی اور دارمی کی روایت میں ابوایوب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہ جب چھینک آئے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال۔[5]

حدیث ۳ طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے۔''[6]

حدیث ۴ طبرانی ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: رَحِمَکَ اللّٰہ۔''[7]

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، ج۹، ص۶۳۳.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب اذا تثاوَبَ فليضع يده على فيه، الحديث: ۶۲۲۶، ج۴، ص۱۶۳.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، الحديث: ۳۲۸۹، ج۲، ص۴۰۲.
و"مشكاة المصابيح"، كتاب الآداب، باب العطاس والتثاؤب، الحديث: ۴۷۳۲، ج۳، ص۲۴.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب اذا عطس كيف يشمت، الحديث: ۶۲۲۴، ج۴، ص۱۶۲.

5 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، الحديث: ۲۷۵۰، ج۴، ص۳۴۰.

6 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ۱۰۳۲۶، ج۱۰، ص۱۶۲.

7 ......"المعجم الكبير"، الحديث: ۱۲۲۸۴، ج۱۱، ص۳۵۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ ترمذی نے نافع سے روایت کی، کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما کے پاس چھینک آئی۔ اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ۔ ابن عمر نے فرمایا: یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی، ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقع پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہیں۔[1]

حدیث ۶ ترمذی وابوداود نے ہلال بن یساف سے روایت کی، کہتے ہیں: ہم سالم بن عبید کے پاس تھے، ایک شخص کو چھینک آئی، اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ سالم نے کہا: وَعَلَیْکَ وَ عَلٰی اُمِّکَ اسے اس کا رنج ہوا۔ (کہ مجھے ایسا جواب کیوں دیا)۔ ابوداود کی روایت میں ہے، کہ اس نے کہا: میری ماں کا آپ نے ذکر نہ کیا ہوتا۔ نہ اچھا، نہ برا تو اچھا ہوتا۔ سالم نے کہا: میں نے وہی کہا جو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا تھا۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی، اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: وَعَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ. جب کسی کو چھینک آئے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جواب دینے والا کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہ اور وہ کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ۔[2]

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی۔ آپ نے ایک کو جواب دیا، دوسرے کو نہیں دیا۔ اس نے عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اُس کو جواب دیا اور مجھے نہیں دیا۔ ارشاد فرمایا: ''اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔''[3]

حدیث ۸ صحیح مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ''جب کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اسے جواب دو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے تو اسے جواب مت دو۔''[4]

حدیث ۹ صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا، پھر دوبارہ چھینک آئی تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''اسے زکام ہوگیا ہے۔''[5]

---

1 ......"سنن الترمذي"، کتاب الأدب، باب ما یقول العاطس اذا عطس، الحدیث:۲۷۴۷، ج۴، ص۳۳۹.

2 ......"سنن الترمذي"، کتاب الأدب، باب ماجاء کیف یشمت العاطس، الحدیث:۲۷۴۹، ج۴، ص۳۳۹.
و"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب کیف تشمیت العاطس، الحدیث:۵۰۳۱، ج۴، ص۳۹۹.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب لا یشمت العاطس اذا لم یحمد اللّٰہ، الحدیث:۶۲۲۵، ج۴، ص۱۶۳.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب الزھد...إلخ، باب تشمیت العاطس...إلخ، الحدیث:۵۴۔(۲۹۹۲)، ص۱۵۹۶.

5 ......المرجع السابق، الحدیث:۵۵۔(۲۹۹۳)، ص۱۵۹۶.

www.dawateislami.net

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیه واٰله وسلَّم) نے ایسا فرمایا۔[1] یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں۔

حدیث ۱۰ ترمذی و ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنه سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلَّم کو چھینک آتی تو مونھ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔[2]

حدیث ۱۱ صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنه سے مروی، کہ جب کسی کو جماہی آئے تو مونھ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان مونھ میں گھس جاتا ہے۔[3]

حدیث ۱۲ طبرانی اوسط میں انس رضی اللّٰہ تعالٰی عنه سے راوی کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلَّم نے فرمایا: ''سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آ جائے۔''[4] اور حکیم کی روایت ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنه سے یہ ہے کہ ''جب کوئی بات کی جائے اور چھینک آ جائے تو وہ حق ہے۔''[5] اور ابونعیم کی روایت انھیں سے ہے، کہ ''دعا کے وقت چھینک آ جانا سچا گواہ ہے۔''[6]

حدیث ۱۳ بیہقی نے شعب الایمان میں عبادہ بن صامت و شداد بن اوس و واثلہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنهم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز کو بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔''[7]

مسئلہ ۱ چھینک کا جواب دینا واجب ہے، جبکہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا جواب بھی فوراً دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے، واجب ہے۔ جس طرح سلام کے جواب میں ہے یہاں بھی ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوبارہ چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو دوبارہ جواب واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء كم يشمت العاطس، الحديث:٢٧٥٣، ج٤، ص٣٤٢.

2 ......المرجع السابق، باب ماجاء في خفض الصوت...إلخ، الحديث:٢٧٥٤، ج٤، ص٣٤٣.

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب الزهد...إلخ، باب تشميت العاطس...إلخ، الحديث:٥٧-(٢٩٩٥)، ص١٥٩٧.

4 ......"المعجم الأوسط"، باب الجيم، الحديث:٣٣٦٠، ج٢، ص٣٠٢.

5 ......"نوادر الاصول في احاديث الرسول"، ج٣، ص٥.

6 ......"كنزالعمال"، كتاب الصحبة، رقم: ٢٥٥٢٠، ج٩، ص٦٨.

7 ......"شعب الإيمان"، باب في تشميت العاطس، فصل في خفض الصوت بالعطاس، الحديث:٩٣٥٥، ج٧، ص٣٢.

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٣.

9 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ جس کو چھینک آئے اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے۔ جب اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والے پر اس کا جواب دینا واجب ہو گیا اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں۔ ایک مجلس میں کئی مرتبہ کسی کو چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ہے، اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔[1] (بزازیہ)

مسئلہ ۴ جس کو چھینک آئے وہ یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال اور اس کے جواب میں دوسرا شخص یوں کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ [2] پھر چھینکنے والا یہ کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ[3] یا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ [4] اس کے سوا دوسری بات نہ کہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ عورت کو چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مرد اس کا جواب دے، اگر جوان ہے تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ مرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا، اگر جوان ہے تو مرد اس کا جواب اپنے دل میں دے اور بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ خطبہ کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سننے والا اس کو جواب نہ دے۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۷ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکَ اللّٰہُ کہا جائے۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تاکہ کوئی سنے اور جواب دے۔ چھینک کا جواب بعض حاضرین نے دیدیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اور بہتر یہ ہے کہ سب حاضرین جواب دیں۔[9] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے۔[10] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ چھینکنے والے سے پہلے ہی سننے والے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ شخص دانتوں اور

---

1 ......"البزازية"هامش على "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، نوع في السلام، ج٦، ص٣٥٥.

2 ......اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے۔

3 ......اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

4 ......اللہ عزوجل تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع في السلام، ج٥، ص٣٢٦.

6 ......المرجع السابق، ص٣٢٧.

7 ......"الفتاوى الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح والتسليم، ج٢، ص٣٧٧.

8 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٤.

9 ......المرجع السابق.

10 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کانوں کے درد اور تخمہ [1] سے محفوظ رہے گا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ کمر کے درد سے محفوظ رہے گا۔ [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ چھینک کے وقت سر جھکا لے اور مونھ چھپا لے اور آواز کو پست کرے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔ [3] (ردالمحتار)

فائدہ: حدیث میں ہے کہ بات کے وقت چھینک آجانا شاہد عدل ہے۔ [4]

مسئلہ ۱۲ بہت لوگ چھینک کو بدفالی خیال کرتے ہیں، مثلاً کسی کام کے لیے جارہا ہے اور کسی کو چھینک آگئی تو سمجھتے ہیں کہ اب وہ کام انجام نہیں پائے گا، یہ جہالت ہے کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور ایسی چیز کو بدفالی کہنا جس کو حدیث میں شاہد عدل فرمایا، سخت غلطی ہے۔

خرید و فروخت [5] کا بیان

مسئلہ ۱ جب تک خرید وفروخت کے مسائل معلوم نہ ہوں کہ کون سی بیع جائز ہے اور کون ناجائز، اس وقت تک تجارت نہ کرے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ انسان کے پاخانہ کا بیع کرنا ممنوع ہے، گوبر کا بیچنا ممنوع نہیں۔ انسان کے پاخانہ میں مٹی یا راکھ مِل کر غالب ہوجائے، جیسے کھات میں مٹی کا غلبہ ہوجاتا ہے تو بیع بھی جائز ہے اور اس کو کام میں لانا مثلاً کھیت میں ڈالنا بھی جائز ہے۔ [7] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ یہ معلوم ہے کہ یہ فلاں شخص کی کنیز [8] ہے اور دوسرا شخص اسے بیع کررہا ہے، یہ بائع [9] کہتا ہے کہ اس نے مجھے بیع کا وکیل کیا ہے یا اس سے میں نے خرید لی ہے یا اس نے مجھے ہبہ کردی ہے [10] تو اس کو خریدنا اور اس سے وطی کرنا جائز ہے۔ جبکہ وہ شخص ثقہ ہو یا غالب گمان یہ ہو کہ سچ کہتا ہے اور اگر غالب گمان یہ ہے کہ وہ اس خبر میں جھوٹا ہے تو اس کے لیے ایسا

---

1 ......یعنی بدہضمی۔

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٨٤.
و"کنزالعمال"، کتاب الصحبة، حرف العین، الحدیث:٢٥٥٣٩، ٢٥٥٤٠، ج۹، ص٧٠.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٨٤.

4 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٨٥.
و"کنزالعمال"، کتاب الصحبة، حرف العین، الحدیث:٢٥٥١٨، ٢٥٥١٩، ج۹، ص٦٨.

5 ......خرید فروخت کا مفصل بیان حصہ یازدہم میں گزر چکا ہے وہاں سے معلوم کریں۔ ۱۲منہ

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الخامس والعشرون في البیع...إلخ، ج٥، ص٣٦٣.

7 ......"الھدایة"، کتاب الکراھیة، فصل في البیع، ج٢، ص٣٧٥.

8 ......لونڈی۔ 9 ......یعنی بیچنے والا۔ 10 ......یعنی تحفۃً مالک بنا دیا۔

www.dawateislami.net

کرنا جائز نہیں اور اگر اس کو خود اس کا علم نہیں کہ یہ فلاں کی ہے، مگر اس بائع ہی نے بتایا کہ یہ فلاں کی ہے اور مجھے اس نے بیع کا وکیل کیا ہے اور وہ بائع ثقہ ہے یا غالب گمان یہ ہے کہ سچ کہتا ہے تو اس کو خریدنا وغیرہ جائز ہے۔[1] (ہدایہ) اسی طرح دوسری اشیاء کے متعلق یہ علم ہے کہ فلاں کی ہے اور بیچنے والا کہتا ہے کہ اس نے مجھے بیع کا وکیل کیا ہے یا میں نے خرید لی ہے یا اس نے ہبہ کردی ہے تو اس کو خریدنا اور اس چیز سے نفع اٹھانا انھیں شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

مسئلہ ۴ جو شخص چیز کو بیع کررہا ہے اس نے یہ نہیں بتایا کہ یہ چیز میرے پاس اس طرح آئی اور مشتری[2] کو معلوم ہے کہ یہ چیز فلاں کی ہے تو جب تک معلوم نہ ہوجائے کہ یہ چیز اس کو یوں ملی ہے، اسے نہ خریدے۔ مشتری کو یہ نہیں معلوم ہے کہ چیز کسی دوسرے شخص کی ہے تو بیچنے والے سے خریدنا جائز ہے کہ اس کے قبضہ میں ہونا اس کی ملک کی دلیل ہے اور اس کا معارض پایا نہیں گیا۔ پھر اس کی کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ دوسرے کی ملک کا توہم کیا جائے۔

ہاں اگر وہ چیز ایسی ہے کہ اس جیسے شخص کی نہیں ہوسکتی مثلاً وہ چیز بیش قیمت ہے اور یہ شخص ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اس کی ہوگی یا جاہل کے پاس کتاب ہے اور اس کے باپ دادا بھی عالم نہ تھے کہ اسے میراث میں ملی ہو تو اس صورت میں اس کی خریداری سے بچنا چاہیے اور اس کے باوجود اس نے خرید ہی لی تو خریدنا جائز ہے، کیونکہ خریدار نے دلیل شرعی پر اعتماد کرکے خریدا ہے یعنی قبضہ کو ملک کی دلیل قرار دیا ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۵ مشترک چیز میں جو اس کا حصہ ہے اسے نہ بیچے جب تک شریک کو مطلع نہ کردے، اگر وہ شریک خرید لے فبہا ورنہ جس کے ہاتھ چاہے بیچ ڈالے اس کا مطلب یہ ہے کہ شریک کو مطلع کرنا مستحب ہے اور بغیر مطلع کیے بیچنا مکروہ ہے یہ مطلب نہیں کہ بغیر اطلاع بیع ہی ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ اگر بازار والے ایسے لوگوں سے مال خریدتے ہیں، جن کا غالب مال حرام ہے اور ان میں سود اور عقود فاسدہ جاری ہیں، ان سے خریدنے میں تین صورتیں ہیں۔ جس[۱] چیز کے متعلق گمان غالب یہ ہے کہ ظلم کے طور پر کسی کی چیز بازار میں لاکر بیچ گیا، ایسی چیز خریدی نہ جائے۔ دوسری[۲] صورت یہ ہے کہ مال حرام بعینہ موجود ہے مگر مال حلال میں اس طرح مل گیا کہ جدا کرنا ناممکن ہے، اس طرح مل جانے سے اس کی مِلک ہوگئی مگر اس کو بھی خریدنا نہ چاہیے، جب تک بائع اس مالک کو

---

1 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في البيع، ج٢، ص٣٧٥.

2 ......یعنی خریدنے والا۔

3 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في البيع، ج٢، ص٣٧٢.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس والعشرون في البيع...إلخ، ج٥، ص٣٦٤.

www.dawateislami.net

عوض دے کر راضی نہ کرلے اور اگر خرید ہی لی تو مشتری کی ملک ہوجائے گی اور کراہت رہے گی۔ تیسری[3] صورت یہ ہے کہ معلوم ہے کہ جس کو غصب کیا تھا یا چوری وغیرہ کا مال تھا، وہ بعینہٖ باقی نہ رہا تو دوکان دار سے چیز خریدنی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ تاجر اپنی تجارت میں اس طرح مشغول نہ ہو کہ فرائض فوت ہوجائیں، بلکہ جب نماز کا وقت آجائے تو تجارت چھوڑ کر نماز کو چلا جائے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ نجس کپڑے کو بیچ سکتا ہے، مگر جب یہ گمان ہو کہ خریدار اُس میں نماز پڑھے گا تو اس کو ظاہر کردے کہ یہ کپڑا ناپاک ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جتنے میں چیز خریدی، بائع کو اس سے کچھ زیادہ دیا تو جب تک یہ نہ کہدے کہ یہ زیادتی تمھارے لیے حلال ہے یا یہ کہ میں نے تمھیں مالک کردیا، اس زیادتی کو لینا جائز نہیں۔[4] (عالمگیری) خریدنے کے بعد بہت سے لوگ روکھ[5] لیتے ہیں کہ مبیع جتنی طے ہوئی ہے، اس سے کچھ زیادہ لیتے ہیں بغیر بائع کی رضامندی کے یہ ناجائز ہے اور روکھ مانگنا بھی نہ چاہیے کہ یہ ایک قسم کا سوال ہے اور بغیر حاجت سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ ۱۰ گوشت یا مچھلی یا پھل وغیرہ ایسی چیز جو جلد خراب ہوجانے والی ہے کسی کے ہاتھ بیچی اور مشتری غائب ہوگیا اور بائع کو اندیشہ ہے کہ اس کے انتظار میں چیز خراب ہوجائے گی، ایسی صورت میں اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے اور جس کو ایسا معلوم ہے، وہ خرید سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ جو شخص بیمار ہے اس کا باپ یا بیٹا بغیر اس کی اجازت کے ایسی چیزیں خرید سکتا ہے جس کی مریض کو حاجت ہے، مثلاً دوا وغیرہ۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ اچھے، صاف گیہوں میں خاک دھول ملاکر بیچنا ناجائز ہے، اگرچہ وہاں ملانے کی عادت ہو۔[8] (عالمگیری) اسی طرح دودھ میں پانی ملاکر بیچنا ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۳ جس جگہ بازار میں روٹی گوشت کا نرخ مقرر ہے کہ اس حساب سے فروخت ہوتی ہے کسی نے خریدی بائع

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس والعشرون في البيع...إلخ، ج٥، ص٣٦٤.

2 ......المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس والعشرون في البيع...إلخ، ج٥، ص٣٦٥.

5 ......یعنی کسی چیز کی خریداری کے بعد تھوڑی سی چیز جو مفت میں لیتے ہیں۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس والعشرون في البيع...إلخ، ج٥، ص٣٦٥.

7 ......المرجع السابق. 8 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

نے کم دی مگر خریدار کو اس وقت یہ نہیں معلوم ہوا کہ کم ہے بعد کو معلوم ہوا تو جو کچھ کمی ہے وصول کر سکتا ہے جبکہ مشتری کو بھی نرخ معلوم ہے اور اگر خریدار پردیسی ہے، وہاں کا نہیں ہے تو روٹی میں جو کمی ہے، وصول کر سکتا ہے۔ گوشت میں جو کمی ہے، وصول نہیں کر سکتا کیونکہ روٹی کا نرخ قریب قریب سب شہروں میں یکساں ہوتا ہے اور گوشت میں یہ بات نہیں۔ [1] (زیلعی)

مسئلہ ۱۴ لوہے، پیتل وغیرہ کی انگوٹھی جس کا پہننا مرد وعورت دونوں کے لیے ناجائز ہے، اس کا بیچنا مکروہ ہے۔ [2] (عالمگیری) اسی طرح افیون وغیرہ جس کا کھانا ناجائز ہے، ایسوں کے ہاتھ فروخت کرنا جو کھاتے ہوں ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر اِعانت [3] ہے۔

مسئلہ ۱۵ مسلمان کا کافر پر دَین ہے، اس نے شراب بیچ کر اس کے ثمن سے دَین ادا کیا۔ مسلم کے علم میں ہے کہ یہ روپیہ شراب کا ثمن ہے، اس کا لینا جائز ہے کیونکہ کافر کا کافر کے ہاتھ شراب بیچنا جائز ہے اور ثمن میں جو روپیہ اسے ملا، وہ جائز ہے، لہٰذا مسلم اپنے دَین میں لے سکتا ہے اور مسلم نے شراب بیچی تو چونکہ یہ بیع ناجائز ہے اس کا ثمن بھی ناجائز ہے، اس روپیہ کو دَین میں لینا ناجائز ہے۔ [4] (درمختار) یہی حکم ہر ایسی صورت میں ہے جہاں یہ معلوم ہے کہ یہ مال بعینہ خبیث وحرام ہے تو اس کو لینا ناجائز ہے، مثلاً معلوم ہے کہ چوری یا غصب کا مال ہے۔

مسئلہ ۱۶ رنڈیوں کو ناچ گانے کی جو اُجرت ملی ہے یہ بھی خبیث ہے، جس کسی کو دَین یا کسی مطالبہ میں دے اس کا لینا ناجائز ہے۔ جس شخص نے ظلم یا رشوت کے طور پر مال حاصل کیا ہو، مرنے کے بعد اس کا مال ورثہ کو نہ لینا چاہیے کہ یہ مال حرام ہے۔ بلکہ وُرثہ یہ کریں کہ اگر معلوم ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے تو جس سے مورث نے حاصل کیا ہے، اسے واپس دے دیں اور معلوم نہ ہو کہ کس سے لیا ہے تو فقرا پر تصدق کر دیں کہ ایسے مال کا یہی حکم ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ پنساری کو روپیہ دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ روپیہ سودے میں کٹتا رہے گا یا دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ سودے میں کٹ جائے گا، مگر معلوم ہے کہ یوہیں کیا جائے گا تو اس طرح روپیہ دینا ممنوع ہے کہ اس قرض سے یہ نفع ہوا کہ اس کے پاس رہنے میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال تھا اب یہ احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا، ناجائز ہے۔ [6] (درمختار)

---

1 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، فصل في البيع، ج٧، ص٦٣.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس والعشرون في البيع...إلخ، ج٥، ص٣٦٥.

3 ......مدد کرنا۔

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٣٥.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٣٥.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٤٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ احتکار ممنوع ہے۔احتکار کے یہ معنی ہیں کہ کھانے کی چیز کواس لیے روکنا کہ گراں ہونے پر فروخت کرے گا۔احادیث[1] میں اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں۔

ایک حدیث میں یہ ہے ''جو چالیس روز تک احتکار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جذام و افلاس میں مبتلا کرے گا۔''[2]

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ ''وہ اللہ (عزوجل) سے بری اور اللہ (عزوجل) اُس سے بری۔''[3]

تیسری حدیث یہ ہے کہ ''اُس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ تعالیٰ نہ اس کے نفل قبول کرے گا نہ فرض۔''[4]

احتکار انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے، مثلاً اناج اور انگور بادام وغیرہ اور جانوروں کے چارہ میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس، بھوسا۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ احتکار وہیں کہلائے گا جبکہ اس کا غلہ روکنا وہاں والوں کے لیے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرانی ہوجائے یا یہ صورت ہو کہ سارا غلہ اسی کے قبضہ میں ہے، اس کے روکنے سے قحط پڑنے کا اندیشہ ہے، دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰ احتکار کرنے والے کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کرڈالے، اگر وہ شخص قاضی کے اس حکم کے خلاف کرے یعنی زائد غلہ نہ بیچے تو قاضی اس کو مناسب سزا دے گا اور اس کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہے، قاضی خود بیع کردے گا کیونکہ ضرر عام سے بچنے کی یہی صورت ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۱ بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو احتکار کرنے والوں سے غلہ لے کر رعایا پر تقسیم کردے۔ پھر جب ان کے پاس غلہ ہوجائے تو جتنا جتنا لیا ہے، واپس دیدیں۔[8] (درمختار)

---

1 ......احتکار کے متعلق چند حدیثیں حصہ یازدہم بیع مکروہ کے بیان میں لکھی جاچکی ہیں۔۱۲منہ

2 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب التجارات، باب الحكرة و الجلب، الحديث:۲۱۵۵، ج۳، ص۱۴،

و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۵۷.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر، الحديث:۴۸۸۰، ج۲، ص۲۷۰.

4 ......

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۵۶۔۶۵۷.

6 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، فصل في البيع، ج۲، ص۳۷۷.

7 ......المرجع السابق، ص۳۷۸.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۵۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ اپنی زمین کا غلہ روک لینا احتکار نہیں۔ ہاں اگر یہ شخص گرانی یا قحط کا منتظر ہے تو اس بری نیت کی وجہ سے گنہگار ہوگا اور اس صورت میں بھی اگر عام لوگوں کو غلہ کی حاجت ہو اور غلہ دستیاب نہ ہوتا ہو تو قاضی اسے بیع کرنے پر مجبور کرے گا۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ دوسری جگہ سے غلہ خرید کر لایا، اگر وہاں سے عموماً یہاں غلہ آتا ہے تو اس کا روکنا بھی احتکار ہے اور اگر وہاں سے یہاں غلہ لانے کی عادت جاری نہ ہو تو روکنا احتکار نہیں۔ مگر اس صورت میں بھی بیچ ڈالنا مستحب ہے کہ روکنے میں یہاں بھی ایک قسم کی کراہت ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ حاکم کو یہ نہ چاہیے کہ اشیا کا نرخ مقرر کر دے۔ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) نرخ گراں ہوگیا، حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم) نرخ مقرر فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: ''نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کشادگی کرنے والا، روزی دینے والا اللہ (عزوجل) ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حالت میں ملوں کہ کوئی شخص خون یا مال کے معاملہ میں مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے۔''[3]

مسئلہ ۲۵ تاجروں نے اگر چیزوں کا نرخ بہت زیادہ کر دیا ہے اور بغیر نرخ مقرر کیے کام چلتا نظر نہ آتا ہو تو اہل الرائے سے مشورہ لے کر قاضی نرخ مقرر کر سکتا ہے اور مقرر شدہ نرخ کے موافق جو بیع ہوئی یہ بیع جائز ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بیع مکرَہ ہے کیونکہ یہاں بیع پر اکراہ نہیں، قاضی نے اسے بیچنے پر مجبور نہیں کیا۔ اسے اختیار ہے کہ اپنی چیز بیچے یا نہ بیچے، صرف یہ کیا ہے کہ اگر بیچے تو جو نرخ مقرر ہوا ہے، اس سے گراں نہ بیچے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۶ انسان کے کھانے اور جانوروں کے چارہ میں نرخ مقرر کرنا صورت مذکورہ میں جائز ہے اور دوسری چیزوں میں بھی حکم یہ ہے کہ اگر تاجروں نے بہت زیادہ گراں کر دی ہوں تو ان میں بھی نرخ مقرر کیا جا سکتا ہے۔[5] (درمختار)

قرآن مجید پڑھنے کے فضائل

قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے بہت فضائل ہیں۔ اجمالی طور پر اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۵۸.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب البیوع، باب في التسعیر، الحدیث: ۳۴۵۱، ج۴، ص۴۷۴.

4 ......"الهدایة"، کتاب الکراهیة، فصل في البیع، ج۲، ص۳۷۸.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۶۱.

www.dawateislami.net

اس پر اسلام اوراحکامِ اسلام کا مدار ہے۔اس کی تلاوت کرنا،اس میں تدبُّر، آدمی کو خدا تک پہنچاتا ہے۔

اس موقع پر اس کے متعلق چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (1)

حدیث ۲ صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کوہان والی لائے، اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو یعنی جائز طور پر۔ ہم نے عرض کی، کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے۔ فرمایا: ''پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھتا، کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر۔'' (2) وعلٰی ہذا القیاس۔

حدیث ۳ صحیح بخاری ومسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مومن قرآن پڑھتا ہے، اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا، وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے۔ اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا، وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے، وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا۔'' (3)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔'' (4) یعنی جو اس پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں، اُن کے لیے بلندی ہے اور دوسروں کے لیے پستی ہے۔

حدیث ۵ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے یعنی اُس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے، اُس کے لیے دو اجر ہیں۔'' (5)

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، الحديث:٥٠٢٧، ج٣،ص ٤١٠.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب فضل قراءة القرآن...إلخ،الحديث:٢٥١-(٨٠٣)،ص ٤٠٢.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأطعمة، باب ذكر الطعام،الحديث:٥٤٢٧، ج٣،ص ٥٣٥.

و"مشكاة المصابيح"، كتاب فضائل القرآن، الحديث:٢١١٤، ج١،ص ٥٨٢،

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب فضل من يقوم بالقرآن...إلخ، الحديث:٢٦٩-(٨١٦)،ص ٤٠٨.

5 ......المرجع السابق، باب فضل الماهر بالقرآن...إلخ، الحديث:٢٤٤-(٧٩٨)،ص ٤٠٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۶ شرح سنہ میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک[۱] قرآن کہ یہ بندوں کے لیے جھگڑا کرے گا، اس کے لیے ظاہر و باطن ہے اور امانت[۲] اور رشتہ[۳] پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا، اُسے اللہ (عزوجل) ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا، اللہ (عزوجل) اُسے کاٹے گا۔'' (1)

حدیث ۷ امام احمد و ترمذی و ابوداود و نسائی نے عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کے ساتھ پڑھ، جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا، وہاں ہے۔'' (2)

حدیث ۸ ترمذی و دارمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے جوف میں کچھ قرآن نہیں ہے، وہ ویرانہ مکان کی مثل ہے۔'' (3)

حدیث ۹ ترمذی و دارمی نے ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: ''جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا، اُسے میں اُس سے بہتر دوں گا، جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہی ہے، جیسی اللہ (عزوجل) کی فضیلت اسکی مخلوق پر ہے۔'' (4)

حدیث ۱۰ ترمذی و دارمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص کلام اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف ہے، میم تیسرا حرف۔'' (5)

حدیث ۱۱ ابوداود نے معاذ جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے، اگر وہ تمھارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تمھارا کیا گمان ہے۔'' (6)

---

1 ...... "شرح السنة"، كتاب البر والصلة، باب ثواب صلة الرحم... إلخ، الحديث: ٣٣٢٧، ج٦، ص٤٣٨.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب كيف يستحب الترتيل في القراءة، الحديث: ١٤٦٤، ج٢، ص١٠٤.

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب: ١٨، الحديث: ٢٩٢٢، ج٤ ص٤١٩.

4 ...... المرجع السابق، باب: ٢٥، الحديث: ٢٩٣٥، ج٤ ص٤٢٥.

5 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في من قرأ حرفا من القرآن... إلخ، الحديث: ٢٩١٩، ج٤ ص٤١٧.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الوتر، باب في ثواب قراءة القرآن، الحديث: ١٤٥٣، ج٢ ص١٠٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۲ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا۔ اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا، جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔'' (1)

حدیث ۱۳ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اس کے ساتھ قیام کیا، اس کی مثال یہ ہے جیسے مشک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جس نے سیکھا اور سو گیا یعنی قیام اللیل نہیں کیا، اس کی مثال وہ تھیلی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا مونھ باندھ دیا گیا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۴ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے، جس طرح لوہے میں پانی لگنے سے زنگ لگتی ہے۔ عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم)! اس کی جلا کس چیز سے ہوگی؟ فرمایا: ''کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔'' (3)

حدیث ۱۵ صحیح بخاری و مسلم میں جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''قرآن کو اس وقت تک پڑھو، جب تک تمھارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُچاٹ ہو جائے، کھڑے ہو جاؤ۔'' (4) یعنی تلاوت بند کردو۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کو جتنی توجہ اس نبی کی طرف ہے جو خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے، کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔'' (5)

حدیث ۱۷ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص قرآن کو تغنی یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (6) اس حدیث کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تغنی سے مراد استغنا ہے یعنی قرآن پڑھنے کے عوض میں کسی سے کچھ لینا نہ چاہیے۔

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل قارئ القرآن، الحديث:٢٩١٤، ج٤ص٤١٤.
و"سنن ابن ماجه"، كتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن...إلخ، الحديث:٢١٦، ج١ص١٤١.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل سورة البقرة...إلخ، الحديث:٢٨٨٥، ج٤ص٤٠١.

3 ......"شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في ادمان تلاوته، الحديث:٢٠١٤، ج٢، ص٣٥٢-٣٥٣.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب فضائل القرآن، باب اقرؤوا القرآن...إلخ، الحديث:٥٠٦١، ج٣ص٣١٩.

5 ......"صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة...إلخ، الحديث:٧٤٨٢، ج٤، ص٥٦٩.

6 ......المرجع السابق، باب قول الله تعالى واسروا قولكم او اجهروا...إلخ، الحديث:٧٥٢٧، ج٤ص٥٨٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ امام احمد وابوداود وابن ماجہ ودارمی نے براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔'' [1] اور دارمی کی روایت میں ہے کہ ''اپنی آوازوں سے قرآن کو خوبصورت کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔'' [2]

حدیث ۱۹ بیہقی نے عبیدہ ملیکی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اسکی تلاوت کرو جیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تغنی کرو یعنی اچھی آواز سے پڑھو یا اس کا معاوضہ نہ لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے غور کرو، تاکہ تم کو فلاح ملے، اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔'' [3] (جو آخرت میں ملنے والا ہے)

حدیث ۲۰ ابوداود وبیہقی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو! تم سب اچھے ہو، بعد میں قومیں آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے، اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے، دیر میں لینا نہیں چاہیں گے۔'' [4] یعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔

حدیث ۲۱ بیہقی نے حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''قرآن کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو، اہلِ عشق اور یہود ونصاریٰ کے لحن سے بچو یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی، جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے، قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا، ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔'' [5]

حدیث ۲۲ ابوسعید بن معلّی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح بخاری میں روایت ہے، کہتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے مجھے بلایا، میں نے جواب نہیں دیا۔ (جب نماز سے فارغ ہوا) حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کی

---

1 ......"سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب التغني بالقرآن، الحديث: ۳۵۰۰، ج۲، ص۵٦٥.

2 ......المرجع السابق، الحديث: ۳۵۰۱، ج۲، ص۵٦٥.

3 ...... "شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في إدمان تلاوته، الحديث: ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ج۲، ص۳۵۰، ۳۵۱.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الصلاة، باب مايجزئ الامى والاعجمى من القراءة، الحديث: ۸۳۰، ج۱، ص۳۱۷.

5 ......"شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في ترك التعمق فيه، الحديث: ۲٦٤۹، ج۲، ص۵٤۰.

و"مرقاة المفاتيح"، كتاب فضائل القرآن، الحديث: ۲۲۰۷، ج٤، ص۷۰٦.

www.dawateislami.net

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالٰی نے نہیں فرمایا ہے ﴿ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ﴾ [1] اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے پاس حاضر ہو جاؤ، جب وہ تمھیں بلائیں۔

پھر فرمایا: مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے، وہ بتا دوں گا اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب نکلنے کا ارادہ ہوا۔ میں نے عرض کی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ فرمایا تھا کہ ''مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا۔ فرمایا کہ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے، جو مجھے ملا ہے۔'' [2]

حدیث ۲۳ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ نماز میں تم کس طرح پڑھتے ہو؟ انھوں نے اُمّ القرآن یعنی سورت فاتحہ کو پڑھا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ اس کی مثل توارات میں کوئی سورت اُتاری گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں، نہ قرآن میں۔ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔'' [3]

حدیث ۲۴ سورۂ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ [4] (دارمی، بیہقی)

حدیث ۲۵ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: جبرئیل علیہ السلام حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں حاضر تھے۔ اوپر سے ایک آواز آئی۔ انھوں نے سر اٹھایا اور یہ کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا، آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ ایک فرشتہ اترا، جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا۔ اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو بشارت ہو کہ دو نُور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیے گئے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ وہ دو نُور یہ ہیں، سورۂ فاتحہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ، جو حرف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔ [5]

حدیث ۲۶ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا:

---

1 ......پ۹، الأنفال: ۲٤.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب التفسير، باب ماجاء في فاتحة الكتاب، الحديث: ٤٤٧٤، ج٣، ص١٦٣.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب، الحديث: ٢٨٨٤، ج٤، ص٤٠٠.

4 ......"سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب، الحديث: ٣٣٧٠، ج٢، ص٥٣٨.

و"شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٢٣٦٧، ج٢، ص٤٥٠.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب فضل الفاتحة...إلخ، الحديث: ٢٥٤ـ(٨٠٦)، ص٤٠٣.

www.dawateislami.net

''اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ، شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔'' (1)

حدیث ۲۷ صحیح مسلم میں ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ''قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا۔ دو چمک دار سورتیں بقرہ و آل عمران کو پڑھو کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں، وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی۔ سورہ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہلِ باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' (2)

حدیث ۲۸ صحیح مسلم میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے ابو المنذر (یہ ابی بن کعب کی کنیت ہے) تمھارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟'' میں نے کہا اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اعلم ہیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: اے ابو المنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کون سی آیت تمہارے پاس سب میں بڑی ہے۔ میں نے عرض کی، ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (یعنی آیۃ الکرسی)۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''ابو المنذر تم کو علم مبارک ہو۔'' (3)

حدیث ۲۹ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے زکاۃ رمضان یعنی صدقۂ فطر کی حفاظت مجھے سپرد فرمائی تھی۔ ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا، میں محتاج عیال دار ہوں، سخت حاجت مند ہوں، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ابو ہریرہ! تمہارا رات کا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! اس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی، مجھے رحم آ گیا چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔

میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا، کیونکہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرما دیا ہے۔ میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں محتاج ہوں، عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آ گیا، اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب إستحباب صلاة النافلة...إلخ، الحديث:٢١٢-(٧٨٠)، ص٣٩٣.

2 ...... المرجع السابق، باب فضل قراءة القرآن وسورة البقرة، الحديث:٢٥٢-(٨٠٤)، ص٤٠٣.

3 ...... المرجع السابق، باب فضل سورة الكهف...إلخ، الحديث:٢٥٨-(٨١٠)، ص٤٠٤.

www.dawateislami.net

نے فرمایا: ابو ہریرہ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، اس نے حاجت شدیدہ اور عیال داری کی شکایت کی، مجھے رحم آیا، اسے چھوڑ دیا۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بولا اور پھر آئے گا۔

میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا، میں نے پکڑا اور کہا: تجھے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کے پاس پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمھیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ (عزوجل) تم کو نفع دے گا، جب تم بچھونے پر جاؤ آیت الکرسی ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ آخر آیۃ تک پڑھ لو، صبح تک اللہ (عزوجل) کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں، اللہ تعالٰی تمھیں ان سے نفع دے گا۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور تمھیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں۔ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے۔ (1)

حدیث ۳۰: صحیح بخاری و مسلم میں ابو مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے، وہ اس کے لیے کافی ہیں۔'' (2)

حدیث ۳۱: اللہ تعالٰی نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی۔ اس میں سے دو آیتیں جو سورۂ بقرہ کے ختم پر ہیں، نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔'' (3) (ترمذی و دارمی)

حدیث ۳۲: سورۂ بقرہ کے خاتمہ کی دو آیتیں اللہ تعالٰی کے اس خزانہ میں سے ہیں، جو عرش کے نیچے ہے اللہ (عزوجل) نے مجھے یہ دونوں آیتیں دیں انھیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ کہ وہ رحمت ہیں اور اللہ (عزوجل) سے نزدیکی اور دعا ہیں۔ (4) (دارمی)

حدیث ۳۳: صحیح مسلم میں ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے، وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔'' (5)

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوكالة، باب إذا وكل رجلا...إلخ، الحديث: ٢٣١١، ج٢، ص٨٢.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب المغازي، الحديث: ٤٠٠٨، ج٣، ص٢١.

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في آخر سورة البقرة، الحديث: ٢٨٩١، ج٤، ص٤٠٤.

4 ...... "سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسى، الحديث: ٣٣٩٠، ج٢، ص٥٤٢.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب فضل سورة الكهف...إلخ، الحديث: ٢٥٧-(٨٠٩)، ص٤٠٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۳۴ جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا، اس کے لیے دو جمعہ کے مابین نور روشن ہوگا۔[1] (بیہقی)

حدیث ۳۵ ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے، جس نے یٰسٓ پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھے گا۔[2] (ترمذی و دارمی)

حدیث ۳۶ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے طٰہٰ و یٰسٓ پڑھا، جب فرشتوں نے سنا، یہ کہا: مبارک ہو، اس امت کے لیے جس پر یہ اتارا جائے اور مبارک ہو، ان جوفوں کے لیے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو، ان زبانوں کے لیے جو اس کو پڑھیں۔[3] (دارمی)

حدیث ۳۷ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یٰسٓ پڑھے گا، اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی۔ لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔[4] (بیہقی)

حدیث ۳۸ جو شخص حٰمٓ اَلْمُؤْمِن کو ﴿اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ﴾ تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا، شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا، صبح تک محفوظ رہے گا۔[5] (ترمذی و دارمی)

حدیث ۳۹ جو شخص حٰمٓ اَلدُّخَان شب جمعہ میں پڑھے، اس کی مغفرت ہوجائے گی۔[6] (ترمذی)

حدیث ۴۰ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب تک الٓمّٓ تَنْزِیْل اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ نہ پڑھ لیتے سوتے نہ تھے۔[7] (احمد، ترمذی، دارمی)

حدیث ۴۱ خالد بن معدان نے کہا، نجات دینے والی سورت کو پڑھو وہ الٓمّٓ تَنْزِیْل ہے۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگار تھا، اس سورت نے اپنا بازو اس پر بچھا دیا اور کہا اے رب! اس کی مغفرت فرمادے کہ یہ مجھ کو کثرت سے پڑھتا تھا۔ رب تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرمایا کہ ''اس کی ہر خطا کے بدلے میں ایک نیکی لکھو اور ایک درجہ بلند کرو۔''

---

1 ......"السنن الکبری" للبیهقي، کتاب الجمعة، باب مایؤمر به في لیلة الجمعة...إلخ، الحدیث: ٥٩٩٦، ج٣، ص٣٥٣.

2 ......"سنن الترمذي"، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة یٰسٓ، الحدیث: ٢٨٩٦، ج٤، ص٤٠٦.

3 ......"سنن الدارمي"، کتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة طٰهٰ ویٰسٓ، الحدیث: ٣٤١٤، ج٢، ص٥٤٧-٥٤٨.

4 ......"شعب الإیمان"، باب في تعظیم القرآن، فصل في فضائل السور.. الخ، الحدیث: ٢٤٥٨، ج٢، ص٤٧٩.

5 ......"سنن الترمذي"، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة البقرة وآیة الکرسي، الحدیث: ٢٨٨٨، ج٤، ص٤٠٢.

6 ......المرجع السابق، باب ماجاء في فضل حٰمٓ اَلدُّخَان، الحدیث: ٢٨٩٨، ج٤، ص٤٠٧.

7 ......المرجع السابق، باب ماجاء في فضل سورة الملك الحدیث: ٢٩٠١، ج٤، ص٤٠٨.

www.dawateislami.net

اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی، کہے گی الٰہی! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو اس میں سے مجھے مٹا دے۔ اور وہ پرند کی طرح اپنے بازو اس پر بچھا دے گی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی۔

اور خالد نے تبارک کے متعلق بھی ایسا ہی کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ تھے اور طاؤس نے کہا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورۃ پر ساٹھ حسنہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔ (1) (دارمی)

حدیث ۴۲ قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے، آدمی کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہوجائے گی۔ وہ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ (2) (احمد و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ)

حدیث ۴۳ بعض صحابہ نے قبر پر خیمہ گاڑ دیا انھیں یہ معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے، اس میں کسی شخص نے ختم سورۃ تک پڑھا، جب انھوں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ واقعہ سنایا، تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''وہ مانعہ ہے، وہ منجیہ ہے، عذاب الٰہی سے نجات دیتی ہے۔'' (3) (ترمذی)

حدیث ۴۴ جو شخص سورہ واقعہ ہر رات میں پڑھ لے گا، اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا کریں۔ (4) (بیہقی)

حدیث ۴۵ کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرو، لوگوں نے عرض کی اس کی کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھا کرے؟ فرمایا: کیا اس کی استطاعت نہیں کہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لیا کرو۔ (5) (بیہقی)

حدیث ۴۶ کیا تم اس سے عاجز ہو کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ لوگوں نے عرض کی، تہائی قرآن کیونکر کوئی پڑھ لے گا؟ فرمایا کہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی کی برابر ہے۔'' (6) (بخاری، مسلم)

---

1 ......"سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة تنزيل السجدة وتبارك، الحديث:٣٤٠٨، ٣٤١٠، ٣٤١٢، ج٢، ص٥٤٦_٥٤٧.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في فضل سورة الملك، الحديث: ٢٩٠٠، ج٤، ص٤٠٨.

3 ......المرجع السابق، باب ماجاء في فضل سورة الملك، الحديث: ٢٨٩٩، ج٤، ص٤٠٧.

4 ......"شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحديث: ٢٤٩٩، ج٢، ص٤٩١_٤٩٢.

5 ......المرجع السابق، الحديث: ٢٥١٨، ج٢، ص٤٩٨.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب صلاة المسافرين...إلخ، باب فضل قراءة قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ...إلخ، الحديث: ٢٥٩_(٨١١)، ص٤٠٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۷: اِذَا زُلْزِلَتِ نصف قرآن کی برابر ہے اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کی برابر ہے اور قُلْ یٰۤاَیُّهَاالْكٰفِرُوْنَ چوتھائی کی برابر۔[1] (ترمذی)

حدیث ۴۸: جو ایک دن میں دوسو مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے گا، اس کے پچاس برس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر دَین ہو۔[2] (ترمذی ودارمی)

حدیث ۴۹: جو شخص سوتے وقت بچھونے پر داہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے، قیامت کے دن رب تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ ''اے میرے بندے! اپنی دہنی جانب جنت میں چلا جا۔''[3] (ترمذی)

حدیث ۵۰: نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے سنا، فرمایا کہ ''جنت واجب ہوگئی۔''[4] (امام مالک، ترمذی، نسائی)

حدیث ۵۱: کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) قرآن میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا: '' قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ . اس نے عرض کی، قرآن میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ فرمایا: آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ . اس نے کہا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کون سی آیت آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچنا محبوب ہے؟ یعنی اس کا فائدہ وثواب۔ فرمایا: سورۂ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الٰہی کے خزانہ سے عرش الٰہی کے نیچے سے ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس اُمت کو دی دنیا وآخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اس پر مشتمل ہے۔[5] (دارمی)

حدیث ۵۲: جو شخص اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لیے دعا کریں گے۔ اور اگر وہ شخص اس روز مرجائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔[6] (ترمذی)

حدیث ۵۳: جو قرآن پڑھے اس کو اللہ (عزوجل) سے سوال کرنا چاہیے۔ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو قرآن

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب ماجاء في اِذَا زُلْزِلَتِ، الحديث: ۲۹۰۲، ج۴، ص۴۰۹.

2 ......المرجع السابق، باب ماجاء في سورة الإخلاص... إلخ، الحديث: ۲۹۰۷، ج۴، ص۴۱۱.

3 ......المرجع السابق، ۲۹۰۷، ج۴، ص۴۱۱.

4 ......المرجع السابق، الحديث: ۲۹۰۶، ج۴، ص۴۱۱.

5 ......"سنن الدارمي"، كتاب فضائل القرآن، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسي، الحديث: ۳۳۸۰، ج۲، ص۵۴۰.

6 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب في فضل قراءة آخر سورة الحشر، الحديث: ۲۹۳۱، ج۴، ص۴۲۳.

www.dawateislami.net

پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے۔[1] (احمد، ترمذی)

حدیث ۵۴ جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا، نری ہڈیاں ہوں گی۔[2] (بیہقی)

حدیث ۵۵ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مصحف لکھنے کی اُجرت سے سوال ہوا۔ انھوں نے فرمایا: اس میں حرج نہیں، وہ لوگ نقش بناتے ہیں اور اپنی دست کاری سے کھاتے ہیں۔ یعنی یہ ایک قسم کی دست کاری ہے، اس کا معاوضہ لینا جائز ہے۔[3] (رزین)

قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ کے مسائل حصہ سوم میں مذکور ہوچکے ہیں وہاں سے معلوم کیے جائیں۔ مصحف شریف کے متعلق بعض باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ ۱ قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا جائز ہے کہ اس سے نظر عوام میں عظمت پیدا ہوتی ہے، اس میں اعراب و نقطے لگانا بھی مستحسن ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اکثر لوگ اسے صحیح نہ پڑھ سکیں گے۔ اسی طرح آیت سجدہ پر سجدہ لکھنا اور وقف کی علامتیں لکھنا اور رکوع کی علامت لکھنا اور تعشیر یعنی دس دس آیتوں پر نشان لگانا جائز ہے۔ اسی طرح سورتوں کے نام لکھنا اور یہ لکھنا کہ اس میں اتنی آیتیں ہیں یہ بھی جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

اس زمانہ میں قرآن مجید کے تراجم بھی چھاپنے کا رواج ہے اگر ترجمہ صحیح ہو تو قرآن مجید کے ساتھ طبع کرنے میں حرج نہیں، اس لیے کہ اس سے آیت کا ترجمہ جاننے میں سہولت ہوتی ہے مگر تنہا ترجمہ طبع نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲ تاریخ کے اوراق قرآن مجید کی جلد یا تفسیر وفقہ کی کتابوں پر بطور غلاف چڑھانا جائز ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳ قرآن مجید کی کتابت نہایت خوش خط اور واضح حرفوں میں کی جائے، کاغذ بھی بہت اچھا، روشنائی بھی

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن فليسأل الله به...إلخ، الحديث:٢٩٢٦، ج٤، ص٤٢١.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في تعظيم القرآن، فصل في ترك قراءة القرآن في المساجد والأسواق ليعطى ويستأكل به، الحديث:٢٦٢٥، ج٢، ص٥٣٢ ـ ٥٣٣.

3 ......"مشكاة المصابيح"، كتاب البيوع، باب الكسب و طلب الحلال، الحديث:٢٧٨٢، ج٢، ص١٣٣.

4 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٣٦.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٣٧.

www.dawateislami.net

خوب اچھی ہو کہ دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہو۔[1] (درمختار، ردالمحتار) بعض اہلِ مطابع[2] نہایت معمولی کاغذ پر بہت خراب کتابت وروشنائی سے چھپواتے ہیں یہ ہرگز نہ ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴ قرآن مجید کا حجم چھوٹا کرنا مکروہ ہے۔[3] (درمختار) مثلاً آج کل بعض اہل مطابع نے تعویذی قرآن مجید چھپوائے ہیں جن کا قلم اتنا باریک ہے کہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا، بلکہ حمائل[4] بھی نہ چھپوائی جائے کہ اس کا حجم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۵ قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہوگیا اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق منتشر ہو کر ضائع ہوں گے، تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کردیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے، تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔ مصحف شریف بوسیدہ ہوجائے تو اس کو جلایا نہ جائے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ لغت ونحو وصرف کا ایک مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر فقہ اور احادیث ومواعظ ودعوات ماثورہ[6] فقہ سے اوپر اور تفسیر کو ان کے اوپر اور قرآن مجید کو سب کے اوپر رکھیں۔ قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ کسی نے محض خیر وبرکت کے لیے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔[8] (خانیہ)

مسئلہ ۸ قرآن مجید پر اگر بقصدِ توہین پاؤں رکھا کافر ہوجائے گا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٣٧.

2 ...... یعنی چھاپنے والے۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٣٧.

4 ...... یعنی چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٣.

6 ...... **دعوات ماثورہ:** یعنی قرآن وحدیث سے منقول دعائیں ماثورہ کہلاتی ہیں۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٣ ـ ٣٢٤.

8 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في آداب المسجد، ج٢، ص٣٧٨.

9 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ جس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو، اس میں بی بی سے صحبت کرنا جائز ہے جبکہ قرآن مجید پر پردہ پڑا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ قرآن مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح اذان کہنے میں خوش گلوئی سے کام لے یعنی اگر آواز اچھی نہ ہو تو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے، لحن کے ساتھ پڑھنا کہ حروف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعد تجوید کی مراعات کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ قرآن مجید کو معروف و شاذ دونوں قراءتوں کے ساتھ ایک ساتھ پڑھنا مکروہ ہے تو فقط قراءت شاذہ کے ساتھ پڑھنا بدرجۂ اَولیٰ مکروہ ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار) بلکہ عوام کے سامنے وہی قراءت پڑھی جائے جو وہاں رائج ہے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے انکار کر بیٹھیں۔

مسئلہ ۱۲ مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت اگر اٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے یہ ادب کی بات ہے۔ مگر بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا، اس کی اصل نہیں ممکن ہے کہ بچوں کو اس ادب کی طرف توجہ دلانے کے لیے ایسا اختراع کیا ہو۔

مسئلہ ۱۳ قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن مجید نیچے ہو۔

مسئلہ ۱۴ قرآن مجید کو جزدان و غلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین کے زمانہ سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔

مسئلہ ۱۵ نئے قلم کا تراشہ اِدھر اُدھر پھینک سکتے ہیں مگر مستعمل قلم کا تراشہ احتیاط کی جگہ میں رکھا جائے پھینکا نہ جائے۔ اسی طرح مسجد کا گھاس کوڑا موضعِ احتیاط[4] میں ڈالا جائے ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احترام کے خلاف ہو۔[5] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد... إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٩٤.

3 ......المرجع السابق، ص٦٩٥.

4 ......یعنی احتیاط کی جگہ۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد... إلخ، ج٥، ص٣٢٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶: جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو، اس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو کاغذ سے پونچھنا مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری)

آداب مسجد[2] و قبلہ

مسجد کو چونے اور گچ سے منقش کرنا جائز ہے، سونے چاندی کے پانی سے نقش ونگار کرنا بھی جائز ہے جبکہ کوئی شخص اپنے مال سے ایسا کرے مال وقف سے ایسا نہیں کرسکتا، بلکہ متولی مسجد نے اگر مال وقف سے سونے چاندی کا نقش کرایا تو اسے تاوان دینا ہوگا، ہاں اگر بانی مسجد نے نقش کرایا تھا جو خراب ہوگیا تو متولی مسجد مال مسجد سے بھی نقش ونگار کراسکتا ہے۔ بعض مشائخ دیوار قبلہ میں نقش ونگار کرنے کو مکروہ بتاتے ہیں، کہ نمازی کا دل اُدھر متوجہ ہوگا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: مسجد کی دیواروں میں گچ اور پلاستر کرانا جائز ہے کہ اس کی وجہ سے عمارت محفوظ رہے گی۔ مسجد میں پلاستر کرانے یا قلعی[4] یا کہگل[5] کرانے میں ناپاک پانی استعمال نہ کیا جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: مسجد میں درس دینا جائز ہے اگرچہ بوقت درس مسجد کی جانمازوں اور چٹائیوں کو استعمال کرتا ہو۔ مسجد میں کھانا کھانا اور سونا معتکف کو جائز ہے غیر معتکف کے لیے مکروہ ہے، اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا یا سونا چاہتا ہو تو وہ بہ نیت اعتکاف مسجد میں داخل ہو اور ذکر کرے یا نماز پڑھے اس کے بعد وہ کام کرسکتا ہے۔[7] (عالمگیری)

ہندوستان میں تقریباً ہر جگہ یہ رواج ہے کہ ماہ رمضان میں عام طور پر مسجد میں روزہ افطار کرتے ہیں، اگر خارج مسجد کوئی جگہ ایسی ہو کہ وہاں افطار کریں جب تو مسجد میں افطار نہ کریں۔ ورنہ داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیا کریں اب افطار کرنے میں حرج نہیں، مگر اس بات کا اب بھی لحاظ کرنا ہوگا کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ کریں۔

مسئلہ ۳: مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے، مثلاً مسجد کے دو دروازے ہیں اور اس کو کہیں جانا ہے آسانی اس میں ہے کہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل جائے۔ ایسا نہ کرے اگر کوئی شخص اس نیت سے گیا کہ اس دروازے سے داخل ہو کر

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

2 ......مسجد کے متعلق مسائل حصہ سوم میں مفصل ذکر کیے گئے ہیں، کچھ باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔۱۲ منہ

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٣٦.

4 ......یعنی سفیدی۔

5 ......یعنی مٹی کی لپائی۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣١٩.

7 ......المرجع السابق، ص٣٢٠، ٣٢١.

www.dawateislami.net

دوسرے سے نکل جائے گا، اندر جانے کے بعد اپنے اس فعل پر نادم ہوا تو جس دروازے سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا اس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ شخص پہلے نماز پڑھے پھر نکلے اور بعض نے فرمایا کہ اگر بے وضو ہے تو جس دروازہ سے گیا ہے، اسی سے نکلے مسجد میں جوتے پہن کر جانا مکروہ ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ جامع مسجد میں تعویذ بیچنا، ناجائز ہے جیسا کہ تعویذ والے کیا کرتے ہیں کہ اس تعویذ کا یہ ہدیہ ہے اتنا دو اور تعویذ لے جاؤ۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مسجد میں عقد نکاح کرنا مستحب ہے۔[3] (عالمگیری) مگر یہ ضرور ہے کہ بوقت نکاح شور وغل اور ایسی باتیں جو احترام مسجد کے خلاف ہیں نہ ہونے پائیں، لہٰذا اگر معلوم ہو کہ مسجد کے آداب کا لحاظ نہ رہے گا تو مسجد میں نکاح نہ پڑھوائیں۔

مسئلہ ۶ جس کے بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو وہ مسجد میں نہ جائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مسجد میں ان آداب کا لحاظ رکھے۔

① جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہیں، ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں اور اگر وہاں کوئی نہ ہو یا جو لوگ ہیں وہ مشغول ہیں تو یوں کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ.

② وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے۔

③ خرید و فروخت نہ کرے۔

④ ننگی تلوار مسجد میں نہ لے جائے۔

⑤ گمی ہوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈے۔

⑥ ذِکر کے سوا آواز بلند نہ کرے۔

⑦ دُنیا کی باتیں نہ کرے۔

⑧ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔

⑨ جگہ کے متعلق کسی سے جھگڑا نہ کرے۔

⑩ اس طرح نہ بیٹھے کہ دوسروں کے لیے جگہ میں تنگی ہو۔

⑪ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢١.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

⑫ مسجد میں تھوک کھنکار نہ ڈالے۔

⑬ انگلیاں نہ چٹکائے۔

⑭ نجاست اور بچوں اور پاگلوں سے مسجد کو بچائے۔

⑮ ذکر الٰہی کی کثرت کرے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مسجد میں جگہ تنگ ہوگئی تو جو نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ بیٹھے ہوئے کو کہہ سکتا ہے کہ سرک جاؤ نماز پڑھنے کی جگہ دے دو۔ اگرچہ وہ شخص ذکر و درس یا تلاوت قرآن میں مشغول ہو یا معتکف ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مسجد کے سائل کو دینا منع ہے، مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی مکروہ ہیں۔ مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے، یہ جائز کلام کے متعلق ہے ناجائز کلام کے گناہ کا کیا پوچھنا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: نماز پڑھنے کے بعد مصلے کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں، یہ اچھی بات ہے کہ اس میں زیادہ احتیاط ہے، مگر بعض لوگ جانماز کا صرف کونا لوٹ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسا نہ کرنے میں اس پر شیطان نماز پڑھے گا یہ بے اصل ہے۔

مسئلہ ۱۱: مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے، گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا مکروہ ہے، ہاں اگر مسجد میں تنگی ہو نمازیوں کی کثرت ہو تو چھت پر نماز پڑھ سکتے ہیں[4]، جیسا کہ بمبئی اور کلکتہ میں مسجد کی تنگی کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: طالب علم نے مسجد کی چٹائی کا تنکا نشانی کے لیے کتاب میں رکھ لیا یہ معاف ہے۔[5] (عالمگیری) اس کا یہ مطلب نہیں کہ اچھی چٹائی سے تنکا توڑ کر نشانی بنائے، کہ اس طرح بار بار کرنے سے چٹائی خراب ہو جائے گی۔

مسئلہ ۱۳: قبلہ کی جانب ہدف یعنی نشانہ بنا کر اس پر تیر مارنا یا اس پر گولی مارنا مکروہ ہے، یعنی قبلہ کی طرف چاند ماری کرنا مکروہ ہے۔[6] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢١.

2 ......المرجع السابق، ص٣٢٢.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٨، ٦٩٠.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

5 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...إلخ، ج٥، ص٣٢٢.

6 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٦.

www.dawateislami.net

عیادت و علاج کا بیان

عیادت کے فضائل کے متعلق چنداحادیث حصہ چہارم کتاب الجنائز میں ذکر کی گئی ہیں۔علاج کے متعلق کچھ حدیثیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے کوئی بیماری نہیں اُتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری۔'' (1)

حدیث ۲ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہر بیماری کے لیے دوا ہے جب بیماری کو دوا پہنچ جائے گی، اللہ (عزوجل) کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔'' (2)

حدیث ۳ امام احمد وترمذی وابوداود نے اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہم دوا کریں؟ فرمایا: ''ہاں اے اللہ (عزوجل) کے بندو! دوا کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) نے بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے، سوا ایک بیماری کے وہ بڑھاپا ہے۔'' (3)

حدیث ۴ ابوداود نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیماری اور دوا دونوں کو اللہ تعالٰی نے اتارا، اس نے ہر بیماری کے لیے دوا مقرر کی، پس تم دوا کرو مگر حرام سے دوامت کرو۔'' (4)

حدیث ۵ امام احمد وابوداود وترمذی وابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے دواء خبیث سے ممانعت فرمائی۔'' (5)

حدیث ۶ ترمذی وابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو، کہ ان کو اللہ تعالٰی کھلاتا پلاتا ہے۔'' (6)

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب ما أنزل اللّٰه داء الاانزل له شفاء، الحديث: ٥٦٧٨، ج٤، ص١٦.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب لكل داء دواء... إلخ، الحديث: ٦٩ ـ (٢٢٠٤)، ص١٢١٠.

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الطب، باب الرجل يتداوى، الحديث: ٣٨٥٥، ج٤، ص٥.

و"سنن الترمذي"، كتاب الطب، باب ماجاء في الدواء... إلخ، الحديث: ٢٠٤٥، ج٤، ص٤.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الطب، باب في الادوية المكروهة، الحديث: ٣٨٧٤، ج٤، ص١٠.

5 ......المرجع السابق، الحديث: ٣٨٧٠، ج٤، ص٩.

6 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الطب، باب ماجاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشرب، الحديث: ٢٠٤٧، ج٤، ص٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۷ ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔'' (1) یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہائے صادق ہو۔ (2)

حدیث ۸ ابوداود نے اُم منذر بنت قیس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم مع حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے میرے یہاں تشریف لائے۔ حضرت علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو نقاہت تھی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے، مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں۔ حضرت علی نے کھانا چاہا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ تم نقیہ ہو۔ کہتی ہیں کہ جو اور چقندر پکا کر حاضر لائی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے حضرت علی سے فرمایا: ''اس میں سے لو کہ یہ تمھارے لیے نافع ہے۔'' (3)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کو پرہیز کرنا چاہیے جو چیزیں اس کے لیے مضر (4) ہیں، ان سے بچنا چاہیے۔

حدیث ۹ امام احمد و ترمذی و ابوداود نے عمران بن حصین اور ابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جھاڑ پھونک نہیں مگر نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے سے۔'' (5) یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔

حدیث ۱۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اولادِ جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے، کیا جھاڑ پھونک کراؤں؟ فرمایا: ''ہاں کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔'' (6)

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے نظر بد سے جھاڑ پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔'' (7)

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الطب، باب المريض يشتهي الشيء، الحديث: ٣٤٤٠، ج٤، ص٨٩.

2 ......یعنی کھانے کی سچی خواہش ہو۔

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الطب، باب في الحمية، الحديث: ٣٨٥٦، ج٤، ص٥.

4 ......نقصان دہ۔

5 ......"سنن الترمذي"، كتاب الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، الحديث: ٢٠٦٤، ج٤، ص١٢.

6 ......المرجع السابق، باب ماجاء في الرقية من العين، الحديث: ٢٠٦٦، ج٤، ص١٣.

7 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب رقية العين، الحديث: ٥٧٣٨، ج٤، ص٣١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرہ میں زردی تھی۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اسے جھاڑ پھونک کراؤ، کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔''(1)

حدیث ۱۳ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا۔ عمرو بن حزم کے گھر والوں نے حاضر ہوکر یہ کہا، کہ یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے جھاڑنے کو منع فرمایا اور ہمارے پاس بچھو کا جھاڑ ہے اور اس کو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے سامنے پیش کیا۔ ارشاد فرمایا: ''اس میں کچھ حرج نہیں جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے، نفع پہنچائے۔'' (2)

حدیث ۱۴ صحیح مسلم میں عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ ''میرے سامنے پیش کرو، جھاڑ پھونک میں حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔''(3)

حدیث ۱۵ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''عدویٰ نہیں، یعنی مرض لگنا اور متعدی ہونا نہیں ہے اور نہ بدفالی ہے اور نہ ہامہ (4) ہے، نہ صفر (5) اور مجذوم سے بھاگو، جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔''(6)

دوسری روایت میں ہے، کہ ایک اعرابی نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس کی کیا وجہ ہے کہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے اور خارشتی اونٹ (7) جب اس کے ساتھ مل جاتا ہے تو اسے بھی خارشتی کردیتا ہے؟ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''پہلے کو کس نے مرض لگا دیا۔''(8) یعنی جس طرح پہلا اونٹ

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب رقية العين، الحديث: ٥٧٣٩، ج٤، ص ٣١.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب السلام، باب إستحباب الرقية من العين... إلخ، الحديث: ٦٣-(٢١٩٩)، ص ١٢٠٧.

3 ......المرجع السابق، باب لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك، الحديث: ٦٤-(٢٢٠٠)، ص ١٢٠٨.

4 ......ہامہ سے مراد اُلّو ہے، زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات رکھتے تھے اور اب بھی لوگ اس کو منحوس سمجھتے ہیں۔ جو کچھ بھی ہو حدیث نے اس کے متعلق یہ ہدایت کی ہے کہ اس کا اعتبار نہ کیا جائے۔ ۱۲ منہ

5 ......ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں، حدیث میں فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ ۱۲ منہ

6 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب الجذام، الحديث: ٥٧٠٧، ج٤، ص ٢٤.

7 ......یعنی وہ اونٹ جسے خارش ہو۔

8 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب لا صفر... إلخ، الحديث: ٥٧١٧، ج٤، ص ٢٦.

www.dawateislami.net

خارشتی ہوگیا دوسرا بھی ہوگیا۔

مرض کا متعدی ہونا[1] غلط ہے اور مجذوم سے بھاگنے کا حکم سدذرائع[2] کے قبیل سے ہے، کہ اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہوجائے تو یہ خیال ہوگا کہ میل جول سے پیدا ہوا، اس خیالِ فاسد[3] سے بچنے کے لیے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو۔

حدیث ۱۶ صحیح بخاری ومسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی، فال کیا چیز ہے؟ فرمایا: ''اچھا کلمہ جو کسی سے سنے۔''[4] یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی کی زبان سے اگر اچھا کلمہ نکل گیا، یہ فال حسن ہے۔

حدیث ۱۷ ابوداود وترمذی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''طیرہ (بدفالی) شرک ہے۔ اس کو تین مرتبہ فرمایا (یعنی مشرکین کا طریقہ ہے)۔ جو کوئی ہم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو، وہ اللہ (عزوجل) پر توکل کر کے چلا جائے۔''[5]

حدیث ۱۸ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ''نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو پسند تھی کہ **یا راشد، یا نجیح** سنیں۔''[6] یعنی اس وقت اگر کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا یہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو اچھا معلوم ہوتا کہ یہ کامیابی اور فلاح کی فال نیک ہے۔

حدیث ۱۹ ابوداود نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کسی چیز سے بدشگونی[7] نہیں لیتے، جب کسی عامل کو بھیجتے اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرہ میں ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کے آثار حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے چہرہ میں دکھائی دیتے اور جب کسی بستی میں جاتے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرہ میں دکھائی دیتے اور ناپسند ہوتا تو کراہیت کے آثار چہرہ میں دکھائی دیتے۔[8]

---

1 ...... یعنی ایک کا مرض دوسرے کو لگنا۔ 2 ...... یعنی ذرائع روکنے۔ 3 ...... یعنی بُرے خیال۔

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الطب، باب الطیرة، الحدیث: ٥٧٥٤، ج٤، ص٣٦.

5 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الطب، باب في الطیرة، الحدیث: ٣٩١٠، ج٤، ص٢٣.

6 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب السیر، باب ماجاء في الطیرة، الحدیث: ١٦٢٢، ج٣، ص٢٨٨.

7 ...... بدفالی۔

8 ...... ''سنن أبي داود''، کتاب الطب، باب في الطیرة، الحدیث: ٣٩٢٠، ج٤، ص٢٥.

www.dawateislami.net

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ناموں سے آپ بدشگونی لیتے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو پسند تھے اور برے نام ناپسند تھے۔

حدیث ۲۰ ابوداود نے عروہ بن عامر سے مرسلاً روایت کی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے بدشگونی کا ذکر ہوا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: فال اچھی چیز ہے اور براشگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے یعنی کہیں جارہا تھا اور براشگون ہوا تو واپس نہ آئے، چلا جائے جب کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو ناپسند ہے یعنی براشگون پائے تو یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (1)

حدیث ۲۱ صحیح بخاری و مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے، تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو، تو وہاں سے نہ نکلو۔'' (2)

حدیث ۲۲ صحیح مسلم میں اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''طاعون عذاب کی نشانی ہے، اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو اس میں مبتلا کیا، جب سنو کہ کہیں ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو بھاگو مت۔'' (3)

حدیث ۲۳ امام احمد و بخاری نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''طاعون عذاب تھا، اللہ تعالٰی جس پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے۔ اس کو اللہ (عزوجل) نے مومنین کے لیے رحمت کر دیا۔ جہاں طاعون واقع ہوا اور اس شہر میں جو شخص صبر کر کے اور طلب ثواب کے لیے ٹھہرا رہے اور یہ یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ (عزوجل) نے لکھ دیا ہے، اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔'' (4)

حدیث ۲۴ امام بخاری و مسلم و احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ (5) سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہے۔'' (6)

---

1 ......"سنن أبي داود"، کتاب الطب، باب في الطیرۃ، الحدیث: ۳۹۱۹، ج ٤، ص ۲۵.

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب الطب، باب ما یذکر في الطاعون، الحدیث: ۵۷۲۸، ج ٤، ص ۲۸.

3 ......"صحیح مسلم"، کتاب السلام، باب الطاعون والطیرۃ...إلخ، الحدیث: ۹۳۔(۲۲۱۸)، ص ۱۲۱۵.

4 ......"صحیح البخاري"، کتاب القدر، الحدیث: ٦٦١٩، ج ٤، ص ۲۷۸.

5 ......ہمیں یہ حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بجائے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملی اسی لیے متن میں ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بجائے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ لکھ دیا ہے۔...علمیه

6 ......"صحیح البخاري"، کتاب الطب، باب ما یذکر في الطاعون، الحدیث: ۵۷۳۲، ج ٤، ص ۳۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ مریض کی عیادت کرنا[1] سنت ہے، اگر معلوم ہے کہ عیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزرے گا ایسی حالت میں عیادت نہ کرے۔ عیادت کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمھاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے، اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہیے جو اس کے دل کو بھلی[2] معلوم ہوں، اس کی مزاج پرسی کرے اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے، کیونکہ عیادت حقوق اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ یہودی یا نصرانی اگر ذمی[3] ہو تو اس کی عیادت بھی جائز ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مجوسی کی عیادت کو جائے یا نہ جائے اس میں علما کو اختلاف ہے یعنی جبکہ یہ ذمی ہو۔[5] (عنایہ) ہنود مجوس کے حکم میں ہیں، ان کے احکام وہی ہیں جو مجوسیوں کے ہیں، اہلِ کتاب جیسے ان کے احکام نہیں۔ ہندوستان کے یہودی، نصرانی، مجوسی، بت پرست ان میں کوئی بھی ذمی نہیں۔

مسئلہ ۲ دوا علاج کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد[6] ہو کہ شافی[7] اللہ (عزوجل) ہے، اس نے دوا کو ازالۂ مرض[8] کے لیے سبب بنا دیا ہے اور اگر دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہو تو ناجائز ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ انسان کے کسی جز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے۔ خنزیر کے بال یا ہڈی یا کسی جز کو دواءً استعمال کرنا حرام ہے۔ دوسرے جانوروں کی ہڈیاں دوا میں استعمال کی جاسکتی ہیں بشرطیکہ ذبیحہ کی ہڈیاں ہوں یا خشک ہوں کہ اس میں رطوبت باقی نہ ہو۔ ہڈیاں اگر ایسی دوا میں ڈالی گئی ہوں جو کھائی جائے گی تو یہ ضروری ہے کہ ایسے جانور کی ہڈی ہو جس کا کھانا حلال ہے اور ذبح بھی کر دیا ہو، مردار کی ہڈی کھانے میں استعمال نہیں کی جاسکتی۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا ناجائز ہے، کہ حدیث میں ارشاد فرمایا: ''جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔''[11] بعض کتب میں یہ مذکور ہے کہ اگر اس چیز کے متعلق یہ علم ہو کہ اسی میں شفا

---

1 ...... بیمار پرسی کرنا۔ 2 ...... اچھی۔ 3 ...... وہ غیر مسلم جو اسلامی سلطنت میں مطیع الاسلام ہو کر رہے اور جزیہ ادا کرے۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۳۹، ۶۴۰.

5 ...... "العنایة" علی "فتح القدیر"، کتاب الکراھیة، مسائل متفرقه، ج۸، ص۴۹۷.

6 ...... عقیدہ، یقین۔ 7 ...... صحت یا شفا دینے والا۔ 8 ...... یعنی مرض کو دور کرنے۔

9 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الثامن عشر في التداوي، ج۵، ص۳۵۴.

10 ...... المرجع السابق.

11 ...... انظر: "المعجم الکبیر" للطبراني، الحدیث: ۷۴۹، ج۲۳، ص۳۲۶.

www.dawateislami.net

ہے تو اس صورت میں وہ چیز حرام نہیں اس کا حاصل بھی وہی ہے۔ کیونکہ کسی چیز کی نسبت ہرگز یہ یقین نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس سے مرض زائل ہی ہو جائے گا، زیادہ سے زیادہ ظن اور گمان ہوسکتا ہے نہ کہ علم ویقین، خود علمِ طب کے قواعد واُصول ہی ظنی ہیں لہٰذا یقین حاصل ہونے کی کوئی صورت نہیں، یہاں ویسا یقین بھی نہیں ہوسکتا جیسا بھوکے کو حرام لقمہ کھانے سے یا پیاسے کو شراب پینے سے جان بچ جانے میں ہوتا ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

انگریزی دوائیں بکثرت ایسی ہیں جن میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے ایسی دوائیں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔

مسئلہ ۵ بیماری کے متعلق طبیب نے یہ کہا کہ خون کا غلبہ ہے، فصد وغیرہ کے ذریعہ سے خون نکالا جائے۔ مریض نے ایسا نہ کیا اور مرگیا تو اس علاج کے نہ کرنے سے گنہگار نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ یقین نہیں ہے کہ اس علاج سے شفا ہو ہی جائے گی۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۶ دست آتے ہیں یا آنکھیں دکھتی ہیں یا کوئی دوسری بیماری ہے اس میں علاج نہیں کیا اور مرگیا گنہگار نہیں ہے۔[3] (عالمگیری) یعنی علاج کرانا ضروری نہیں کہ اگر دوا نہ کرے اور مرجائے تو گنہگار ہو۔ اور بھوک پیاس میں کھانے پینے کی چیز دستیاب ہو اور نہ کھائے پیے یہاں تک کہ مرجائے تو گنہگار ہے، کہ یہاں یقیناً معلوم ہے کہ کھانے پینے سے وہ بات جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۷ عورت کو حمل ہے تو جب تک شکم میں بچہ حرکت نہ کرے نہ فصد کھلوائے، نہ پچھنے لگوائے اور بچہ حرکت کرنے لگے تو فصد وغیرہ کراسکتی ہے، مگر جب ولادت کا زمانہ قریب آجائے تو نہ کرائے کیونکہ بچہ کو ضرر پہنچ جانے کا اندیشہ ہے، ہاں اگر فصد نہ کرانے میں خود عورت ہی کو سخت نقصان پہنچے گا تو کراسکتی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مہینہ کی پہلی سے پندرہ تاریخوں تک پچھنے نہ لگوائے جائیں، پندرہویں کے بعد پچھنے کرائیں خصوصاً ہفتہ کا دن اس کے لیے زیادہ اچھا ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے مثلاً زخم میں شراب لگائی یا کسی جانور کو زخم ہے اس پر شراب لگائی

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٤١.

2 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الحظر والإباحة، ج٢، ص٣٦٥.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب الثامن عشر في التداوی، ج٥، ص٣٥٥.

4 ......المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

یا بچہ کے علاج میں شراب کا استعمال، ان سب میں وہ گنہگار ہوگا جس نے اس کو استعمال کرایا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ انگلی میں ایک قسم کا پھوڑا نکلتا ہے اور اسکا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ جانور کا پتّہ اس انگلی میں باندھ دیا جاتا ہے، فتویٰ اس پر ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ بعض اورام[3] میں آٹا گوندھ کر باندھا جاتا ہے یا لئی پکا کر[4] باندھتے ہیں یا کچی پکی روٹی باندھتے ہیں یہ جائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ علاج کے لیے حقنہ کرنے یعنی عمل دینے میں حرج نہیں جبکہ حقنہ ایسی چیز کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳ بعض امراض میں مریض کو بے ہوش کرنا پڑتا ہے، تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی وغیرہ کو جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں، اس ضرورت سے دوا سے بے ہوش کرنا جائز ہے۔[7] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ حقنہ دینے میں بعض مرتبہ اس جگہ کی طرف نظر کرنے یا چھونے کی نوبت آتی ہے، بوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔[8] (زیلعی)

مسئلہ ۱۵ اسقاط حمل کے لیے دوا استعمال کرنا یا دائی سے حمل ساقط کرانا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو دونوں کا ایک حکم ہے، ہاں اگر عذر ہو مثلاً عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور باپ کے پاس اتنا نہیں کہ دایہ مقرر کرے یا دایہ دستیاب نہیں ہوتی اور حمل سے دودھ خشک ہوجائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے اعضا نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر في التداوی، ج٥، ص٣٥٥.

2 ......المرجع السابق.

3 ......ورم کی جمع، سوجن۔

4 ...... یعنی گھلا ہوا آٹا جو آگ پر پکا کر گاڑھا کیا گیا ہو۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر في التداوی، ج٥، ص٣٥٦.

6 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، مسائل متفرقة، ج٢، ص٣٨١.

7 ......

8 ......"تبيين الحقائق"، كتاب الكراهية، فصل في النظر واللمس، ج٩، ص٤٠.

9 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠٨، ٧٠٩.

www.dawateislami.net

لھو ولعب کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ (1)

''اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں، ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔''

حدیث ۱ ترمذی وابوداود اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے، سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔'' (2)

حدیث ۲ امام احمد ومسلم وابوداود وابن ماجہ نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے نردشیر کھیلا گویا سوئر کے گوشت وخون میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔'' (3)

دوسری روایت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ ''اس نے اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کی نافرمانی کی۔'' (4)

حدیث ۳ امام احمد نے ابوعبدالرحمٰن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سوئر کے خون سے وضو کرکے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔'' (5)

حدیث ۴ دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اصحاب شاہ جہنم میں ہیں، جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا۔'' (6) اس سے مراد شطرنج کھیلنے والے ہیں جو بادشاہ پر شہ دیا کرتے ہیں اور مات کرتے ہیں۔

---

1 ......پ ۲۱، لقمٰن: ٦.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، الحديث: ١٦٤٣، ج٣، ص٢٣٨.

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شير، الحديث: ١٠-(٢٢٦٠)، ص١٢٤٠.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في النهي عن اللعب بالنرد، الحديث: ٤٩٣٨، ج٤، ص٣٧١.

5 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، احاديث رجال من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، الحديث: ٢٣١٩٩، ج٩، ص٥٠.

6 ......"كنزالعمال"، كتاب اللهو...إلخ، رقم: ٤٠٦٤٧، ج١٥، ص٩٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں، شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔ اور ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔ اور انھیں سے دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالٰی باطل کو دوست نہیں رکھتا۔ (1)

حدیث ۶ ابوداود و ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس و عثمان رضی اللہ تعالٰی عنھم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے دیکھا، فرمایا: ''شیطانہ کے پیچھے پیچھے شیطان جارہا ہے۔'' (2)

حدیث ۷ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔'' (3)

حدیث ۸ بزار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، نغمہ کے وقت باجے کی آواز اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔'' (4)

حدیث ۹ بیہقی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''گانے سے دل میں نفاق اوگتا ہے، جس طرح پانی سے کھیتی اُوگتی ہے۔'' (5)

حدیث ۱۰ طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے گانے سے اور گانا سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔'' (6)

حدیث ۱۱ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔'' (7)

حدیث ۱۲ ابوداود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنھا سے روایت کی، کہتی ہیں: میں گڑیاں کھیلا کرتی تھی اور کبھی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں۔ جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) چلے جاتے لڑکیاں آجاتیں۔ (8)

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في تحريم الملاعب والملاهي، الحديث: ٦٥١٨، ج٥، ص ٢٤١.

2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في اللعب بالحمام، الحديث: ٤٩٤٠، ج٤، ص ٣٧١.

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الجهاد، باب ماجاء في كراهية التحريش بين البهائم...إلخ، الحديث: ١٧١٤، ج٣، ص ٢٧١.

4 ......"مجمع الزوائد"، كتاب الجنائز، باب في النوح، الحديث: ٤٠١٧، ج٣، ص ١٠٠.

5 ......"شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان، فصل في حفظ اللسان عن الغناء، الحديث: ٥١٠٠، ج٤، ص ٢٧٩

6 ......"كنزالعمال"، كتاب اللهو...إلخ، رقم: ٤٠٦٥٥، ج١٥، ص ٩٥.

و"تاريخ بغداد"، الرقم: ٤٣٣٧، الحكم بن مروان، ج٨، ص ٢٢١.

7 ......"السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الشهادات، باب ما يدل على رد شهادة...إلخ، الحديث: ٢٠٩٤٣، ج١٠، ص ٣٦٠.

8 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب اللعب بالبنات، الحديث: ٤٩٣١، ج٤، ص ٣٦٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے یہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند دوسری لڑکیاں بھی کھیلتیں۔ جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) تشریف لاتے وہ چھپ جاتیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان کو میرے پاس بھیج دیتے، وہ میرے پاس آ کر کھیلنے لگتیں۔[1]

حدیث ۱۴ ابوداود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم غزوہ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور ان کے طاق پر گڑیاں تھیں اور پردہ پڑا ہوا تھا، ہوا چلی اور پردہ کا کنارہ ہٹ گیا، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی گڑیاں دکھائی دیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: عائشہ یہ کیا ہیں؟ عرض کی، میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں کے درمیان میں کپڑے کا ایک گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے۔

حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ گڑیوں کے بیچ میں یہ کیا ہے؟ عرض کی، یہ گھوڑا ہے۔ ارشاد فرمایا: گھوڑے کے یہ کیا ہیں؟ عرض کی، یہ گھوڑے کے بازو ہیں۔ ارشاد فرمایا: گھوڑے کے لیے بازو۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے عرض کی، کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑوں کے بازو تھے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے سن کر تبسم فرمایا۔[2]

مسئلہ ۱ نوبت بجانا اگر تفاخر کے لیے ہو تو ناجائز ہے اور اگر لوگوں کو اس سے متنبہ کرنا مقصود ہو اور نفخات صور یاد دلانے کے لیے ہو تو تین وقتوں میں نوبت بجانے کی اجازت ہے بعد عصر اور بعد عشا اور بعد نصف شب کہ ان اوقات میں نوبت کو نفخ صور سے مشابہت ہے۔[3] (درمختار)

یہ نیت بہت اچھی ہے اگر نوبت بجوانے والے کو بھی اس کا دھیان ہو اور کاش سننے والے کو بھی نوبت کی آواز سن کر نفخات صور یاد آئیں، مگر اس زمانہ میں ایسے لوگ کہاں، یہاں تو نوبت سے مقصود دھوم دھام اور شادی بیاہ کی رونق و زینت ہے۔

مسئلہ ۲ عید کے دن اور شادیوں میں دف بجانا جائز ہے جبکہ سادے دف ہوں، اس میں جھانج نہ ہوں اور قواعد موسیقی پر نہ بجائے جائیں یعنی محض ڈھپ ڈھپ کی بے سری آواز سے نکاح کا اعلان مقصود ہو۔[4] (ردالمحتار، عالمگیری)

---

1 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب الإنبساط الی الناس، الحدیث: ٦١٣٠، ج٤، ص١٣٤.
و"صحیح مسلم"، کتاب فضائل الصحابة، باب في فضائل عائشة...إلخ، الحدیث: ٨١-(٢٤٤٠)، ص١٣٢٥.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب اللعب بالبنات، الحدیث: ٤٩٣٢، ج٤، ص٣٦٩.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٧٨.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج٩، ص٥٧٩.
و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳: لوگوں کو بیدار کرنے اور خبردار کرنے کے ارادہ سے بگل بجانا جائز ہے، جیسے حمام میں بگل اس لیے بجاتے ہیں کہ لوگوں کو اطلاع ہوجائے کہ حمام کھل گیا۔ رمضان شریف میں سحری کھانے کے وقت بعض شہروں میں نقارے بجتے ہیں، جن سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ لوگ سحری کھانے کے لیے بیدار ہوجائیں اور انھیں معلوم ہوجائے کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے یہ جائز ہے، کہ یہ صورت لہوولعب میں داخل نہیں۔[1] (درمختار)

اسی طرح کارخانوں میں کام شروع ہونے کے وقت اور ختم کے وقت سیٹی بجا کرتی ہے یہ جائز ہے، کہ لہو مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لیے یہ سیٹی بجائی جاتی ہے۔ اسی طرح ریل گاڑی کی سیٹی سے بھی مقصود یہی ہوتا ہے کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ گاڑی چھوٹ رہی ہے یا اسی قسم کے دوسرے صحیح مقصد کے لیے سیٹی دی جاتی ہے یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۴: گنجفہ[2]، چوسر[3] کھیلنا ناجائز ہے، شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اسی طرح لہوولعب کی جتنی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے لہو کی حدیث میں اجازت ہے، بی بی سے ملاعبت اور گھوڑے کی سواری اور تیراندازی کرنا۔[4] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: ناچنا، تالی بجانا، ستار، ایک تارہ، دوتارہ، ہارمونیم، چنگ، طنبورہ بجانا، اسی طرح دوسرے قسم کے باجے سب ناجائز ہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: متصوفۂ زمانہ کہ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور کبھی اوچھلتے کودتے اور ناچنے لگتے ہیں اس قسم کا گانا بجانا ناجائز ہے، ایسی محفل میں جانا اور وہاں بیٹھنا ناجائز ہے، مشائخ سے اس قسم کے گانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ جو چیز مشائخ سے ثابت ہے وہ فقط یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ان کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھ دیا جو ان کے حال و کیف کے موافق ہے تو ان پر کیفیت و رقت طاری ہوگئی اور بے خود ہو کر کھڑے ہوگئے اور اس حال وارفتگی میں ان سے حرکات غیراختیاریہ صادر ہوئے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

مشائخ و بزرگانِ دین کے احوال اور ان متصوفہ کے حال وقال میں زمین آسمان کا فرق ہے، یہاں مزامیر کے ساتھ محفلیں منعقد کی جاتی ہیں، جن میں فساق و فجار کا اجتماع ہوتا ہے، نااہلوں کا مجمع ہوتا ہے، گانے والوں میں اکثر بےشرع ہوتے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، ج۹، ص۵۷۹.

2 ......یعنی ایک کھیل کا نام جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے، اس میں 96 پتے اور آٹھ رنگ ہوتے ہیں اور تین کھلاڑی کھیلتے ہیں۔

3 ......یعنی نردشیر (چوسر) ایک کھیل ہے، ایک بادشاہ اَردشیر بن بابک نے یہ جُوا ایجاد کیا تھا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۶۵۰، وغیرہ.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۶۵۱.

www.dawateislami.net

ہیں، تالیاں بجاتے اور مزامیر کے ساتھ گاتے ہیں اور خوب اچھلتے کودتے ناچتے تھرکتے ہیں اور اس کا نام حال رکھتے ہیں ان حرکات کو صوفیہ کرام کے احوال سے کیا نسبت، یہاں سب چیزیں اختیاری ہیں وہاں بے اختیاری تھیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ کبوتر پالنا اگر اڑانے کے لیے نہ ہو تو جائز ہے اور اگر کبوتروں کو اڑاتا ہے تو ناجائز کہ یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کبوتر اڑانے کے لیے چھت پر چڑھتا ہے جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہے یا اڑانے میں کنکریاں پھینکتا ہے جن سے لوگوں کے برتن ٹوٹنے کا اندیشہ ہے، تو اس کو سختی سے منع کیا جائے گا اور سزا دی جائے گی اور اس پر بھی نہ مانے تو حکومت کی جانب سے اس کے کبوتر ذبح کر کے اسی کو دے دیے جائیں، تاکہ اڑانے کا سلسلہ ہی منقطع ہو جائے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۸ جانوروں کو لڑانا مثلاً مرغ، بٹیر، تیتر، مینڈھے، بھینسے وغیرہ کہ ان جانوروں کو بعض لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے[3] اور اس میں شرکت کرنا یا اس کا تماشہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ ۹ آم کے زمانے میں نوروز کرنے[4] نوجوان لڑکے باغوں میں جاتے ہیں اور بعد میں چھلکے گٹھلی سے کھیلتے ہیں، اس میں حرج نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کشتی لڑنا اگر لہو ولعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس لیے ہو کہ جسم میں قوت آئے اور کفار سے لڑنے میں کام دے، یہ جائز ومستحسن و کارِ ثواب ہے بشرطیکہ ستر پوشی کے ساتھ ہو۔ آج کل برہنہ ہو کر صرف ایک لنگوٹ یا جانگیا پہن کر لڑتے ہیں کہ ساری رانیں کھلی ہوتی ہیں یہ ناجائز ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے رکانہ سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ پچھاڑا، کیونکہ رکانہ نے یہ کہا تھا کہ اگر آپ مجھے پچھاڑ دیں تو ایمان لاؤں گا پھر یہ مسلمان ہو گئے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ ہنسی مذاق میں اگر بیہودہ باتیں، گالی گلوج اور کسی مسلم کی ایذا رسانی[7] نہ ہو محض پر لطف اور دل خوش کن باتیں ہوں جن سے اہلِ مجلس کو ہنسی آئے اور خوش ہوں، اس میں حرج نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦١.

3 ......"الفتاوی الرضوية" (الجديدة)، ج٢٤، ص٦٥٥،

4 ......یعنی نئے پھل کا جشن منانے۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٦.

7 ......یعنی مسلمان کو تکلیف دینا۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

www.dawateislami.net

اشعار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَؕ(۲۲۴) اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَۙ(۲۲۵) وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَۙ(۲۲۶) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْاؕ ﴾ (1)

''اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں، کیا تو نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ (عزوجل) کی یاد کی اور بدلا لیا اس کے بعد کہ ان پر ظلم ہوا۔'' یعنی ان کے لیے وہ حکم نہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بعض اشعار حکمت ہیں۔'' (2)

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں براء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا کہ ''مشرکین کی ہجو کرو، جبریل تمھارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم حسان سے فرماتے: تم میری طرف سے جواب دو۔ الٰہی تو روح القدس سے حسان کی تائید فرما۔'' (3)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو حسان سے یہ فرماتے سنا کہ ''روح القدس ہمیشہ تمھاری تائید میں ہے، جب تک تم اللہ و رسول (عزوجل و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی طرف سے مدافعت کرتے رہو گے۔'' (4)

حدیث ۴ دارقطنی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس شعر کا ذکر آیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''وہ ایک کلام ہے، اچھا ہے تو اچھا ہے اور برا ہے تو برا۔'' (5)

---

1 ......پ ۱۹، الشعرآء: ۲۲۴ ـ ۲۲۷.

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب ما یجوز من الشعر... إلخ، الحدیث: ٦١٤٥، ج ٤، ص ١٣٩.

3 ......"صحیح مسلم"، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، الحدیث: ١٥١ ـ (٢٤٨٥)، و: ١٥٣ ـ (٢٤٨٦)، ص ١٣٥٠، ١٣٥١.

4 ......"صحیح مسلم"، کتاب فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ الحدیث: ١٥٧ ـ (٢٤٩٠)، ص ١٣٥٢.

5 ......"سنن الدار قطني"، کتاب الوکالة، خبر الواحد یوجب العمل، الحدیث: ٤٢٦١، ج ٤، ص ١٨٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے فاسد کردے، یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔'' [1]

حدیث ۶ صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ہمراہ عرج میں جارہے تھے، ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''شیطان کو پکڑو آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہو، یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔'' [2]

حدیث ۷ امام احمد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں گے، جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔'' [3]

یعنی ان کا ذریعۂ رزق لوگوں کی تعریف و مذمت کرنا ہے اور اس میں حق وناحق کا بالکل خیال نہ کریں گے، جس طرح گائے اس کا خیال نہیں کرتی ہے کہ یہ چیز مفید ہے یا مضر جو چیز زبان کے سامنے آگئی کھا گئی۔

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اشعار اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی، اگر اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تعریف کے اشعار ہوں یا ان میں حکمت کی باتیں ہوں اچھے اخلاق کی تعلیم ہو تو اچھے ہیں اور اگر لغو و باطل پر مشتمل ہوں تو برے ہیں اور چونکہ اکثر شعرا ایسے ہی بے تکی ہانکتے ہیں اس وجہ سے ان کی مذمت کی جاتی ہے۔

مسئلہ ۱ جو اشعار مباح ہوں ان کے پڑھنے میں حرج نہیں، اشعار میں اگر کسی مخصوص عورت کے اوصاف کا ذکر ہو اور وہ زندہ ہو تو پڑھنا مکروہ ہے اور مرچکی ہو یا خاص عورت کا ذکر نہ ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ شعر میں لڑکے کا ذکر ہو تو وہی حکم ہے جو عورت کے متعلق اشعار کا ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ اشعار کے پڑھنے سے اگر یہ مقصود ہو کہ ان کے ذریعہ سے تفسیر وحدیث میں مدد ملے یعنی عرب کے محاورات اور اسلوب کلام پر مطلع ہو، جیسا کہ شعراء جاہلیت کے کلام سے استدلال کیا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ [5] (عالمگیری)

---

1 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب مایکره أن یکون الغالب علی الإنسان...إلخ، الحدیث: ٦١٥٥، ج٤، ص١٤٣.

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب الشعر، الحدیث: ٩-(٢٢٥٩)، ص١٢٣٩.

3 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص، الحدیث: ١٥٩٧، ج١، ص٣٨٩.

4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥١ ـ ٣٥٢.

5 ......المرجع السابق، ص٣٥٢.

www.dawateislami.net

جھوٹ کا بیان

جھوٹ ایسی بری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں تمام ادیان میں یہ حرام ہے اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی، قرآن مجید میں بہت مواقع پر اس کی مذمت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لعنت آئی۔ حدیثوں میں بھی اس کی برائی ذکر کی گئی، اس کے متعلق بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ صحیح بخاری ومسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''صدق کو لازم کرلو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔'' (1)

حدیث ۲ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا، اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لیے جنت کے اعلٰی درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔'' (2)

حدیث ۳ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہوجاتا ہے۔'' (3)

حدیث ۴ ابوداود نے سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔'' (4)

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب البر...إلخ، باب قبح الکذب...إلخ، الحدیث: ۱۰۵۔(۲۶۰۷)، ص ۱۴۰۵.

2 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في المراء، الحدیث: ۲۰۰۰، ج۳، ص ۴۰۰.

3 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في الصدق والکذب، الحدیث: ۱۹۷۹، ج۳، ص ۳۹۲.

4 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في المعاریض، الحدیث: ۴۹۷۱ ج۴، ص ۳۸۱.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ امام احمد و بیہقی نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ۔'' (1) یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں، مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

حدیث ۶ امام مالک و بیہقی نے صفوان بن سلیم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے پوچھا گیا، کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر عرض کی گئی، کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پھر کہا گیا، کیا مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ (2)

حدیث ۷ امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان سے مخالف ہے۔'' (3)

حدیث ۸ امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے، اگرچہ سچا ہو۔'' (4)

حدیث ۹ امام احمد و ترمذی و ابوداود و دارمی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہلاکت ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔'' (5)

حدیث ۱۰ بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے، وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔'' (6)

حدیث ۱۱ ابوداود و بیہقی نے عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی

---

1 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل،حديث أبي امامة الباهلي،الحديث:٢٢٢٣٢،ج٨،ص٢٧٦.

2 ......"الموطأ"،كتاب الكلام،باب ماجاء في الصدق والكذب،الحديث:١٩١٣،ج٢،ص٤٦٨.

3 ......"المسند"للإمام أحمد بن حنبل،مسند أبي بكر الصديق،الحديث:١٦،ج١،ص٢٢.

4 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة،الحديث:٨٦٣٨،ج٣،ص٢٦٨.

5 ......"سنن الترمذي"،كتاب الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس،الحديث:٢٣٢٢،ج٤،ص١٤٢.

6 ......"شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان،الحديث:٤٨٣٢،ج٤،ص٢١٣.

و"مشكاة المصابيح"،كتاب الآداب، باب ما جاء حفظ اللسان...إلخ،الحديث:٤٨٣٦،ج٣،ص٤١.

www.dawateislami.net

علیہ وسلّم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آ ؤ تمھیں دوں گی۔ حضور(صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا، کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔''[1]

حدیث ۱۲ بیہقی نے ابو برزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جھوٹ سے مونھ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔''[2]

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں اُم کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے، اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔''[3]

یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کہی ہے وہ کہتا ہے، مثلاً اس نے تمھیں سلام کہا ہے، تمھاری تعریف کرتا تھا۔

حدیث ۱۴ ترمذی نے اسما بنتِ یزید رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں، مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے اور لڑائی میں جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔''[4]

مسئلہ ۱ تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں۔

ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح جب ظالم ظلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظلم سے بچنے کے لیے بھی جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کرانا چاہتا ہے، مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ وہ تمھیں اچھا جانتا ہے، تمھاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمھیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کے لیے کوئی بات خلاف واقع کہہ دے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب التشديد في الكذب،الحديث: ٤٩٩١، ج٤، ص٣٨٧.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان،الحديث: ٤٨١٣، ج٤، ص٢٠٨.

3 ......"صحيح مسلم"، كتاب البر...إلخ، باب تحريم الكذب...إلخ،الحديث: ١٠١ـ(٢٦٠٥)، ص١٤٠٤.

4 ...... "سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في إصلاح ذات البين،الحديث: ١٩٤٥، ج٣، ص٣٧٧.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲: توریہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لیے جو صحیح ہیں، ایسا کرنا بلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے۔ توریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کے لیے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا۔ اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: احیائے حق کے لیے توریہ جائز ہے مثلاً شفیع کو رات میں جائدادِ مشفوعہ کی بیع کا علم ہوا اور اس وقت لوگوں کو گواہ نہ بناسکتا ہو تو صبح کو گواہوں کے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے بیع کا اس وقت علم ہوا۔ دوسری مثال یہ ہے کہ لڑکی کو رات کو حیض آیا اور اس نے خیار بلوغ کے طور پر اپنے نفس کو اختیار کیا مگر گواہ کوئی نہیں ہے تو صبح کو لوگوں کے سامنے یہ کہہ سکتی ہے کہ میں نے اس وقت خون دیکھا۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جس اچھے مقصد کو سچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کرسکتا ہو، اس کے حاصل کرنے کے لیے جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ سے حاصل کرسکتا ہو، سچ بولنے میں حاصل نہ ہوسکتا ہو تو بعض صورتوں میں کذب بھی مباح ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے، جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذا دینا چاہتا ہے وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے، ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے؟ یہ کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں اگرچہ جانتا ہو یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ یہ انکار کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے، اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کرسکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردینا یہ دوسرا گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مطلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کرسکتا ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہوگا یا جھوٹ بولنے میں، جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جس قسم کے مبالغہ کا عادۃً رواج ہے لوگ اسے مبالغہ ہی پر محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء، ج٥، ص٣٥٢.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠٤.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠٥.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

وہ جھوٹ میں داخل نہیں، مثلاً یہ کہا کہ میں تمھارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے، یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹا ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ تعریض کی بعض صورتیں جن میں لوگوں کا دل خوش کرنا اور مزاح مقصود ہو جائز ہے۔ جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ ''جنت میں بڑھیا نہیں جائے گی۔''[2] یا ''میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔''[3] (ردالمحتار)

زبان کو روکنا اور گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے پرہیز کرنا

حدیث ۱ صحیح بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص میرے لیے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔''[4] یعنی زبان اور شرمگاہ کو ممنوعات سے بچانے پر جنت کا وعدہ ہے۔

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندہ اللہ تعالٰی کی خوشنودی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا یعنی یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالٰی اتنا خوش ہوگا، اللہ تعالٰی اس کو درجوں بلند کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالٰی کی ناخوشی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دھرتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالٰی اس سے اتنا ناراض ہوگا، اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔''[5]

اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ''جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلہ سے بھی زیادہ ہے۔''[6]

حدیث ۳ ترمذی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰۵.

2 ......انظر: "سنن الترمذي"، کتاب الشمائل، باب ماجاء في صفة...إلخ، الحدیث: ۲۳۹، ج۵، ص۵۴۵.

3 ......انظر: "سنن الترمذي"، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في المزاح، الحدیث: ۱۹۹۱، ج۳، ص۳۹۹.
و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰۶.

4 ......"صحیح البخاري"، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، الحدیث: ۶۴۷۴، ج۴، ص۲۴۰.

5 ......المرجع السابق، الحدیث: ۶۴۷۸، ج۴، ص۲۴۱.

6 ......"صحیح مسلم"، کتاب الزهد...إلخ، باب التکلم بالکلمة...إلخ، الحدیث: ۵۰-(۲۹۸۸)، ص۱۵۹۵.

www.dawateislami.net

نے فرمایا: ''جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے، وہ تقویٰ اور حسن خلق ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے، وہ دو جوف دار (کھکل) چیزیں ہیں، منھ اور شرمگاہ۔'' (1)

حدیث ۴ امام احمد و ترمذی و دارمی و بیہقی نے عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو چپ رہا، اسے نجات ہے۔'' (2)

حدیث ۵ امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''اپنی زبان پر قابو رکھو اور تمہارا گھر تمھارے لیے گنجائش رکھے (یعنی بے کار ادھر ادھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پر گریہ کرو۔'' (3)

حدیث ۶ ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''ابن آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں، کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔'' (4)

حدیث ۷ امام مالک و احمد نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور ترمذی اور بیہقی نے دونوں سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔'' (5) یعنی جو چیز کار آمد نہ ہو اس میں نہ پڑے، زبان و دل و جوارح کو بے کار باتوں کی طرف متوجہ نہ کرے۔

حدیث ۸ ترمذی نے سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے؟ یعنی کس چیز کے ضرر کا زیادہ اندیشہ ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ''یہ ہے۔'' (6)

---

1 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، الحديث:٤٢٤٦، ج٤، ص٤٨٩.
و"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في حسن الخلق، الحديث:٢٠١١، ج٣، ص٤٠٤.

2 ...... "سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة...إلخ، باب:١١٥، الحديث:٢٥٠٩، ج٤، ص٢٢٥.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث:٢٢٢٩٨، ج٨، ص٢٩٠.
و"جامع الترمذي"، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان، الحديث:٢٤١٤، ج٤، ص١٨٢.

4 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان، الحديث:٢٤١٥، ج٤، ص١٨٣.

5 ......"الموطأ" للإمام مالك، كتاب حسن الخلق، باب ماجاء في حسن الخلق، الحديث:١٧١٨، ج٢، ٤٠٣.

6 ...... "سنن الترمذي"، كتاب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان، الحديث:٢٤١٨، ج٤، ص١٨٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ بیہقی نے شعب الایمان میں عمران بن حطان سے روایت کی، کہتے ہیں میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس گیا، انھیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا۔ میں نے کہا، ابوذر یہ تنہائی کیسی؟ اونھوں نے کہا، میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''تنہائی اچھی ہے برے ہم نشین سے اور ہم نشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔'' (1)

حدیث ۱۰ بیہقی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔'' (2)

حدیث ۱۱ بیہقی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مجھے وصیت فرمایئے، ارشاد فرمایا: میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمھارے سب کام آراستہ ہوجائیں گے۔ میں نے عرض کی اور وصیت فرمایئے، فرمایا: کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم کرلو، کہ اس کی وجہ سے تمھارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمھارے لیے نور ہوگا۔ میں نے کہا اور وصیت فرمایئے، ارشاد فرمایا: زیادتی خاموشی کو لازم کرلو، کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمھیں دین کے کاموں میں مدد دے گی۔

میں نے عرض کی اور وصیت کیجیے، فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مُردہ کردیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کرتا ہے۔ میں نے کہا اور وصیت کیجیے۔ فرمایا: حق بولو اگرچہ کڑوا ہو۔ میں نے کہا اور وصیت کیجیے، فرمایا کہ اللہ (عزوجل) کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ میں نے کہا اور وصیت کیجیے، فرمایا: تم کو دوسرے لوگوں سے روکے وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو۔'' (3) یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا دوسروں کے عیوب میں نہ پڑے گا اور کام کی بات یہ ہے کہ اپنے عیب پر نظر کی جائے تاکہ اسکے زائل کرنے کی کوشش کی جائے۔

حدیث ۱۲ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے ابوذر! کیا میں تم کو ایسی دو باتیں نہ بتادوں جو پیٹھ پر ہلکی ہیں اور میزان میں بھاری ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ ارشاد فرمایا: زیادہ خاموش رہنا اور خوبیِ اخلاق، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمام مخلوقات نے ان کی مثل پر عمل نہیں کیا۔'' (4)

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان، فصل في فضل السكوت...إلخ،الحديث:٤٩٩٣،ج٤،ص٢٥٦.

2 ......المرجع السابق، فصل في فضل السكوت عما لايعنيه،الحديث:٤٩٥٣،ج٤،ص٢٤٥.

3 ...... المرجع السابق، فصل في فضل السكوت عما لايعنيه،الحديث:٤٩٤٢،ج٤،ص٢٤٢.

4 ......"شعب الإيمان"، باب في حسن الخلق،الحديث:٨٠٠٦،ج٦،ص٢٣٩.

www.dawateislami.net

یعنی ان کی مثل کوئی چیز نہیں جس پر عمل کیا جائے۔

حدیث ۱۳ امام مالک نے اسلم سے روایت کی، کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس گئے اور حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے عرض کی، کیا بات ہے اللہ (عزوجل) آپ کی مغفرت کرے، حضرت صدیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے فرمایا: اس نے مجھے مہالک[1] میں ڈالا ہے۔[2]

حدیث ۱۴ امام احمد و بیہقی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمھارے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں۔ ① جب بات کرو سچ بولو اور ② جب وعدہ کرو اسے پورا کرو اور ③ جب تمھارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو اور ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ⑤ اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور ⑥ اپنے ہاتھوں کو روکو۔''[3] یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

حدیث ۱۵ ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا بے ہودہ ہوتا ہے۔''[4]

حدیث ۱۶ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن کو یہ نہ چاہیے کہ لعنت کرنے والا ہو۔''[5]

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ ''جو لوگ لعنت کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے، نہ کسی کے سفارشی۔''[6]

حدیث ۱۸ ترمذی و ابوداود نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی لعنت و غضب اور جہنم کے ساتھ آپس میں لعنت نہ کرو۔''[7]

حدیث ۱۹ ابوداود نے ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم

---

1 ...... یعنی ہلاکتوں۔

2 ......"الموطأ" للإمام مالك، كتاب الكلام، باب ماجاء فيما يخاف من اللسان، الحديث: ١٩٠٦، ج٢، ص٤٦٦.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث عبادة بن الصامت الحديث: ٢٢٨٢١، ج٨، ص٤١٢.

4 ...... "سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في اللعنة، الحديث: ١٩٨٤، ج٣، ص٣٩٣.

5 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في اللعن والطعن، الحديث: ٢٠٢٦، ج٣، ص٤١٠.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب البر...إلخ، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، الحديث: ٨٦-(٢٥٩٨)، ص١٤٠٠.

7 ...... "سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في اللعنة، الحديث: ١٩٨٣، ج٣، ص٣٩٣.

و"مشكاة المصابيح"، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان...إلخ، الحديث: ٤٨٤٩، ج٣، ص٤٣.

www.dawateislami.net

کو یہ فرماتے سنا کہ ''جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے، آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے، اس کے دروازے بھی بند کردیے جاتے ہیں پھر دہنے بائیں جاتی ہے، جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی، اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے، ورنہ بھیجنے والے پر آجاتی ہے۔'' (1)

حدیث ۲۰ ترمذی وابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص کی چادر کو ہوا کے تیز جھونکے لگے، اس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو لعنت اُسی پر لوٹ آتی ہے۔'' (2)

حدیث ۲۱ ترمذی نے اُبَیّ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ہوا کو گالی نہ دو اور جب دیکھو کہ تمھیں بری لگتی ہے تو یہ کہو کہ الٰہی! میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں خیر ہے اور جس خیر کا اسے حکم ہوا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں شر ہے اور اس کے شر سے جس کا اسے حکم ہوا۔'' (3)

حدیث ۲۲ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو، اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔'' (4)

حدیث ۲۳ طبرانی نے ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی مثل ہے اور جو شخص مومن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔'' (5)

حدیث ۲۴ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹے گا۔'' (6) یعنی یہ کلمہ دونوں میں سے ایک پر پڑے گا۔

---

1 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في اللعن، الحدیث: ٤٩٠٥، ج٤، ص٣٦١.

2 ......المرجع السابق، الحدیث: ٤٩٠٨، ج٤، ص٣٦٢.

3 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب الفتن باب ماجاء في النهي عن سب الرياح، الحدیث: ٢٢٥٩، ج٤، ص١١١.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل...إلخ، الحدیث: ٣-(٣٠٠٩)، ص١٦٠٤.

5 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث: ١٣٣٠، ج٢، ص٧٣.

6 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب من أکفر أخاه بغیر تأویل فهو کما قال، الحدیث: ٦١٠٤، ج٤، ص١٢٧.
و''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم یا کافر، الحدیث: ١١١-(٦٠)، ص٥١.

www.dawateislami.net

حدیث ۲۵ صحیح بخاری میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص دوسرے کو فسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لوٹتا ہے۔'' (1)

حدیث ۲۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمنِ خدا کہے اور وہ ایسا نہیں ہے تو اسی کہنے والے پر لوٹے گا۔'' (2)

حدیث ۲۷ بخاری و مسلم و احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلم سے گالی گلوچ کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔'' (3)

حدیث ۲۸ صحیح مسلم میں انس و ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''دو شخص گالی گلوچ کرنے والے انھوں نے جو کچھ کہا سب کا وبال اس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے، جب تک مظلوم تجاوز نہ کرے۔'' (4) یعنی جتنا پہلے نے کہا، اس سے زیادہ نہ کہے۔

حدیث ۲۹ طبرانی نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہنا ہی چاہتا ہے تو نہ اس پر افترا کرے، نہ اس کے والدین کو گالی دے، نہ اس کی قوم کو گالی دے، ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اس کے علم میں ہے تو یوں کہے کہ تو بخیل ہے یا تو بزدل ہے یا تو جھوٹا ہے یا بہت سونے والا ہے۔'' (5)

حدیث ۳۰ امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''فحش جس چیز میں ہوگا، اسے عیب دار کردے گا اور حیا جس میں ہوگی، اسے آراستہ کردے گی۔'' (6)

حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی کے نزدیک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدتر مرتبہ اس کا ہے کہ اس کے شر سے بچنے کے لیے لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہو۔'' (7) اور ایک روایت میں ہے کہ ''اُس کے فحش سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔'' (8)

---

1 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب ما ینهی من السباب و اللعن، الحدیث:۶۰۴۵، ج۴، ص۱۱۱.

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخیه المسلم: یاکافر، الحدیث:۱۱۲-(۶۱)، ص۵۱.

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب ما ینهی من السباب و اللعن، الحدیث:۶۰۴۴، ج۴، ص۱۱۱.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب البر و الصلة... إلخ، باب النهی عن السباب، الحدیث:۶۸-(۲۵۸۷)، ص۱۳۹۶.

5 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث:۷۰۳۰، ج۷، ص۲۵۳.

6 ......''سنن الترمذي''، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء في الفحش و التفحش، الحدیث:۱۹۸۱، ج۳، ص۳۹۲.

7 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب لم یکن النبی صلی اللہ علیه وسلم فاحشا... إلخ، الحدیث:۶۰۳۲، ج۴، ص۱۰۸.

8 ......''صحیح مسلم''، کتاب البر و الصلة... إلخ، باب مداراة من یتقی فحشه، الحدیث:۷۳-(۲۵۹۱)، ص۱۳۹۷.

www.dawateislami.net

حدیث ۳۲ بخاری و مسلم و احمد و ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہر کو برا کہتا ہے، دہر تو میں ہوں میرے ہاتھ میں سب کام ہیں، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں۔'' (1) یعنی زمانہ کو برا کہنا اللہ (عزوجل) کو برا کہنا ہے کہ زمانہ میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔

حدیث ۳۳ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص یہ کہے کہ سب لوگ ہلاک ہوگئے تو سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا یہ ہے۔'' (2) یعنی جو شخص تمام لوگوں کو گنہگار اور مستحق نار بتائے تو سب سے بڑھ کر گنہگار وہ خود ہے۔

حدیث ۳۴ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اس کو پاؤ گے، جو ذوالوجہین ہو۔'' (3)

یعنی دورخا آدمی کہ ان کے پاس ایک موںھ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے موںھ سے آتا ہے یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے، یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔

حدیث ۳۵ دارمی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دورخا ہوگا، قیامت کے دن آگ کی زبان اس کے لیے ہوگی۔'' (4) ابوداود کی روایت میں ہے کہ ''اس کے لیے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔'' (5)

حدیث ۳۶ صحیح بخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ''جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔'' (6)

حدیث ۳۷ بیہقی نے شعب الایمان میں عبدالرحمٰن بن غنم و اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ (عزوجل) کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى ﴿ يُرِيدُونَ اَنْ يُّبَدِّلُوا كَلٰمَ اللّٰهِ ﴾، الحديث: ٧٤٩١، ج٤، ص٥٧٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة...إلخ، باب النهي عن قول: هلك الناس، الحديث: ١٣٩-(٢٦٢٣)، ص١٤١٢.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ماقيل في ذي الوجهين، الحديث: ٦٠٥٨، ج٤، ص١١٥.

4 ...... "سنن الدارمي"، كتاب الرقائق، باب ما قيل في ذي الوجهين، الحديث: ٢٧٦٤، ج٢، ص٤٠٥.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في ذي الوجهين، الحديث: ٤٨٧٣، ج٤، ص٣٥٢.

6 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الايمان، باب بيان غلظ تحريم النميمة، الحديث: ١٦٩-(١٠٥)، ص٦٧.

www.dawateislami.net

اللہ (عزوجل) کے برے بندے وہ ہیں، جو چغلی کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بری ہے، اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔'' (1)

حدیث ۳۸ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بری لگے۔ کسی نے عرض کی، اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں (جب تو غیبت نہیں ہوگی)۔ فرمایا: ''جو کچھ تم کہتے ہو، اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہو نہیں، یہ بہتان ہے۔'' (2)

حدیث ۳۹ امام احمد و ترمذی وابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں، میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے کہا، صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا کہ ''تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آ جائے۔'' (3) یعنی کسی پستہ قد کو ناٹا، ٹھگنا کہنا بھی غیبت میں داخل ہے، جبکہ بلاضرورت ہو۔

حدیث ۴۰ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے، جب نماز پڑھ چکے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا۔ انھوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم! یہ حکم کس لیے؟ ارشاد فرمایا: ''تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔'' (4)

حدیث ۴۱ ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں، اگرچہ میرے لیے اتنا اتنا ہو۔'' (5) یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مقابل میں درست نہیں ہوسکتا۔

---

1 ......''شعب الإیمان''، باب في الاصلاح بین الناس...إلخ،الحدیث:۱۱۱۰۸، ج۷، ص۴۹۴.
و''مشکاۃ المصابیح''، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان...إلخ،الحدیث:۴۸۷۱، ج۳، ص۴۶.

2 ......''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلۃ...إلخ، باب تحریم الغیبۃ،الحدیث:۷۰۔(۲۵۸۹)، ص۱۳۹۷.

3 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في الغیبۃ،الحدیث:۴۸۷۵، ج۴، ص۳۵۳.

4 ......''شعب الإیمان''، باب في تحریم اعراض الناس،الحدیث:۶۷۲۹، ج۵، ص۳۰۳.

5 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب صفۃ القیامۃ...إلخ، باب:۱۱۶،الحدیث: ۲۵۱۰، ج۴، ص۲۲۵.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۲ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سعید و جابر رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) زنا سے زیادہ سخت غیبت کیونکر ہے۔ فرمایا کہ ''مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اللہ تعالٰی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت ہے۔'' (1)

اور انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت میں ہے کہ ''زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔'' (2)

حدیث ۴۳ بیہقی نے دعوات کبیر میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ غیبت کے کفارہ میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے، اس کے لیے استغفار کرے، یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہ. (3) ''الٰہی! ہمیں اور اسے بخش دے۔''

حدیث ۴۴ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ماعز اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا، دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے، ایک نے دوسرے سے کہا، اسے تو دیکھو کہ اللہ (عزوجل) نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا، کتے کی طرح رجم کیا گیا۔ حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے سن کر سکوت فرمایا۔ کچھ دیر تک چلتے رہے، راستہ میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا۔

حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا: جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انھوں نے عرض کی، یا نبی اللہ (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)! اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا: ''وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی، وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ (ماعز) اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔'' (4)

حدیث ۴۵ امام احمد ونسائی وابن ماجہ وحاکم نے اسامہ بن شریک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! اللہ (عزوجل) نے حرج اٹھالیا، مگر جو شخص کسی مرد مسلم کی بطور ظلم آبروریزی کرے، وہ حرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔'' (5)

---

1 ......''شعب الإيمان''، باب في تحريم إعراض الناس، الحديث: ٦٧٤١، ج٥، ص٣٠٦.

2 ......المرجع السابق، الحديث: ٦٧٤٢، ج٥، ص٣٠٦.

3 ......''مشكاة المصابيح''، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان... إلخ، الحديث: ٤٨٧٧، ج٣، ص٤٧.

4 ......''سنن أبي داود''، كتاب الحدود، باب رجم ما عزبن مالك، الحديث: ٤٤٢٨، ج٤، ص١٩٧.

5 ......''كنز العمال''، كتاب الأخلاق، الحديث: ٨٠١٤، ج٣، ص٢٣٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۴۶ امام احمد وابوداود وحاکم نے مُستَورِد بن شداد[1] رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس شخص کو کسی مرد مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا، اللہ تعالٰی اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مرد مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا، اللہ تعالٰی اس کو جہنم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔''[2]

حدیث ۴۷ امام احمد وابوداود نے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے وہ لوگ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا، اللہ تعالٰی اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کرے گا اور جس کی اللہ (عزوجل) ٹٹول کرے گا اس کو رسوا کر دے گا، اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔''[3]

حدیث ۴۸ امام احمد وابوداود نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوئی، ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے، وہ اپنے مونھ اور سینے کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا: جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا: ''یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔''[4]

حدیث ۴۹ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔''[5]

حدیث ۵۰ ابوداود نے معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصد عیب لگانا ہو، اللہ تعالٰی اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔''[6]

حدیث ۵۱ ابوداود نے جابر بن عبد اللہ اور ابوطلحہ بن سہل رضی اللہ تعالٰی عنھم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ

1 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں مسور بن شداد لکھا ہے، یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے، جسے ہم نے ''مُستَورِد بن شداد'' لکھ کر صحیح کر دیا ہے۔...علمیه

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الغيبة، الحديث: ٤٨٨١، ج٤، ص٣٥٤.
و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث المستورد بن شداد، الحديث: ١٨٠٣٣، ج٦، ص٢٩٤.

3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الغيبة الحديث: ٤٨٨٠، ج٤، ص٣٥٤.
و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي برزة الاسلمى، الحديث: ١٩٧٩٧، ج٧، ص١٨١.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في الغيبة، الحديث: ٤٨٧٨، ج٤، ص٣٥٣.

5 ...... المرجع السابق، الحديث: ٤٨٨٢، ج٤، ص٣٥٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب من رد عن مسلم غيبة، الحديث: ٤٨٨٣، ج٤، ص٣٥٥.

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جہاں مردِ مسلم کی ہتک حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی، یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اُن کو منع نہ کیا تو اللہ تعالٰی اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کی جائے اور جو شخص مرد مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اُس کی ہتک حرمت اور آبروریزی کی جارہی ہو، اللہ تعالٰی اس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔'' (1)

حدیث ۵۲ شرح سنہ میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی، اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر باوجود قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔'' (2)

حدیث ۵۳ بیہقی نے اسما بنت یزید رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی، اس نے روکا تو اللہ (عزوجل) پر حق ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کردے۔'' (3)

حدیث ۵۴ شرح سنہ میں ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا تو اللہ (عزوجل) پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی۔''

﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾ (4)

''مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔''

حدیث ۵۵ ترمذی و ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، اس کی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔'' (5)

---

1 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب من رد عن مسلم غيبة، الحديث: ٤٨٨٤، ج٤، ص٣٥٥.

2 ......''شرح السنة''، کتاب البر والصلة، باب الذب عن المسلمين، الحديث: ٣٤٢٤، ج٦، ص٤٩٥.
و''مشكاة المصابيح''، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الحديث: ٤٩٨٠، ج٣، ص٦٩.

3 ......''شعب الإيمان''، باب في التعاون على البر والتقوى، الحديث: ٧٦٤٣، ج٦، ص١١٢.
و''مشكاة المصابيح''، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الحديث: ٤٩٨١، ج٣، ص٧٠.

4 ......''شرح السنة''، کتاب البر والصلة، باب الذب عن المسلمين، الحديث: ٣٤٢٢، ج٦، ص٤٩٤.
پ ٢١، الروم: ٤٧.

5 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في النصيحة والحياطة، الحديث: ٤٩١٨، ج٤، ص٣٦٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۵۶ امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہیے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپادی تو ایسا ہے جیسے موؤدہ (یعنی زندہ درگور) کو زندہ کیا۔'' (1)

حدیث ۵۷ ابو نعیم نے معرفہ میں شبیب بن سعد بلوی سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''بندہ کو قیامت کے دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا، وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں ہے، عرض کرے گا، اے رب! یہ میرے لیے کہاں سے آئیں؟ میں نے تو انھیں کیا نہیں۔ اس سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔'' (2)

حدیث ۵۸ ترمذی نے معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کرچکا ہے، تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔'' (3)

حدیث ۵۹ ترمذی نے واثلہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اپنے بھائی کی شماتت نہ کر یعنی اس کی مصیبت پر اظہار مسرت نہ کر، کہ اللہ تعالٰی اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔'' (4)

حدیث ۶۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں یہ عافیت میں نہیں ان کی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور یہ صبح کو خود کہتا ہے، کہ آج رات میں میں نے یہ کیا، خدا نے اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردۂ الٰہی کو ہٹا دیتا ہے۔'' (5)

حدیث ۶۱ طبرانی و بیہقی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے

---

1 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٣٣٤، ج٦، ص١٢٦.
و''سنن أبي داود''، كتاب الأدب، باب في الستر على المسلم، الحديث: ٤٨٩١، ج٤، ص٣٥٧.

2 ......''كنزالعمال''، كتاب الاخلاق، رقم: ٨٠٤٣، ج٣، ص٢٣٦.

3 ......''سنن الترمذي''، كتاب صفة القيامة...إلخ، باب: ١١٨، الحديث: ٢٥١٣، ج٤، ص٢٢٦.

4 ......المرجع السابق، باب: ١١٩، الحديث: ٢٥١٤، ج٤، ص٢٢٧.

5 ......''صحيح البخاري''، كتاب الأدب، باب ستر المؤمن على نفسه، الحديث: ٦٠٦٩، ج٤، ص١١٨.
و''صحيح مسلم''، كتاب الزهد، باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه، الحديث: ٥٢ـ(٢٩٩٠)، ص١٥٩٥.
و''مشكاة المصابيح''، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان...إلخ، الحديث: ٤٨٣١، ج٣، ص٤٠.

www.dawateislami.net

فرمایا: کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے، فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے، تاکہ لوگ اس سے بچیں۔'' (1)

حدیث ۶۲ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے حیا کی چادر ڈال دی اس کی غیبت نہیں۔'' (2) یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔

حدیث ۶۳ طبرانی نے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''فاسق کی غیبت نہیں ہے۔'' (3)

حدیث ۶۴ صحیح مسلم میں مقداد بن اسود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو، تو ان کے مونھ میں خاک ڈال دو۔'' (4)

حدیث ۶۵ صحیح بخاری میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا: ''تم نے اسے ہلاک کردیا یا اس کی پیٹھ توڑ دی۔'' (5)

حدیث ۶۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا، جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو یہ کہے کہ میرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں یہ ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ (عزوجل) اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ (عزوجل) پر کسی کا تزکیہ نہ کرے۔'' (6) یعنی جزم اور یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔

حدیث ۶۷ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے، رب تعالٰی غضب فرماتا ہے اور عرشِ الٰہی جنبش کرنے لگتا ہے۔'' (7)

---

1 ......''السنن الکبری''للبیهقی، کتاب الشهادات باب الرجل من أهل الفقه...إلخ، الحدیث: ۲۰۹۱٤، ج۱۰، ص۳٥٤.

2 ......المرجع السابق، الحدیث: ۲۰۹۱٥، ج۱۰، ص۳٥٤.

3 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۱۰۱۱، ج۱۹، ص٤۱۸.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الزهد...إلخ، باب النهي عن المدح إذا کان فیه إفراط...إلخ، الحدیث: ٦۹-(۳۰۰۲)، ص۱٥۹۹.

5 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب ما یکره من التمادح، الحدیث: ٦۰٦۰، ج٤، ص۱۱٥.

6 ......''صحیح مسلم''، کتاب الزهد...إلخ، باب النهي عن المدح...إلخ، الحدیث: ٦٥-(۳۰۰۰)، ص۱٥۹۹.

7 ......''شعب الإیمان''، باب في حفظ اللسان، الحدیث: ٤۸۸٦، ج٤، ص۲۳۰.

www.dawateislami.net

مسائل فقھیہ

غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ ﴾ [1]

''تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم بُرا سمجھتے ہو۔''

احادیث میں بھی غیبت کی بہت برائی آئی ہے، چند حدیثیں ذکر کردی گئیں انھیں غور سے پڑھو، اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں میں یہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے اس سے بچنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے، بہت کم مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جو چغلی اور غیبت سے محفوظ ہوں۔

مسئلہ ۱ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے اس کی اس ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں، کیونکہ اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہوجائیں اور اس سے بچتے رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی نماز اور روزے سے دھوکا کھاجائیں اور مصیبت میں مبتلا ہوجائیں۔ حدیث میں ارشاد فرمایا کہ ''کیا تم فاجر کے ذکر سے ڈرتے ہو جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کردو تا کہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں۔'' [2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ ایسے شخص کا حال جس کا ذکر اوپر گزرا اگر بادشاہ یا قاضی سے کہا تا کہ اسے سزا ملے اور اپنی حرکت سے باز آجائے یہ چغلی اور غیبت میں داخل نہیں۔ [3] (درمختار) یہ حکم فاسق وفاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لیے لوگوں پر اس کی برائی کھول دینا جائز ہے اور غیبت نہیں۔ اب سمجھنا چاہیے کہ بدعقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے فاسق سے جو ضرر پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے، جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بدمذہب سے تو دین و ایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بدمذہب اپنی بدمذہبی پھیلانے کے لیے نماز روزہ کی بظاہر خوب پابندی کرتے ہیں، تاکہ ان کا

---

1 ...... پ ٢٦، الحجرات: ١٢.

2 ......''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج٩، ص٦٧٣.

''شعب الإیمان''، باب في الستر...إلخ، الحدیث: ٩٦٦٦، ج٧، ص١٠٩.

3 ......''الدرالمختار''، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج٩، ص٦٧٣.

www.dawateislami.net

وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا، لہٰذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں۔

آج کل کے بعض صوفی اپنا تقدس یوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کسی کی برائی نہیں کرنی چاہیے یہ شیطانی دھوکا ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا یہ کوئی معمولی بات نہیں، بلکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑنا چاہتا ہے اور اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ میں ہر دل عزیز بنوں، کیوں کسی کو اپنا مخالف کروں۔

مسئلہ ۳ یہ معلوم ہے کہ جس میں برائی پائی جاتی ہے اگر اس کے والد کو خبر ہو جائے گی تو وہ اس حرکت سے روک دے گا، تو اسکے باپ کو خبر کردے زبانی کہہ سکتا ہو تو زبانی کہے یا تحریر کے ذریعہ مطلع کردے اور اگر معلوم ہے کہ اپنے باپ کا کہا بھی نہیں مانے گا اور باز نہیں آئے گا تو نہ کہے کہ بلاوجہ عداوت پیدا ہوگی۔ اسی طرح بیوی کی شکایت اس کے شوہر سے کی جاسکتی ہے اور رعایا کی بادشاہ سے کی جاسکتی ہے۔[1] (درمختار، ردالمحتار) مگر یہ ضرور ہے کہ ظاہر کرنے سے اس کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اصلی مقصد یہ ہو کہ وہ لوگ اس برائی کا انسداد[2] کریں اور اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔

مسئلہ ۴ کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں، کیونکہ جس کی برائی کی اگر اسے خبر بھی ہوگئی تو اس صورت میں وہ برا نہ مانے گا، برا اس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی برائی کرنا ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نفاق اور ریا اور اپنی مدح سرائی ہے، کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی برائی کی اور ظاہر یہ کیا کہ برائی مقصود نہیں یہ نفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لیے اور دوسروں کے لیے برا جانتا ہوں یہ ریا ہے اور چونکہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا، لہٰذا اپنے کو صلحا میں سے ہونا بتایا یہ تزکیۂ نفس اور خودستائی ہوئی۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ کسی بستی یا شہر والوں کی برائی کی، مثلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں، یہ غیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم نہیں، غیبت اس صورت میں ہوتی ہے جب معین و معلوم اشخاص کی برائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہاں کے تمام لوگوں کی برائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۳.

2 ...... یعنی برائی کی روک تھام۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۳.

4 ...... المرجع السابق، ص۶۷٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ غیبت چار۴ قسم کی ہے:

ایک کفر اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کر رہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو۔ کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں، اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا۔

دوسری صورت نفاق ہے کہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جس کے سامنے برائی کرتا ہے، وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے، لہٰذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیزگار ظاہر کرتا ہے، یہ ایک قسم کا نفاق ہے۔

تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ حرام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے۔

چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرے، بلکہ جبکہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروانہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے، اس کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت میں داخل ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں۔'' [2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اس شخص کا عیب و برائی ظاہر کرے جس کے متعلق مشورہ ہے یہ غیبت نہیں۔ حدیث میں ہے، ''جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے۔''[3] لہٰذا اس کی برائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے، مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے دوسرے سے اس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میرا ارادہ ایسا ہے تمھاری کیا رائے ہے اس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کر دینا غیبت نہیں۔

اسی طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز امانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سکونت کرنا چاہتا ہے اور اس کے متعلق دوسرے سے مشورہ لیتا ہے یہ شخص اس کی برائی بیان کرے غیبت نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جو بدمذہب اپنی بدمذہبی چھپائے ہوئے ہے، جیسا کہ روافض کے یہاں تقیہ ہے یا آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے اور خود کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بدمذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں۔

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷٤.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷٤.

"شعب الإیمان"، باب في الستر...إلخ، الحدیث:۹٦٦٤، ج۷، ص۱۰۸.

3 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب في المشورة، الحدیث:۵۱۲۸، ج٤، ص٤۲۹۔٤۳۰.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۵.

www.dawateislami.net

ان کی بدمذہبی کا اظہار غیبت نہیں کہ لوگوں کو ان کے مکر وشر سے بچانا ہے اور اگر اپنی بدمذہبی کو چھپاتا نہیں بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے، جب بھی غیبت نہیں کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں، مثلاً یہ کہ فلاں شخص نے مجھ پر یہ ظلم وزیادتی کی ہے، تاکہ حاکم اس کا انصاف ودادرسی کرے۔ اسی طرح مفتی کے سامنے استفتا پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کیا ہے اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے، بلکہ یوں کہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ یہ کیا بلکہ زید وعمرو سے تعبیر کرے، جیسا کہ اس زمانہ میں استفتا کی عموماً یہی صورت ہوتی ہے پھر بھی اگر نام لے دیا جب بھی جائز ہے اس میں بھی قباحت نہیں۔

جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا، کہ ہند نے ابوسفیان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے متعلق حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل ہیں اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جبکہ میں ان کی لاعلمی میں کچھ لے لوں، ارشاد فرمایا کہ ''تم اتنا لے سکتی ہو جو معروف کے ساتھ تمھارے اور بچوں کے لیے کافی ہو۔''[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ ایک صورت اس کے جواز کی یہ ہے کہ اس سے مقصود مبیع کا عیب بیان کرنا ہو مثلاً غلام کو بیچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے چور یا زانی ہے اس کا عیب مشتری کے سامنے بیان کر دینا جائز ہے۔ یوہیں کسی نے دیکھا کہ مشتری بائع کو خراب روپیہ دیتا ہے اس سے اس کی حرکت کو ظاہر کرسکتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ اس عیب کے ذکر سے مقصود اس کی برائی نہیں ہے، بلکہ اس شخص کی معرفت وشناخت مقصود ہے مثلاً جو شخص ان عیوب کے ساتھ ملقب ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیان عیب۔ جیسے اعمیٰ، اعمش، اعرج، احول، صحابہ کرام میں عبداللہ بن اُم مکتوم نابینا تھے اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اعمیٰ آتا ہے۔ محدثین میں بڑے زبردست پایہ کے سلیمان اعمش ہیں اعمش کے معنی چندھے کے ہیں یہ لفظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچاننے کے لیے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے، یہ غیبت میں داخل نہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مصنفین پر جرح کرنا اور ان کے عیوب بیان کرنا جائز ہے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۵.

2 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۵.

"صحیح البخاري"، کتاب النفقات، باب إذا لم ینفق الرجل فللمرأۃ ان تاخذ بغیرعلمہ...إلخ، الحدیث:۵۳۶٤، ج۳، ص۵۱٦.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۵.

4 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیر صحیح میں امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اسی طرح مصنفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کتب معتمدہ و غیر معتمدہ میں فرق نہ رہے گا۔ گواہوں پر جرح نہ کی جائے تو حقوق مسلمین کی نگہداشت نہ ہو سکے گی، اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں، جو بظاہر غیبت ہیں اور حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے فعل سے بھی ہوتی ہے۔ صراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تعریض وکنایہ کے ساتھ ہو سب صورتیں حرام ہیں، برائی کو جس نوعیت سے سمجھائے گا سب غیبت میں داخل ہے۔ تعریض کی یہ صورت ہے کہ کسی کے ذکر کرتے وقت یہ کہا کہ الحمدللہ میں ایسا نہیں جس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی برائی لکھ دی یہ بھی غیبت ہے سر وغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہو سکتی ہے، مثلاً کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اس نے سر کے اشارہ سے یہ بتانا چاہا کہ اس میں جو کچھ برائیاں ہیں ان سے تم واقف نہیں، ہونٹوں اور آنکھوں اور بھوؤں اور زبان یا ہاتھ کے اشارہ سے بھی غیبت ہو سکتی ہے۔ ایک حدیث میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، ایک عورت ہمارے پاس آئی، جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ ٹھگنی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ''تم نے اس کی غیبت کی۔''[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ایک صورت غیبت کی نقل ہے مثلاً کسی لنگڑے کی نقل کرے اور لنگڑا کر چلے یا جس چال سے کوئی چلتا ہے اس کی نقل اتاری جائے یہ بھی غیبت ہے، بلکہ زبان سے کہہ دینے سے یہ زیادہ برا ہے کیونکہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے کہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۶: غیبت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا کہ ایک شخص ہمارے پاس اس قسم کا آیا تھا یا میں ایک شخص کے پاس گیا جو ایسا ہے اور مخاطب کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کا ذکر کرتا ہے، اگرچہ متکلم نے کسی کا نام نہیں لیا مگر جب مخاطب کو ان لفظوں سے سمجھا دیا تو غیبت ہوگئی کیونکہ جب مخاطب کو یہ معلوم ہے کہ اس کے پاس فلاں آیا تھا یا یہ فلاں کے پاس گیا تھا تو اب نام لینا نہ لینا دونوں کا ایک حکم ہے، ہاں اگر مخاطب نے شخص معین کو نہیں سمجھا مثلاً اس کے پاس بہت سے لوگ آئے یا یہ بہتوں کے یہاں

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۷۵.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۷۶.

انظر: "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة رضي الله عنها، الحديث: ۲۵۱۰۳، ج۹، ص۴۶۳.

و"شعب الإيمان" للبيهقي، باب في تحريم أعراض الناس، الحديث: ۶۷۶۷، ج۵، ص۳۱۳.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۷۶.

www.dawateislami.net

گیا تھا مخاطب کو یہ پتا نہ چلا کہ یہ کس کے متعلق کہہ رہا ہے تو غیبت نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہوسکتی ہے مرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے، جبکہ وہ صورتیں نہ ہوں جن میں عیوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کافر ذمی کی بھی ناجائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی طرح ہیں کافر حربی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ کسی کی برائی اس کے سامنے کرنا اگر غیبت میں داخل نہ بھی ہو جبکہ غیبت میں پیٹھ پیچھے برائی کرنا معتبر ہو مگر یہ اس سے بڑھ کر حرام ہے کیونکہ غیبت میں جو وجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایذاءِ مسلم ہے وہ یہاں بدرجۂ اَولیٰ پائی جاتی ہے غیبت میں تو یہ احتمال ہے کہ اسے اطلاع ملے یا نہ ملے اگر اسے اطلاع نہ ہوئی تو ایذا بھی نہ ہوئی، مگر احتمال ایذا کو یہاں ایذا قرار دے کر شرع مطہر نے حرام کیا اور مونھ پر اس کی مذمت کرنا تو حقیقۃً ایذا ہے پھر یہ کیوں حرام نہ ہو۔[3] (ردالمحتار)

بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ تم فلاں کی غیبت کیوں کرتے ہو، وہ نہایت دلیری کے ساتھ یہ کہتے ہیں مجھے اس کا ڈرا پڑا ہے چلو میں اس کے مونھ پر یہ باتیں کہہ دوں گا ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا غیبت وحرام ہے اور مونھ پر کہو گے تو یہ دوسرا حرام ہوگا اگر تم اس کے سامنے کہنے کی جرأت رکھتے ہو تو اس کی وجہ سے غیبت حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۹ غیبت کے طور پر جو عیوب بیان کیے جائیں وہ کئی قسم کے ہیں، اس کے بدن میں عیب ہو مثلاً اندھا، کانا، لنگڑا، لولا، ہونٹ کٹا، نک چپٹا وغیرہ یا نسب کے اعتبار سے وہ عیب سمجھا جاتا ہو مثلاً اس کے نسب میں یہ خرابی ہے اس کی دادی، نانی چماری تھی، ہندوستان والوں نے پیشہ کو بھی نسب ہی کا حکم دے رکھا ہے، لہٰذا بطور عیب کسی کو دھنا جولاہا کہنا بھی غیبت وحرام ہے، اخلاق وافعال کی برائی یا اس کی بات چیت میں خرابی مثلاً ہکلایا تو تلایا دین داری میں وہ ٹھیک نہ ہو یہ سب صورتیں غیبت میں داخل ہیں، یہاں تک کہ اس کے کپڑے اچھے نہ ہوں یا مکان اچھا نہ ہو ان چیزوں کو بھی اس طرح ذکر کرنا جو اسے برا معلوم ہو، ناجائز ہے۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ جس کے سامنے کسی کی غیبت کی جائے اسے لازم ہے کہ زبان سے انکار کردے مثلاً کہہ دے کہ میرے سامنے اس کی برائی نہ کرو۔ اگر زبان سے انکار کرنے میں اس کو خوف واندیشہ ہے تو دل سے اسے برا جانے اور اگر ممکن ہو تو یہ شخص جس کے سامنے برائی کی جارہی ہے وہاں سے اٹھ جائے یا اس بات کو کاٹ کر کوئی دوسری بات شروع کردے ایسا نہ کرنے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۶.

2 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۶.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

میں سننے والا بھی گناہ گار ہوگا، غیبت کا سننے والا بھی غیبت کرنے والے کے حکم میں ہے۔ حدیث میں ہے، ''جس نے اپنے مسلم بھائی کی آبرو غیبت سے بچائی، اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر یہ ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔'' [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ جس کی غیبت کی اگر اس کو اس کی خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے سامنے یہ کہے کہ میں نے تمھاری اس اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کردو اس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے بریٔ الذمہ ہوگا اور اگر اس کو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ جس کی غیبت کی ہے اسے خبر نہ ہوئی اور اس نے توبہ کر لی اس کے بعد اسے خبر ملی کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے آیا اس کی توبہ صحیح ہے یا نہیں؟ اس میں علما کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ توبہ صحیح ہے اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادے گا، جس نے غیبت کی اس کی مغفرت توبہ سے ہوئی اور جس کی غیبت کی گئی اس کو جو تکلیف پہنچی اور اس نے درگزر کیا، اس وجہ سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

اور بعض علما یہ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ معلق رہے گی اگر وہ شخص جس کی غیبت ہوئی خبر پہنچنے سے پہلے ہی مر گیا تو توبہ صحیح ہے اور توبہ کے بعد اسے خبر پہنچ گئی تو صحیح نہیں، جب تک اس سے معاف نہ کرائے۔ بہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جن کے سامنے بہتان باندھا ہے ان کے پاس جا کر یہ کہنا ضرور ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر میں نے بہتان باندھا تھا۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳ معافی مانگنے میں یہ ضرور ہے کہ غیبت کے مقابل میں اس کی ثناءِ حسن کرے اور اس کے ساتھ اظہار محبت کرے کہ اس کے دل سے یہ بات جاتی رہے اور فرض کرو اس نے زبان سے معاف کردیا مگر اس کا دل اس سے خوش نہ ہوا تو اس کا معافی مانگنا اور اظہار محبت کرنا غیبت کی برائی کے مقابل ہوجائے گا اور آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا۔ [4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴ اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کردیا مگر اس نے سچائی اور خلوص دل سے معافی نہیں مانگی تھی محض ظاہری اور نمائشی یہ معافی تھی تو ہوسکتا ہے کہ آخرت میں مؤاخذہ ہو، کیونکہ اس نے یہ سمجھ کر معاف کیا تھا کہ یہ خلوص کے ساتھ معافی مانگ رہا ہے۔ [5] (ردالمحتار)

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧٧.
"مجمع الزوائد"، كتاب الأدب، باب فيمن ذب...إلخ، الحديث: ١٣١٥٠، ج٨، ص١٧٩.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧٧.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧٧.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۵ امام غزالی علیہ الرحمۃ یہ فرماتے ہیں، کہ جس کی غیبت کی وہ مرگیا یا کہیں غائب ہوگیا اس سے کیونکر معافی مانگے یہ معاملہ بہت دشوار ہوگیا، اس کو چاہیے کہ نیک کام کی کثرت کرے تاکہ اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں اسے دے دی جائیں، جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶ اگر اس کی ایسی برائیاں بیان کی ہیں جن کو وہ چھپاتا تھا یعنی یہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ ان پر مطلع ہوں تو معافی مانگنے میں ان عیوب کی تفصیل نہ کرے، بلکہ مبہم طور پر یہ کہدے کہ میں نے تمھارے عیوب لوگوں کے سامنے ذکر کیے ہیں تم معاف کردو اور اگر ایسے عیوب نہ ہوں تو تفصیل کے ساتھ بیان کرے۔ اسی طرح اگر وہ باتیں ایسی ہوں جن کے ظاہر کرنے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے تو ظاہر نہ کرے بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حقوق مجہولہ کو معاف کردینا بھی صحیح ہے اور اس طرح بھی معافی ہوسکتی ہے، لہٰذا اس قول پر بنا کی جائے اور ایسی خاص صورتوں میں تفصیل نہ کی جائے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ دو شخصوں میں جھگڑا تھا دونوں نے معذرت کے ساتھ مصافحہ کیا یہ بھی معافی کا ایک طریقہ ہے۔ جس کی غیبت کی ہے وہ مرگیا تو ورثہ کو یہ حق نہیں کہ معاف کریں ان کے معاف کرنے کا اعتبار نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ کسی کے مونھ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے اور پیٹھ پیچھے تعریف کی مگر یہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی خبر اس کو پہنچ جائے گی یہ بھی منع ہے، تیسری صورت یہ ہے کہ پس پشت تعریف کرتا ہے اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی یہ جائز ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ تعریف میں جو خوبیاں بیان کرے وہ اس میں ہوں، شعراء کی طرح اَن ہوئی باتوں کے ساتھ تعریف نہ کرے کہ یہ نہایت درجہ قبیح ہے۔[4] (عالمگیری)

بغض وحسد کا بیان

قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

﴿ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْاؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَؕ وَ سْــٴَـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا(۳۲) ﴾[5]

---

1 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق، ص٦٧٨.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثالث والعشرون في الغيبة، ج٥، ص٣٦٣.

5 ...... پ٥، النسآء: ٣٢.

www.dawateislami.net

''اور اس کی آرزو مت کرو جس سے اللہ (عزوجل) نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی، مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ اور اللہ (عزوجل) سے اس کا فضل مانگو، بے شک اللہ (عزوجل) ہر چیز کو جانتا ہے۔'' اور فرماتا ہے:

﴿ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝ ﴾ [1]

''تم کہو! میں پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے، جب وہ حسد کرتا ہے۔''

حدیث ۱ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔'' [2] اسی کی مثل ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲ دیلمی نے مسند الفردوس میں معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے، جس طرح ایلوا [3] شہد کو بگاڑتا ہے۔'' [4]

حدیث ۳ امام احمد و ترمذی نے زبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اگلی امت کی بیماری تمھاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد و بغض ہے، وہ مونڈنے والا ہے دین کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا، قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی جان ہے! جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو، میں تمھیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کرو گے آپس میں محبت کرنے لگو گے، آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' [5]

حدیث ۴ طبرانی نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔'' [6] یعنی مسلمان کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

---

1 ......پ ۳۰، الفلق: ۵.

2 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب الحسد، الحديث: ٤٢١٠، ج٤، ص٤٧٣.

3 ......**ایلوا:** ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس ہے۔

4 ......"الجامع الصغير" للسيوطي، حرف الحاء، الحديث: ٣٨١٩، ص٢٣٢.

5 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الزبير بن العوام، الحديث: ١٤١٢، ١٤٣٠، ج١، ص٣٤٨، ٣٥٢.
و"سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة...إلخ، باب: ١٢١، الحديث: ٢٥١٨، ج٤، ص٢٢٨.

6 ......"مجمع الزوائد"، كتاب الأدب، باب ما جاء في الغيبة والنميمة، الحديث: ١٣١٢٦، ج٨، ص١٧٢-١٧٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''آپس میں نہ حسد کرو، نہ بغض کرو، نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ (عزوجل) کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔'' (1)

حدیث ۶ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''حسد نہیں ہے مگر دو پر، ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔'' (2)

حدیث ۷ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا، کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اُس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص کہ خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے، کسی نے کہا، کاش! مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔'' (3)

ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں، جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے، اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں۔ امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غبطہ مراد ہے، لہٰذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں، کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غبطہ ان پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر، واللہ تعالٰی اعلم بالصواب۔

حدیث ۸ بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلّی فرماتا ہے، جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔'' (4)

حدیث ۹ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''ہر ہفتہ میں دو بار دوشنبہ اور پنج شنبہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں، ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص کہ اس کے اور

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا ... إلخ﴾، الحديث: ٦٠٦٦، ج٤، ص١١٧.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب فضائل القرآن، باب إغتباط صاحب القرآن، الحديث: ٥٠٢٥، ج٣، ص٤١٠.

3 ...... المرجع السابق، الحديث: ٥٠٢٦، ج٣، ص٤١٠.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في الصيام، ماجاء في ليلة النصف من شعبان، الحديث: ٣٨٣٥، ج٣، ص٣٨٢-٣٨٣.

www.dawateislami.net

اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے: ''انھیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔'' (1)

حدیث ۱۰ طبرانی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دوشنبہ اور پنج شنبہ کو اللہ تعالٰی کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، سب کی مغفرت فرما دیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۱ امام احمد و ابوداود و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دوشنبہ اور پنج شنبہ کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اسکی مغفرت کی جاتی ہے، مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے، ان کے متعلق کہا جاتا ہے انھیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔'' (3)

مسائل فقهيه

حسد حرام ہے، احادیث میں اس کی بہت مذمت وارد ہوئی۔ حسد کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص میں خوبی دیکھی اس کو اچھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ آرزو ہے کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے اور اگر یہ تمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہو جاؤں مجھے بھی وہ نعمت مل جائے یہ حسد نہیں اس کو غبطہ کہتے ہیں جس کو لوگ رشک سے تعبیر کرتے ہیں۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱ یہ آرزو کہ جو نعمت فلاں کے پاس ہے وہ بعینہا (5) مجھے مل جائے یہ حسد ہے، کیونکہ بعینہ وہی چیز اس کو جب ملے گی کہ اس سے جاتی رہے اور اگر یہ آرزو ہے کہ اس کی مثل مجھے ملے یہ غبطہ ہے کیونکہ اس سے زائل ہونے کی آرزو نہیں پائی گئی۔ (6) (عالمگیری) حدیث میں فرمایا ہے کہ ''حسد نہیں ہے مگر دو چیزوں میں، ایک وہ شخص جس کو خدا نے مال دیا ہے اور وہ راہِ حق میں صرف کرتا ہے، دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا ہے، وہ لوگوں کو سکھاتا ہے اور علم کے موافق فیصلہ کرتا ہے۔'' (7)

---

1 ......''کنزالعمال''، کتاب الاخلاق، رقم: ۷٤٤۹، ج۳، ص۱۸۷.

2 ......''المعجم الکبیر''، باب الالف، الحدیث: ٤٠٩، ج۱، ص۱٦۷.

3 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب فیمن یهجر أخاه المسلم، الحدیث: ٤۹۱٦، ج٤، ص۳٦٤.
و''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في المتهاجرین، الحدیث: ۲۰۳۰، ج۳، ص٤۱۲.

4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الکراهیة، الباب الثالث والعشرون في الغیبة، ج٥، ص۳٦۲۔۳٦۳.

5 ......یعنی ویسے ہی۔

6 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الکراهیة، الباب الثالث والعشرون في الغیبة، ج٥، ص۳٦۳.

7 ......''صحیح البخاري''، کتاب العلم، باب الإغتباط في العلم والحکمة، الحدیث: ۷۳، ج۱، ص٤۳.

www.dawateislami.net

اس حدیث سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو چیزوں میں حسد جائز ہے مگر بغور دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی حسد حرام ہے، بعض علمانے یہ بتایا کہ اس حدیث میں حسد بمعنی غبطہ ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی پتا چلتا ہے۔

اور بعض نے کہا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان میں جائز ہوتا مگر ان میں بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ حدیث لَا شُؤْمَ اِلَّا فِی الدَّارِ.[1] (الحدیث) میں اسی قسم کی تاویل کی جاتی ہے۔

اور بعض علمانے فرمایا کہ معنی حدیث یہ ہیں کہ حسد انھیں دونوں میں ہوسکتا ہے اور چیزیں تو اس قابل ہی نہیں کہ ان میں حسد پایا جاسکے کہ حسد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے میں کوئی نعمت دیکھے اور یہ آرزو کرے کہ وہ مجھے مل جائے اور دنیا کی چیزیں نعمت نہیں کہ جن کی تحصیل کی فکر ہو دنیا کی چیزوں کا مآل اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور یہ چیزیں وہ ہیں کہ ان کا مآل اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا ہے، لہٰذا نعمت جس کا نام ہے وہ یہی ہیں ان میں حسد ہوسکتا ہے۔[2] (عالمگیری وغیرہ)

ظلم کی مذمت

قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی برائی ذکر کی گئی اور احادیث اس کے متعلق بہت ہیں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے۔[3] یعنی ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھرا ہوا ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

حدیث ۲ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے، مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں، اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی:

﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ ﴾[4]

''ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے، جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے۔''

حدیث ۳ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اس سے معاف کرالے، اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اس کے عمل صالح کو بقدر حق لے کر دوسرے کو دیدیے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأدب، باب لاعدویٰ ولاطیرۃ، الحدیث: ۱۱۷۔(۲۲۲۵)، ص۱۲۲۳.
کتب حدیث میں یہ حدیث ہمیں ان الفاظ کے ساتھ نہیں ملی صحیح مسلم میں یہ حدیث ان الفاظ ''الشؤم فی الدار والمرأۃ والفرس'' کے ساتھ موجود ہے اس وجہ سے صحیح مسلم کا حوالہ ذکر کردیا۔۔۔ علمیہ

2 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الکراهیة، الباب الثالث والعشرون في الغیبة، ج۵، ص۳۶۲، وغیرہ.

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب المظالم، باب الظلم ظلمات یوم القیامة، الحدیث: ۲۴۴۷، ج۲، ص۱۲۷.

4 ......''صحیح البخاري''، کتاب التفسیر، باب ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ...إلخ﴾ الحدیث: ۴۶۸۶، ج۳، ص۲۴۷.
پ۱۲، هود: ۱۰۲.

www.dawateislami.net

نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لاد دیے جائیں گے۔[1] (بخاری)

حدیث ۴ تمھیں معلوم ہے مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی، ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع۔ فرمایا: ''میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکاۃ لے کر آئے گا اور اس طرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے، کسی پر تہمت لگائی ہے، کسی کا مال کھالیا ہے، کسی کا خون بہایا ہے، کسی کو مارا ہے۔ لہٰذا اس کی نیکیاں اس کو دے دی جائیں گی اگر لوگوں کے حقوق پورے ہونے سے پہلے نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان کی خطائیں اس پر ڈال دی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''[2] (مسلم شریف)

حدیث ۵ اِمعہ نہ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے، بلکہ اپنے نفس کو اس پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔[3] (ترمذی)

حدیث ۶ جو شخص اللہ (عزوجل) کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ (عزوجل) راضی ہو، چاہے لوگ ناراض ہوں ہوا کریں اس کی کوئی پروا نہ کرے، اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ (عزوجل) کی ناراضی کے ساتھ، اللہ تعالیٰ اس کو آدمیوں کے سپرد کر دے گا۔[4] (ترمذی)

حدیث ۷ سب سے برا قیامت کے دن وہ بندہ ہے، جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کردی۔[5] (ابن ماجہ)

حدیث ۸ مظلوم کی بددعا سے بچ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگے گا اور کسی حق والے کے حق سے اللہ (عزوجل) منع نہیں کرے گا۔[6] (بیہقی)

غصّہ اور تکبّر کا بیان

حدیث ۱ ایک شخص نے عرض کی، مجھے وصیت کیجیے۔ فرمایا: ''غصہ نہ کرو۔'' اس نے بار بار وہی سوال کیا، جواب

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب المظالم، باب من کانت له مظلمة عند الرجل...إلخ، الحدیث: ۲٤٤۹، ج۲، ص۱۲۸.
2 ......"صحیح مسلم"، کتاب البر و الصلة...إلخ، باب تحریم الظلم، الحدیث: ۵۹ـ(۲۵۸۱)، ص۱۳۹٤.
3 ......"سنن الترمذي"، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء في الاحسان والعفو، الحدیث: ۲۰۱٤، ج۳، ص٤۰۵.
4 ......"سنن الترمذي"، کتاب الزهد، باب: ٦۵، الحدیث: ۲٤۲۲، ج٤، ص۱۸٦.
5 ......"سنن إبن ماجه"، کتاب الدعاء، باب إذا إلتقی المسلمان بسیفهما، الحدیث: ۳۹٦٦، ج٤، ص۳۳۹.
6 ......"شعب الإیمان"، باب في طاعة اولی الأمر، فصل في ذکر ماورد من التشدید في الظلم، الحدیث: ۷٤٦٤، ج٦، ص٤۹.

www.dawateislami.net

یہی ملا کہ غصہ نہ کرو۔[1] (بخاری)

حدیث ۲ قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے، بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔[2] (بخاری، مسلم)

حدیث ۳ اللہ تعالٰی کی خوشنودی کے لیے بندہ نے غصہ کا گھونٹ پیا، اس سے بڑھ کر اللہ (عزوجل) کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔[3] (احمد)

حدیث ۴ قرآن مجید کی آیت ہے:

﴿ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴾[4]

''اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں عداوت ہے، ایسا ہو جائے گا گویا وہ خالص دوست ہے۔''

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرے اور دوسرا اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کر دے، جب ایسا کریں گے اللہ (عزوجل) ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کا دشمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے۔[5] (بخاری)

حدیث ۵ غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے، جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[6] (بیہقی)

حدیث ۶ حضرت موسٰی علیہ السلام نے عرض کی، اے رب! کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے؟ فرمایا: ''وہ جو باوجود قدرت معاف کر دے۔''[7] (بیہقی)

حدیث ۷ جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ (عزوجل) اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصہ کو روکے گا، قیامت کے دن اللہ تعالٰی اپنا عذاب اس سے روک دے گا اور جو اللہ (عزوجل) سے عذر کرے گا، اللہ (عزوجل) اس کے عذر کو

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، الحديث: ٦١١٦، ج ٤، ص ١٣١.

2 ......المرجع السابق، الحديث: ٦١١٤، ج ٤، ص ١٣٠.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، الحديث: ٦١٢٢، ج ٢، ص ٤٨٢.

4 ...... پ ٢٤، حٰمٓ السجدة: ٣٤.

5 ......"الدرالمنثور في تفسير المأثور"، ج ٧، ص ٣٢٧.

6 ......"شعب الإيمان"، باب في حسن الخلق، فصل في ترك الغضب، الحديث: ٨٢٩٤، ج ٦، ص ٣١١.

7 ......المرجع السابق، الحديث: ٨٣٢٧، ج ٦، ص ٣١٩.

www.dawateislami.net

قبول فرمائے گا۔[1] (بیہقی)

حدیث ۸ غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے، لہٰذا جب کسی کو غصہ آ جائے تو وضو کر لے۔[2] (ابوداود)

حدیث ۹ جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ چلا جائے فبہا ورنہ لیٹ جائے۔[3] (احمد، ترمذی)

حدیث ۱۰ بعض لوگوں کو غصہ جلد آ جاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے، ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے میں دوسرا ہے یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری ادلا بدلا ہو گیا اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ دیر میں انھیں غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدتر وہ ہیں جنھیں جلد آئے اور دیر میں جائے۔ غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے، دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جو شخص غصہ محسوس کرے لیٹ جائے اور زمین سے چپٹ جائے۔[4]

حدیث ۱۱ میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں، وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف و حقیر جانتے ہیں۔ (مگر ہے یہ کہ اگر اللہ (عزوجل) پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ (عزوجل) اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو سخت خو تکبر کرنے والے ہیں۔[5] (بخاری، مسلم)

حدیث ۱۲ جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔[6] (مسلم) دونوں جملوں کی وہی تاویل ہے جو اس مقام میں مشہور ہے۔

حدیث ۱۳ تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، بوڑھا زناکار، بادشاہ کذاب اور محتاج متکبر۔[7] (مسلم)

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في حسن الخلق، فصل في ترك الغضب،الحديث:٨٣١١، ج٦،ص٣١٥.

2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب ما يقال عندالغضب،الحديث:٤٧٨٤،ج٤،ص٣٢٧.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي ذر الغفاري،الحديث:٢١٤٠٦،ج٨،ص٨٠ـ٨١.

4 ......"مشكاة المصابيح"،كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف،الحديث:٥١٤٥،ج٣،ص١٠٠.

5 ......"صحيح البخاري"،كتاب التفسير، باب ﴿عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ﴾،الحديث:٤٩١٨،ج٣،ص٣٦٣.

6 ......"صحيح مسلم"،كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر و بيانه،الحديث:١٤٨ـ(٩١)،ص٦١.

7 ......المرجع السابق، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار و المن بالعطية...إلخ،الحديث:١٧٢ـ(١٠٧)،ص٦٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۴ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''کبریا اور عظمت میری صفتیں ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت کرے گا، اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔'' [1] (مسلم)

حدیث ۱۵ آدمی اپنے کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے، پھر جو انھیں پہنچے گا اسے بھی پہنچے گا۔ [2] (ترمذی)

حدیث ۱۶ متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کی برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی اون کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں گے جس کا نام بولس ہے، ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی، جہنمیوں کا نچوڑ انھیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں۔ [3] (ترمذی)

حدیث ۱۷ جو اللہ (عزوجل) کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ (عزوجل) اس کو بلند کرتا ہے، وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظروں میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ (عزوجل) اس کو پست کرتا ہے، وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے، وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سوئر سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ [4] (بیہقی)

حدیث ۱۸ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں:

نجات والی چیزیں یہ ہیں: پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ (عزوجل) سے تقویٰ، خوشی و ناخوشی میں حق بات بولنا، مالداری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔

ہلاک کرنے والی یہ ہیں: خواہش نفسانی کی پیروی کرنا اور بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا، یہ سب میں سخت ہے۔ [5] (بیہقی)

ہجر اور قطع تعلق کی ممانعت

حدیث ۱ صحیح مسلم و بخاری میں ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم

1 ......''مشکاۃ المصابیح''، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، الحدیث: ۵۱۱۰، ج۳، ص۹۲.
و''سنن أبي داود''، کتاب اللباس، باب ماجاء في الکبر، الحدیث: ۴۰۹۰، ج۴، ص۸۱.

2 ......''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في الکبر، الحدیث: ۲۰۰۷، ج۳، ص۴۰۳.

3 ......''سنن الترمذي''، کتاب صفة القیامة...إلخ، باب: ۱۱۲، الحدیث: ۲۵۰۰، ج۴، ص۲۲۱.

4 ......''شعب الإیمان''، باب في حسن الخلق، فصل في التواضع، الحدیث: ۸۱۴۰، ج۶، ص۲۷۶.

5 ......''شعب الإیمان''، باب في معالجة کل ذنب بالتوبة، فصل في الطبع علی القلب، الحدیث: ۷۲۵۲، ج۵، ص۴۵۲.

www.dawateislami.net

نے فرمایا: ''آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے، کہ دونوں ملتے ہیں ایک اِدھر مونھ پھیر لیتا ہے اور دوسرا اُدھر مونھ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو ابتداءً سلام کرے۔'' (1)

حدیث ۲ ابوداود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مسلم کے لیے یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے، جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کرلے، اگر اوس نے جواب نہیں دیا تو اس کا گناہ بھی اوسی کے ذمہ ہے۔'' (2)

حدیث ۳ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے، اگر تین دن گزر گئے ملاقات کرلے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہوگئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمہ ہے اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔'' (3)

حدیث ۴ ابوداود نے ابوخراش سلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ انھوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑ دے، تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔'' (4)

حدیث ۵ امام احمد و ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلم کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے، پھر جس نے ایسا کیا اور مرگیا تو جہنم میں گیا۔'' (5)

سلوک کرنے کا بیان

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ۫ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَؕ ﴾ (6)

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب الھجرۃ، الحدیث: ٦٠٧٧، ج٤، ص١٢٠.

2 ......"سنن أبي داود"، کتاب الأدب، باب فیمن یھجر أخاہ المسلم، الحدیث: ٤٩١٣، ج٤، ص٣٦٤.

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ٤٩١٢، ج٤، ص٣٦٣.

4 ......المرجع السابق، الحدیث: ٤٩١٥، ج٤، ص٣٦٤.

5 ......المرجع السابق، الحدیث: ٤٩١٤، ج٤، ص٣٦٤.

6 ......پ١، البقرۃ: ٨٣.

www.dawateislami.net

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ اور رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ(۲۱۵) ﴾ [1]

''تم فرماؤ! جو کچھ نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر کے لیے ہو اور جو کچھ بھلائی کرو گے، بے شک اللہ (عزوجل) اس کو جانتا ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا(۲۳) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًاؕ(۲۴) ﴾ [2]

''اور تمھارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف نہ کہنا اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے عزت کی بات کہنا اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھادے نرم دلی سے اور یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انھوں نے بچپن میں مجھے پالا۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًاؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَاؕ ﴾ [3]

''اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیّت کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَؕ اِلَیَّ

1 ...... پ ۲، البقرة: ۲۱۵.

2 ...... پ ۱۵، بنیۤ اسرآء یل: ۲۳ ـ ۲۴.

3 ...... پ ۲۰، العنکبوت: ۸.

www.dawateislami.net

الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ﴾ [1]

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا، میری ہی طرف تجھے آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں بھلائی کے ساتھ ان کا ساتھ دے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ﴾ [2]

''اور ہم نے آدمی کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا، اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ ﴾ [3]

''نصیحت وہی مانتے ہیں جنھیں عقل ہے، وہ جو اللہ (عزوجل) کا عہد پورا کرتے ہیں اور بات پختہ کرکے نہیں توڑتے اور جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اسے جوڑتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے ڈرتے رہتے ہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓىٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ ﴾ [4]

''اور جو لوگ اللہ (عزوجل) کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ (عزوجل) نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں، ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔''

---

1 ......پ ۲۱، لقمٰن: ۱۴ ـ ۱۵.

2 ......پ ۲۶، الأحقاف: ۱۵.

3 ......پ ۱۳، الرعد: ۱۹، ۲۱.

4 ......پ ۱۳، الرعد: ۲۵.

www.dawateislami.net

اور فرماتا ہے:

﴿ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ ﴾ (1)

''اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو، جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ سے۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سب سے زیادہ حسنِ صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا: ''تمھاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ انھوں نے پوچھا، پھر کون؟ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے پھر ماں کو بتایا۔ انھوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا: تمہارا والد۔'' (2) اور ایک روایت میں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''سب سے زیادہ ماں ہے، پھر ماں، پھر ماں، پھر باپ، پھر وہ جو زیادہ قریب، پھر وہ ہے جو زیادہ قریب ہے۔'' (3) یعنی احسان کرنے میں ماں کا مرتبہ باپ سے بھی تین درجہ بلند ہے۔

حدیث ۲ ابوداود و ترمذی بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی، کہتے ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا: ''اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا، پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا: اپنے باپ کے ساتھ، پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو، پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔'' (4)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے۔'' (5) یعنی جب باپ مرگیا یا کہیں چلا گیا ہو۔

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے۔ (اس کو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو۔ کسی نے پوچھا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کون؟ یعنی یہ کس کے متعلق ارشاد ہے۔ فرمایا: ''جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔'' (6)

---

1 ...... پ ٤، النسآء: ١.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، الحدیث: ٥٩٧١، ج٤، ص٩٣.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة...إلخ، باب بر الوالدین...إلخ، الحدیث: ١-٢ـ(٢٥٤٨)، ص١٣٧٨، ١٣٧٩.

4 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في بر الوالدین، الحدیث: ١٩٠٣، ج٣، ص٣٥٨.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة...إلخ، باب فضل صلة أصدقاء...إلخ، الحدیث: ١١، ١٢ـ(٢٥٥٢)، ص١٣٨٢.

6 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر...إلخ، باب رغم من أدرك أبویه...إلخ، الحدیث: ٩، ١٠ـ(٢٥٥١)، ص١٣٨١.

www.dawateislami.net

یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔

حدیث ۵ صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتی ہیں: جس زمانہ میں قریش نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی، میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے یا وہ اسلام سے اعراض کیے ہوئے ہے، کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا: ''اس کے ساتھ سلوک کرو۔''[1] یعنی کافرہ ماں کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا۔

حدیث ٦ صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی نے یہ چیزیں تم پر حرام کردی ہیں:

① ماؤں کی نافرمانی کرنا اور ② لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا اور ③ دوسروں کا جو اپنے اوپر آتا ہو اسے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمھارے لیے مکروہ کیں: ① قیل وقال یعنی فضول باتیں اور ② کثرت سوال اور ③ اِضاعت مال۔''[2]

حدیث ۷ صحیح مسلم و بخاری میں عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں، اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے، وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔''[3]

صحابۂ کرام جنھوں نے عرب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا، ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیوں کر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔

حدیث ۸ شرح سنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: میں جنت میں گیا، اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا، حارثہ بن نعمان ہیں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''یہی حال ہے احسان کا، یہی حال ہے احسان کا، حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔''[4]

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الجزیة والموادعة، الحدیث: ٣١٨٣، ج٢، ص ٣٧١.
و''صحیح مسلم''، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة...إلخ، الحدیث: ٤٩، ٥٠ ـ (١٠٠٣)، ص ٥٠٢.

2 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الإستقراض والدیون، باب ما ینهی عن إضاعة المال، الحدیث: ٢٤٠٨، ج٢، ص ١١١.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب الکبائر وأکبرها، الحدیث: ١٤٦ ـ (٩٠)، ص ٦٠.

4 ...... ''شرح السنة''، کتاب البر والصلة، باب بر الوالدین، الحدیث: ٣٣١٢، ٣٣١٣، ج٦، ص ٤٢٦ ـ ٤٢٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی میں ہے۔'' (1)

حدیث ۱۰ ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ ایک شخص ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں۔ ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ ''والد جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے، اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کردے۔'' (2)

حدیث ۱۱ ترمذی و ابوداود نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہتے ہیں میں اپنی بی بی سے محبت رکھتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو، میں نے نہیں دی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے مجھ سے فرمایا کہ ''اسے طلاق دے دو۔'' (3)

علما فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں جب تو طلاق دینا واجب ہی ہے اور اگر بی بی حق پر ہو جب بھی والدین کی رضامندی کے لیے طلاق دینا جائز ہے۔

حدیث ۱۲ ابن ماجہ نے ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ ''وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔'' (4) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوگے۔

حدیث ۱۳ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے، اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا

---

1 ......''سنن الترمذي''، کتاب البر و الصلة، باب ماجاء من الفضل في رضا الوالدین، الحدیث: ۱۹۰۷، ج۳، ص۳٦۰.

2 ......المرجع السابق، الحدیث: ۱۹۰٦، ج۳، ص۳۵۹.

3 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في برالوالدین، الحدیث: ۵۱۳۸، ج٤، ص٤۳۲.

4 ......''سنن ابن ماجه''، کتاب الأدب، باب برالوالدین، الحدیث: ۳٦٦۲، ج٤، ص۱۸٦.

www.dawateislami.net

ہے، اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دو دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ ایک شخص نے کہا، اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ فرمایا: ''اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں، اگرچہ ظلم کریں۔'' (1)

حدیث ۱۴ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظر رحمت کرے تو اللہ تعالٰی اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا، اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے؟ فرمایا: ہاں اللہ (عزوجل) بڑا ہے اور اطیب ہے۔'' (2) یعنی اُسے سب کچھ قدرت ہے، اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہا جائے۔

حدیث ۱۵ امام احمد و نسائی و بیہقی نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی، کہ ان کے والد جاہمہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں۔ ارشاد فرمایا: تیری ماں ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''اس کی خدمت لازم کرلے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔'' (3)

حدیث ۱۶ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہوگیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔'' (4)

حدیث ۱۷ نسائی و دارمی نے عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''منان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خواری کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (5)

حدیث ۱۸ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ ایک شخص نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے، آیا میری توبہ

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما، فصل، الحديث:۷۹۱٦، ج٦، ص۲۰٦.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في برالوالدين، الحديث:۷۸۵٦، ج٦، ص۱۸٦.

3 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث معاوية بن جاهمة، الحديث:۱۵۵۳۸، ج۵، ص۲۹۰.
و"سنن النسائي"، كتاب الجهاد، باب الرخصة في التخلف لمن له والدة، الحديث:۳۱۰۱، ص۵۰٤.

4 ......"شعب الإيمان"، باب في برالوالدين، فصل في حفظ حق الوالدين بعد موتهما، الحديث:۷۹۰۲، ج٦، ص۲۰۲.

5 ......"سنن النسائي"، كتاب الأشربة، باب الرواية في المدمنين في الخمر، الحديث:۵٦۸۲، ص۸۹۵.

www.dawateislami.net

قبول ہوگی؟ فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے۔عرض کی نہیں،فرمایا: تیری کوئی خالہ ہے۔عرض کی ہاں،فرمایا:''اس کے ساتھ احسان کر۔'' (1)

حدیث ۱۹ ابوداود وابن ماجہ نے ابی اُسید ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے والدین مرچکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے؟ فرمایا:''ہاں ان کے لیے دُعا و استغفار کرنا اور جو انھوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا اور جس رشتہ والے کے ساتھ انھیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔'' (2)

حدیث ۲۰ حاکم نے مستدرک میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے پاس حاضر ہوجاؤ۔ہم سب حاضر ہوئے، جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا: آمین، جب دوسرے پر چڑھے کہا: آمین، جب تیسرے درجہ پر چڑھے کہا: آمین۔جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) منبر سے اُترے ہم نے عرض کی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسی نہیں سنا کرتے تھے۔

فرمایا کہ''جبرئیل میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمتِ الٰہی سے دوری ہو، جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، اس پر میں نے آمین کہی۔جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا، اس شخص کے لیے رحمتِ الٰہی سے دوری ہو، جس کے سامنے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا ذکر ہوا اور وہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) پر درود نہ پڑھے، اس پر میں نے کہا آمین۔جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انھوں نے کہا، اس کے لیے دوری ہو، جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آیا اور انھوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا، میں نے کہا آمین۔'' (3)

حدیث ۲۱ بیہقی نے سعید بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا:''بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے، جیسا کہ باپ کا حق اولاد پر ہے۔'' (4)

حدیث ۲۲ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب اللہ تعالٰی مخلوق کو پیدا فرماچکا، رشتہ (کہ یہ بھی ایک مخلوق ہے) کھڑا ہوا اور دربارِ الوہیت میں استغاثہ کیا، ارشادِ الٰہی ہوا:

1......"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب في بر الخالة، الحديث: ١٩١١، ج٣، ص٣٦٢.

2......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في برالوالدين، الحديث: ٥١٤٢، ج٤، ص٤٣٤.

3......"المستدرك" للحاكم، كتاب البر والصلة، باب لعن الله العاق لوالديه...إلخ، الحديث: ٧٣٣٨، ج٥، ص٢١٢.

4......"شعب الإيمان"، باب في برالوالدين، فصل في صلة الرحم، الحديث: ٧٩٢٩ ج٦، ص ٢١٠.

www.dawateislami.net

کیا ہے۔ رشتہ نے کہا، میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاٹنے والوں سے۔ ارشاد ہوا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹ دوں گا؟ اس نے کہا، ہاں میں راضی ہوں، فرمایا: تو بس یہی ہے۔'' [1]

حدیث ۲۳ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے، اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''جو تجھے ملائے گا، میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا، میں اسے کاٹوں گا۔'' [2]

حدیث ۲۴ صحیح بخاری و مسلم میں اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''رشتہ عرش الٰہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے: جو مجھے ملائے گا، اللہ (عزوجل) اس کو ملائے گا اور جو مجھے کاٹے گا، اللہ (عزوجل) اسے کاٹے گا۔'' [3]

حدیث ۲۵ ابو داود نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا: ''میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، رحم (یعنی رشتہ) کو میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا، لہٰذا جو اسے ملائے گا، میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا، میں اسے کاٹوں گا۔'' [4]

حدیث ۲۶ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کے اثر (یعنی عمر) میں تاخیر کی جائے، تو اپنے رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرے۔'' [5]

حدیث ۲۷ ابن ماجہ نے ثوبان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تقدیر کو کوئی چیز رد نہیں کرتی مگر دعا اور بر۔'' [6] یعنی احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقدیر سے مراد تقدیر معلّق ہے اور زیادتی عمر کا بھی

---

1 ...... ''صحیح البخاری''، کتاب الأدب، باب من وصل وصله اللّٰه، الحدیث: ٥٩٨٧، ج٤، ص٩٧.

2 ...... المرجع السابق، الحدیث: ٥٩٨٨، ج٤، ص٩٨.

3 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة...إلخ، باب صلة الرحم...إلخ، الحدیث: ١٧ـ(٢٥٥٥)، ص١٣٨٣.

4 ...... ''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلة، باب ماجاء في قطیعة الرحم، الحدیث: ١٩١٤، ج٣، ص٣٦٣.
و''سنن أبي داود''، کتاب الزکاة، باب في صلة الرحم، الحدیث: ١٦٩٤، ج٢، ص١٨٤.

5 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة...إلخ، باب صلة الرحم...إلخ، الحدیث: ٢١ـ(٢٥٥٧)، ص١٣٨٤.

6 ...... ''سنن ابن ماجه''، کتاب الفتن، باب العقوبات، الحدیث: ٤٠٢٢، ج٤، ص٣٦٩.

www.dawateislami.net

یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اُخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دُنیوی رزق سے بھی محروم ہوجائے۔

حدیث ۲۸ حاکم نے مستدرک میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے نسب پہچانو تاکہ صلہ رحم کرو، کیونکہ اگر رشتہ کو کاٹا جائے تو اگرچہ قریب ہو وہ قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو دور نہیں اگرچہ دور ہو۔'' (1)

حدیث ۲۹ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے نسب کو اتنا سیکھو جس سے صلۂ رحم کرسکو، کیونکہ صلۂ رحم اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے اس سے مال میں زیادتی اور اثر (یعنی عمر) میں تاخیر ہوگی۔'' (2)

حدیث ۳۰ حاکم نے مستدرک میں عاصم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالٰی سے ڈرتا رہے اور رشتہ والوں سے سلوک کرے۔'' (3)

حدیث ۳۱ صحیح بخاری و مسلم میں جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' (4)

حدیث ۳۲ بیہقی نے شعب الایمان میں عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ''جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے، اس پر رحمت الٰہی نہیں اُترتی۔'' (5)

حدیث ۳۳ ترمذی و ابوداود نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس گناہ کی سزا دنیا میں بھی جلد ہی دے دی جائے اور اس کے لیے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے، وہ بغاوت اور قطع رحم سے بڑھ کر نہیں۔'' (6)

---

1 ......''المستدرك''، كتاب البر و الصلة، باب ان الله ليعمر بالقوم الزمان بصلتهم لارحامهم، الحديث: ٧٣٦٥، ج٥، ص٢٢٣.

2 ......''سنن الترمذي''، كتاب البر و الصلة، باب ماجاء في تعليم النسب، الحديث: ١٩٨٦، ج٣، ص٣٩٤.

3 ......''المستدرك''، كتاب البر و الصلة، باب من سره أن يدفع عنه ميتة السوء...إلخ، الحديث: ٧٣٦٢، ج٥، ص٢٢٢.

4 ......''صحيح مسلم''، كتاب البر و الصلة...إلخ، باب صلة الرحم...إلخ، الحديث: ١٨ـ(٢٥٥٦)، ص١٣٨٣.

5 ......''شعب الإيمان''، باب في صلة الأرحام، الحديث: ٧٩٦٢، ج٦، ص٢٢٣.

6 ......''سنن الترمذي''، كتاب صفة القيامة، باب: ١٢٢، الحديث: ٢٥١٩، ج٤، ص٢٢٩.

www.dawateislami.net

اور بیہقی کی روایت شعب الایمان میں انھیں سے یوں ہے کہ ''جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سوا والدین کی نافرمانی کے، کہ اس کی سزا زندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔'' (1)

حدیث ۳۴ صحیح بخاری میں ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''صلۂ رحمی اس کا نام نہیں کہ بدلہ دیا جائے یعنی اس نے اس کے ساتھ احسان کیا اس نے اس کے ساتھ کر دیا، بلکہ صلۂ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ ادھر سے کاٹا جاتا ہے اور یہ جوڑتا ہے۔'' (2)

حدیث ۳۵ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے عرض کی، کہ یا رسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) میری قرابت والے ایسے ہیں کہ میں انھیں ملاتا ہوں اور وہ کاٹتے ہیں، میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''اگر ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا تو تم ان کو گرم راکھ پھنکاتے ہو اور ہمیشہ اللہ (عزوجل) کی طرف سے تمھارے ساتھ ایک مددگار رہے گا، جب تک تمھاری یہی حالت رہے۔'' (3)

حدیث ۳۶ حاکم نے مستدرک میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی ملاقات کو گیا۔ میں نے جلدی سے حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کا دستِ مبارک پکڑ لیا اور حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا: ''اے عقبہ! دنیا و آخرت کے افضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اس کو ملاؤ، جو تمھیں جدا کرے اور جو تم پر ظلم کرے، اسے معاف کر دو اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو، وہ اپنے رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرے۔'' (4)

مسائل فقهيه

صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجب ہے اور قطع رحم حرام ہے، جن رشتہ والوں کے ساتھ صلہ واجب ہے وہ کون ہیں۔ بعض علما نے فرمایا: وہ ذو رحم محرم ہیں اور بعض نے فرمایا: اس سے مراد ذو رحم ہیں، محرم ہوں یا نہ ہوں۔

1 ......"شعب الإيمان"، باب في برالوالدين، فصل في عقوق الوالدين و ما جاء فيه،الحديث:٧٨٨٩،ج٦،ص١٩٧.

2 ......"صحيح البخاري"،كتاب الأدب، باب ليس الواصل بالمكافئ،الحديث:٥٩٩١،ج٤،ص٩٨.

3 ......"صحيح مسلم"،كتاب البر والصلة...إلخ،باب صلة الرحم...إلخ،الحديث:٢٢ـ(٢٥٥٨)،ص١٣٨٤.

4 ......"المستدرك"،كتاب البر والصلة، باب من أراد أن يمد في رزقه فليصل ذا رحمه،الحديث:٧٣٦٧،ج٥،ص٢٢٤.

www.dawateislami.net

اور ظاہر یہی قول دوم ہے احادیث میں مطلقاً رشتہ والوں کے ساتھ صلہ کرنے کا حکم آتا ہے قرآن مجید میں مطلقاً ذوی القربٰی فرمایا گیا مگر یہ بات ضرور ہے کہ رشتہ میں چونکہ مختلف درجات ہیں صلۂ رحم کے درجات میں بھی تفاوت ہوتا ہے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذورحم محرم کا، ان کے بعد بقیہ رشتہ والوں کا علٰی قدر مراتب۔ [1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱ صلہ رحم کی مختلف صورتیں ہیں ان کو ہدیہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمھاری اعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انھیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔ [2] (درر)

مسئلہ ۲ اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتہ والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتہ داروں سے تعلقات تازہ کرلے اس طرح کرنے سے محبت میں اضافہ ہوگا۔ [3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ یہ پردیس میں ہے والدین اسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والدین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض علما نے چچا کو باپ کی مثل بتایا اور حدیث عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ . [4] سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے ان کے علاوہ اوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہدیہ بھیجنا کفایت کرتا ہے۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ رشتہ داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وعلٰی ہذا القیاس کہ اس سے محبت و اُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقربا سے جمعہ جمعہ ملتا رہے یا مہینہ میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک ہونا چاہیے۔ جب حق ان کے ساتھ ہو تو دوسروں سے مقابلہ اور اظہارِ حق میں سب متحد ہو کر کام کریں، جب اپنا کوئی رشتہ دار کوئی حاجت پیش کرے تو اس کی حاجت روائی کرے، اس کو رد کردینا قطع رحم ہے۔ [6] (درر)

مسئلہ ۵ صلۂ رحمی اسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مکافاۃ یعنی ادلا بدلا کرنا ہے

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۸.

2 ......"دررالحکام"، کتاب الکراهیة، الجزء الأول، ص۳۲۳.

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۸.

4 ...... یعنی آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، ج۹، ص۶۷۸.

6 ......"دررالحکام"، کتاب الکراهیة، الجزء الأول، ص۳۲۳.

www.dawateislami.net

کہ اس نے تمھارے پاس چیز بھیج دی تم نے اس کے پاس بھیج دی، وہ تمھارے یہاں آیا تم اس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلۂ رحم یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے، بے اعتنائی کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ رشتہ کے حقوق کی مراعات کرو۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ حدیث میں آیا ہے کہ ''صلۂ رحم سے عمر زیادہ ہوتی ہے اور رزق میں وسعت ہوتی ہے۔'' بعض علما نے اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے یعنی یہاں قضا معلق مراد ہے کیونکہ قضا مبرم ٹل نہیں سکتی۔

﴿ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴾[2]

اور بعض نے فرمایا کہ زیادتی عمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔[3] (ردالمحتار)

اولاد پر شفقت اور یتامیٰ پر رحمت

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی، کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انھیں بوسہ نہیں دیتے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں۔''[4]

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں: ایک عورت اپنی دو لڑکیاں لے کر میرے پاس آئی اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی دے دی۔ عورت نے کھجور تقسیم کرکے دونوں لڑکیوں کو دے دی اور خود نہیں کھائی جب وہ چلی گئی، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے، میں نے یہ واقعہ بیان کیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ارشاد فرمایا: ''جس کو خدا نے لڑکیاں دی ہوں، اگر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو وہ جہنم کی آگ سے اس کے لیے روک ہو جائیں گی۔''[5]

---

1 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۸.

2 ...... پ۱۱، یونس: ۴۹.

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

3 ...... "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۸.

4 ...... "صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبیله... إلخ، الحدیث: ۵۹۹۸، ج۴، ص۱۰۰.

5 ...... "صحیح مسلم"، کتاب البر والصلة... إلخ، باب فضل الإحسان إلی البنات، الحدیث: ۱۴۷ـ(۲۶۲۹)، ص۱۴۱۴.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ امام احمد و مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں: ایک مسکین عورت دولڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی، میں نے اسے تین کھجوریں دیں، ایک ایک لڑکیوں کو دے دی اور ایک کو مونھ تک کھانے کے لیے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگی، اس نے دوٹکڑے کر کے دونوں کو دے دی۔ جب یہ واقعہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو سنایا ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالٰی نے اس کے لیے جنت واجب کردی اور جہنم سے آزاد کر دیا۔''[1]

حدیث ۴ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کی عیال (پرورش) میں دولڑکیاں بلوغ تک رہیں، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس پاس ہوں گے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اس طرح۔''[2]

حدیث ۵ شرح سنہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے، اللہ تعالٰی اس کے لیے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو اور جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے، ان کو ادب سکھائے، ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالٰی انھیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے)، اللہ تعالٰی اس کے لیے جنت واجب کر دے گا۔'' کسی نے کہا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) یا دو (یعنی دو کی پرورش میں یہی ثواب ہوجائے)، فرمایا: دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ایک کو بھی فرما دیتے۔ اور جس کی کَرِیْمَتَین کو اللہ (عزوجل) نے دور کر دیا، اس کے لیے جنت واجب ہے۔ دریافت کیا گیا کَرِیْمَتَین کیا ہیں؟ فرمایا: آنکھیں۔[3]

حدیث ۶ ابوداود نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میں اور وہ عورت جس کے رخسارے میلے ہیں، دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔''[4] یعنی جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلیاں پاس پاس ہیں۔ اس سے مراد وہ عورت ہے جو منصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہوگئی اور اس نے یتیموں کی خدمت کی، یہاں تک کہ وہ جدا ہوجائیں۔ (یعنی بڑے ہوجائیں یا مرجائیں۔)

حدیث ۷ امام احمد و حاکم و ابن ماجہ نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلة...إلخ، باب فضل الاحسان الی البنات، الحدیث:۱۴۸۔(۲۶۳۰)، ص۱۴۱۵.

2 ......المرجع السابق، الحدیث:۱۴۹۔(۲۶۳۱)، ص۱۴۱۵.

3 ......''شرح السنة''، کتاب البر والصلة، باب ثواب کافل الیتیم، الحدیث:۳۳۵۱، ج۶، ص۴۵۲.
و''مشکاة المصابیح''، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الحدیث:۴۹۷۵، ج۳، ص۶۹.

4 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في فضل من عال یتامی، الحدیث:۵۱۴۹، ج۴، ص۴۳۵.

www.dawateislami.net

وسلّم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ افضل صدقہ کیا ہے، وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے، جو تمھاری طرف واپس ہوئی (یعنی اس کا شوہر مرگیا یا اس کو طلاق دے دی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمھارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں ہے۔'' (1)

حدیث ۸ ابو داود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جس کی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اور اس کی توہین نہ کرے اور اولاد ذکور کو اس پر ترجیح نہ دے، اللہ تعالٰی اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (2)

حدیث ۹ ترمذی نے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے، وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (3)

حدیث ۱۰ ترمذی وبیہقی نے بروایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔'' (4)

حدیث ۱۱ ترمذی وحاکم نے عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں، کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔'' (5)

حدیث ۱۲ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''اپنی اولاد کا اِکرام کرو اور انھیں اچھے آداب سکھاؤ۔'' (6)

حدیث ۱۳ ابن النجار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''باپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں، جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔'' (7)

حدیث ۱۴ طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''اپنی اولاد کو برابر دو، اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو لڑکیوں کو فضیلت دیتا۔'' (8)

---

1 ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الأدب، باب بر الوالد... إلخ، الحديث:٣٦٦٧، ج٤، ص١٨٨.
2 ......''سنن أبي داود''، كتاب الأدب، باب في فضل من عال يتامى، الحديث:٥١٤٦، ج٤، ص٤٣٥.
3 ......''سنن الترمذي''، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في أدب الولد، الحديث:١٩٥٨، ج٣، ص٣٨٢.
4 ......المرجع السابق، الحديث:١٩٥٩، ج٣، ص٣٨٣.
5 ......''المستدرك'' للحاكم، كتاب الأدب، باب فضل تاديب الأولاد، الحديث:٧٧٥٣، ج٥، ص٣٧٣.
6 ......''سنن ابن ماجه''، كتاب الأدب، باب بر الوالد... إلخ، الحديث:٣٦٧١، ج٤، ص١٨٩.
7 ......''كنزالعمال''، كتاب النكاح، رقم:٤٥٣٣٦، ج١٦، ص١٨٤.
8 ......''المعجم الكبير''، الحديث:١١٩٩٧، ج١١، ص٢٨٠.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵ طبرانی نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمھارے ساتھ احسان و مہربانی میں عدل کریں۔''(1)

حدیث ۱۶ ابن النجار نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو، یہاں تک کہ بوسہ لینے میں۔''(2)

حدیث ۱۷ صحیح بخاری میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا، میں اور وہ دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔''(3)

حدیث ۱۸ ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا وہ گھر ہے، جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برائی کی جاتی ہو۔''(4)

حدیث ۱۹ امام احمد و ترمذی نے ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص یتیم کے سر پر محض اللہ (عزوجل) کے لیے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا، ہر بال کے مقابل میں اس کے لیے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے مَیں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح ہوں گے۔''(5)

حدیث ۲۰ امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے اپنی دل کی سختی کی شکایت کی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔''(6)

حدیث ۲۱ طبرانی نے اوسط میں **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ تعالٰی عنہما(7) سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ

---

1 ...... "كنزالعمال"، كتاب النكاح، رقم:٤٥٣٣٩، ج١٦، ص١٨٤.

2 ...... "كنزالعمال"، كتاب النكاح، رقم:٤٥٣٤٢، ج١٦، ص١٨٥.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الطلاق، باب اللعان...إلخ، الحديث:٥٣٠٤، ج٣، ص٤٩٧.
و"صحيح مسلم"، كتاب الزهد...إلخ، باب فضل الإحسان إلى الأرملة...إلخ، الحديث:٤٢-(٢٩٨٣)، ص١٥٩٢.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الأدب، باب حق اليتيم، الحديث:٣٦٧٩، ج٤، ص١٩٣.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي أمامة الباهلي، الحديث:٢٢٢١٥، ٢٢٣٤٧، ج٨، ص٢٧٢، ٣٠٠.

6 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة الحديث:٩٠٢٨، ج٣، ص٣٣٥.

7 ...... بہارشریعت میں اس مقام پر ''ابوہریرہ'' رضی اللہ تعالٰی عنہ لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ "المعجم الأوسط للطبراني" میں "**عبداللہ بن عباس**" رضی اللہ تعالٰی عنہما مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں تصحیح کر دی ہے۔... **علمیه**

www.dawateislami.net

وسلَّم) نے فرمایا کہ ''لڑکا یتیم ہوتو اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہوتو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔''[1]

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَاۙ ﴾[2]

''اور اللہ (عزوجل) کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسایہ اور دور کے ہمسایہ اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے، بے شک اللہ (عزوجل) کو خوش نہیں آتا کوئی اِترانے والا، بڑائی مارنے والا۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''خدا کی قسم! وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کی گئی، کون یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) فرمایا: وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہوں۔''[3] یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہے۔

حدیث ۲ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔''[4]

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت اُم المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔''[5]

---

1 ......''المعجم الأوسط''، باب الالف، الحدیث:۱۲۷۹، ج۱، ص۳۵۱.

2 ......پ۵، النسآء:۳۶.

3 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ، الحدیث:۶۰۱۶، ج۴، ص۱۰۴.

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الإیمان، باب بیان تحریم إیذاء الجار، الحدیث:۷۳۔(۴۶)، ص۴۳.

5 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب الوصاۃ بالجار، الحدیث:۶۰۱۴، ج۴، ص۱۰۴.

www.dawateislami.net

حدیث ۴ ترمذی ودارمی وحاکم نے عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے، جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ (عزوجل) کے نزدیک وہ بہتر ہے، جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔'' (1)

حدیث ۵ حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کا اِکرام کرے۔'' (2)

حدیث ۶ ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ایک شخص نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا کیا؟ فرمایا: ''جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بے شک تم نے اچھا کیا اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے برا کیا تو بے شک تم نے برا کیا ہے۔'' (3)

حدیث ۷ بیہقی نے شعب الایمان میں عبد الرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وضو کیا۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالٰی علیہم) نے وضو کا پانی لے کر مونھ وغیرہ پر مسح کرنا شروع کردیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: کیا چیز تمھیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے؟ عرض کی، اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی محبت، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''جس کی خوشی یہ ہو کہ اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے محبت کرے یا اللہ ورسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اس سے محبت کریں، وہ جب بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کردے اور جو اس کے جوار میں ہو، اس کے ساتھ احسان کرے۔'' (4)

حدیث ۸ بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: ''مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔'' (5) یعنی مومن کامل نہیں۔

---

1 ...... "سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في حق الجوار، الحديث: ١٩٥١، ج٣، ص٣٧٩.

2 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب البر والصلة، باب خير الأصحاب عند الله... إلخ، الحديث: ٧٣٧٨، ج٥، ص٢٢٨.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب الثناء الحسن، الحديث: ٤٢٢٣، ج٤، ص٤٧٩.

4 ...... "شعب الإيمان"، باب في تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم واجلاله وتوقيره، الحديث: ١٥٣٣، ج٢، ص٢٠١.

5 ...... "شعب الإيمان"، باب في الزكاة، فصل في كراهية امساك الفضل... إلخ، الحديث: ٣٣٨٩، ج٣، ص٢٢٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ طبرانی نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: ''جب کوئی شخص ہانڈی پکائے تو شوربا زیادہ کرے اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔'' (1)

حدیث ۱۰ دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے فرمایا: ''اے عائشہ! پڑوسی کا بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔'' (2)

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''پڑوسی تمھاری دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو۔'' (3) یہ حکم دیانت کا ہے، قضاءً اس کو منع کرسکتا ہے۔

حدیث ۱۲ امام احمد و بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) فلانی عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز و روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے، فرمایا: ''وہ جہنم میں ہے۔'' انھوں نے کہا، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) فلانی عورت کی نسبت زیادہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے روزہ و صدقہ و نماز میں کمی ہے (یعنی نوافل)، وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی، فرمایا: ''وہ جنت میں ہے۔'' (4)

حدیث ۱۳ امام احمد و بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی نے تمھارے مابین اخلاق کی اسی طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی، اللہ تعالٰی دنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہے، لہٰذا جس کو خدا نے دین دیا اسے محبوب بنالیا، قسم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! بندہ مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو۔'' (5) یعنی جب تک دل میں تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو اور مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہ ہو، اسی کی مثل حاکم نے مستدرک میں روایت کی۔

حدیث ۱۴ حاکم نے مستدرک میں نافع بن عبد الحارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ

---

1 ......"المعجم الأوسط"، باب الراء، الحديث: ٣٥٩١، ج٢، ص٣٧٩.

2 ......"الفردوس بمأثور الخطاب"، الحديث: ٨٦٣٠، ج٥، ص٤٢٧.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب المظالم، باب لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره، الحديث: ٢٤٦٣، ج٢، ص١٣٢.

4 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٦٨١، ج٣، ص٤٤١.

و"شعب الإيمان"، باب في إكرام الجار، الحديث: ٩٥٤٥، ٩٥٤٦، ج٧، ص٧٨ ـ ٧٩.

5 ......"شعب الإيمان"، باب في قبض اليد عن الاموال المحرمة، الحديث: ٥٥٢٤، ج٤، ص٣٩٥ ـ ٣٩٦.

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مردِ مسلم کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت میں سے ہے، کہ اس کا پڑوسی صالح ہو اور مکان کشادہ ہو اور سواری اچھی ہو۔'' (1)

حدیث ۱۵ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا: ''جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہو۔'' (2)

حدیث ۱۶ امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن سب سے پہلے جو دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے، وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔'' (3)

حدیث ۱۷ بیہقی نے عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بسند ضعیف روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب محتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہنچے تو مبارک باد دو اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو، کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اس کو ایذا نہ دو، مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خریدو تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر ہدیہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمھارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا۔

تمھیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! پوری طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں، وہی ہیں جن پر اللہ (عزوجل) کی مہربانی ہے۔ برابر پڑوسی کے متعلق حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کردیں گے۔

پھر حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''پڑوسی تین قسم کے ہیں، بعض کے تین حق ہیں، بعض کے دو اور بعض کا ایک حق ہے۔ جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو، اس کے تین حق ہیں۔ حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت۔ پڑوسی مسلم کے دو حق ہیں، حق جوار اور حق اسلام اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق جوار ہے۔'' ہم نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان کو اپنی قربانیوں میں سے دیں؟ فرمایا کہ مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ دو۔ (4)

---

1 ......''المستدرك''، كتاب البر والصلة، باب ان اللّٰه لايعطي الإيمان الا من يحب، الحديث: ٧٣٨٦، ج٥، ص٢٣٢.

2 ......''المستدرك'' للحاكم، كتاب البر والصلة، باب لايشبع الرجل دون جاره، الحديث: ٧٣٨٩، ج٥، ص٢٣٢.

3 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ١٧٣٧٧، ج٦، ص١٣٤.

4 ......''شعب الإيمان''، باب في اكرام الجار، الحديث: ٩٥٦٠، ج٧، ص٨٣ ـ ٨٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱ چھت پر چڑھنے میں دوسروں کے گھروں میں نگاہ پہنچتی ہے تو وہ لوگ چھت پر چڑھنے سے منع کر سکتے ہیں، جب تک پردہ کی دیوار نہ بنوالے یا کوئی ایسی چیز نہ لگالے جس سے بے پردگی نہ ہو اور اگر دوسرے لوگوں کے گھروں میں نظر نہیں پڑتی مگر وہ لوگ جب چھت پر چڑھتے ہیں تو سامنا ہوتا ہے تو اس کو چڑھنے سے منع نہیں کر سکتے، بلکہ ان کی مستورات کو یہ چاہیے کہ وہ خود چھتوں پر نہ چڑھیں تا کہ بے پردگی نہ ہو۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲ اس کے مکان کی پچھیت[2] دوسرے کے مکان میں ہے یہ اپنی دیوار میں مٹی لگانا چاہتا ہے، مالک مکان اپنے گھر میں جانے سے اسے روکتا ہے۔ اب مٹی کیوں کر لگائی جائے مالک مکان سے کہا جائے گا کہ اسے مکان میں جانے کی اجازت دے، ورنہ وہ خود مٹی لگوادے، اس کے پیسے اس سے دلوادیے جائیں گے۔ اسی طرح اگر اس کی دیوار دوسرے کے مکان میں گرگئی ہے، وہاں سے مٹی اٹھانے کی ضرورت ہے، مالک مکان اس کو اجازت دیدے کہ یہ وہاں سے مٹی اٹھائے اور اجازت نہیں دیتا تو خود اٹھائے۔[3] (عالمگیری)

مخلوقِ خدا پر مہربانی کرنا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ ﴾[4]

''نیکی اور پرہیزگاری پر آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ وظلم پر مدد نہ کرو۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری ومسلم میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔''[5]

حدیث ۲ امام احمد وترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صادق مصدوق صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت سے۔''[6]

---

1 ......''الدرالمختار''، کتاب القضاء، مسائل شتّٰی، ج۸، ص۱۷۲.

2 ...... یعنی مکان کے پیچھے کی دیوار۔

3 ......''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۴.

4 ......پ۶، المآئدۃ:۲.

5 ......''صحیح البخاري''، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ...إلخ﴾، الحدیث:۷۳۷۶، ج۴، ص۵۳۱.

6 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي ھریرۃ، الحدیث:۸۰۰۷، ج۳، ص۱۶۴.

و''سنن الترمذي''، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في رحمۃ الناس، الحدیث:۱۹۲۳، ج۳، ص۳۷۱.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ ابوداود و ترمذی نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے، زمین والوں پر رحم کرو، تم پر وہ رحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان میں ہے۔'' (1)

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔'' (2)

حدیث ۵ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی: ''جوان اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے گا تو اس کی عمر کے وقت اللہ تعالٰی ایسے کو مقرر کردے گا، جو اس کا اکرام کرے۔'' (3)

حدیث ۶ ابوداود نے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''یہ بات اللہ تعالٰی کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حامل قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو، نہ جافی (یعنی جو غلو کرتے ہیں کہ حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جفا یہ ہے کہ اُس سے اعراض کرے، نہ قرآن کی تلاوت کرے، نہ اس کے احکام پر عمل کرے) اور بادشاہ عادل کا اکرام کرنا۔'' (4)

حدیث ۷ امام احمد و بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن اُلفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ اُلفت کرے، نہ اس سے اُلفت کی جائے۔'' (5)

حدیث ۸ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو میری اُمت میں کسی کی حاجت پوری کردے جس سے مقصود اس کو خوش کرنا ہے، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اس نے اللہ (عزوجل) کو خوش کیا اور جس نے اللہ (عزوجل) کو خوش کیا، اللہ (عزوجل) اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (6)

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب البر و الصلة، باب ماجاء في رحمة المسلمين، الحديث: ١٩٣١، ج٣ ص ٣٧١.

2 ......المرجع السابق، باب ما جاء في رحمة الصبيان، الحديث: ١٩٢٨، ١٩٢٦، ج٣، ص ٣٦٩.

3 ......"سنن الترمذي"، كتاب البر و الصلة، باب ماجاء في إجلال الكبير، الحديث: ٢٠٢٩، ج٣، ص ٤١١.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، الحديث: ٤٨٤٣، ج٤، ص ٣٤٤.

5 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٢٠٩، ج٣، ص ٣٦٢-٣٦٣.

و"شعب الإيمان"، باب في حسن الخلق، فصل في لين الجانب... إلخ، الحديث: ٨١١٩، ج٦، ص ٢٧٠ - ٢٧١.

6 ......"شعب الإيمان"، باب في التعاون على البر و التقوى، الحديث: ٧٦٥٣، ج٦، ص ١١٥.

www.dawateislami.net

حدیث ۹ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتّر ۷۳ مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہوجائے گی اور بہتّر ۷۲ سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔'' (1)

حدیث ۱۰ صحیح مسلم میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تمام مومنین شخص واحد کی مثل ہیں، اگر اس کی آنکھ بیمار ہوئی تو وہ کل بیمار ہے اور سر میں بیماری ہوئی تو کل بیمار ہے۔'' (2)

حدیث ۱۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے۔ پھر حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں۔'' (3) یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔

حدیث ۱۲ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ کسی نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) مظلوم ہو تو مدد کروں گا ظالم ہو تو کیونکر مدد کروں۔ فرمایا کہ ''اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔'' (4)

حدیث ۱۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسلم مسلم کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو، اللہ (عزوجل) اس کی حاجت میں ہے اور جو شخص مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف اس کی دور کردے گا اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' (5)

حدیث ۱۴ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔'' (6)

---

1 ......"شعب الإيمان"، باب في التعاون على البر والتقوى،الحديث: ٧٦٧٠،ج٦، ص ١٢٠.

2 ......"صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة...إلخ، باب تراحم المومنين...إلخ،الحديث:٦٦،٦٧ـ(٢٥٨٦)،ص١٣٩٦.

3 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب تعاون المؤمنين...إلخ،الحديث:٦٠٢٦،ج٤،ص١٠٦.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب الأكراه، باب يمين الرجل...إلخ،الحديث:٦٩٥٢،ج٤،ص٣٨٩.
و"مشكاة المصابيح"، كتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة على الخلق،الحديث:٤٩٥٧،ج٣،ص٦٦.

5 ......"صحيح البخاري"، كتاب المظالم،باب لايظلم المسلم المسلم...إلخ،الحديث:٢٤٤٢،ج٢،ص١٢٦.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب الدليل على ان من خصال الإيمان...إلخ،الحديث:٧١،٧٢ـ(٤٥)،ص٤٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، اس کو تین مرتبہ فرمایا۔ ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا: ''اللہ و رسول اور اُس کی کتاب کی اور ائمۂ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔'' (1)

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے نماز قائم کرنے اور زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔ (2)

حدیث ۱۷ ابو داود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتارو۔'' (3) یعنی ہر شخص کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جو اس کے مرتبہ کے مناسب ہو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ ہو مگر اس میں یہ لحاظ ضرور کرنا ہوگا کہ دوسرے کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

حدیث ۱۸ ترمذی و بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی اُمید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن نہ ہو۔'' (4)

حدیث ۱۹ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تمام مخلوق اللہ تعالٰی کی عیال ہے اور اللہ تعالٰی کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔'' (5)

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔'' (6)

نرمی و حیا و خوبی اَخلاق کا بیان

حدیث ۱ اللہ تعالٰی مہربان ہے، مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔ (7) (مسلم)

(1)...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان ان الدين النصيحة، الحديث: ٩٥ـ(٥٥)، ص ٤٧.
(2)...... "صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة... إلخ، الحديث: ٥٧، ج ١، ص ٣٥.
(3)...... "سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم، الحديث: ٤٨٤٢، ج ٤، ص ٣٤٣.
(4)...... "سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب: ٧٦، الحديث: ٢٢٧٠، ج ٤، ص ١١٦.
(5)...... "شعب الإيمان"، باب في طاعة أولي الأمر، فصل في نصيحة الولاة، الحديث: ٧٤٤٧، ج ٦، ص ٤٣.
(6)...... "سنن الترمذي"، ابواب البر والصلة، باب ماجاء في معاشرة الناس، الحديث: ١٩٩٤، ج ٣، ص ٣٩٧.
(7)...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة... إلخ، باب فضل الرفق، الحديث: ٧٧ـ(٢٥٩٣)، ص ١٣٩٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: نرمی کو لازم کرلو اور سختی وفحش سے بچو، جس چیز میں نرمی ہوتی ہے، اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کرلی جاتی ہے، اُسے عیب دار کردیتی ہے۔[1] (مسلم)

حدیث ۳ جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔[2] (مسلم)

حدیث ۴ جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم ہوا وہ دنیا و آخرت کے خیر سے محروم ہوا۔[3] (شرح سنہ)

حدیث ۵ کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ کون شخص جہنم پر حرام ہے اور جہنم اس پر حرام وہ شخص کہ آسانی کرنے والا نرم قریب سہل ہے۔[4] (احمد وترمذی)

حدیث ۶ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں، جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھنچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔[5] (ترمذی)

حدیث ۷ ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کررہا تھا کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اسے چھوڑو۔'' یعنی نصیحت نہ کرو کیونکہ حیا ایمان سے ہے۔[6] (بخاری، مسلم)

حدیث ۸ حیا نہیں لاتی ہے مگر خیر کو حیا کل ہی خیر ہے۔[7] (بخاری، مسلم)

حدیث ۹ یہ اگلے انبیا کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے، جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔[8] (بخاری)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة...إلخ، باب فضل الرفق، الحديث: ۷۸، ۷۹ـ(۲۵۹٤)، ص۱۳۹۸، ۱۳۹۹.
و"صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشا...إلخ، الحديث: ٦۰۳۰، ج٤، ص۱۰۸.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب البر والصلة...إلخ، باب فضل الرفق، الحديث: ۷٥ـ(۲٥۹۲)، ص۱۳۹۸.

3 ...... "شرح السنة"، كتاب البر والصلة، باب الرفق، الحديث: ۳۳۸٥، ج٦، ص٤۷۲.

4 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن مسعود، الحديث: ۳۹۳۸ ج۲، ص۹۰.
و"سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة...إلخ، باب: ۱۱۰، الحديث: ۲٤۹٦، ج٤، ص۲۲۰.

5 ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الآداب، باب الرفق والحياء...إلخ، الحديث: ٥۰۸٦، ج۳، ص۸۸.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، الحديث: ۲٤، ج۱، ص۱۹.

7 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان...إلخ، الحديث ٦۰، ٦۱ـ(۳۷)، ص٤۰.

8 ...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب: ٥٦، الحديث: ۳٤۸٤، ج۲، ص٤۷۰.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بے ہودہ گوئی جفا سے ہے اور جفا جہنم میں ہے۔[1] (احمد،ترمذی)

حدیث ۱۱ ہر دین کے لیے ایک خلق ہوتا ہے یعنی عادت وخصلت اور اسلام کا خلق حیا ہے۔[2] (امام مالک)

حدیث ۱۲ ایمان وحیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔[3] (بیہقی)

حدیث ۱۳ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہوجائے۔[4] (مسلم)

یہ حکم اس کا ہے جس کے سینے کو خدا نے منور فرمایا ہے اور قلب بیدار وروشن ہے پھر بھی یہ وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور اگر دلائل حرمت پر ہوں تو نہ کھٹکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

حدیث ۱۴ تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔[5] (بخاری)

حدیث ۱۵ تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔[6] (بخاری،مسلم)

حدیث ۱۶ ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔[7] (ابوداود)

حدیث ۱۷ خلق حَسَن سے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔[8] (بیہقی)

حدیث ۱۸ قیامت کے دن مومن کی میزان میں سب میں بھاری جو چیز رکھی جائے گی وہ خلق حَسَن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوست نہیں رکھتا جو فحش گو بدزبان ہو۔[9] (ترمذی)

---

1 ......"سنن الترمذي"،كتاب البر والصلة، باب ماجاء في الحياء،الحديث:٢٠١٦،ج٣،ص٤٠٦.

2 ......"الموطأ"،كتاب حسن الخلق، باب ماجاء في الحياء،الحديث:١٧٢٤،ج٢، ص٤٠٥.

و"سنن ابن ماجه"، كتاب الزهد، باب الحياء،الحديث:٤١٨١،ج٤،ص٤٦٠.

3 ......"شعب الإيمان"، باب الحياء،الحديث:٧٧٢٧،ج٦، ص١٤٠.

4 ......"صحيح مسلم"،كتاب البر والصلة...إلخ، باب تفسير البر والإثم،الحديث:١٤ـ(٢٥٥٣)،ص١٣٨٢.

5 ......"صحيح البخاري"،كتاب فضائل أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم، باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، الحديث:٣٧٥٩،ج٢،ص٥٤٩.

6 ......"صحيح البخاري"،كتاب المناقب، باب صفة النبى صلى الله عليه وسلم،الحديث:٣٥٥٩،ج٢،ص٤٨٩.

7 ......"سنن أبي داود"،كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه،الحديث:٤٦٨٢،ج٤،ص٢٩٠.

8 ......"شعب الإيمان"، باب فى حسن الخلق،الحديث:٧٩٩٢،ج٦،ص٢٣٥.

و"مشكاة المصابيح"،كتاب الآداب، باب الرفق والحياء...إلخ،الفصل الثانى ،الحديث:٥٠٧٨،ج٣، ص٨٧.

9 ...... "سنن الترمذي"،كتاب البر والصلة، باب ماجاء في حسن الخلق،الحديث:٢٠٠٩،ج٣،ص٤٠٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۹ مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پا جاتا ہے۔[1] (ابوداود)

حدیث ۲۰ مومن دھوکا کھا جانے والا ہوتا ہے (یعنی اپنے کرم کی وجہ سے دھوکا کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے) اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بدخلق ہوتا ہے۔[2] (امام احمد، ترمذی، ابوداود)

حدیث ۲۱ اللہ (عزوجل) سے ڈر جہاں بھی تو ہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر کہ یہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کر۔[3] (احمد، ترمذی، دارمی)

حدیث ۲۲ جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر اسے قدرت ہے قیامت کے دن اللہ تعالٰی اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ جن حوروں میں تو چاہے چلا جائے۔[4] (ترمذی، ابوداود)

حدیث ۲۳ میں اس لیے بھیجا گیا کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کر دوں۔[5] (امام مالک واحمد)

اچھوں کے پاس بیٹھنا بُروں سے بچنا

حدیث ۱ اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال جیسے مشک کا اُٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا، جو مشک لیے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔[6]

حدیث ۲ مصاحبت نہ کرو مگر مومن کی۔[7] یعنی صرف مومن کامل کے پاس بیٹھا کرو۔

حدیث ۳ بڑوں کے پاس بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔[8]

---

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، الحديث: ٤٧٩٨، ج٤، ص٣٣٢.
و"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند السيدة عائشة رضي الله عنها، الحديث: ٢٤٤٠٩، ج٩، ص٣٣٢.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في البخل، الحديث: ١٩٧١، ج٣، ص٣٨٨.

3 ......المرجع السابق، باب ماجاء في معاشرة الناس، الحديث: ١٩٩٤، ج٣، ص٣٩٧.

4 ......"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب في كظم الغيظ، الحديث: ٢٠٢٨، ج٣، ص٤١١.
و"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب من كظم غيظا، الحديث: ٤٧٧٧، ج٤، ص٣٢٥.

5 ......"الموطأ" للمالك، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في الحياء، الحديث: ١٧٢٣، ج٢، ص٤٠٤.

6 ......"صحيح البخاري"، كتاب الذبائح والصيد، باب المسك، الحديث: ٥٥٣٤، ج٣، ص٥٦٧.

7 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب من يؤمران يجالس، الحديث: ٤٨٣٢، ج٤، ص٣٤١.

8 ......"الجامع الصغير"، الحديث: ٣٥٧٧، ص٢١٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۴ جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اوران کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اوران کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا۔ (1)

حدیث ۵ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔ (2)

حدیث ۶ اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمھیں خدایاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمھارے عمل میں زیادتی ہو اوراس کا عمل تمھیں آخرت کی یاد دلائے۔ (3)

حدیث ۷ ایسے کے ساتھ نہ رہو جو تمھاری فضیلت کا قائل نہ ہو، جیسے تم اس کی فضیلت کے قائل ہو۔ (4) یعنی جو تمھیں نظر حقارت سے دیکھتا ہواس کے ساتھ نہ رہو یا یہ کہ وہ اپنا حق تمھارے ذمہ جانتا ہواور تمھارے حق کا قائل نہ ہو۔

حدیث ۸ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمھارے لیے مفید نہ ہواور دشمن سے الگ رہواور دوست سے بچتے رہو مگر جبکہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ (عزوجل) سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمھیں فجور سکھائے گا اوراس کے سامنے بھید کی بات نہ کہواور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ (عزوجل) سے ڈرتے ہیں۔ (5)

حدیث ۹ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہوجائے اوراپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا، تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے اوراحمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچادے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر اور کذاب سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔ (6)

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب صفة القيامة،باب: ١٢٠،الحديث:٢٥١٥،ج٤،ص٢٢٧.
و"سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء،الحديث:٤٠٣٢،ج٤،ص٣٧٥.

2 ......"الإخوان"لابن أبي الدنيا، باب من أمر بصحبته...إلخ،ص٤٦.

3 ......"الجامع الصغير"،الحديث:٤٠٦٣، ص٢٤٧.

4 ......"حلية الاولياء"، رقم:١٤٣٧٥،ج١٠، ص٢٤.

5 ......"الصمت" لابن أبي الدنيا، باب النهي عن الكلام فيما لا يعنيك، ص١٢٤.
و"شعب الإيمان"، باب في حفظ اللسان، فصل في فضل السكوت عمالايعنيه،الحديث:٤٩٩٥،ج٤، ص٢٥٧.

6 ......"تاريخ دمشق" لابن عساكر،ج٤٢، ص٥١٦.

www.dawateislami.net

اللہ (عزوجل) کے لیے دوستی و دشمنی کا بیان

حدیث ۱ روحوں کا لشکر مجتمع تھا جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں اُلفت ہوئی اور وہاں ناآشنائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔ (1)

حدیث ۲ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: ''کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا، آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔'' (2)

حدیث ۳ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے قریہ میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ فرشتہ کے پاس آیا، اس نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا، کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے، جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، صرف یہ بات ہے کہ میں اسے اللہ (عزوجل) کے لیے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتہ نے کہا، مجھے اللہ (عزوجل) نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ (عزوجل) نے تجھے دوست رکھا کہ تو نے اللہ (عزوجل) کے لیے اس سے محبت کی۔ (3)

حدیث ۴ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملا نہیں یعنی ان کی صحبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے ان جیسے اعمال نہیں کیے۔ ارشاد فرمایا: ''آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔'' (4)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدوں کی محبت برا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اُن کے ساتھ ہوگا۔

حدیث ۵ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: تُو نے اس کے لیے کیا طیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی طیاری نہیں کی، صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول (عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: 'تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔''

---

1 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب أحادیث الانبیاء، باب الأرواح جنود مجندۃ، الحدیث: ۳۳۳۶، ج۲، ص۴۱۳.

2 ...... ''صحیح مسلم''، کتاب البر والصلۃ...إلخ، باب فضل الحب في اللہ تعالی، الحدیث: ۳۷۔(۲۵۶۶)، ص۱۳۸۸.

3 ...... المرجع السابق، الحدیث: ۳۸۔(۲۵۶۷)، ص۱۳۸۸.

4 ...... ''صحیح البخاري''، کتاب الأدب، باب علامۃ حب اللہ...إلخ، الحدیث: ۶۱۶۹، ج۴، ص۱۴۷.

www.dawateislami.net

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ [1]

حدیث ۶ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ''جو لوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں، ان سے میری محبت واجب ہوگئی۔'' [2]

حدیث ۷ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''جو لوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے نُور کے منبر ہوں گے، انبیا و شہدا ان پر غبطہ کریں گے۔'' [3]

حدیث ۸ اللہ تعالٰی کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انبیا ہیں نہ شہدا اور خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیا اور شہدا ان پر غبطہ کریں گے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ارشاد فرمائیے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ''یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمتِ الٰہی کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں، نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے، نہ مال کا لینا دینا ہے۔ خدا کی قسم! ان کے چہرے نور ہیں اور وہ خود نور پر ہیں ان کو خوف نہیں، جبکہ لوگ خوف میں ہوں گے اور نہ وہ غمگین ہوں گے، جب دوسرے غم میں ہوں گے۔'' اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے یہ آیت پڑھی:

﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾ [4]

''سن لو بے شک اللہ (عزوجل) کے اولیا پر نہ خوف ہے، نہ وہ غم کریں گے۔''

حدیث ۹ ایمان کی چیزوں میں سب میں مضبوط اللہ (عزوجل) کے بارے میں موالاۃ ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے محبت کرنا اور بغض رکھنا۔ [5]

حدیث ۱۰ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تمھیں معلوم ہے اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کون سا عمل ہے؟ کسی نے کہا، نماز و زکاۃ اور کسی نے کہا جہاد۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''سب سے زیادہ اللہ (عزوجل) کو پیارا، اللہ (عزوجل) کے لیے دوستی اور بغض رکھنا ہے۔'' [6]

---

1 ......"صحیح البخاري"، کتاب فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ... إلخ، الحدیث:۳۶۸۸، ج۲، ص۵۲۷، و کتاب الأدب، باب ماجاء في قول الرجل ویلك، الحدیث:۶۱۶۷، ج۴، ص۱۴۶.
و"مشکاۃ المصابیح"، کتاب الآداب، باب الحب في اللہ... إلخ، الحدیث:۵۰۰۹، ج۳، ص۷۵.

2 ......"الموطأ" للإمام مالك، کتاب الشعر، باب ماجاء في المتحابین في اللہ، الحدیث:۱۸۲۸، ج۲، ص۴۳۹.

3 ......"سنن الترمذي"، کتاب الزھد، باب ماجاء في الحب في اللہ، الحدیث:۲۳۹۷، ج۴، ص۱۷۴.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب البیوع، باب في الرھن، الحدیث:۳۵۲۷، ج۳، ص۴۰۲، و پ۱۱، یونس:۶۲.

5 ......"کنز العمال"، کتاب الصحبة، رقم:۲۴۶۵۲، ج۹، ص۴.

6 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي ذر الغفاری، الحدیث:۲۱۳۶۱، ج۸، ص۶۸.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۱: جب کسی نے کسی سے اللہ (عزوجل) کے لیے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اکرام کیا۔ [1]

حدیث ۱۲: دو شخصوں نے اللہ (عزوجل) کے لیے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے، دوسرا مغرب میں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا: ''یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی تھی۔'' [2]

حدیث ۱۳: جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالاخانے ہیں، وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) ان میں کون رہے گا؟ فرمایا: ''وہ لوگ جو اللہ (عزوجل) کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں، ایک جگہ بیٹھتے ہیں، آپس میں ملتے ہیں۔'' [3]

حدیث ۱۴: اللہ (عزوجل) کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے۔ [4]

حدیث ۱۵: جو کسی سے اللہ (عزوجل) کے لیے محبت رکھے، اللہ (عزوجل) کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ (عزوجل) کے لیے دے اور اللہ (عزوجل) کے لیے منع کرے، اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ [5]

حدیث ۱۶: دو شخص جب اللہ (عزوجل) کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں، ان کے درمیان میں جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ [6] یعنی اللہ (عزوجل) کے لیے جو محبت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔

حدیث ۱۷: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی، کہ فلاں زاہد سے کہہ دو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمھاری عزت ہے، جو کچھ تم پر میرا حق ہے اُس کے مقابل کیا عمل کیا۔ عرض کرے گا، اے رب! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد ہوگا: ''کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی۔'' [7]

---

1 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار،حديث أبي امامة الباهلي،الحديث:٢٢٢٩٢،ج٨،ص٢٨٩.

2 ......''شعب الإيمان''،باب في مقاربة و موادة اهل الدين، فصل في المصافحة...إلخ،الحديث:٩٠٢٢،ج٦،ص٤٩٢.

3 ......''شعب الإيمان''،باب في مقاربة و موادة أهل الدين، فصل في المصافحة...إلخ،الحديث:٩٠٠٢،ج٦،ص٤٨٧.

4 ......''المعجم الكبير''،الحديث:٣٩٧٣،ج٤،ص١٥٠.

5 ......''سنن أبي داود''،كتاب السنة،باب الدليل على زيادة الإيمان و نقصانه،الحديث:٤٦٨١،ج٤،ص٢٩٠.

6 ......''الأدب المفرد''للبخاري،باب هجرة المسلم،الحديث:٤٠٦،ص١٢١.

7 ......''كنزالعمال''،كتاب الصحبة، رقم: ٢٤٦٥٣،ج٩،ص٤.
و''حلية الاولياء''، رقم: ١٥٣٨٤،ج١٠،ص٣٣٧.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۸ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (1)

حدیث ۱۹ جب ایک شخص دوسرے سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلہ سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔ (2)

حدیث ۲۰ جب ایک شخص دوسرے سے محبت رکھے تو اسے خبر کردے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ (3)

حدیث ۲۱ ایک شخص نے حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی خدمت میں عرض کی، کہ میں اس شخص سے اللہ (عزوجل) کے واسطے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا: تم نے اس کو اطلاع دیدی ہے۔ عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا: اٹھو! اس کو اطلاع دے دو۔ اس نے جاکر خبردار کیا، اس نے کہا جس کے لیے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے، وہ تجھے محبوب بنالے۔ واپس آکر حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے کہہ سنایا، ارشاد فرمایا: اس نے کیا کہا؟ جو اس نے کہا تھا کہہ سنایا۔ فرمایا: ''تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تو نے قصد کیا ہے۔'' (4)

حدیث ۲۲ دوست سے تھوڑی دوستی کر عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہوجائے اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی روز تیرا دوست ہوجائے۔ (5)

حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''پانچ چیزیں فطرت سے ہیں، یعنی انبیاء سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔ ① ختنہ کرنا اور ② موئے زیرِ ناف مونڈنا اور ③ مونچھیں کم کرنا اور ④ ناخن ترشوانا اور ⑤ بغل کے بال اُکھیڑنا۔'' (6)

حدیث ۲ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں لٹکاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔'' (7)

---

1 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٨٠٣٤، ج٣، ص١٦٨ـ١٦٩.

2 ......"سنن الترمذي"، كتاب الزهد، باب ماجاء في إعلام الحب، الحديث: ٢٤٠٠، ج٤، ص١٧٦.

3 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب إخبار الرجلِ الرجلَ بمحبته إياه، الحديث: ٥١٢٤، ج٤، ص٤٢٨.

4 ......"شعب الإيمان"، باب في مقاربة وموادة... إلخ، فصل في المصافحة... إلخ، الحديث: ٩٠١١، ج٦، ص٤٨٩.

5 ......"سنن الترمذي"، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في الإقتصاد في الحب والبغض، الحديث: ٢٠٠٤، ج٣، ص٤٠١.

6 ......"صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ٥٠ـ(٢٥٧)، ص١٥٣.

7 ......المرجع السابق، الحديث: ٥٥ـ(٢٦٠)، ص١٥٤.

www.dawateislami.net

حدیث ۳ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو خوب کم کرو۔'' (1)

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہتے ہیں کہ ''نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلاۃ والسلام بھی یہی کرتے تھے۔'' (2)

حدیث ۵ امام احمد و ترمذی و نسائی نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو مونچھ سے نہیں لے گا، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (3) یعنی ہمارے طریقہ کے خلاف ہے۔

حدیث ۶ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''جو موئے زیرِ ناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے، وہ ہم میں سے نہیں۔'' (4)

حدیث ۷ ترمذی نے بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم داڑھی کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ لیا کرتے تھے۔'' (5)

حدیث ۸ صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرِ ناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (6) یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں۔

حدیث ۹ ابوداود نے بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی، رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: ''سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے، جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا، اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے اس کے لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹادے گا اور درجہ بلند کرے گا۔'' (7)

---

1 ......''صحيح البخاري''،كتاب اللباس،باب تقليم الأظفار،الحديث:٥٨٩٢،ج٤،ص٧٥.

2 ......''سنن الترمذي''،كتاب الأدب،باب ماجاء في قص الشارب،الحديث:٢٧٦٩،ج٤،ص٣٤٩.

3 ......المرجع السابق،الحديث:٢٧٧٠،ج٤،ص٣٤٩.

4 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حديث رجل من بني غفار رضي الله عنه،الحديث:٢٣٥٣٩،ج٩،ص١٢٥.

5 ......''سنن الترمذي''،كتاب الأدب،باب ماجاء في الأخذ من اللحية،الحديث:٢٧٧١،ج٤،ص٣٤٩.

6 ......''صحيح مسلم''،كتاب الطهارة،باب خصال الفطرة،الحديث:٥١-(٢٥٨)،ص١٥٣.

7 ......''سنن أبي داود''،كتاب الترجل،باب في نتف الشيب،الحديث:٤٢٠٢،ج٤،ص١١٥.

و''شرح السنة'' للبغوي،كتاب اللباس،باب النهي عن نتف الشيب،الحديث:٣٠٧٤،ج٦،ص٢١١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ ترمذی ونسائی نے کعب بن مرّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' (1)

حدیث ۱۱ امام مالک نے روایت کی، سعید بن المسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی، اے رب! یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ''اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔'' عرض کی، اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔ (2)

حدیث ۱۲ دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص قصداً سفید بال اکھاڑے گا، قیامت کے دن وہ نیزہ ہوجائے گا، جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔'' (3)

حدیث ۱۳ طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے حجامت کے سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔'' (4)

حدیث ۱۴ صحیح بخاری ومسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے قزع سے منع فرمایا۔ نافع سے پوچھا گیا، قزع کیا چیز ہے؟ نافع نے کہا، بچہ کا سر کچھ مونڈ دیا جائے، کچھ متعدد جگہ چھوڑ دیا جائے۔ (5)

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے ایک بچہ کو دیکھا، کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ ''کل مونڈ دو یا کل چھوڑ دو۔'' (6)

حدیث ۱۶ ابوداود ونسائی نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ جب حضرت جعفر شہید ہوئے تین دن تک حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ان کی آل سے کچھ نہیں فرمایا، پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا، پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ۔ کہتے ہیں کہ ہم حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی

---

1 ...... "سنن الترمذي"، كتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل من شاب شيبة في سبيل الله، الحديث: ١٦٤٠، ج٣، ص٢٣٧.

2 ...... "الموطأ"، كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، باب ماجاء في السنة في الفطرة، الحديث: ١٧٥٦، ج٢، ص٤١٥.

3 ...... "كنز العمال"، كتاب الزينة والتجمل، رقم: ١٧٢٧٦، ج٦، ص٢٨١.

4 ...... "الجامع الصغير" للسيوطي، حرف النون، الحديث: ٩٤٦٢، ص٥٦٣.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب اللباس، باب كراهة القزع، الحديث: ١١٣ـ(٢١٢٠)، ص١١٧٣.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب الذؤابة، الحديث: ٤١٩٥، ج٤، ص١١٣.

www.dawateislami.net

خدمت میں پیش کیے گئے، فرمایا: حجام کو بلاؤ، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ہمارے سر مونڈا دیے۔ [1]

حدیث ۱۷ ابوداود نے ابن الحنظلیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''خریم اسدی بہت اچھا شخص ہے اگر اس کے سر کے بال بڑے نہ ہوتے اور تہبند نیچا نہ ہوتا۔ جب یہ خبر خریم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پہنچی تو چھری لے کر بال کاٹ ڈالے اور کانوں تک کر لیے اور تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کرلیا۔ [2]

حدیث ۱۸ ابوداود نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میرے گیسو تھے۔ میری ماں نے کہا، کہ ان کو نہیں کٹواؤں گی کیونکہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم انھیں پکڑتے اور کھینچتے تھے۔ [3] یعنی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا دست اقدس ان بالوں کو لگا ہے اس وجہ سے بقصد تبرک چھوڑ رکھے تھے، کٹواتی نہ تھیں۔

حدیث ۱۹ نسائی نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے عورت کو سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ [4]

حدیث ۲۰ صحیح بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہلِ کتاب کی موافقت پسند تھی (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہلِ کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے، لہٰذا نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے مانگ نکالی۔ [5] (اس سے معلوم ہوا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو اس معاملے میں اہلِ کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا۔)

مسائل فقهيه

جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جمعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیونکہ ناخنوں کا بڑا ہونا تنگیٔ رزق کا سبب ہے۔ ایک حدیث ضعیف میں ہے، کہ حضور اقدس (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے مونچھیں کترواتے اور ناخن ترشواتے۔

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في حلق الرأس، الحديث: ٤١٩٢، ج٤، ص١١٢.

2 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في إسبال الإزار، الحديث: ٤٠٨٩، ج٤، ص٨٠.

3 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في الرخصة، الحديث: ٤١٩٦، ج٤، ص١١٣.

4 ...... "سنن النسائي"، كتاب الزينة من السنن، باب النهى عن حلق المرأة رأسها، الحديث: ٥٠٥٩، ص٨٠٩.

5 ...... "صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب الفرق، الحديث: ٥٩١٧، ج٤، ص٧٩.

www.dawateislami.net

ایک دوسری حدیث میں ہے، کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے ، اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد[1] یعنی دس دن تک۔

ایک حدیث میں ہے، جو ہفتہ کے دن ناخن ترشوائے، اُس سے بیماری نکل جائے گی اور شفا داخل ہوگی اور جو اتوار کے دن ترشوائے فاقہ نکلے گا اور تونگری آئے گی اور جو پیر کے دن ترشوائے جنون جائے گا اور صحت آئے گی اور جو منگل کے دن ترشوائے مرض جائے گا اور شفا آئے گی اور جو بدھ کے دن ترشوائے وسواس وخوف نکلے گا اور امن وشفا آئے گی[2] اور جو جمعرات کے دن ترشوائے جذام جائے اور عافیت آئے اور جو جمعہ کے دن ترشوائے رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔ یہ حدیثیں اگرچہ ضعیف ہیں، مگر فضائل میں قابلِ اعتبار ہیں۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ منقول ہے کہ پہلے داہنے ہاتھ کے ناخنوں کو اس طرح ترشوائے، سب سے پہلے چھنگلیا پھر بیچ والی پھر انگوٹھا پھر منجھلی پھر کلمہ کی انگلی اور بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا پھر بیچ والی پھر چھنگلیا پھر کلمہ کی انگلی پھر منجھلی یعنی دہنے ہاتھ میں چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں ہاتھ میں انگوٹھے سے اور ایک انگلی چھوڑ کر اور بعض میں دو چھوڑ کر کٹوائے۔ ایک روایت میں آیا ہے، کہ ''اس طرح کرنے سے کبھی آشوبِ چشم نہیں ہوگا۔''[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ ناخن تراشنے کی یہ ترتیب جو مذکور ہوئی اس میں کچھ پیچیدگی ہے، خصوصاً عوام کو اس کی نگہداشت دشوار ہے لہٰذا ایک دوسرا طریقہ ہے جو آسان ہے اور وہ بھی حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم سے مروی ہے، وہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اس کے بعد دہنے

---

1 ......"مرقاۃ المفاتیح"، کتاب اللباس، باب الترجل، تحت الحدیث: ٤٤٢٢، ج٨، ص٢١٢.

2 ......اعلیٰ حضرت سے اس طرح کا سوال کیا گیا کہ ایک حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت آئی اور دوسری حدیث میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت آئی، ان دونوں روایتوں میں تطبیق یا ترجیح کی کیا صورت ہے اور بدھ کے دن ناخن تراشنا کیسا ہوگا؟ اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''ناخن کاٹنے سے متعلق کسی دن کوئی ممانعت نہیں، اس لیے کہ دن کی تعیین میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں، البتہ بعض ضعیف حدیثوں میں بدھ کے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت ہے، لہٰذا اگر بدھ کا دن وجوب کا دن آجائے، مثلاً انتالیس دن سے نہیں تراشے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے، اگر آج نہیں تراشتا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے، تو اس پر واجب ہوگا کہ بدھ کے دن تراشے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر مذکورہ صورت نہ ہو تو بدھ کے علاوہ کسی اور دن تراشنا مناسب کہ جانبِ منع کو ترجیح رہتی ہے۔'' ("فتاویٰ رضویہ"، ج٢٢، ص٦٨٥، ملخصاً)

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج٩، ص٦٦٨.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج٩، ص٦٦٩.

www.dawateislami.net

ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن ترشوائے، اس صورت میں دہنے ہی ہاتھ سے شروع ہوا اور دہنے پر ختم بھی ہوا۔ [1] (درمختار) اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا بھی یہی معمول تھا اور یہ فقیر بھی اسی پر عمل کرتا ہے۔

مسئلہ ۳ پاؤں کے ناخن ترشوانے میں کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنے کی جو ترتیب ہے اسی ترتیب سے ناخن ترشوائے یعنی دہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کرے پھر بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کرے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۴ دانت سے ناخن نہ کھٹکنا چاہیے کہ مکروہ ہے اور اس میں مرض برص معاذ اللہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مجاہد جب دارالحرب میں ہوں تو ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ ناخن اور مونچھیں بڑی رکھیں کہ ان کی یہ شکل مہیب دیکھ کر کفار پر رعب طاری ہو۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ٦ ہر جمعہ کو اگر ناخن نہ ترشوائے تو پندرھویں دن ترشوائے اور اس کی انتہائی مدت چالیس دن ہے اس کے بعد نہ ترشوانا ممنوع ہے۔ یہی حکم مونچھیں ترشوانے اور موئے زیر ناف دور کرنے اور بغل کے بال صاف کرنے کا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ہونا منع ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، کہتے ہیں کہ ''ناخن ترشوانے اور مونچھ کاٹنے اور بغل کے بال لینے میں ہمارے لیے یہ میعاد مقرر کی گئی تھی کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑ رکھیں۔'' [5]

مسئلہ ۷ موئے زیر ناف دور کرنا سنت ہے۔ ہر ہفتہ میں نہانا، بدن کو صاف ستھرا رکھنا اور موئے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور بہتر جمعہ کا دن ہے اور پندرھویں روز کرنا بھی جائز ہے اور چالیس روز سے زائد گزار دینا مکروہ وممنوع۔ موئے زیر ناف استرے سے مونڈنا چاہیے اور اس کو ناف کے نیچے سے شروع کرنا چاہیے اور اگر مونڈنے کی جگہ ہرتال چونا یا اس زمانہ میں بال اڑانے کا صابون چلا ہے، اس سے دور کرے یہ بھی جائز ہے، عورت کو یہ بال اکھیڑ ڈالنا سنت ہے۔ [6] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۰.

2 ...... المرجع السابق، ص۶۷۰.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۸.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۶۸.

5 ...... انظر: "صحيح مسلم"، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ۵۱۔(۲۵۸)، ص۱۵۳.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۱.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۷،۳۵۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ بغل کے بالوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور مونڈنا بھی جائز ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ بہتر یہ ہے کہ گلے کے بال نہ مونڈائے انھیں چھوڑ رکھے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ ناک کے بال نہ اکھاڑے کہ اس سے مرض آکلہ پیدا ہونے کا ڈر ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ جنابت کی حالت میں نہ بال مونڈائے اور نہ ناخن ترشوائے کہ یہ مکروہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ بھوں کے بال اگر بڑے ہوگئے تو ان کو ترشوا سکتے ہیں، چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا کہتے ہیں، سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں، ہاتھ، پاؤں، پیٹ پر سے بال دور کرسکتے ہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ بچی[6] کے اغل بغل[7] کے بال مونڈانا یا اکھیڑنا بدعت ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مونچھوں کو کم کرنا سنت ہے اتنی کم کرے کہ ابرو کی مثل ہوجائیں یعنی اتنی کم ہوں کہ اوپر والے ہونٹ کے بالائی حصہ سے نہ لٹکیں اور ایک روایت میں مونڈانا آیا ہے۔[9] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵ مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حرج نہیں بعض سلف کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ داڑھی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے۔ مونڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے، ہاں ایک مشت سے زائد ہوجائے تو جتنی زیادہ ہے اس کو کٹوا سکتے ہیں۔[11] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ داڑھی چڑھانا یا اس میں گرہ لگانا جس طرح سکھ وغیرہ کرتے ہیں ناجائز ہے، اس زمانہ میں داڑھی مونچھ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۰.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۸.

4 ......المرجع السابق، ص۳۵۸.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۰، وغیرہ.

6 ......یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ 7 ......آس پاس۔

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۸.

9 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۱.

10 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۸.

11 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۱، وغیرہ.

www.dawateislami.net

میں طرح طرح کی تراش خراش کی جاتی ہے، بعض داڑھی مونچھ کا بالکل صفایا کرادیتے ہیں، بعض لوگ مونچھوں کی دونوں جانب مونڈ کر بیچ میں ذراسی باقی رکھتے ہیں جیسے معلوم ہوتا ہے کہ ناک کے نیچے دو مکھیاں بیٹھی ہیں، کسی کی داڑھی فرنچ کٹ اور کسی کی کرزن فیشن ہوتی ہے، یہ جو کچھ ہو رہا ہے سب نصاریٰ کے اتباع و تقلید میں ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے جذبات ایمانی اتنے زیادہ کمزور ہوگئے کہ وہ اپنے وقار و شعار کو کھوتے ہوئے چلے جاتے ہیں ان کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا کہ ہم کیا تھے اور کیا ہوگئے جب ان کی بے حسی اس درجہ بڑھ گئی اور حمیت و غیرت ایمانی یہاں تک کم ہوگئی کہ دوسری قوموں میں جذب ہوتے جاتے ہیں، پامردی اور استقلال کے ساتھ اسلامی روایات و احکام کی پابندی نہیں کرتے تو ان سے کیا امید ہوسکتی ہے کہ اسلامی احکام کا احترام کرائیں گے اور حقوق مسلمین کی حفاظت کریں گے۔ مسلم کے ہر فرد کو تعلیمات اسلام کا مجسمہ ہونا چاہیے اخلاق سلف صالحین کا نمونہ ہونا چاہیے اسلامی شعار کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ دوسری قوموں پر اس کا اثر پڑے۔

مسئلہ ۱۸ بعض داڑھی منڈے یہاں تک بے باک ہوتے ہیں کہ وہ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں، شریعت کے مطابق داڑھی رکھنے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ داڑھی مونڈانا حرام تھا، گناہ تھا مگر یہ تو سوچو یہ تم نے کس چیز کا مذاق اوڑایا کس کی توہین و تذلیل کی۔ اسلام کی ہر بات اٹل ہے اور اس کے تمام اصول و فروع مضبوط ہیں ان میں کسی بات کو برا بتانا اسلام کو عیب لگانا ہے تم خود سوچو تو جو کچھ اس کا نتیجہ ہے، وہ تم پر واضح ہوجائے گا کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

مسئلہ ۱۹ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے۔[1] (ردالمحتار)

حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صرف احرام سے باہر ہونے کے وقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں۔[2] ہاں بعض صحابہ سے مونڈانا ثابت ہے مثلاً حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بطورِ عادت مونڈایا کرتے تھے۔[3] حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے موئے مبارک کبھی نصف کان تک[4] کبھی کان کی لوتک ہوتے[5] اور جب بڑھ جاتے تو شانۂ مبارک سے چھوجاتے۔[6] اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) بیچ سر میں مانگ نکالتے۔[7]

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۷۲.

2 ......"جمع الوسائل في شرح الشمائل" للقاری، باب ماجاء في شعر رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم، ص۹۹.

3 ......"سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، الحديث:۲۴۹، ج۱، ص۱۱۷.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الترجل، باب ما جاء في الشِّعر، الحديث:۴۱۸۶، ج۴، ص۱۱۱.

5 ...... انظر:"صحيح البخاري"، کتاب المناقب، باب صفة النبي صلی اللّٰه علیه وسلم، الحديث:۳۵۵۱، ج۲، ص۴۸۷.

6 ...... انظر:"صحيح البخاري"، کتاب اللباس، باب الجعد، الحديث:۵۹۰۴، ج۴، ص۷۷.

7 ...... انظر:"صحيح البخاري"، کتاب المناقب، باب صفة النبي صلی اللّٰه علیه وسلم، الحديث:۳۵۵۸، ج۲، ص۴۸۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں [1] بڑھا لیتے ہیں جواُن کے سینہ پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندتے ہیں یا جوڑے بنالیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلاف شرع ہیں۔ تصوف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حضور اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی پوری پیروی کرنے اور خواہشات نفس کو مٹانے [2] کا نام ہے۔

مسئلہ ۲۱ سپید بالوں کو اوکھاڑنا یا قینچی سے چن کر نکلوانا مکروہ ہے، ہاں مجاہد اگر اس نیت سے ایسا کرے کہ کفار پر اس کا رعب طاری ہو تو جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ بیچ سر کو مونڈا دینا اور باقی جگہ کو چھوڑ دینا جیسا کہ ایک زمانہ میں پان بنوانے کا رواج تھا یہ جائز ہے اور حدیث میں جو قزع کی ممانعت آئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ متعدد جگہ سر کے بال مونڈنا اور جگہ جگہ باقی چھوڑنا، جس کو گل بنانا کہتے ہیں۔[4] (عالمگیری، ردالمحتار) بخاری شریف سے بھی یہی ظاہر ہے۔[5] پان بنوانے کو قزع سمجھنا غلطی ہے، ہاں بہتر یہی ہے کہ سر کے بال مونڈائے تو کل مونڈا ڈالے یہ نہیں کہ کچھ مونڈے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

مسئلہ ۲۳ بعض دیہاتیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ پیشانی کو خط کی طرح بنواتے ہیں اور دونوں جانب نوکیں نکلواتے ہیں یا اور طرح سے بنواتے ہیں یہ سنت اور سلف کے طریقہ کے خلاف ہے، ایسا نہ کریں۔

مسئلہ ۲۴ گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔[6] (عالمگیری) یعنی جب سر کے بال نہ مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں، جیسا کہ بہت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اس کے ساتھ گردن کے بال بھی مونڈا دیے جائیں۔

مسئلہ ۲۵ آج کل سر پر گپھا رکھنے کا رواج بہت زیادہ ہوگیا ہے کہ سب طرف سے بال نہایت چھوٹے چھوٹے اور بیچ میں بڑے بال ہوتے ہیں، یہ بھی نصاریٰ کی تقلید میں ہے اور ناجائز ہے پھر ان بالوں میں بعض داہنے یا بائیں جانب مانگ

---

1 ......بالوں کی لڑیاں۔ 2 ......ختم کرنے۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب العشرون في الزینة، ج۵، ص۳۵۹.

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۷.

و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۲.

5 ...... انظر: "صحیح البخاري"، کتاب اللباس، باب القزع، الحدیث: ۵۹۲۰، ج۴، ص۸۰.

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب التاسع عشر في الختان، ج۵، ص۳۵۷.

www.dawateislami.net

نکالتے ہیں یہ بھی سنت کے خلاف ہے، سنت یہ ہے کہ بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے اور بعض مانگ نہیں نکالتے سیدھے رکھتے ہیں یہ بھی سنت منسوخہ اور یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے جیسا کہ احادیث میں مذکور ہے۔

مسئلہ ۲۶ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نہ پورے بال رکھتے ہیں نہ مونڈاتے ہیں بلکہ قینچی یا مشین سے بال کترواتے ہیں یہ ناجائز نہیں مگر افضل و بہتر وہی ہے کہ مونڈائے یا بال رکھے۔

مسئلہ ۲۷ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانہ میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔[1] (درمختار) سنا ہے کہ بعض مسلمان گھروں میں بھی عورتوں کے بال کٹوانے کی بلا آ گئی ہے، ایسی پرقینچ عورتیں دیکھنے میں لونڈا معلوم ہوتی ہیں۔

اور حدیث میں فرمایا کہ ''جو عورت مردانہ ہیأت میں ہو، اس پر اللہ (عزوجل) کی لعنت ہے۔''[2] جب بال کٹوانا عورت کے لیے ناجائز ہے تو مونڈانا بدرجۂ اولیٰ ناجائز کہ یہ بھی ہندوستان کے مشرکین کا طریقہ ہے کہ جب ان کے یہاں کوئی مر جاتا ہے یا تیرتھ[3] کو جاتی ہیں تو بال مونڈا دیتی ہیں۔

مسئلہ ۲۸ ترشوانے یا مونڈانے میں جو بال نکلے انھیں دفن کر دے، اسی طرح ناخن کا تراشہ پاخانہ یا غسل خانہ میں انھیں ڈال دینا مکروہ ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔[4] (عالمگیری) موئے زیر ناف کا ایسی جگہ ڈال دینا کہ دوسروں کی نظر پڑے ناجائز ہے۔

مسئلہ ۲۹ چار چیزوں کے متعلق حکم یہ ہے کہ دفن کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کا لتا[5]، خون۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ سر میں جوئیں بھری ہیں اور بال مونڈا دیے، انھیں دفن کر دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱ مجنونہ کے سر میں بیماری ہوگئی مثلاً کثرت سے جوئیں پڑ گئیں اور اس کا کوئی ولی نہیں تو اگر کسی نے اس کا

---

1. ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧١.
2. ......"صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء...إلخ، الحديث:٥٨٨٥، ج٤، ص٧٣.
3. ......ہندوؤں وغیرہ کا مقدس مقام، متبرک دریا (گنگا، جمنا) پر نہانے کا گھاٹ۔
4. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٨.
5. ...... یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے۔
6. ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٨.
7. ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

سر مونڈا دیا اس نے احسان کیا، مگر اس کے سر میں کچھ بال چھوڑ دے تاکہ معلوم ہو سکے کہ عورت ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ سپید بال اکھیڑنے میں حرج نہیں جبکہ بقصد زینت ایسا نہ کرے۔[2] (درمختار، ردالمحتار) اور ظاہر یہی ہے کہ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ زینت ہی کے ارادہ سے کرتے ہیں تاکہ یہ سپیدی دوسروں پر ظاہر نہ ہو اور جوان معلوم ہوں، اسی وجہ سے حدیث میں اس سے ممانعت آئی اور یہ بھی ظاہر ہے کہ داڑھی میں اس قسم کا تصرف زیادہ ممنوع ہوگا۔

ختنہ کا بیان

ختنہ سنت ہے اور یہ شعار اسلام میں ہے کہ مسلم و غیر مسلم میں اس سے امتیاز ہوتا ہے اسی لیے عرف عام میں اس کو مسلمانی بھی کہتے ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنا ختنہ کیا، اس وقت ان کی عمر شریف اسّی ۸۰ برس کی تھی۔''[3]

مسئلہ ۱ ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال کی عمر تک ہے اور بعض علما نے یہ فرمایا کہ ولادت سے ساتویں دن کے بعد ختنہ کرنا جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ لڑکے کی ختنہ کرائی گئی مگر پوری کھال نہیں کٹی، اگر نصف سے زائد کٹ گئی ہے تو ختنہ ہوگئی باقی کو کاٹنا ضروری نہیں اور اگر نصف یا نصف سے زائد باقی رہ گئی تو نہیں ہوئی یعنی پھر سے ہونی چاہیے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں اور اگر کچھ کھال ہے جس کو کھینچا جا سکتا ہے مگر اسے سخت تکلیف ہوگی اور حشفہ (سپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھایا جائے، اگر وہ کہہ دیں کہ نہیں ہو سکتی تو چھوڑ دیا جائے، بچہ کو خواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ سنا جاتا ہے کہ جس بچہ میں پیدائشی ختنہ کی کھال نہیں ہوتی، اس کے باپ وغیرہ اولیا اس رسم کی ادا کے لیے اعزہ اقربا کو بلاتے ہیں اور ختنہ کے قائم مقام پان کی گلوری کاٹی جاتی ہے گویا اس سے ختنہ کی رسم ادا کی گئی۔

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٨.

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٧١.

3 ......"صحيح البخاري"، کتاب أحاديث الأنبياء، باب ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا...إلخ﴾، الحديث: ٣٣٥٦، ج٢، ص٤٢٢.

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٧.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

یہ ایک لغو حرکت ہے جس کا کچھ محصل و فائدہ نہیں۔

مسئلہ ۵ بوڑھا آدمی مشرف باسلام ہوا جس میں ختنہ کرانے کی طاقت نہیں تو ختنہ کرانے کی حاجت نہیں۔ بالغ شخص مشرف باسلام ہوا، اگر وہ خود ہی اپنی مسلمانی کرسکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرلے ورنہ نہیں، ہاں اگر ممکن ہو کہ کوئی عورت جو ختنہ کرنا جانتی ہو، اس سے نکاح کرے، تو نکاح کرکے اس سے ختنہ کرالے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ ختنہ ہوچکی ہے مگر وہ کھال پھر بڑھ گئی اور حشفہ کو چھپالیا تو دوبارہ ختنہ کی جائے اور اتنی زیادہ نہ بڑھی ہو تو نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ ختنہ کرانا باپ کا کام ہے وہ نہ ہو تو اس کا وصی، اس کے بعد دادا پھر اس کے وصی کا مرتبہ ہے۔ ماموں اور چچا یا ان کے وصی کا یہ کام نہیں، ہاں اگر بچہ ان کی تربیت و عیال میں ہو تو کرسکتے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ عورتوں کے کان چھدوانے میں حرج نہیں اور لڑکیوں کے کان چھدوانے میں بھی حرج نہیں، اس لیے کہ زمانۂ رسالت میں کان چھدتے تھے اور اس پر انکار نہیں ہوا۔[4] (عالمگیری) بلکہ کان چھدوانے کا سلسلہ اب تک برابر جاری ہے، صرف بعض لوگوں نے نصرانی عورتوں کی تقلید[5] میں موقوف کردیا[6] جن کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۹ انسان کو خصی کرنا حرام ہے، اسی طرح ہیجڑا کرنا بھی۔ گھوڑے کو خصی کرنے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٧.

بالغ کے ختنہ کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امامِ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 22 صفحہ 593 پر فرماتے ہیں: ہاں اگر خود کرسکتا ہو تو آپ اپنے ہاتھ سے کرلے یا کوئی عورت جو اس کام کو کرسکتی ہو، ممکن ہو تو اس سے نکاح کرادیا جائے وہ ختنہ کردے، اس کے بعد چاہے تو اسے چھوڑ دے یا کوئی کنیز شرعی واقف ہو تو وہ خرید دی جائے۔ اور اگر یہ تینوں صورتیں نہ ہوسکیں تو حجام ختنہ کردے کہ ایسی ضرورت کے لیے ستر دیکھنا دکھانا منع نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: امام کرخی نے جامع صغیر میں فرمایا کہ بالغ آدمی کا ختنہ حمام والا کرے۔ (ت) (الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٧.)

صدر الشریعہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "بہارِ شریعت" ج2 حصہ 9 ص384 پر فرماتے ہیں: دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام، مگر بضرورت جائز، جیسے دائی اور ختنہ کرنے والے اور عمل دینے والے اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے۔

(بہارِ شریعت، حدود کا بیان، زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا، ج٢، حصہ٩، ص٣٨٤)

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٧.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی پیروی۔

6 ...... چھوڑ دیا۔

www.dawateislami.net

جائز ہے۔ دوسرے جانوروں کے خصی کرنے میں اگر فائدہ ہو مثلاً اس کا گوشت اچھا ہوگا یا خصی نہ کرنے میں شرارت کرے گا، لوگوں کو ایذا پہنچائے گا، انھیں مصالح کی بنا پر بکرے اور بیل وغیرہ کو خصی کیا جاتا ہے یہ جائز ہے اور اگر منفعت یا دفع ضرر دونوں باتیں نہ ہوں تو خصی کرنا حرام ہے۔[1] (ہدایہ، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ جس غلام کو خصی کیا گیا ہو اس سے خدمت لینا ممنوع ہے، جیسا کہ امراو سلاطین کے یہاں اس قسم کے لوگوں سے خدمت لی جاتی ہے جن کو خواجہ سرا کہتے ہیں، ان سے خدمت لینے میں یہ خرابی ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ اس کی وجہ سے خصی کرنے کی جرأت کرتے اور اس حرام فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور اگر ایسے غلام سے کام ہی نہ لیا جائے تو خصی کرنے کا سلسلہ ہی منقطع ہوجائے گا۔[2] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ گھوڑی کو گدھے سے گابھن کرنا جس سے خچر پیدا ہوتا ہے اس میں حرج نہیں۔ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی سواری کا جانور بغلۂ بیضا تھا اور اگر یہ فعل ناجائز ہوتا تو حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم) ایسے جانور کو اپنی سواری میں نہ رکھتے۔[3] (ہدایہ)

زینت کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں: حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم) کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی، یہاں تک کہ اس کی چمک حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم) کے سر مبارک اور داڑھی میں پاتی تھی۔[4]

حدیث ۲ صحیح مسلم میں نافع سے مروی، کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔[5]

حدیث ۳ ابو داود نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس ایک

---

1 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، مسائل متفرقه، ج٢، ص٣٨٠.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر في الختان، ج٥، ص٣٥٧.

2 ......"الهداية"، كتاب الكراهية، مسائل متفرقه، ج٢، ص٣٨٠.

3 ......المرجع السابق.

4 ......"صحيح البخاري"، كتاب اللباس، باب الطيب في الرأس واللحية، الحديث: ٥٩٢٣، ج٤، ص٨١.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب الألفاظ من الأدب وغيرها، باب كراهة قول الإنسان... إلخ، الحديث: ٢١-(٢٢٥٤)، ص١٢٣٧.

www.dawateislami.net

قسم کی خوشبو تھی، جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ [1]

حدیث ۴ شرح سنہ میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے۔ [2]

حدیث ۵ ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے۔'' [3] یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے کنگھا کرے۔

حدیث ۶ امام مالک نے ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے، میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے عرض کی، ان کو کنگھا کیا کروں؟ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''ہاں اور ان کا اکرام کرو۔'' لہٰذا ابوقتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے۔ [4]

حدیث ۷ ترمذی وابوداود ونسائی نے **عبد اللہ بن مغفل** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے روز روز کنگھا کرنے سے منع فرمایا۔'' [5] (یہ نہی تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے)

حدیث ۸ امام مالک نے عطاء بن یسار سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس کی طرف اشارہ کیا، گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ شخص درست کرکے واپس آیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔'' [6]

حدیث ۹ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے۔'' اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے یہاں سرمہ دانی تھی، جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ میں اور تین اس میں۔ [7]

---

1 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في إستحباب الطيب، الحديث: ٤١٦٢، ج٤، ص١٠٣.
2 ...... "شرح السنة"، كتاب اللباس، باب ترجيل الشعر... إلخ، الحديث: ٣٠٥٧، ج٦، ص٢٠١، ٢٠٢.
3 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في إصلاح الشعر، الحديث: ٤١٦٣، ج٤، ص١٠٣.
4 ...... "الموطأ"، كتاب الشعر، باب إصلاح الشعر، الحديث: ١٨١٨، ج٢، ص٤٣٥.
5 ...... "سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب ماجاء في النهي عن الترجل الاغِبًّا، الحديث: ١٧٦٢، ج٣، ص٢٩٣.
6 ...... "الموطأ"، كتاب الشعر، باب إصلاح الشعر، الحديث: ١٨١٩، ج٢، ص٤٣٥-٤٣٦.
7 ...... "سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب ماجاء في الإكتحال، الحديث: ١٧٦٣، ج٣، ص٢٩٣.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۰ ابوداود و نسائی نے کریمہ بنتِ ہمام سے روایت کی، کہتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے منہدی لگانے کے متعلق پوچھا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، لیکن میں خود منہدی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو اس کی بو ناپسند تھی۔ (1)

حدیث ۱۱ ابوداود نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا نبی اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مجھے بیعت کرلیجیے۔ فرمایا: ''میں تجھے بیعت نہ کروں گا، جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے۔ (یعنی منہدی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہورہے ہیں۔'' (2) (یعنی عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھوں کو رنگین کرلیا کریں)۔

حدیث ۱۲ ابوداود و نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی، اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دینا چاہا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے۔ اس نے کہا، عورت کا ہاتھ ہے۔ فرمایا کہ ''اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو منہدی سے رنگے ہوتی۔'' (3)

حدیث ۱۳ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس ایک مخنث حاضر لایا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں منہدی سے رنگے تھے۔ ارشاد فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ (یعنی اس نے کیوں منہدی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی، یہ عورتوں سے تشبہ کرتا ہے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے حکم فرمایا، اس کو شہر بدر کردیا گیا، مدینہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔ (4)

حدیث ۱۴ ترمذی نے سعید بن المسیب سے روایت کی، کہتے ہیں کہ اللہ (عزوجل) طیّب ہے۔ طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے، ستھرا ہے ستھرائی کو دوست رکھتا ہے، کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے، جواد ہے جود کو دوست رکھتا ہے۔ لہٰذا اپنے صحن کو ستھرا رکھو، یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (5)

حدیث ۱۵ صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے

---

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في الخضاب للنساء، الحديث: ٤١٦٤، ج٤، ص١٠٣.

2 ......المرجع السابق، الحديث: ٤١٦٥، ج٤، ص١٠٤.

3 ......المرجع السابق، الحديث: ٤١٦٦، ج٤، ص١٠٤.

4 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب الحكم في المخنثين، الحديث: ٤٩٢٨، ج٤، ص٣٦٨.

5 ......"سنن الترمذي"، كتاب الأدب، باب ماجاء في النظافة، الحديث: ٢٨٠٨، ج٤، ص٣٦٥.

www.dawateislami.net

فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبّر ہوگا، جنّت میں نہیں جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کی، کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں، جوتے اچھے ہوں (یعنی یہ بات بھی تکبر ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ''اللہ (عزوجل) جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے۔ تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔'' (1)

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے، تم ان کی مخالفت کرو۔'' (2) یعنی خضاب کرو۔

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس ہے) کی طرح سفید تھی۔ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو۔'' (3) یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔

حدیث ۱۸ ابوداود و نسائی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے، وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔'' (4)

حدیث ۱۹ ترمذی و ابوداود و نسائی نے ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے، مہندی یا کتم ہے۔'' (5) یعنی مہندی لگائی جائے یا کتم۔

حدیث ۲۰ ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا، ارشاد فرمایا: یہ خوب اچھا ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا تھا، فرمایا: یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا، فرمایا: ''یہ ان سب سے اچھا ہے۔'' (6)

حدیث ۲۱ ابن النجار نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، الحديث: ١٤٧ـ(٩١)، ص ٦٠.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، الحديث: ٣٤٦٢، ج٢، ص ٤٦٢.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب اللباس... إلخ، باب إستحباب خضاب الشيب بصفرة... إلخ، الحديث: ٨٠ـ(٢١٠٢)، ص ١١٦٤.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب ماجاء في خضاب السواد، الحديث: ٤٢١٢، ج٤، ص ١١٨.

و"سنن النسائي"، كتاب الزينة من السنن، باب النهي عن الخضاب بالسواد، الحديث: ٥٠٨٥، ص ٨١٢.

5 ...... "سنن الترمذي"، كتاب اللباس، باب ماجاء في الخضاب، الحديث: ١٧٥٩، ج٣، ص ٢٩٢.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في خضاب الصفرة، الحديث: ٤٢١١، ج٤، ص ١١٧.

www.dawateislami.net

''سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔'' (1)

حدیث ۲۲ طبرانی نے کبیر میں اور حاکم نے مستدرک میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی، کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔'' (2)

حدیث ۲۳ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی (3) اور گودوانے والی پر۔'' (4)

حدیث ۲۴ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، انھوں نے فرمایا کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر یعنی جو عورت بھوں کے بال نوچ کر ابرو کو خوبصورت بناتی ہے اس پر لعنت اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتنے والیوں پر یعنی جو عورتیں دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ (عزوجل) کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں۔ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس حاضر ہوکر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے، انھوں نے فرمایا: میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو اس میں یہ چیز نہیں ملی۔فرمایا: تو نے (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا:

﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ ﴾ (5)

''یعنی رسول جو کچھ تمھیں دیں اسے لو اور جس چیز سے منع کردیں اس سے باز آجاؤ۔''

اس عورت نے کہا، ہاں یہ پڑھا ہے۔عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس سے منع فرمایا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ اس کے بعد اس عورت نے یہ کہا کہ ان میں کی بعض باتیں تو آپ کی بی بی میں بھی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اندر جا کر دیکھو وہ مکان میں گئی پھر آئی، تو آپ نے فرمایا کیا دیکھا؟ اس نے کہا کچھ نہیں دیکھا۔ عبداللہ نے فرمایا اگر اس میں یہ بات ہوتی تو میرے ساتھ نہیں رہتی۔یعنی ایسی عورت میرے گھر میں نہیں رہ سکتی ہے۔ (6)

حدیث ۲۵ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ

---

1 ......"الفردوس بمأ ثور الخطاب"،الحديث:٤٧،ج١،ص٣٥.

2 ......"المستدرك"،كتاب معرفة الصحابة،باب الصفرة خضاب المؤمن...إلخ،الحديث:٦٢٩٦،ج٤،ص٦٧٥.

3 ......یعنی جسم میں سوئی وغیرہ چبھو کر اس میں سرمہ یا سبزہ یا نیل بھرنے والی۔

4 ......"صحيح البخاري"،كتاب اللباس،باب الوصل في الشعر،الحديث:٥٩٣٧،ج٤،ص٨٤.

5 ......پ٢٨،الحشر:٧.

6 ......"صحيح مسلم"،كتاب اللباس،باب تحريم، فعل الواصلة والمستوصلة...إلخ،الحديث:١٢٠-(٢١٢٥)،ص١١٧٥.

www.dawateislami.net

نظرِ بد حق ہے یعنی نظر لگنا صحیح ہے ایسا ہوتا ہے اور گودنے سے حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) نے منع فرمایا۔[1]

حدیث ۲۶ سنن ابوداود میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا، بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے، جبکہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔[2]

حدیث ۲۷ ابوداود نے روایت کی، کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حج کیا (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہلِ مدینہ تمھارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم سے سنا ہے کہ حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی میں بال جوڑنے سے اور حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کردیا۔[3]

مسئلہ ۱ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے یہ حرام ہے۔ حدیث میں اس پر لعنت آئی بلکہ اس پر بھی لعنت جس نے کسی دوسری عورت کے سر میں ایسی چوٹی گوندھی اور اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اسی عورت کے ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز اور اگر اون یا سیاہ تاگے کی چوٹی بنا کر لگائے تو اس کی ممانعت نہیں۔ سیاہ کپڑے کا موباف[4] بنانا جائز ہے اور کلاوہ میں تو اصلاً حرج نہیں کہ یہ بالکل ممتاز ہوتا ہے۔ اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی یا ریتی سے دانت ریت کر خوبصورت کرنے والی یا دوسری عورت کے دانت ریتنے والی یا موچنے[5] سے ابرو کے بالوں کو نوچ کر خوبصورت بنانے والی اور جس نے دوسری کے بال نوچے ان سب پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲ لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے اور بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دُریا[7] پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔[8] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے، بلاضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا نہ چاہیے۔[9] (عالمگیری) لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتے ہیں جس طرح ان کو زیور پہنا سکتے ہیں۔

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب العين حق، الحديث: ٥٧٤٠، ج٤، ص٣٢.
2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في صلة الشعر، الحديث: ٤١٧٠، ج٤، ص١٠٦.
3 ...... المرجع السابق، الحديث: ٤١٦٧، ج٤، ص١٠٥.
4 ...... بالوں میں دھاگہ لگا کر انہیں دراز کرنا موباف کہلاتا ہے۔ 5 ...... یعنی بال اکھاڑنے کا آلہ۔
6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر والمس، ج٩، ص٦١٤.
7 ...... یعنی کانوں کی لَو میں پہننے کا چھوٹا سا زیور جس میں عام طور پر صرف ایک موتی ہوتا ہے۔
8 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٩٣.
9 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب العشرون في الزينة، ج٥، ص٣٥٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴: عورتیں اپنی چوٹیوں میں پوت [1] اور چاندی سونے کے دانے لگا سکتی ہیں۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں اور غیر ذی روح کی تصویر سے مکان آراستہ کرنا جائز ہے جیسا کہ طغرے اور کتبوں سے مکان سجانے کا رواج ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: گرمی سے بچنے کے لیے خس یا جواسے کی ٹٹیاں [5] لگانا جائز ہے اور اگر تکبر کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: یہ شخص سواری پر ہے اور اس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے ہیں اگر محض اپنی شان دکھانے اور تکبر کے لیے ایسا کرتا ہے تو منع ہے۔ [7] (عالمگیری) اور ضرورت سے ہو تو حرج نہیں مثلاً یہ بوڑھا یا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گا یا ساتھ والے کسی طرح اسکے پیدل چلنے کو گوارا ہی نہیں کرتے، جیسا کہ بعض مرتبہ علما و مشائخ کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل چلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے نہیں دیتے، اس میں کراہت نہیں جبکہ اپنے دل کو قابو میں رکھیں اور تکبر نہ آنے دیں اور محض ان لوگوں کی دلجوئی منظور ہو۔

مسئلہ ۹: مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے ہاں مجاہد کو سیاہ خضاب بھی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے ہیبت بیٹھے گی۔ [8] (درمختار)

نام رکھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ

---

1 ...... پوت: یعنی شیشے یا کانچ کے دانے۔

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب العشرون في الزينة، ج٥، ص٣٥٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی مخصوص گھاس کا پردہ یا قنات دروازوں وغیرہ پر لگا کر اس پر پانی چھڑکتے ہیں، تا کہ ٹھنڈک حاصل ہو۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب العشرون في الزينة، ج٥، ص٣٥٩.

7 ......المرجع السابق، ص٣٦٠.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٩٦.

www.dawateislami.net

خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ (1)

''اے ایمان والو! ایک گروہ دوسرے گروہ سے مسخرا پن نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ یہ اون سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے مسخرا پن کریں، ہوسکتا ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں اور اپنے کو عیب نہ لگاؤ اور برے لقبوں سے نہ پکارو، ایمان کے بعد فسوق برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔''

حدیث ۱ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔'' (2)

حدیث ۲ اصحاب سُنن اربعہ نے عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے ناموں سے پکارو برے القاب سے نہ پکارو۔'' (3)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تمھارے ناموں میں اللہ تعالٰی کے نزدیک زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبدالرحمٰن ہیں۔'' (4)

حدیث ۴ امام احمد و ابوداود نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن تم کو تمھارے نام اور تمھارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا، لہٰذا اچھے نام رکھو۔'' (5)

حدیث ۵ ابوداود نے ابی وہب جشمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''انبیا علیہم السلام کے نام پر نام رکھو اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارث و ہمام ہیں اور حرب و مُرّہ برے نام ہیں۔'' (6)

حدیث ۶ دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو۔'' (7)

---

1 ......پ ٢٦، الحجرٰت: ١١.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في حقوق الأولاد والأهلين، الحديث: ٨٦٥٨، ج٦، ص ٤٠٠.
و"كنز العمال"، كتاب النكاح، رقم: ٤٥١٨٤، ج١٦، ص ١٧٣.

3 ......"كنز العمال"، كتاب النكاح، رقم: ٤٥٢١١، ج١٦، ص ١٧٥.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب الآداب، باب النهى عن التكني بأبي القاسم... إلخ، الحديث: ٢-(٢١٣٢)، ص ١١٧٨.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب، باب في تغيير الأسماء، الحديث: ٤٩٤٨، ج٤، ص ٣٧٤.

6 ......المرجع السابق، الحديث: ٤٩٥٠، ج٤، ص ٣٧٤.

7 ......"المسند الفردوس"، الحديث: ٢٣٢٩، ج٢، ص ٥٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۷ صحیح بخاری ومسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو، کیونکہ (میری کنیت ابوالقاسم محض اس وجہ نہیں کہ میرے صاحب زادہ کا نام قاسم تھا بلکہ) میں قاسم بنایا گیا ہوں کہ تمھارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔'' [1]

حدیث ۸ صحیح بخاری ومسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم بازار میں تھے، ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر پکارا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے کہا، میں نے اس شخص کو پکارا، ارشاد فرمایا: ''میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔'' [2]

حدیث ۹ ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اگر حضور کے بعد میرے لڑکا پیدا ہو تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کروں؟ فرمایا: ''ہاں۔'' [3]

حدیث ۱۰ ابن عساکر ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جس کے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے [4]، وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں۔'' [5]

حدیث ۱۱ حافظ ابوطاہر سلفی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''روز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، حکم ہوگا انھیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے، الٰہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: ''جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔'' [6]

---

1 ......''صحیح البخاری''، فرض الخمس، باب قولہ تعالٰی ﴿ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾ یعنی للرسول قسم ذلك، الحدیث: ۳۱۱۴، ج۲، ص۳۴٦.

2 ......''صحیح البخاري''، کتاب البیوع، باب ماذکر في الأسواق، الحدیث: ۲۱۲۰، ج۲، ص۲٤.

3 ......''سنن أبي داود''، کتاب الأدب، باب في الرخصة في الجمع بینهما، الحدیث: ٤۹٦۷، ج٤، ص۳۸۰.

4 ......اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ''فتاویٰ رضویہ'' جلد 24 صفحہ 691 پر فرماتے ہیں: ''بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے، اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔''

5 ......''کنزالعمال''، کتاب النکاح، الباب السابع فی برالاولادو حقوقهم، الحدیث: ٤٥۲۱٥، ج۸، الجزء السادس عشر، ص۱۷٥.

و ''فتاوی رضویۃ''، ج۲۴، ص٦۸٦۔

6 ......''فردوس الاخبار''، الحدیث: ۸٥۱٥، ج۲، ص٥۰۳.

و ''فتاوی رضویۃ''، ج۲۴، ص٦۸۷۔

www.dawateislami.net

حدیث ۱۲ ابونعیم نے حلیہ میں نبیط بن شریط رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس کا نام تمھارے نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔'' (1)

حدیث ۱۳ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلاً راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: ''تم میں کسی کا کیا نقصان ہے، اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔'' (2)

حدیث ۱۴ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے، وہ ضرور جاہل ہے۔'' (3)

حدیث ۱۵ حاکم نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔'' (4)

حدیث ۱۶ بزار نے ابورافع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔'' (5)

حدیث ۱۷ صحیح مسلم میں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ ان کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنا تزکیہ نہ کرو (یعنی اپنی بڑائی اور تعریف نہ کرو) اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم میں برا اور نیکی والا کون ہے، اس کا نام زینب رکھ دو۔'' (6)

حدیث ۱۸ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں: جویریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا نام برہ تھا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے یہ نام بدل کر جویریہ رکھا اور یہ بات حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) کو ناپسند تھی کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے پاس سے چلے گئے۔'' (7)

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ایک لڑکی کا

---

1 ......''کشف الخفاء''، حرف الخاء، الحدیث:۱۲۴۳، ج۱، ص۳۴۵.

2 ......''الطبقات الکبری'' لابن سعد، الطبقة الأولی من أهل المدینة من التابعین، محمد بن طلحة، رقم: ۶۲۲، ج۵، ص۴۰.

3 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث:۱۱۰۷۷، ج۱۱، ص۵۹.

4 ......''الجامع الصغیر''، الحدیث:۷۰۶، ص۴۹.

5 ......''البحر الزخار المعروف بمسند البزار''، الحدیث:۳۸۸۳، ج۹، ص۳۲۷.

6 ......''صحیح مسلم''، کتاب الآداب، باب إستحباب تغییر الإسم القبیح إلی حسن...إلخ، الحدیث:۱۹-(۲۱۴۲)، ص۱۱۸۲.

7 ......المرجع السابق، الحدیث:۱۶-(۲۱۴۰)، ص۱۱۸۲.

www.dawateislami.net

نام عاصیہ تھا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔ [1]

حدیث ۲۰ ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم برے نام کو بدل دیتے تھے۔'' [2]

حدیث ۲۱ صحیح بخاری میں سعید بن المسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہتے ہیں: میرے دادا نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے کہا: حزن۔ فرمایا: ''تم سہل ہو۔ یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اس کے معنی ہیں نرم اور حزن سخت کو کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا۔'' [3] سعید ابن المسیب کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

تنبیہ: نام رکھنے کے متعلق بعض مسائل عقیقہ کے بیان میں ذکر کیے گئے ہیں وہاں سے معلوم کریں [4] بعض باتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

مسئلہ ۱ اللہ تعالٰی کے نزدیک بہت پیارے نام عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، ان دونوں میں زیادہ افضل عبداللہ ہے کہ عبودیت کی اضافت [5] علم ذات کی طرف ہے۔ انھیں کے حکم میں وہ اسماء ہیں جن میں عبودیت کی اضافت دیگر اسماء صفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عبدالرحیم، عبدالملک، عبدالخالق وغیرہا۔

حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالٰی کے نزدیک پیارا فرمایا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبد شمس اور کسی کا عبدالدار ہوتا۔

لہٰذا یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام محمد و احمد سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے اسم پاک محمد و احمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالٰی نے اپنے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خدا کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں محمد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں، ان میں سے بعض ذکر کی گئیں۔

مسئلہ ۲ جس کا نام محمد ہو وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھ سکتا ہے اور حدیث میں جو ممانعت آئی ہے، وہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مخصوص تھی، کیونکہ اگر کسی کی یہ کنیت ہوتی اور اس کے ساتھ پکارا جاتا تو دھوکا لگتا

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب الآداب، باب إستحباب تغییر الإسم القبیح إلی حسن... إلخ، الحدیث: ١٥ـ(٢١٣٩)، ص ١١٨١.

2 ......"سنن الترمذي"، کتاب الأدب، باب ماجاء في تغییر الأسماء، الحدیث: ٢٨٤٨، ج٤، ص ٣٨٢.

3 ......"صحیح البخاري"، کتاب الأدب، باب تحویل الإسم إلی إسم أحسن منه، الحدیث: ٦١٩٣، ج٤، ص ١٥٣.

4 ......دیکھئے: اسی جلد میں حصہ ١٥، ص ٣٥٦.

5 ......یعنی عبد کی نسبت۔

www.dawateislami.net

کہ شاید حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو پکارا، چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا کہ کسی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہہ کر آواز دی، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے اس کی طرف توجہ فرمائی تو اس نے کہا، میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو نہیں ارادہ کیا یعنی نہیں پکارا اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ ''میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ اپنی کنیت نہ کرو۔'' (1)

اگر یہ شبہ کیا جائے کہ نام رکھنے میں بھی اس قسم کا دھوکا ہوسکتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو نام پاک کے ساتھ پکارنا قرآن پاک نے منع فرمادیا تھا:

﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴾ (2)

لہٰذا صحابۂ کرام (رضی اللہ تعالٰی عنہم) جو حاضر خدمت اقدس ہوا کرتے تھے، وہ کبھی نام کے ساتھ پکارتے نہ تھے، بلکہ یارسول اللہ، یا نبی اللہ وغیرہ القاب سے ندا کرتے۔

وہ احتمال ہی یہاں پیدا نہ ہوتا کہ محمد کہہ کر کوئی پکارے اور حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) مراد ہوں۔ اعراب وغیرہ ناواقف لوگوں نے اس طرح پکارا تو یہ دوسری بات ہے کیونکہ وہ ناواقفی میں ہوا اور حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے صاحبزادہ محمد بن الحنفیہ کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھی اور یہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی اجازت سے ہوا، لہٰذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہے۔

مسئلہ ۳: بعض اسماء الٰہیہ جن کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالٰی پر اطلاق کرنے میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشید۔

ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہوگیا ہے، لہٰذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جب کہ اسماء الٰہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز کہ یہاں مضاف الیہ سے مراد اللہ تعالٰی ہے اور ایسی صورت میں تصغیر اگر قصداً ہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبود برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اسی لیے وہ حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ ان کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال ہو۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......انظر: "صحیح البخاري"، کتاب البیوع، باب ماذکر في الأسواق، الحدیث: ۲۱۲۰، ج۲، ص۲٤.

2 ...... پ۱۸، النور: ٦٣.

ترجمۂ کنزالإیمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص٦٨٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو نہ حدیثوں میں ہو نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں علما کو اختلاف ہے بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مرا ہوا بچہ پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کی حاجت نہیں بغیر نام رکھے دفن کر دیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ بچہ پیدا ہو کر مر گیا تو دفن سے پہلے اس کا نام رکھا جائے لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہو سکا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد وعورت دونوں کے لیے ہوسکتا ہو۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ بچہ کی کنیت ہوسکتی ہے یا نہیں صحیح یہ ہے کہ ہوسکتی ہے، حدیث ابی عمیر اس کی دلیل ہے۔[4]

مسئلہ ۸ بچہ کی کنیت ابوبکر، ابوتراب، ابوالحسن، وغیرہ رکھنا جائز ہے ان کنیتوں سے تبرک مقصود ہوتا ہے کہ ان حضرات کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۹ جو نام برے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہیے۔ حدیث میں ہے، کہ ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو۔''[6] حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے برے ناموں کو بدل دیا۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا اس کو بدل کر زرعہ رکھا۔[7] اور عاصیہ نام کو بدل کر جمیلہ رکھا۔[8] یسار، رباح، افلح، برکت نام رکھنے سے بھی منع فرمایا۔[9]

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون في تسمية الاولاد،ج٥،ص٣٦٢.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية،الباب الثاني والعشرون في تسمية الاولاد،ج٥،ص٣٦٢.

یہ ظاہر الروایۃ ہے مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو یا مردہ بہر حال اس کی تکریم کے لیے اس کا نام رکھا جائے۔ ملتقی الابحر میں ہے کہ اس پر فتویٰ ہے اور نہر سے مستفاد ہے کہ یہی مختار ہے ایسا ہی درمختار باب صلاۃ الجنازۃ جلد۳ صفحہ۱۵۳ میں ہے۔ بہار شریعت جلد اول حصہ۴، صفحہ۸۴۱، نماز جنازہ کا بیان میں بھی اسی کو اختیار کیا اور اس حصے پر اعلیٰ حضرت کی یہ تصدیق بھی ہے کہ اسے مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا، لہٰذا مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

3 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٨٩.

4 ...... انظر:"صحيح مسلم" كتاب الآداب،باب إستحباب تحنيك المولود...إلخ،الحديث ٣٠ـ(٢١٥٠)،ص١١٨٥.

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٨٩.

6 ......"سنن أبي داود"، كتاب الأدب،باب في تغيير الأسماء،الحديث:٤٩٤٨،ج٤،ص٣٧٤.

7 ......المرجع السابق،باب في تغيير الإسم القبيح،الحديث:٤٩٥٤،ج٤،ص٣٧٥.

8 ...... انظر:"صحيح مسلم"، كتاب الآداب،باب إستحباب تغيير الإسم القبيح...إلخ،الحديث:١٤ـ(٢١٣٩)،ص١١٨١.

9 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٨٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ عبدالمصطفےٰ، عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عبودیت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ رہی عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

مسئلہ ۱۱ ایسے نام جن میں تزکیۂ نفس اور خودستائی [1] نکلتی ہے، ان کو بھی حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے بدل ڈالا برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا کہ ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔'' [2] شمس الدین، زین الدین، محی الدین، فخر الدین، نصیر الدین، سراج الدین، نظام الدین، قطب الدین وغیرہا اسما جن کے اندر خودستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہیے۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے القاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتب علیّہ اور مناصب جلیلہ [3] پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور ان پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظ فخیمہ [4] سے یاد کیا جانے لگا۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالٰی باوجود اس جلالت شان کے ان کو اگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے محی الدین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ [5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین وغیرہ اسما جن میں انبیاء وصحابہ واولیا کے ناموں کی طرف غلام کو اضافت کرکے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں۔ بعض وہابیہ کا ان ناموں کو ناجائز بلکہ شرک بتانا ان کی بدباطنی کی دلیل ہے۔ ایسا بھی سنا گیا ہے کہ بعض وہابیوں نے غلام علی نام کو بدل کر غلام اللہ نام رکھا، یہ ان کی جہالت ہے کہ جائز نام کو بدل کرنا جائز نام رکھا، غلام کی اضافت اللہ تعالٰی کی طرف کرنا اور کسی کو غلام اللہ کہنا ناجائز ہے کیونکہ غلام کے حقیقی معنی پسر اور لڑکا ہیں، اللہ (عزوجل) اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی لڑکا ہو۔ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ نے حدیقہ ندیہ میں فرمایا: يقال عبدُ اللّٰه وأمَةُ اللّٰه ولا يقال غلام اللّٰه وجَارِيَةُ اللّٰه. [6]

مسئلہ ۱۳ محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔

---

1 ...... یعنی اپنی بڑائی اور تعریف۔

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الإسم القبيح إلى حسن... إلخ، الحديث: ١٩ـ(٢١٤٢)، ص١١٨٢.

3 ...... یعنی بڑے بڑے رتبوں اور عہدوں۔ 4 ...... یعنی بزرگی والے الفاظ۔

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٨٩ـ٦٩٠.

6 ...... "الحديقة الندية شرح طريقة المحمديه"، النوع الثالث والعشرون... إلخ، ج٢، ص٢٧٩.

ترجمہ: یعنی یوں کہا جاتا ہے، اللہ عزوجل کا بندہ، اللہ عزوجل کی بندی اور یہ نہیں کہا جاتا کہ اللہ عزوجل کا غلام یا اللہ عزوجل کی لونڈی۔

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ غفور الدین، غفور اللہ نام رکھنا ناجائز ہے۔ کیونکہ غفور کے معنی ہیں مِٹانے والا، اللہ تعالیٰ غفور ہے کہ وہ بندوں کے گناہ مٹا دیتا ہے، لہٰذا غفور الدین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔

مسئلہ ۱۵ طٰہٰ، یٰس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مقطعات قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اسمائے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہیں اور بعض علما نے اسمائے الٰہیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہوسکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر **محمد طٰہٰ، محمد یٰس** کہنا بھی ممانعت کو دفع نہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۶ محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نبی اللہ بھی سنا گیا ہے، غیر نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا۔

تنبیہ: اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان ابلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور برے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے برے ناموں کو بدلا نہ ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ۔

مسابقت کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں کچھ لوگ پیدل تیر اندازی کررہے تھے یعنی مسابقت کے طور پر، ان کے پاس رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اے بنی اسمٰعیل (یعنی اہلِ عرب کیونکہ عرب والے حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں)! تیر اندازی کرو کیونکہ تمھارے باپ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تیر انداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔

دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روکا۔'' انھوں نے کہا، جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہوگئے تو اب ہم کیوں کر تیر چلائیں یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باقی نہیں رہی۔ ارشاد فرمایا: ''تم تیر چلاؤ، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔''[1]

1...... "صحيح البخاري"، كتاب المناقب، باب نسبة اليمن... إلخ، الحديث: ٣٥٠٧، ج٢، ص٤٧٦.

www.dawateislami.net

حدیث ۲ صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے مضمر[1] گھوڑوں میں حفیا[2] سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت ثنیۃ الوداع تھی اور دونوں کے مابین چھ میل مسافت تھی اور جو گھوڑے مضمر نہ تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ہوئی ان دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔[3]

حدیث ۳ ترمذی و ابوداود و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسابقت نہیں مگر تیر اور اونٹ اور گھوڑے میں۔''[4]

حدیث ۴ شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کرلیا اور معلوم ہے کہ یہ پیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیر نہیں اور اگر اندیشہ ہے کہ یہ آگے جاسکتا ہے تو مضایقہ نہیں۔''[5] یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے اور دوسری صورت میں جائز۔

حدیث ۵ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کیا اور اس کے پیچھے ہوجانے کا علم نہیں ہے تو قمار (جوا) نہیں اور معلوم ہے کہ پیچھے رہ جائے گا تو جوا ہے۔''[6]

حدیث ۶ ابوداود و نسائی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جلب و جُنب نہیں ہیں''[7] یعنی گھوڑ دوڑ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے گھوڑے کو ڈانٹے اور مارے کہ یہ تیز دوڑنے لگے اور نہ یہ کہ سوار اپنے ساتھ کوتل گھوڑا[8] رکھے کہ جب پہلا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہوجائے۔''

حدیث ۷ ابوداود نے عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ہمراہ یہ سفر میں تھیں۔ کہتی ہیں: میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سے پیدل مسابقت کی اور میں آگے ہوگئی پھر جب میرے جسم

1...... مضمر گھوڑے وہ کہلاتے ہیں جن کو خوب کھلا کر فربہ کرلیا جائے، اس کے بعد خوراک کم کریں اور ایک مکان میں بند کردیں اور ان کو جھول اڑھادیں کہ خوب پسینہ آئے اور بادی گوشت چھنٹ کر دبلے ہوجائیں، ایسے گھوڑے بہت تیز رفتار ہوتے ہیں۔۱۲ منہ

2...... یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چند میل فاصلہ پر ہے۔۱۲ منہ

3...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجهاد والسير، باب غاية السبق للخيل المُضَمَّرَة... إلخ، الحديث: ۲۸۷۰، ج۲، ص۲۷۳.

4...... ''سنن الترمذي''، كتاب الجهاد، باب ماجاء في الرهان والسبق، الحديث: ۱۷۰٦، ج۳، ص۲٦۷.

5...... ''شرح السنة''، كتاب السير والجهاد، باب أخذ المال على المسابقة... إلخ، الحديث: ۲٦٤۸، ج٥، ص٥۳۷.

6...... ''سنن أبي داود''، كتاب الجهاد، باب في المحلل، الحديث: ۲٥۷۹، ج۳، ص٤۲.

7...... المرجع السابق، باب في الجلب على الخيل في السباق، الحديث: ۲٥۸۱، ج۳، ص٤۳.

8...... یعنی خالی گھوڑا۔

www.dawateislami.net

میں گوشت زیادہ ہوگیا یعنی پہلے سے کچھ موٹی ہوگئی، میں نے حضور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے ساتھ دوڑ کی۔ اس مرتبہ حضور(صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) آگے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہوگیا۔[1]

مسائل فقهيه

مسابقت کا مطلب یہ ہے کہ چند شخص آپس میں یہ طے کریں کہ کون آگے بڑھ جاتا ہے جو سبقت لے جائے اس کو یہ دیا جائے گا یہ مسابقت صرف تیراندازی میں ہوسکتی ہے یا گھوڑے، گدھے، خچر میں، جس طرح گھوڑ دوڑ میں ہوا کرتا ہے کہ چند گھوڑے ایک ساتھ بھگائے جاتے ہیں جو آگے نکل جاتا ہے، اس کو ایک رقم یا کوئی چیز دی جاتی ہے۔ اونٹ اور آدمیوں کی دوڑ بھی جائز ہے کیونکہ اونٹ بھی اسباب جہاد میں ہے یعنی یہ جہاد کے لیے کارآمد چیز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دوڑوں سے مقصود جہاد کی طیاری ہے لہو ولعب مقصود نہیں اگر محض کھیل کے لیے ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے اسی طرح اگر فخر اور اپنی بڑائی مقصود ہو یا اپنی شجاعت و بہادری کا اظہار مقصود ہو تو یہ بھی مکروہ ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱ سبقت لے جانے والے کے لیے کوئی چیز مشروط نہ ہو تو ان مذکور اشیا کے ساتھ اس کا جواز خاص نہیں، بلکہ ہر چیز میں مسابقت ہوسکتی ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲ سابق کے لیے جو کچھ ملنا طے پایا ہے وہ اس کے لیے حلال وطیب ہے مگر وہ اس کا مستحق نہیں یعنی اگر دوسرا اس کو نہ دے تو قاضی کے یہاں دعوے کرکے جبراً وصول نہیں کرسکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مسابقت جائز ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ صرف ایک جانب سے مال شرط ہو، یعنی دونوں میں سے ایک نے یہ کہا کہ اگر تم آگے نکل گئے تو تم کو مثلاً سو روپے دوں گا اور میں آگے نکل گیا تو تم سے کچھ نہیں لوں گا۔ دوسری صورت جواز کی یہ ہے کہ شخص ثالث نے ان دونوں سے یہ کہا کہ تم میں جو آگے نکل جائے گا اس کو اتنا دوں گا جیسا کہ اکثر حکومت کی جانب سے دوڑ ہوتی ہے اور اس میں آگے نکل جانے والے کے لیے انعام مقرر ہوتا ہے ان لوگوں میں باہم کچھ لینا دینا طے نہیں ہوتا ہے۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴ اگر دونوں جانب سے مال کی شرط ہو مثلاً تم آگے ہوگئے تو میں اتنا دوں گا اور میں آگے ہوگیا تو میں

1 ......"سنن أبي داود"، كتاب الجهاد،باب في السبق على الرجل،الحديث:٢٥٧٨،ج٣،ص٤٢ .

2 ......"الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٦٣ .

3 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٦٦ .

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية،الباب السادس في المسابقة،ج٥،ص٣٢٤ .

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع،ج٩،ص٦٦٥، وغيره.

www.dawateislami.net

اتنالوں گا یہ صورت جوا اور حرام ہے، ہاں اگر دونوں نے اپنے ساتھ ایک تیسرے شخص کو شامل کرلیا جس کو محلل کہتے ہیں اور ٹھہرا یہ کہ اگر یہ آگے نکل گیا تو رقم مذکور یہ لے گا اور پیچھے رہ گیا تو یہ دے گا کچھ نہیں، اس صورت میں دونوں جانب سے مال کی شرط جائز ہے۔[1] (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۵ محلل کے لیے یہ ضرور ہے کہ اس کا گھوڑا بھی انھیں دونوں جیسا ہو یعنی ہوسکتا ہے کہ اس کا گھوڑا آگے نکل جائے یا پیچھے رہ جائے دونوں باتوں میں سے ایک کا یقین نہ ہو اور اگر اس کا گھوڑا ان جیسا نہ ہو معلوم ہو کہ وہ پیچھے ہی رہ جائے گا یا معلوم ہو کہ یقیناً آگے نکل جائے گا تو اس کے شامل کرنے سے شرط جائز نہ ہوگی۔[2] (درمختار)

مسئلہ ٦ محلل یعنی شخص ثالث کا گھوڑا اگر دونوں سے آگے نکل گیا تو دونوں نے جو کچھ دینے کو کہا تھا، یہ محلل دونوں سے لے لے گا اور اگر دونوں سے پیچھے رہ گیا تو یہ ان دونوں کو کچھ نہیں دے گا، بلکہ ان دونوں میں جو آگے ہو گیا وہ دوسرے سے وہ لے گا جس کا دینا شرط ٹھہرا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ دو شخصوں نے پان پانسو کی بازی لگائی اور محلل کو شامل کرلیا کہ اگر محلل آگے ہو گیا تو دونوں سے پان پانسو یعنی ایک ہزار لے لے گا اور اگر محلل آگے نہ ہوا تو ان دونوں کو وہ کچھ نہ دے گا بلکہ ان دونوں میں جو آگے ہوگا وہ دوسرے سے پان سو لے گا اور اگر دونوں کے گھوڑے ایک ساتھ پہنچے تو ان دونوں میں کوئی بھی دوسرے کو کچھ نہ دے گا، نہ محلل سے کچھ لے گا اور اگر ان دونوں میں ایک کا گھوڑا اور محلل کا گھوڑا دونوں ایک ساتھ پہنچے تو محلل اس سے کچھ نہیں لے سکتا بلکہ اس سے لے گا جس کا گھوڑا پیچھے رہ گیا اور دوسرا بھی اسی پیچھے رہ جانے والے سے لے گا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷ مسابقت میں شرط یہ ہے کہ مسافت اتنی ہو جس کو گھوڑے طے کرسکتے ہوں اور جتنے گھوڑے لیے جائیں، وہ سب ایسے ہوں جن میں یہ احتمال ہو کہ آگے نکل جائیں گے۔ اسی طرح تیر اندازی اور آدمیوں کی دوڑ میں بھی یہی شرطیں ہیں۔[4] (ردالمحتار)

مسئلہ ۸ اونٹوں کی دوڑ میں آگے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ شانہ آگے ہو جائے گردن کا اعتبار نہیں اور گھوڑوں کی دوڑ میں جس کی گردن آگے ہو جائے وہ آگے ہونے والا مانا جائے گا۔[5] (ردالمحتار) مگر اس زمانہ کا رواج یہ ہے کہ

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السادس في المسابقة، ج٥، ص٣٢٤.
   و"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٥.
2. ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٥.
3. ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٥.
4. ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٥.
5. ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

گھوڑوں میں کنوتی[1] کا اعتبار کیا جاتا ہے اور کنوتی بھی جب ہی آگے ہوگی کہ گردن آگے ہوجائے۔

مسئلہ ۹ طلبہ نے کسی مسئلہ کے متعلق شرط لگائی کہ جس کی بات صحیح ہوگی اس کو یہ دیا جائے گا، اس میں بھی وہ ساری تفصیل ہے جو مسابقت میں مذکور ہوئی یعنی اگر ایک طرف سے شرط ہو تو جائز ہے دونوں طرف سے ہو تو ناجائز، مثلاً ایک طالب علم نے دوسرے سے کہا چلو استاذ سے چل کر پوچھیں اگر تمھاری بات صحیح ہو تو میں تم کو یہ دوں گا اور میری صحیح ہوئی تو تم سے کچھ نہیں لوں گا کہ یہ ایک جانب سے شرط ہوئی یا ایک نے دوسرے سے کہا آؤ میں اور تم مسائل میں گفتگو کریں اگر تمھاری بات صحیح ہوئی تو یہ دوں گا اور میری صحیح ہوئی تو کچھ نہ لوں گا، یہ جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ طلبہ میں یہ ٹھہرا کہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہوگا اس صورت میں جو درس گاہ میں پہلے آیا اس کا حق مقدم ہے اور اگر ہر ایک پہلے آنے کا مدعی[3] ہے تو جو گواہوں سے پہلے آنا ثابت کردے وہ مقدم ہے اور اگر گواہ نہ ہوں تو قرعہ ڈالا جائے جس کا نام پہلے نکلے وہ مقدم ہے۔[4] (خانیہ)

کسب کا بیان[5]

اتنا کمانا فرض ہے جو اپنے لیے اور اہل وعیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور ادائے دین کے لیے کفایت کرسکے اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل وعیال کے لیے کچھ پس ماندہ رکھنے[6] کی بھی سعی وکوشش کرے۔ ماں باپ محتاج وتنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انھیں بقدرِ کفایت دے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱ قدر کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فقراء ومساکین کی خبر گیری کرسکے گا یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرے گا یہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال ودولت زیادہ ہونے سے میری عزت ووقار میں اضافہ ہوگا، فخر وتکبر مقصود نہ ہو تو یہ مباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو منع ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... یعنی گھوڑے کے کان۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السادس في المسابقة، ج٥، ص٣٢٤.

3 ...... یعنی دعویٰ کرنے والا۔

4 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح...إلخ، ج٢، ص٣٨٠.

5 ...... کسب حلال کی خوبیاں حصہ یازدہم میں احادیث سے مذکور ہو چکی ہیں۔۱۲ منہ

6 ...... یعنی بچا کر رکھنے۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر في الكسب، ج٥، ص٣٤٨، ٣٤٩.

8 ......المرجع السابق، ص٣٤٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ جو لوگ مساجد اور خانقاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور بسر اوقات کے لیے کچھ کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں حالانکہ ان کی نگاہیں اس کی منتظر رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے وہ متوکل نہیں، اس سے اچھا یہ تھا کہ کچھ کام کرتے اس سے بسر اوقات کرتے۔[1] (عالمگیری)

اسی طرح آج کل بہت سے لوگوں نے پیری مریدی کو پیشہ بنالیا ہے، سالانہ مریدوں میں دورہ کرتے ہیں اور مریدوں سے طرح طرح سے رقمیں کھسوٹتے ہیں جس کو نذرانہ وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے بھی ہیں جو جھوٹ اور فریب سے بھی کام لیتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۳ سب سے افضل کسب جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مالِ غنیمت حاصل ہو مگر یہ ضرور ہے کہ اس نے مال کے لیے جہاد نہ کیا ہو بلکہ اعلائے کلمۃ اللہ[2] مقصود اصلی ہو جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا مرتبہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ چرخہ کا تنا[4] عورتوں کا کام ہے، مرد کو چرخہ کا تنا مکروہ ہے۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ جس کے پاس اس دن کے کھانے کے لیے موجود ہو اسے سوال کرنا حرام ہے۔ سائلوں اور گداگروں نے اس طرح پر جو مال حاصل کیا اور جمع کیا وہ خبیث مال ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ جو شخص علم دین و قرآن پڑھ کر کسب چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے دین کو کھاتا ہے۔[7] (عالمگیری) یعنی عالم یا قاری ہو کر بیٹھ گیا اور کمانا چھوڑ دیا یہ خیال کیے ہوئے ہے کہ لوگ مجھے عالم یا قاری سمجھ کر خود ہی کھانے کو دیں گے کمانے کی کیا ضرورت ہے، یہ ناجائز ہے۔ رہا یہ امر کہ قرآن مجید و علم دین کی تعلیم پر اُجرت لینا اور اس کے پڑھانے کی نوکری کرنا، اس کو فقہائے متاخرین نے جائز بتایا ہے جس کو ہم اجارہ کے بیان میں ذکر کرچکے ہیں[8] یہ دین فروشی میں داخل نہیں۔

مسئلہ ۷ جس شخص نے حرام طریقہ سے مال جمع کیا اور مر گیا ورثہ کو اگر معلوم ہو کہ فلاں فلاں کے یہ اموال ہیں تو ان

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر في الکسب، ج۵، ص۳٤۹.

2 ...... یعنی اللہ عزوجل کا نام اور دِین اسلام کا سربلند ہونا۔

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر في الکسب، ج۵، ص۳٤۹.

4 ...... یعنی چرخہ چلانے کا کام کرنا۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص٦٧١.

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر في الکسب، ج۵، ص۳٤۹.

7 ......المرجع السابق.

8 ...... دیکھئے: اسی جلد سوم کا حصہ ۱۴، اجارہ کا بیان۔

www.dawateislami.net

کو واپس کردیں اور معلوم نہ ہو تو صدقہ کردیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ اگر مال میں شبہہ ہو تو ایسے مال کو اپنے قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرسکتا ہے یہاں تک کہ اپنے باپ یا بیٹے کو دے سکتا ہے، اس صورت میں یہی ضرور نہیں کہ اجنبی ہی کو دے۔[2] (عالمگیری)

امر بالمعروف و نہی عنِ المنکر کا بیان

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴ ﴾[3]

''اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ ﴾[4]

''تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ (عزوجل) پر ایمان رکھتے ہو۔''

اور قرآن میں ہے:

﴿ يٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷ ﴾[5]

''(لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا) اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔''

حدیث ۱ تم میں جو شخص بری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے

---

1 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الكراهية، الباب الخامس عشر في الكسب، ج٥، ص٣٤٩.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... پ٤، اٰلِ عمرٰن: ١٠٤. 4 ...... پ٤، اٰلِ عمرٰن: ١١٠. 5 ...... پ٢١، لقمٰن: ١٧.

www.dawateislami.net

بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔[1] (مسلم)

حدیث ۲ حدود اللہ میں مداہنت کرنے والا (یعنی خلافِ شرع چیز دیکھے اور باوجود قدرت منع نہ کرے اس کی) اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا، بعض اوپر کے حصہ میں رہے بعض نیچے کے حصہ میں، نیچے والے پانی لینے اوپر جاتے اور پانی لے کر ان کے پاس سے گزرتے ان کو تکلیف ہوتی (انھوں نے اس کی شکایت کی) نیچے والے نے کلہاڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا۔

اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے۔ (لہٰذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لے لوں گا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دوں گا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی اور اگر چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی۔[2] (بخاری)

حدیث ۳ ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میری جان ہے! یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا، پھر دعا کرو گے اور تمھاری دعا قبول نہ ہوگی۔''[3] (ترمذی)

حدیث ۴ جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے، وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔[4] (ابوداود)

حدیث ۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ﴾[5]

''اے ایمان والو! اپنے نفس کو لازم پکڑ لو، گمراہ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا، جب کہ تم خود ہدایت پر ہو۔''

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب الایمان، باب بیان کون النهی عن المنکر من الإیمان...إلخ، الحدیث:۷۸۔(۴۹)، ص٤٤.

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب الشهادات، باب القرعة في المشكلات...إلخ، الحدیث:۲٦۸٦، ج۲، ص۲۰۸.

3 ......"سنن الترمذي"، کتاب الفتن، باب ماجاء في الأمر بالمعروف...إلخ، الحدیث:۲۱۷٦، ج٤، ص٦۹.

4 ......"سنن أبي داود"، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، الحدیث:٤۳٤٥، ٤۳٤٦، ج٤، ص١٦٦.

5 ...... پ۷، المائدة: ۱۰۵.

www.dawateislami.net

بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ایسا عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا۔[1] (ابن ماجہ، ترمذی)

حدیث ۶ جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے۔[2] (ابوداود)

حدیث ۷ اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنی رائے پر گھمنڈ کرتا ہے اور ایسا امر دیکھو کہ تمھیں اس سے چارہ نہ ہو تو اپنے نفس کو لازم کرلو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو چھوڑو (یعنی ایسے وقت میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر ضروری نہیں)۔ تمھارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے مٹھی میں انگارا لینا، عمل کرنے والے کے لیے اوس زمانہ میں پچاس شخص عمل کرنے والوں کا اجر ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) ان میں سے پچاس کا اجر اس ایک کو ملے گا۔ فرمایا کہ ''تم میں سے پچاس کی برابر اجر ملے گا۔''[3] (ترمذی، ابن ماجہ) پانچویں حدیث میں جو آیت ذکر کی گئی وہ اسی موقع اور وقت کے لیے ہے۔

حدیث ۸ لوگوں کی ہیبت حق بولنے سے نہ روکے جب معلوم ہو تو کہدے۔[4] (ترمذی)

حدیث ۹ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جبکہ وہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو اب عام وخاص سب کو عذاب ہوگا۔[5] (شرح سنہ)

حدیث ۱۰ بنی اسرائیل نے جب گناہ کیے ان کے علما نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر علما ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور انکے ساتھ کھانے پینے لگے، خدا نے علما کے دل بھی انھیں جیسے کردیے اور داود وعیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی۔ یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے۔ اس کے بعد حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''خدا کی قسم! تم یا تو اچھی بات کا حکم کروگے اور بری بات سے روکوگے اور ظالم کے ہاتھ پکڑ لوگے اور ان کو حق پر روکوگے اور حق پر ٹھہراؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم سب کے دل ایک طرح کے کردے گا پھر تم سب پر لعنت کردے گا،

---

1 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن،باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،الحديث:٤٠٠٥، ج٤، ص٣٥٩.

2 ......"سنن أبي داود"، كتاب الملاحم،باب الأمر والنهي،الحديث:٤٣٣٨، ج٤، ص١٦٣.

3 ......المرجع السابق،الحديث:٤٣٤١، ج٤، ص١٦٤.

4 ......"سنن الترمذي"، كتاب الفتن،باب ما أخبر النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه بماهو كائن إلى يوم القيامة،الحديث:٢١٩٨، ج٤، ص٨١.

5 ......"شرح السنة"، كتاب الرقاق،باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،الحديث:٤٠٥٠، ج٧، ص٣٥٨.

www.dawateislami.net

جس طرح ان سب پر لعنت کی۔'' [1] (ابوداود)

حدیث ۱۱ میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا، جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا، یہ آپ کی اُمت کے واعظ ہیں، جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتے تھے اور اپنے کو بھولے ہوئے تھے۔ [2] (شرح سنہ)

حدیث ۱۲ بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بولنا، افضل جہاد ہے۔ [3] (ابن ماجہ)

حدیث ۱۳ میرے بعد میں امرا ہوں گے جن کی بعض باتیں اچھی ہوں گی اور بعض بری، جس نے بری بات سے کراہت کی وہ بری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا، لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا۔ [4] (مسلم، ابوداود)

حدیث ۱۴ مجھ سے پہلے جس نبی کو خدا نے کسی امت میں مبعوث کیا، اس کے لیے اُمت سے حوارین اور اصحاب ہوئے جو نبی کی سنت لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر اون کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے نہیں اور کرتے وہ جس کا دوسروں کو حکم نہ دیتے، جس نے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں۔ [5] (مسلم)

مسائل فقهيه

امر بالمعروف یہ ہے کہ کسی کو اچھی بات کا حکم دینا مثلاً کسی سے نماز پڑھنے کو کہنا۔ اور نہی عن المنکر کا مطلب یہ ہے کہ بری باتوں سے منع کرنا۔ یہ دونوں چیزیں فرض ہیں، قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ﴾ [6]

احادیث میں ان کی بہت تاکید آئی اور اس کے خلاف کرنے کی مذمت فرمائی۔

مسئلہ ۱ معصیت کا ارادہ کیا مگر اس کو کیا نہیں تو گناہ نہیں بلکہ اس میں بھی ایک قسم کا ثواب ہے، جبکہ یہ سمجھ کر باز رہا

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب تفسير القرآن،[باب] و من سورة المائدة،الحديث:٣٠٥٩، ج٤، ص٣٦.
و"سنن أبي داود"، كتاب الملاحم،باب الأمر والنهي،الحديث:٤٣٣٦، ٤٣٣٧، ج٤، ص١٦٣.

2 ......"شرح السنة"، كتاب الرقاق،باب وعيد من يامر بالمعروف ولا يأتيه،الحديث:٤٠٥٤، ج٧، ص٣٦٢.

3 ......"سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن،باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر،الحديث:٤٠١١، ج٤، ص٣٦٣.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب الامارة،باب وجوب الانكار على الامراء...إلخ،الحديث:٦٣، ٦٤ـ(١٨٥٤)، ص١٠٣١.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب الإيمان،باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان...إلخ،الحديث:٨٠ـ(٥٠)، ص٤٤.

6 ...... پ٤، اٰل عمرٰن: ١١٠.

ترجمۂ کنز الایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

www.dawateislami.net

کہ یہ گناہ کا کام ہے، نہیں کرنا چاہیے۔ احادیث سے ایسا ہی ثابت ہے اور اگر گناہ کے کام کا بالکل پکا ارادہ کرلیا جس کو عزم کہتے ہیں تو یہ بھی ایک گناہ ہے اگرچہ جس گناہ کا عزم کیا تھا اسے نہ کیا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ کسی کو گناہ کرتے دیکھے تو نہایت متانت اور نرمی کے ساتھ اسے منع کرے اور اسے اچھی طرح سمجھائے پھر اگر اس طریقہ سے کام نہ چلا وہ شخص باز نہ آیا تو اب سختی سے پیش آئے، اس کو سخت الفاظ کہے، مگر گالی نہ دے، نہ فحش لفظ زبان سے نکالے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو جو شخص ہاتھ سے کچھ کرسکتا ہے کرے، مثلاً وہ شراب پیتا ہے تو شراب بہادے، برتن توڑ پھوڑ ڈالے، گاتا بجاتا ہے تو باجے توڑ ڈالے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ امر بالمعروف کی کئی صورتیں ہیں:

① اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بری بات سے باز آجائیں گے، تو امر بالمعروف واجب ہے اس کو باز رہنا جائز نہیں اور

② اگر گمان غالب یہ ہے کہ وہ طرح طرح کی تہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو ترک کرنا افضل ہے اور

③ اگر یہ معلوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صبر نہ کرسکے گا یا اس کی وجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہوگا آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی جب بھی چھوڑنا افضل ہے اور

④ اگر معلوم ہو کہ وہ اگر اسے ماریں گے تو صبر کرلے گا تو ان لوگوں کو برے کام سے منع کرے اور یہ شخص مجاہد ہے اور

⑤ اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے تو اسے اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ امر کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ اگر اندیشہ ہے کہ ان لوگوں کو امر بالمعروف کرے گا تو قتل کرڈالیں گے اور یہ جانتے ہوئے اس نے کیا اور ان لوگوں نے مار ہی ڈالا تو یہ شہید ہوا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ امرا کے ذمہ امر بالمعروف ہاتھ سے ہے کہ اپنی قوت وسطوت[5] سے اس کام کو روک دیں اور علما کے ذمہ زبان سے ہے کہ اچھی بات کرنے کو اور بری بات سے باز رہنے کو زبان سے کہہ دیں اور عوام الناس کے ذمہ دل سے برا جاننا

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء...إلخ، ج٥، ص٣٥٢، وغيره.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء...إلخ، ج٥، ص٣٥٢.

3 ......المرجع السابق، ص٣٥٢ ـ ٣٥٣. 4 ......المرجع السابق، ص٣٥٣.

5 ...... یعنی طاقت ودبدبہ۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] (عالمگیری) اس کا مقصود وہی ہے جو حدیث میں فرمایا کہ ''جو بری بات دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر ہاتھ سے بدلنے پر قادر نہ ہو تو زبان سے بدل دے یعنی زبان سے اس کا برا ہونا ظاہر کردے اور منع کردے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور مرتبہ ہے۔''[2] یہاں عوام سے مراد وہ لوگ ہیں کہ ان میں نہ ہاتھ سے روکنے کی ہمت ہے اور نہ زبان سے منع کرنے کی جراءت۔ قوم کے چودھری اور زمیندار وغیرہ بہت سے عوام ایسی حیثیت رکھتے ہیں کہ ہاتھ سے روک سکتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ روکیں ایسوں کے لیے فقط دل سے برا جاننا کافی نہیں۔

مسئلہ ۶ امر بالمعروف کے لیے پانچ چیزوں کی ضرورت ہے:

اول: علم[3] کہ جسے علم نہ ہو اس کام کو اچھی طرح انجام نہیں دے سکتا۔

دوم: اس سے مقصود رضائے الٰہی اور اعلاء کلمۃ اللہ ہو۔

سوم: جس کو حکم دیتا ہے اس کے ساتھ شفقت ومہربانی کرے نرمی کے ساتھ کہے۔

چہارم: امر کرنے والا صابر اور بردبار ہو۔

پنجم: یہ شخص[4] خود اس بات پر عامل ہو ورنہ قرآن کے اس حکم کا مصداق بن جائے گا، کیوں کہتے ہو وہ جس کو تم خود نہیں کرتے۔ اللہ (عزوجل) کے نزدیک ناخوشی کی بات ہے یہ کہ ایسی بات کہو، جس کو خود نہ کرو۔ اور یہ بھی قرآن مجید میں فرمایا کہ ''کیا لوگوں کو تم اچھی بات کا حکم کرتے ہو اور خود اپنے کو بھولے ہوئے ہو۔''[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عامی شخص کو یہ نہ چاہیے کہ قاضی یا مفتی یا مشہور ومعروف عالم کو امر بالمعروف کرے کہ یہ بے ادبی ہے۔ مثل مشہور ہے، خطائے بزرگان گرفتن خطاست۔[6] اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ کسی مصلحت خاص سے ایک فعل کرتے ہیں، جس تک عوام کی نظر نہیں پہنچتی اور یہ شخص سمجھتا ہے، کہ جیسے ہم نے کیا انھوں نے بھی کیا، حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہوتا

---

1 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء... إلخ، ج٥، ص٣٥٣.

2 ...... انظر: ''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ١١٤٦٠، ج٤، ص٩٨.

3 ...... علم سے یہ مراد نہیں کہ وہ پورا عالم ہو، بلکہ مراد یہ ہے کہ اتنا جانتا ہو کہ یہ چیز گناہ ہے اور دوسرے کو بری بھلی بات سمجھانے کا طریقہ معلوم ہو، کہ موثر پیرایہ سے اس کو کہہ سکے۔ ۱۲ منہ

4 ...... اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص خود عامل نہ ہو، وہ دوسروں کو اچھی بات کا حکم ہی نہ دے بلکہ مقصد یہ ہے کہ وہ خود بھی کرے اور دوسروں کو بھی کرنے کو کہے۔ ۱۲ منہ

5 ...... ''الفتاوی الهندية''، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء... إلخ، ج٥، ص٣٥٣.

6 ...... یعنی بزرگوں پر اعتراض کرنا بڑی نادانی وخطا ہے۔

www.dawateislami.net

ہے۔[1] (عالمگیری) یہ حکم ان علما کے متعلق ہے، جو احکام شرع کے پابند ہیں اور اتفاقاً کبھی ایسی چیز ظاہر ہوئی جو نظر عوام میں بری معلوم ہوتی ہے وہ لوگ مراد نہیں جو حلال و حرام کی پروا نہیں کرتے اور نام علم کو بدنام کرتے ہیں۔

مسئلہ ۸ جس نے کسی کو برا کام کرتے دیکھا اور خود یہ بھی اس برے کام کو کرتا ہے تو اس برے کام سے منع کردے کیونکہ اس کے ذمہ دو چیزیں واجب ہیں برے کام کو چھوڑنا اور دوسرے کو برے کام سے منع کرنا اگر ایک واجب کا تارک ہے تو دوسرے کا کیوں تارک بنے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص برا کام کرتا ہے اس کے باپ کے پاس شکایت لکھ کر بھیجی جائے یا نہیں اگر معلوم ہے کہ اس کا باپ منع کرنے پر قادر ہے اور وہ منع بھی کردے گا تو لکھ کر بھیج دے ورنہ کیا فائدہ۔ اسی طرح زوجین اور بادشاہ و رعیت یا آقا و ملازمین کے بارے میں اگر لکھنا مفید ہو تو لکھے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰ باپ کو اندیشہ ہے کہ اگر لڑکے سے کہے گا تو اس کا حکم نہ مانے گا اور اس کا جی بھی کہنے کو چاہتا ہے تو یوں کہے اگر یہ کرتے تو خوب ہوتا اسے حکم نہ دے کہ اس صورت میں اگر اس نے نہ کیا تو عاق ہوگا جو ایک سخت کبیرہ گناہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ کسی نے گناہ کیا پھر سچے دل سے تائب ہوگیا، تو اسے یہ نہ چاہیے کہ قاضی یا حاکم کے پاس اپنے جرم کو اس لیے پیش کرے کہ حدِ شرع قائم کی جائے کیونکہ پردہ پوشی بہتر ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص کو دوسرے کا مال چراتے دیکھا ہے مگر مالک کو خبر دیتا ہے تو چور اس پر ظلم کرے گا تو خاموش ہوجائے اور یہ اندیشہ نہ ہو تو خبر کردے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مشرکین پر تنہا حملہ کرنے میں غالب گمان یہ ہے کہ قتل ہوجائے گا، مگر یہ بھی غالب گمان ہے کہ یہ بھی ان کے آدمی کو قتل کرے گا یا زخمی کردے گا یا شکست دے دے گا تو تنہا حملہ کرنے میں حرج نہیں اور غالب گمان یہ ہو کہ ان کا کچھ نہیں بگڑے گا اور یہ مارا جائے گا تو حملہ نہ کرے اور اگر فساق مسلمین کو گناہ سے روکے گا تو یہ خود قتل ہوجائے گا اور ان کا کچھ نہیں

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء... إلخ، ج٥، ص٣٥٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في التسبيح... إلخ، ج٢، ص٣٨٢.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء... إلخ، ج٥، ص٣٥٣.

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

بگڑے گا، جب بھی ان کو منع کرے عزیمت یہی ہے اگرچہ منع نہ کرنے کی بھی رخصت ہے۔[1] (عالمگیری) کیونکہ اس صورت میں قتل ہوجانا فائدہ سے خالی نہیں اس وقت اگرچہ بظاہر فائدہ نہیں معلوم ہوتا مگر آئندہ اس کے نتائج بہتر نکلیں گے۔

علم و تعلیم کا بیان

علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا طغرائے امتیاز[2] ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سدھرتی ہے مگر ہماری مراد اس علم سے وہ علم نہیں جو فلاسفہ سے حاصل ہوا ہو اور جس کو انسانی دماغ نے اختراع[3] کیا ہو یا جس علم سے دنیا کی تحصیل مقصود ہو ایسے علم کی قرآن مجید نے مذمت کی بلکہ وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی علم وہ ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعہ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحۃً یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾[4]

''اللہ (عزوجل) سے اوس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں، جو علم والے ہیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ﴾[5]

''اللہ (عزوجل) تمھارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا ہے، درجے بلند فرمائے گا۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ۠ ﴾[6]

''کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کرے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء... إلخ، ج٥، ص٣٥٣ ـ ٣٥٤.

2 ......یعنی بڑائی کی علامت۔ 3 ......ایجاد۔

4 ...... پ٢٢، فاطر: ٢٨. 5 ...... پ٢٨، المجادلة: ١١. 6 ...... پ١١، التوبة: ١٢٢.

www.dawateislami.net

سنائے، اس امید پر کہ وہ بچیں۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾ [1]

''تم فرماؤ! کیا جاننے والے اور انجان برابر ہیں، نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔''

احادیث علم کے فضائل میں بہت آئیں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین کا فقیہ بناتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ (عزوجل) دیتا ہے۔[2] (بخاری، مسلم)

حدیث ۲ سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں، جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے، اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ علم حاصل کریں۔[3] (مسلم)

حدیث ۳ انسان جب مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں (کہ مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) ① صدقۂ جاریہ اور ② علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور ③ اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔[4] (مسلم)

حدیث ۴ جو شخص کسی راستہ پر علم کی طلب میں چلے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا اور جب کوئی قوم خانۂ خدا میں مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھے پڑھائے تو اس پر سکینہ اترتا ہے اور رحمت ڈھانک لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اس کا نسب اسے تیز رفتار نہیں کرے گا۔[5] (مسلم)

حدیث ۵ مسجد دمشق میں ایک شخص ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں مدینۂ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے کو آیا ہوں، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے نہیں

---

1 ......پ ٢٣، الزمر: ٩.

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين، الحديث: ج١، ص٤٢.

3 ......"صحيح مسلم" كتاب البر والصلة...إلخ، باب الأرواح جنود مجندة، الحديث: ١٦٠ـ(٢٦٣٨)، ص١٤١٨.

4 ......"صحيح مسلم"، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، الحديث: ١٤ـ(١٦٣١)، ص٨٨٦.

و"سنن أبي داود"، كتاب الوصايا، باب ماجاء في الصدقة عن الميت، الحديث: ٢٨٨٠، ج٣، ص١٦١.

5 ......"صحيح مسلم"، كتاب الذكر...إلخ، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن...إلخ، الحديث: ٣٨ـ(٢٦٩٩)، ص١٤٤٧.

www.dawateislami.net

آیا ہوں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالٰی اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لیے آسمان والے اور زمین کے بسنے والے اور پانی کے اندر مچھلیاں یہ سب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علما وارث انبیا ہیں، انبیا نے اشرفی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا، انھوں نے علم کا وارث کیا، پس جس نے علم کو لیا اس نے پورا حصہ لیا۔''[1] (احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی)

حدیث ۶ عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمھارے ادنیٰ پر اس کے بعد پھر فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی اس کی بھلائی کے خواہاں ہیں، جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔''[2] (ترمذی)

حدیث ۷ ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔[3] (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۸ علم کی طلب ہر مسلم پر فرض ہے اور علم کو نااہل کے پاس رکھنے والا ایسا ہے، جیسے سوئر کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔[4] (ابن ماجہ)

حدیث ۹ جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو، اللہ (عزوجل) کی راہ میں ہے۔[5] (ترمذی، دارمی)

حدیث ۱۰ مومن کبھی خیر (یعنی علم) سے آسودہ نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کا منتہیٰ جنت ہوتا ہے۔[6] (ترمذی)

حدیث ۱۱ اللہ تعالٰی اس بندہ کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کر لی اور محفوظ رکھی اور دوسرے کو پہنچا دی، کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں، جو ان سے زیادہ فقیہ ہے۔[7] (احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، دارمی)

---

1 ...... "سنن الترمذي"، كتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، الحديث: ٢٦٩١، ج ٤، ص ٣١٢.

2 ...... المرجع السابق، الحديث: ٢٦٩٤، ج ٤، ص ٣١٣.

3 ...... "سنن الترمذي"، كتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، الحديث: ٢٦٩٠، ج ٤، ص ٣١١.
و"سنن ابن ماجه"، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، الحديث: ٢٢٢، ج ١، ص ١٤٥.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، الحديث: ٢٢٤، ج ١، ص ١٤٦.

5 ...... "سنن الترمذي"، كتاب العلم، باب فضل طلب العلم، الحديث: ٢٦٥٦، ج ٤، ص ٢٩٤.

6 ...... المرجع السابق، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، الحديث: ٢٦٩٥، ج ٤، ص ٣١٤.

7 ...... "سنن الترمذي"، كتاب العلم، باب ماجاء في الحث... إلخ، الحديث: ٢٦٦٥، ج ٤، ص ٢٩٨.
و"مشكاة المصابيح"، كتاب العلم، باب ماجاء في الحث على تبليغ السماع، الحديث: ٢٢٨، ج ١، ص ١١١.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۲ مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں۔علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی اور اولاد صالح جسے چھوڑ مرا ہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافر کے لیے مکان بنادیا نہر جاری کردی یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کے مرنے کے بعد اس کو ملے گا۔[1] (ابن ماجہ)

حدیث ۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا، ساری رات عبادت سے افضل ہے۔[2] (دارمی)

حدیث ۱۴ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم مسجد میں تشریف لائے، وہاں دو مجلسیں تھیں۔فرمایا کہ ''دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے، یہ لوگ اللہ (عزوجل) سے دعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں، وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کردے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں، میں معلم بنا کر بھیجا گیا۔'' اور اسی مجلس میں حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) بیٹھ گئے۔[3] (دارمی)

حدیث ۱۵ جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں حفظ کیں، اس کو اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کا شافع و شہید ہوں گا۔[4] (بیہقی)

حدیث ۱۶ دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔[5] (بیہقی)

حدیث ۱۷ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو حریص آسودہ نہیں ہوتے، ایک صاحب علم، دوسرا صاحب دنیا، مگر یہ دونوں برابر نہیں۔صاحب علم اللہ (عزوجل) کی خوشنودی زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔اس کے بعد حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی:

﴿ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ ﴾[6]

اور دوسرے کے لیے فرمایا:

---

1 ......"سنن ابن ماجه"،كتاب السنة،باب ثواب معلم الناس الخير،الحديث:٢٤٢،ج١،ص١٥٧.

2 ......"سنن الدارمي"،باب مذاكرة العلم،الحديث:٦١٤،ج١،ص١٥٧.

3 ......"سنن الدارمي"،باب في فضل العلم و العالم،الحديث:٣٤٩،ج١،ص١١١ ـ ١١٢.

4 ......"شعب الإيمان"،باب في طلب العلم،فصل في فضل العلم و شرفه،الحديث:١٧٢٦،ج٢،ص٢٧٠.

5 ......"شعب الإيمان"،باب في الزهدو قصر الامل،الحديث:١٠٢٧٩،ج٧،ص٢٧١.

6 ......پ٣٠،العلق:٦ـ٧.

ترجمۂ کنزالایمان: ہاں ہاں، بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا۔

www.dawateislami.net

﴿ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ﴾[1] (دارمی)

حدیث ۱۸: جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کی مثل ہے جس میں سے راہِ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔[2] (احمد)

حدیث ۱۹: سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں طلبِ علم کا موقع ملا، مگر اس نے طلب نہیں کی اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے نفع اٹھایا خود اس نے نفع نہیں اٹھایا۔[3] (ابن عساکر)

حدیث ۲۰: علما کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی۔[4] (خطیب)

حدیث ۲۱: علما کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔[5] (احمد)

حدیث ۲۲: علم تین ہیں، آیت محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور ان کے سوا جو کچھ ہے، وہ زائد ہے۔[6] (ابن ماجہ، ابوداود)

حدیث ۲۳: حضرت حسن بصری (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) نے فرمایا علم دو ہیں ایک وہ کہ قلب میں ہو یہ علم نافع ہے دوسرا وہ کہ زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ (عزوجل) کی حجت ہے۔[7] (دارمی)

حدیث ۲۴: جس نے علم طلب کیا اور حاصل کرلیا اس کے لیے دو چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر۔[8] (دارمی)

حدیث ۲۵: جس کو موت آگئی اور وہ علم کو اس لیے طلب کر رہا تھا کہ اسلام کا احیا کرے، اس کے اور انبیا کے

---

1 ...... "سنن الدارمي"، باب في فضل العلم والعالم، الحديث: ٣٣٢، ج١، ص١٠٨.
پ ٢٢، فاطر: ٢٨.
ترجمۂ کنز الإیمان: اللہ (عزوجل) سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

2 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ١٠٤٨١، ج٣، ص٥٦٣.

3 ...... "تاريخ دمشق" لابن عساكر، الرقم: ٥٩٧٨، محمدبن احمدبن محمد، ج٥١، ص١٣٧، ١٣٨.

4 ...... "تاريخ بغداد"، الرقم: ٦١٨، محمدبن الحسن بن ازهر، ج٢، ص١٩٠.

5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث: ١٢٦٠٠، ج٤، ص٣١٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الفرائض، باب ماجاء في تعليم الفرائض، الحديث: ٢٨٨٥، ج٣، ص١٦٤.

7 ...... "سنن الدارمي"، المقدمة باب التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله، الحديث: ٣٦٤، ج١، ص١١٤.

8 ...... "سنن الدارمي"، المقدمة باب في فضل العلم والعالم، الحديث: ٣٣٥، ج١، ص١٠٨.

www.dawateislami.net

درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔[1] (دارمی)

حدیث ۲۶ اچھا شخص وہ عالِمِ دین ہے کہ اگر اس کی طرف احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اس سے بے پروائی کی جائے تو وہ اپنے کو بے پروا رکھتا ہے۔[2] (رزین)

حدیث ۲۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کو کوئی بات معلوم ہے وہ کہے اور نہ معلوم ہو تو یہ کہدے کہ اللہ اعلم، کیونکہ علم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق یہ کہدے **اللہ اعلم**۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (علیہ السلام) سے فرمایا:

﴿ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝۸۶ ﴾[3]

''میں تم سے اس پر اُجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلُّف کرنے والوں سے ہوں۔''

یعنی جو بات معلوم نہ ہو اس کے متعلق بولنا تکلف ہے۔[4] (بخاری، مسلم)

حدیث ۲۸ قیامت کے دن اللہ (عزوجل) کے نزدیک سب سے بُرا مرتبہ اس عالم کا ہے، جو علم سے مُنتفع نہ ہو۔[5] (دارمی)

حدیث ۲۹ زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے ایک چیز ذکر کرکے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) علم کیونکر جائے گا؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے، اسی طرح قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''زیاد! تجھے تیری ماں روئے، میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے، کیا یہ یہود ونصاریٰ توراۃ وانجیل نہیں پڑھتے، مگر ہے یہ کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔''[6] (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۳۰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پوچھا، ارباب علم کون ہیں؟ کہا، وہ

---

1 ...... "سنن الدارمي"، باب في فضل العلم و العالم، الحديث: ٣٥٤، ج١، ص١١٢.

2 ...... "مشكاة المصابيح"، كتاب العلم، الحديث: ٢٥١، ج١، ص١١٥.

3 ...... پ٢٣، صٓ: ٨٦.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، باب قوله ﴿ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴾، الحديث: ٤٨٠٩، ج٣، ص٣١٣.

5 ...... "سنن الدارمي"، باب العمل بالعلم و حسن النية فيه، الحديث: ٢٦٢، ج١، ص٩٣.

6 ...... "سنن ابن ماجه"، كتاب الفتن، باب ذهاب القرآن و العلم، الحديث: ٤٠٤٨، ج٤، ص٣٨٣.

www.dawateislami.net

جو جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ فرمایا: کس چیز نے علما کے قلوب سے علم کو نکال دیا؟ کہا، طمع نے۔ [1] (دارمی)

حدیث ۳۱ میری اُمت میں کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم امرا کے پاس جا کر وہاں سے دنیا حاصل کرلیں اور اپنے دین کو ان سے بچائے رکھیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا، جس طرح قتاد (ایک کانٹے والا درخت ہے) سے نہیں لیا جاتا مگر کانٹا، اسی طرح امرا کے قرب سے سوا خطا کے کچھ حاصل نہیں۔ [2] (ابن ماجہ)

حدیث ۳۲ خدا کے نزدیک بہت مبغوض قراء (علما) وہ ہیں جو امراء کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ [3] (ابن ماجہ)

حدیث ۳۳ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اگر اہلِ علم، علم کی حفاظت کریں اور اس کو اہل کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے اہلِ زمانہ کے سردار ہوجائیں، مگر انھوں نے علم کو دنیا والوں کے لیے خرچ کیا تاکہ ان سے دنیا حاصل کریں، لہٰذا ان کے سامنے ذلیل ہوگئے۔ میں نے تمھارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کردیا، اللہ تعالیٰ فکرِ دنیا سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جس کے لیے احوالِ دنیا کی فکریں متفرق رہیں، اللہ (عزوجل) کو اس کی کچھ پروانہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔'' [4] (ابن ماجہ)

حدیث ۳۴ جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی، اس کے مونھ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگادی جائے گی۔ [5] (احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۳۵ جس نے علم کو اس لیے طلب کیا کہ علما سے مقابلہ کرے گا یا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا یا اس لیے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کردے گا۔ [6] (ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۳۶ جو علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے (یعنی علم دین) اس کو جو شخص اس لیے حاصل کرے کہ متاعِ دنیا مل جائے، اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی۔ [7] (احمد، ابوداود، ابن ماجہ)

حدیث ۳۷ وعظ نہیں کہتا، مگر امیر یا مامور یا متکبر۔ یعنی وعظ کہنا امیر کا کام ہے یا وہ کسی کو حکم کردے کہ وہ کہے اور ان

---

1 ...... ''سنن الدارمي''، باب صيانة العلم، الحديث: ٥٨٤، ج١، ص١٥٢.

2 ...... ''سنن ابن ماجه''، باب الإنتفاع بالعلم والعمل به، الحديث: ٢٥٥، ج١، ص١٦٦.

3 ...... المرجع السابق، الحديث: ٢٥٦، ج١، ص١٦٧.

4 ...... المرجع السابق، الحديث: ٢٥٧، ج١، ص١٦٧.

5 ...... ''سنن الترمذي''، كتاب العلم، باب ماجاء في كتمان العلم، الحديث: ٢٦٥٨، ج٤، ص٢٩٥.

6 ...... المرجع السابق، باب فيمن يطلب بعلمه الدنيا، الحديث: ٢٦٦٣، ج٤، ص٢٩٧.

7 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب العلم، باب في طلب العلم لغير الله، الحديث: ٣٦٦٤، ج٣، ص٤٥١.

www.dawateislami.net

کے سوا جو کوئی کہتا ہے، وہ طلب جاہ وطلب دنیا کے لیے ہے۔[1] (ابوداود)

حدیث ۳۸ جس کو بغیر علم فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ اس فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اور یہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی۔[2] (ابوداود)

حدیث ۳۹ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر یہ فرمایا کہ ''یہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے علم جدا کردیا جائے گا، یہاں تک کہ علم کی کسی بات پر قادر نہیں ہوں گے۔''[3] (ترمذی)

حدیث ۴۰ اللہ تعالٰی علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کرلے، بلکہ علم کا قبض کرنا علما کے قبض کرنے سے ہوگا، جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سردار بنالیں گے، وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔[4] (بخاری، مسلم)

حدیث ۴۱ بدتر سے بدتر برے علما ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علما ہیں۔[5] (دارمی)

حدیث ۴۲ علم کی آفت نسیان ہے اور نااہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے۔[6] (دارمی)

حدیث ۴۳ ابن سیرین نے فرمایا: یہ علم دین ہے، تمھیں دیکھنا چاہیے کہ کس سے اپنا دین لیتے ہو۔[7]

مسئلہ ۱ اپنے بچہ کو قرآن و علم پڑھنے پر مجبور کرسکتا ہے، یتیم بچہ کو اس چیز پر مار سکتا ہے جس پر اپنے بچہ کو مارتا ہے۔[8] (ردالمحتار) کیونکہ اگر یتیم بچہ کو مطلق العنان[9] چھوڑ دیا جائے تو علم وادب سے بالکل کورا رہ جائے گا اور عموماً بچے بغیر تنبیہ قابو میں نہیں آتے اور جب تک انھیں خوف نہ ہو کہنا نہیں مانتے، مگر مارنے کا مقصد صحیح ہونا ضرور ہے ایسے ہی موقع پر فرمایا گیا:

﴿ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ﴾[10]

---

1 ......"سنن أبي داود"، کتاب العلم، باب فی القصص، الحدیث:۳٦٦٥، ج۳، ص٤٥١.

2 ......المرجع السابق، باب التوقي في الفتیا، الحدیث:۳٦٥۷، ج۳، ص٤٤٩.

3 ......"سنن الترمذي"، کتاب العلم، باب ماجاء في ذهاب العلم، الحدیث:۲٦٦۲، ج٤، ص۲۹۷.

4 ......"صحیح البخاري"، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، الحدیث:۱۰۰، ج۱، ص٥٤.

5 ......"سنن الدارمي"، باب التوبیخ لمن یطلب العلم لغیر اللّٰه، الحدیث:۳۷۰، ج۱، ص۱۱٦.

6 ......"سنن الدارمي"، باب مذاکرة العلم، الحدیث:٦۲٤، ج۱، ص۱٥۸.

7 ......مقدمة الکتاب للإمام مسلم، باب بیان أن الإسناد من الدین...إلخ، ص۱۱.

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحدود، مطلب: فی تعزیر المتهم، ج٦، ص۱۲٥.

9 ......یعنی بالکل آزاد۔

10 ......پ۲، البقرة: ۲۲۰.

www.dawateislami.net

''اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ کون مفسد ہے اور کون مصلح۔''

اسی طرح اساتذہ بھی بچوں کو نہ پڑھنے یا شرارت کرنے پر سزائیں دے سکتے ہیں، مگر وہ کلیہ ان کے پیش نظر بھی ہونا چاہیے کہ اپنا بچہ ہوتا تو اسے بھی اتنی ہی سزا دیتے ، بلکہ ظاہر تو یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے بچہ کی تربیت وتعلیم کا جتنا خیال ہوتا ہے دوسرے کا اتنا خیال نہیں ہوتا تو اگر اس کام پر اپنے بچہ کو نہ مارا یا کم مارا اور دوسرے بچہ کو زیادہ مارا تو معلوم ہوا کہ یہ مارنا محض غصہ اتارنے کے لیے ہے سدھارنا مقصود نہیں، ورنہ اپنے بچہ کے سدھارنے کا زیادہ خیال ہوتا۔

مسئلہ ۲ عالم اگرچہ جوان ہو بوڑھے جاہل پر فضیلت رکھتا ہے، لہٰذا چلنے اور بیٹھنے میں گفتگو کرنے میں بوڑھے جاہل کو عالم پر تقدم کرنا نہ چاہیے یعنی بات کرنے کا موقع ہو تو اس سے پہلے کلام یہ نہ شروع کرے، نہ عالم سے آگے آگے چلے، نہ ممتاز جگہ پر بیٹھے، عالم غیر قرشی قرشی غیر عالم پر فضیلت رکھتا ہے۔ عالم کا حق غیر عالم پر ویسا ہی ہے جیسا استاذ کا حق شاگرد پر ہے، عالم اگر کہیں چلا بھی جائے تو اس کی جگہ پر غیر عالم کو بیٹھنا نہ چاہیے۔ شوہر کا حق عورت پر اس سے بھی زیادہ ہے کہ عورت کو شوہر کی ہر ایسی چیز میں جو مباح ہو اطاعت کرنی پڑے گی۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ دینِ حق کی حمایت کے لیے مناظرہ کرنا جائز ہے بلکہ عبادت ہے اور اگر اس لیے مناظرہ کرتا ہے کہ کسی مسلم کو مغلوب کردے یا اس لیے کہ اس کا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر ہو جائے یا دنیا حاصل کرنا مقصود ہے، مال ملے گا یا لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوگی، یہ ناجائز ہے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۴ مناظرہ میں اگر مناظر طلب حق کے لیے مناظرہ کرتا ہے یا اس کا یہ مقصود نہیں مگر بے جا ضد اور ہٹ نہیں کرتا انصاف پسندی سے کام لیتا ہے جب تو اس کے ساتھ حیلہ کرنا جائز نہیں اور اگر محض اس کا مقصود ہی یہ ہے کہ اپنے مقابل کو مغلوب کردے اور ہرا دے جیسا کہ اس زمانہ میں اکثر بدمذہب اسی قسم کا مناظرہ کرتے ہیں تو اس کے مکر اور داؤں سے اپنے کو بچانا ہی چاہیے ایسے موقع پر اس کے کید سے بچنے کی ترکیبیں کرسکتے ہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ منبر پر چڑھ کر وعظ ونصیحت کرنا انبیا علیہم السلام کی سنت ہے اور اگر تذکیر و وعظ سے مال وجاہ مقصود ہو تو یہ یہود ونصاریٰ کا طریقہ ہے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ٦ وعظ کہنے میں بے اصل باتیں بیان کردینا، مثلاً احادیث میں اپنی طرف سے کچھ جملے ملا دینا یا ان میں کچھ

---

1 ......''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٣.

2 ......''الدرالمختار''، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج٩، ص٦٩٥.

3 ......''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٨.

4 ......''الدرالمختار''، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج٩، ص٦٩٥.

www.dawateislami.net

ایسی کمی کر دینا جس سے حدیث کے معنی بگڑ جائیں، جیسا کہ اس زمانہ کے اکثر مقررین کی تقریروں میں ایسی باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں کہ مجمع پر اثر ڈالنے کے لیے ایسی حرکتیں کر ڈالتے ہیں ایسی وعظ گوئی ممنوع ہے۔

اسی طرح یہ بھی ممنوع ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرتا ہے اور خود انھیں باتوں میں آلودہ ہے، اس کو سب سے پہلے اپنی ذات کو نصیحت کرنی چاہیے اور اگر واعظ غلط باتیں بیان نہیں کرتا اور نہ اس قسم کی کمی بیشی کرتا ہے بلکہ الفاظ وتقریر میں لطافت اور شستگی کا خیال رکھتا ہے تاکہ اثر اچھا پڑے لوگوں پر رقت طاری ہو اور قرآن وحدیث کے فوائد اور نکات کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کرتا ہے تو یہ اچھی چیز ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ معلم نے بچوں سے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھروں سے چٹائی کے لیے پیسے لاؤ۔ پیسے اکٹھے ہوئے، کچھ پیسوں کی چٹائیاں لایا اور کچھ خود رکھ لیے، جو اپنے کام میں صرف کرے گا ایسا کر سکتا ہے کیونکہ بچوں کے باپ وغیرہ اس قسم کے پیسے اس غرض سے دیتے ہیں کہ بچ رہے گا تو وہ میاں جی کا ہوگا، وہ ہرگز اس کے امیدوار نہیں رہتے کہ جو کچھ بچے گا واپس ملے گا اور جان بوجھ کر اس سے زیادہ دیا کرتے ہیں جتنے کی ضرورت ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصود اس رقم زائد کی تملیک ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ عالم اگر اپنا عالم ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ تفاخر کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ تفاخر حرام ہے، بلکہ محض تحدیثِ نعمت الٰہی کے لیے یہ اظہار ہو اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو استفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ طلب علم اگر اچھی نیت سے ہو تو ہر عمل خیر سے یہ بہتر ہے، کیونکہ اس کا نفع سب سے زیادہ ہے مگر یہ ضرور ہے کہ فرائض کی انجام دہی میں خلل ونقصان نہ ہو۔ اچھی نیت کا یہ مطلب ہے کہ رضائے الٰہی اور آخرت کے لیے علم سیکھے۔ طلبِ دنیا وطلب جاہ نہ ہو اور طالب کا اگر مقصد یہ ہو کہ میں اپنے سے جہالت کو دور کروں اور مخلوق کو نفع پہنچاؤں یا پڑھنے سے مقصود علم کا احیا ہے، مثلاً لوگوں نے پڑھنا چھوڑ دیا ہے میں بھی نہ پڑھوں تو علم مٹ جائے گا، یہ نیتیں بھی اچھی ہیں اور اگر تصحیح نیت پر قادر نہ ہو جب بھی نہ پڑھنے سے پڑھنا اچھا ہے۔[4] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۹۷.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۹۷.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۷.

4 ......المرجع السابق، ص۳۷۸.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ عالم ومُتَعَلِّم[1] کوعلم میں بخل نہ کرنا چاہیے، مثلاً اس سے عاریت کے طور پر کوئی کتاب مانگے یا اس سے کوئی مسئلہ سمجھنا چاہے، تو انکار نہ کرے کتاب دے دے مسئلہ سمجھا دے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جو شخص علم میں بخل کرے گا، تین باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہوگا یا وہ مرجائے گا اور اس کا علم جاتا رہے گا یا بادشاہ کی طرف سے کسی بلا میں مبتلا ہوگا یا علم بھول جائے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ عالم ومُتَعَلِّم کو علم کی توقیر کرنی چاہیے، یہ نہ ہو کہ زمین پر کتابیں رکھے، پاخانہ پیشاب کے بعد کتابیں چھونا چاہے تو وضو کرلینا مستحب ہے، وضو نہ کرے تو ہاتھ ہی دھولے اب کتابیں چھوئے اور یہ بھی چاہیے کہ عیش پسندی میں نہ پڑے، کھانے پہننے، رہنے سہنے میں معمولی حالت اختیار کرے، عورتوں کی طرف زیادہ توجہ نہ رکھے، مگر یہ بھی نہ ہو کہ اتنی کمی کردے کہ تقلیل غذا اور کم خوابی میں اپنی جسمانی حالت خراب کردے اور اپنے کو کمزور کردے کہ خود اپنے نفس کا بھی حق ہے اور بی بی بچوں کا بھی حق ہے، سب کا حق پورا کرنا چاہیے۔

عالم ومُتَعَلِّم کو یہ بھی چاہیے کہ لوگوں سے میل جول کم رکھیں اور فضول باتوں میں نہ پڑیں اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ برابر جاری رکھیں، دینی مسائل میں مذاکرہ کرتے رہیں، کتب بینی کرتے رہیں، کسی سے جھگڑا ہوجائے تو نرمی اور انصاف سے کام لیں جاہل اور اس میں اس وقت بھی فرق ہونا چاہیے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ استاذ کا ادب کرے اس کے حقوق کی محافظت کرے اور مال سے اس کی خدمت کرے اور استاد سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس میں پیروی نہ کرے۔ استاذ کا حق ماں باپ اور دوسرے لوگوں سے زیادہ جانے اس کے ساتھ تواضع سے پیش آئے، جب استاذ کے مکان پر جائے تو دروازہ پر دستک نہ دے بلکہ اس کے برآمد ہونے کا انتظار کرے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ نااہلوں کو علم نہ پڑھائے اور جو اس کے اہل ہوں ان کی تعلیم سے انکار نہ کرے کہ نااہلوں کو پڑھانا علم کو ضائع کرنا ہے اور اہل کو نہ پڑھانا ظلم وجور ہے۔[5] (عالمگیری) نااہل سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی نسبت معلوم ہے کہ علم کے حقوق کو محفوظ نہ رکھ سکیں گے، پڑھ کر چھوڑ دیں گے، جاہلوں کے سے افعال کریں گے یا لوگوں کو گمراہ کریں گے یا علما کو بدنام کریں گے۔

---

1 ……عالم وطالب علم۔

2 ……"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٨.

3 ……المرجع السابق.

4 ……المرجع السابق، ص٣٧٨ ـ ٣٧٩.

5 ……المرجع السابق، ص٣٧٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ معلم اگر ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے تو پانچ باتیں اس پر لازم ہیں۔

① تعلیم پر اُجرت لینا شرط نہ کرے، اگر کوئی خود کچھ دیدے تو لے لے، ورنہ کچھ نہ کہے۔

② باوضو رہے۔

③ خیر خواہانہ تعلیم دے، توجہ کے ساتھ پڑھائے۔

④ لڑکوں میں جھگڑا ہو تو عدل و انصاف سے کام لے، یہ نہ ہو کہ مال داروں کے بچوں کی طرف زیادہ توجہ کرے اور غریبوں کے بچوں کی طرف کم۔

⑤ بچوں کو زیادہ نہ مارے، مارنے میں حد سے تجاوز کرے گا تو قیامت کے روز محاسبہ[1] دینا پڑے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ایک شخص نے نماز وغیرہ کے مسائل اس لیے سیکھے کہ دوسرے لوگوں کو سکھائے بتائے گا اور دوسرے نے اس لیے سیکھے کہ ان پر خود عمل کرے گا، پہلا شخص اس دوسرے سے افضل ہے۔[3] (درمختار) یعنی جبکہ پہلے کا یہ مقصد ہو کہ عمل بھی کرے گا اور تعلیم بھی دے گا یا یہ کہ محض تحصیل علم میں اول کو دوسرے پر فضیلت ہے، کیونکہ پہلے کا مقصد دوسروں کو فائدہ پہنچانا اور دوسرے کا مقصد صرف اپنے کو فائدہ پہنچانا ہے۔

مسئلہ ۱۶ گھڑی بھر علم دین کے مسائل میں مذاکرہ اور گفتگو کرنا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷ کچھ قرآن مجید یاد کر چکا ہے اور اسے فرصت ہے تو افضل یہ ہے کہ علم فقہ سیکھے، کہ قرآن مجید حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اور فقہ کی ضروری باتوں کا جاننا فرض عین ہے۔[5] (ردالمحتار)

ریا و سمعہ کا بیان

ریا یعنی دکھاوے کے لیے کام کرنا اور سمعہ یعنی اس لیے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے یہ دونوں چیزیں بہت بری ہیں ان کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص مستحق عذاب ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

---

1 ...... یعنی حساب۔

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۹.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۲.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۲.

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۶۷۲.

www.dawateislami.net

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ ﴾ [1]

''اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت دے کر باطل نہ کرو، اس شخص کی طرح جو دکھاوے کے لیے مال خرچ کرتا ہے۔''

اور ارشاد ہوا:

﴿ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۝ ﴾ [2]

''جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو، اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔''

اس کی تفسیر میں مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ ریا نہ کرے کہ وہ ایک قسم کا شرک ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ ﴾ [3]

''ویل ہے ان نمازیوں کے لیے جو نماز سے غفلت کرتے ہیں، جو ریا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ ﴾ [4]

''اللہ (عزوجل) کی عبادت اس طرح کر کہ دین کو اس کے لیے خالص کر، آگاہ ہو جاؤ کہ دین خالص اللہ (عزوجل) کے لیے ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝ ﴾ [5]

''اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ (عزوجل) پر ایمان لاتے ہیں اور نہ پچھلے دن پر اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو برا ساتھی ہوا۔''

احادیث اس کی مذمت میں بہت ہیں، بعض ذکر کی جاتی ہیں:

1 ......پ۳، البقرة: ۲٦٤.
2 ......پ١٦، الكهف: ١١٠.
3 ......پ ٣٠، الماعون: ٤ ـ ٧.
4 ......پ ٢٣، الزمر: ٢ ـ ٣.
5 ......پ٥، النسآء: ٣٨.

www.dawateislami.net

حدیث ۱ ابن ماجہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ میں تمھیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے؟ ہم نے کہا، ہاں یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)، ارشادفرمایا: ''وہ شرک خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔'' [1]

حدیث ۲ امام احمد نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس چیز کا تم پر زیادہ خوف ہے، وہ شرکِ اصغر ہے۔'' لوگوں نے عرض کی، شرک اصغر کیا چیز ہے؟ ارشادفرمایا کہ ''ریا ہے۔'' [2]

بیہقی نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، ریا کرنے والوں سے اللہ تعالٰی فرمائے گا: ''ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے، جا کر دیکھو کہ وہاں تمھیں کوئی بدلا اور خیر ملتا ہے۔'' [3]

حدیث ۳ امام احمد وترمذی وابن ماجہ نے ابوسعید ابن ابی فضالہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالٰی تمام اولین وآخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک منادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ (عزوجل) کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالٰی شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔'' [4]

حدیث ۴ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا اللہ تعالٰی نے فرمایا: ''میں تمام شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا، میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا۔'' [5] یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتا ہے: ''میں اس سے بَری ہوں، وہ اسی کے لیے ہے جس کے لیے عمل کیا۔'' [6]

---

1 ......''سنن ابن ماجہ''،کتاب الزھد،باب الریاء والسمعۃ،الحدیث:٤٢٠٤،ج٤،ص٣٧٠.
و''مشکاۃ المصابیح''،کتاب الرقاق،باب الریاء والسمعۃ،الحدیث:٥٣٣٣،ج٣،ص١٤٠.

2 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث محمود بن لبید،الحدیث:٢٣٦٩٢،ج٩،ص١٦٠.

3 ......''شعب الإیمان''،باب في اخلاص العمل...إلخ،الحدیث:٦٨٣١،ج٥،ص٣٣٣.

4 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبي سعید بن أبي فضالۃ،الحدیث:١٥٨٣٨،ج٥،ص٣٦٩.

5 ......''صحیح مسلم''،کتاب الزھد،باب من أشرك في عملہ،الحدیث:٤٦-(٢٩٨٥)،ص١٥٩٤.

6 ......''شعب الإیمان''،باب في إخلاص العمل للہ...إلخ،الحدیث:٦٨١٥،ج٥،ص٣٢٩.

www.dawateislami.net

حدیث ۵ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ تعالٰی تمھاری صورتوں اور تمھارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا، وہ تمھارے دل اور تمھارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔'' [1]

حدیث ۶ صحیح بخاری و مسلم میں جندب یعنی ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو سنانے کے لیے کام کرے گا، اللہ (عزوجل) اس کو سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا اور جو ریا کرے گا اللہ تعالٰی اسے ریا کی سزا دے گا۔'' [2]

حدیث ۷ طبرانی وحاکم نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''ریا کا ادنٰی مرتبہ بھی شرک ہے اور تمام بندوں میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں، جو پرہیزگار ہیں جو چھپے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو انھیں کوئی تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں، وہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔'' [3]

حدیث ۸ ابن ماجہ نے روایت کی، کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے، معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قبر نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے پاس روتا ہوا پایا۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ حضرت معاذ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے کہا، ایک بات میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے سنی تھی، وہ مجھے رلاتی ہے۔ میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو یہ فرماتے سنا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ (عزوجل) کے ولی سے دشمنی کرے، وہ اللہ (عزوجل) سے لڑائی کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی نیکوں، پرہیزگاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں تو ڈھونڈیں نہ جائیں، حاضر ہوں تو بلائے نہ جائیں اور ان کو نزدیک نہ کیا جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، ہر غبار آلود تاریک سے نکل جاتے ہیں۔ [4] یعنی مشکلات اور بلاؤں سے الگ ہوتے ہیں۔

حدیث ۹ امام بخاری نے ابوتمیمہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا، جندب (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ان کو نصیحت کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا تم نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے کچھ سنا ہو تو بیان کرو۔ جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا: جو سنانے کے لیے عمل کرے گا،

---

1 ......"صحیح مسلم"، کتاب البر... إلخ، باب تحریم ظلم المسلم... إلخ، الحدیث: ٣٤-(٢٥٤٦)، ص١٣٨٧.

2 ......"صحیح البخاري"، کتاب الرقاق، باب الریاء و السمعة، الحدیث: ٦٤٩٩، ج٤، ص٢٤٧.

3 ......"المستدرك"، کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنھم، الحدیث: ٥٢٣١، ج٤، ص٣٠٦.

4 ......"سنن ابن ماجه"، کتاب الفتن، باب من ترجی له... إلخ، الحدیث: ٣٩٨٩، ج٤، ص٣٥١.

و"مشکاة المصابیح"، کتاب الرقاق، باب الریاء و السمعة، الحدیث: ٥٣٢٨، ج٣، ص١٣٩.

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سنائے گا یعنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالے گا۔ انھوں نے کہا، ہمیں وصیت کیجیے۔ فرمایا: ''سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑے گا، لہٰذا جس سے ہوسکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے، وہ یہی کرے اور جس سے ہوسکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو وہ یہ کرے یعنی کسی کو ناحق قتل نہ کرے۔'' (1)

حدیث ۱۰ امام احمد نے شداد بن اوس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی، اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا، اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔'' (2)

حدیث ۱۱ امام احمد نے شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ یہ روئے، کسی نے پوچھا کیوں روتے ہیں؟ کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے سنی تھی وہ یاد آ گئی اس نے مجھے رلا دیا، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ ''میں اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا: ہاں مگر وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پتھر اور بت کو نہیں پوجیں گے، بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دے گا۔'' (3)

حدیث ۱۲ امام احمد و مسلم و نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا یعنی اقرار کرے گا، ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا، میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے اس لیے قتال کیا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں سو کہہ لیا گیا، حکم ہوگا اس کو مونھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا، وہ حاضر کیا جائے گا اس سے نعمتوں کو دریافت کرے گا، وہ نعمتوں کو پہچانے گا، فرمائے گا: ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا، میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا

1 ......''صحیح البخاري''، کتاب الأحکام، باب من شاق شق اللہ علیه، الحدیث: ۷۱۵۲، ج۴، ص۴۵۶.

2 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس، الحدیث: ۱۷۱۴۰، ج۶، ص۸۱۔۸۲.

3 ......المرجع السابق، الحدیث: ۱۷۱۲۰، ج۶، ص۷۷.

www.dawateislami.net

جائے سو تجھے کہہ لیا گیا، حکم ہوگا مونھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک تیسرا شخص لایا جائے گا، جس کو خدا نے وسعت دی ہے اور ہر قسم کا مال دیا ہے، اس سے اپنی نعمتیں دریافت فرمائے گا، وہ نعمتوں کو پہچانے گا، فرمائے گا: تو نے ان کے مقابل کیا کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے محبوب ہے، مگر میں نے اس میں تیرے لیے خرچ کیا۔ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے اس لیے خرچ کیا کہ سخی کہا جائے سو کہہ لیا گیا، اس کے متعلق بھی حکم ہوگا مونھ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' [1]

حدیث ۱۳ بخاری نے تاریخ میں اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگو 'جُبُّ الحزن' سے یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے، اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں اور خدا کے بہت زیادہ مبغوض وہ قاری ہیں، جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں۔'' [2]

حدیث ۱۴ طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہوا اور وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے، نہ آخرت کا طالب ہے، اس پر آسمان و زمین میں لعنت ہے۔'' [3]

حدیث ۱۵ حکیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''میری امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے، جو چکنے پتھر پر چلتی ہے۔'' [4]

حدیث ۱۶ امام احمد و طبرانی نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کس طرح شرک سے بچیں؟ ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْئاً نَعْلَمُهٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهٗ . [5]

الٰہی! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب الإمارة، باب من قاتل للریاء والسمعة استحق النار، الحدیث: ۱۵۲۔(۱۹۰۵)، ص۱۰۵۵.

2 ......''کنزالعمال''، کتاب الأخلاق، رقم: ۷۴۷۷، ج۳، ص۱۹۰.

و''سنن الترمذي''، کتاب الزھد، باب ماجاء في الریاء والسمعة، الحدیث: ۲۳۹۰، ج۴، ص۱۷۰.

3 ......''المعجم الأوسط''، باب العین، الحدیث: ۴۷۷۶، ج۳، ص۳۳۸.

و''الترغیب والترھیب'' للمنذري، الترھیب من الریاء... إلخ، الحدیث: ۱۲، ج۱، ص۳۲.

4 ......''نوادرالأصول في معرفة أحادیث الرسول''، الأصل الرابع والسبعون والمئتان... إلخ، الحدیث: ۱۰۹۱، ص۶۷۲.

5 ......''المسند'' للإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی موسی الاشعری، الحدیث: ۱۹۶۲۵، ج۷، ص۱۴۶.

www.dawateislami.net

ہیں جس کو نہیں جانتے۔''

حدیث ۱۷ طبرانی نے عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: کچھ لوگوں کو جنت کا حکم ہوگا، جب جنت کے قریب پہنچ جائیں گے اوراس کی خوشبو سونگھیں گے اورمحل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان طیار کررکھا ہے، دیکھیں گے۔ پکارا جائے گا کہ انھیں واپس کرو جنت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ یہ لوگ حسرت کے ساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب! اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کردیا ہوتا، ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیا کے لیے جنت میں مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا۔ ارشاد فرمائے گا: ''ہمارا مقصد ہی یہ تھا اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے تو خشوع کے ساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے نہ ڈرے، لوگوں کی تعظیم کی اور میری تعظیم نہیں کی، لوگوں کے لیے گناہ چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑے، لہٰذا تم کو آج عذاب چکھاؤں گا اور ثواب سے محروم کروں گا۔'' (1)

حدیث ۱۸ ترمذی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کی نیت طلبِ آخرت ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کردے گا اور اس کی حاجتیں جمع کردے گا اور دنیا ذلیل ہوکر اس کے پاس آئے گی اور طلب دنیا جس کی نیت ہو اللہ تعالیٰ فقرومحتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا اور اس کے کاموں کو متفرق کردے گا اور ملے گا وہی جو اس کے لیے لکھا جاچکا ہے۔'' (2)

حدیث ۱۹ صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سے پوچھا گیا کہ یہ فرمایئے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں)؟ فرمایا: ''یہ مومن کے لیے جلد یعنی دنیا میں بشارت ہے۔'' (3)

حدیث ۲۰ ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ

---

1 ......"المعجم الكبير" للطبراني،الحديث:١٩٩،ج١٥،ص٨٥.
و"مجمع الزوائد"،كتاب الزهد،باب ماجاء في الرياء،الحديث:١٧٦٤٩،ج١٠،ص٣٧٧.

2 ......"سنن الترمذي"،كتاب صفة القيامة،باب:٩٥،الحديث:٢٤٧٣،ج٤،ص٢١١.
و"مشكاة المصابيح"،كتاب الرقاق،باب الرياء والسمعة،الحديث:٥٣٢٠،ج٣،ص١٣٨.

3 ......"صحيح مسلم"،كتاب البر والصلة...إلخ،باب إذا أثني على الصالح...إلخ،الحديث:١٦٦-(٢٦٤٢)،ص١٤٢٠.

www.dawateislami.net

تعالٰی علیہ والہ وسلّم) میں اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا، ایک شخص آ گیا اور یہ بات مجھے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا تو نہ ہوا)۔ ارشاد فرمایا: ''ابو ہریرہ! تمھارے لیے دو۲ ثواب ہیں، پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی۔'' [1]

یہ اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں، عبادت خالصاً اللہ (عزوجل) کے لیے ہے، عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا، اس طبعی مسرت سے ریا نہیں۔

حدیث ۲۱ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''آدمی کی برائی کے لیے یہ کافی ہے کہ دین و دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، مگر جس کو اللہ تعالٰی بچائے۔'' [2] یعنی جسے لوگ اچھا سمجھتے ہوں، اس کو ریا و عجب سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے، مگر خدا کی خاص مہربانی جس پر ہو وہی بچتا ہے۔

مسئلہ ۱ روزہ دار سے پوچھا، کیا تمہارا روزہ ہے؟ اسے کہہ دینا چاہیے کہ ہاں ہے، کہ روزہ میں ریا کو دخل نہیں، یہ نہ کہے کہ دیکھتا ہوں کیا ہوتا ہے، یعنی ایسے الفاظ نہ کہے جن سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ اپنے روزہ کو چھپاتا ہے کہ یہ بے وقوفی کی بات ہے کہ چھپاتا ہے مگر اس طرح جس سے اظہار ہو جاتا ہے یہ منافقین کا طریقہ ہے کہ لوگوں کے سامنے وہ بتانا چاہتا ہے کہ اپنے عمل کو چھپاتا ہے۔ [3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ عبادت کوئی بھی ہو اس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے یعنی محض رضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضرور ہے۔ دکھاوے کے طور پر عمل کرنا بالاجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں ریا کو شرک اصغر فرمایا اخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب اخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اس پر ثواب مرتب ہو مثلاً لاعلمی میں کسی نے نجس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑھ لی اگرچہ یہ نماز صحیح نہ ہوئی کہ صحت کی شرط طہارت تھی وہ نہیں پائی گی مگر اس نے صدقِ نیت اور اخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا ترتب ہے یعنی اس نماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہوگیا کہ ناپاک پانی سے وضو کیا تھا تو وہ مطالبہ جو اس کے ذمہ ہے ساقط نہ ہوگا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہوگا۔

اور کبھی شرائط صحت پائے جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا مثلاً نماز پڑھی تمام ارکان ادا کیے اور شرائط بھی پائے گئے، مگر ریا

---

1 ......"سنن الترمذي"، كتاب الزهد، باب عمل السر، الحديث: ٢٣٩١، ج٤، ص١٧١.
و"شرح السنة"، كتاب الرقاق، باب من عمل لله فحمد عليه، الحديث: ٤٠٣٦، ج٧، ص٣٤٦.

2 ......"شعب الإيمان"، باب في اخلاص العمل...إلخ، الحديث: ٦٩٧٨، ج٥، ص٣٦٧.

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠٠.

www.dawateislami.net

کے ساتھ پڑھی تو اگرچہ اس نماز کی صحت کا حکم دیا جائے مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔

ریا کی دوصورتیں ہیں، کبھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں یہ ریائے کامل ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہرحال نماز پڑھتا مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے اخلاص سے نہیں۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳ کسی عبادت کو اخلاص کے ساتھ شروع کیا مگر اثنائے عمل میں ریا کی مداخلت ہوگئی تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ ریا سے عبادت کی بلکہ یہ عبادت اخلاص سے ہوئی، ہاں اس کے بعد جو کچھ عبادت میں حسن وخوبی پیدا ہوگئی وہ ریا سے ہوگی اور یہ ریا کی قسم دوم میں شمار ہوگی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۴ روزہ کے متعلق بعض علما کا یہ قول ہے کہ اس میں ریا نہیں ہوتا اس کا غالباً یہ مطلب ہوگا کہ روزہ چند چیزوں سے باز رہنے کا نام ہے اس میں کوئی کام نہیں کرنا ہوتا جس کی نسبت کہا جائے کہ ریا سے کیا، ورنہ یہ ہوسکتا ہے کہ لوگوں کو جتانے کے لیے یہ کہتا پھرتا ہے کہ میں روزہ سے ہوں یا لوگوں کے سامنے مونھ بنائے رہتا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ اس کا بھی روزہ ہے اس طور پر روزہ میں بھی ریا کی مداخلت ہوسکتی ہے۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ ریا کی طرح اُجرت لے کر قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے کہ کسی میت کے لیے بغرض ایصالِ ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں بلکہ تلاوت سے مقصود وہ پیسے ہیں کہ وہ نہیں ملتے تو پڑھتا بھی نہیں، اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں پھر میت کے لیے ایصالِ ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملا تو پہنچائے گا کیا۔ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب، نہ میت کو بلکہ اُجرت دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار۔[4] (ردالمحتار) ہاں اگر اخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کا ایصال بھی ہوسکتا ہے اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔

بعض مرتبہ پڑھنے والوں کو پیسے نہیں دیے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ بھی ایک قسم کی اُجرت ہی ہے کہ جب ایک چیز مشہور ہوجاتی ہے تو اسے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے، اس کا بھی وہی حکم

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰۱.

2 ......المرجع السابق. 3 ......المرجع السابق، ص۷۰۲.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ہے جو مذکور ہو چکا، ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے اوراس بات کا خود وہ اپنے ہی دل سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لیے ہے یااللہ عزوجل کے لیے۔

پنج آیت[1] پڑھنے والا اپنا دوہرا حصہ لیتا ہے یعنی ایک حصہ خاص پنج آیت پڑھنے کا ہوتا ہے اور نہ ملے تو جھگڑتا ہے گویا یہ زائد حصہ پنج آیت کا معاوَضہ ہے اس سے بھی یہی نکلتا ہے کہ جس طرح اجیر کو اُجرت نہ ملے تو جھگڑ[2] کر لیتا ہے، اسی طرح یہ بھی لیتا ہے، لہٰذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا، واللّٰہُ اعلم بالصواب.

میلاد خوان اور واعظ بھی دو حصے لیتے ہیں جب کہ وعظ میں مٹھائی تقسیم ہوتی ہے جس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ ایک حصہ اپنے پڑھنے اور تقریر کرنے کا لیتے ہیں، اگر وہی حصہ یہ بھی لیتے جو عام طور پر تقسیم ہوتا ہے تو بہت خوب ہوتا کہ ذراسی مٹھائی کے بدلے اجرِ عظیم کے ضائع ہونے کا شبہہ نہ ہوتا۔

بعض جگہ خصوصیت کے ساتھ ان کی دعوتیں بھی ہوتی ہیں کہ ان کو اسی حیثیت سے کھانا کھلایا جاتا ہے کہ یہ پڑھیں گے بیان کریں گے یہ مخصوص دعوت بھی اسی اُجرت ہی کی حد میں آتی ہے، ہاں اگر اور لوگوں کی دعوت بھی ہو تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ وعظ وتقریر کا معاوضہ ہے۔

اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں، یہ مختصر بیان دین دار متبع شریعت کے لیے کافی ووافی ہے وہ خود اپنے دل میں انصاف کرسکتا ہے کہ کہاں عمل خیر کی اجرت ہے اور کہاں نہیں۔

مسئلہ ۶ جو شخص حج کو گیا اور ساتھ میں اموال تجارت بھی لے گیا، اگر تجارت کا خیال غالب ہے یعنی تجارت کرنا مقصود ہے اور وہاں پہنچ جاؤں گا حج بھی کرلوں گا یا دونوں پہلو برابر ہیں یعنی سفر ہی دونوں مقصد سے کیا تو ان دونوں صورتوں میں ثواب نہیں یعنی جانے کا ثواب نہیں اور اگر مقصود حج کرنا ہے اور یہ کہ موقع مل جائے گا تو مال بھی بیچ لوں گا تو حج کا ثواب ہے۔ اسی طرح اگر جمعہ پڑھنے گیا اور بازار میں دوسرے کام کرنے کا بھی خیال ہے، اگر اصلی مقصود جمعہ ہی کو جانا ہے تو اس جانے کا ثواب ہے اور اگر کام کا خیال غالب ہے یا دونوں برابر تو جانے کا ثواب نہیں۔[3] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ فرائض میں ریا کو دخل نہیں۔[4] (درمختار) اس کا یہ مطلب نہیں کہ فرائض میں ریا پایا ہی نہیں جاتا اس لیے کہ جس طرح نوافل کو ریا کے ساتھ ادا کرسکتا ہے، ہوسکتا ہے کہ فرائض کو بھی ریا کے طور پر ادا کرے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرض اگر

---

1 ...... یعنی سورۂ فاتحہ اور چاروں قل، جو فاتحہ میں پڑھتے ہیں۔ 2 ...... یعنی جھگڑا۔

3 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰۲.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰۳.

www.dawateislami.net

ریا کے طور پر ادا کیا جب بھی اس کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا، اگرچہ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے ثواب نہ ملے۔
اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کسی کو فرض ادا کرنے میں ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہو تو اس مداخلت کو اعتبار کر کے فرض کو ترک نہ کرے [1] بلکہ فرض ادا کرے اور ریا کو دور کرنے کی اور اخلاص حاصل ہونے کی کوشش کرے۔

زیارتِ [2] قبور کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو اور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمھاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔'' [3]

حدیث ۲ ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ''میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو، کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاددلاتی ہے۔'' [4]

حدیث ۳ صحیح مسلم میں بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں یہ کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ . [5]

حدیث ۴ ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی، کہ نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم مدینہ میں قبور کے پاس گزرے تو ادھر کو مونھ کرلیا اور یہ فرمایا:

---

1 ...... یعنی فرائض کو نہ چھوڑے۔
2 ...... زیارت کے متعلق مسائل حصہ چہارم میں ذکر کیے گئے ہیں۔ وہاں سے معلوم کریں۔۱۲ منہ
3 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجنائز، باب استئذان النبي صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل... إلخ، الحدیث: ۱۰۶-(۹۷۷)، ص۴۸۶.
4 ......"سنن ابن ماجہ"، کتاب ماجاء في الجنائز، باب ما جاء في زیارۃ القبور، الحدیث: ۱۵۷۱، ج۲، ص۲۵۲.
5 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور... إلخ، الحدیث: ۱۰۴-(۹۷۵)، ص۴۸۵.
و"سنن ابن ماجہ"، کتاب ماجاء في الجنائز، باب ماجاء فیما یقال إذا دخل المقابر، الحدیث: ۱۵۴۷، ج۲، ص۲۴۰.
ترجمہ: اے قبرستان والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور **ان شاء اللّٰہ** عزوجل ہم تم سے آملیں گے، ہم اللہ عزوجل سے اپنے لئے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ .(1)

حدیث ۵: صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) آخر شب میں بقیع کو جاتے اور یہ فرماتے۔

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ .(2)

حدیث ۶: بیہقی نے شعب الایمان میں محمد بن نعمان سے مرسلاً روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اپنے والدین کی دونوں یا ایک کی ہر جمعہ میں زیارت کرے گا، اس کی مغفرت ہوجائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔''(3)

حدیث ۷: خطیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گزرے جسے دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مُردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔''(4)

حدیث ۸: امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، کہتی ہیں میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم تشریف فرما ہیں (یعنی روضۂ اطہر میں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اوتار دیتی (یعنی زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ہونے میں ستر پوشی کے لیے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ وہاں مدفون ہوئے تو حضرت عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم! میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔(5)

مسئلہ ۱: زیارت قبور جائز و مسنون ہے۔ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم شہدائے احد کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور ان کے لیے دعا کرتے۔(6)

---

1 ......"سنن الترمذي"، کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل إذا دخل المقابر، الحدیث: ۱۰۵۵، ج۲، ص۳۲۹.

ترجمہ: اے قبرستان والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

2 ......"صحیح مسلم"، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند دخول القبور... إلخ، الحدیث: ۱۰۲ـ(۹۷٤)، ص٤٨٤.

3 ......"شعب الإیمان"، باب في برالوالدین، فصل في حفظ حق الوالدین بعد موتھما، الحدیث: ۷۹۰۱، ج٦، ص۲۰۱.

4 ......"تاریخ بغداد"، رقم: ۳۱۷۵، ج٦، ص۱۳٥.

5 ......"المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند السیدة عائشة رضي اللہ عنھا، الحدیث: ۲٥۷۱۸، ج۱۰، ص۱۲.

6 ...... انظر: "الدرالمنثور" للسیوطي، سورة الرعد، تحت الآیة: ۲٤، ج٤، ص٦٤٠ـ٦٤١.

www.dawateislami.net

اور یہ فرمایا بھی ہے کہ "تم لوگ قبروں کی زیارت کرو۔" [1]

مسئلہ ۲ جس کی قبر کی زیارت کو گیا ہے اس کی زندگی میں اگر اس کے پاس ملاقات کو آتا تو جتنا نزدیک یا دور ہوتا اب بھی قبر کی زیارت میں اسی کا لحاظ رکھے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان میں دو رکعت نماز نفل پڑھے، ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین بار پڑھے اور اس نماز کا ثواب میت کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ میت کی قبر میں نُور پیدا کرے گا اور اس شخص کو بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا، اب قبرستان کو جائے راستہ میں لایعنی باتوں میں مشغول نہ ہو جب قبرستان پہنچے جوتیاں اوتار دے اور قبر کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ قبلہ کو پیٹھ ہو اور میت کے چہرہ کی طرف مونھ اور اس کے بعد یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ .

اور سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی و سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ و اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے، سورہ ملک اور دوسری سورتیں بھی پڑھ سکتا ہے۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ چار دن زیارت کے لیے بہتر ہیں، دوشنبہ [4]، پنج شنبہ [5]، جمعہ، ہفتہ، جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ افضل ہے اور ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک اور پنج شنبہ کو دن کے اول وقت میں اور بعض علما نے فرمایا کہ پچھلے وقت میں افضل ہے، متبرک راتوں میں زیارت قبور افضل ہے، مثلاً شب براءت، شب قدر، اسی طرح عیدین کے دن اور عشرہ ذی الحجہ میں بھی بہتر ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ قبرستان کے درخت کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ درخت قبرستان سے پہلے کا ہے یعنی زمین کو جب قبرستان بنایا گیا اس وقت وہ درخت وہاں موجود تھا، تو جس کی زمین ہے اسی کا درخت ہے وہ جو چاہے کرے اور اگر وہ زمین بنجر تھی کسی کی مِلک نہ تھی تو درخت اور زمین کا وہ حصہ جس میں درخت ہے اسی پہلی حالت پر ہے کہ کسی کی مِلک نہیں اور اگر قبرستان ہونے کے بعد کا

1 ......"صحيح مسلم"، كتاب الجنائز، باب إستئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عزوجل... إلخ، الحديث: ١٠٦ ـ (٩٧٧)، ص ٤٨٦ .

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور، ج٥، ص ٣٥٠ .

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... پیر۔

5 ...... جمعرات۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور، ج٥، ص ٣٥٠ .

www.dawateislami.net

درخت ہے اور معلوم ہے کہ فلاں شخص نے لگایا ہے تو جس نے لگایا ہے اس کا ہے مگر اسے یہ چاہیے کہ صدقہ کردے اور معلوم نہ ہو کہ کس نے لگایا ہے بلکہ وہ خود ہی وہاں جم گیا ہے تو قاضی کو اس کے متعلق اختیار ہے اگر قاضی کی یہ رائے ہو کہ درخت کٹوا کر قبرستان پر خرچ کردے تو کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ بزرگانِ دین اولیا وصالحین کے مزاراتِ طیبہ پر غلاف ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحب مزار کی وقعت نظرِ عوام میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں ان کے برکات حاصل کریں۔[2] (ردالمحتار)

ایصالِ ثواب

مسئلہ ۱ ایصال ثواب یعنی قرآن مجید یا درود شریف یا کلمۂ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بدنیہ فرض ونفل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے، زندوں کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کتب فقہ وعقائد میں اس کی تصریح مذکور ہے، ہدایہ[3] اور شرح عقائد نسفی[4] میں اس کا بیان موجود ہے اس کو بدعت کہنا ہٹ دھرمی ہے۔ حدیث سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہوا، انھوں نے حضور اقدس صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ! (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) سعد کی ماں کا انتقال ہوگیا، کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ انھوں نے کوآں کھودا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے۔[5] معلوم ہوا کہ زندوں کے اعمال سے مردوں کو ثواب ملتا اور فائدہ پہنچتا ہے۔

اب رہیں تخصیصات مثلاً تیسرے دن یا چالیسویں دن یہ تخصیصات نہ شرعی تخصیصات ہیں نہ ان کو شرعی سمجھا جاتا ہے، یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسی دن میں ثواب پہنچے گا اگر کسی دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچے گا۔ یہ محض رواجی اور عرفی بات ہے جو اپنی سہولت کے لیے لوگوں نے کر رکھی ہے بلکہ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر خیرات کا سلسلہ جاری ہوتا ہے اکثر لوگوں کے یہاں اسی دن سے بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس کے ہوتے ہوئے کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ مخصوص دن کے سوا دوسرے دنوں میں لوگ ناجائز جانتے ہیں، یہ محض افترا ہے جو مسلمانوں کے سر باندھا جاتا

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الوقف، الباب الثاني عشر في الرباطات والمقابر، ج٢، ص٤٧٣-٤٧٤.

2 ......"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج٩، ص٥٩٩.

3 ...... انظر: "الهداية"، كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج١، ص١٧٨.

4 ...... انظر: "شرح العقائد النسفية"، مبحث دعاء الأحياء للاموات... إلخ، ص١٧٢.

5 ......"سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، الحديث: ١٦٨١، ج٢، ص١٨٠.

www.dawateislami.net

ہے اور زندوں مُردوں کو ثواب سے محروم کرنے کی بیکار کوشش ہے، پس جبکہ ہم اصل کلی بیان کر چکے تو جزئیات کے احکام خود اسی کلیہ سے معلوم ہو گئے۔

سوم یعنی تیجہ جو مرنے سے تیسرے دن کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید پڑھوا کر یا کلمۂ طیبہ پڑھوا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور بچوں اور اہلِ حاجت کو چنے، بتاسے یا مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اور کھانا پکوا کر فقرا و مساکین کو کھلاتے ہیں یا ان کے گھروں پر بھیجتے ہیں جائز و بہتر ہے، پھر ہر پنج شنبہ کو حسبِ حیثیت کھانا پکا کر غربا کو دیتے یا کھلاتے ہیں، پھر چالیسویں دن کھانا کھلاتے ہیں، پھر چھ مہینے پر ایصال کرتے ہیں، اس کے بعد برسی ہوتی ہے۔ یہ سب اسی ایصال ثواب کی فروع ہیں اسی میں داخل ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ یہ سب کام اچھی نیت سے کیے جائیں نمائشی نہ ہوں، نمود مقصود نہ ہو، ورنہ نہ ثواب ہے نہ ایصالِ ثواب۔

بعض لوگ اس موقع پر عزیز و قریب اور رشتہ داروں کی دعوت کرتے ہیں، یہ موقع دعوت کا نہیں بلکہ محتاجوں فقیروں کو کھلانے کا ہے جس سے میت کو ثواب پہنچے۔ اسی طرح شب براءت میں حلوا پکتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے، حلوا پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ بھی اسی ایصالِ ثواب میں داخل۔

ماہ رجب میں بعض جگہ سورۂ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا چھوہاروں پر دم کرتے ہیں اور ان کو تقسیم کرتے ہیں اور ثواب مردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ اسی ماہ رجب میں حضرت جلال بخاری علیہ الرحمہ کے کونڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا کھیر پکوا کر کونڈوں میں بھرتے ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں یہ بھی جائز ہے، ہاں ایک بات مذموم ہے وہ یہ کہ جہاں کونڈے بھرے جاتے ہیں وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے، یہ ایک لغو حرکت ہے مگر یہ جاہلوں کا طریق عمل ہے، پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔

اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لیے پوریوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز مگر اس میں بھی اسی جگہ کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے۔ اس کونڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستانِ عجیب ہے، اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔

ماہ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا کو ایصال ثواب کرتے ہیں کوئی شربت پر فاتحہ دلاتا ہے، کوئی شیر برنج [1] پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر، جس پر چاہو فاتحہ دلاؤ جائز ہے، ان کو جس طرح ایصال ثواب کرو مندوب ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگا دیتے ہیں، جاڑوں [2] میں چائے پلاتے

1 ...... چاولوں کی کھیر۔ 2 ...... یعنی سردیوں۔

www.dawateislami.net

ہیں، کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کار خیر کرو اور ثواب پہنچاؤ ہوسکتا ہے، ان سب کو ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے ان کا یہ خیال غلط ہے، جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے، ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔

ماہ ربیع الآخر کی گیارہویں تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی گیارہویں کو حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائی جاتی ہے، یہ بھی ایصالِ ثواب کی ایک صورت ہے بلکہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب کبھی فاتحہ ہوتی ہے کسی تاریخ میں ہو، عوام اسے گیارہویں کی فاتحہ بولتے ہیں۔

ماہ رجب کی چھٹی تاریخ بلکہ ہر مہینہ کی چھٹی تاریخ کو حضور خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ بھی ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔ اصحابِ کہف کا توشہ یا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توشہ یا حضرت شیخ احمد عبدالحق رُدولوی قدس سرہ العزیز کا توشہ [1] بھی جائز ہے اور ایصالِ ثواب میں داخل ہے۔

مسئلہ ۲: عرس بزرگانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو ہر سال ان کے وصال کے دن ہوتا ہے یہ بھی جائز ہے، کہ اس تاریخ میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے اور ثواب اون بزرگ کو پہنچایا جاتا ہے یا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے یا وعظ کہا جاتا ہے، بالجملہ ایسے امور جو باعث ثواب وخیر وبرکت ہیں جیسے دوسرے دنوں میں جائز ہیں ان دنوں میں بھی جائز ہیں۔

حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم ہر سال کے اول یا آخر میں شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔ [2] ہاں یہ ضرور ہے کہ عرس کو لغو وخرافات چیزوں سے پاک رکھا جائے، جاہلوں کو نامشروع حرکات سے روکا جائے، اگر منع کرنے سے باز نہ آئیں تو ان افعال کا گناہ ان کے ذمہ۔

مجالسِ خیر

مسئلہ ۱: میلاد شریف یعنی حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی ولادت اقدس کا بیان جائز ہے۔ اسی کے ضمن میں اس مجلس پاک میں حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کے فضائل ومعجزات وسیر وحالات حیاۃ ورضاعت وبعثت کے واقعات بھی بیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذکر احادیث میں بھی ہے اور قرآن مجید میں بھی۔ اگر مسلمان اپنی محفل میں بیان کریں بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لیے محفل منعقد کریں تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس مجلس کے لیے لوگوں کو

---

1 ...... یعنی کسی ولی یا بزرگ کی فاتحہ کا کھانا، جو عرس کے دن تقسیم کیا جاتا ہے۔

2 ...... انظر:"الدرالمنثور"للسیوطي، سورۃ الرعد، تحت الآیۃ: ۲۴، ج۴، ص۶۴۰ ۔ ۶۴۱.

www.dawateislami.net

بلانا اور شریک کرنا خیر کی طرف بلانا ہے، جس طرح وعظ اور جلسوں کے اعلان کیے جاتے ہیں، اشتہارات چھپوا کر تقسیم کیے جاتے ہیں، اخبارات میں اس کے متعلق مضامین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وعظ اور جلسے ناجائز نہیں ہوجاتے، اسی طرح ذکر پاک کے لیے بلاوا دینے سے اس مجلس کو ناجائز و بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

اسی طرح میلاد شریف میں شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے، مٹھائی بانٹنا بروصلہ ہے، جب یہ محفل جائز ہے تو شیرینی تقسیم کرنا جو ایک جائز فعل تھا اس مجلس کو ناجائز نہیں کردے گا، یہ کہنا کہ لوگ اسے ضروری سمجھتے ہیں اس وجہ سے ناجائز ہے یہ بھی غلط ہے کوئی بھی واجب یا فرض نہیں جانتا، بہت مرتبہ میں نے خود دیکھا ہے کہ میلاد شریف ہوا اور مٹھائی نہیں تقسیم ہوئی۔ اور بالفرض اسے کوئی ضروری سمجھتا بھی ہو، تو عرفی ضروری کہتا ہوگا نہ کہ شرعاً اس کو ضروری جانتا ہوگا۔

اس مجلس میں بوقت ذکر ولادت قیام کیا جاتا ہے یعنی کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھتے ہیں علمائے کرام نے اس قیام کو مستحسن فرمایا ہے۔ کھڑے ہوکر صلاۃ وسلام پڑھنا بھی جائز ہے۔

بعض اکابر کو اس مجلس پاک میں حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) اس موقع پر ضرور تشریف لاتے ہی ہیں، مگر کسی غلام پر اپنا کرم خاص فرمائیں اور تشریف لائیں تو مستبعد بھی نہیں۔

مسئلہ ۲: مجلس میلاد شریف میں یا دیگر مجالس میں وہی روایات بیان کی جائیں جو ثابت ہوں، موضوعات اور گڑھے ہوئے قصے ہرگز ہرگز بیان نہ کیے جائیں، کہ بجائے خیر و برکت ایسی باتوں کے بیان کرنے میں گناہ ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳: معراج شریف کے بیان کے لیے مجلس منعقد کرنا، اس میں واقعۂ معراج بیان کرنا جس کو رجبی شریف کہا جاتا ہے جائز ہے۔

مسئلہ ۴: یہ مشہور ہے کہ شب معراج میں حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر گئے اور واعظین اس کے متعلق ایک روایت بھی بیان کرتے ہیں اس کا ثبوت نہیں اور یہ بھی ثابت نہیں کہ برہنہ پا تھے، لہٰذا اس کے متعلق سکوت کرنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵: خلفائے راشدین رضی اللہ تعالٰی عنھم کی وفات کی تاریخوں میں مجلس منعقد کرنا اور ان کے حالات و فضائل و کمالات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا بھی جائز ہے، کہ وہ حضرات مقتدایانِ اہلِ اسلام ہیں، ان کی زندگی کے کارنامے مسلمانوں کے لیے مشعل ہدایت ہیں اور ان کا ذکر باعث خیر و برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔

مسئلہ ۶: رجب کی ۲۶ و ۲۷ کو روزے رکھتے ہیں، پہلے کو ہزاری اور دوسرے کو لکھی کہتے ہیں یعنی پہلے میں ہزار

www.dawateislami.net

روزے کا ثواب اور دوسرے میں ایک لاکھ کا ثواب بتاتے ہیں۔ ان روزوں کے رکھنے میں مضایقہ نہیں، مگر یہ جو ثواب کے متعلق مشہور ہے اس کا ثبوت نہیں۔

مسئلہ ۷ عشرۂ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کربلا بیان کرنا جائز ہے جبکہ روایات صحیحہ بیان کی جائیں، ان واقعات میں صبر و تحمل رضا و تسلیم کا بہت مکمل درس ہے اور پابندی احکام شریعت و اتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے کہ دین حق کی حفاظت میں تمام اعزہ و اقربا و رفقا اور خود اپنے کو راہِ خدا میں قربان کیا اور جزع و فزع کا نام بھی نہ آنے دیا، مگر اس مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کا بھی ذکر خیر ہوجانا چاہیے تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجالس میں فرق و امتیاز رہے۔

مسئلہ ۸ تعزیہ داری کہ واقعات کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بناتے اور ان کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے روضۂ پاک کی شبیہ کہتے ہیں، کہیں تخت بنائے جاتے ہیں، کہیں ضریح بنتی ہے [1] اور علم اور شدے [2] نکالے جاتے ہیں، ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں، تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت ہوتا ہے، آگے پیچھے ہونے میں جاہلیت کے سے جھگڑے ہوتے ہیں، کبھی درخت کی شاخیں کاٹی جاتیں ہیں، کہیں چبوترے کھودوائے جاتے ہیں، تعزیوں سے منتیں مانی جاتی ہیں، سونے چاندی کے علم چڑھائے جاتے ہیں، ہار پھول ناریل چڑھاتے ہیں، وہاں جوتے پہن کر جانے کو گناہ جانتے ہیں بلکہ اس شدت سے منع کرتے ہیں کہ گناہ پر بھی ایسی ممانعت نہیں کرتے چھتری لگانے کو بہت برا جانتے ہیں۔

تعزیوں کے اندر دو مصنوعی قبریں بناتے ہیں، ایک پر سبز غلاف اور دوسری پر سرخ غلاف ڈالتے ہیں، سبز غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر اور سرخ غلاف والی کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قبر یا شبیہ قبر بتاتے ہیں اور وہاں شربت مالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلواتے ہیں۔ یہ تصور کرکے کہ حضرت امام عالی مقام کے روضہ اور مواجہۂ اقدس میں فاتحہ دلا رہے ہیں پھر یہ تعزیے دسویں تاریخ کو مصنوعی کربلا میں لے جاکر دفن کرتے ہیں گویا یہ جنازہ تھا جسے دفن کر آئے پھر تیجہ دسواں چالیسواں سب کچھ کیا جاتا ہے اور ہر ایک خرافات پر مشتمل ہوتا ہے۔

حضرت قاسم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مہندی نکالتے ہیں گویا ان کی شادی ہو رہی ہے اور مہندی رچائی جائے گی اور اسی تعزیہ داری کے سلسلہ میں کوئی پیک [3] بنتا ہے جس کے کمر سے گھنگرو بندھے ہوتے ہیں گویا یہ حضرت امام عالی مقام کا قاصد اور ہرکارہ ہے جو یہاں سے خط لے کر ابن زیاد یا یزید کے پاس جائے گا اور وہ ہرکاروں کی طرح بھاگا پھرتا ہے۔

کسی بچہ کو فقیر بنایا جاتا ہے اوس کے گلے میں جھولی ڈالتے اور گھر گھر اس سے بھیک منگواتے ہیں، کوئی سقہ [4] بنایا جاتا

---

1 ...... یعنی ایک قسم کا تعزیہ جو گنبد نما ہوتا ہے۔
2 ...... یعنی جھنڈے یا نشان جو محرم میں شہدائے کربلا کی یاد میں تعزیوں کے ساتھ۔
3 ...... یعنی قاصد، پیغام رساں۔
4 ...... یعنی پانی بھر کر لانے والا۔

www.dawateislami.net

ہے، چھوٹی سی مشک اس کے کندھے سے لٹکتی ہے گویا یہ دریائے فرات سے پانی بھر کر لائے گا، کسی علَم پر مشک لٹکتی ہے اور اس میں تیر لگا ہوتا ہے، گویا یہ حضرت عباس علَم دار ہیں کہ فُرات سے پانی لا رہے ہیں اور یزیدیوں نے مشک کو تیر سے چھید دیا ہے، اسی قسم کی بہت سی باتیں کی جاتی ہیں یہ سب لغو و خرافات ہیں ان سے ہرگز سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ خوش نہیں یہ تم خود غور کرو کہ انھوں نے اِحیائے دین وسنت کے لیے یہ زبردست قربانیاں کیں اور تم نے معاذ اللہ اس کو بدعات کا ذریعہ بنالیا۔

بعض جگہ اسی تعزیہ داری کے سلسلہ میں براق بنایا جاتا ہے جو عجب قسم کا مجسمہ ہوتا ہے کہ کچھ حصہ انسانی شکل کا ہوتا ہے اور کچھ حصہ جانور کا سا۔ شاید یہ حضرت امام عالی مقام کی سواری کے لیے ایک جانور ہوگا۔ کہیں دلدل بنتا ہے، کہیں بڑی بڑی قبریں بنتی ہیں، بعض جگہ آدمی ریچھ، بندر، لنگور [1] بنتے ہیں اور کودتے پھرتے ہیں جن کو اسلام تو اسلام انسانی تہذیب بھی جائز نہیں رکھتی ایسی بری حرکت، اسلام ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ افسوس کہ محبت اہلِ بیت کرام کا دعویٰ اور ایسی بے جا حرکتیں یہ واقعہ تمھارے لیے نصیحت تھا اور تم نے اس کو کھیل تماشہ بنالیا۔

اسی سلسلے میں نوحہ و ماتم بھی ہوتا ہے اور سینہ کوبی ہوتی ہے، اتنے زور زور سے سینہ کوٹتے ہیں کہ ورم ہوجاتا ہے، سینہ سرخ ہوجاتا ہے بلکہ بعض جگہ زنجیروں اور چھریوں سے ماتم کرتے ہیں کہ سینے سے خون بہنے لگتا ہے۔ تعزیوں کے پاس مرثیہ [2] پڑھا جاتا ہے اور تعزیہ جب گشت کو نکلتا ہے اس وقت بھی اس کے آگے مرثیہ پڑھا جاتا ہے، مرثیہ میں غلط واقعات نظم کیے جاتے ہیں، اہلِ بیتِ کرام کی بے حرمتی اور بے صبری اور جزع فزع کا ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ اکثر مرثیہ رافضیوں ہی کے ہیں، بعض میں تبرّا بھی ہوتا ہے مگر اس رو میں سنّی بھی اسے بے تکلف پڑھ جاتے ہیں اور انھیں اس کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ کیا پڑھ رہے ہیں، یہ سب ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔

مسئلہ ۹ اظہارِ غم کے لیے سر کے بال بکھیرتے ہیں، کپڑے پھاڑتے اور سر پر خاک ڈالتے اور بھوسا اڑاتے ہیں، یہ بھی ناجائز اور جاہلیت کے کام ہیں، ان سے بچنا نہایت ضروری ہے، احادیث میں ان کی سخت ممانعت آئی ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے امور سے پرہیز کریں اور ایسے کام کریں جن سے اللہ (عزوجل) اور رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم راضی ہوں کہ یہی نجات کا راستہ ہے۔

مسئلہ ۱۰ تعزیوں اور علَم کے ساتھ بعض لوگ لنگر لٹاتے ہیں یعنی روٹیاں یا بسکٹ یا اور کوئی چیز اونچی جگہ سے پھینکتے ہیں یہ ناجائز ہے، کہ رزق کی سخت بے حرمتی ہوتی ہے، یہ چیزیں کبھی نالیوں میں بھی گرتی ہیں اور اکثر لوٹنے والوں کے پاؤں کے

1 ......ایک قسم کا بندر جس کا منہ کالا اور دُم لمبی ہوتی ہے، یہ عام بندر سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

2 ......یعنی وہ نظم جس میں شہدائے کربلا کے مصائب اور شہادت کا ذکر ہو۔

www.dawateislami.net

نیچے بھی آتی ہیں اور بہت کچھ کچل کر ضائع ہوتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں انسانیت کے طریق پر فقرا کو تقسیم کی جائیں تو بے حرمتی بھی نہ ہو اور جن کو دیا جائے انھیں فائدہ بھی پہنچے، مگر وہ لوگ اس طرح لٹانے ہی کو اپنی نیک نامی تصور کرتے ہیں۔

آدابِ سفر [1] کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم غزوۂ تبوک کو پنجشنبہ کے روز [2] روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن روانہ ہونا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) کو پسند تھا۔ [3]

حدیث ۲ ترمذی وابوداود نے صَخْربن وَدَاعَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: الٰہی! تو میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور حضور (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور صَخْر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے، یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے، یہ صاحبِ ثروت ہوگئے اور ان کا مال زیادہ ہوگیا۔ [4]

حدیث ۳ صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ”تنہائی کی خرابیوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر دوسرے لوگ جانتے تو کوئی سوار رات میں تنہا نہ جاتا۔“ [5]

حدیث ۴ امام مالک وترمذی وابوداود بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ”ایک سوار شیطان ہے اور دوسوار دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہے۔“ [6]

حدیث ۵ ابوداود نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ”جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو امیر یعنی اپنا سردار بنالیں۔“ [7]

حدیث ۶ بیہقی نے سَہل بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا کہ ”سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو ان کی خدمت کرے، جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔“ [8]

---

1 ...... سفر کے متعلق بہت سی باتیں حصۂ ششم میں بیان کی گئی ہیں۔ وہاں سے معلوم کریں۔ ۱۲ منہ　2 ......یعنی جمعرات کے دن۔

3 ......”صحیح البخاري“، کتاب الجهاد، باب من اراد غزوة... إلخ، الحديث: ۲۹۵۰، ج۲، ص۲۹۶.

4 ......”سنن أبي داود“، کتاب الجهاد، باب في الابتکار في السفر، الحديث: ۲۶۰۶، ج۳، ص۵۱.

5 ......”صحیح البخاري“، کتاب الجهاد، باب السير وحده، الحديث: ۲۹۹۸، ج۲، ص۳۰۹.

6 ......”سنن الترمذي“، کتاب الجهاد، باب ماجاء في کراهية أن يسافر الرجل وحده، الحديث: ۱۶۸۰، ج۳، ص۲۵۶.

7 ......”سنن أبي داود“، کتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم، الحديث: ۲۶۰۸، ج۳، ص۵۱.

8 ......”شعب الإيمان“، باب في حسن الخلق، فصل في ترك الغضب، الحديث: ۸۴۰۷، ج۶، ص۳۳۴.

www.dawateislami.net

حدیث ۷ صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا:
''سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے، لہٰذا جب کام پورا کرلے جلدی گھر کو واپس ہو۔'' (1)

حدیث ۸ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب رات میں منزل پر اترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو، کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔'' (2)

حدیث ۹ ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا:
''جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ یعنی جب سواری رکی ہوئی ہو تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر باتیں نہ کرو، کیونکہ اللہ (عزوجل) نے سواریوں کو تمھارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعہ سے ایسے شہروں کو پہنچو، جہاں بغیر مشقت نفس نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمھارے لیے زمین کو اللہ تعالٰی نے بنایا ہے، اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو یعنی باتیں کرنی ہوں تو زمین پر اتر کر کرو۔'' (3)

حدیث ۱۰ ابوداود نے ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ لوگ جب منزل میں اُترتے تو متفرق ٹھہرتے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''تمہارا متفرق ہوکر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے۔'' اس کے بعد صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) جب کسی منزل میں اُترتے تو مل کر ٹھہرتے۔ (4)

حدیث ۱۱ ابوداود نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''رات میں چلنے کو لازم کرلو (یعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکہ رات کے کچھ حصہ میں بھی چلا کرو) کیونکہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔'' (5) یعنی رات میں چلنے سے راستہ جلد طے ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲ ابوداود نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں کہ جب ہم منزل میں اُترتے تو جب تک کجاوے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ (6)

---

1 ......''صحیح مسلم''، کتاب الإمارۃ، باب السفر قطعة من العذاب...إلخ، الحدیث: ۱۷۹۔(۱۹۲۷)، ص۱۰۶۳.

2 ......المرجع السابق، باب مراعاۃ مصلحة الدواب...إلخ، الحدیث: ۱۷۸۔(۱۹۲٦)، ص۱۰۶۳.

3 ......''سنن أبي داود''، کتاب الجهاد، باب في الوقوف علی الدابة، الحدیث: ۲۵٦۷، ج۳، ص۳۸.

4 ......المرجع السابق، باب مایؤمر من انضمام العسکر وسعته، الحدیث: ۲٦۲۸، ج۳، ص۵۸.

5 ......المرجع السابق، باب في الدلجة، الحدیث: ۲۵۷۱، ج۳، ص۴۰.

6 ......المرجع السابق، باب في نزول المنازل، الحدیث: ۲۵۵۱، ج۳، ص۳۳.

www.dawateislami.net

حدیث ۱۳ ترمذی وابوداود نے بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم پیدل تشریف لے جارہے تھے۔ ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کی، یارسول اللہ! (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سوار ہوجایئے اور خود پیچھے سِرک گیا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''یوں نہیں، جانور کی صدر جگہ بیٹھنے میں تمہارا حق ہے مگر جبکہ یہ حق تم مجھے دیدو۔'' انھوں نے کہا میں نے حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو دیا۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) سوار ہوگئے۔ (1)

حدیث ۱۴ ابن عساکر نے ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ ہدیہ لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔'' (2)

حدیث ۱۵ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم اپنے اہل کے پاس سفر سے رات میں نہیں تشریف لاتے، حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) صبح کو آتے یا شام کو۔ (3)

حدیث ۱۶ صحیح بخاری و مسلم میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب کسی کے غائب ہونے کا زمانہ طویل ہو یعنی بہت دنوں کے بعد مکان پر آئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ آئے۔'' (4) دوسری روایت میں ہے کہ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے ان سے فرمایا: ''اگر رات میں مدینہ میں داخل ہوئے تو بی بی کے پاس نہ جانا، جب تک وہ بناؤ سنگار کرکے آراستہ نہ ہوجائے۔'' (5)

حدیث ۱۷ صحیح بخاری و مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے۔ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کے لیے مسجد ہی میں بیٹھ جاتے۔ (6)

حدیث ۱۸ صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے ساتھ

---

1 ...... ''سنن أبي داود''، كتاب الجهاد، باب رب الدابة أحق بصدرها، الحديث: ٢٥٧٢، ج٣، ص٤٠.

2 ...... ''كنزالعمال''، كتاب السفر، رقم: ١٧٥٠٢، ج٦، ص٣٠١.

3 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب الإمارة، باب كراهة الطروق وهو الدخول ليلا... إلخ، الحديث: ١٨٠ـ(١٩٢٨)، ص١٠٦٤. و''صحيح البخاري''، كتاب العمرة، باب الدخول بالعشى، الحديث: ١٨٠٠، ج١، ص٥٩٤.

4 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب النكاح، باب لايطرق أهله ليلا... إلخ، الحديث: ٥٢٤٤، ج٣، ص٤٧٥.

5 ...... المرجع السابق، باب طلب الولد، الحديث: ٥٢٤٦، ج٣، ص٤٧٦.

6 ...... ''صحيح مسلم''، كتاب صلاة المسافرين، باب إستحباب ركعتين في المسجد... إلخ، الحديث: ٧٤ـ(٧١٦)، ص٣٦١. و''سنن الدارمي''، كتاب الصلاة، باب في صلاة الرجل إذا قدم من سفره الحديث: ١٥٢٠، ج١، ص٤٢٨.

www.dawateislami.net

سفر میں تھا، جب ہم مدینہ میں آ گئے تو حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے مجھ سے فرمایا: ''مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔''[1]

مسائل فقهيه

عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے تین دن یا زیادہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اور تین دن سے کم کا سفر اگر کسی مرد صالح یا بچہ کے ساتھ کرے تو جائز ہے۔[2] باندی کے لیے بھی یہی حکم ہے۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱ جہاد کے سوا کسی کام کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے مثلاً تجارت یا حج یا عمرہ کے لیے سفر کرنا چاہتا ہے اس کے لیے والدین سے اجازت حاصل کرے، اگر والدین اس سفر کو منع کریں اور اس کو اندیشہ ہو کہ میرے جانے کے بعد ان کی کوئی خبر گیری نہ کرے گا اور اس کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہے کہ والدین کو بھی دے اور سفر کے مصارف[4] بھی پورے کرے، ایسی صورت میں بغیر اجازت والدین سفر کو نہ جائے اور اگر والدین محتاج نہ ہوں، ان کا نفقہ[5] اولاد کے ذمہ نہ ہو مگر وہ سفر خطرناک ہے ہلاکت کا اندیشہ ہے، جب بھی بغیر اجازت سفر نہ کرے اور ہلاکت کا اندیشہ نہ ہو تو بغیر اجازت سفر کر سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ بغیر اجازت والدین علم دین پڑھنے کے لیے سفر کیا اس میں حرج نہیں اور اس کو والدین کی نافرمانی نہیں کہا جائے گا۔[7] (عالمگیری)

متفرقات

مسئلہ ۱ یادداشت کے لیے یعنی اس غرض سے کہ بات یاد رہے بعض لوگ رومال یا کمر بند میں گرہ لگا لیتے ہیں یا کسی جگہ اونگلی وغیرہ پر ڈورا باندھ لیتے ہیں یہ جائز ہے اور بلا وجہ ڈورا باندھ لینا مکروہ ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... ''صحيح البخاري''، كتاب الجهاد، باب الصلاة إذا قدم من سفر، الحديث: ٣٠٨٧، ج٢، ص٣٣٦.

2 ...... یہ ظاہر الروایۃ ہے۔ مگر علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ''مناسک'' صفحہ 57 پر لکھتے ہیں: ''امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے **ایک دن** کا سفر کرنے کی کراہیت بھی مروی ہے۔ فتنہ و فساد کے زمانے کی وجہ سے اسی قول (ایک دن) پر فتویٰ دینا چاہیے۔'' (انظر: ''ردالمحتار''، كتاب الحج، ج٣، ص٥٣٣) ''**بہارِ شریعت**'' جلد اول، حصہ 4، نماز مسافر کا بیان، صفحہ 752 پر ہے کہ ''عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ **ایک دن** کی راہ جانا بھی۔'' اور اسی حصہ 4 پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی یہ تصدیق بھی ہے کہ اسے مسائل صحیحہ، رجیحہ، محققہ، منقحہ پر مشتمل پایا۔ لہٰذا مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

3 ...... ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٤٢.

4 ...... یعنی سفر کے اخراجات۔

5 ...... یعنی روٹی، کپڑے وغیرہ کا خرچ۔

6 ...... ''الفتاوى الهندية''، كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون، ج٥، ص٣٦٥.

7 ...... المرجع السابق، ص٣٦٦.

8 ...... ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٥٩٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ گلے میں تعویذ لٹکانا جائز ہے، جبکہ وہ تعویذ جائز ہو یعنی آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ سے تعویذ کیا گیا ہو اور بعض حدیثوں میں جو ممانعت آئی ہے، اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں، جو زمانۂ جاہلیت میں کیے جاتے تھے۔ اسی طرح تعویذات اور آیات واحادیث وادعیہ [1] رکابی میں لکھ کر مریض کو بہ نیت شفا پلانا بھی جائز ہے۔ جُنب [2] وحائض [3] ونفسا [4] بھی تعویذات کو گلے میں پہن سکتے ہیں، بازو پر باندھ سکتے ہیں جبکہ تعویذات غلاف میں ہوں۔ [5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳ بچھونے یا مصلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حروف مفردہ لکھے ہوں کیونکہ حروف مفردہ [6] کا بھی احترام ہے۔ [7] (ردالمحتار)

اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۴ وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلاف کرنے کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا، اگرچہ وعدہ کرنے کے وقت اس نے استثنا نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی جانب سے استثنا موجود ہے، اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ میں فلاں جگہ آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب خواری وغیرہ میں لوگ مشغول ہیں وہاں سے یہ چلا آیا، یہ وعدہ خلافی نہیں ہے یا اس کے انتظار کرنے کا وعدہ کیا تھا اور انتظار کررہا تھا کہ نماز کا وقت آگیا یہ چلا آیا، وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ [8] (مشکل الآثار امام طحاوی)

مسئلہ ۵ بعض کاشت کار اپنے کھیتوں میں کپڑا لپیٹ کر کسی لکڑی پر لگا دیتے ہیں اس سے مقصود نظر بد سے کھیتوں کو بچانا ہوتا ہے، کیونکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے گی اس کے بعد زراعت پر پڑے گی اور اس صورت میں زراعت کو نظر نہیں لگے گی ایسا کرنا ناجائز نہیں کیونکہ نظر کا لگنا صحیح ہے، احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث میں ہے

1 ...... یعنی دعائیں۔
2 ...... یعنی جس پر جماع یا احتلام یا شَہوت کے ساتھ مَنی خارِج ہونے کی وجہ سے غُسل فرض ہوگیا ہو۔
3 ...... یعنی حیض والی۔
4 ...... یعنی نفاس والی۔
5 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص ٦٠٠.
6 ...... یعنی جدا جدا لکھے ہوئے حروف۔
7 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص ٦٠٠.
8 ......"مشكل الآثار"، ج ٢، ص ٦.

www.dawateislami.net

کہ جب اپنی یا کسی مسلمان بھائی کی چیز دیکھے اور پسند آئے تو برکت کی دعا کرے یہ کہے:

تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحسَنُ الْخَالِقِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ .[1]

یا اردو میں یہ کہدے کہ اللہ (عزوجل) برکت کرے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶ مشرکین کے برتنوں میں بغیر دھوئے کھانا پینا مکروہ ہے، یہ اس وقت ہے کہ برتن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو اور معلوم ہو تو اس میں کھانا پینا حرام ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ عجیب وغریب قصے کہانی تفریح کے طور پر سننا جائز ہے، جبکہ ان کا جھوٹا ہونا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں ان کو بھی سنا جاسکتا ہے، جبکہ بطورِ ضرب مثل ہوں یا ان سے نصیحت مقصود ہو جیسا کہ مثنوی شریف وغیرہ میں بہت سے فرضی قصے وعظ وپند کے لیے درج کیے گئے ہیں۔ اسی طرح جانوروں اور کنکر پتھر وغیرہ کی باتیں فرضی طور پر بیان کرنا یا سننا بھی جائز ہے مثلاً گلستان میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے لکھا۔ ؎

گلے خوشبوئے درحمام روزے الخ۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸ تمام زبانوں میں عربی زبان افضل ہے ہمارے آقا و مولےٰ سرکار دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی یہی زبان ہے قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا، اہل جنت کی جنت میں عربی ہی زبان ہوگی، جو اس زبان کو خود سیکھے یا دوسروں کو سکھائے اسے ثواب ملے گا۔[4] (درمختار) یہ جو کہا گیا صرف زبان کے لحاظ سے کہا گیا ورنہ ایک مسلم کو خود سوچنے کی ضرورت ہے کہ عربی زبان کا جاننا مسلمانوں کے لیے کتنا ضروری ہے، قرآن وحدیث اور دین کے تمام اصول وفروع اسی زبان میں ہیں اس زبان سے ناواقفی کتنی کمی اور نقصان کی چیز ہے۔

مسئلہ ۹ عورت رخصت ہوکر آئی اور عورتوں نے کہہ دیا، کہ یہ تمھاری عورت ہے اُس سے وطی جائز ہے، اگرچہ یہ خود اُسے پہچانتا نہ ہو۔[5] (درمختار) اسی طرح عورتوں نے شبِ زفاف میں اُس کے کمرہ میں جس عورت کو دولھن بنا کر بھیج دیا اگرچہ یہ نہیں کہا کہ یہ تمھاری عورت ہے اوس سے وطی جائز ہے، کہ اس کو ہیأت مخصوصہ کے ساتھ یہاں پہنچانا ہی اس کی دلیل ہے، کیونکہ دوسری عورت کو اس طرح ہرگز نہیں بھیجا جاتا۔

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس، ج۹، ص۶۰۱.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب الرابع عشر في اهل الذمة والاحکام، ج۵، ص۳۴۷.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۶۷، وغيره.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۹۱.

5 ......المرجع السابق، ص۶۹۴.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۰ جس کے ذمہ اپنا حق ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو اگر اس کی ایسی چیز مل جائے جو اسی جنس کی ہے جس جنس کا حق ہے تو لے سکتا ہے۔[1] اس معاملہ میں روپیہ اور اشرفی ایک جنس کی چیزیں ہیں، یعنی اس کے ذمہ روپیہ تھا اور اشرفی مل گئی تو بقدر اپنے حق کے لے سکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ لوگوں کے ساتھ مدارات سے پیش آنا، نرم باتیں کرنا، کشادہ روئی سے کلام کرنا مستحب ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ مداہنت نہ پیدا ہو۔ بدمذہب سے گفتگو کرے تو اس طرح نہ کرے کہ وہ سمجھے میرے مذہب کو اچھا سمجھنے لگا برا نہیں جانتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مکان کرایہ پر دیا اور کرایہ دار اس میں رہنے لگا اگر مکان دیکھنے کو جانا چاہتا ہے، کہ دیکھیں کس حالت میں ہے اور مرمت کی ضرورت ہو تو مرمت کرادی جائے تو کرایہ دار سے اجازت لے کر اندر جائے، یہ خیال نہ کرے کہ مکان میرا ہے مجھے اجازت کی کیا ضرورت، کہ مکان اگرچہ اس کا ہے مگر سکونت[4] دوسرے کی ہے اور اجازت لینے کا حکم اسی سکونت کی وجہ سے ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ حمام میں جائے تو تہبند باندھ کر نہائے لوگوں کے سامنے برہنہ ہونا ناجائز ہے۔ تنہائی میں جہاں کسی کی نظر پڑنے کا احتمال نہ ہو برہنہ ہوکر بھی غسل کرسکتا ہے۔ اسی طرح تالاب یا دریا میں جبکہ ناف سے اونچا پانی ہو برہنہ نہا سکتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مگر جبکہ پانی صاف ہو اور دوسرا کوئی شخص نزدیک ہو کہ اس کی نظر مواضع ستر پر پڑے گی، تو ایسے موقع پر پانی میں بھی برہنہ ہونا، جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۴ اہلِ محلّہ نے امام مسجد کے لیے کچھ چندہ جمع کرکے دے دیا یا اسے کھانے پہننے کے لیے سامان کردیا، یہ ان لوگوں کے نزدیک بھی جائز ہے جو اُجرت پر امامت کو ناجائز فرماتے ہیں، کہ یہ اُجرت نہیں بلکہ احسان ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کرنا ہی چاہیے۔[7] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں علامہ شامی اور طحطاوی رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے امام اخصب رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ: "خلاف جنس سے وصول کرنے کا عدم جواز مشائخ کے زمانے میں تھا کیوں کہ وہ لوگ باہم متفق تھے آج کل فتوی اس پر ہے کہ جب اپنے حق کی وصولی پر قادر ہو چاہے کسی بھی مال سے ہو تو وصول کرنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج۱۷، ص۵۶۲)۔۔۔ عِلْمِیه

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۹۷.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۹.

4 ...... یعنی رہائش۔

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج۵، ص۳۷۹.

6 ...... المرجع السابق، الباب الرابع والعشرون في دخول الحمام، ج۵، ص۳۶۳.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج۹، ص۶۹۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۵ جو شخص مقتدیٰ[1] اور مذہبی پیشوا ہو اوس کے لیے اہل باطل اور برے لوگوں سے میل جول رکھنا منع ہے اور اگر اس وجہ سے مدارات کرتا ہے کہ ایسا نہ کرنے میں وہ ظلم کرے گا، تو مضایقہ نہیں جبکہ یہ غیر معروف شخص ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ کسی نے کٹکھنا کتا[3] پال رکھا ہے جو راہ گیروں کو کاٹ کھاتا ہے، تو بستی والے ایسے کتے کو قتل کر ڈالیں۔ بلی اگر ایذا[4] پہنچاتی ہے تو اسے تیز چھری سے ذبح کر ڈالیں، اسے ایذا دے کر نہ ماریں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ٹڈی حلال جانور ہے اسے کھانے کے لیے مار سکتے ہیں اور ضرر سے بچنے کے لیے بھی اسے مار سکتے ہیں۔ چیونٹی نے ایذا پہنچائی اور مار ڈالی تو حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے، جوں کو مار سکتے ہیں اگرچہ اوس نے کاٹا نہ ہو اور آگ میں ڈالنا مکروہ ہے، جوں کو بدن یا کپڑوں سے نکال کر زندہ پھینک دینا طریق ادب کے خلاف ہے۔[6] (عالمگیری) کھٹمل کو مارنا جائز ہے کہ یہ تکلیف دہ جانور ہے۔

مسئلہ ۱۸ جس کے پاس مال کی قلت ہے اور اولاد کی کثرت اسے وصیت نہ کرنا ہی افضل ہے اور اگر ورثہ اغنیا[7] ہوں یا مال کی دو تہائیاں بھی ان کے لیے بہت ہوں گی، تو تہائی کی وصیت کر جانا بہتر ہے۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ مرد کو اجنبیہ عورت کا جھوٹا اور عورت کو اجنبی مرد کا جھوٹا مکروہ ہے، زوجہ و محارم کے جھوٹے میں حرج نہیں۔[9] (درمختار، ردالمحتار) کراہت اس صورت میں ہے جب کہ تلذذ[10] کے طور پر ہو اور اگر تلذذ مقصود نہ ہو بلکہ تبرک کے طور پر ہو جیسا کہ عالم با عمل اور باشرع پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرک سمجھ کر لوگ کھاتے پیتے ہیں اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۰ بی بی نماز نہ پڑھے تو شوہر اس کو مار سکتا ہے، اسی طرح ترکِ زینت پر بھی مار سکتا ہے اور گھر سے باہر نکل جانے پر بھی مار سکتا ہے۔[11] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ...... یعنی جس کی پیروی کی جائے۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر في اهل الذمة، ج٥، ص٣٤٦.

3 ...... یعنی کاٹ کھانے والا کتا۔ 4 ...... یعنی تکلیف۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الحادی والعشرون فيما يسع من جراحات بنی آدم، ج٥، ص٣٦٠ ـ ٣٦١.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٦١.

7 ...... یعنی مالدار۔

8 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠١.

9 ...... المرجع السابق، ص٧٠٣.

10 ...... یعنی لذّت۔

11 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٧٠٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ بی بی بے ہودہ بلکہ فاجرہ ہو تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ اسے طلاق ہی دے ڈالے۔ یوہیں اگر مرد فاجر ہو تو عورت پر یہ واجب نہیں کہ اس سے پیچھا چھڑائے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ وہ دونوں حدود اللہ کو قائم نہ رکھ سکیں گے، حکم شرع کی پابندی نہ کریں گے تو جدائی میں حرج نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲ حاجت کے موقع پر قرض لینے میں حرج نہیں، جبکہ ادا کرنے کا ارادہ ہو اور اگر یہ ارادہ ہو کہ ادا نہ کرے گا تو حرام کھاتا ہے اور اگر بغیر ادا کیے مرگیا مگر نیت یہ تھی کہ ادا کردے گا، تو امید ہے کہ آخرت میں اس سے مواخذہ نہ ہو۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ جس کا حق اس کے ذمہ تھا وہ غائب ہوگیا پتا نہیں کہ وہ کہاں ہے نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مرگیا تو اس پر یہ واجب نہیں کہ شہروں شہروں اُسے تلاش کرتا پھرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴ جس کا دَین تھا وہ مرگیا اور مدیون[4] دَین سے انکار کرتا ہے ورثہ اس سے وصول نہ کرسکے، تو اس کا ثواب دائن[5] کو ملے گا اس کے ورثہ کو نہیں اور اگر مدیون نے اس کے ورثہ کو دَین ادا کردیا تو بری ہوگیا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ جس کے ذمہ دَین تھا وہ مرگیا اور وارث کو معلوم نہ تھا کہ اس کے ذمہ دَین ہے تاکہ ترکہ سے ادا کرے، اس نے ترکہ کو خرچ کر ڈالا تو وارث سے دَین کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور اگر وارث کو معلوم ہے کہ میت کے ذمہ دَین ہے تو اس پر ادا کرنا واجب ہے اور اگر وارث کو معلوم تھا مگر بھول گیا، اس وجہ سے ادا نہ کیا، جب بھی آخرت میں مؤاخذہ نہیں۔ ودیعت کا بھی یہی حکم ہے کہ بھول گیا اور جس کی چیز تھی اسے نہیں دی تو مؤاخذہ نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ مدیون اور دائن جارہے تھے راستہ میں ڈاکوؤں نے گھیرا، مدیون یہ چاہتا ہے کہ اسی وقت میں دَین ادا کردوں تاکہ ڈاکو اس کا مال چھینیں اور میں بچ جاؤں، آیا اس حالت میں دائن لینے سے انکار کرسکتا ہے یا اس کو لینا ہی ہوگا؟ فقیہ ابواللیث رحمہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ دائن لینے سے انکار کرسکتا ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ج۹، ص۷۰٤.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب السابع والعشرون في القرض والدَّین، ج٥، ص٣٦٦.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......یعنی دَین لینے والا۔ قرض دار۔

5 ......یعنی دَین دینے والا۔ قرض دینے والا۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الکراھیة، الباب السابع والعشرون في القرض و الدین، ج٥، ص٣٦٦ ـ ٣٦٧.

7 ......المرجع السابق، ص٣٦٧.

8 ...... المرجع السابق، ص٣٦٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۷: کسی نے کہا فلاں شخص کی کچھ چیزیں میں نے کھالی ہیں، اسے پانچ روپے دے دینا وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو دینا وارث نہ ہو تو خیرات کر دینا، اس شخص کی صرف بی بی ہے کوئی دوسرا وارث نہیں ہے اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میرا دَین مَہر اس کے ذمہ ہے جب تو روپے اسی کو دیے جائیں، ورنہ صرف اسے چہارم دیا جائے یعنی سوا روپیہ جبکہ عورت یہ کہے کہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: اگر جان مال آبرو[2] کا اندیشہ[3] ہے ان کے بچانے کے لیے رشوت دیتا ہے یا کسی کے ذمہ اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دیے وصول نہیں ہوگا اور یہ اس لیے رشوت دیتا ہے کہ میرا حق وصول ہوجائے یہ دینا جائز ہے یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والا ضرور گنہگار ہے اس کو لینا جائز نہیں۔

اسی طرح جن لوگوں سے زبان درازی کا اندیشہ ہو جیسے بعض لچے شہدے[4] ایسے ہوتے ہیں کہ سربازار کسی کو گالی دے دینا یا بے آبرو کر دینا[5] ان کے نزدیک معمولی بات ہے، ایسوں کو اس لیے کچھ دے دینا تاکہ ایسی حرکتیں نہ کریں یا بعض شعرا ایسے ہوتے ہیں کہ انھیں اگر نہ دیا جائے، تو مذمت میں قصیدے کہہ ڈالتے ہیں ان کو اپنی آبرو بچانے اور زبان بندی کے لیے کچھ دے دینا جائز ہے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: بھیڑ بکریوں کے چرواہے کو اس لیے کچھ دے دینا کہ وہ جانوروں کو رات میں اس کے کھیت میں رکھے گا کیونکہ اس سے کھیت درست ہوجاتا ہے، یہ ناجائز و رشوت ہے اگرچہ یہ جانور خود چرواہے کے ہوں اور اگر کچھ دینا نہیں ٹھہرا ہے جب بھی ناجائز ہے کیونکہ اس موقع پر عرفاً دیا ہی کرتے ہیں، تو اگرچہ دینا شرط نہیں مگر مشروط ہی کے حکم میں ہے۔

اس کے جواز کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ مالک سے ان جانوروں کو عاریت لے لے اور مالک چرواہے سے یہ کہہ دے کہ تو اس کے کھیت میں جانوروں کو رات میں ٹھہرانا۔ اب اگر چرواہے کو احسان کے طور پر دینا چاہے تو دے سکتا ہے ناجائز نہیں اور اگر مالک کے کہنے کے بعد بھی چرواہا مانگتا ہے اور جب تک اسے کچھ نہ دیا جائے ٹھہرانے پر راضی نہ ہو، تو یہ پھرنا جائز و رشوت ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: باپ کو اس کا نام لے کر پکارنا مکروہ ہے، کہ یہ ادب کے خلاف ہے۔ اسی طرح عورت کو یہ مکروہ ہے، کہ

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب السابع والعشرون في القرض والدَّين، ج٥، ص٣٦٨.

2 ......عزت۔ 3 ......خوف، ڈر۔ 4 ......یعنی شریر، بدمعاش۔ 5 ......بے عزت کردینا۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٩٩.

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٦.

www.dawateislami.net

شوہر کو نام لے کر پکارے۔[1] (درمختار) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اسے اس لیے گڑھا ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔

مسئلہ ۳۱ مرنے کی آرزو کرنا اور اس کی دعا مانگنا مکروہ ہے، جبکہ کسی دنیوی تکلیف کی وجہ سے ہو، مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے یا دشمن کا اندیشہ ہے مال جانے کا خوف ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ لوگوں کی حالتیں خراب ہوگئیں معصیت میں مبتلا ہیں اسے بھی اندیشہ ہے کہ گناہ میں پڑ جائے گا تو آرزوئے موت مکروہ نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ زلزلہ کے وقت مکان سے نکل کر باہر آجانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر دیوار جھکی ہوئی ہے گرنا چاہتی ہے، اس کے پاس سے بھاگنا جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳ طاعون جہاں ہو وہاں سے بھاگنا جائز نہیں اور دوسری جگہ سے وہاں جانا بھی نہ چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں اور ایسی جگہ گئے اور مبتلا ہوگئے، ان کے دل میں بات آئی کہ یہاں آنے سے ایسا ہوا نہ آتے تو کاہے کو اس بلا میں پڑتے اور بھاگنے میں بچ گیا، تو یہ خیال کیا کہ وہاں ہوتا تو نہ بچتا بھاگنے کی وجہ سے بچا ایسی صورت میں بھاگنا اور جانا دونوں ممنوع۔

طاعون کے زمانہ میں عوام سے اکثر اسی قسم کی باتیں سننے میں آتی ہیں اور اگر اس کا عقیدہ پکا ہے جانتا ہے کہ جو کچھ مقدر میں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے، نہ وہاں جانے سے کچھ ہوتا ہے نہ بھاگنے میں فائدہ پہنچتا ہے تو ایسے کو وہاں جانا بھی جائز ہے، نکلنے میں بھی حرج نہیں کہ اس کو بھاگنا نہیں کہا جائے گا اور حدیث میں مطلقاً نکلنے کی ممانعت نہیں بلکہ بھاگنے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ ۳۴ کافر کے لیے مغفرت کی دعا ہرگز ہرگز نہ کرے، ہدایت کی دعا کرسکتا ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ ایک شخص مرا جس کا کافر ہونا معلوم تھا، مگر اب ایک مسلمان اس کے مسلمان ہونے کی شہادت دیتا ہے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اور مسلمان مرا اور ایک شخص اس کے مرتد ہونے کی شہادت دیتا ہے، تو محض اس کے کہنے سے اسے مرتد نہیں قرار دیا جائے گا اور جنازہ کی نماز ترک نہیں کی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ مکان میں پرند نے گھونسلا لگایا اور بچے بھی کیے، بچھونے اور کپڑوں پر بیٹ گرتی ہے، ایسی حالت میں

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص ٦٩٠.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٩.

3 ...... المرجع السابق.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر في أهل الذمة، ج٥، ص٣٤٨.

5 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

گھونسلا بگاڑنا اور پرند کو بھگا دینا نہیں چاہیے، بلکہ اس وقت تک انتظار کرے کہ بچے بڑے ہو کر اڑ جائیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ جماع کرتے وقت کلام کرنا مکروہ ہے اور طلوع فجر سے نماز فجر تک بلکہ طلوع آفتاب تک خیر کے سوا دوسری بات نہ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔

حدیث میں فرمایا کہ ''صفر کوئی چیز نہیں۔''[3] یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لغو بات ہے۔

مسئلہ ۳۹ قمر در عقرب یعنی چاند جب برج عقرب میں ہوتا ہے تو سفر کرنے کو برا جانتے ہیں اور نجومی اسے منحوس بتاتے ہیں اور جب برج اسد میں ہوتا ہے تو کپڑے قطع کرانے اور سلوانے کو برا جانتے ہیں۔ ایسی باتوں کو ہرگز نہ مانا جائے، یہ باتیں خلاف شرع اور نجومیوں کے ڈھکوسلے ہیں۔

مسئلہ ۴۰ نجوم کی اس قسم کی باتیں جن میں ستاروں کی تاثیرات بتائی جاتی ہیں، کہ فلاں ستارہ طلوع کرے گا تو فلاں بات ہوگی، یہ بھی خلاف شرع ہے۔ اس طرح نچھتروں کا حساب کہ فلاں نچھتر سے بارش ہوگی یہ بھی غلط ہے، حدیث میں اس پر سختی سے انکار فرمایا۔[4]

مسئلہ ۴۱ ماہ صفر کا آخر چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضور اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینۂ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا مرض شدت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلاف واقع ہیں۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں،

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الکراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٨٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"صحيح البخاري"، کتاب الطب، باب لا هامة، الحديث: ٥٧٥٧، ج٤، ص٣٦.

4 ......"المعجم الأوسط"، الحديث: ٨١٨٢، ج٦، ص١١١.

www.dawateislami.net

بلکہ حدیث کا یہ ارشاد **لاصفر**.[1] یعنی صفر کوئی چیز نہیں۔ ایسی تمام خرافات کو رد کرتا ہے۔

مسئلہ ۴۲: ایک شخص نے کسی کو اذیت پہنچائی اس سے معافی مانگنا چاہتا ہے مگر جانتا ہے کہ ابھی اسے غصہ ہے معاف نہیں کرے گا، لہٰذا معافی مانگنے میں تاخیر کی اس تاخیر میں یہ معذور نہیں۔ ظالم نے مظلوم کو بار بار سلام کیا اور وہ جواب بھی دیتا رہا اور اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا یہاں تک کہ ظالم نے سمجھ لیا کہ اب وہ مجھ سے راضی ہوگیا، یہ کافی نہیں ہے بلکہ معافی مانگنی چاہیے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: عمامہ کھڑے ہوکر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے۔ جس نے اس کا الٹا کیا وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں۔[3]

مسئلہ ۴۴: کپڑا پہنے تو داہنے سے شروع کرے یعنی پہلے دہنی آستین یا دہنے پائنچہ میں ڈالے پھر بائیں میں۔[4]

مسئلہ ۴۵: پاجامہ کا تکیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عمامہ کا بھی تکیہ نہ بنائے۔ (اعلیٰ حضرت)

مسئلہ ۴۶: بیل پر سوار ہونا اور اس پر بوجھ لادنا اور گدھے سے ہل جوتنا جائز ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ بیل سے صرف ہل جوتنے کا کام لیا جائے اس پر بوجھ نہ لادا جائے اور گدھے پر صرف بوجھ ہی لادا جائے ہل نہ جوتا جائے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۷: جانور سے کام لینے میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ اتنا نہ لیا جائے کہ وہ مصیبت میں پڑ جائے جتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے اتنا ہی اس پر لادا جائے یا جتنی دور جاسکے وہیں تک لے جایا جائے یا جتنی دیر تک کام کرنے کا متحمل ہوسکے اتنا ہی لیا جائے۔ بعض یکہ تانگہ والے اتنی زیادہ سواریاں بٹھا لیتے ہیں کہ گھوڑا مصیبت میں پڑ جاتا ہے یہ ناجائز ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ بلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بالاجماع ناجائز ہے۔ جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی برا کیونکہ جانور کا کوئی معین و مددگار اللہ (عزوجل) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

وَصَلَّی اللّٰہُ علٰی خَیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

---

1 ......"صحيح البخاري"، كتاب الطب، باب لا هامة، الحديث: ٥٧٥٧، ج٤، ص٣٦.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، ج٥، ص٣٧٥-٣٧٦.

3 ...... انظر: "كشف الالتباس في إستحباب اللباس" للشيخ المحقق عبدالحق، ذكر شمله، ص٣٩.

4 ...... انظر: "المرجع السابق، ذكر جيب، ص٤٣.

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٢.

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع، ج٩، ص٦٦٢.

www.dawateislami.net